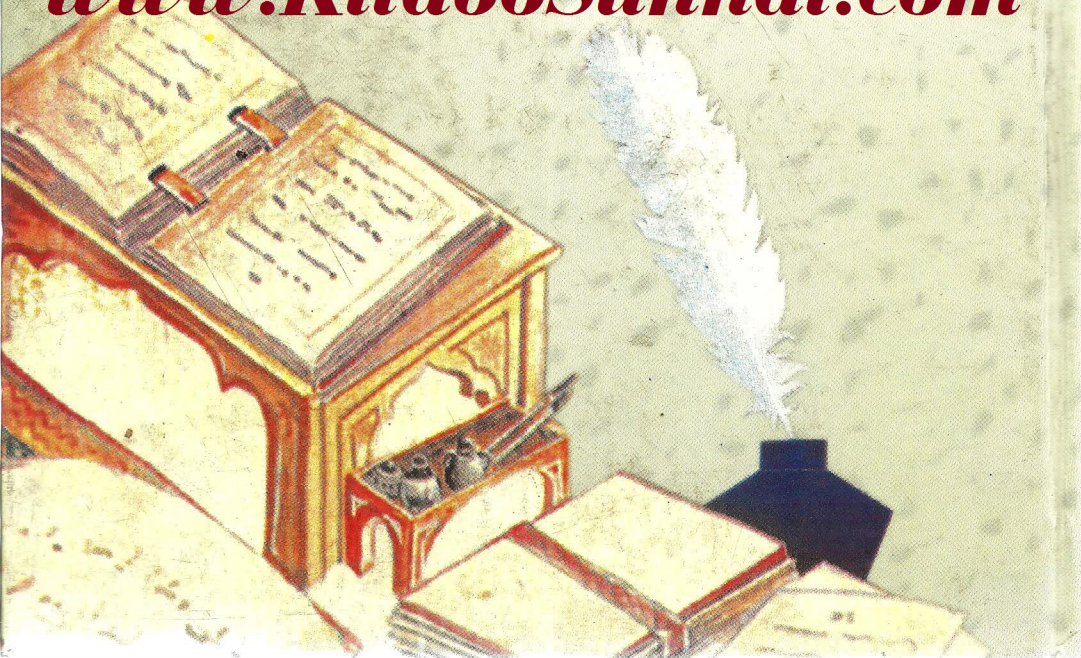


رَضْوَاللّٰہِ
عَیْہِمْ
صَحَابَہٗ کَرَام
اِنْبَاتِیْکُو پَرِیْطَا

مؤلف

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا

صحابہ کرام انسٹیٹوٹ پریسا

10011

صحابہ کرام سے متعلق نثر اور معلومات پر مبنی سوال جواب
تفصیلی جوابات والی سیرت سے متعلق مختصر اور عمیق کتاب

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

پیشہ

اریب پبلیکیشنز

1542, Pataudi House, Daryaganj, New Delhi-2

www.KitaboSunnat.com

Sunni Islamic Library
Bada Bazar Yakutpura, Hyd.
Mirza Abdul Gaffar Ali Baig
Cell 939688310 Book No _____

کتاب : صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا
مصنف : ڈاکٹر ذوالفقار کاظم
ناشر : اریب پبلیکیشنز

2008 :

سنہ اشاعت



قیمت

صفحات

Sahaba-E-Kram Encyclopediad

Dr. Zulfiqar Qazim

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی

فون: 23284740/23282550 فیکس: 23267510

E-mail: apd@bol.net.in

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿عرضِ ناشر﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و کرم ہے کہ اُس نے مختصر سے عرصہ میں بیت العلوم لاہور کو بہت سی مفید اور اصلاحی کتب کی نشر و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کتب نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملکی اور غیر ملکی سطح پر بہت سے علم دوست اور صاحب ذوق حضرات سے خراج تحسین وصول پایا ہے۔ اسی سلسلے کی مندرجہ ذیل دو کتابیں جنہیں ڈاکٹر ذوالفقار کاظم صاحب نے ایک خاص معاہدے کے تحت ترتیب دیا ہے، سوالاً جواباً لکھی جانے والی اپنی نوعیت کی منفرد اور مستند ترین کتابیں ہیں۔

۱۔ قرآن حکیم انسائیکلو پیڈیا

۲۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم انسائیکلو پیڈیا

یہ کتابیں صرف عوام میں ہی نہیں بلکہ اسکول، کالج، یونیورسٹی، دینی مدارس اور ملک بھر کے مکاتب کے طلباء اور اساتذہ میں یکساں مقبول ہوئیں، اور ملک بھر کی لائبریریوں اور کونزروگرام منعقد کروانے والوں کی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ فلسلہ الحمدولہ الشکر کلہ۔

اسی سلسلے کی ایک اور پیش رفت ”صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا“ کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آنحضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ جانثار صحابہ کرام جنہیں انبیائے کرام کے بعد دنیا کی مقدس ترین ہستیاں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جن کے بارے میں قرآن کریم کی رضی اللہ عنہم و رضوانہ کی ضمانت موجود ہے، اور جنہیں آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابی کالنجوم فرما کر ستاروں کی مانند قرار دیا ہے،

روئے زمین پر وہ مبارک ہستیاں تھیں، جن کی سانسیں قرآن و سنت کی معطر خوشبووں سے لبریز تھیں، اور جن کا ہر لہجہ قال اللہ وقال الرسول کی مکمل عکاسی کرتا تھا۔

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم صاحب نے ان مبارک ہستیوں کی سیرت و کردار اور تذکرہ کو سوالاً جواباً باحوالہ ایک خاص معاہدے کے تحت جمع کیا ہے جو بلاشبہ صحابہ کرامؓ کے موضوع پر سوالاً جواباً لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے مفصل، مستند اور ضخیم کتاب ہے۔ ہر سوال کا جواب کئی کئی حوالا جات سے مزین اور ہر قسم کے فروعی اختلاف سے میرا ہے۔ امید ہے کہ صحابہ کرامؓ سے متعلق یہ معلوماتی خزانہ جہاں اہل علم اساتذہ اور طلباء کی پیاس بجھائے گا، وہاں ان لوگوں کے لئے بھی بے حد مفید ثابت ہوگا جو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ”صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا“ کو شرف قبولیت سے نوازیں اور اُس کے مولف، ناشر اور طباعت میں حصہ لینے والے جملہ کارکنان کو اجر عظیم عطا فرمائیں۔ آمین

محتاج دعاء
محمد ناظم اشرف

﴿عرضِ مؤلف﴾

ذات باری تعالیٰ، کائنات کی وہ عظیم ترین ہستی ہیں جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی، اس نے تخلیق کائنات کے بعد جب اشرف ترین مخلوق انسان کو پیدا کیا تو اس کی ہدایت کے لئے انبیاءِ معصوم فرمائے چنانچہ حضرت آدم سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ نبی آخر الزمان پر ختم ہو گیا۔ اللہ کے بعد رسول اللہ ہی کائنات کی سب سے بڑی ہستی قرار پائے۔ آپ کے بعد آپ کی ذات اقدس پر ایمان لانے والے اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کائنات میں سب سے افضل ہیں۔

اللہ اور اس کے نبی پر ایمان لانے والی ان بابرکت اور معتبر ہستیوں نے نہ صرف رسول اللہ کو اپنا نجات دہندہ اور خیر خواہ تسلیم کیا بلکہ ہر نازک لمحے پر آپ کی آواز پر لبیک کہی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنا تن منیٰ دھن حضور کے ایک اشارے پر قربان کر دیا اور اپنی زندگیاں آقا کے احکامات و سنت کی پیروی اور خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ رسولِ رحمت کی ذات بابرکت پر ایمان لانے والے ان صحابہ کی زندگیوں، ایثار و قربانی، علم و فضل اور اعمال و افعال کا صحیح اور اک آج کے مسلمان کے لئے انتہائی مشکل ہے۔ تاہم تاریخ کے اوراق سے ہمیں جس قدر بھی علم ہوتا ہے اور اپنے فہم و شعور سے ہم جس قدر بھی ان نفوسِ قدسی کے بارے میں سمجھ سکتے ہیں۔ وہ بھی ہمارے لئے بہت بڑی سعادت ہے۔

صحابہ کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ لیکن ان سب کے حالات زندگی کتبِ تفسیر، کتبِ سیرۃ اور کتبِ تاریخ میں نہیں ملتے۔ ان میں سے صرف چند سو اصحاب ایسے ہیں جن کے حالات زندگی زیادہ تفصیل سے ملتے ہیں۔ اس طرح بہت سے صحابہ کے حالات نامکمل ہیں۔ اکثر صحابہ کے تو نام ہی ملتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے نام بھی تاریخ میں محفوظ نہیں۔ پھر بہت سے صحابہ کے حالات و واقعات کے بارے میں مؤرخین اور سیرۃ نگاروں میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف اس وقت سے چلا آ رہا ہے جب صحابہ کی سیرت پر کتابیں لکھنے کا آغاز ہوا۔ ہر دور کے محققین نے اپنی اپنی تحقیق اور آراء کے مطابق صحابہ کی زندگیوں کے بارے میں لکھا۔ موجودہ

صدی میں صحابہ کرامؓ پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں لیکن ان میں بھی بہت سے موقعوں پر اختلاف رائے موجود ہے۔ اسی طرح خالیہ چند برسوں میں محترم جناب طالب ہاشمی صاحب کی قابل قدر کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں تحقیق بھی ہے اور آراء بھی۔ لیکن اس کے باوجود بعض موقعوں پر قاری کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اور ایک محقق اور علم دوست شخصیت راجہ رشید محمد نے بھی اپنے ماہنامہ نعت کے ذریعے اصحاب رسولؐ کے حوالے سے کچھ تحقیقی کام شائع کیا ہے اور بلاشبہ انہوں نے یہ کام بڑی لگن اور جتو سے کیا تاہم ان میں بھی بعض صحابہؓ کے ناموں اور دیگر واقعات میں اختلاف موجود ہے۔

زیر نظر کتاب صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا میں تمام بڑے بڑے صحابہؓ کی زندگیوں کے بارے میں مختصر مگر جامع معلومات دی گئی ہیں۔ جہاں مختلف آراء سامنے آتی ہیں۔ ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کے خاص خاص لمحات، کارنامے اور واقعات اختصار کے ساتھ شامل کئے گئے ہیں۔ بہت سے صحابہؓ کی زندگی کے مختلف پہلو ہیں تاہم ان کے حالات زندگی کسی ایک خوبی کے حوالے سے متعلقہ حصے میں شامل کئے گئے ہیں، اگرچہ اسے صحابہؓ کے بارے میں مکمل کتاب تو نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ اس کے لئے ہزاروں صفحے درکار ہیں تاہم کوشش کی گئی ہے کہ ان پاکباز ہستیوں کے بارے میں اور ان سے متعلقہ زیادہ سے زیادہ معلومات اس کتاب میں شامل کر دی جائیں۔ تمام تراحمیاط اور کوشش کے باوجود غلطی کا احتمال موجود ہے۔ اس لئے قارئین خصوصاً اہل علم حضرات کی آراء کو اہمیت دی جائے گی تاکہ اس کتاب کو مزید سنوارنے میں مدد مل سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

مؤلف

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

﴿فہرست﴾

صفحہ	عنوانات
۲۲۱	حضرت قاسمؓ
۲۲۱	حضرت علیؓ
۲۲۳	حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ
۲۲۵	حضرت امام حسنؓ
۲۳۱	حضرت امام حسینؓ
۲۴۰	﴿عشرہ مبشرہ﴾
۲۳۱	حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح
۲۳۷	حضرت زبیر بن العوام
۲۵۱	حضرت سعد بن ابی وقاص
۲۶۰	حضرت سعید بن زید
۲۶۳	حضرت طلحہ بن عبید اللہ (طلحہ الخیر)
۲۶۹	حضرت عبدالرحمن بن عوف
۲۲۱	﴿اصحاب رسول﴾
۲۳	تعریف۔ تاریخ اور طبقات صحابہؓ
۲۶	کتب صحابہؓ
۲۱	﴿فضائل صحابہ﴾
۳۱	قرآن اور صحابہؓ
۳۵	ارشادات نبوی اور صحابہ کرامؓ
۳۶	کلمات تحسین بہ زبان رسالت
۸۳	صحابہؓ کی صحابہؓ کے بارے میں آراء
۹۰	اکابرین اور مفکرین کیا کہتے ہیں
۹۷	﴿اولین اعزاز یافتہ﴾
۹۷	﴿خلفائے راشدین﴾
۹۷	حضرت ابو بکر صدیقؓ
۱۳۵	حضرت عمر فاروقؓ
۱۶۵	حضرت عثمان غنیؓ
۱۹۳	حضرت علی المرتضیٰؓ
۲۲۱	﴿اہل بیت صحابہ﴾
۲۲۱	حضرت ابراہیمؓ
۲۲۱	حضرت عبداللہؓ
۲۷۷	﴿سابقون الاولون اور ابتدائی دور کے کئی مسلمان﴾
۲۷۸	حضرت ابوسنان بن مھسن
۲۷۹	حضرت ابوعامر اشعری
۲۸۰	حضرت ابو مرثد غنویؓ
۲۸۱	حضرت اخرم اسدیؓ
۲۸۲	حضرت تمام بن عبید
۲۷۷	﴿بعثت نبوی سے ہجرت مدینہ تک﴾

۳۱۴	حضرت مخمخ بن صالح	۲۸۲	حضرت تمیم بن حارث
۳۱۵	حضرت معتب بن عوف	۲۸۲	حضرت ثقف بن عمرو
۳۱۶	حضرت معمر بن حارث	۲۸۳	حضرت جبر/ جابر بن سفیان
۳۱۷	حضرت مقداد بن عمرو	۲۸۴	حضرت حصین بن حارث
۳۲۱	حضرت نعیم الخثعمی	۲۸۵	حضرت خالد بن سعید اموی
۳۲۳	حضرت نوفل بن حارث	۲۸۶	حضرت خباب بن الارت
۳۲۳	حضرت یاسر بن عامر	۲۸۹	حضرت زوالحیادین
	﴿چند دیگر سابقون الاولون مہاجر﴾	۲۹۰	حضرت سہل بن بیضا
۳۲۵	حضرت ثمامہ بن عدی	۲۹۲	حضرت صہیب رومی
۳۲۵	حضرت جعل/ جعیل	۲۹۳	حضرت طفیل بن حارث
۳۲۶	حضرت حارث بن ابی ہالہ	۲۹۶	حضرت عمیر بن وہب
۳۲۶	حضرت حارث بن عدی	۲۹۸	حضرت عقبہ بن اسید
۳۲۷	حضرت حارث بن قیس	۳۰۱	حضرت عامر بن کبیر
۳۲۷	حضرت خطاب بن حارث	۳۰۲	حضرت عبید اللہ بن عباس
۳۲۷	حضرت رقیس بن جابر	۳۰۳	حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر
۳۲۷	حضرت زبیر بن عبیہ	۳۰۴	حضرت عبداللہ بن سراقہ
۳۲۸	حضرت سالم بن ابی حدیفہ	۳۰۵	حضرت عمار بن یاسر
۳۲۸	حضرت سعید بن رقیس	۳۰۸	حضرت عمرو بن سراقہ
۳۲۹	حضرت سکران بن عمرو	۳۰۹	حضرت عمرو بن جہم
۳۲۹	حضرت سنان بن ابی سنان	۳۰۹	حضرت عمرو بن عبسہ
۳۲۹	حضرت طلیب بن ازہر	۳۱۰	حضرت عمیر بن ابی وقاص
۳۲۹	حضرت عامر بن ابی وقاص	۳۱۱	حضرت مرثد بن ابی مرثد
۳۳۰	حضرت عبید بن زید	۳۱۲	حضرت مطح بن اثاثہ
		۳۱۴	حضرت مسعود بن ربیع

۳۳۶	﴿مہاجرین حبشہ﴾ (پہلی ہجرت)	۳۳۰	حضرت عدی بن نضله
۳۳۷	حضرت ابوسلمہ عبداللہ	۳۳۰	حضرت عمرو بن عبدالعزی
۳۳۸	حضرت ابوحنیفہؓ بیثم بن عقبہ	۳۳۱	حضرت عمرو بن طریف
۳۳۹	حضرت ابوہریرہ بن ابی رہم	۳۳۱	حضرت عمرو بن عقبہ
۳۴۰	حضرت حاطب بن عمرو	۳۳۱	حضرت عقیف کندی
۳۴۱	حضرت سہیل بن بیضا	۳۳۱	حضرت عمرو بن ابی شریح
۳۴۲	حضرت عثمان بن مظعون	۳۳۲	حضرت عمرو بن حارث
۳۴۳	حضرت عامر بن رجبہ	۳۳۲	حضرت عمرو بن رباب
	﴿مہاجرین حبشہ﴾ (دوسری ہجرت)	۳۳۲	حضرت عیاش بن زبیر
۳۵۱	حضرت ابواحمد بن حش	۳۳۳	حضرت فراس بن نضر
۳۵۲	حضرت ابولکبیر یار	۳۳۳	حضرت مالک بن ابی خولی
۳۵۲	حضرت ابوقیس بن حارث	۳۳۳	حضرت مالک بن زمعہ
۳۵۳	حضرت ابوالرؤم بن عمیر	۳۳۳	حضرت محرز بن نضله
۳۵۴	حضرت اسود بن نوفل	۳۳۴	حضرت محمد بن حاطب
۳۵۴	حضرت اربد بن عمیر	۳۳۴	حضرت محمد بن عبداللہ بن حش
۳۵۴	حضرت حمیم بن حارث	۳۳۴	حضرت محمد بن الجراء
۳۵۵	حضرت جعفر طیار ہاشمی	۳۳۴	حضرت مسعود بن القاری
۳۵۹	حضرت جہم بن قیس	۳۳۴	حضرت مسعود بن ہنیدہ
۳۵۹	حضرت حارث بن خالد	۳۳۵	حضرت عمر بن ابی سرح
۳۶۰	حضرت حجاج بن حارث	۳۳۵	حضرت متقد بن نباتہ
۳۶۱	حضرت حارث بن حارث	۳۳۵	حضرت مقداد بن اسود
		۳۳۵	حضرت نعمان بن عدی
		۳۳۶	حضرت یزید بن ریش

۳۸۷	حضرت قدام بن مظعون	۳۶۱	حضرت حاطب بن حارث
۳۸۸	حضرت قیس بن خداذہ	۳۶۲	حضرت حمیس بن خداذہ
۳۸۹	حضرت قیس بن عبداللہ	۳۶۳	حضرت سائب بن عثمان
۳۸۹	حضرت معمر بن عبداللہ	۳۶۵	حضرت سعید بن حارث
۳۸۹	حضرت محمد بن الجراء	۳۶۵	حضرت سعد بن خولہ
۳۹۰	حضرت مطلب بن ازہر	۳۶۶	حضرت سعید بن عمرو
۳۹۰	حضرت مالک بن زمعہ	۳۶۶	حضرت نکران بن عمرو
۳۹۱	حضرت ہبار بن سفیان	۳۶۶	حضرت سفیان بن معمر
۳۹۲	حضرت ہشام بن عاص	۳۶۷	حضرت شماس بن عثمان
۳۹۲	حضرت یزید بن زمعہ	۳۶۹	حضرت طلیب بن عمیر
۳۹۲	﴿مہاجرین مدینہ﴾	۳۷۱	حضرت عبداللہ بن جحش
۳۹۵	﴿سابقون الاولون انصار اور عقبی صحابہ﴾	۳۷۵	حضرت عبداللہ بن مظعون
۳۹۵	حضرت اسید بن خضیر	۳۷۵	حضرت عامر بن ربیعہ
۴۰۰	حضرت اسعد بن زرارہ	۳۷۶	حضرت عبداللہ بن مخزمہ
۴۰۳	حضرت ابوالہشتم مالک بن التیمیان	۳۷۷	حضرت عبداللہ بن اسمیل
۴۰۴	حضرت اوس بن ثابت	۳۷۹	حضرت عیاش بن ابی ربیعہ
۴۰۵	حضرت اوس بن یزید	۳۸۰	حضرت عیاض بن زہیر
۴۰۵	حضرت ہشام بن براء	۳۸۲	حضرت عمرو بن عثمان
۴۰۷	حضرت ثابت بن ثعلبہ	۳۸۳	حضرت عبداللہ بن سفیان
۴۰۷	حضرت ثابت بن جزیع	۳۸۳	حضرت عمرو بن سعید اموی
۴۰۸	حضرت ثعلبہ بن غنمہ	۳۸۵	حضرت عمرو بن امیہ
۴۰۸	حضرت حارث بن قیس	۳۸۵	حضرت عبداللہ بن شہاب
		۳۸۶	حضرت معمر/ عمرو بن ابی سرح
		۳۸۶	حضرت فراس بن نصر

۴۳۰	حضرت عقبہ بن دہب	۴۰۹	حضرت خلاؤد بن سوید
۴۳۱	حضرت عوف بن حارث	۴۱۰	حضرت خالد بن قیس
۴۳۲	حضرت عباد بن قیس	۴۱۰	حضرت خدیج بن سلامہ
۴۳۲	حضرت عمرو بن غنمہ	۴۱۱	حضرت ذکوان بن عبد قیس
۴۳۳	حضرت عبید بن التیمان	۴۱۲	حضرت رفاعہ بن رافع
۴۳۴	حضرت عمیر بن حارث	۴۱۳	حضرت رفاعہ بن عمرو
۴۳۵	حضرت عقبہ بن عامر	۴۱۳	حضرت رفاعہ بن عبد المنذر
۴۳۶	حضرت قنَادہ بن نعمان	۴۱۶	حضرت زیاد بن لبید
۴۳۷	حضرت قطبہ بن عامر	۴۱۹	حضرت سعد بن زید
۴۳۹	حضرت قیس بن ابی صعصعہ	۴۲۰	حضرت سعد بن خثیمہ
۴۳۹	حضرت کعب بن عمرو	۴۲۲	حضرت سہل بن عتیک
۴۴۰	حضرت معاذ بن عفرہ	۴۲۲	حضرت سلیم بن عمرو
۴۴۱	حضرت معاذ بن عمرو	۴۲۳	حضرت سنان بن صفی
۴۴۲	حضرت معقل بن المنذر	۴۲۳	حضرت صفی بن سواد
۴۴۲	حضرت معن بن عدی	۴۲۳	حضرت شجاع بن حارثہ
۴۴۳	حضرت مسعود بن یزید	۴۲۴	حضرت طفیل بن مالک
۴۴۳	حضرت نمیر بن ابیہثم	۴۲۴	حضرت عباس بن عبادہ
۴۴۴	حضرت نعمان بن عمرو	۴۲۵	حضرت عویص بن ساعدہ
۴۴۵	حضرت ہانی بن نیار	۴۲۷	حضرت عبد اللہ بن انیس
۴۴۶	حضرت یزید بن ثعلبہ	۴۲۸	حضرت عمارہ بن حزم
۴۴۷	حضرت یزید بن عامر	۴۲۹	حضرت عمرو بن غزیہ
۴۴۷	حضرت یزید بن حرام	۴۲۹	حضرت عیسیٰ بن عامر
۴۴۸	حضرت یزید بن منذر	۴۳۰	حضرت عمرو بن حارث

۴۷۲	حضرت عمرو بن الخطاب
۴۷۳	حضرت عمرو بن ثابت
۴۷۳	حضرت منذر بن محمد
۴۷۴	حضرت مسعود بن سعد
۴۷۴	حضرت معتب بن عبید
۴۷۵	حضرت معتب بن قشیر
۴۷۵	حضرت مبشر بن عبدالمزدر
۴۷۷	حضرت نعمان الاعرج
۴۷۷	حضرت نعمان بن مالک
۴۷۸	مترقب سوالات

﴿ہجرت نبوی سے﴾

﴿رحلت نبوی تک﴾

۴۸۵	انصار صحابہ
۴۸۶	حضرت ابو جابر عبد اللہ
۴۸۷	حضرت براء بن مالک
۴۸۹	حضرت جزام بن طحان
۴۹۰	حضرت جارشہ بن نعمان
۴۹۳	حضرت حبیب بن زید
۴۹۳	حضرت حبیب بن عدی
۵۰۰	حضرت خزیمہ ثابت
۵۰۱	حضرت زبرقان بن بدر
۵۰۲	حضرت عبدالرحمن بن جبر

۴۴۸	﴿سابقون الاولون اور ہجرت تک کے انصار صحابہ﴾
۴۴۹	حضرت انیس بن قنادہ
۴۵۰	حضرت ثعلبہ بن حاطب
۴۵۰	حضرت جلیب
۴۵۱	حضرت حارث بن صمدہ
۴۵۲	حضرت حارث بن خزیمہ
۴۵۳	حضرت خوات بن جبر
۴۵۳	حضرت رافع بن عتبہ
۴۵۵	حضرت رافع بن مالک
۴۵۶	حضرت زید بن اسلم
۴۵۷	حضرت زیاد بن سکن
۴۵۷	حضرت زید بن دثنہ
۴۵۸	حضرت سعد بن زید زرقی
۴۵۹	حضرت سعد بن معاذ
۴۶۶	حضرت سلمہ بن اسلم انصاری
۴۶۷	حضرت طلحہ بن البراء
۴۶۸	حضرت عثمان بن حنیف
۴۷۰	حضرت عبداللہ بن سہل
۴۷۱	حضرت عبید بن اوس
۴۷۱	حضرت عبید بن ابی عبید
۴۷۲	حضرت عاصم بن قیس

۵۲۵	حضرت ہبل بن حنیف	۵۰۳	﴿اصحاب بدر﴾
۵۲۷	حضرت سلمہ بن سلامہ	۵۰۶	حضرت اوس بن صامت
۵۲۸	حضرت ہبل بن تہیک	۵۰۶	حضرت ابو ضیاح انصاری
۵۲۸	حضرت سلمہ بن ثابت	۵۰۷	حضرت ابو عقیل انصاری
۵۲۹	حضرت عقیان بن بیضا	۵۰۸	حضرت ابوسلیمان امیرہ انصاری
۵۳۰	حضرت صبیح	۵۰۸	حضرت ابواسید انصاری
۵۳۱	حضرت عاقل بن کبیر لثمی	۵۰۹	حضرت ابوالواقد لثمی
۵۳۲	حضرت عبداللہ بن جبیر	۵۱۰	حضرت ادريس بن زید
۵۳۳	حضرت عبیدہ بن حارث	۵۱۰	حضرت بشیر بن سعد
۵۳۵	حضرت عمرو بن معاذ	۵۱۳	حضرت جہاڑ بن صخر
۵۳۵	حضرت غاصم بن عدی	۵۱۵	حضرت خباب بن منذر
۵۳۶	حضرت عبداللہ بن سلمہ	۵۱۶	حضرت حاطب بن عمرو
۵۳۷	حضرت عمرہ	۵۱۷	حضرت حارث بن سراقہ
۵۳۷	حضرت عقبہ بن عامر	۵۱۸	حضرت خزیمہ بن فاتک
۵۳۸	حضرت عمارة بن زیاد	۵۱۸	حضرت خویلی بن ابی خولی
۵۳۹	حضرت فروہ بن عمرو	۵۱۹	حضرت ذوالشمالین
۵۴۰	حضرت واقد بن عبداللہ	۵۲۰	حضرت زبیبہ بن اسلم
۵۴۱	حضرت یزید بن رقیش	۵۲۱	حضرت زاہر بن حرام
۵۴۱	﴿اصحاب الشجرہ﴾	۵۲۲	حضرت زیاد بن کعب
۵۴۲	حضرت ابوزہرہم غفاری	۵۲۲	حضرت سعد بن خولی
۵۴۳	حضرت ابوامامہ باہلی	۵۲۳	حضرت سالم بن عمیر
۵۴۳	حضرت ابولعبہ خثمی	۵۲۳	حضرت سوہب
۵۴۵	حضرت ابن ابی اوفی	۵۲۵	حضرت ہریرہ بن عمرو

۵۸۲	حضرت عمیرؓ بن سعد	۵۴۷	حضرت حارثؓ بن حاطب
۵۸۳	حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ	۵۴۸	حضرت زیدؓ بن خطاب
۵۹۰	حضرت محمدؓ بن طلحہؓ	۵۵۰	حضرت زیدؓ بن ارقمؓ
۵۹۱	حضرت عبداللہؓ بن عامرؓ	۵۵۰	حضرت زیدؓ بن خالد
۵۹۷	﴿بزرگ صحابہ﴾	۵۵۱	حضرت سعیدؓ بن زید
۵۹۷	حضرت ابوقافؓ	۵۵۵	حضرت سلمہؓ بن اکوع
۵۹۸	حضرت حصیلؓ بن یمان	۵۵۷	حضرت سعدؓ بن عبادہ
۵۹۹	حضرت خارجہؓ بن زید	۵۶۱	حضرت سفوانؓ بن متسل
۶۰۱	حضرت رفاعہؓ بن دوش	۵۶۳	حضرت عکاشہؓ بن محسن
۶۰۱	حضرت سعیدؓ بن ربیع	۵۶۳	حضرت عقبہؓ بن غزوان
۶۰۲	حضرت عویصؓ بن ساعدہ	۵۶۸	حضرت عبداللہؓ بن زید
۶۰۳	حضرت عاصمؓ بن عدی	۵۶۹	حضرت عبداللہؓ بن حذافہ
۶۰۳	حضرت کلثومؓ بن الہدم	۵۷۲	حضرت عبداللہؓ بن مغفل
۶۰۵	حضرت قیسؓ بن سعد	۵۷۳	حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد
۶۰۶	حضرت یامینؓ بن عمیر	۵۷۳	حضرت محمودؓ بن مسلمہ
۶۰۷	﴿اہل کتاب صحابہ﴾	۵۷۳	حضرت وہبؓ بن سعد
۶۰۸	حضرت تمیمؓ بن اوس داری	۵۷۵	﴿فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے﴾
۶۰۹	حضرت جارودؓ بن عمرو	۵۷۵	﴿کم سن صحابہ﴾
۶۱۰	حضرت زیدؓ بن سعید	۵۷۷	حضرت ابوالطفیلؓ لیثیؓ
۶۱۱	حضرت عبداللہؓ بن سلام	۵۷۷	حضرت سعیدؓ بن عامر
۶۱۳	حضرت عداسؓ	۵۷۹	حضرت سعدؓ بن حبیبہ
۶۱۷	دیگر اہل کتاب صحابہؓ	۵۸۰	حضرت عبداللہؓ بن جعفر
۶۳۲	﴿چند خاص صحابہ﴾		

﴿خصوصی اہلیت و اعزاز کے حامل صحابہ﴾			
۶۵۷	﴿کاتبان وحی﴾	۶۳۲	حضرت ابوالعاص بن ریح
۶۵۷	حضرت ابان بن سعید	۶۳۶	حضرت ابوشریح عدوی
۶۵۹	حضرت ابو زید سعد بن سعید	۶۳۶	حضرت حارث بن اوس
۶۵۹	حضرت حظلہ بن ابی عامر	۶۳۷	حضرت سعد الاسود
۶۶۰	حضرت حظلہ بن ریح	۶۳۸	حضرت ضام بن ثعلبہ
۶۶۱	حضرت حاطب بن عمرو	۶۳۹	حضرت طفیل ذوالنور
۶۶۲	حضرت حوطلب بن عبدالعزی	۶۴۲	حضرت عمرو بن عبسہ
۶۶۳	حضرت عبداللہ بن ابی بکر	۶۴۳	حضرت قیس بن اشیم
۶۶۵	حضرت عبداللہ بن ارقم	۶۴۳	حضرت عبدیلمیل
۶۶۷	حضرت عبداللہ بن زید	۶۴۵	حضرت عقریہ الجعفی
۶۶۷	حضرت لبید بن ابی ربیعہ	۶۴۶	حضرت عوججہ بن حرمہ
۶۶۸	﴿سید سالار صحابہ﴾	۶۴۶	حضرت عتاب بن اسید
۶۶۹	حضرت ابو موسیٰ اشعری	۶۴۷	حضرت عثمان بن طلحہ
۶۷۳	حضرت ابوقنادہ حارث	۶۴۹	حضرت عظیم بن حارث
۶۷۶	حضرت ابوطیخہ زید بن سہل	۶۴۹	حضرت عداء بن خالد
۶۸۳	حضرت اسامہ بن زید	۶۵۰	حضرت فضل بن عباس
۶۸۸	حضرت ارقم بن ابی ارقم	۶۵۱	حضرت کرد بن جابر فہری
۶۹۱	حضرت بربدہ بن الحصیب	۶۵۲	حضرت مسلم بن حارث
۶۹۵	حضرت بشیر بن سعد	۶۵۲	حضرت ولید بن ولید
۶۹۸	حضرت ثابت بن ارقم	۶۵۳	حضرت وہب بن قاپوس
		۶۵۳	حضرت وائل بن حجر

۸۱۰	حضرت عبداللہ بن عبداللہ	۷۰۱	حضرت ثابت بن دحداح
۸۱۶	حضرت عقبہ بن عامر	۷۰۳	حضرت جریر بن عبداللہ الجلی
۸۱۸	حضرت عامر بن فہیرہ	۷۰۸	حضرت حذیفہ بن الیمان
۸۲۱	حضرت عبدالرحمن بن سرہ	۷۱۴	حضرت صخر بن حرب
۸۲۳	حضرت عثمان بن ابی العاص	۷۲۲	حضرت ضرار بن اذور
۸۲۵	حضرت عبداللہ بن بدیل	۷۲۸	حضرت حارثہ بن نعمان
۸۲۶	حضرت عمرو بن معدیکرب	۷۳۱	حضرت حمزہ بن عبدالمطلب
۸۳۱	حضرت فراس الاقرع	۷۳۵	حضرت حاطب بن ابی لمعب
۸۳۲	حضرت قعقاع بن عمرو	۷۳۹	حضرت خالد بن ولید
۸۳۵	حضرت محمد بن مسلمہ	۷۵۳	حضرت خالد بن زید
۸۴۰	حضرت مقداد بن عمرو	۷۶۰	حضرت زید بن حارثہ
۸۴۴	حضرت ثقی بن حارثہ	۷۷۰	حضرت زید بن خطاب
۸۵۲	حضرت امیر معاویہ	۷۷۱	حضرت سلمہ بن قیس
۸۵۷	حضرت مغیرہ بن شعبہ	۷۷۲	حضرت سعید بن عامر
۸۶۱	حضرت نعمان بن سقرن	۷۷۴	حضرت سعید بن زید
۸۶۳	حضرت یزید بن ابوسفیان	۷۷۸	حضرت سلمہ بن ہشام
۸۶۵	﴿عالم وفاضل اور محدث صحابہ﴾	۷۸۰	حضرت سماک بن خرشہ (ابودجانہ)
۸۶۵	حضرت انس بن مالک	۷۸۲	حضرت سراقہ بن جععم
۸۷۰	حضرت ابو ہریرہ	۷۸۴	حضرت شرحبیل بن حسنہ
۸۷۲	حضرت ابو بزرہ اسلمی	۷۸۷	حضرت عمرو بن العاص
۸۷۴	حضرت ابوسعود بدری	۸۰۰	حضرت عاصم بن ثابت
۸۷۵	حضرت ابوذر غفاری	۸۰۳	حضرت مکرّمہ بن ہشام
۸۷۹	حضرت اسود بن سریح	۸۰۸	حضرت عبادہ بن صامت

۹۲۵	حضرت معقلؓ بن یار	۸۷۹	حضرت براءؓ بن عازب
۹۲۵	حضرت نعمانؓ بن بشیر	۸۸۱	حضرت جابرؓ بن عبد اللہ
۹۲۸	حضرت واثلہؓ بن اسقع	۸۸۳	حضرت جبیرؓ بن مطعم
۹۲۸	حضرت ہاشمؓ بن عتبہ	۸۸۵	حضرت حارثؓ بن ہاشم
۹۳۱	﴿حافظ وقاری صحابہ﴾	۸۸۷	حضرت رافعؓ بن خدیج
۹۳۱	حضرت ابیؓ بن کعب	۸۸۸	حضرت زیدؓ بن ثابت
۹۳۳	حضرت ابو عبد اللہؓ سالم	۸۹۱	حضرت سعدؓ بن مالک
۹۳۶	حضرت منذرؓ بن عمرو	۸۹۳	حضرت سلمانؓ فارسی
۹۳۷	﴿آزاد کردہ غلام۔ خدمتگار﴾	۸۹۶	حضرت سمیرہؓ بن جندب
۹۳۸	حضرت آنسہؓ مولیٰ رسول ﷺ	۸۹۸	حضرت عمرانؓ بن حصین
۹۳۸	حضرت الوراخ	۸۹۹	حضرت عبد اللہؓ بن عباس
۹۴۱	حضرت ابوبکثہؓ	۹۰۲	حضرت عبد اللہؓ بن عمر
۹۴۲	حضرت ابوبکرہؓ	۹۰۴	حضرت عبد اللہؓ بن عمرو
۹۴۳	حضرت ابو عسیبؓ	۹۰۶	حضرت عبد اللہؓ بن مسعود
۹۴۳	حضرت امینؓ بن ام ایمن	۹۰۸	حضرت عبادؓ بن بشر
۹۴۳	حضرت اسلمؓ حبشی	۹۱۱	حضرت عبد اللہؓ بن طارق
۹۴۵	حضرت ثوبانؓ	۹۱۲	حضرت عبد اللہؓ بن مغفل
۹۴۶	حضرت ذکوانؓ بن جندب	۹۱۳	حضرت عثمانؓ بن مالک
۹۴۸	حضرت شقرانؓ	۹۱۵	حضرت عمروؓ بن مرہ
۹۵۰	حضرت سخاکؓ بن سفیان	۹۱۶	حضرت عتبہؓ بن مسعود
۹۵۱	حضرت معقیبؓ بن ابی فاطمہ	۹۱۶	حضرت فضالہؓ بن عبید
		۹۱۹	حضرت کعبؓ بن عجرہ
		۹۱۹	حضرت معاذؓ بن جبل
		۹۲۳	حضرت مصعبؓ بن عمیر

۹۹۲	حضرت ایمنؓ بن خرم	۹۵۳	حضرت یسارؓ
۹۹۳	حضرت ثابتؓ بن قیس	۹۵۴	﴿تاجر صحابہ﴾
۹۹۷	حضرت حسانؓ بن ثابت	۹۵۴	حضرت ثمانہؓ بن اٹال
۱۰۰۱	حضرت صرمہؓ بن انس	۹۵۶	حضرت حکیمؓ بن حزام
۱۰۰۱	حضرت عباسؓ بن مرداس	۹۵۹	حضرت خزیمہؓ بن ثابت
۱۰۰۲	حضرت عامرؓ بن اکوع	۹۶۰	حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب
۱۰۰۳	حضرت عبداللہؓ بن رواحہ	۹۶۵	﴿قاصد اور سفیر صحابہ﴾
۱۰۰۹	حضرت عمروؓ بن جموح	۹۶۵	دحیہؓ بن خلیفہ کلبی
۱۰۱۰	حضرت عدیؓ بن حاتم	۹۶۷	سلیطؓ بن عمرو
۱۰۱۲	حضرت غیلانؓ بن سلمہ	۹۶۹	شجاعؓ بن وہب
۱۰۱۳	حضرت قیسؓ بن عاصم	۹۷۱	علاءؓ بن عبداللہ
۱۰۱۵	حضرت کعبؓ بن زہیر	۹۷۳	عمروؓ بن امیہ ضمری
۱۰۱۸	حضرت کعبؓ بن مالک	۹۷۵	حضرت عروہؓ بن مسعود
۱۰۲۳	حضرت لبیدؓ بن ربیعہ	۹۷۷	﴿مؤذن اور مکبر صحابہ﴾
۱۰۲۵	حضرت مغیرہؓ بن حارث	۹۷۷	حضرت ابو محذورہ
﴿عظمت صحابہ﴾		۹۷۸	حضرت ابن ام مکتومؓ
۱۰۳۱	صحابہ کرامؓ اور آیات کا شان نزول	۹۸۰	حضرت بلالؓ بن رباح
۱۰۳۶	حضورؐ کا صحابہؓ سے انداز محبت	۹۸۳	متفرق سوالات
۱۰۵۰	صحابہؓ کا منفرد انداز	۹۸۶	﴿شاعر اور خطیب صحابہ﴾
۱۰۵۸	صحابہؓ کے آخری الفاظ اور وصیتیں	۹۸۶	حضرت ابو جحش ثقفیؓ
۱۰۶۳	صحابہؓ کا شرف و اعزاز	۹۸۸	حضرت ابو جندلؓ
۱۰۸۳	سب سے پہلے صحابیؓ	۹۹۱	حضرت ایاسؓ بن کبیر
۱۰۹۳	متفرق سوالات		

اصحابِ رسول ﷺ

﴿تعریف۔ تاریخ اور طبقات صحابہ﴾

سوال: صاحب اور صحابی کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: صاحب کے لغوی معنی دوست ساتھی، یار، مالک، مختار یا بادشاہ وغیرہ کے ہیں۔ یہ لفظ تعظیم کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ اسی طرح صاحب رسول کا مطلب ہے رسول اللہ کے مومن دوست یا ساتھی۔ اس لیے صحابی کے لغوی معنی رسول اللہ کے مومن دوست یا ساتھی یا ہم مجلس ہیں۔ صحابی کی جمع صحابہ یا صحابہ ہے۔

(المنجد فیروز اللغات اردو: جدید اردو لغت)

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کی تعداد بتائیں؟

جواب: محدثین اور جمہور علماء و سیرت نگاروں کے مطابق صحابی اسے کہا جاتا ہے جسے ایک عرصے تک رسول اللہ کے ساتھ نشست و برخاست کا موقع ملا ہو۔ صحابہ کی تعداد مختلف ادوار میں مختلف رہی ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعید بن مسیب نے صحابی کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ صحابی اسے کہا جائے گا جس نے دو ایک غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ شرکت کی ہو اور کم از کم سال دو سال تک رسول اللہ کے ساتھ رہا ہو۔

(اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: قاضی ابوبکر محمد بن الطیب اور قاضی عبدالبر صحابی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ صحابی صحبت سے مشتق ہے مگر صحبت کی مخصوص مقدار سے مشتق نہیں بلکہ اس کا اطلاق ہر اس شخص پر کیا جا سکتا ہے جو کم یا زیادہ حضور کے ساتھ رہا ہو۔ لیکن ان کے ساتھ ساتھ خصوصاً اس شخص کو صحابی کہا جا سکتا جو کسی کے ساتھ کافی عرصہ تک رہا ہو۔ اس شخص کو صحابی نہیں کہہ سکتے جس نے

کسی سے صرف ایک گھنٹہ ملاقات کی ہو یا صرف چند قدم ساتھ چلا ہو یا اس سے کوئی حدیث سنی ہو۔ جبکہ قاضی عبدالبر کے مطابق ہر شخص کو صحابی کہہ سکتے ہیں جو دور رسالت میں موجود تھا۔ (اسد الغابہ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: ابو الحسن صحابی کی تعریف کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: ان کے نزدیک صحابی وہ ہے جو اتباع کے انداز میں رسول اللہ کے ساتھ طویل غرضہ رہا ہو اور آپ سے علم حاصل کیا ہو۔ جن لوگوں نے اس کے بغیر آپ سے طویل صحبت اٹھائی علم تو حاصل کیا لیکن طویل صحبت نہیں اٹھائی وہ صحابی نہیں ہیں۔ جیسے دُودو میں آنے والے لوگ۔ (مسند فتح البغیث)

سوال: امام بخاری، امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: ان تینوں محدثین اور بعض دوسرے محدثین کے مطابق صحابی ان لوگوں کو کہا جا سکتا ہے جنہوں نے حالت اسلام میں رسول اللہ کو دیکھا ہے بلکہ آنکھوں سے دیکھنا بھی ضروری نہیں صرف ملاقات کرنا کافی ہے۔ ان کے نزدیک ہر وہ شخص صحابی ہے جس نے کسی ساعت بھی صحبت اٹھائی ہو۔ امام احمد بن حنبل یہاں تک کہتے ہیں کہ ہر وہ مسلمان صحابی ہے جو ایک مہینہ، ایک دن یا ایک لمحہ بھی حضور کی صحبت میں رہا ہو۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حافظ ابن حجر عسقلانی صحابی کی تعریف میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ان کے نزدیک بچے بھی صحابہ میں داخل ہیں کیونکہ رسول اللہ نے انہیں دیکھا ہو گا تاہم وہ لوگ صحابی نہیں ہیں جنہوں نے حضور کو وصال کے بعد دیکھا۔

(اصابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے بعض دوسرے محدثین صحابی کی تعریف کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: بعض لوگوں کے مطابق صحابی صرف وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ سے

احادیث کی روایت کی ہو۔ بعض کے نزدیک صحابی ہونے کے لیے صرف طویل صحبت ہی کافی نہیں بلکہ آپ کی صحبت علم و عمل کے حصول کے لیے اختیار کی ہو۔ بعض لوگ ہر اس مسلمان کو صحابی کہتے ہیں جس نے حالت بلوغت اور بہ قائم ہوش و حواس آپ کو دیکھا ہو۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ - مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے صحابہ کی مکمل تعداد اور نام کیوں محفوظ نہ رہ سکے؟

جواب: صحابہ کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی کیونکہ اپنے دینی مشاغل، جنگی معرکوں اور بعض دوسری وجوہات کی بنا پر خود صحابہ بھی اپنی تعداد اور نام محفوظ نہ رکھ سکے۔ اکثر صحابہ صحرائین بدوی اور گننام بھی تھے۔ (اسابہ - اسد الغابہ)

سوال: مختلف اوقات میں صحابہ کی تعداد مختلف رہی ہے۔ محدثین اور آئمہ نے ان کی تعداد کیا بتائی ہے؟

جواب: ابتداء میں صحابہ کی تعداد کم تھی۔ ہجرت مدینہ تک اس میں کافی اضافہ ہوا۔ غزوہ بدر میں یہ تعداد 313 یا اس سے کچھ زیادہ ہو گئی۔ بعد میں مزید اضافہ ہوتا رہا۔ فتح مکہ میں یہ تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی اور حیمۃ الوداع میں تیرہ ہزار بتائی گئی ہے اور رسول اللہ کے وصال کے وقت یہ تعداد لاکھوں میں تھی۔

(صحیح بخاری - اسابہ - طبقات - استیعاب)

سوال: رسول اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: ”جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں مجھے ان کا نام لکھ کر دو۔“ بتائیے یہ تعداد کتنی تھی؟

جواب: جب رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی گئی تو پندرہ سو صحابہ کے نام سامنے آئے۔ چونکہ اس حدیث کا زمانہ تعین نہیں اس لیے مختلف آراء ہیں۔ یہ حکم جنگ احد کے موقع پر دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ غزوہ خندق کے موقع پر اور بعض نے کہا

کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ حکم دیا گیا۔ (فتح الباری۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے مختلف حیثیتوں سے صحابہؓ کے طبقات کون سے ہیں؟

جواب: مختلف حیثیتوں سے صحابہؓ کے مختلف طبقات ہیں۔ خلفائے راشدینؓ صحابہ کرامؓ

میں سب سے افضل ہیں۔ ان کے بعد ازواج مطہراتؓ، اولین مہاجرین،

اصحاب عقبہ، اصحاب بدر، اہل مشاہد (جنگوں کے شرکاء میں وہ افضل ہیں جو

پہلی جنگوں میں شریک ہوئے۔ پھر بعد والے) (اصحاب۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

﴿کتب صحابہؓ﴾

سوال: صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی اور کارناموں پر کتنی کتابیں لکھی گئیں؟

جواب: صحابہ کرامؓ کے حالات پر مختلف دور میں اب تک سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں اور

سیرت کی بے شمار کتابوں میں ان کے تذکرے موجود ہیں۔ یہ کتابیں عربی،

اردو اور دوسری زبانوں میں لکھی گئیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: صحابہ کرامؓ کی تاریخ، حالات زندگی اور کارناموں پر لکھی جانے والی مشہور

کتابوں کے نام بتادیں؟

جواب: سب سے پہلی کتاب امام بخاریؒ نے اسماء الصحابہؓ کے نام سے لکھی۔ پھر علامہ

ابو القاسم کی مجملہ الصحابہؓ۔ پھر ابو بکر بن ابوداؤد، ابو علی، ابو حفص، ابو منصور،

مادردی، ابن حبان، ابن مندہ، ابو نعیم، قاضی ابن عبدالبر، مابن فتحون، ابو موسیٰ،

علامہ ذہبی، حافظ ابن حجر عسقلانی، جلال الدین سیوطی، ابن سعد کی کتابیں

اصحابہ، اسد الغابہ، استیعاب، تاریخ طبری، عین الاصابہ، سیر الصحابہ وغیرہ۔

کتب احادیث۔ مستدرک حاکم۔ سیر اعلام النبلاء، فتوح البلدان، فتوح الشام،

تاریخ طبری، البدایہ، المغازی، انساب الاشراف، اخبار الطوال، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، حیاة الصحابہ۔ المشاہد، اصحاب بدر، رحمۃ اللعالمین۔ ترجمان السنہ، سیرت کبریٰ، تذکرہ حفاظ، غلامان اسلام، تاریخ اسلام، تاریخ الخلفاء، خلفائے راشدین، دلائل، تاریخ یعقوبی، مروج الذهب، ازالتہ الخفاء، مکتوبات نبوی، مقام صحابہ اور موجودہ دور میں لکھی جانے والی جناب طالب ہاشمی کی بہت سی کتابیں۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: کتب احادیث، کتب سیرت اور صحابہؓ پر دیگر کتب سے اصحاب رسولؐ کی کوئی خوبیوں اور اوصاف کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: صحابہ کرامؓ بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کے حامل تھے۔ جن کی وجہ سے انہیں ایک دوسرے پر امتیاز حاصل تھا۔ کتب احادیث اور دیگر کتب کے مطابق اصحاب رسولؐ کے جو اوصاف و خصائل سامنے آئے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ☆ ایمان و اطاعت۔ وہ صحیح اور راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔
- ☆ ایثار کے پیکر۔ مالی اور جانی ایثار و قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔
- ☆ اتحاد و تعاون، باہمی اخلاص اور پیار و محبت کا بہترین نمونہ تھے۔
- ☆ اللہ پر اعتماد و یقین کرنے والے اور اس کے فضل و احسان کے طلب گار۔
- ☆ عبادت و ریاضت اور اعمال و افعال میں ثابت قدم رہنے والے۔
- ☆ شخص و جاہت، قوت ارادی، سخاوت و فیاضی اور عدل و انصاف جیسی خوبیوں کے حامل۔

(القرآن، کتب احادیث، صحابہ کرامؓ کا عبد زریں، جرنیل صحابہ)

فضائل صحابہ رضو اللہ عنہم

﴿قرآن اور صحابہ﴾

سوال: سورۃ التوبہ میں صحابہ کرام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: پارہ گیارہ سورۃ التوبہ کی آیت 112 میں صحابہ کرام کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ الصائبون..... یعنی ”توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، شکر کرنے والے، دنیا سے بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔“ (القرآن فتح الحمید)

سوال: بتائیے صلح حدیبیہ میں بیعت کرنے والے صحابہ کا ذکر قرآن پاک میں کس انداز میں کیا گیا ہے؟

جواب: اس بیعت کو بیعت رضوان اور ان صحابہ کو اصحاب الشجرہ کہا گیا ہے۔ قرآن پاک کے 26 ویں پارے سورۃ الفتح کی آیت 18 میں ارشادِ ربانی ہے: لقد رضی اللہ..... ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان ایمان والوں سے جب بیعت کی انہوں نے تجھ سے اس درخت کے نیچے۔ پس اللہ نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ پھر اتارا ان پر اطمینان اور سکون اور ایک فتح قریب کا انعام دیا۔“ (القرآن: تفسیر روح البیان)

سوال: اولین مہاجرین اور انصار کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟

جواب: پارہ گیارہ کی سورۃ التوبہ آیت 100 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے: واللبقون الاولون..... ترجمہ: ”اور وہ مہاجرین اور انصار اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کرنے اور امداد کرنے میں پہل کی اور جو ان کے پیچھے آئے، نیکی اور نیک نیتی سے، تو اللہ راضی ہے ان سے اور وہ راضی ہیں اللہ

سے۔ اور تیار رکھے ہیں ان کے لیے باغ، جن کے نیچے بہتی ہوئی نہریں ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (القرآن تفسیر ابن کثیر)

سوال: پارہ 17 کی سورۃ الحج میں مہاجرین کا ذکر کس طرح کیا گیا ہے؟

جواب: آیت 40 میں ہے: الذین اخرجوا ترجمہ: ”اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ وہی لوگ نیکے سچے مومن و مسلمان ہیں اور ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔“ (القرآن تفسیر عزیزی)

سوال: اللہ تعالیٰ نے مومن کو بہتر امت قرار دیا ہے۔ کس آیت میں؟

جواب: پارہ 4 کی سورۃ آل عمران کی آیت 110 میں صحابہ کرامؓ اور ان جیسے دوسرے مومنین سے ان الفاظ میں خطاب کیا گیا ہے: کنتم خیرا باللہ ترجمہ: ”تم سب امتوں میں سے بہتر امت ہو، تمہیں پیدا کیا گیا ہے یا جن لیا گیا ہے کہ تم انسانوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“ (القرآن تفسیر عزیزی۔ فتح المیہ)

سوال: بتائیے قرآن پاک میں جنگ بدر کے حوالے سے صحابہ کرامؓ کو کس طرح مخاطب کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ آل عمران آیت 123 میں فرمایا گیا: ولقد نصر تشکروں۔ ترجمہ: ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی۔ اس کے باوجود کہ تم لوگ دشمن کے مقابلے میں کمزور اور بے حقیقت تھے۔ پس خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ اس کے شکر گزار بنو۔“ (القرآن۔ مدارج النبوة)

سوال: مجاہدین غزوہ احد میں سب کے سب صحابہ کرامؓ تھے۔ بتائیے ان کے بارے میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: قرآن پاک کے چوتھے پارے کی سورۃ آل عمران آیت 121 میں ارشاد ہوتا ہے: واذا.....المؤمنون.. ترجمہ: ”(اے میرے نبی) ایک وقت وہ بھی تھا جب تم اپنے بال بچوں کے ساتھ صبح ہی نکل کھڑے ہوئے۔ اور ایمان والوں کو لڑائی کے مورچے پر بٹھا رہے تھے۔ اور خدا سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے پسپا ہونے کا ارادہ کیا لیکن پھر وہ سنبھل گئے۔ کیونکہ خدا ان کا سر پرست تھا۔ اور مومنوں کو خدا پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔“ (القرآن تفسیر عثمانی۔ فتح الحمید)

سوال: غزوہ احد میں جن صحابہ کرامؓ سے لغزش ہوئی، اللہ نے انہیں معاف کر دینے کا اعلان کس سورۃ میں فرمایا؟

جواب: سورۃ آل عمران کی آیت 152 اور 155 میں واضح لفظوں میں اعلان فرمایا کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے اور اللہ بخشنے والا، رحیم اور بڑے فضل والا ہے۔ (القرآن تفسیر عثمانی فتح الحمید)

سوال: چوتھے پارے میں سورۃ آل عمران کی آیت 195 کے مطابق مہاجرین اور شہداء کے لیے کیا انعام بتایا گیا ہے؟

جواب: ارشاد خداوندی ہے: فالذین ہاجروا.....التواب. ترجمہ: ”وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں اور وطن سے نکالے گئے۔ اور جن کو میری راہ میں اذیتیں دی گئیں۔ اور جوڑے اور شہید ہوئے تو البتہ میں ان کے گناہوں کو معاف فرما دوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ اور یہ ثواب ان کو اپنی طرف سے دوں گا۔“ (القرآن تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر مزینی)

سوال: سورۃ الفتح میں صحابہ کرامؓ کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟

جواب: آیت 29 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد رسول اللہ... عظیمًا۔

ترجمہ: ”محمد اللہ کے رسول“ ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی میں مشغول پاؤ گے۔ سجدوں کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے شان ان کی تورات میں اور انجیل میں۔ ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے کونیل نکالی۔ پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے۔ تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں۔ اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

(القرآن۔ فتح الحمید۔ کنز الایمان۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر مظہری)

سوال: بنیائے سورۃ الانفال میں صحابہ کرامؓ کے کیا اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: سورۃ الانفال آیت 2 تا 4 میں ہے: انما المؤمنون..... رزق کریم۔

ترجمہ: ”ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہی سچے ایمان والے ہیں ان کے لیے اپنے رب کے پاس درجے ہیں۔ نیز مغفرت اور عزت کی روزی بھی۔“

(القرآن۔ فتح الحمید۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر ابن کثیر۔ ضیاء القرآن)

سوال: سورۃ التوبہ میں مومن مردوں اور عورتوں کے بارے میں کیا ارشاد خداوندی

ہے؟

جواب: سورة التوبہ آیت 71 میں ارشاد ہوتا ہے: **وَالْمُؤْمِنُونَ..... حَكِيمٌ**۔ ترجمہ: ”اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ نیک بات سکھلاتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں۔ اور قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ۔ اور اللہ کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک زبردست ہے حکمت والا۔“
(القرآن۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر ماجدی۔ کنز الایمان۔ فتح الخمد)

﴿ارشاداتِ نبوی ﷺ اور صحابہ کرام﴾

سوال: حضور اقدسؐ نے مہاجرین کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب: آپؐ نے فرمایا: ”تمہیں ایمان میں سبقت لے جانے والے مہاجرین اور ان کے بعد ان کے بیٹوں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو نہ تمہاری فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔“ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”انصار میرے دلی، دوست اور محرم راز ہیں اور لوگوں کی تعداد کم اور زیادہ ہوگی۔ (مہاجرین کی تعداد زیادہ اور انصار کی کم) پس تم سیکوکاروں کی نیکی کو قبول کرو اور خطا کاروں کی برائی سے درگزر کرو۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔“
(مسند احمد۔ ترمذی۔ بخاری۔ مجمع الرواۃ)

سوال: انصار سے محبت کے بارے میں ارشاداتِ نبویؐ کیا ہیں؟
جواب: حضورؐ نے فرمایا: ”جس نے مجھ سے محبت کی اس نے انصار سے محبت کی اور جس نے مجھ سے بغض رکھا یقیناً اس نے انصار سے بغض رکھا۔ منافق ہی ان سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا۔“ اور فرمایا: ”یہ قبیلہ انصار ایک آزمائش ہے آن سے محبت ایمان اور بغض نفاق ہے۔“ ایک

دوسرے موقع پر فرمایا: ”جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے کبھی بغض نہیں رکھے گا۔“ اور فرمایا: ”جو انصار سے محبت رکھے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔“ (مجمع الزوائد۔ فتح الباری۔ ابن ماجہ۔ سند احمد)

سوال: رسول اللہ نے اپنا ترکہ اور جاگیر کے فرمایا تھا؟

جواب: آپ کا ارشاد ہے: ”ہر نبی کے لیے ایک ترکہ اور جاگیر ہے۔ میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔ پس میری ان کے معاملے میں محافظت کرو۔“ اور فرمایا: ”انصار کی محبت و نفرت ہر مومن اور منافق کی نشانی ہے۔“

(الاوسط۔ مجمع الزوائد۔ الکبیر)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے انصار کے لیے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! انصار کو، انصار کے بیٹوں کو اور انصار کے پوتوں کو بخش دے اور انصار کی ازواج کو بھی بخش دے۔“ ایک روایت میں ان کے پڑوسیوں کو بخش دے کے الفاظ بھی ہیں۔ جبکہ غلاموں کو بخش دے بھی فرمایا گیا ہے۔ (سند احمد۔ مجمع الزوائد۔ الکبیر۔ الاوسط)

سوال: انصار کے جنت میں داخلے کے بارے میں رسول اللہ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: ”اے اللہ انصار کو عزت و مرتبہ عطا فرما جن کے ذریعے اللہ نے دین کو قائم فرمایا۔ جنہوں نے مجھے ٹھکانہ دیا۔ میری حمایت و نصرت کی وہ دنیا میں میرے ولی اور دوست اور آخرت میں میری جماعت ہیں۔ اور میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“

(الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ کنز العمال)

سوال: صحابہ کرام کو برا کہنے والوں کے بارے میں رسول اللہ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ کا ارشاد ہے: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالیاں دے رہے ہوں تو تم کہہ دو کہ تمہاری اس شرارت اور طعنہ زنی پر لعنت ہو۔“
(حدیث ابن عمرؓ - مشکوٰۃ شریف و ترمذی شریف)

سوال: بتائیں کس حدیث میں رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ کو ستاروں کی مانند کہا ہے؟
جواب: حدیث ابن عمرؓ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بعد اپنے صحابہ کرام کے اختلافات کے بارے میں سوال کیا تو خداوند تعالیٰ سے مجھے جواب ملا، اے میرے محبوب یقیناً تیرے صحابی میرے نزدیک آسمان پر چمکنے والے ستاروں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے سے زیادہ روشن ہیں۔ اور ان کے اختلافات کے باوجود جو بھی کوئی کسی کی راہ اختیار کرے گا وہ ہدایت پر ہی ہو گا۔ اور پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا، میرے اصحابی آسمانی ہدایت کے چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہیں۔ تم لوگ ان میں سے جن کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پاؤ گے۔
(مشکوٰۃ شریف - مقامات صحابہ)

سوال: صحابہ کرامؓ کی محبت کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریمؐ میز پر رونق افروز ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا کے بعد ارشاد فرمایا، میں یہ کیا دیکھتا ہوں کہ تم لوگ میرے اصحابؓ کے بارے میں اختلاف کرتے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خداوند تعالیٰ نے میرے اور میرے اہل بیت اور میرے اصحابؓ کی محبت میری امت پر قیامت تک کے لیے فرض کر دی ہے۔
(ریاض الصغریٰ - مقامات صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کس انداز سے زمانے (دور) کی تعریف فرمائی؟
جواب: آپؐ نے فرمایا: ”بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد

آئیں گے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔“ اور فرمایا: ”میری امت کا بہترین دور وہ ہے جس میں مبعوث ہوا ہوں۔ پھر ان لوگوں کا دور بہترین ہے جو اس کے بعد آئیں گے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”بہترین دور میرا دور ہے۔ پھر دوسرا دور اور پھر تیسرا دور۔“ پھر فرمایا: ”میری ذات اور میرے ہم زمانہ بہترین امت ہیں۔۔۔ پھر دوسرا دور اور پھر تیسرا دور۔“ (حدیث عمران، ابن مسعود، عائشہ، ابی ہریرہ، جعدہ بن حمیرہ، بریدہ، نجمان بن بشیر، صحیح مسلم، بخاری، ماجہ، طبرانی، مستدرک)

سوال: صحابہ کرامؓ سے بہتر سلوک کے بارے میں رسول اللہؐ نے کس طرح تلقین فرمائی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میرے صحابہؓ سے اچھا سلوک کرو۔“ اور فرمایا: ”میرے صحابہؓ کا اکرام کرو۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”میرے صحابہؓ کو برا بھلا نہ کہو۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”میرے صحابہؓ کے معاملے میں میری محافظت کرو۔“ (مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ حاکم۔ طبرانی۔ ابوداؤد۔ بخاری و مسلم)

سوال: رسول اللہؐ نے اپنے اور صحابہؓ کے انتخاب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے جن لیا ہے۔ اور میرے لیے میرے اصحاب کو جن لیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ کو میرا وزیر، داماد اور ماہ دگار بنایا ہے۔ جس نے ان کے معاملے میں مجھے اذیت پہنچائی اللہ بھی اس کو اذیت پہنچائے گا۔“ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد۔ مجمع البکیر۔ تہذیب)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو برا بھلا کہنے سے کس انداز میں منع فرمایا ہے؟

جواب: ارشاد نبوی ہے: ”تم ان کو برا بھلا مت کہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرماتا

بہن جو ان کو برا بھلا کہے۔“ پھر فرمایا: ”جس نے میرے اصحاب کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔“ حدیث عائشہؓ میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”یہ امت اس وقت تک فائدہ ہوگی جب تک کہ اس کے آخر والے اول والوں کو لعن طعن نہیں کریں گے۔“ اور ارشاد ہوتا ہے: ”اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو میرے اصحاب کو برا بھلا کہے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”جس نے میرے کسی صحابی کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت۔“

(مجمع۔ تہذیب۔ الکبیر۔ الاوسط۔ متدرک۔ کنز الایمان)

سوال: رسول اللہ نے اپنی اور اپنے صحابہؓ کی زیارت کرنے والوں کے لیے کیا فرمایا؟
 جواب: آپ نے ارشاد فرمایا: ”خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا۔ اور خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اس شخص کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہے۔ ان سب کے لیے خوشخبری اور خوب ٹھکانا ہے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”تم ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے، جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے جس نے اس شخص کی زیارت کی ہو جس نے میری زیارت کی اور صحبت اٹھائی ہے۔“ پھر فرمایا: ”اے اللہ میرے اصحاب کی مغفرت فرما اور ان کی بھی مغفرت فرما جس نے اس شخص کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہے۔“ اور فرمایا: ”جہنم کی آگ اس شخص کو مس بھی نہیں کرے گی جس نے میری زیارت کی ہے یا وہ جس شخص نے اس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہے۔“

(مجمع الزوائد۔ ترمذی۔ کنز العمال۔ تاریخ بخاری)

سوال: صحابہ کرامؓ سے محبت کے بارے میں رسول اللہ نے کیا فرمایا؟
 جواب: آپ کا ارشاد ہے: ”جس نے میرے اصحاب سے محبت کی اس نے دراصل

مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے نفرت کی اور بغض رکھا اس نے دراصل مجھ سے بغض اور نفرت کی وجہ سے ان سے بغض کیا۔“ اور فرمایا: ”ہر چیز کی ایک اساس اور بنیاد ہے اور اسلام کی اساس و بنیاد اصحاب رسولؐ اور اہل بیتؑ کی محبت ہے۔“ پھر فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ میری امت میں سے کسی آدمی کے ساتھ بھلائی اور خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں میری اور میرے اصحاب کی محبت ڈال دیتا ہے۔“ حضورؐ نے فرمایا: ”جس نے میرے تمام اصحاب سے محبت کی اور دوستی کی ان کے لیے دعا استغفار کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ قیامت کے دن جنت میں داخل کرے گا۔“ پھر فرمایا: ”جس نے میرے اصحاب، ازواج اور میرے احباب اور میرے اہل بیت سے محبت کی۔ کسی کی شان میں بھی طعن نہیں کیا وہ دنیا سے ان کی محبت کو ساتھ لے کر جائے گا اور قیامت کے دن میرے ساتھ درجہ میں ہو گا۔“ (کنز العمال۔ حاکم۔ سیرت۔ مجمع الزوائد۔ الکبیر)

سوال: بتائیے حدیث کے مطابق قیامت کے روز چاروں خلفائے راشدین کو کس طرح پکارا جائے گا؟

جواب: حدیث ابن عباسؓ ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: قیامت کے روز صدیق اکبرؓ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے ابوبکر! جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کو چاہو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دو اور جس کو چاہو اللہ کے علم سے روک دو (ایک دوسری روایت میں اللہ کی رحمت اور اللہ کے علم کے الفاظ نہیں ہیں) حضرت عمر فاروقؓ کو حکم ہو گا کہ تم میزان پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کے عمل چاہو کم کر دو اور جس کے چاہو بڑھاؤ یا بھاری کر دو اور حضرت عثمانؓ کو حکم ہو گا کہ تم پل صراط پر کھڑے

تو ہو جاؤ اور جس کو چاہو بازو سے پکڑ کر پار لگا دو اور جس کو چاہو جہنم میں پھینک دو۔ اور حضرت علی المرتضیٰ کو حکم ہو گا کہ تم حوض کوثر پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کو چاہو پیالے بھر بھر کر پلا دو اور جس کو چاہو پیاسا رکھو۔

(ریاض الصغرى - نزہت المجالس)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سخاوت، شجاعت، حیا اور علم کے حوالے سے کن خلفاء کی تعریف فرمائی؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں سخاوت کا شہر ہوں اور ابوبکرؓ اس کا دروازہ۔ میں شجاعت کا شہر ہوں اور عمرؓ اس کا دروازہ۔ میں حیا کا شہر ہوں اور عثمانؓ اس کا دروازہ۔ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔“ (نزہت المجالس - مقامات صحابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت حدیث سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ذاتی طور پر تو یہ علم نہیں کہ میں تم میں کتنی مدت تک زندہ رہوں گا۔ پس میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کے دامن کو تھام لینا۔“ (مشکوٰۃ شریف - ترمذی شریف - مقامات صحابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اکٹھے رہنے کی کس طرح پیش گوئی کی تھی؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ مسجد نبویؐ میں تشریف لائے اور حضرت ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ ان کے دائیں اور بائیں تھے اور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”ہم اتنی طرح قیامت کے دن اٹھیں گے۔“ (مشکوٰۃ شریف - ترمذی شریف - مقامات صحابہ)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے کن صحابہؓ کو اپنے وزیر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے چار وزیر ہوتے ہیں۔ دو آسمانوں پر اور دو زمین پر۔ پس آسمانوں پر میرے دو وزیر حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ ہیں اور زمین پر میرے دو وزیر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔“

(مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتائیے آنحضرتؐ نے کان اور آنکھیں اپنے کن صحابہ کو قرار دیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن حطبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں رسول اللہ کو کون سی حدیث بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ تشریف لائے تو رسول اللہؐ نے فرمایا، یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے سوا جنت کے تمام بوڑھوں کے سردار ہیں۔“

(ابن ماجہ۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت امام حسنؓ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں کون سی حدیث بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضرت امام حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا: ”میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ اور جو تم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھے گا۔“

(تذیبہ الجاس۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ کی زبانی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی پاکدامنی کی

کس طرح گواہی دی ہے؟

جواب: حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے ان آنکھوں سے رسول اللہؐ کو دیکھا اور پھر اپنے کانوں سے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ اسلام میں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بڑھ کر کوئی پاک و صاف پیدا نہیں ہوا۔ (نزہۃ المجالس۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی زبانی رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”ابوبکرؓ و عمرؓ میری امت میں ایسے ہیں جیسے ستاروں میں سورج و چاند۔“

(نزہۃ المجالس۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے اپنا جوض کوثر کاسا تھی کسے فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا: ”تو غار میں بھی میرا ساتھی تھا اور جوض کوثر پر بھی میرا ساتھی ہو گا۔“

(مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی تریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کس خلیفہ راشدؓ کے ساتھ سب سے زیادہ اپنی دوستی پر فخر کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”انسانوں میں سے یعنی میرے امتیوں میں سے جس شخص نے دوستی و محبت اور مال و دولت سے میری اعانت و خدمت کی وہ ابوبکرؓ ہے۔ اور اگر میرے لیے کوئی ظلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو اپنا ظلیل بناتا۔“ (بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: حضور اقدسؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”حشر کے دن سب سے پہلے میں مزار القدس سے اٹھوں گا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ اور پھر عمرؓ اور پھر جنت البقیع میں دفن ہونے والے۔“ (ترمذی شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: رسول اللہؐ کی امت میں سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟

جواب: حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکرؓ تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔“ ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا: ”ابوبکرؓ تیرے لیے جنت کے تمام دروازے کھلے ہوں گے۔“ (مشکوٰۃ۔ بخاری۔ ترمذی۔ مسلم)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لباس کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے آسمانوں کے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ زمین پر ابوبکر صدیقؓ نے ٹاٹ کا لباس پہنا ہے تم آسمان پر ٹاٹ کا لباس پہن کر صدیقؓ کی سنت کو پورا کرو۔

(عمدۃ المتحقیق۔ تاریخ الخلفاء۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے احد پہاڑ سے مخاطب ہو کر کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرمؐ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نبیؐ احد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ ہلنے لگا۔ پس رسول اکرمؐ نے فرمایا: ”اے احد پہاڑ ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“ (مسلم شریف۔ ترمذی شریف۔ بخاری شریف)

سوال: نبی اکرمؐ نے خلفائے راشدینؓ کے دور خلافت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت سفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”میرے بعد خلافت تیس برس تک رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہت ہو جائے گی۔“ حضرت ابوبکر صدیقؓ

دو سال، حضرت عمرؓ دس سال، حضرت عثمانؓ بارہ سال اور حضرت علیؓ چھ سال۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف)

سوال: بتائیے کس خلیفہ راشد کے اسلام لانے پر آسمان والوں کی طرف سے مبارک ملی؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے تو حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمر کے اسلام لانے پر آسمان والوں کی طرف سے مبارکباد ہو۔ (ابن ماجہ۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے نبوت کی تصدیق کی۔ رسول اللہ نے اس بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو بلاؤ۔ اس نے میری نبوت کی سب سے پہلے تصدیق کر کے مقصد نبوت کو تمام کر دیا۔ (تفسیر کبیر۔ مقامات صحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت عمر فاروقؓ کے حق و صداقت کی کس طرح گواہی دی ہے؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی زبان پر بھی حق جاری کر دیا اور دل میں بھی حق سمو دیا ہے۔“

(مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ کی جرأت اور غیرت کا زبان رسالت سے کس طرح تذکرہ ہوا؟

جواب: حضرت نجارؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”معراج کی رات میں جنت میں داخل ہوا۔ میں نے وہاں ایک خوبصورت محل کے صحن میں ایک عورت دیکھی۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے۔ بتایا گیا عمر بن خطاب کے لیے“

ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس محل میں داخل ہو جاؤں، مگر اے عمر تیری غیرت یاد آگئی۔“ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں نے آپؐ پر غیرت کھانی تھی۔

(بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کے علم و فضل کی کس طرح تعریف فرمائی؟
جواب: آپؐ نے فرمایا: ”پہلی امتوں میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو لہم اور محدث ہوتے تھے۔ پس میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمرؓ ہے۔“

(بخاری شریف۔ مسلم شریف)

سوال: حضرت علیؓ اور قرآن کے تعلق کے بارے میں حضورؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: آپؐ نے فرمایا: ”علیؓ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؓ کے ساتھ اور یہ دونوں حوض کوثر تک جدا نہیں ہوں گے۔“ (تاریخ الخلفاء۔ مقامات صحابہ)

☆ آپؐ فرمایا کرتے تھے: ”صہیبؓ روم کا پہلا پھل ہے۔“ (اسد الغابہ)

☆ حضورؐ نے فرمایا: ”جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صہیب سے محبت کرنے۔ ایسی محبت جو والدہ کو اپنے بچے سے ہوتی ہے۔“ حدیث

(مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

﴿کلمات تحسین بہ زبان رسالت ﷺ﴾

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے اپنے تعلق کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اے علیؓ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔“ یہ بھی فرمایا: ”علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کا والی ہے۔ مدگار اور ساتھی ہے۔ اور جس کا میں محبوب و مددگار اور ولی ہوں، علیؓ ان

کا ولی، مددگار اور محبوب ہے۔“

(حدیث عمران بن حصین و زید بن ارقم۔ بخاری شریف۔ مطبوعہ تہذیب)

سوال: حضرت علیؑ کے حق کے بارے میں آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت عمارؓ بن یاسر فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”تمام مسلمانوں پر علیؑ

کا حق ایسے ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر۔“

(ذہبی: الجہاد۔ ریاض الصغیرہ۔ مقامات صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عثمان غنیؓ کے شرہ حیا کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”حیا فرشتوں کی صفات حسنہ میں سے ایک اچھی صفت ہے۔

لیکن میرے عثمانؓ کی ایک صفت ایسی ہے کہ فرشتے بھی اس سے حیا کرتے

ہیں۔“ (مسلم شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن زید سے کن عشرہ مبشرہ کے بارے میں حدیث روایت

کی گئی ہے؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں،

طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، سوڈ بن مالک جنتی ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنتی

ہیں اور سعید بن زید جنتی ہیں۔“ ترمذی نے بھی حدیث عبدالرحمن اسی انداز

سے نقل کی ہے۔ (مسند احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

سوال: خلفائے راشدین عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں۔ بتائیے ان کے جنتی ہونے

کے بارے میں حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میرے بعد دین پر قائم رہنے والا جنتی ہے۔ اور جو اس کے

بعد قائم رہے وہ جنتی ہے اور تیسرا اور چوتھا بھی جنتی ہے۔“ ایک اور موقع پر

فرمایا: ”چار آدمی ایسے ہیں کہ ان کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہو

سکتی۔ اور ایمان والا ہی ان سے محبت کرے گا۔ وہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، اور علیؓ ہیں۔“

سوال: حضرت جعفرؓ بن ابی طالب حضرت زیدؓ اور حضرت علیؓ کے بارے میں ارشاد نبوی کیا ہے:

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اے جعفر! تیری خلقت میری خلقت اور میرے اخلاق تیرے اخلاق کے مشابہ ہیں تو مجھ سے ہے اور میرے خاندان میں سے ہے۔ اور اے علیؓ! تو میرا داماد اور میری اولاد کا باپ ہے۔ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔ اور اے زید! تو مجھ سے ہے اور تمام لوگوں میں مجھے زیادہ محبوب ہے۔“

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ، ابو ذر غفاریؓ، سلمان فارسیؓ، مقدادؓ اور عمارؓ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا: ”مجھے چار اصحاب سے محبت کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ وہ چار ہیں: علیؓ، ابو ذر غفاریؓ، سلمان فارسیؓ اور مقدادؓ۔“ ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا: ”بلاشبہ جنت چار آدمیوں کو ننگا شوق سے دیکھتی ہے: علیؓ، عمارؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ کو۔“

سوال: بتائیے حدیث علیؓ کے مطابق رسول اللہؐ نے اپنے کن چودہ نگہبانوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: حضرت علیؓ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”ہر نبی کو سات نہایت مخصوص اور برترزیدہ لوگ اور اس کی نگہبانی کرنے والے عطا کیے ہیں۔ مجھے چودہ نگہبان عطا کیے گئے ہیں: علیؓ، حسنؓ، حسینؓ، جعفرؓ، حمزہؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ، مصعبؓ بن عمیرؓ،

بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، مقدادؓ اور حذیفہ بن یمانؓ۔“

(ترمذی۔ مستدرک)

سوال: رسول اللہ نے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، معاذؓ بن جبلؓ، زیدؓ بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور ابو ذرؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حدیث انسؓ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت میں سے ابوبکرؓ ہیں۔ اور امیر الہی میں سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ، اور جیا میں سب سے بڑھ کر عثمانؓ اور سب سے بڑے قاضی طلال و حرام کے سب سے بڑے معاذؓ بن جبلؓ، فراتس کے سب سے زیادہ واقف زیدؓ بن ثابتؓ اور سب سے بڑے قاری ابی بن کعبؓ ہیں اور ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں اور ابو ذرؓ سے زیادہ فصیح الہیان اور ورع اور تقویٰ میں حضرت عیسیٰ سے زیادہ مشابہ ہیں۔“ (ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ صحیح ابی یوسف۔ صحیح ابی داؤد)

سوال: وصال سے پہلے رسول اللہ نے کن صحابہؓ کے بارے میں وصیت فرمائی؟

جواب: وصال سے چند دن پہلے آپؐ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ کتنے دن اب میں تمہارے پاس رہوں۔ میرے بعد ابی بکرؓ اور عمرؓ کی اتباع کرنا اور عمارؓ کے راستے کو مضبوطی سے پکڑنا۔ اور جو کچھ عبداللہ ابن مسعود تم سے بیان کرے اس پر اس کی تصدیق کرنا۔“ (مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ الکبیر)

سوال: رسول اللہ نے بعض صحابہؓ کو ”اچھے آدمی“ کے لقب سے یاد فرمایا۔ وہ کون تھے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہؓ رادی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”ابوبکرؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ عمرؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ اسیدؓ بن حضیرؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ ثابتؓ بن قیسؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ معاذؓ بن جبلؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ سمیلؓ

بن بیضا کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔“ پھر فرمایا: ”امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح اور بہترین آدمی عبداللہ بن عباس ہیں۔“

(التاریخ۔ ترمذی۔ مستدرک۔ کنز العمال)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے کن صحابہ کرام کے لیے رحم کی خصوصی دعا فرمائی؟
 جواب: حضرت علیؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا اور اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کرایا اور جتنا نفع مجھے اسلام کی ترقی میں ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا اور کسی کے مال نے نہیں پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ کڑوی ہو۔ اللہ عثمانؓ پر رحم فرمائے، فرشتے بھی اس سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم فرمائے اے اللہ جہاں وہ پھرے، حق کو اس کے ساتھ پھیر دے۔“

(ترمذی۔ فضائل اہل بیت، صحابہ کرام و تابعین)

سوال: خالد بن ولید، حمزہ بن عبدالمطلب، ابو عبیدہ بن الجراح، خدیفہ بن الیمان اور عبدالرحمن بن عوف کو رسول اللہ نے کن خطابات سے یاد فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”خالد بن ولید اللہ کی تلوار اور اللہ کے رسول کی تلوار ہیں۔ حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کے شیر اور اللہ کے رسول کے شیر ہیں۔ ابو عبیدہ اللہ کے امین اور اللہ کے رسول کے امین ہیں۔ اور خدیفہ بن الیمان اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں۔ اور عبدالرحمن بن عوف اللہ کے تاجروں میں سے ہیں۔“
 (طیہ۔ سند القریب۔ فضائل اہل بیت و صحابہ کرام)

سوال: رسول اللہ نے کن پانچ صحابہ کو اہل جنت کے جوان اور کن صحابہ کو سبقت لے جانے والے فرمایا؟

جواب: حضرت انسؓ راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حسن، حسین، ابن عمرؓ، سعد بن

معاذ اور ابی بن کعب اہل جنت کے جوان ہیں۔“ اور فرمایا: ”ایمان لانے میں عرب کے اندر سبقت لے جانے والا میں ہوں۔ صہیب روم کے اندر سبقت لے جانے والے۔ سلمانؓ فارس میں سبقت لے جانے والے اور بلالؓ حبشہ کے اندر سبقت لے جانے والے ہیں۔“

(مسند رک۔ فضائل اہل بیت، صحابہ کرامؓ و تابعینؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے کن صحابہ کرامؓ کو سب سے زیادہ محبوب کہا ہے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ مزدوں میں سب سے زیادہ محبوب ابو بکرؓ، پھر عمرؓ (اور پھر بعض دوسرے صحابہؓ کے نام لیے)۔“ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”میرے اہل میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور زمین نے بھی۔ اور وہ اسامہؓ بن زیدؓ ہیں۔ پھر علیؓ بن ابی طالبؓ۔“

(ترمذی۔ بخاری۔ فضائل اہل بیت، صحابہؓ و تابعینؓ)

سوال: وصال سے پہلے رسول اللہؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب: ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا تھا: ”اپنی صحبت اور مال کے سبب مجھ پر ابو بکرؓ کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے زب کے سوا کسی اور کو اپنا ظلیل بنا سکتا تو ضرور ابو بکرؓ کو ظلیل بناتا۔ مسجد کے تمام دروازے (جو صحابہؓ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے) بند کر دیتے جاؤں سوائے ابو بکرؓ کے دروازے کے۔“

(صحیح بخاری و مسلم حدیث ابی سعید)

سوال: حضورؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں فرمایا: ”اللہ نے مجھے متبعوث فرمایا تو

لوگوں نے کہا کہ جھوٹ ہے ابو بکرؓ نے کہا کہ سچ ہے اور جان و مال سے میری

مدد کی۔“ بتائیے حضورؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو کیا خوشخبری سنائی؟

جواب: آپؐ نے ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا: ”خوشخبری ہو، آپ اللہ کی طرف سے عقیق من النار یعنی دوزخ سے آزاد کردہ ہیں۔“ آپؐ نے ایک اور موقع پر فرمایا: ”ابوبکر! تو میرا حوض کوثر پر ساتھی ہو گا اور تو میرا یار غار ہے۔“ اور فرمایا: ”میرے بعد ابوبکر میرے تمام لوگوں میں بہتر ہیں، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اے ابوبکر! اللہ نے آپ کا نام صدیق رکھا ہے۔“ ایک مرتبہ حضورؐ نے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ لوگوں پر عام طرح کی تجلی فرماتے ہیں ابوبکرؓ پر خاص قسم کی تجلی فرماتے ہیں۔“

(کنز العمال - مجمع الزوائد - طبرانی - مسند احمد)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے مختلف اوقات میں حضرت عمرؓ کی مختلف انداز سے توصیف فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا:

- ☆ اللہ نے عمر کی زبان و دل سے حق جاری کر دیا۔
- ☆ میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہے جہاں بھی وہ ہوں۔
- ☆ بے شک اللہ نے عمر کے دل و زبان سے حق جاری کر دیا۔ وہ فاروق ہیں اللہ نے ان کے ذریعے حق و باطل میں فرق کر دیا۔
- ☆ عمرؓ سے زیادہ بہتر اور افضل شخص پر نہ سورج طلوع ہوا نہ غروب ہوا۔
- ☆ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔
- ☆ بے شک شیطان عمرؓ سے ڈرتا ہے۔
- ☆ آسمان کا ہر فرشتہ عمرؓ کا ادب و احترام کرتا ہے اور زمین پر کوئی شیطان ایسا نہیں جو عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ نہ جاتا ہو۔
- ☆ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ میری امت میں ایسا شخص عمرؓ

- ہے۔
- ☆ جبریلؑ نے کہا، عمرؓ کو میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ آپ کا غصہ پسندیدہ ہے اور آپ کا فیصلہ قابلِ قدر ہے۔
- ☆ عمرؓ پہلے شخص ہوں گے جن کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔
- ☆ حضورؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: ”اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔“
- (احمد۔ ترمذی۔ مستدرک۔ مجمع الرواۃ۔ الاوسط۔ فتح الباری۔ سلم بخاری)
- سوال: رسول اللہؐ نے حضرات شیخینؓ کے کون سے مشرکہ فضائل بیان فرمائے ہیں؟
- جواب: آپؐ نے فرمایا: ان دونوں کے فضائل ان کے سرور ہوں گے۔
- ☆ یہ دو آدمی (ابوبکرؓ و عمرؓ) جنت میں تمام بڑی عمر والوں کے سردار ہوں گے۔
- ☆ نوائے انبیاء و مرسلین کے۔
- ☆ میرے بعد ان دو (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی پیروی و اقتداء کرنا۔
- ☆ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے تم دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے ذریعے میری تائید و نصرت فرمائی۔
- ☆ اگر تم دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کسی کام کے مشورے میں متفق ہو جاؤ تو پھر میں تمہاری رائے کی مخالفت نہیں کروں گا۔
- ☆ ابوبکرؓ اور عمرؓ بلند درجات والوں میں سے ہیں۔
- (بخاری۔ سلم۔ ترمذی۔ مستدرک۔ احمد۔ مجمع الرواۃ)
- سوال: حضرت عثمان غنیؓ کے بہت سے فضائل احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ چند فضائل بتا دیجئے؟
- جواب: رسول اللہؐ نے مختلف موقعوں پر حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں فرمایا:
- ☆ کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

- ☆ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنیؓ نے ایک ہزار دینار تین سو اونٹ پالان و کجاوے سمیت دیئے تو آپؐ نے فرمایا:
- ”آج کے بعد عثمانؓ جو کچھ بھی عمل کرے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔“
- ☆ جو کوئی عثمانؓ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔
- ☆ یہ (عثمان غنیؓ) میرے تمام صحابہؓ میں اخلاق کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔
- ☆ حضرت عثمان غنیؓ تمام امت میں سب سے زیادہ باحیا ہیں۔
- ☆ عثمانؓ بن عفان دنیا میں بھی میرے رفیق ہیں اور آخرت میں بھی میرے رفیق ہوں گے۔
- ☆ ہر نبی کا اپنی امت میں ایک دوست ہوتا ہے اور میرے دوست عثمانؓ بن عفان ہیں۔
- ☆ ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہے۔ میرا جنت میں رفیق عثمانؓ بن عفان ہے۔
- ☆ عثمانؓ کی سفارش سے ایسے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے جن پر جہنم کی آگ لازم ہو چکی ہوگی۔
- ☆ ہم عثمانؓ کو اپنے باپ ابراہیم کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔
- ☆ اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہو گیا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔
- (مسلم۔ سنن احمد۔ طبرانی۔ ترمذی۔ مجمع۔ کنز العمال۔ مستدرک)
- سوال: ارشادات نبویؐ کی روشنی میں حضرت علیؓ کے چند فضائل بیان کر دیں؟
- جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا:
- ☆ منافق علیؓ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن اس سے بغض نہیں رکھے گا۔

- ☆ اے علی! تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔
- ☆ تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔ اور تو میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔
- ☆ میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ۔
- ☆ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ۔ لہذا جو علم کا ارادہ رکھتا ہو چاہیے کہ دروازے کے پاس آئے۔
- ☆ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہزنبی کی اولاد اس کی پشت میں رکھی ہے اور میری اولاد علیؑ کی پشت میں رکھی ہے۔
- ☆ امیرا بہترین بھائی علیؑ ہے اور بہترین چچا حمزہؓ اور فرمایا: ”علیؑ کا ذکر بھی عبادت ہے۔“
- ☆ علیؑ کے چہرہ انور کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔
- ☆ وہ (علیؑ) اسلام لانے میں میری امت میں سے پہلا آدمی ہے، علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ اور علم و بردباری میں سب سے عظیم۔
- ☆ میں جس کا مولیٰ و آقا ہوں، علیؑ بھی اس کے مولا و آقا ہیں۔ اور فرمایا: ”اے اللہ جو علیؑ سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ اور جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر۔ اور جو اس سے تعاون کرے تو اس سے تعاون کر۔“
- ☆ جو مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے میں اس کو علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کا حکم دیتا ہوں۔
- ☆ میں اولاد آدم کا سید و سردار اور علیؑ تمام عرب کے سردار ہیں۔
- ☆ اے علیؑ تم ہر مومن اور مومنہ کے دوست و مددگار ہوں۔
- ☆ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ دونوں ایک دوسرے

☆ سے جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پروار دہوں گے۔
 ☆ جس نے میرا کہا مانا یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کا کہا مانا۔ اور جس نے میری
 نافرمانی کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے علیؑ کا کہا مانا
 یقیناً اس نے میرا کہا مانا۔ اور جس نے علیؑ کی نافرمانی کی یقیناً اس نے میری
 نافرمانی کی۔

☆ اللہ علیؑ پر رحم فرمائے ابے اللہ علیؑ جہاں بھی پھرے حق کو اس کے ساتھ پھیر
 دے۔

☆ حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر فرمایا: یہ نیلو کاروں کا امیر اور بندکاروں سے لڑنے والا
 ہے۔ اس کی مدد کرنے والا خود منصور اور اس کو رسوا کرنے والا خود رسوا ہے۔

☆ تین مرتبہ میری طرف علیؑ کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے کہ علیؑ مومنوں
 کے سردار، پرہیزگاروں کے امام اور جن کے اعضاء قیامت کے دن روشن
 ہوں گے ان کے قائد ہیں۔

(بخاری۔ مسلم۔ مستدرک۔ مجمع الزوائد۔ مسند احمد۔ ترمذی)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟
 جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔ پھر ملوکیت ہوگی۔“
 اور فرمایا: ”میری سنت اور خلفائے راشدینؓ کی سنت کو لازم پکڑو۔ یہ دین
 ہے۔ اس پر مضبوطی سے عمل کرو۔“

سوال: حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے بارے میں ارشادات نبویؐ کیا ہیں؟
 جواب: آپؐ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے بارے میں فرمایا: ”طلحہ جنتی ہیں اور فرمایا:
 ☆ طلحہ رونے زمین پر چلتے پھرتے شہید ہیں۔

☆ غزوہ احد کے روز میرے نزدیک سوائے جبرئیل اور طلحہ کے کوئی نہ تھا۔ جبرئیل

- ☆ دائیں جانب اور طلحہ بائیں جانب تھے۔
- ☆ طلحہ نے جنت واجب کر لی۔ اور فرمایا: ”طلحہ کل کو میرے ذمے ہے کہ تجھے جنت دلاؤں۔“
- ☆ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔
- ☆ طلحہ کے سوا کسی نے احد کے دن میرے ساتھ صبر نہیں کیا۔ طلحہ اپنے ہاتھ سے مجھے شر سے بچاتے تھے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ طلحہ کو جنت میں اس وقت داخل فرمائیں گے جب وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔
- ☆ غزوہ احد کے دن حضورؐ نے انہیں طلحہ الخیر، غزوہ العشرہ میں طلحہ الفیاض اور غزوہ حنین میں طلحہ الجود کے خطابات دیئے۔
- (مستدرک - کنز العمال - ترمذی - الکبیر - مجمع الزوائد - تہذیب - بخاری)
- سوال: ارشادات نبویؐ کی روشنی میں حضرت زبیر بن العوامؓ کے فضائل بتا دیجئے؟
- جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا:
- ☆ بے شک ہر نبی اور پیغمبر کے کچھ حواری ہوتے ہیں۔ اور زبیرؓ میرے حواری بن العوام ہیں۔
- ☆ مردوں میں سے میرے حواری زبیرؓ اور عورتوں میں سے عائشہؓ ہیں۔
- ☆ زبیرؓ میرے پھوپھی زاد بھی ہیں اور میری امت میں سے میرے حواری بھی ہیں۔
- ☆ طلحہ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسایہ ہیں۔
- ☆ غزوہ بدر کے دن حضرت زبیرؓ نے ایک زرد رنگ کی چادر لپیٹی ہوئی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا: ”بے شک فرشتے زبیرؓ کی میت و صورت پر نازل ہو رہے ہیں۔“

- ☆ غزوہ خندق کے دن بنو قریظہ کی خبر لانے پر آپؐ نے فرمایا: ”میرے ماں باپ تم پر فدا۔“ (مسندک۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب۔ ترمذی۔ مسند احمد۔ بخاری۔ طبقات ابن سعد)
- سوال: حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں ارشادات نبوی کیا ہیں؟
- جواب: غزوہ احد کے دن آپؐ نے فرمایا: ”اے سعد تیر چلا، میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔“
- ☆ اے اللہ! سعدؓ جب دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرمانا۔“
- ☆ یہ میرے ماموں ہیں۔ مجھے کوئی ایسا ماموں تو دکھائے۔
- ☆ سعدؓ کی بددعا سے بچو۔ (بخاری۔ مسلم۔ مسند احمد۔ ترمذی۔ مسندک۔ الکبیر)
- سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کے بارے میں کیا فرمایا؟
- جواب: حضور اقدسؐ نے فرمایا:
- ☆ تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو میرے بعد میری ازواج مطہراتؓ کے لیے بہترین ہے۔ (حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے ایسی زمین ازواج مطہراتؓ کو بطور عطیہ دی تھی جو چالیس ہزار دینار میں فروخت ہوئی۔ اور ایک باغ کی وصیت کی تھی جو ایک لاکھ دینار میں فروخت ہوا)
- ☆ آپؐ نے ازواج مطہراتؓ سے فرمایا: ”وہ شخص جو میرے بعد تمہارے ساتھ ہمدردی کرے گا وہ سچا اور نیک ہے۔ اے اللہ! عبدالرحمنؓ بن عوف کو جنت کے چشمہ سے سیراب فرما۔“
- ☆ ازواج مطہراتؓ سے فرمایا: ”صابر لوگ ہی تمہارے ساتھ ہمدردی کریں گے۔ اللہ ابن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔“
- ☆ اللہ تیرے دنیاوی امور کی کفایت کرے اور اخروی امور کا میں خود ناسمٰن ہوں۔ (ترمذی۔ مسندک۔ مجمع الزوائد)

سوال: حضرت سعید بن زید اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ رسول اللہ نے حضرت سعید کے والد زید کے لیے دعائے مغفرت فرمائی تھی۔ آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی کس طرح توصیف فرمائی؟

جواب: رسول اللہ نے فرمایا:

- ☆ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔
- ☆ تم میں سے کوئی ایسا صحابی نہیں کہ جس کے اخلاق پر میں گرفت کرنا چاہوں تو نہ کر سکوں سوائے ابو عبیدہ بن الجراح کے۔ اور فرمایا: میں اپنے تمام اصحاب کے بارے میں کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ابو عبیدہ کی شان زالی ہے۔

سوال: حضرت ابراہیم رسول اللہ کے بیٹے تھے جو حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ آپ نے ان کے متعلق کیا فرمایا؟

- جواب: رسول اللہ نے حضرت ابراہیم بن محمد کے بارے میں فرمایا:
- ☆ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو میں ہر قبیلے کا جزیہ معاف کر دیتا۔
- ☆ ابراہیم جنت میں پہنچ چکے ہیں وہاں ان کو دودھ پلانے والی مقرر ہے۔ ایک اور حدیث میں دو دودھ پلانے والیوں کا بھی ذکر ہے۔

(حدیث کعب بن مالک، براۃ بن عازب۔ حدیث ابن عباس)

سوال: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے بارے میں حضور اقدس نے کیا ارشاد فرمایا؟

- جواب: حسین کریمین کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:
- ☆ حضرت حسن کو کندھے پر بٹھایا جاتا تھا اور دعا فرمائی: یا اللہ! میں اس سے محبت لرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے

محبت کرے۔

- ☆ حسنؓ دنیا میں میرا پھول ہے اور میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ عنقریب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ (حدیث ابو بکرؓ)
- ☆ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ حسنؓ سے محبت کرے۔ (روایت زبیرؓ)
- ☆ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ اس سے بھی محبت رکھے۔
- ☆ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔ جو حسینؓ سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے۔
- ☆ اے اللہ! میں حسینؓ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔
- ☆ جس نے حسینؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔
- ☆ جبریلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت عنقریب میرے بیٹے حسینؓ کو قتل کرے گی۔ اور وہ سرخ رنگ کی خاک بھی میرے پاس لائے۔
- ☆ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ ایک جنتی شخص کو دیکھے تو وہ حسینؓ بن علیؑ کو دیکھ لے۔
- ☆ اہل بیت میں سے حضور کو حسنؓ اور حسینؓ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ آپؐ نے فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں۔
- ☆ جس نے ان دونوں (حسنؓ و حسینؓ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے ان دونوں کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (حدیث ابو ہریرہؓ)
- ☆ حسنؓ کو میرے جیسی شکل و صورت اور شرافت و عظمت حاصل ہے اور حسینؓ کو میرے جیسی سخاوت اور شجاعت حاصل ہے۔
- ☆ میرے ماں باپ تم (حسینیؑ) پر فدا ہوں۔ تم اللہ کو کس قدر عزیز اور محترم و

- محترم ہو۔
- (مجمع۔ البدایہ والنہایہ۔ بخاری۔ طبقات۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ مستدرک۔ ترمذی۔ اصاہب)
- سوال: رسول اللہ نے اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کی شان کس طرح بیان فرمائی؟
- جواب: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:
- ☆ سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں۔
- ☆ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ کے ہاں یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب شیر خدا اور شیر رسول خدا ہیں۔
- ☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا:
- ☆ جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔
- ☆ عباس میرے وصی اور میرے وارث ہیں۔
- ☆ عباس سے نیک سلوک کرو کیونکہ وہ میرے چچا اور میرے باپ کی طرح ہیں۔
- ☆ اللہ نے مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ میرا اور ابراہیم کا مقام جنت میں ہے۔ قیامت کے دن ہم آمنے سامنے ہوں گے اور عباس کو ہمارے درمیان ہوگا۔ دو خلیلوں کے درمیان ایک مومن ہوگا۔ (حدیث ابن عمر)
- ☆ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا۔ جب تک وہ عباس اور ان کی اولاد سے محبت نہ رکھے۔
- ☆ حضور نے ان کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! میرے چچا ہیں۔ میرے باپ کی مانند ہیں اور یہ میرے اہل بیت ہیں۔ جیسے میں نے ان کو اپنی چادر میں

☆ چھپایا ہے اسی طرح تو بھی جہنم کی آگ سے ان کو چھپالے۔
☆ قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق اور سعادت مند شخص
عباسؓ ہے۔

☆ بے شک عباسؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔
☆ یہ عباسؓ بن عبدالمطلب ہیں جو قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں۔
☆ آپؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ عباسؓ اور ان کی اولاد کے ظاہری، باطنی،
اعلانی، گذشتہ، اور آئندہ سارے گناہ قیامت تک معاف فرما۔

(مسند احمد۔ مستدرک۔ الکبیر۔ تاریخ ابن عساکر)

سوال: حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عقیلؓ بن ابی طالب رسول اللہؐ کے چچا
زاد بھائی تھے۔ احادیث نبویؐ کی روشنی میں ان کے خصائل و فضائل بتا دیجئے؟
جواب: سید المرسلینؐ نے حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے بارے میں فرمایا:
☆ اے جعفر! تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔
☆ جعفرؓ جیسے آدمی کی وفات پر رونے والی کو رونا چاہیے۔
☆ امیر امت میں بڑے فیاض اور فراخ دل جعفرؓ ہیں۔

☆ میں نے جعفرؓ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے دیکھا ہے۔ ایک اور
حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ جنت میں جہاں چاہیں یا قوت کے بنے دو
پروں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ (۱۱۱ شیباب۔ طبقات۔ مسلم۔ مستدرک۔ ترمذی۔ الکبیر)
☆ حضرت عقیلؓ بن ابی طالب سے رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اے ابو زید! میں تم سے
دو وجہ سے محبت کرتا ہوں۔ ایک اس لیے کہ تم میرے رشتہ دار ہو اور دوسرے
اس لیے کہ میرے چچا (ابو طالب) تم سے محبت کرتے تھے۔“

(الکبیر۔ مستدرک۔ کنز العمال۔ مجمع الزوائد)

سوال: حضرت ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بھی حضور کے ایچا زاد بھائی تھے۔

آپ نے ان کی کس انداز میں تعریف فرمائی؟

جواب: آپ نے حضرت ابی سفیان بن حارث کے بارے میں فرمایا:

☆ ابوسفیان میرے اہل کے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ (غزوہ حنین کے موقع

پر لڑتے دیکھ کر) (صحیح ابوداؤد)

☆ ایک موقع پر فرمایا ابوسفیانؓ تو جوانانِ اہل جنت کے خردوار ہیں۔

(صحیح ابوداؤد - مجمع ابوداؤد - طبقات)

سوال: حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کے بارے میں ارشادات

نبوی کیا ہیں؟

جواب: آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے لیے دعا فرمائی: "اے اللہ اسے ذہین

کی سمجھ عطا فرما اور اسے علم تفسیر عطا فرما۔" ایک روایت میں ہے: "اے اللہ

اسے علم حکمت عطا فرما۔" ایک موقع پر ایہ بھی فرمایا: "اللہ تعالیٰ علم اور فقہ میں

اضافہ فرمائے۔"

☆ اس امت کے بہت بڑے عالم عبداللہ بن عباسؓ ہیں۔ (روایت ابن عمرؓ)

آپؐ ترجمان القرآن اور بحر العلوم کہلاتے تھے۔

☆ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کے سر پر دست مبارک پھیر کر آپؐ نے تین مرتبہ

فرمایا: اے اللہ جعفرؓ کی اولاد میں سے جائزین بنا۔

☆ اے اللہ عبداللہ بن جعفرؓ کے تجارتی معاملات میں برکت عطا فرما۔

☆ عبداللہ بن جعفرؓ سے فرمایا "تم بصورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہت رکھتے

"بڑے اور فرمایا: "تجھے مبارک ہو تیری پیدائش سیری مٹی سے ہوئی ہے۔"

(صحیح ابوداؤد - سیر اعلام النبیا - نشہ احمد - نسائی - مستدرک - کنز العمال - بخاری و مسلم)

☆ ”سلمانؓ علم سے بھرپور ہیں۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔“

☆ سلمانؓ سابق فارس ہیں۔ اور فرمایا: ”جو یہ چاہتا ہو کہ ایسے شخص کو دیکھے جس کا دل نور سے بھرا ہوا ہو تو وہ سلمانؓ کو دیکھ لے۔“

☆ حضرت ابراہیمؓ بن محمدؓ نے وفات پائی تو آپؐ نے فرمایا: ”اب تم بھی ہمارے سلف صالح عثمانؓ بن مظعون کے پاس چلے جاؤ۔“

☆ ایک شخص کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ”اس کو ہمارے فرط کی طرف بھیجو۔ عثمانؓ بن مظعون میری امت کے لئے فرط ہیں“ (فرط کے معنی آگے جا کر انتظامات کرنے والا)۔

☆ حضرت رقیہؓ بنت رسولؐ کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ”اب تم بھی ہمارے سلف صالح (خیر) کے پاس چلی جاؤ۔“ حضرت عثمانؓ بن مظعون کے انتقال کے وقت فرمایا: ”اے ابوالسائب تم دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر اس سے آلودہ نہ ہونے پایا۔“

☆ ”عثمانؓ بن مظعون بڑے حیا دار اور پاکدامن شخص ہیں۔“ (روایت سعد بن مسعود)

☆ حضرت حاطبؓ کو جب ایک شخص نے کہا کہ وہ جہنم میں جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا: تو جھوٹ کہتا ہے۔ وہ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ (اسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”جنت چار آدمیوں کا اشتیاق رکھتی ہے۔ علیؓ بن ابی طالب، عمارؓ بن یاسر، سلمان فارسیؓ اور مقدادؓ بن اسود۔“ حدیث انسؓ

(مجمع الزوائد۔ ترمذی۔ الکبیر)

☆ آپؐ نے فرمایا: ”سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرش رحمان بھی لرز اٹھا۔“ حدیث

- ☆ جاہل و انس ... (بخاری - مسلم - مسند احمد - مجمع)
- ☆ سعد بن معاذ کی وفات کے موقع پر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے ہیں اس سے پہلے اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں آئے۔ حدیث ابن عمر ... (مسند احمد - الکبیر - مجمع الزوائد - نسائی)
- ☆ حضرت سعد بن معاذ کی تدفین کے وقت آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی قبر کی گھبراہٹ سے چھوٹ سکتا ہے تو وہ سعد ہے۔“ حدیث ابن عمر۔ حدیث عائشہ ... (مجمع الزوائد - مسند احمد - الکبیر)
- ☆ حضرت سعد بن معاذ کی وفات پر ان کی والدہ حج اٹھیں تو رسول اللہ نے فرمایا: ”تیرا بیٹا وہ پہلا بیٹا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی ذات خوشی سے ہنستی ہے۔“ حدیث اسماء بنت یزید۔ ... (مجمع الزوائد)
- ☆ آپ نے ریشم کے کچھ کپڑے دیکھے تو فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جنت میں جو رومال سعد معاذ کو ملے ہیں وہ ان ریشمی کپڑوں سے کہیں بہتر اور خوبصورت ہیں۔“ حدیث براہین۔ (بخاری و مسلم)
- ☆ حضرت معاذ بن جبل کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”علماء جب اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل ان کے آگے ہوں گے۔ حدیث عمر ... (الکبیر - حلیہ)
- ☆ معاذ بن جبل انبیاء و مرسلین کے بعد علم الاولین و لاخرین ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے۔ حدیث ابی عبیدہ اور عبادہ بن صامت ... (مسند رک حاکم)
- ☆ معاذ تو ایسے ہیں کہ ان کی ہر شے حتیٰ کہ ان کی انگوٹھی بھی ایمان لائی ہے۔ حدیث محمد بن عبد اللہ بن عثمان۔ ...

- ☆ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ سے۔ حدیث ابن مسعود۔ (صحیح بخاری)
- ☆ حضرت معاذ بن جبل کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اے معاذ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔“ حدیث معاذ بن جبل۔ (متدرک)
- ☆ فرمایا: ”اسید بن خضیر خوب آدمی ہیں۔“ حدیث ابو ہریرہ۔ (متدرک حاکم)
- ☆ بہت سے غبار آلود بالوں والے، پریشان حال اور پرانے کپڑوں والے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ پر توکل کرتے ہوئے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے۔ انہی لوگوں میں براء بن مالک بھی ہیں۔ حدیث انسؓ۔ (متدرک حاکم۔ علیہ)
- ☆ حضرت ابی بن کعب سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو سورۃ البینہ سناؤں۔ حدیث انسؓ۔ (بخاری و مسلم)
- ☆ اے ابو المنذر (ابی بن کعب) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تیرے سامنے قرآن پیش کروں (پڑھ کر سناؤں)۔ حدیث ابیؓ۔ (ترغی۔ الاوسط)
- ☆ اے ابو المنذر صرف تیرے نام کا ہی نہیں بلکہ تیرے نام و نسب کا بھی ملاء الا علی میں تذکرہ ہوا ہے۔ حدیث ابیؓ۔ (ترغی۔ الاوسط)
- ☆ اے ابو المنذر تجھے علم مبارک ہو۔ روایت ابی بن کعب۔ (متدرک حاکم)
- ☆ حضرت ابو طلحہ کی مہمان نوازی پر فرمایا: ”رات کو تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ برتاؤ اللہ کو بہت پسند آیا ہے۔“ حدیث ابو ہریرہ۔ (بخاری و مسلم)
- ☆ ابو طلحہ کی آواز مشرکین پر ایک جماعت سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حدیث انسؓ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد)
- ☆ اے اللہ سعد بن عبادہ کی آل و اولاد پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

- ☆ ابی قتادہؓ کامیاب ہو گیا۔ اے اللہ! اس کی بخشش فرما۔ حدیث ابی قتادہ۔
(مجمع الرواۃ)
- ☆ ابی قتادہؓ نے بدر کی رات پہرہ دیا تو حضورؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ جس طرح ابی قتادہؓ نے تیرے پیغمبر کی اس رات حفاظت کی اسی طرح تو بھی اس کی حفاظت فرما۔ روایت ابی قتادہؓ۔ (مجمع الرواۃ)
- ☆ حضرت انسؓ بن مالکؓ کے لیے دعا فرمائی: ”اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں اضافہ فرما اور جو کچھ آپ نے اسے عطا فرمایا اس میں برکت نازل فرما۔“ روایت انسؓ۔ (بخاری۔ مسلم۔ الکبیر)
- ☆ ”عبداللہ بن سلام اہل جنت میں سے ہیں۔“ اور فرمایا: عبداللہ بن سلام دسویں نمبر پر جنت میں داخل ہوں گے۔ روایت حضرت سعد بن ابی وقاص۔ حضرت معاذ بن جبل۔ (بخاری۔ مسلم۔ مترک)
- ☆ جو بات تم سے حدیث میں بیان کرے اس کی تصدیق کرنا اور جو عبداللہ بن مسعود پڑھے وہی پڑھنا۔ حدیث حدیث۔ (ترمذی)
- ☆ ابی الدرداءؓ کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجور کے درخت ہیں۔ روایت عبداللہ الرحمن بن ابزی۔ (بخاری۔ مسلم۔ الکبیر)
- ☆ آسمان کسی پر ابو ذرؓ سے زیادہ سایہ لگن نہیں ہوا، اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ بچے کو اٹھایا۔ روایت ابن عمرؓ۔ (ترمذی۔ مترک)
- ☆ آسمان نے ابو ذرؓ سے زیادہ زبان کے بچے اور وعذے کو پورا کرنے والے پر سایہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی زمین نے اس سے زیادہ بچے اور وفا شعار کو اٹھایا ہے۔ حدیث ابی ذرؓ۔ (ترمذی۔ مترک)
- ☆ میری امت میں فرائض کا علم سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت

- ☆ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ کے بارے میں فرمایا: دوستی اس گھڑانے کے ہر
- ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ سے فرمایا: ”تجھے اللہ نے آل داؤد کی سریلی آوازوں
- ☆ خالد بن ولید کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔
- ☆ ہر امت کا ایک عالم ہوتا ہے۔ میری امت کا عالم عبداللہ بن عمرؓ ہے۔ روایت
- ☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے دعا کی: ”اے اللہ میں آپ سے ایسا علم مانگتا ہوں جو
- ☆ عیدہ بن سلیم کے لیے دعا فرمائی: ”اے اللہ عبید بن سلیم (ابی مالک یا ابی
- ☆ جبریلؑ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ سفینہ کو آتش ووزخ سے محفوظ ہونے کی
- ☆ اے اللہ آپ طلحہ بن البراء سے اس حالت میں ملاقات کریں کہ وہ آپ کو
- ☆ صفوان بن معطل کو اس کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ

- ☆ ہمارے بہترین شہسوار ابو قتادہؓ اور بہترین پیادہ سلّٰ بن اکوعؓ ہیں۔ روایت ابی قتادہ۔ (الکبیر۔ الصغیر۔ مجمع الزوائد)
- ☆ حضرت عمرو بن ثابت (الاصیرم) کے بارے میں فرمایا: اصیرمؓ اہل جنت میں سے ہیں۔ روایت ابو ہریرہؓ۔ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد)
- ☆ حضرت جلیب بن سراقہ کی والدہ سے فرمایا: ”اے ام حارثہ! جنت میں کئی باغ ہیں۔ تیرا بیٹا فروسِ اعلیٰ میں پہنچ گیا ہے۔“ (بخاری۔ ترمذی)
- ☆ ”یقیناً ہر امت کا ایک حکیم ہوتا ہے، اور اس امت کا حکیم ابو درداءؓ ہے۔“ جبیر بن نصیر سے مرسل روایت۔ (الکبیر۔ کنز العمال)
- ☆ حضرت زاہر بن حرام سے فرمایا: ”تم اللہ کے ہاں مہنگے ہو۔“ روایت انسؓ۔ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد)
- ☆ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص سے فرمایا: ”یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں۔“ روایت ابو ہریرہؓ۔ (مجمع الزوائد۔ الکبیر)
- ☆ عبداللہ ذوالسجادین سے فرمایا: ”اللہ تم پر رحمت فرمائے۔ تم بہت زیادہ آہ و زاری کرنے والے ہو۔ اور بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہو۔“ روایت ابن عباسؓ۔ عقبہ بن عامرؓ۔ (ترمذی۔ مسند احمد)
- ☆ حضرت نعیم الخثعمیؓ کے بارے میں فرمایا: ”میں نے جنت میں ان کی آواز سنی ہے۔“ (طبقات۔ الکبیر۔ مجمع الزوائد)
- ☆ اے اللہ جریرؓ بن عبداللہ کو گھوڑے پر جما دے اور ثابت قدم رکھ اور اسے راہنما اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ روایت جریرہؓ۔ (بخاری و مسلم)
- ☆ ”جریرؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہے۔ جریرؓ

- ☆ کو سب و شتم نہ کرو۔“ روایت علی۔ (الکتب)
- ☆ حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا: مشرکین کی بھو میان کر بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس سے تیری تائید کرتا ہے۔ روایت براہ بن عازب۔
- (العقبر۔ مستدرک۔ بخاری۔ مسلم)
- ☆ حسانؓ مومنین اور منافقین کے درمیان ایک حجاب ہے۔ مومن ہی حسانؓ سے محبت کرتا ہے اور منافق ہی اس سے نفہض رکھتا ہے۔ حدیث عائشہ۔
- (تہذیب ابن عساکر)
- ☆ وجہ کلبیؓ حضرت جبرئیل کے مشابہ ہے اور عروہ بن مسعود حضرت عیسیٰ کے مشابہ ہے۔ روایت شععی مرسلہ۔ (طبقات)
- ☆ معز بن مالک کے لیے دعا کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ کو ایک امت پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔ روایت بریدہ۔
- (مسلم۔ سنن ابوداؤد۔ سنن نسائی۔ کنز العمال)
- ☆ حضرت ابی طلحہؓ زید سے فرمایا: ”اے میرے ناموں۔ کوئی تم ساموں تو لے کر آئے۔ روایت انس۔ (مسند احمد)
- ☆ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس (حظہ) کو پچاندی کے برتنوں میں موجود آب باران سے غسل دے رہے تھے۔ روایت خزیمہ بن ثابت۔
- (طبقات۔ کنز العمال)
- ☆ حضرت اخف بن قیس کے لیے دعا فرمائی: ”اے اللہ اخفؓ کی مغفرت فرما۔“ روایت اخفؓ۔ (مسند احمد۔ مستدرک۔ مجمع)
- ☆ حضرت ثمامہ بن اثال کے اسلام لانے پر صحابہ سے فرمایا: تمہارے اس صاحب کا اسلام قابل رشک ہے۔ روایت ابو ہریرہ۔ (مسند احمد)

☆ حضرت زید بن صوحان کے بارے میں فرمایا: ”جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضاء جنت میں پہلے ہی جا چکے ہیں تو اسے چاہیے کہ زید بن صوحان کو دیکھ لے۔“ روایت علیؑ۔ (کنز العمال)

☆ ”اے ابو امامہ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔“ روایت ابی امامہ۔

(کنز العمال۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب۔)

☆ حضرت حرمہ بن زید کے بارے میں فرمایا: ”اے اللہ اس کی زبان کو ذکر کرنے والی اور دل کو شکر کرنے والا بنا۔ اور اسے میری اور ان لوگوں کی محبت عطا فرما جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اس کے تمام کاموں کو خیر کا ذریعہ بنا۔“ روایت ابی داؤدؑ۔ (الکبیر)

☆ میں نے جنت میں عکرمہ بن ابی جہل کے لیے جنت میں کھجور کے پھلدار درخت دیکھے ہیں۔ روایت ام سلمہؑ۔ (الکبیر)

☆ عروہ بن مسعود کی مثال صاحب یاسین کی سی ہے۔ انہوں نے قوم کو دعوت الی اللہ دی لیکن قوم نے انہیں قتل کر دیا۔ روایت عروہ بن زبیر۔ (مجمع الزوائد۔ الکبیر)

☆ خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تمام روئے زمین پر عینہ اور اقرع جیسے لوگ جمع ہو جائیں تو جعیلؑ (جعال) مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(سیرت ابن اسحاق)

☆ حضورؐ فرمایا کرتے تھے: ”ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے۔ آل محمدؐ کا دیہاتی دوست زاہر بن حرام ہے۔“ (اسد الغابہ)

☆ ہرنی کا ایک حواری ہوتا ہے۔ اور میرا حواری زبیرؑ ہے۔ (بخاری الہدایہ والنبیہ)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں فرمایا: ”یہ میرا ماموں ہے۔ اس جیسا کسی کا ماموں ہو تو دکھائے۔“ (سنن الصحاح)

- ☆ حضورؐ کی دعا حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے بارے میں: ”الہی سعدؓ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا!“ (طبقات)
- ☆ سرور کائناتؐ غزوہ احد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ”میں شام تک لیے سپر کے سوا کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔“ یا ”میں شام کے لیے زرہ کے سوا کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت ابو عبیدہؓ عامر کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ”یہ اس امت کے امین ہیں۔“
- ☆ جنگ احد میں رسول اللہؐ نے حضرت ابو دجانہؓ ساکؓ بن خرنشہ کے بارے میں فرمایا: ”ابو دجانہؓ خوب لڑے۔“ (طبقات)
- ☆ حضورؐ فرمایا کرتے تھے: ”عبداللہ بن سلام اہل جنت میں سے ہیں۔“
- ☆ رسول اللہؐ نے ایک موقع پر فرمایا: ”خدا تمام انصار کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے خصوصاً عبداللہ بن عمرؓ بن حرام اور سعدؓ بن عبادہ کو۔“ (اصاب)
- ☆ حضرت ابو عبیدہؓ بن حارث جنگ بدر میں شدید زخمی ہو گئے واپسی پر صفراء کے مقام پر حضورؐ سے پوچھا کہ مجھے شہادت نصیب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا: ”بلاشبہ تم شہید اور نیکو کاروں کے پیشوا ہو۔“ (اسد الغابہ سیر الصحابہ)
- ☆ بنو سلمہ نے حضورؐ سے شکایت کی کہ ان کا سردار جد بن قیس بخیل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ”بخل سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ آج سے تمہارے سردار الجعد الانبیس (سفید گھنگھر یا لے بالوں والے) عمرو بن جموح ہیں۔“
- ☆ حضرت قیسؓ بن عاصم تمیمی کے بارے میں فرمایا: ”یہ صحرائیٹیوں کے سردار ہیں۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت معاذؓ بن جبل سے فرمایا: ”یہ صحرائیٹیوں کے سردار ہیں۔“ (اصاب)

- ☆ ”میرے صحابہؓ میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبل ہیں۔“
ایک موقع پر حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا: ”تو معرفت پر پہنچ گیا، بس اس پر ہمارہ۔“
- ☆ حضرت ابوبکرؓ حضرت عباسؓ کے بیٹھنے کے لیے جگہ خالی کر دیتے تو رسول اللہؐ فرماتے: اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتا ہے۔“ (ابن عساکر)
- ☆ حضورؐ نے فرمایا: ”عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں۔“ (مسندک حاکم)
- ☆ ایک دوسرے موقع پر حضورؐ نے فرمایا: ”یہ عباس ہیں، قریش میں سے بلاھ کر فراخ دست اور اقرباء کا خیال رکھنے والے۔“ (اسد الغابہ)
- ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے فرمایا: ”ابو موسیٰ! گذشتہ شب تم قرآن پڑھ رہے تھے۔ میں نے تمہاری قرأت سنی تھی۔“ (مسندک حاکم)
- ☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”ابو موسیٰؓ کو لُحْنِ دَاوُدی سے حصہ ملا ہے۔“ ایک اور موقع پر ان کے لیے خاص مغفرت کی دعا فرمائی۔ (طبقات)
- ☆ حضرت عبیدہ بن حارث کے بارے میں فرمایا: ”عبیدہ! بلاشبہ تم شہید ہو اور متقیوں کے امام ہو۔“ (محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)
- ☆ حضرت ضمام بن ثعلبہ کے بارے میں فرمایا: ”ضمام عقیقند آدمی ہے۔“ (اسد الغابہ۔ حیاة صحابہؓ)
- ☆ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کے بارے میں فرمایا: ”الہی عبدالرحمنؓ بن عوف کو سلسبیل (جنت کا ایک چشمہ) سے سیراب کر۔“ (اسد الغابہ۔ جامع الصغیر)
- ☆ ہشامؓ بن العاص کے بارے میں فرمایا: ”عاص کے دونوں بیٹے یکے مسلمان اور مومن ہیں۔“ آپؐ نے ان کے صدق اور خیر کے بارے میں فرمایا: ”عمرؓ نے سچ کر دکھایا۔ اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر کثیر ہے۔“ (مسند احمد)

- ☆ حضرت عمرو بن العاص کے بارے میں فرمایا: ”ہشامؓ اور عمروؓ سچے مومن ہیں۔“ (مسند احمد)
- ☆ پھر فرمایا: ”عمرو بن العاص قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔“ (اسابہ)
- ☆ حضرت عمرو بن العاص کے جذبہ انفاق فی سبیل اللہ کی تعریف میں فرمایا: ”الہی عمرو بن العاص کی مغفرت فرما کہ میں نے جب بھی ان کو صدقے کے لیے بلایا وہ فوراً صدقہ لائے۔“ (کنز العمال)
- ☆ حضرت کعب بن مالک انصاریؓ کے اشعار کی تعریف میں فرمایا: ”کفار پر ان کی زوتیر سے بھی زیادہ سخت ہے۔“ (مسند احمد بن حنبل)
- ☆ حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں حضورؐ فرماتے: ”ابو ہریرہؓ علم کا ظرف ہے۔“ (صحیح بخاری)
- ☆ ایک اور موقع پر حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں فرمایا: ”تمہاری حرص الحدیث دیکھ کر میرا پہلے سے یہ خیال تھا کہ یہ سوال تم سے پہلے کوئی اور نہ پوچھے گا۔“ (مسند رک حاکم)
- ☆ حضرت حسان بن ثابتؓ کے بارے میں فرمایا: ”حسانؓ کے بھو یہ اشعار کفار کے لیے اندھیرے میں ملنے والے تیروں سے بھی زیادہ کارگر ہیں۔“ اور فرمایا کرتے: ”اے حسانؓ مشرکین کی بھوک جبریلؑ تیرے ساتھ ہیں۔“ اکثر دعا فرماتے: ”الہی روح القدس کے ذریعے اس کی مدد کر۔“ (طبقات)
- ☆ ایک دن حضرت عمارؓ کے بارے میں فرمایا: ”جو عمار کو برا کہتا ہے۔ اللہ اس کو برا کہتا ہے۔ جو عمار کو مبعوض رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک مبعوض ہوتا ہے اور جو عمار کی تحقیر کرتا ہے اللہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔“ (مسند رک حاکم۔ ابن مساکر)
- ☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”بے شک جنت ان چار آدمیوں کے لیے مشتاق ہے۔“

- ☆ عمارؓ، علیؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ۔ (مسندک حاکم)
- ☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اے اللہ! آل یاسر کو دوزخ سے بچا۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اے آگ! عمار پر اس طرح ٹھنڈی ہو جا جس طرح تو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہوئی تھی۔“ (طبقات)
- ☆ رسول اللہؐ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت کی پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا: افسوس، ابن سمیہؓ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت زبرقانؓ بن بدر کی شاعری سن کر فرمایا: ”بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاصؓ سے فرمایا: داؤدؑ کی طرح روزے رکھو۔ نصف عمر۔ یعنی ایک دن روزہ ایک دن نانا۔ (صحیح بخاری)
- ☆ حضرت وحیہؓ بن خلیفہ کلبی کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”میں نے جس شخص کو نسب سے زیادہ جبریلؑ کے مشابہ دیکھا وہ وحیہ کلبی ہیں۔“ (طبقات)
- ☆ بنو ثقیف کے وفد کو روانہ کرتے وقت حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کے بارے میں فرمایا: ”یہ دانا آدمی ہے اور یہی تمہارا امیر اور امام ہوگا۔“
- ☆ رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ بن الحصیب سے فرمایا: ”تو اہل مشرق کے لیے نور ہے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا ”بریدہؓ اپنی قوم اور ان کی عزت کے لیے بہترین انسان ہیں۔“ (دلائل النبوة۔ جرنیل صحابہ)
- ☆ حضرت ابو ذر غفاریؓ کے بارے میں آپؐ نے فرمایا: ”آسمان اور زمین نے آج تک ابو ذرؓ سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں دیکھا ہوگا۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت اسیدؓ بن خنیس کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: ”اسید بن خنیس تم الرجل یعنی بہت اچھے آدمی ہیں۔“ (طبقات)

- ☆ حضرت رافع بن خدیج انصاری سے فرمایا: ”قیامت نکلے دن میں تمہارے جذبہ ایمان و بندوبست کی شہادت دوں گا۔“ (اصابہ۔ اسد الغابہ)
- ☆ یہودی عالم اور اہل کتاب صحابی حضرت مخزوم کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا: ”مخزومی یہود (اہل ایمان) میں سب سے آگے جانے والے ہوں گے۔“
- ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود کے بارے میں فرمایا: ”قرآن چار آدمیوں سے نیکو۔ عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب ہے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھنا دیکھے جس طرح نازل ہوا تو وہ قرأت میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) کی پیروی کرے۔“ (صحیح بخاری)
- ☆ ”سب سے زیادہ جس کی رفاقت اور مال کا میں احسان مند ہوں وہ ابو بکر ہے۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔“ (صحیح بخاری)
- ☆ حضرت ابن ام مکتوم کے بارے میں حضورؐ فرمایا کرتے تھے: ”اس شخص کو مرجبا کہو کہ اس کی وجہ سے رب السموات والارض نے مجھ کو فہمائش کی۔“ (استیاب)
- ☆ ایک مرتبہ حضورؐ نے حضرت ابی بن کعب کے بارے میں فرمایا: ”لوگوں میں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں۔“ (اسد الغابہ)
- ☆ ”لوگوں کے کا کان سچا تھا، اللہ نے خود اس کی تصدیق فرمادی۔“ حضورؐ نے سورۃ منافقون نازل ہونے پر مسکراتے ہوئے حضرت زید بن ارقم کا کان پکڑ کر فرمایا: ”یہ لوگوں کے کانوں کی آفتاب ہے۔“ (اصابہ۔ استیاب)
- ☆ حضرت سعد بن ربیع کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اللہ سعد کو اپنے دربار میں رحمت میں جگہ دے۔ زبیدی اور موت دونوں میں اللہ اور اللہ کے رسول

- ☆ کے بھی خواہ رہے۔“ (اصابہ۔ اسد الغابہ)
- ☆ حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت قتادہ کے بارے میں فرمایا: ”ہمارے سواروں میں سے بہترین ابو قتادہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بہترین سلمہ ہیں۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت ضمام بن ثعلبہ نے احکام اسلام کی پابندی کا اقرار کیا تو حضورؐ نے فرمایا: ”اگر اس کیسوں والے نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”ضمام عظیمند آدمی ہیں۔“ (اصابہ)
- ☆ غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کی شہادت پر آپؐ نے فرمایا: ”یہ میرے بھائی، میرے ننگسار اور مجھ سے بات چیت کرنے والے تھے۔“ (اصابہ۔ اسد الغابہ)
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اللہ جل شانہ نے عمرؓ کی زبان اور قلب پر حق کو جاری کر دیا اور وہی فاروق ہیں اور اللہ نے عمرؓ کے ذریعے حق و باطل میں فرق کیا۔“ (اصابہ۔ استیعاب)
- ☆ حضرت خالد بن ولید سے فرمایا: ”خالد تیری عقل و دانش اور فہم و فراست کی بنا پر مجھے بہت امید تھی کہ تم ایک نہ ایک دن ضرور اسلام قبول کر لو گے۔“ (جزئیل صحابہ۔ اسد الغابہ)
- ☆ ”ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔“ (الفاروق۔ عمر بن خطاب)
- ☆ حضورؐ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے فرمایا: ”سعد! تیر جلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان۔“ (استیعاب۔ طبقات)
- ☆ رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ”اے میرے صحابہ! اسامہ مجھے تم سب

- ☆ سے زیادہ پیارا ہے۔ اس سے اچھا سلوک کرنا۔“ (سیرت ابن ہشام)
- ☆ حضرت عکرمہ بن ہشام (ابی جہل) واپس آنے تو فرمایا: ”اے پڑوسی مسافر! خوش آمدید۔“ (طبقات۔ سیر الصحابہ)
- ☆ ”الہی! جریر بن عبداللہ کو گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر بیٹھنے کی صلاحیت عطا کر اور اسے ہدایت یافتہ راستہ بنا۔“ (سیرت ابن ہشام)
- ☆ حضرت حذیفہ بن یمان سے فرمایا: ”اے حذیفہ تجھے یہ حق حاصل ہے کہ اپنے آپ کو مہاجر کہلاؤ یا انصاری۔“ (طبقات۔ استیعاب)
- ☆ ”ابے ضرار! واقعی تیری تجارت رائیگاں نہیں گئی۔“ حضرت ضرار بن ازور اسدی سے فرمایا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)
- ☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے جذبے کو تیرے دل میں پروان چڑھائے۔“ (حیاء النبی)
- ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود کی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ایک مرتبہ صحابہؓ ہنسنے لگے تو آپ نے فرمایا: ”تم ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) کی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنستے ہو۔ حالانکہ یہی ٹانگیں حشر کے دن میزان عدل میں کوہ احد سے نبھی بھاری ہوں گی۔“ (متذکرہ خاتم۔ اصحاب)
- ☆ حضرت عبداللہ بن عامر کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا: ”خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اس نے کفار کے خلاف میدان سے نکالا ہے۔“ (اسد الغابہ۔ استیعاب)
- ☆ حضرت امیرؓ عبداللہ شہل کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”بے شک وہ اہل جنت میں سے ہے۔“ اور فرمایا: ”اس نے عمل تھوڑا کیا مگر اجر زیادہ پایا۔“ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

- ☆ اے اللہ ابو عامر اشعری کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن اپنی مخلوق میں اس کو سر بلند فرما۔ (صحیح بخاری)
- ☆ ایک اور حدیث میں فرمان رسول ہے: ”قیامت کے دن معاؤ بن جبل علماء کے امام ہوں گے۔“
- ☆ حضرت عکرمہ بن ابوجہل کے متعلق فرمایا: ”مرجا اے مہاجر شہسوار۔“ (جرنل صحابہ)
- ☆ حضرت عاصم بن ثابت کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا: ”جو کوئی جنگ لڑے اسے چاہیے کہ عاصم بن ثابت کا طریقہ اپنائے۔“ (اسد الغابہ)
- ☆ حضرت زید بن حارثہ کے بارے میں فرمایا: ”بخدا زید بن حارثہ منصب امارت کے لائق تھا اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا تھا۔“ (جرنل صحابہ)
- ☆ رسول اللہ نے حضرت زید بن حارثہ کے بارے میں فرمایا: ”میں زید کا وارث ہوں اور زید میرا وارث ہے۔“ (طبقات)
- ☆ ایک اور موقع پر حضرت زید بن حارثہ کے بارے میں فرمایا: ”سرایہ کے بہترین امیر زید بن حارثہ ہیں۔ سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والے اور رعایا میں سب سے زیادہ منصف ہیں۔“ (مسند رک حاکم)
- ☆ حضرت جریر بن عبداللہ الجبلی کو دیکھ کر حضور جسم فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ نے انہیں یمن کا بہترین شخص قرار دیا۔ (صحیح مسلم)
- ☆ اصیرم عبدالاشہل (ثابت بن دیش اور لیلیٰ کے نوجوان بیٹے) جنگ احد کے موقع پر اسلام لائے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا: ”اس نے عمل تو تھوڑا کیا لیکن اجر بہت زیادہ پایا۔“ (شیخ رسالت کے تین پر دانے)
- ☆ رسول اللہ نے غزوہ خندق کے موقع پر دعا فرمائی: ”اللہ! حذیفہ کے آگے پیچھے، اوپر، نیچے اور دائیں بائیں سے حفاظت فرما۔“ (جرنل صحابہ)

- ☆ حضرت زید بن حارثہ کے بارے میں ارشاد ہوا: ”تو ہمارا بھائی اور مولیٰ ہے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اے زید تو میرا مولیٰ ہے۔ مجھ سے ہے اور میری طرف سے ہے اور مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔“ ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”ہمیں زید کی محبت میں ملامت نہ کرو۔“ (جریئل صحابہ محدث رک حاکم)
- ☆ حضرت زید بن حارثہ کی امانت کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی: ”سرایا کے بہترین امیر زید بن حارثہ ہیں۔ سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والے اور رعایا میں سب سے زیادہ منصف۔“ (متدرک حاکم)
- ☆ حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ کی قرأت سن کر فرمایا: ”ساری تعریف اس کے لیے ہے جس پر عرش رحمن لرز اٹھا۔ آسمانوں کے دروازے اس کی روح کے لیے کھلا دیئے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے۔“ (اسد الغابہ)
- ☆ حضرت سعد بن معاذ کی وفات کے بعد ایک مرتبہ حضور کے پاس حریر کا جبہ لایا گیا۔ لوگوں نے اس کی نرمی پر حیرت کا اظہار کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم اس کی نرمی پر حیران ہو رہے ہو، حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے کہیں زیادہ نرم اور ملائم ہیں۔“ ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا: ”اگر قبر کی تنگی سے کوئی نجات پا سکتا تو وہ سعد بن معاذ ہوتے۔“ (اسد الغابہ)
- ☆ حضرت عثمان بن مظعون کے بارے میں فرمایا: ”بلاشبہ عثمان اخلاص کے لیے انتہائی درجے پر فائز تھے۔ اور مجھے اس کے لیے اللہ سے بہتری کی امید ہے۔“ ایک اور موقع پر ارشاد ہوا: ”عثمان بن مظعون کی جیا اور پردہ پوشی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔“ (صحیح بخاری)

- ☆ رسول اللہ نے فرمایا: ”مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ چار آدمیوں کے ساتھ محبت رکھوں اور اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان چاروں کو دوست رکھتا ہے۔“ پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”علیؑ، مقدادؑ، سلمانؑ اور ابوذرؑ۔“ (صحیح بخاری)
- ☆ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی شہادت پر رسول اللہ نے فرمایا: ”میں نے مکہ میں تمہارے جیسا خوش لباس اور کوئی نہیں دیکھا تھا لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال گرد آلود اور الجھے ہوئے ہیں۔ اور تمہارے جسم پر صرف ایک چادر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے۔“ (صحیح بخاری)
- ☆ رسول اللہ نے حضرت ثابتؓ بن دحداح کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”جنت میں ابو الاحداح (حضرت ثابت بن دحداح) کے لیے کھجور کے بڑے بڑے درخت ہیں۔“ (جریئل صحابہ۔ اسابہ)
- ☆ حضور اقدس نے حضرت ثابتؓ بن قیس کی تعریف میں فرمایا: ”ثابت بن قیس بن شماس بہترین انسان ہیں۔“ (اسابہ)
- ☆ رسول اللہ (حضرت ذوالبجادیؓ) کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: ”یہ شخص بارگاہ الہی میں سچے دل سے فریاد کرتا ہے۔“ (اسابہ)
- ☆ حضرت سعد بن جبہؓ بجلی کے لیے دعا فرمائی: ”اللہ تمہیں خوش نصیب کرے۔“ (اسابہ)
- ☆ رسول اللہ نے حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی کے بارے میں فرمایا: ”عروہ کی مثال صاحب زمین جیسی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو حق کی طرف بلایا اور قوم نے انہیں مار ڈالا۔“ (احقیاب۔ حیاتات)

- ☆ ﴿صحابہ کی صحابہ کے بارے میں آراء﴾
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت تمیم بن اوس ذاری کو خیر اہل المدینہ کا خطاب دیا۔
(اصابہ)
- ☆ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سواد بن ربیع کے بارے میں فرمایا: ”اس نے رسول اللہؐ پر اپنی جان قربان کر دی۔ اور قیامت کے دن وہ حضورؐ کے نقیبوں میں شمار کیا جائے گا۔“ (طبقات۔ اسد الغابہ)
- ☆ حضرت ضمام بن ثعلبہ کے بارے میں حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ”میں نے ضمام سے بہتر موثر گفتگو کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے حقیقی بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا: ”اے صاحب قبر! جب تم اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر رہے تھے، اس وقت اگر میں تمہارے پاس موجود ہوتی تو واللہ اس قدر نہ روتی اور تمہیں اس جگہ سپرد خاک کرتی جہاں تم نے وفات پائی۔“ (اصابہ۔ اسد الغابہ)
- ☆ حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ”اے عمرو! آپ کی عقل و دانش اور فہم و فراست کو جب دیکھتا ہوں تو میرے دل میں خیال آتا ہے کہ آپ کو سب سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہو جانا چاہیے تھا۔“ (سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)
- ☆ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ”الہی عبدالرحمن بن عوف کو جنت کے ٹھنڈے میٹھے چشمے سلیمان سے پانی پلاتا۔“ (البدایہ والنہایہ۔ جوئیل صحابہ)
- ☆ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا: ”شکر اسلام میں تقاع کا وجود ایک ہزار افراد پر بھی بھاری ہے۔“ (اصابہ۔ اشعیاب)
- ☆ حضرت علیؓ حضرت زبیر کو اشجع العرب کہتے ہیں۔ (سیرت پوران)

- ☆ حضرت زبیرؓ کے فضائل میں حضرت حسانؓ بن ثابت نے قصیدہ کہا۔
- ☆ حضرت عمرؓ نے کہا: ”زید دو نیکیوں میں مجھ سے بڑھ گئے۔ ایک قبول اسلام میں دوسرے جام شہادت پینے میں۔“ (متدرک حاتم)
- ☆ حضرت ابو بکر صدیقؓ فرمایا کرتے تھے: ”احد کا دن، احد کا دن نہ تھا۔ سچ پوچھو تو طلحہ کا دن تھا۔“ (استیعاب)
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ حضرت طلحہ بن عبداللہ کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے: ”اے طلحہ، اے احد والے، اے صاحب احد۔“ (صحیح بخاری - سہیدانی)
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابی بن کعب کے بارے میں فرمایا: ”ہم میں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں۔“
- ☆ آپ نے یہ بھی فرمایا: ”ہم میں علم قضا کے سب سے بڑے ماہر علی بن ابی طالب اور حفظ میں سب سے بڑے ابی ہیں۔“
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے: ”معاذؓ جیسا شخص پیدا کرنے سے عورتیں عاجز ہیں۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اگر معاذؓ نہ ہوں تو عمر ہلاک ہو جائے۔“
- ☆ شام کے سفر میں جابیہ کے مقام پر خطبے کے دوران حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”جسے فقہ سیکھنا ہو وہ معاذؓ کے پاس جائے۔“
- ☆ وفات سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ”اگر اس وقت معاذؓ زندہ ہوتے تو میں ان کو خلیفہ بناتا۔“
- ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے: ”معاذؓ بن جبل ان معنوں میں ایک امت تھے کہ وہ لوگوں کو بھلائی سکھاتے تھے اور ان معنوں میں قانت تھے کہ ہمیشہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرتے تھے۔“
- ☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے مطابق حضرت معاذؓ امت کے عاقل ترین لوگوں

- میں سے تھے۔“
- ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی آواز میں جو سوز تھا، حضرت عمرؓ اس کے بے حد معترف تھے اور اکثر ان سے تلاوت کلام پاک سنتے تھے۔
- ☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ”جس فوج میں قعقاع جیسا شخص شامل ہو وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتی۔“
- ☆ حضرت عمرو بن العاص کے بارے میں حضرت عمرؓ فاروق نے کہا: ”اس کے لیے زمین پر امیر بن کر چلنا مناسب ہے۔“ (جرنل صحابہ)
- ☆ حضرت قبصہؓ نے حضرت عمرو بن العاص کے بارے میں کہا: ”میں نے ان سے زیادہ فصیح اللسان آدمی نہیں دیکھا اور نہ زیادہ خالص رائے والا اور نہ زیادہ مکرم اور زیادہ اکرام والا اپنے سابقوں کا۔ اور نہ زیادہ پاک اور صاف دل والا۔ اور نہ زیادہ کتاب کو پڑھنے والا اور نہ زیادہ سمجھنے والا اور نہ خاطر تواضع کے اعتبار سے زیادہ احسن۔“ (جرنل صحابہ۔ تاریخ دمشق)
- ☆ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا: ”نیک والد اپنے بیٹے پر اتنا مہربان نہیں ہے جتنے حضرت عمرؓ بن خطاب اپنی رعایا پر مہربان ہیں۔“ (تاریخ دمشق۔ جرنل صحابہ)
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ جب بھی حضرت اسامہؓ سے ملنے خوشی سے پکار اٹھتے۔ ”خوش آمدید، میرا سردار آ گیا۔“ لوگوں کے پوچھنے پر بتاتے کہ رسول اللہؐ نے ایک موقع پر حضرت اسامہؓ کو میرا امیر بنایا تھا۔ (جرنل صحابہ۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت جریر بن عبد اللہ الجلیلیؓ کو خوبصورتی کی بنا پر امت محمدیہ کا یوسف کہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے مخاطب ہو کر آپؐ نے فرمایا: ”اللہ تم پر فضل کرنے۔ تم زمانہ جاہلیت میں بھی اچھے سردار تھے اور اسلام میں

بھی اچھے سردار ہوں۔“ (استیعاب)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت حذیفہؓ کے بارے میں فرمایا: ”واللہ تم نے اسلام

کی لاج رکھ لی۔ تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں۔“ (تیس پروانے)

☆ حضرت خبابؓ بن الارتا کے متعلق حضرت علیؓ نے فرمایا: ”اللہ خبابؓ پر رحم

کرے۔ اس نے دلی رغبت سے اسلام قبول کیا۔ خوشی سے ہجرت کی اور

بحیثیت مجاہد زندگی بسر کی۔“ (حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عدیؓ بن حاتم طائی سے فرمایا: ”سب سے پہلا

صدقہ جس نے رسول اللہؐ اور آپؐ کے اصحابؓ کے چہروں کو بتاش کیا

تمہارے ہی قبیلے طے کا تو تھا۔“ (تیس پروانے)

☆ حضرت عمیرؓ بن سعد کی قابلیت کی بذولت حضرت عمر فاروقؓ انہیں نسج وحدہ

(یکتا و یگانہ) کے لقب سے یاد کرتے اور فرماتے: ”اگر مجھے عمیرؓ بن سعد جیسی

صلاحتوں والے چند آدمی مل جاتے تو میرا بار خلافت ہلکا ہو جاتا۔“

(طبقات۔ تیس پروانے)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے: ”ابو ہریرہؓ ہم سب سے زیادہ بارگاہ رسالت میں

حاضر رہتے تھے۔“ (سیر الصحابہؓ)

☆ حضرت طلحہؓ نے کہا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ابو ہریرہؓ نے لسان رسالت سے

بہت سی ایسی حدیثیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ وہ حضورؐ کے ہاتھ میں

ہاتھ دیئے ہر وقت آپؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ (طبقات۔ سیر اعلام النبلاء)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں: ”ابو ہریرہؓ

رسول اللہؐ سے سوالات پوچھنے میں بہت جری تھے۔ وہ آپؐ سے ایسے ایسے

سوالات کرتے تھے جو ہم لوگ نہیں کر سکتے تھے۔“ (مستدرک حاکم)

- ☆ حضرت حسان بن ثابت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: ”حضرت حسان نے رسول اللہ کے ساتھ رہ کر اپنے لہسن اور زبان سے جہاد کیا۔“
- ☆ حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں حضرت عائشہ فرماتی تھیں: ”عہد رسالت کی حالت و کیفیت کا عبداللہ بن عمر سے زیادہ کوئی پابند نہیں رہا۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت ابن عمر کے بارے میں حضرت سعید بن مسیب نے کہا: ”میں کسی کے جنتی ہونے کی گواہی دے سکتا ہوں تو وہ عبداللہ بن عمر ہے۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت حذیفہ بن یمانؓ حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں فرماتے: ”رسول اللہ کے بعد ہر شخص کچھ نہ کچھ بدل گیا مگر عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ نہیں بدلے۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے میں فرمایا: ”ایک منجھا ہوا فصیح البیان، صاحب عقل و دانش نوجوان ہے۔“ (اسد الغابہ - استیعاب)
- ☆ حضرت عبداللہ بن عباس کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا: ”ابن عباس بہترین ترجمان القرآن ہیں۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت عبید اللہ بن عباس نے کہا: ”میں نے عبداللہ بن عباس سے بڑھ کر کسی کو سنت کا عالم، ان سے زیادہ صنائب الزمان سے بڑا دقیق النظر کسی کو نہیں دیکھا۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت علی نے حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے میں فرمایا: ”ابن عباس قرآن کی تفسیر کراتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ شفاف پڑوسے کے پس منظر سے غیب کی چیزیں دکھ رہے ہیں۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت ابی بن کعب نے حضرت عبداللہ ابن عباس کے بارے میں فرمایا:

- ☆ ”ایک دن یہ شخص امت کا حبر ہو گا۔“ (استیعاب)
- ☆ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کے بارے میں حضرت علیؓ نے فرمایا: ”اللہ نے عمار پر رحم کیا جس دن وہ ایمان لائے، اللہ نے عمار پر رحم کیا جس دن وہ شہید ہوئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے گا جس دن وہ اٹھائے جائیں گے۔“ (اسد الغابہ)
- ☆ حضرت محمدؐ بن طلحہؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ نے فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم یہ سجاد ہے۔ اس نے والد کی اطاعت میں جان دی۔ بڑا نیک فطرت اور پاکباز جوان تھا۔“ (طبقات۔ استیعاب)
- ☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ہشامؓ بن عاص کی شہادت کی خبر سن کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہشامؓ کو اپنی رحمت سے نوازے وہ اسلام کے بہترین مددگار تھے۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کے بارے میں فرمایا: ”یہ لڑکا تنقہ فی الدین اور تعلیم قرآن کا بہت مشتاق ہے۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت بریدہؓ بن حبیب کے بارے میں فرمایا: ”بریدہؓ اپنی قوم کے لیے بہترین انسان ہے اور ان کے لیے بڑی برکت کا باعث۔“ (دلائل النبوة)
- ☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت عبادؓ بن بشر کو انصار کے تین بہترین آدمیوں میں سے ایک قرار دیا تھا۔ دوسرے دو حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت اسیدؓ بن خضیر تھے۔ (جزئیل صحابہ)
- ☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: ”اسیدؓ انصار کے تین بہترین آدمیوں میں سے ایک ہیں۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے بارے میں فرمایا:

”عبداللہ بن مسعود قرآن کے قاری، دین کے فقیہ اور سنت کے عالم تھے۔“

(طبقات - اسد الغابہ)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے بارے میں فرمایا: ”ایک

ظرف ہے جو علم سے بھرا ہوا ہے۔“ (اصابہ)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرمایا کرتے: ”جب تک ہم میں ابن مسعود جیسا عالم

موجود ہے مجھ سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کرو۔“ (اصابہ)

☆ حضرت ابو مسعود بدریؓ کہتے: ”میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ کے بعد عبداللہ بن

مسعود سے بڑھ کر کوئی قرآن کا عالم ہے۔“ (اصابہ)

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولید کے بارے میں فرمایا: ”اب

عورتیں خالد جیسا دلاور پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔“ (اصابہ)

☆ حضرت خالد بن ولید کی وفات پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ”خالد کے

مرنے سے اسلام کی فصیل میں ایسی دراڑ پڑ گئی ہے جو کبھی پر نہ ہو سکے گی۔

کاش اللہ تعالیٰ ان کو طویل عرصے تک زندہ رکھتا۔“ (تاریخ ابن عساکر)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عروہ بن مسعود کی شہادت پر پرورد مرثیہ کہا تھا۔

(استیعاب)

☆ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عبداللہ بن ارقم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

”میں نے عبداللہ بن ارقم سے بڑھ کر کسی کو خدا سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔“

(متدرک حاکم - سوشیڈائی)

﴿اکابرین اور مفکرین کی رائے﴾

- ☆ حضرت عکرمہ کے بارے میں امام ذہبی کہتے ہیں: ”شریف، سردار، شہید، عکرمہ اسلام میں اچھی آزمائش والے تھے۔“ (تاریخ اسلام لدہبی)
- ☆ امام شعبی حضرت زید بن ثابت کے بارے میں کہتے ہیں: ”جس سریے میں زید بن حارثہ ہوتے آپ انہیں اس میں ضرور امیر بناتے۔“ (رسول اللہ کے جنرل صحابہ)
- ☆ حضرت حذیفہ بن یمان کے بارے میں امام ذہبی کہتے ہیں: ”یہ محمد کے شریف الاصل، صاحب السز، انصار کے حلیف اور بڑے درجے کے صحابی ہیں۔“ (سنن اعلام النبلاء۔ تاریخ اسلام و ضیاف الشاہیر)
- ☆ ابو نعیم اصفہانی حضرت حذیفہ بن یمان کے متعلق لکھتے ہیں: ”فتن و آفات کو جانتے تھے، علم و عبادت پر جتھے ہوئے تھے۔ دنیاوی متاع سے بے نیاز تھے۔“ (حلیۃ الاولیاء)
- ☆ رئیس الاوس حضرت سعد بن معاذ کی وفات کے بعد ان کے قبیلے والے فخر سے کہا کرتے تھے: ”کسی مرنے والے کی موت پر اللہ کا عرش جنبش میں نہیں آیا مگر سعد بن معاذ کی وفات پر۔“ (تمیں پروانے)
- ☆ امام محمد باقر کا قول ہے کہ ایسا شخص کہ جس کو کبھی شک نہیں ہوا اور کسی قسم کا خیال بھی راہ حق سے ہٹنے کا نہیں ہوا۔ وہ مقداڈ ہیں۔ (تمیں پروانے)
- ☆ حافظ ابن قیم کہتے ہیں: ”اگر حضرت ابن عمر کے فتاویٰ اکٹھے کیے جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔“ (زاد المعاد)
- ☆ حضرت عبداللہ ابن عمر کے بارے میں میمون بن مہران نے کہا: ”میں نے ابن عمر سے بڑھ کر کوئی متقی اور پرہیزگار نہیں دیکھا۔“ (پچاس صحابہ)
- ☆ حضرت سلمہ بن عبدالرحمن حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں لکھتے ہیں:

- ☆ ”ابن عمرؓ کی وفات کے بعد ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ وہ فضیلت میں اپنے والد کے قریب تھے۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت علی بن حسین زین العابدین فرماتے ہیں: ”عبداللہ بن عمرؓ کو زہد و تقویٰ اور اصابت رائے میں ہم سب پر برتری حاصل تھی۔“ (طبقات)
- ☆ امام ذہبی نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے بارے میں کہا: ”حضرت عبداللہ بن عباسؓ علم و فضل کے اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھے۔“
- (سیر اعلام النبلاء۔ تاریخ اسلام و فیات المشاہیر۔ دائرہ معارف اسلامیہ)
- ☆ حضرت طاؤس طاہیؓ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے متعلق کہا: ”میں نے رسول اللہؐ کے ستر اصحاب کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی مسئلہ میں ابن عباسؓ سے گفتگو کرتے تھے اور دونوں میں اختلاف رائے ہوتا تو آخر فیصلہ حضرت ابن عباسؓ کے قول پر ہی ہوتا۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت قاسم بن محمدؓ نے کہا: ”ہم نے عبداللہ بن عباسؓ کی مجلس میں کبھی کوئی باطل تذکرہ نہیں سنا اور ان سے زیادہ کسی کا فتویٰ سنت نبویؐ کے مشابہ نہیں دیکھا۔“ (اصابہ)
- ☆ ابو صالحؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے مکان کے سامنے لوگوں کی بھیڑ ہوتی۔ اور میں نے کسی شخص کی اتنی بڑی مجلس کبھی نہیں دیکھی تھی۔ (متدرک حاتم)
- ☆ ابن اثیرؓ کہتے ہیں: ”حضرت ابن عباسؓ سے کوئی شخص علم کے کسی بھی شعبے کے متعلق سوال کرتا تو اس کا اس کو جواب ضرور ملتا۔“ مزید کہا: ”وہ فرائض اور حساب میں بھی ممتاز درجہ رکھتے تھے۔“ (امد الغابہ)
- ☆ تابعی مسروق بن اجدعؓ حضرت عباسؓ کے بارے میں کہتے ہیں: ”جب میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو دیکھتا تو بے اختیار پکار اٹھتا کہ آپ سب سے

زیادہ حسین ہیں، جب آپ کی گفتگو سنتا تو یہ کہنے پر مجبور ہوتا کہ آپ سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہیں اور جب آپ کوئی حدیث بیان کرتے تو یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہو جاتا کہ آپ اس دور کے سب سے بڑے عالم ہیں۔“

(حیاء صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

☆ ابن جریر طبریؒ حضرت لقمانؓ بن بشر کے بارے میں کہتے ہیں: ”وہ بردبار، عبادت گزار اور صلح پسند تھے۔“ (تاریخ طبری)

☆ امام ذہبیؒ نے حضرت حارثہ بن نعمان کے متعلق کہا: ”انہائی دیانتدار، نیکوکار اور اپنی والدہ کی بھلائی چاہنے والے تھے۔“ (سیر اعلام النبلاء)

☆ ابن قدامہؒ نے حضرت حارثہ بن نعمان کے بارے میں فرمایا: ”فضلا صحابہ میں سے ایک تھے۔“ (الاستیعاب)

☆ ابن اثیرؒ حضرت ابو طلحہ زید بن کھل انصاری کے بارے میں کہتے ہیں: ”صحابہ کرامؓ کے جرنیلوں اور مشہور تیر اندازوں میں سے تھے۔“ (اسد الغابہ)

☆ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے متعلق حافظ ابن کثیر کہتے ہیں: ”حضورؐ کی بعثت کے بعد حضرت ابو بکرؓ پہلے خطیب ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلا یا۔“ (البدایہ والنہایہ)

☆ حافظ حدیث حضرت سمرہؓ بن جندب کے بارے میں حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں: ”حضرت سمرہؓ بن جندب نہایت راست باز، امین اور اسلام کے خیر خواہ تھے۔“ (استیعاب)

☆ علامہ ابن قیم کہتے ہیں: ”عبداللہؓ بن مسعود کے سوا کسی صحابی کے شاگردوں نے ان کے فتاویٰ اور مذاہب فقہ کو نہیں لکھا۔“ (تیس پروانے)

☆ ابن اثیر نے حضرت عبداللہؓ بن عامر کے بارے میں لکھا: ”وہ عرب کے ان

فیاضوں میں سے ایک فیاض تھے جن کی لوگ تعریف کرتے تھے۔“

(اسد الغابہ۔ تاریخ ابن اثیر)

☆ حضرت کعب بن زہیر مزنی کے بارے میں الفرج اصفہانی کہتے ہیں: ”کعب“

مخضرمی ہیں اور فحول شعراء میں سے ہیں۔“ (کتاب الاغانی)

☆ حافظ ابن عبدالبر حضرت کعب بن زہیر کے بارے میں لکھتے ہیں: ”کعب بہت

پرگو اور بلند پایہ شاعر تھے۔“ (استیاب)

☆ علامہ زرکلی کہتے ہیں: ”کعب نجد کے بلند مرتبہ شاعروں میں سے ہیں۔“

(الاعلام)

☆ ابن قتیبہ حضرت کعب بن زہیر کے متعلق لکھتے ہیں: ”کعب خوش گو اور

قادر الکلام شاعر ہیں۔“ (الشعراء اشراء)

☆ امام زہری حضرت عتبہ بن مسعود کے بارے میں لکھتے ہیں: ”عبداللہ بن مسعود

اپنے بھائی سے زیادہ عالم نہ تھے اور نہ ان سے زیادہ قدیم صحبت تھے۔ لیکن

عتبہ عبداللہ سے پہلے انتقال کر گئے۔“ (اسد الغابہ)

اولین اعزاز یافتہ صحابہ رضو اللہ عنہم

﴿خلفائے راشدین صحابہ﴾

حضرت ابو بکر صدیقؓ

سوال: عام اقبل کے اڑھائی سال بعد اور ہجرت نبوی سے پچاس سال چھ ماہ پہلے

پیدا ہوئے۔ سال ولادت اور نام و نسب بتادیں؟

جواب: نام عبداللہ بن عثمان، کنیت ابو بکر، لقب صدیق اور عتیق۔ رسول اللہ کے خلیفہ

اول حضرت ابو بکر صدیقؓ ۵۷۳ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ وہ سرور عالم سے عمر

میں اڑھائی برس چھوٹے تھے۔ سلسلہ نسب چھٹی پشت میں آنحضرتؐ سے جا

ماتا ہے۔ (خلفائے راشدین، سیر الصحابہ، الانساب الاشراف، سیرۃ الصدیق)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے والد اور والدہ کا نام بتادیتے؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قافضہ، والدہ کا نام سلمیٰ اور کنیت ام الخیر۔ والد

شرقائے مکہ میں سے تھے۔ والد آخری عمر میں ضعیف ہو گئے تھے اور آنکھوں

کی بصارت جاتی رہی تھی۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور ۱۳ ہجری میں ۹۷

برس کی عمر میں وفات پائی۔ والدہ ابتدا ہی میں حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔ طویل

عمر پائی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت تک زندہ رہیں لیکن شوہر سے

پہلے فوت ہوئیں۔ (اصابہ، طبرانی، خلفائے راشدین)

سوال: حضورؐ سے دوستی کے وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عمر کتنی تھی؟ آپؐ نے کب

اسلام قبول کیا؟

جواب: دوستی کا آغاز ہوا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ ۱۸ برس کے تھے۔ قبول اسلام کے

وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عمر ۳۸ سال تھی۔

(۱۔ ا۔، کنز العمال، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابو بکرؓ حضور اقدسؐ کا اعلان نبوت سنتے ہی ایمان لے آئے۔ آپؐ نے اس سلسلے میں کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”میں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے کچھ نہ کچھ تردد کیا اور سوچا لیکن ابو بکر کے سامنے میں نے جیسے ہی اسلام پیش کیا انہوں نے بلا تامل میری تصدیق کی اور ایمان لائے۔“

(سیرۃ ابن اسحاق، مواہب سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ آزاد اور بالغ مردوں میں اول مومن ہیں۔ آپؐ کی دعوت پر کون لوگ اسلام لائے؟

جواب: آپؐ کی کوششوں سے ایمان لانے والوں میں حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت طلحہؓ بن عبداللہ، حضرت عثمانؓ بن مظعون، حضرت ابو عبیدہؓ، حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت خالدؓ بن سعید خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(فتح الباری، خلفائے راشدین، سیر الصحابہ، اصحاب، سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکرؓ نے کن غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرایا؟

جواب: آپؐ نے بے دریغ مال خرچ کر کے بہت سے مظلوم غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرایا۔ ان میں حضرت بلالؓ بن رباح، حضرت حمامہؓ، حضرت ام عیسٰیؓ، حضرت عامرؓ بن فہیرہ، حضرت نہدیہؓ اور ان کی بیٹی، حضرت زبیرہؓ، حضرت لبیدہؓ اور حضرت ابوفکیہہؓ یسارازی کا ذکر نمایاں ہے۔

(استیعاب، سیر الصحابہ، اصحاب، اسد الغابہ، الصدیق ابو بکرؓ)

سوال: قبول اسلام سے پہلے خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ کے چند نمایاں خصائل کون سے تھے؟

جواب: کپڑے کے کامیاب تاجر تھے اور اس سلسلے میں شام اور یمن کا سفر کرتے

تھے۔ قریش کے معزز اور اہل ثروت لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ علم الانساب کے ماہر تھے۔ اشناق یعنی دیت اور مغارم کا منصب ان کے سپرد تھا۔ جھوٹ اور شراب سے نفرت کرتے تھے۔ بت پرستی اور شرک سے دور رہتے۔ عربی زبان و ادب پر عبور تھا اور نہایت اچھے شعر کہہ لیتے۔ ذہین، بردبار، معاملہ فہم اور خوش اخلاق تھے۔ فیاض اور سخی تھے۔ رسول پاکؐ سے دلی محبت اور انس تھا۔ رسول اللہؐ کی نبوت کے بارے میں پختہ یقین رکھتے تھے۔

سوال: ”کیا تم ایک آدمی کو محض اس بنا پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے، حالانکہ وہ تمہارے پاس اس دعویٰ پر تمہارا رب کی طرف سے واضح دلیلیں بھی لے کر آیا ہے۔“ بتائیے یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: بیت اللہ میں حضورؐ پر ظلم و ستم ہوتے دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دھکا دے کر عقبہ بن معیط کو ہٹایا اور یہ الفاظ کہے۔

(تاریخ طبری، سیرت ابن ہشام، القرآن، بخاری، فتح الباری، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کے ساتھ کن علاقوں کے تبلیغی دورے کئے؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کی حمایت اور حفاظت کے لئے ہر وقت جان ہتھیلی پر رکھے رہتے تھے۔ ہر سال عکاظہ، مجنہ اور ذوالحجاز کے میلوں میں اور حج کے موقع پر حضورؐ ان کے ساتھ منیٰ تشریف لے جاتے اور قبائل کو اسلام کی دعوت دیتے۔

(متدرک حاکم، دلائل نبوی، سیرت ابن ہشام، صدیق اکبرؓ)

سوال: ”اگر واقعی یہ بات محمدؐ نے کہی ہے تو یہ ضرور سچ ہوگا اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟“ یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے، واقعہ معراج سن کر یہ الفاظ کہے تھے جس پر حضورؐ

نے انہیں صدیق کا لقب دیا۔

(سیرۃ خلیفۃ الرسول، اسباب، سیرۃ صدیق اکبر، قومی ڈائجسٹ صدیق اکبر نمبر)۔

سوال: بتائیے مکہ میں سب سے پہلی مسجد کس نے بنائی تھی؟

جواب: مشرکین مکہ بیت اللہ میں نماز کی ادائیگی سے منع کرتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر میں چھوٹی سی مسجد بنالی۔

(سیرۃ خلیفۃ الرسول، سیرۃ صدیق اکبر، اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت حبشہ کا قصد کیوں کیا اور واپسی کیسے ہوئی؟

جواب: کفار کے مظالم سے تنگ آکر آپؐ یمن کے راستے حبشہ روانہ ہوئے تو برك الغماد (یا برك الغماد اور برك الغماد) پر قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنه (یا ابن الدغنه) سے ملاقات ہوگئی۔ پھر وہ حضرت ابوبکرؓ کو واپس لے آیا اور مکہ میں اعلان کر دیا کہ میں نے ابو قحافہ کے بیٹے کو پناہ دے دی ہے۔

(فتح الباری، طبقات، سیرت ابن ہشام، خلفائے راشدین)

سوال: ۷ نبویؐ میں مشرکین مکہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تو حضرت ابوبکرؓ نے کیا مدد کی؟

جواب: آپؐ دوسرے جانثاروں کے ساتھ مل کر محصورین کو چوری چھپے غلہ پہنچاتے رہے۔ ۱۰ نبویؐ میں یہ مقاطعہ ختم ہوا۔

(صحیح بخاری، طبقات، زاد المعاد، سیرۃ صدیق اکبر)

سوال: بتائیے حضور مکی خواہش پر حضرت ابوبکرؓ نے اپنی کس بیٹی کا رشتہ ان سے طے کیا تھا؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ کا۔ سوال ۱۱ نبویؐ میں نکاح ہوا اور سوال ۱۱ ہجری میں رخصتی ہوئی۔ (استیعاب، ازوان مطہرات، امہات المؤمنین)

سوال: بتائیے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدینہ کب ہجرت کی، آپؓ کے شریک سفر کون تھے؟
 جواب: چند ایک کے سوا تمام مسلمان اڑھائی ماہ کے اندر مدینہ ہجرت کر گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے چند مرتبہ ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا لیکن حضورؐ نے فرمایا: ”جلدی نہ کرو شاید تمہیں اللہ ایک ساتھی عطا کر دے“۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے اللہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دے گا“ چنانچہ اللہ کے حکم سے حضورؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ۱۲ صفر ۱۲ نبوی کو مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ (بخاری، تاریخ الرسل والملوک، فتح الباری، سیرت ابن ہشام)

سوال: حضورؐ نے ہجرت کے لئے دو اونٹیاں کس سے خریدی تھیں؟
 جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ سے۔ جو آپؐ نے اسی مقصد کے لئے یالی تھیں لیکن حضورؐ نے قیمت ادا کی۔ (سیرت ابن ہشام، سیرۃ خلیفۃ الرسول، تاریخ الرسل والملوک)
 سوال: سفر ہجرت میں غار ثور تک کا سفر پیدل ہوا، بتائیے حضرت ابوبکرؓ نے کیسے حضورؐ کی حفاظت کی؟

جواب: آپؐ دشمنوں کے خطرے کے ڈر سے کبھی حضورؐ کے آگے چلتے کبھی پیچھے۔ پتھریلی زمین کی وجہ سے دونوں مسافروں کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے۔ (سیرت ابن ہشام، سیرۃ خلیفۃ الرسول، تاریخ طبری)

سوال: ہجرت مدینہ کے لئے روانگی کے بعد مشرکین نے حضرت ابوبکرؓ کے اہل خانہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
 جواب: ابوجہل چند مشرکین کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے گھر آئے۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ باہر نکلیں۔ ابوجہل نے حضرت ابوبکرؓ کا پوچھا۔ وہ بولیں واللہ! مجھے معلوم نہیں۔ ابوجہل نے ایسا طمانچہ مارا کہ اسماءؓ کے کان کی بالی گر گئی اور زخم بھی ہو گیا۔ (تاریخ طبری، طبقات، سیرت ابن ہشام)

سوال: دونوں مسافروں نے مکہ سے ۴-۵ میل دور غار ثور میں تین دن قیام کیا۔

بتائیے کھانے پینے کا انتظام کیسے ہوا؟

جواب: حضرت اسماءؓ اور حضرت عبداللہؓ بن ابوبکر رات کو کھانا دے جاتے۔ دن کے

وقت عامر بن فہیمہ بکریوں کا ریوڑ لا کر دودھ دے جاتا۔

(تاریخ طبری، رحمۃ اللعالمین، صحیح بخاری، طبقات)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے غار میں داخل ہوئے اور صفائی کی۔ ان کے ساتھ

کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: جہاں سوراخ یا بل نظر آتا اسے اپنی چادر پھاڑ کر بند کر دیتے۔ ایک جگہ اپنی

ایڑی جما دی۔ حضورؐ اندر تشریف لائے اور حضرت ابوبکرؓ کی گود میں سر رکھ کر سو

گئے۔ کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا تو شدت درد سے ابوبکر صدیقؓ کے آنسو نکل

آئے۔ آنسوؤں کا قطرہ رخسار مبارک پر گرا تو آنکھ کھل گئی۔ حقیقت حال معلوم

ہونے پر آپؐ نے اس مقام پر اپنا لعاب دہن لگایا اور تکلیف جاتی رہی۔

(طبرانی، زرقاتی، مشکوٰۃ، خلفائے راشدین، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: یکم ربیع الاول ۱۳ نبویؐ کو حضورؐ حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ غار ثور سے روانہ

ہوئے۔ راستہ بتانے والا کون تھا؟

جواب: عبداللہ بن اریقظ، جن کو اس کام کے لئے اجرت پر لیا گیا تھا۔ یہ اس وقت

غیر مسلم تھے اور بنی الدیل سے تعلق رکھتے تھے۔ مختلف راستوں سے اچھی

طرح واقف تھے۔ (دلائل، طبقات، تاریخ طبری، الریح الختم)

سوال: بتائیے ثانی اثنین اور صاحب الرسولؐ کس صحابی کے القات ہیں؟

جواب: یہ القاب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سورۃ التوبہ کی آیت ۴۰ میں دیئے۔

(فتح الباری، طبرانی، روش الدین، یہ ت ابن بشام)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ اور رسول اللہؐ کی مدینے کے راستے میں کن دو حضرات سے ملاقات ہوئی؟

جواب: رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت ابوبکرؓ کے داماد حضرت زبیرؓ بن العوام شام سے واپس مکہ آتے ہوئے راستے میں ملے۔ انہوں نے دونوں مسافروں کی خدمت میں سفید کپڑے پیش کئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے ابن عم حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بھی ملے۔ انہوں نے شامی ملبوسات پیش کئے۔

(طبقات، صحیح بخاری، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: غار ثور میں اور مدینے کے راستے پر حضرت ابوبکرؓ نے کپڑے جانے کا خوف محسوس کیا تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: ”ابوبکر خاموش رہو۔ ہم دو ہیں جن کا تیسرا اللہ ہے۔“ دوسرے موقع پر فرمایا: ”عزم نہ کرو! اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

(صحیح بخاری، زاد العباد، رحمۃ اللعالمین، سیرت سرور عالم)

سوال: راستے میں کن دو مشرکین نے رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پکڑنے کی کوشش کی؟

جواب: سراقہ بن مالک بن جشم اور بریدہ اسلمی نے۔ یہ دونوں بعد میں مسلمان ہو گئے۔ (صحیح بخاری، مختصر سیرۃ الرسول، طبقات)

سوال: چار دن بعد مکہ سے مدینہ کی ہستی قابو پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہاں قیام کیا؟

جواب: رسول اللہؐ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عامرؓ بن فہیرہ نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے سردار حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے ہاں قیام فرمایا۔

(صحیح بخاری، زاد العباد، طبقات، الریق المختوم)

سوال: قبا میں چند دن قیام کے بعد مدینہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کہاں ٹھہرے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ اونٹنی پر آپؐ کے پیچھے بیٹھے۔ مدینہ میں حضورؐ تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے ہاں ٹھہرے جب کہ حضرت ابوبکرؓ نے بنی حارث بن خزرج کے محلے حُح میں خزرج کے خاندان اغر کے رئیس حضرت خارجہؓ بن زید کے ہاں قیام کیا۔ حضرت ضیبؓ بن اساف اور حضرت حارثؓ بن نعمان کے ہاں ٹھہرنے کی روایات بھی ملتی ہیں۔

(طبقات، منذ ابوداؤد، سیرت ابن ہشام، خلفائے راشدین)

سوال: مدینے کی آب و ہوا ناموافق ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ بتائیے آپ کو آرام کیسے آیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ زندگی سے مایوس ہو گئے حضرت عائشہؓ نے حضورؐ سے یہ کیفیت بیان کی۔ حضورؐ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ دعا مقبول ہوئی اور نہ صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ شفا یاب ہوئے بلکہ مدینہ کی آب و ہوا مہاجرین کے لئے مکہ سے بھی بہتر ہو گئی۔

(صحیح بخاری، طبقات، صدیق اکبرؓ، خلفائے راشدین، سیرۃ صدیق اکبرؓ)

سوال: حضورؐ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم کیا تو کس صحابی کو حضرت ابوبکرؓ کا بھائی بنایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر انصاری کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دینی بھائی بنایا۔ (صحیح بخاری، طبقات، سیرۃ النبیؐ، سیرت ابن ہشام)

سوال: حضورؐ نے مدینہ میں جس زمین پر مسجد بنائی وہ دو تہیم بچوں کی تھی۔ بتائیے اس کی قیمت کس نے ادا کی؟

جواب: حضورؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے زمین کی قیمت دلوا دی۔

(فتح الباری، خلفائے راشدین، طبقات، فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے غزوہ بدر میں کس طرح حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: سب سے پہلے حضرت صدیق اکبرؓ نے حضور کو جاٹھاری کا یقین دلایا۔ حضورؐ کے لئے میدان جنگ کے کنارے سائبان بنایا گیا تو صدیق اکبرؓ شمشیر برہنہ لے کر حفاظت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لڑائی سے پہلے حضورؐ نے ہرجو د ہو کر دعا مانگی تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ آپؐ کی روئے مبارک کو آپؐ کے شانوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ابوبکرؓ یمینہ کی قیادت کر رہے تھے۔

(زرکانی، صحیح بخاری، سیر الصحابہ، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: بتائیے غزوہ بدر کے اسیروں کو کس صحابی کے مشورے پر چھوڑا گیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے مشورے پر حضورؐ نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

(بخاری، سیر الصحابہ، المغازی، طبقات)

سوال: غزوہ احد میں حضرت ابوبکرؓ ثابت قدم رہے۔ جنگ کے اختتام پر کن لوگوں نے مشرکین کا تعاقب کیا؟

جواب: حضورؐ نے ایک جماعت مشرکین کے تعاقب کے لئے روانہ کی تو حضرت ابوبکرؓ صدیقؓ بھی اس میں شامل تھے۔ (بخاری، سیر الصحابہ، سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ بنی مصطلق اور واقعہ اقلک کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا کیا خاص تعلق ہے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ بھی اس غزوے میں شریک تھے اور واقعہ اقلک میں آپؐ کی بیٹی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی گئی تھی۔ تہمت لگانے والوں میں حضرت مصطلق بن اثاثہ بھی شامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی کفالت بند کر دی تھی۔ آیت برأت کے نزول کے بعد انہوں نے پھر سے کفیل بننا پسند کیا۔

(بخاری، سیر الصحابہ، مجازین، الزماج مطبعا)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کون سے بیٹے غزوہ بدر اور غزوہ خندق میں مشرکین مکہ کے ساتھ تھے؟

جواب: عبدالرحمن بن ابوبکر۔ یہ بعد میں اسلام لائے تھے۔

(بخاری، سیر الصحابہ، اصحاب، طبقات، صحابہ کرام کا عہد زریں)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے غزوہ بدر اور احد کے علاوہ کن غزوات و سرایا میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ بہت سی جنگوں میں شامل ہوئے جن میں سریہ ام قرظہ، غزوہ خیبر، سریہ بنو کلاب، سریہ ذات السلاسل، سریہ سیف البحر، غزوہ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(بخاری، طبقات، زاد المعاد، سیر الصحابہ، اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کی۔ بتائیے آپؓ امیر حج کب بنے؟

جواب: ۹ ہجری میں حضور بعض دینی امور کی وجہ سے حج کے لئے نہ جاسکے۔ آپؓ نے تین سو مسلمانوں کا قافلہ مکہ روانہ کیا اور حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج مقرر فرمایا۔ آپؓ نے اپنے قربانی کے جانور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ بھیج دیئے تھے۔ قرآن میں اس حج کو حج اکبر کہا گیا ہے۔

(فتح الباری، محمد رسول اللہ، مختصر سیرت الرسول، اسوۃ صحابہ، سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضرت ابوبکرؓ کس آیت کو سن کر رونے لگے تھے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ حضور اقدسؐ کے ساتھ تھے۔ جب آیت الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ نازل ہوئی تو عام صحابہؓ خوش ہوئے جبکہ آپؓ رونے لگے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ دین مکمل ہو گیا ہے اس لئے حضورؐ زیادہ عرصہ تک دنیا میں نہ رہیں گے۔

(فتح الباری، زاد المعاد، اسد الغابہ، سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت اسامہؓ کے کس لشکر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی شریک تھے؟
 جواب: صفر ۱۱ ہجری میں حضورؐ نے حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں شام کی طرف روانہ فرمایا۔ اس کا مقصد غزوة موتہ کا بدلہ لینا تھا۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی شریک تھے۔ لشکر نے مدینے سے باہر برف کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اسی اثنا میں حضورؐ علیل ہو گئے تو حضرت اسامہ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوعبیدہ اور بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ مدینے واپس آ گئے۔

(صحیح بخاری، اسد الغابہ، اسوۃ صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ کے وصال سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کتنی نمازیں پڑھائیں؟
 جواب: پنجشنبہ کی عشاء کے وقت سے لے کر دو شنبہ کی فجر کے وقت تک سترہ نمازیں پڑھائیں۔
 (سیرۃ الصديق، سیرۃ خلیفۃ الرسول، طبقات)

سوال: اپنی علالت کے دوران حضورؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں کیا ہدایات دیں؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”مسجد کے رخ کوئی دروازہ ابوبکرؓ کے دروازے کے سوا باقی نہ رکھا جائے۔“
 (صحیح بخاری، اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ کی وفات کے وقت جب حضرت عمرؓ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے تو حضرت ابوبکرؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؐ نے حمد و ثنا کے بلند لوگوں سے کہا: ”اے لوگو! جو شخص محمدؐ کی پرستش کرتا تھا تو وہ جان نے کہ محمدؐ وفات پا گئے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ کبھی نہیں مرے گا۔“ پھر آپؐ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۱۴۴ تلاوت فرمائی۔

(القرآن، صحیح بخاری، زاد العاد، طبقات، سیر الصحابہ)

سوال: خلافت کا فیصلہ کرنے کے لئے انصار مدینہ ثقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہوئے۔ یہ کون سی جگہ تھی؟

جواب: یہ ایک حویلی یا چوپال تھی جو خزرج کے رئیس حضرت سعد بن عبادہ کی ملکیت تھی۔ (طبقات، سیر الصحابہ، تاریخ طبری)

سوال: خلافت کے بارے میں حضرت سعد بن عبادہ کی کیا رائے تھی؟

جواب: وہ رسول اللہ کا ساتھ دینے کی وجہ سے انصار کو خلافت کا حق دار سمجھتے تھے۔

(بخاری، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ، سیرۃ النبی)

سوال: حضرت حباب بن منذر نے خلافت کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: ان کا خیال تھا کہ ایک امیر مہاجرین میں سے لیا جائے اور ایک انصار میں سے۔

(بخاری، طبقات، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ اپنے ساتھ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو لے کر روانہ ہوئے تو کن سے ملاقات ہوئی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کو انصار کے جمع ہونے کی اطلاع ملی تو آپؓ اپنے دو ساتھیوں

کے ساتھ ثقیفہ بنو ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت معن بن

عدی انصاری اور حضرت عویم بن ساعدہ انصاری ملے اور ثقیفہ بنو ساعدہ میں

ہونے والی بات چیت سے آگاہ کیا۔ (طبقات، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری)

سوال: بعض دوسرے انصار کے علاوہ کن دو جلیل القدر انصاری صحابہ نے بھی

مہاجرین کی حمایت کی؟

جواب: حضرت زید بن ثابت اور حضرت بشیر بن سعد نے کہا کہ خلافت مہاجرین کا

حق ہے۔ (صحیح بخاری، سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ، اسوۃ صحابہ)

سوال: ۱۲-۱۳ ربیع الاول ۱۱ ہجری کی درمیانی شب کن اصحاب نے سب سے پہلے

حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی؟

جواب: صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے حضرت عمرؓ اور انصار میں سے حضرت بشیرؓ بن سعد نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر باقی خاص صحابہؓ نے۔

(صحیح بخاری، طبقات، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ)

سوال: بتائیے عام لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر کب بیعت کی؟

جواب: دوسرے دن ۱۳ ربیع الاول ۱۱ ہجری کو عامۃ المسلمین مسجد نبوی میں جمع ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (بخاری، الہدایہ والنہایہ، طبقات، صدیق اکبرؓ)

سوال: حضرت ابو بکرؓ نے اپنے پہلے خطبے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: بیعت عامہ کے بعد آپؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد بعض دوسری باتوں کے علاوہ آپؓ نے فرمایا: ”اگر میں سیدھے راستے پر چلوں تو میری مدد کرو اور اگر غلطی کروں تو میری اصلاح کرو۔ تم میں سے جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے یہاں تک کہ اس کا حق دلوادوں، اور تم میں سے جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک کہ اس سے حق لے لوں۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت فرض نہیں ہوگی۔“

(بخاری، الہدایہ والنہایہ، تاریخ ابن جریر، خلفائے راشدین)

سوال: کیا حضرت سعدؓ بن عبادہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کی تھی؟

جواب: ابن اثیر، ابن حجر عسقلانی اور حافظ ابن عبد البر نے لکھا ہے کہ انہوں نے بیعت نہیں کی اور دن برداشتہ ہو کر شام کے شہر حوران چلے گئے تھے۔ جب کہ علامہ ابن جریر طبری، اور احمد بن حنبل کی روایات ہیں کہ انہوں نے بیعت کی

تھی۔ صاحب کنز العمال نے بھی یہی کہا ہے۔

(اسد الغابہ، اصابہ، استیعاب، تاریخ طبری، مسند احمد)

سوال: بتائیے میراث رسول کے بارے میں ازواج مطہرات نے حضرت ابوبکرؓ سے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: بیعت سے چند دن بعد حضرت عائشہ صدیقہ کے سوا تمام ازواج مطہرات نے حضرت عثمان غنیؓ کے ذریعے حضرت ابوبکرؓ سے حضورؐ کی وراثت کا مطالبہ کرنا چاہا تو حضرت عائشہ نے ان سے کہا: ”کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتیں، کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ فرمایا کرتے تھے، میرے مال میں وراثت جاری نہیں ہوگی۔ میں جو کچھ چھوڑوں گا صدقہ ہوگا۔“ ازواج مطہرات خاموش ہو گئیں۔

(بخاری، میرۃ، خلیفۃ الرسول، طبقات، اسد الغابہ، استیعاب)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے باغ فدک اور خیبر کی جائیداد کے بارے میں کیا فیصلہ کیا؟

جواب: حضرت فاطمہ الزہراءؓ اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے حضرت ابوبکرؓ سے مطالبہ کیا کہ خیبر کے باغات اور فدک کی جائیداد حضورؐ کی میراث کے طور پر ان میں تقسیم کر دی جائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس جائیداد کا وہی انتظام کیا جو رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں تھا۔ وہ سال بھر کے لئے اس میں سے اہل بیت کا نفقہ نکالتے تھے۔ اس کے بعد جو باقی بچ جاتا اسے خدا کا مال قرار دے کر مسافروں، غریبوں، مسکینوں اور اہل حاجت پر صرف کر دیتے۔

(صحیح بخاری، مسند احمد، طبقات، سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس فیصلے پر حضرت فاطمہ الزہراءؓ کا کیا رد عمل تھا؟

جواب: اس کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں: وہ حضرت ابوبکرؓ سے ناراض ہو گئیں اور آخر وقت تک ناراض رہیں۔ انہیں رنج ہوا۔ وہ ناراض ہوئیں لیکن بعد میں

راضی ہو گئیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا آپؐ نے رسول اللہؐ سے جو کچھ سنا اس پر عمل کریں۔ حضرت فاطمہؓ کی بیماری میں حضرت ابوبکرؓ ان کی عیادت کے لئے گئے اور صورت حال واضح کی تو حضرت فاطمہؓ خوش ہو گئیں اور غبار دل میں باقی نہ رہا۔

(صحیح بخاری، طبقات، مسند احمد، البدایہ والنہایہ، شرح نہج البلاغہ)

سوال: خلیفہ کی حیثیت سے حضرت ابوبکرؓ نے سب سے پہلا حکم کونسا جاری کیا؟
 جواب: لشکر اسامہؓ کی روانگی کا حکم۔ بہت سے صحابہ کرامؓ کی مخالفت کے باوجود آپؐ نے فرمایا کہ جس لشکر کو رسول اللہؐ نے خود روانگی کا حکم دیا تھا میں اسے نہیں روک سکتا۔
 (اسوۃ صحابہ، فتوح البلدان، تاریخ الخلفاء، تاریخ طبری)

سوال: بتائیے لشکر اسامہؓ کیوں روانہ کیا گیا تھا اور یہ کب واپس آیا؟
 جواب: جنگ موتہ کا بدلہ لینے کے لئے رسول اللہؐ نے اپنے مرض وفات میں حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر کی روانگی کا حکم دیا تھا۔ جنگ موتہ میں حضرت اسامہؓ کے والد حضرت زید بن حارثہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ یہ لشکر رسول اللہؐ کی وفات کے انیس دن بعد مدینے سے روانہ ہوا اور تقریباً چالیس دن یا ستر دن کے بعد کامیاب واپس آیا۔

(فتوح البلدان، تاریخ الخلفاء، تاریخ طبری، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے آغاز ہی میں فتنہ اربداء اٹھ کھڑا ہوا بتائیے اس میں کون کون لوگ شامل تھے؟
 جواب: قریش مکہ، مہاجرین و انصار مدینہ، بنو ثقیف طائف اور مزینہ، غفار، جمہیہ، یثی، اسلم، خزاعہ اور اشجع قبائل کے علاوہ سارے عرب کے کم و بیش چالیس قبائل اس فتنے میں شامل تھے۔

(البدایہ والنہایہ، تاریخ الخلفاء، اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے ان مرتدین میں کون سے لوگ شامل تھے؟

جواب: مرتدین کے گروہ میں تین قسم کے لوگ تھے۔ وہ لوگ جو پھر سے مشرک ہو گئے تھے جیسے یمن، عمان، بحرین اور حضرموت کے بعض قبائل۔ دوسرے وہ قبائل جنہوں نے اسود غنسی، مسیلہ کذاب، سجاح اور ظلیحہ جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کی پیروی اختیار کر لی تھی۔ ان میں ملک کے جنوب، شمالی وسطی علاقے اور مشرقی حصے کے قبائل شامل تھے۔ تیسری قسم کے لوگوں میں ایسے افراد تھے جو اسلام سے کلی طور پر تو منحرف نہ ہوئے تھے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ان میں عس، ذبیان، کنانہ، فزارہ اور غطفان کے قبائل تھے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، جہاد صدیق)

سوال: اسود غنسی کون تھا۔ اس نے کس علاقے میں نبوت کا دعویٰ کیا؟

جواب: اس کا اصل نام عبیلہ یا عبملہ بن کعب تھا۔ سیاہ رنگ کی وجہ سے اسود مشہور ہوا۔ چہرہ چھپائے رکھتا اس لئے اس کا لقب ذوالخمار تھا۔ یمن کے قبیلے مدحج کی شاخ غنسی سے تعلق تھا اور وہیں کہف حضار کے مقام پر پیدا ہوا اور پلا بڑھا۔ بہت بڑا کاہن، شعبدہ باز اور باتوئی تھا۔ رسول اللہ کے عہد میں اہل یمن نے اسلام قبول کیا تو ایرانی گورنر باذان بھی مسلمان ہو گیا۔ حضور نے باذان کو یمن کی گورنری پر بحال رکھا۔ باذان کے انتقال کے بعد حضور نے باذان کے بیٹے کو شہر یمن کا گورنر بنا کر بعض علاقوں کے اختیارات صحابہ میں تقسیم کر دیئے۔ ان عمال کے علاوہ تعلیم و تبلیغ کے لئے معلمین بھیجے جن کا امیر حضرت معاذ بن جبل انصاری کو بنایا۔

(تاریخ اسلام، البدایہ والنہایہ، فروع البلدان، تاریخ ابن اثیر)

سوال: بتائیے اسود غنسی نے نبوت کا دعویٰ کب کیا اور کیسے اقتدار حاصل کیا؟

جواب: ۱۰ ہجری کے آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا اور قبیلہ مدح کو اپنے ساتھ ملا کر پہلے

نجران، صنعاء اور یمن کے وسیع علاقے پر قبضہ کر لیا۔ (تاریخ اسلام، تاریخ ابن اثیر، اسوہ صحابہ)

سوال: رسول اللہ کو کس نے اسود عنسی کی اطلاع دی اور آپ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: حضرت عمرو بن حزم اور حضرت خالد بن سعید نے مدینہ پہنچ کر حضور کو یمن کے

حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت طاہر بن ابی ہالہ اور

حضرت معاذ بن جبل یمن کے پہاڑوں میں پناہ گزین تھے۔ حضور نے حضرت

دبیر بن عکس بن ازدی کے ذریعے انہیں حکم بھیجا کہ اپنے حامیوں کو ساتھ لے کر

اسود عنسی پر حملہ کریں۔ قیس بن مہیرہ کو فوج دے کر ان کی مدد کے لئے بھیجا۔

(تاریخ اسلام، تاریخ طبری، فتوح البلدان، عرب کا ارتداد)

سوال: بتائیے جھوٹے نبی اسود عنسی کا کیسے خاتمہ ہوا؟

جواب: یمن میں اہل ایران کا ایک گروہ اسود عنسی کے خلاف تھا۔ ان میں ایک

مسلمان امیر فیروز دہلی بھی تھے۔ وہ شہر تین باذان کی بیوہ آزاد کے چچا زاد

بھائی تھے جسے اسود عنسی نے زبردستی اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔ ادھر اسلامی

فوجوں نے اسود عنسی کے گھر اور شہر کا محاصرہ کر لیا اور رات کو فیروز دہلی خفیہ

طور پر آزاد سے ملے اور اسے اسود عنسی کو قتل کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اسود عنسی

شراب کے نشے میں تھا۔ حضرت فیروز دہلی نے اسے قتل کر دیا۔ قیس بن

مہیرہ شہر کی فسیل پر چڑھ گئے اور اسود کی ہلاکت کا اعلان کر دیا۔ اس کے

زیادہ پیروکار بھاگ گئے اور کچھ مارے گئے۔ (تاریخ اسلام، عرب کا ارتداد)

سوال: اسود عنسی کب مارا گیا اور حضور کو اس کی اطلاع کیسے ملی؟

جواب: نبوت کا جھوٹا دعویٰ دار اسود غسی رسول اللہ کی رحلت سے پانچ دن پہلے مارا گیا۔ ایک روز بعد آپؐ نے فجر کے وقت فرمایا تھا: ”کل مبارک گھرانے کے ایک مبارک فرد نے اسود کو قتل کر ڈالا ہے“۔ قاصد کے ذریعے باقاعدہ اطلاع حضورؐ کی وفات کے دس دن بعد مدینے پہنچی۔

(فتوح البلدان، تاریخ اسلام، استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت کی سب سے پہلی خوشخبری کونسی تھی؟

جواب: رسول اللہؐ کی وفات کے دس دن بعد جھوٹے نبی اسود غسی کے قتل اور صنعاء اور نجران کے مرتدین کے خاتمے کی اطلاع۔ (البدایہ والنہایہ، فتوح البلدان، استیعاب)

سوال: کس جھوٹے نبی نے دعویٰ کیا تھا کہ حضورؐ نے اسے اپنی نبوت میں دعویٰ بنا دیا تھا؟

جواب: یمامہ کے قبیلے بنو حنیف کے مدعی نبوت مسیلہ کذاب نے۔ وہ ۹ ہجری میں بنو حنیف کے وفد کے ساتھ مدینے آیا اور حضورؐ سے ملاقات کے بعد واپس جا کر دعویٰ کیا۔ (تاریخ اسلام، سیرت ابن ہشام، طبقات، مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بتائیے مسیلہ کذاب کون تھا؟

جواب: جھوٹا مدعی نبوت اور بہت بڑا شعبدہ باز تھا۔ چند لغو فقرے گھڑ کر کہتا تھا کہ یہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔

(زاد المعاد، سیرت ابن ہشام، طبقات، تاریخ ابن اثیر)

سوال: ”تیرا انجام مجھے خواب میں دکھا دیا گیا ہے“۔ حضورؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے تھے؟

جواب: مدعی نبوت مسیلہ کذاب سے۔ اس نے حضورؐ سے کہا تھا کہ اگر آپؐ اپنے بعد مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں ابھی بیعت کر لیتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا تھا: ”جانشین تو در کی بات ہے، میں تمہیں یہ چھڑی بھی دینا پسند نہیں

سوال: صحابہ کرامؓ نے کب کہا: "میں آپؐ کی رسالت میں شریک ہوں نصف ملک"؟

جواب: صحابہ کرامؓ نے حضورؐ کو لکھا تھا: "میں آپؐ کی رسالت میں شریک ہوں نصف ملک میرا اور نصف قریش کا"۔ بتائیے آپؐ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے لکھا تھا: "مجھ کو معلوم ہو کہ ملک اللہ کا ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے۔ اور آخرت کی بہتری پر ہیزگاروں کے لئے ہے"۔ اس مکتوب مبارک کے بھیجنے کے چند دن بعد حضور اقدسؐ نے وصال فرمایا۔ (تاریخ اسلام، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد، سیرۃ النبی)

سوال: مسیلمہ کذاب سنگدل اور بے رحم شخص تھا اس نے لوگوں کو کیسے ساتھ ملایا؟

جواب: وہ شعبدہ بازی، ظلم و تشدد اور لالچ سے لوگوں کو اپنا پیرو کار بناتا۔ اس طرح اس نے تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار جنگجو اپنے ساتھ ملائے۔ (زاد المعاد، سیرت ابن ہشام، طبقات)

سوال: بتائیے مسیلمہ کذاب نے کس صحابیؓ کو شہید کر دیا تھا؟

جواب: حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت کے آغاز میں حضرت حبیبؓ بن زید انصاری مدینہ سے مدینہ آ رہے تھے کہ مسیلمہ کے ہتھے چڑھ گئے۔ اس نے نبیؐ نہ ماننے پر انہیں آجے درازی سے شہید کر دیا۔ حضرت حبیبؓ مشہور صحابیہ حضرت ام عمارہؓ کے فرزند تھے۔

(سوء صحابہ، تاریخ اسلام، اہد الغابہ، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عکرمہؓ کو مسیلمہ کی سرکوبی کا حکم دیا تھا۔ بتائیے اور کون سے جرنیل صحابہؓ نے بھی حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابو بکرؓ نے حضرت بشر حبیلؓ بن حسہ کو حضرت عکرمہؓ کی مدد کے لئے مقرر کیا اور تاکید کی مدد پہنچنے سے پہلے جنگ نہ چھیڑیں۔ حضرت عکرمہؓ

مسیلہ کی طاقت کا اندازہ نہ کر سکے اور لڑائی چھیڑ دی۔ نتیجتاً پسپا ہوئے۔ حضرت شرحبیلؓ کے ساتھ بھی یہی صورت ہوئی لیکن انہوں نے پیچھے ہٹ کر چھیڑ چھاڑ جاری رکھی۔ اسی اثنا میں امیر المؤمنینؑ کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید بھی پہنچ گئے۔ مدینہ سے مہاجرین اور انصار کی ایک اور جمعیت بھی روانہ کر دی گئی۔ یمامہ کے میدان میں زبردست لڑائی ہوئی۔ مسیلہ پر حضرت وحشیؓ بن حرب اور حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری نے بیک وقت حملہ کیا اور دونوں نے اس کے جسم سے پار ہو گئے۔

(البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، خالد سیف اللہ، اسد الغابہ)

سوال: بتائیے مسیلہ کذاب کے خلاف سب سے بڑی جنگ یمامہ کب لڑی گئی؟
جواب: یہ جنگ ۱۱ ہجری کے آخر میں یا ۱۲ ہجری کے شروع میں لڑی گئی۔ اس میں مرتدین کے دس ہزار آدمی مارے گئے اور تقریباً ایک ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ تین سو انصار و مہاجر تھے۔ قرآن پاک کے سات سو حفاظ بھی شہید ہوئے۔ جس جگہ مرتدین مارے گئے اس کا نام حدیقۃ الموت مشہور ہو گیا۔

(فتوح البلدان، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، سیرت ابن ہشام)

سوال: طلحہ بن خویلد اسدی کون تھا؟ اس نے کن قبائل کو ساتھ ملا یا؟
جواب: یہ شخص بنو اسد بن خزیمہ کے سرداروں میں سے تھا اور عرب کے مشہور بہادریوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ ۹ ہجری میں اپنے قبیلے کے ساتھ اسلام لایا۔ عہد رسالت کے آخر میں صحرا میں پانی کا پتہ بتانے کے اتفاقی واقعے کو اپنا معجزہ بنا کر نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اسد اور طے کے قبائل کو اپنا پیروکار بنا لیا۔

(سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ، سیرت سرور عالم، سیرت رسول عربیؐ، تاریخ طبری)

سوال: رسول اللہؐ نے طلحہ کی سرکوبی کے لئے کس جرنیل صحابیؓ کو روانہ فرمایا؟

جواب: نبی مکرمؐ کو جھوٹے نبی کی اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت ضرارؓ بن الازور اسدی کو بنو اسد کا عامل مقرر فرمایا اور طلیحہ اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کا حکم دیا۔

(طبقات، تاریخ طبری، عرب کا ارتداد اور اس کا انحداد)

سوال: بتائیے حضورؐ کے وصال سے پہلے طلیحہ کو کیسے شکست ہوئی اور اس نے دوبارہ کیسے زور پکڑا؟

جواب: حضرت ضرارؓ نے واردات کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اور طلیحہ نے سمیرا کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ ایک دن ایک مسلمان مجاہد نے اسے دیکھ لیا۔ اس پر تلواز چلائی۔ وہ بچ گیا اور مشہور کر دیا کہ اس پر تلواز اثر نہیں کرتی۔ وہ اسلامی لشکر کی طرف بڑھا تو حضرت ضرارؓ نے اسے عبرتناک شکست دی۔ اسی دوران رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ حضرت ضرارؓ واپس آگئے، طلیحہ نے پھر زور پکڑا۔ اس کے ایک ساتھی عینیہ بن حصن فرازی نے لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا کہ دیکھو محمد کا انتقال ہو گیا لیکن ہمارا نبی زندہ ہے۔ قبیلہ غطفان بھی اس کا پیروکار بن گیا۔ اس نے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مقام البرق اور ذوالقصبہ بھیج دیا اور خود ایک بڑی فوج کے ساتھ یزاعہ میں ڈیرے ڈال دیئے۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، تاریخ اسلام، اسد الغابہ، اصابہ)

سوال: طلیحہ کی سرگرمیوں کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ کو برابر اطلاعات ملتی رہیں۔ بتائیے آپؓ نے اس کا کیسے سدباب کیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے حضرت خالد بن ولیدؓ یزاعہ کی طرف بڑھے تو عینیہ اپنے ساتھیوں سمیت مقابلے پر آیا۔ جب کہ طلیحہ وحی کے انتظار کا بہانہ بنا کر ایک طرف چادر اوڑھ کر لیٹ گیا۔ جنگ پورے زور سے شروع ہوئی۔ طلیحہ نے پہلے سے بھاگنے کی تیاری کی ہوئی تھی۔ مسلمانوں کا دباؤ بڑھا تو وہ اپنی

بیوی کو ساتھ لے کر بھاگ گیا اور شام جا کر بنو کلب میں پناہ لی۔

(استیعاب، تاریخ طبری، فتوح البلدان، خالد سیف اللہ)

سوال: بتائیے نبوت کے جھوٹے دعویدار طلیحہ کا کیا انجام ہوا؟

جواب: جب اس نے سنا کہ بنو اسد اور بنو غطفان مسلمان ہو گئے ہیں تو خود بھی اسلام

قبول کر لیا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کے ہاتھ پر بیعت کی پھر اپنے قبیلے

میں واپس آ گیا۔ مجاہدین کے ہاتھ مل کر ایرانیوں کے خلاف کئی معرکوں میں

حصہ لیا۔ جنگ نہادند یا کسی ایسے ہی دوسرے معرکے میں شہید ہوا۔

(تاریخ اسلام، تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن اثیر، اسد الغاب)

سوال: حضرت ابو بکرؓ کے خلافت سنبھالتے ہی کن قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا؟

جواب: مکہ مکرمین زکوٰۃ میں بنو غطفان، بنو فزارہ، بنو مرہ، بنو عیس، بنو کنانہ اور بنو ذبیان

کے علاوہ بعض دوسرے قبائل شامل تھے۔

(الصدیق ابوبکرؓ، اسد الغاب، عرب کا تہذیبی ارتداد اور اس کا سد باب)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مکہ مکرمین زکوٰۃ کی گفتگو سن کر کیا کہا؟

جواب: جب بعض صحابہؓ نے بھی تشویشناک صورتحال پر نرم رویہ اختیار کرنے کا مشورہ

دیا تو امیر المؤمنینؓ نے کہا: ”خدا کی قسم! (اگر فرض زکوٰۃ میں سے) ایک رسی

کا ٹکڑا بھی دینے سے لوگ انکار کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔“

(صحیح بخاری، سیرۃ صدیق اکبرؓ، تاریخ طبری، تاریخ الخلفاء)

سوال: خلیفہ اولؓ نے مدینہ کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے؟

جواب: مرتدین کے حملے سے بچاؤ کے لئے انہوں نے حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمنؓ

بن عوف، حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ، حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت عبداللہؓ

بن مسعود کی سرکردگی میں شہر کے ناکوں پر حفاظتی دستے تعینات کر دیئے۔

(الصدیق اکبرؓ، تاریخ ابن اثیر، طبقات، تاریخ اسلام)

سوال: مدینہ پر کن قبائل نے حملہ کیا اور اسے کیسے روکا گیا؟

جواب: بنو اسد اور غطفان کے بددیوں نے اپنے آپ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ ذحلی کے مقام پر رہا اور دوسرے نے مدینے پر حملہ کر دیا۔ ناکوں پر متعین دستوں نے حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی۔ وہ اہل مدینہ کی ایک جماعت کے ساتھ مرتدین کے مقابلے پر آئے۔ انہیں شکست دی۔ پھر مرتدین کے دوسرے حصے سے مقابلہ ہوا۔ مرتدین کے حلیف قبائل بھی ان سے آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے راتوں رات ایک بڑا لشکر جمع کر کے صبح ہوتے ہی حملہ کر دیا۔ سردار لشکر (طلیحہ کا بھائی) حبال مارا گیا۔ مسلمانوں نے ذوالقصد تک ان کا تعاقب کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت نعمان بن مقرن کو ایک دستے کے ساتھ وہاں ٹھہرایا اور خود مدینہ آگئے۔ (الصدیق اکبرؓ، تاریخ طبری، تاریخ الخلفاء)

سوال: بتائیے مرتدین زکوٰۃ کے خلاف مہم کا کیا رد عمل ہوا؟

جواب: بعض قبائل نے فوراً زکوٰۃ کی رقم بھجوا دی لیکن زبیر اور عیس کے قبائل نے اپنے قبیلوں کے مسلمانوں کے اعضا کاٹ کر انہیں بے دردی سے شہید کر ڈالا۔ (الہدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کو مسلمانوں پر مظالم کی خبر پہنچی تو آپؓ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: حضرت اسماءؓ بن زید اپنی کامیاب مہم سے واپس آئے تو صدیق اکبرؓ نے ان کو مدینے کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور دوسرے مسلمانوں کو ساتھ لے کر ذوالقصد روانہ ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے مشورے پر خود واپس آگئے اور لشکر روانہ کر دیا۔ اسلامی لشکر نے مقام ابرق پر عیس، زبیر، بکر اور ثعلبہ کے مرتدین کو شکست دی اور بنو زبیر، عیس کے ظالموں کو قتل کیا گیا۔ (الصدیق اکبرؓ، الہدایہ والنہایہ، تاریخ طبری)

سوال: خلیفہ اولؓ نے ملک بھر میں پھیلے ہوئے مرتدین اور باغیوں کا قلع قمع کیسے کیا؟

جواب: مدینہ کے قرب و جوار کے مرتدین سے نمٹنے کے بعد دور دراز کے باغیوں سے مقابلے کے لئے آپؐ نے گیارہ لشکر ترتیب دیئے۔ ہر لشکر کا الگ سپہ سالار تھا۔ پھر ان کے ذمے کام لگائے گئے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کو بزانہ میں طلحہ اسدی اور پھر مالک بن نویرہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل یمامہ جا کر مسیلہ کذاب اور بنو حنیفہ کے لئے حضرت شرجیلؓ بن حسہ عکرمہؓ کی مدد کے لئے اور پھر کندہ اور حضرموت کے مرتدین کے لئے۔ حضرت مہاجرؓ بن امیہ کو صنعاء میں اسود غنسی کے پیروکاروں کے لئے۔ حضرت حذیفہؓ بن محسن کو عمان کے مرتدوں کے لئے۔ حضرت سویدؓ بن منقرن یمین میں اہل تہامہ کے لئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص عرب و شام کی سرحد کے قریب بنو قضاہ کے لئے۔ حضرت طریفہؓ بن حاجز کو بنو سلیم اور بنو ہوازن کے لئے۔ حضرت علاءؓ بن حفص کو بحرین کے مرتدین کے لئے۔ حضرت عرفجہ بن ہرثمہ کو اہل مہرہ کے لئے۔ حضرت خالدؓ بن سعید کو ملک شام کی سرحد پر روانہ کیا گیا۔

(الصدیق اکبرؓ، خالد سیف اللہ، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری)

سوال: بتائیے قبیلہ طے اور بنو جدیلہ کو واپس اسلام پر لانے میں حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عدیؓ بن حاتم نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے قبیلہ طے کے مرتدین کو تین دن کی مہلت دی۔ ان کے سردار حضرت عدیؓ بن حاتم نے (جو اپنے اسلام پر قائم تھے) انہیں سمجھا بچھا کر ساتھ ملا لیا۔ قبیلہ طے کے ایک ہزار شہسوار طلحہ کو چھوڑ کر اسلامی لشکر سے آئے۔ بنو جدیلہ کے لوگ بھی تائب ہو گئے اور ایک ہزار جنگجو حضرت خالدؓ کے ساتھ مل گئے۔

(البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، الصدیق اکبرؓ، خالد سیف اللہ، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور نبوت کی جھوٹی دعویٰ ارتجاع کا بھی ساتھ دیا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے اسے گرفتار کیا اور پھر وہ حضرت ضرار بن اذور کے ہاتھوں قتل ہوا۔

(تعم البلدان، وفيات الاعيان، تاريخ طبري، البدايه و النهايه، سيرة خليفه الرسول)

سوال: بتائیے سجاج کون تھی؟ اس نے کب نبوت کا دعویٰ کیا اور اسے کس طرح زوال آیا؟
 جواب: پورا نام امّ صادر سجاج بنت حارث یا بنت اوس تھا۔ بنو تمیم کے قبیلے سے تعلق رکھتی تھی جب کہ ماں بنو تغلب کے عیسائی قبیلے سے تھی۔ کہانت اور خطابت پر عبور حاصل تھا۔ اس لئے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور بنو تغلب، بنو ایاد، شیبان، بنو ربیعہ اور بنو اتمر کے ہزاروں لوگوں کو پیروکار بنا لیا۔ مالک بن نویرہ کو ساتھ ملا کر بنو رباب اور بنو عمرو پر حملہ کیا لیکن شکست کھائی۔ مسیلہ کذاب پر حملہ کے لئے آگے بڑھی لیکن پہلی ملاقات میں اس سے شادی کر لی اور تین دن بعد صلح کی شرط کے مطابق یمامہ کی نصف پیداوار لے کر اپنے وطن الجزیرہ واپس چلی گئی۔ امیر معادیہ کے عہد میں اسلام قبول کیا اور اسی پر بصرہ میں فوت ہوئی۔

(تاريخ ابن خلدون، تاريخ ابن اثير، تاريخ طبري)

سوال: لقیط بن مالک کون تھا؟ عمان اور مہرہ کے مرتدین کا کس طرح خاتمہ کیا گیا؟
 جواب: حضورؐ نے حضرت عمرو بن عاص کو عمان کا عامل مقرر کیا تھا۔ ان کے واپس آنے کے بعد لقیط بن مالک ازدی نے نبوت کا دعویٰ کر کے لوگوں کو پیروکار بنایا اور عمان پر قبضہ کر لیا۔ اہل عمان کو دیکھ کر اہل مہرہ بھی مرتد ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت حذیفہ بن محسن کو مرتدین عمان کے لئے اور حضرت عرفجہ بن ثمرہ کو مرتدین مہرہ کے لئے بھیجا۔ حضرت عکرمہ کو حکم بھیجا کہ مسیلہ سے نمٹنے کے بعد ان دونوں کی مدد کریں۔ عمان اور مہرہ کے سردار

عبید اور جعفر بھی ساتھ مل گئے۔ شہر دبا میں خوزیز جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ عمان کے دس ہزار مرتدین مارے گئے اور کثیر مال غنیمت ہاتھ لگا۔ حضرت عکرمہؓ نے اہل مہرہ کی طرف رخ کیا۔ ان کا ایک سردار ہزیت اپنے ساتھیوں سمیت اسلامی لشکر سے مل گیا۔ دوسرے سردار نے مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ بے شمار مرتدین مارے گئے۔

(تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علاء بن حضری کو بحرین کے مرتدین سے جنگ کے لئے بھیجا تھا۔ بتائیے انہوں نے قتلہ ارتداد کیسے ختم کیا؟

جواب: ۸ یا ۹ ہجری عہد رسالت میں بحرین کے ایرانی گورنر منذر بن سادوی نے حضورؐ کی دعوت پر اسلام قبول کیا تو وہاں کی عرب رعایا بھی مسلمان ہو گئی۔ حضورؐ کے وصال کے بعد منذر بن سادوی کا انتقال ہوا تو اکثر قبائل مرتد ہو گئے ان میں عبد القیس اور بنو بکر شامل تھے۔ قبیلہ عبد القیس کے لوگ اپنے سردار حضرت جارد بن عمرو کے سمجھانے پر پھر سے مسلمان ہو گئے۔ قبیلہ بنو بکر نے ایران کی مجوسی حکومت کی مدد اور دوسرے عرب اور مجوسی قبائل کو ساتھ ملا کر قبیلہ قیس کا محاصرہ کر لیا اور ان کو دوبارہ مرتد ہونے پر مجبور کیا۔ انہوں نے جوصلے سے مقابلہ کیا حتیٰ کہ حضرت علاء بن حضری اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ گئے۔ لشکر اسلامی نے قلعہ جواث میں موجود مرتدین کا محاصرہ کر لیا اور تقریباً ایک ماہ بعد قلعے پر قبضہ کر کے مرتدین کا خاتمہ کر دیا۔ پھر حضرت علاء بن حضری نے بحرین پہنچ کر اسلامی تسلط قائم کیا۔

(تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن اثیر، تاریخ اسلام، اسد الغاب)

سوال: بتائیے بنو قضاعہ کے مرتدین پر کیسے قابو پایا گیا؟

جواب: حضرت ابو بکرؓ نے بنو قضاعہ کی طرف حضرت عمروؓ بن العاص کو بھیجا جنہوں نے اپنی فراست سے ایسی تدابیر اختیار کیں کہ مرتدین تائب ہو گئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص ان سے زکوٰۃ وصول کر کے واپس آئے۔

(تاریخ ابن اثیر، تاریخ اسلام، عرب کا فتہ ارتداد اور اس کا انسداد)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں یمن کے مرتدین کا کیسے خاتمہ ہوا؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد عمرو بن معد یکرب اور قیس بن عبد یغوث جیسے نامور آدمیوں سمیت یمن کے بہت سے لوگ پھر مرتد ہو گئے۔ انہوں نے پورے ملک میں فساد برپا کر دیا اور حضرت فیروڑ دہلی اور دوسرے نامور مسلمانوں کو بے دخل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ قیس بن یغوث نے اسود عتسی کے پیروکاروں کے سردار فالہ کو بھی ساتھ بلا لیا۔ حضرت فیروڑ نے حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع دی۔ انہوں نے حضرت فیروڑ کو یمن میں اپنا نائب مقرر کیا اور عک و اشعریتین کے حاکم طاہر بن ابی ہالہ، سکون و سکا سک کے عامل عکاشہ بن ثور اور یمن کے مسلمان رئیسوں ذوالاطلاع، خوشب اور عمر ذی مران کو حضرت فیروڑ کی مدد کے لئے کہا۔ سب لوگ بڑا لشکر لے کر صنعاء کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں مسلمان قبائل بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ صنعاء میں مقابلہ ہوا قیس شکست کھا کر بھاگا۔ اسی دوران حضرت مہاجر بن امیہ بھی پہنچ گئے۔ مرتدین نے پھر لشکر جمع کر کے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی۔ قیس اور عمرو گرفتار کر کے مدینے بھجوائے گئے اور وہ حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھوں دوبارہ مسلمان ہوئے۔

(تاریخ ابن اثیر، تاریخ طبری، اسد الغابہ، اصحاب)

سوال: بتائیے خلافت صدیقی میں کدہ اور حضرموت کے مرتدین کی سرکوبی کن صحابہؓ کی سرکردگی میں ہوئی؟

جواب: کندہ کے ایک قبیلے بنو عمرو نے حضرت زیادؓ بن لبید کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ قبیلے کے ایک بزرگ بنے حضرت زیادؓ کو بنو عمرو پر شب خون مارنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس طرح بہت سے آدمی مارے گئے اور بہت سے مرد گرفتار ہوئے۔ راتوں میں کندہ کے رئیس اشعث بن قیس نے حملہ کر کے قیدیوں کو چھڑا لیا ان میں سے بنو معاویہ اور ان کے ساتھ سکا سک اور حضرموت کے بہت سے افراد مرد ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ اور حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کو کندہ اور حضرموت کے مردین سے جنگ کے لئے روانہ کیا۔ دشمن قلعہ بند ہو گئے۔ آخر محاصرے سے تنگ آکر امان طلب کی۔ حضرت زیادؓ نے دوسرے تمام لوگوں کو امان دی اور اشعث کو گرفتار کر کے مدینہ بھیج دیا۔ وہاں اشعث نے سچے دل سے توبہ کی اور دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

سوال: بتائیے قنہہ ارتداد کی آخری لڑائی کونسی تھی؟ اس فتنے کو ختم کرنے میں کتنا عرصہ لگا؟

جواب: بعض تاریخ دان کندہ اور حضرموت کی لڑائی کو قنہہ ارتداد کی آخری لڑائی کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک جنگ یمامہ کے ساتھ ہی یہ فتنہ ختم ہو گیا۔

سوال: حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں ایران (عراق عرب) سے کونسی بڑی جنگیں ہوئیں اور کن جرنیل صحابہؓ نے حصہ لیا؟

جواب: ۱۲ ہجری میں عراق عرب کی ابتدائی لڑائیوں میں حضرت خالدؓ بن ولید نے بارسما، بانتیا، ابلہ یا جنگ ذات سلاسل میں حصہ لیا۔ اس دوران حضرت ثنیٰ

بن حارثہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جنگ مذار، جنگ ولجہ، معرکہ اُلیس، امغیشیا کی تسخیر، حیرہ کی فتح، فتح انبار، فتح عین التمر، معرکہ دومتہ الجندل اور جنگ فراض ایسے بڑے معرکے ہیں جن میں حضرت خالد بن ولید، حضرت قحطاع بن عمرو، حضرت ضرار بن ازور، حضرت عیاض بن غنم، حضرت زبرقان بن بدر، حضرت ابولہب جیسے جرنیل صحابہ نے عراق عرب میں ایرانیوں کے خلاف جنگوں میں حصہ لیا۔

(فتوح البلدان، تاریخ ابن اثیر، تاریخ ابن خلدون، تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے فتوحات شام اور رومیوں کے خلاف جہاد میں کن عظیم جرنیلوں نے لشکر اسلامی کی کمان کی؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں شام کی فتوحات ہوئیں اور رومیوں میں معرکہ آرائی ہوئی۔ اس میں حضرت یزید بن ابی سفیان، حضرت شریح بن عمرو، حضرت عمرو بن العاص، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت خالد بن سعید، حضرت خالد بن ولید نے لشکروں کی قیادت کی۔ اس دوران دمشق، بصری، اجنادین، مدائن، ہابل اور یرموک کے میدانوں میں خونریز جنگیں ہوئیں اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، خالد سیف اللہ، تاریخ یعقوبی، فتوح الشام، واندی)

سوال: عراق اور شام کی فتوحات کے علاوہ عہد صدیقی میں اور کون سے خاص علاقے فتح ہوئے؟

جواب: حضرت عثمان بن ابی العاص کے ہاتھوں توج، کرمان اور آس پاس کے علاقے۔ حضرت علاء بن حضرمی کے ہاتھوں زاتہ اور قرب و جوار کے علاقے اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

(۲ تاریخ طبری، فتوح البلدان، تاریخ یعقوبی، خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکرؓ کب بیمار ہوئے؟ اور کتنے دن تک بیماری کا اثر رہا؟
 جواب: ۷۰ بتادی الاخریٰ ۱۳ ہجری کو آپؓ نے غسل کیا، شدید سردی کی وجہ سے بخار
 ہو گیا۔ جس کی شدت مسلسل پندرہ دن تک رہی۔

(سیرۃ الصدیق، صدیق اکبر، خلفائے راشدین، تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کی علالت کے دوران کون سے صحابی نماز پڑھاتے رہے؟
 جواب: کمزوری زیادہ ہو گئی اور مسجد میں آنے کی طاقت نہ رہی تو حضرت عمرؓ کو حکم دیا
 کہ امامت کرایا کریں۔ (تاریخ ابن اثیر، تاریخ الخلفاء، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابو بکرؓ کی علالت کے بارے میں ایک روایت تو یہ ہے کہ سرد موسم میں
 غسل کرنے سے بخار ہو گیا۔ دیگر روایات کیا ہیں؟

جواب: ایک روایت یہ ہے کہ کسی یہودی نے زہریلے چاول کھلا دیئے تھے یا قیر
 پڑے دیئے میں زہر ملا کر بھیجا تھا۔ اس کا اثر بعد میں ظاہر ہوا۔ دوسری یہ کہ
 بقول حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہؐ کی جدائی کے صدمے سے اندر ہی اندر
 گھلتے رہے کہ سوا دو سال بعد شدید بخار ہو گیا۔

(تاریخ طبری، طبقات، مشرک حاکم، تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت ابو بکرؓ نے آنے والے دور کے لئے کس کو خلیفہ منتخب کیا اور کس سے
 عہد نامہ خلافت لکھوایا؟

جواب: اپنی علالت کے دوران ہی انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ منتخب کر دیا اور
 حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے عہد نامہ خلافت لکھوایا اور مجمع عام میں پڑھا گیا۔

(تاریخ ابن اثیر، تاریخ طبری، طبقات، تاریخ الخلفاء، خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے وفات سے پہلے کیا وصیت کی تھی؟
 جواب: آپؓ نے باختلاف روایت بیت المال سے چھ ہزار یا آٹھ ہزار درہم اس

وقت تک وظیفہ لیا تھا۔ فرمایا کہ میری فلاں زمین بیچ کر بیت المال کو رقم واپس کر دی جائے۔ منصب خلافت سنبھالنے کے بعد ایک حبشی غلام، ایک لوٹڈی اور دو اونٹنیوں کا اضافہ ہوا۔ فرمایا یہ میرے جانشین کو دے دی جائیں۔ چنانچہ وفات کے بعد ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات، تاریخ ابن اثیر، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے گھر کا منتظم کون تھا۔ اس کی کتنی رقم امیر المؤمنین کے ذمے تھی؟

جواب: حضرت معقیب بن ابی فاطمہ دوسی گھر کے منتظم تھے۔ ان کے بچیس درہم حضرت ابوبکرؓ کے ذمے تھے۔ جو وصیت کے مطابق اسی وقت ادا کر دیئے گئے۔

(ازالہ الخفاء، تاریخ طبری، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے وفات سے پہلے کونسی جاگیر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے واپس لی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو خیبر اور بحرین میں ایک ایک جاگیر عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے بحرین کی جاگیر حضرت عائشہؓ کو دے دی۔ دورانِ علالت آپؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ وہ اس جاگیر میں دوسرے بہن بھائیوں کو بھی شامل کر لیں۔ (طبقات، ازالہ الخفاء، خلفائے راشدین، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: بتائیے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کب وفات پائی اور آپؓ کی عمر کیا تھی؟

جواب: ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ ہجری بروز دو شنبہ عشاء اور مغرب کی نمازوں کے درمیان آپؓ کا وصال ہوا۔ وفات کے وقت آپؓ کی عمر ۶۳ برس تھی اور مدتِ خلافت دو سال تین مہینے گیارہ دن تھی۔

(طبقات، سیرۃ الصدیق، اسوۃ صحابہ، اصباہ)

سوال: کیا آپؓ جانتے ہیں کہ وصال کے وقت حضرت ابوبکرؓ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: زبان مبارک پر یہ تھا: رَبِّ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَ الْبِحَبْنِي بِالصَّالِحِينَ۔ یعنی اے

یا رب تو مجھ کو مسلمان اٹھا اور صالحین کے ساتھ میرا حشر کرنا۔

(طبقات، سیر الصحابہ، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکرؓ کو کن صحابہؓ نے غسل دیا تھا؟

جواب: وصیت کے مطابق ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس اور ان کے بیٹے عبدالرحمن بن ابی بکر نے۔
(سیر الصحابہ، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کن کپڑوں میں کفنایا گیا؟

جواب: وصیت کے مطابق تین کپڑوں میں۔ بدن پر جو دو چادریں تھیں وہ دھولی گئیں اور ایک چادر مزید لے لی گئی۔ کیونکہ آپؓ نے فرمایا تھا: ”مے کپڑے مردوں سے زیادہ زندوں کے لئے موزوں ہیں۔ کفن تو پیپ اور لہو کے لئے ہے۔“ آپؓ نے یہ بھی فرمایا: ”زندہ مردے سے زیادہ مے کپڑے کا مستحق ہے۔“

(سیر الصحابہ، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: حضرت ابو بکرؓ کو وصیت کے مطابق رسول اللہؐ کی قبر مبارک کے قریب دفنایا گیا۔ بتائیے کن صحابہؓ نے قبر میں اتارا؟

جواب: حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہم نے قبر میں اتارا۔ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں رسول اللہؐ کی قبر مبارک کے قریب اس طرح قبر تیار کی گئی کہ صدیق اکبرؓ کا سر حضورؐ کے شانہ مبارک کے برابر تھا۔
(طبقات، تاریخ طبری، سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت صدیق اکبرؓ کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب: قدموزوں، جسم ڈھیلا پتلا، رنگ گندمی یا گوزا، رخسار کم گوشت، چہرے کی ہڈیاں نمایاں، پیشانی بلند اور کشادہ، آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، کوز میں ذرا خم، بال گھنگھر یا لے، آواز پُر ہوز، کم گو اور پمجیدہ۔

(صحیح بخاری، خلفائے راشدین، سیرۃ الصدیق)

سوال: حضرت ابوبکرؓ سادہ لباس پہنتے اور سادہ غذا کھاتے۔ بتائیے آپؓ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: کپڑے کی تجارت کرتے تھے، کامیاب اور خوشحال تاجر تھے۔ اس سلسلے میں اندرون ملک اور بیرون ملک سفر کئے۔

(سنن ابن ماجہ، سیرۃ الصدیق، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: حضرت ابوبکرؓ ایک سادہ سی انگوٹھی پہنتے تھے۔ بتائیے اس پر کیا لکھا ہوا تھا؟

جواب: اس پر لکھا تھا: نعم القادر اللہ۔ آپؓ یہ انگوٹھی مکتوبات، فرامین اور معاہدوں پر مہر لگانے کے لئے استعمال نہیں کرتے تھے۔ (تاریخ طبری، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کو تقریباً اڑھائی ہزار سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ کیا آپؓ کی کوئی جاگیر بھی تھی؟

جواب: آپؓ ایک خوشحال تاجر تھے۔ خلیفہ بننے پر بیت المال سے وظیفہ نہیں لینا چاہتے تھے۔ بعض صحابہؓ کے اصرار پر ایسا کیا۔ رسول اللہؐ نے خیبر اور بحرین میں جاگیر عطا کی تھی۔ ۴ ہجری میں بنو نضیر کی بدینہ سے بے دخلی کے بعد ان کے اموال سے حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو بزرگوار جبر عنایت فرمایا۔ انہوں نے اس کی بلحاظہ زمین میں کھجور کا باغ لگایا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دے دیا (جو عیالات کے دوران واپس لیا) آپؓ تمام آمدنی راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔ (سیرۃ الصدیق، تاریخ الامت، سنن ابن ماجہ، صحیح بخاری)

سوال: ماں باپ اور بیوی بچوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: والدین کا بہت احترام کرتے اور تمام عمر ان کی خدمت کی۔ اپنی مومنہ بیویوں سے اچھا سلوک کرتے اور خانگی زندگی خوشگوار تھی۔ یتیم اور ام بکر کو کفر پر قائم رہنے کی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔ اولاد سے بے حد پیار

کرتے تھے۔ (سیرۃ الصیغین، طبقات، خلفائے راشدین)
 سوال: ادب و احترام نبوی کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ دھبی
 آواز میں گفتگو کرتے۔ خاندان نبوت سے محبت کا کیا حال تھا؟
 جواب: رسول اللہؐ سے رشتہ نامانگے کی ترغیب حضرت علیؓ کو انہوں نے بھی دی تھی۔
 حضرت فاطمہؓ کے لئے کپڑے اور سامان خریدنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ،
 حضرت عمارؓ، ابن یاسر اور بعض دوسرے صحابہؓ بازار گئے۔ مجلس نکاح میں
 حضرت ابوبکرؓ موجود تھے اور خصمی کا اہتمام حضرت عائشہؓ کے گھر سے ہوا۔
 حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے بچوں حسین کریمین کو گود میں اٹھا لیتے اور
 بہت پیار کرتے۔ حضرت فاطمہؓ کی بیمار داری کے بعد فرمایا: ”میں نے تو گھر
 بار، مال و دولت اور کنبہ و قبیلہ محض اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا اور اسے
 اہل بیعت تمہاری رضا کیلئے چھوڑا ہے۔“

(البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، فتوح البلدان، طبقات)
 سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نظام خلافت اور ملکی نظم و نسق کیسا تھا؟
 جواب: صحابہؓ سے مشورہ کرتے اور اس کے لئے ممتاز مہاجر اور انصار صحابہؓ کو اکٹھا
 کرتے۔ عرب کو متعدد صوبوں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر صوبے کا ایک عامل
 ہوتا۔ دار الخلافہ میں ہر شعبے کا الگ عہدیدار ہوتا۔ حکام کی نگرانی کرتے اور
 ان کا احتساب کرتے۔ بعض جرائم کی سزائیں متعین کیں۔ اخیر عہد حکومت
 میں ایک بیت المال تعمیر کرایا۔ مختلف ذرائع سے جو آمدنی ہوتی اس کا
 معقول حصہ سامان بار برداری اور اسلحہ کی خریداری پر صرف کرتے۔ فوجی
 چھاؤنیوں کا معائنہ خود فرماتے۔
 (تاریخ یعقوبی، التریب و التریب، طبقات، تاریخ الخلفاء)

سوال: بتائیے کمانڈر انچیف کا عہدہ کس خلیفہ کی ایجاد ہے؟ سب سے پہلے کون سے مسلمان اس پر مامور ہوئے؟

جواب: امیر الامراء یعنی کمانڈر انچیف کا عہدہ خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ نے ایجاد کیا۔ سب سے پہلے مسلمان کمانڈر انچیف حضرت خالد بن ولید تھے۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے عوام کی سہولت کے لئے ایک محکمہ افتاء قائم کیا۔ بتائیے اس میں کون سے صحابہؓ تھے؟

جواب: حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ ان کے سوا اور کسی کو فتویٰ دینے کی اجازت نہیں تھی۔

(طبقات، سیرۃ المدینہ، خلفائے راشدینؓ)

سوال: رسول اللہؐ کے قرضوں کی ادائیگی یا وعدوں کو پورا کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: رسول اللہؐ کے قرضوں کو چکانا اور وعدوں کو پورا کرنا بھی خلافت کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ بحرین کی فتح کے بعد جیسے ہی مال غنیمت پہنچا، انہوں نے اعلان عام کر دیا کہ رسول اللہؐ کے ذمے کسی کا کچھ ٹکلتا ہو یا آپؐ نے کسی سے وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آئے۔

(تاریخ یعقوبی، تاریخ طبری، خلفائے راشدینؓ)

سوال: کن صحابہؓ نے حضورؐ کے وعدے پر حضرت ابوبکرؓ سے اپنا حصہ لیا؟

جواب: حضرت جابرؓ نے کہا کہ حضورؐ نے ان کو تین مرتبہ ہاتھوں سے بھر بھر کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں ایسے ہی دیا۔ حضرت ابو بشیرؓ مازنی کے

بیان پر ان کو چودہ سو درہم عطا کئے۔ (طبقات، خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں جزیہ یا ٹیکس کی شرح کیا تھی؟

جواب: ان کے عہد خلافت میں جزیہ یا ٹیکس کی شرح بہت آسان تھی اور یہ ان لوگوں پر عائد تھا جو ادا کر سکتے ہوں۔ اگر کوئی ذمی بوڑھا، اچانچ یا مفلس ہو جاتا تو اسے جزیہ معاف کر دیا جاتا۔ بلکہ بیت المال نے اس کی کفالت کی جاتی۔

(تاریخ یعقوبی، تاریخ طبری، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابو بکرؓ ابتدا میں شاعری بھی کرتے تھے۔ انہیں خطابت پر بھی عبور

حاصل تھا۔ بتائیے وہ اور کن علوم میں ماہر تھے؟

جواب: علم الانساب میں انہیں کمال حاصل تھا۔ خواب کی تعبیر بتانے میں بھی ماہر تھے۔

علم التفسیر سے غیر معمولی شغف تھا۔ ہر آیت کے شان نزول اور اس کے حقیقی

مفہوم سے آگاہ تھے۔ اگرچہ مرفوع احادیث کم ہیں تاہم وہ دربار نبوت میں

اپنے تقرب کی وجہ سے حضورؐ کے ارشادات، طرز عمل اور ان کے اسباب سے

زیادہ باخبر تھے۔ آپؐ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور کئی مرتبہ وحی کی کتابت کی۔

(طبقات، تاریخ الخلفاء، استیعاب، کنز العمال)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اخلاق و عادات کے بارے میں کچھ بتادیں؟

جواب: فطرتاً خوش اخلاق تھے۔ تقویٰ میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ امارت، طلب دنیا اور

جاہ و شہمت سے نفرت تھی۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہ سمجھتے تھے۔

اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرتے اور فیاضی کا یہ سلسلہ تاحیات جاری

رہا۔ اللہ کی مخلوق کو نفع پہنچانے اور اس کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس

کرتے۔ نہایت مہمان نواز تھے۔ قرآن سے خاص شغف تھا۔

(طبقات، موطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، کنز العمال، بخاری)

سوال: خشیت الہی اور خوفِ آخرت کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ کو کونسا لقب مل گیا تھا؟
 جواب: آپؓ خوف سے لرزتے رہتے اور اکثر آپیں بھرتے۔ اس لئے آپؓ کا اَوَّاهُ مُنِيبٌ
 یعنی بہت آہیں بھرنے والا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا لقب پڑ گیا۔

(کنز العمال، موطا امام مالک، مسند احمد)

سوال: قرآن کی کتابت کا سلسلہ رسول اللہؐ کی حیات طیبہ میں ہوا۔ بتائیے حضرت
 ابو بکرؓ نے کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: قرآنِ صحیفوں میں لکھا ہوا ضرور تھا مگر یہ متفرق تھے۔ آپؓ نے انہیں ایک جگہ
 جمع کر دیا۔ پھر ان کے بعد محفوظ رہا اور آخر حضرت عثمان غنیؓ نے اس کے
 متعدد نسخے کرا کر دوسرے شہروں کو روانہ کر دیئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جمع شدہ
 قرآن پاک کا نام صحف رکھا۔ (بخاری، تذکرۃ الحفاظ، قرآن کریم کی ترتیب)

سوال: بتائیے کن خوبیوں کی بنا پر حضرت ابو بکرؓ صحابہ میں پہلے نمبر پر رہے؟
 جواب: سب سے پہلے اسلام لائے۔ سب سے پہلے رسول اللہؐ کی خاطر مشرکین مکہ
 سے لڑے اور زخمی ہوئے۔ مکہ میں سب سے پہلی مسجد بنائی۔ سب سے پہلے
 امیر حج مقرر ہوئے۔ پہلے خلیفہ بنے۔ سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔
 سب سے پہلے خلافت کے لئے اپنا جانشین نامزد کیا۔ سب سے پہلے بارگاہ
 رسالت سے لقب صدیق ملا۔ سب سے پہلے دوزخ سے نجات اور جنت کی
 بشارت ملی۔ سب سے پہلے قرآن پاک جمع کیا۔ سب سے پہلے اپنا مال راہ
 حق میں دیا۔ صحابہؓ میں سب سے پہلے انہوں نے رسول اللہؐ کو داماد بنایا۔
 ایران اور روم کے خلاف سب سے پہلے کارروائیوں کا آغاز کیا۔

(طبقات، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کتنے بہن بھائی تھے؟

جواب: تاریخ میں دو بہنوں حضرت ام فرزدہ اور حضرت قریبہؓ کے بارے میں تفصیلات ملتی ہیں۔ طبری کے بقول دو بھائی معتق اور عقیق بھی تھے۔

(تاریخ طبری، اسد الغابہ، طبقات)

حضرت عمر فاروقؓ

سوال: حضرت عمر فاروقؓ ہجرت نبوی سے چالیس برس پہلے اور عام الفیل سے تیرہ برس بعد پیدا ہوئے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ۔ ان کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں آنحضرتؐ سے جا ملتا ہے۔ والدہ کا نام ختمہ تھا جو ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کے جد اعلیٰ عدی باہمی تازعوں میں ثالث ہوتے اور سفیر بنائے جاتے۔ فوج کا انتظام و اہتمام ہاشم بن مغیرہ کے ذمے ہوتا تھا۔

(خلفائے راشدین، تاریخ دمشق، اصابہ، استیعاب)

سوال: بچپن میں حضرت عمرؓ والد کے حکم پر اونٹ چراتے تھے۔ بعد کے مشاغل کون سے تھے؟

جواب: نسب دانی میں ماہر تھے اور یہ فن اپنے باپ سے سیکھا۔ شہ زوری میں کمال حاصل کیا اور عکاظ کے دنگل میں معرکتہ الآرا کشتیاں لڑیں۔ شہ سواری میں بھی ماہر تھے۔ آپؓ نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھا اور خطابت میں بھی کمال حاصل تھا۔

(الفاروق، خلفائے راشدین، فوج البلدان، استیعاب، البیان والتعمین)

سوال: بتائیے فکر معاش دور کرنے کے لئے حضرت عمر فاروقؓ نے کون سا پیشہ اختیار کیا؟

جواب: آپؓ نے مکہ میں تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور اس غرض سے دور دراز کے ملکوں کے سفر بھی کئے۔ مدینے میں تجارت کے ساتھ ساتھ زراعت میں بھی دلچسپی لی۔ رسول اللہؐ نے خیبر کے علاقے شمع میں زمین عطا کی۔ یہود بن حارثہ

سے بھی ایک زمین ہاتھ لگی۔ دونوں زمینوں پر کاشت ہوتی تھی لیکن حضرت عمرؓ نے یہ دونوں زمینیں اللہ کی راہ میں وقف کر دیں۔ ان کی آمدنی فقراء، مسافروں، غلاموں اور مسکینوں پر خرچ ہوتی۔

(صحیح بخاری، مروج الذهب، المحراج، الفاروقؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ستائیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ بتائیے کونسا واقعہ محرک بنا؟

جواب: آپؓ (نعوذ باللہ) رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں حضرت نعیم بن عبداللہ نے بتایا کہ پہلے گھر کی خبر لو تمہاری بہن فاطمہؓ اور بہنوئی سعید بن زید مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کے گھر پہنچے تو بہن سورۃ طہ کی تلاوت کر رہی تھی۔ انہوں نے بہنوئی کو پیٹا۔ بہن نے مداخلت کی تو اسے بھی پیٹ ڈالا۔ دونوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تو کہا مجھے بتاؤ کیا پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے وضو کے لئے کہا۔ پھر بہن نے پڑھنا شروع کر دیا یہ سورۃ حدید تھی۔ بہن اس آیت پر پہنچی آمنو باللہ ورسولہ تو عمرؓ بول اٹھے کہ میں شہادت دیتا ہوں اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ پھر دارا قلم میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر باقاعدہ اسلام قبول کر لیا۔

(انساب الاشراف، الفاروقؓ، طبقات تاریخ اسلام، خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کیا دعا مانگی تھی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اے اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمرؓ بن خطاب سے معزز کر دے۔“ (اصاب، سیر الصحابہ، خلفائے راشدینؓ، جامع ترمذی)

سوال: حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا زمانہ ۶ یا ۷ نبوی ہے اور آپؓ چالیسویں مسلمان تھے۔ بتائیے ان کے قبول اسلام کے بارے میں دوسری روایات کیا ہیں؟

جواب: ایک روایت میں سورۃ خدیجہ کی آیت **بِسْمِ اللّٰهِ** ہے اور دوسری میں سورۃ طٰہ کی آیت **اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ** ہے۔ ایک روایت خود حضرت عمرؓ سے ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو چھیڑنے نکلے۔ آپؐ حرم میں داخل ہوئے اور نماز میں سورۃ الحاقہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ یہ سورۃ سن کر اسلام سے متاثر ہوئے۔ حضرت عمرؓ کی زبانی ایک اور روایت ہے کہ وہ ایک بت خانے میں سوتے تھے۔ ایک بت پر قربانی چڑھائی گئی تو اس کے اندر سے آواز آئی اے **طیج**، ایک فصیح البیان کہتا ہے لا الہ الا اللہ۔ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن عمرؓ کھڑے رہے۔ پھر یہی آواز آئی۔ تھوڑے دن بعد لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ یہ نبی ہیں۔

(دارقطنی، مستدرک حاکم، بیہقی، مسند احمد بن حنبل، صحیح بخاری)

سوال: آنحضرتؐ نے دار ارقم میں حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر نعرہٴ تکبیر بلند فرمایا۔ بتائیے حضرت عمرؓ نے اپنے اسلام کا اعلان کیسے کیا؟

جواب: مشرکین کو اکٹھا کر کے اپنے اسلام کا اعلان کیا اور حضورؐ کی اجازت سے بیت اللہ کے پاس نماز پڑھی۔ (تاریخ اسلام، الفاروق، استیعاب)

سوال: ”اے اللہ! اس کے سینے سے کینہ اور دشمنی کو نکال دے اور اس کے سینے میں ایمان کا نور بھردے۔“ حضورؐ نے یہ دعا کس صحابی کیلئے فرمائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ ایمان لائے تو حضورؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا فرمائی۔ (الفاروق، میرالصحابیہ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمرؓ نے بیس آدمیوں کے ساتھ ۱۳ نبوی میں مدینہ ہجرت کی۔ بتائیے آپؐ نے کہاں قیام کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ قبائیس حضرت زفامہؓ بن عبدالمنذر کے مکان پر ٹھہرنے۔ قباجا دوسرا نام عوالی ہے۔ پھر مدینہ منورہ میں حضورؐ نے قبیلہ بنی سالم کے سردار حضرت

عقبان بن مالک کو حضرت عمرؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(تاریخ اسلام، الفاروق، خلفائے راشدین، صحیح مسلم)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ کو فاروق کا لقب کب ملا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے مکہ میں قبول اسلام کے بعد اپنے مشرک ماموں عاص بن وائل کی پناہ میں آنے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کے ساتھ اعلانیہ بیعت اللہ میں نماز ادا کی۔ اس کے صلے میں دربار نبوت سے فاروق کا لقب ملا۔ جس کے معنی ہیں حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

(تاریخ اسلام، الفاروق، خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے اذان کا آغاز کس صحابیؓ کے مشورے سے ہوا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن زید نے خواب دیکھا اور حضرت عمر فاروقؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی اذان کے الفاظ ادا کرنے کے لئے مقرر کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے حضرت بلالؓ کو مؤذن مقرر فرمایا۔

(صحیح بخاری، خلفائے راشدین، اسوہ صحابہ، الفاروق)

سوال: حضرت عمرؓ شعر و شاعری کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے خطابت میں آپؓ کو کمال حاصل تھا۔ بتائیے آپؓ کا انداز خطابت کیسا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو تقریر کا ملکہ عطا کیا تھا۔ عکاظ کے میلوں میں سناں باندھ دیتے۔ قبول اسلام کے بعد اور منصب خلافت سنبھالنے کے بعد آپؓ نے مختلف اوقات میں خطبے دیئے۔ جن سے زور تقریر اور برجستگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی خطابت پر کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ان خطبات میں پند و نصیحت، فخر و ادعا اور مسرت و غم کا امتزاج ہوتا تھا۔ آپؓ نے سیاسی خطبے بھی دیئے۔ (صحیح بخاری، الفاروق، ازالۃ الخفاء، سفہ حریر، البیان والسمیع، تاریخ مصر)

سوال: بتائیے جنگ بدر کے موقع پر حضرت عمرؓ کی وجہ سے مسلمانوں کو کینا فائدہ پہنچا؟
 جواب: قریش کے تمام قبائل نے اس جنگ میں حصہ لیا لیکن حضرت عمرؓ کا قبیلہ بنو عدی
 حضرت عمرؓ کے خوف سے شامل نہیں ہوا جب کہ مسلمانوں میں حضرت عمرؓ کے
 ساتھ بنو عدی کے گیارہ افراد شامل ہوئے۔ قریش کا معزز سردار عاصی بن
 ہشام حضرت عمرؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔

(تاریخ اسلام، اسوۂ صحابہ، الفاروق، سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ احد میں حضرت عمرؓ نے کس طرح رسول اللہؐ کا ساتھ دیا؟
 جواب: حضرت عمر فاروقؓ ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ میں شامل تھے اور آخر وقت
 تک رسول اللہؐ کا دفاع کرتے رہے۔

(سیرت ابن ہشام، تاریخ طبری، سیرت ابن اسحاق)

سوال: غزوہ خندق میں حضرت عمر فاروقؓ نے کس بہادری کا مظاہرہ کیا؟
 جواب: رسول اللہؐ نے چند صحابہؓ کو حضرت عمر فاروقؓ کی گمرانی میں خندق کے پار تعینات
 کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت زبیرؓ کے ہمراہ کفار کے حملوں کو کئی بار روکا۔

(الفاروقؓ، عمر بن خطاب، طبقات)

سوال: بتائیے صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عمرؓ نے کیا فیصلہ کیا؟
 جواب: حضرت عمرؓ اپنی جذباتی طبیعت کی وجہ سے صلح حدیبیہ کی بعض شرائط سے
 اختلاف رائے رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں انہیں سخت ندامت ہوئی اور انہوں
 نے حضورؐ سے معافی مانگی۔ حضورؐ نے جن اکابر صحابہؓ کو گواہ بنایا ان میں
 حضرت عمر فاروقؓ بھی شامل تھے۔ (تاریخ اسلام، سیرت ابن ہشام، سیرت صحابہؓ)

سوال: غزوہ خیبر میں قلعہ و طبع و سلام حضرت علیؓ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ بتائیے اس سے
 پہلے کن صحابہؓ نے کوشش کی؟

جواب: آنحضرتؐ نے باری باری حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا لیکن وہ ناکام رہے تو حضرت علیؓ کو بھیجا گیا۔

(الفاروقؓ، تاریخ اسلام، عمرؓ بن خطاب)

سوال: ۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو حضورؐ نے مردوں سے بیعت لی۔ بتائیے عورتوں سے کس صحابی نے بیعت لی؟

جواب: رسول اللہؐ کے حکم پر حضرت عمرؓ نے عورتوں سے بیعت لی۔

(اسد الغابہ، طبقات، سیرت ابن ہشام، استیعاب)

سوال: غزوہ حنین میں ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ میں کون سے خلیفہ راشد بھی شامل تھے؟

جواب: چاروں خلفائے راشدین۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ۔
(تاریخ طبری، المغازی، الفاروقؓ)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ کی کس بیٹی کو ام المؤمنینؓ ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: غزوہ احد کے بعد ۳ ہجری میں حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ رسول اللہؐ کے نکاح میں آئیں۔

(سیرت ابن اسحاق، ازواج مطہراتؓ، امہات المؤمنینؓ)

سوال: بنو نضیر کے واقعے میں بھی حضرت عمرؓ شریک تھے۔ بتائیے یہ واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: ۴ ہجری میں رسول اللہؐ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ بنو نضیر کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے سازش کی کہ عمرو بن جحاش، مکان کی چھت سے ان پر پتھر گرا کر شہید کر دے۔ رسول اللہؐ کو بروقت علم ہو گیا اور بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا۔
(صحیح بخاری، طبقات، سیرت ابن ہشام)

سوال: جنگ احد کے خاتمے پر سالار قریش ابوسفیان نے رسول اللہؐ، حضرت ابوبکرؓ

اور حضرت عمرؓ کا نام لے کر پکارا تو کس نے جواب دیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے نہ رہا گیا تو پکار کر کہا: ”اودشمن خدا ہم سب زندہ ہیں“۔
(صحیح بخاری، الریح الختم، محمد عربی انیسویں پینڈیا)

سوال: ۶ ہجری میں رسول اللہؐ زیارت کعبہ کے لئے تشریف لے گئے تو سب مسلمان غیر مسلح تھے۔ کس کی رائے سے اسلحہ منگوا لیا گیا؟

جواب: ذوالخلیفہ پہنچ کر حضرت عمرؓ کو خیال ہوا کہ دشمنوں میں غیر مسلح چلنا مصلحت نہیں۔ چنانچہ حضورؐ نے ان کی رائے پر مدینے سے اسلحہ منگوا لیا۔

(سیرت ابن ہشام، المغازی، خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے صلح حدیبیہ میں حضرت عمر فاروقؓ نے کس شرط پر معاہدے کی مخالفت کی تھی؟

جواب: معاہدے میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر قریش کا کوئی آدمی رسول اللہؐ کے پاس آجائے گا تو اسے واپس بھیجا جائے گا اور اگر مسلمانوں کا کوئی آدمی قریش کے ہاتھ لگے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عمرؓ کی غیور طبیعت کو گوارا نہ ہوا اور حضورؐ سے عرض کیا کہ جب ہم حق پر ہیں تو باطل سے اس قدر بڑھ کر کیوں صلح کرتے ہیں۔ تاہم حضورؐ نے یہ شرط بھی منظور فرمائی۔

(سیرت ابن ہشام، تاریخ اسلام، المغازی، مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بتائیے اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلا وقف کعبہ اور کس کی طرف سے عمل میں آیا؟

جواب: آنحضرتؐ نے خیبر کی زمین مجاہدین میں تقسیم کی تو ایک ٹکڑا شیخ نامی حضرت عمرؓ کے حصہ میں آیا۔ انہوں نے اسے راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ یہ اسلام کی تاریخ میں پہلا وقف تھا۔ (خلفائے راشدین، الفاروق، عمرؓ، خطبہ، تاریخ اسلام)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے کس جنگ کے موقع پر اپنا آدھا مال و املاک حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے موقع پر جب حضورؐ نے جنگی تیاریوں کے لئے زر و مال سے اعانت کی ترغیب دلائی۔ (سیرت ابن اسحاق، الفاروق، سیرۃ النبیؐ)
سوال: حضرت ابوبکرؓ کی خلافت سوا دو سال رہی۔ بتائیے اس دوران حضرت عمرؓ نے ان کا کس طرح ساتھ دیا؟

جواب: تمام بڑے بڑے کاموں میں حضرت عمرؓ شریک رہے حتیٰ کہ قرآن پاک کی تدوین کا کام ان ہی کے مشورے سے ہوا۔

(بخاری، خلفائے راشدین، طبقات، تاریخ الخلفاء)

سوال: ”اگر کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہؐ وفات پا گئے ہیں! تو میں اس کا سر پھوڑ دوں گا“۔ بتائیے یہ الفاظ کس صحابی کے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال فرمانے پر حضرت عمر فاروقؓ نے شدت جذبات سے یہ بات کہی تھی۔ (الفاروق، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے منصب خلافت سنبھالنے ہی سب سے پہلے کیا کام کیا؟

جواب: ۱۲ ہجری میں عراق پر لشکر کشی ہوئی اور حیرہ کے تمام اضلاع فتح ہوئے۔ ۱۳ ہجری میں شام پر حملہ ہوا اور اسلامی فوجیں سرحدی اضلاع تک پہنچ گئیں۔ ان مہمات کے آغاز میں ہی حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے ان مہمات کو تکمیل تک پہنچایا۔

(تاریخ اسلام، الفاروق، سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے حضرت خالد بن ولید نے مثنیٰ بن حارثہ کو عراق کے مفتوحہ علاقوں میں اپنا جانشین بنایا اور شام روانہ ہو گئے۔ بتائیے عراق کی مہمات کا دوبارہ آغاز کس صحابیؓ نے کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ اور اس کے قرب و جوار سے ایک ہزار اور

دوسری روایت کے مطابق پانچ ہزار آدمیوں پر حضرت ابو عبیدہؓ - بن الجراح کو امیر لشکر بنا کر روانہ کیا۔

(سیرت ابن اسحاق، فتوح البلدان، طبقات، البدایہ والنہایہ)

سوال: پوران دخت شاہ ایران یزدگرد کی متولہ تھی۔ بتائیے اس نے اہل فارس کو کس طرح متحد کیا؟

جواب: اس نے گورز خراسان کے بیٹے رستم کو وزیر جنگ بنایا، اور تمام اہل فارس کو مذہبی جوش دلا کر مسلمانوں کے خلاف متحد کر دیا۔

(طبقات، تاریخ اسلام، تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں رستم نے اسلامی سلطنت میں کس طرح بدامنی پھیلائی؟

جواب: اس نے حرات کے اضلاع میں بغاوت کرا دی اور مسلمانوں کے عقوبتہ علاقے ان کے قبضے سے نکل گئے۔ پوران دخت نے نزی اور جابان کی سرکردگی میں

ایک بڑی فوج رستم کی مدد کے لئے روانہ کر دی۔ (فتوح البلدان، خلفائے راشدین، دائرۃ المعارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایرانی فوج کو پہلی شکست کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: نمارق میں حضرت ابو عبیدہؓ کے لشکر سے مقابلہ ہوا اور جابان کی فوج شکست کھا کر بھاگی۔ ایرانی فوج کے دو افسر مارے گئے۔ جابان کو جس مسلمان نے گرفتار کیا وہ اسے جانتا نہیں تھا اس لئے دو غلام دے کر رہائی پائی۔

(الغارات، تاریخ الخلفاء، طبقات، معربین خطاب)

سوال: بتائیے کس جنگ میں عیسائی قبائل نے مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی؟

جواب: حیرہ کے قریب لڑی جانے والی جنگ میں عمرو تغلب کے عیسائی سرداروں نے

اپنے قبائل کے مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی اور کہا کہ آج عرب عجم کا مقابلہ ہے۔ پوران دخت نے اس کے لئے مهران بن مہرویہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار جنگجو مجاہدین سے مقابلے کے لئے بھیجے تھے۔

(تاریخ طبری، خلفائے راشدین، الفاروق)

سوال: حیرہ میں ایرانی فوج کا مقابلہ کن مسلمان سپہ سالاروں نے کیا تھا؟ اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: حضرت ابو عبیدہؓ نے فرات کے پار اتر کر ایرانیوں سے جنگ کی لیکن ایرانی ہاتھیوں، باہموار اور تنگ علاقے کی وجہ سے شکست کھائی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو ان کی مدد کے لئے بھیجا۔ ان دونوں مسلمان جرنیلوں نے ایرانیوں کو مار بھگایا اور قرب و جوار کے وسیع علاقے پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ پوران دخت کو معزول کر دیا گیا۔

(خلفائے راشدین، عمر بن خطاب، فتوح البلدان)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو عراق کیوں بھیجا تھا؟

جواب: یزدگرد ایران کے تخت پر بیٹھا تو اس نے ملک میں چھاؤنیاں بنائیں اور مسلمانوں کے مفتوحہ علاقوں میں بغاوت پھیلا دی۔ جس سے یہ علاقے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے۔ حضرت عمرؓ کو علم ہوا تو انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی سرکردگی میں بیس ہزار مجاہدین عراق کی مہم کے لئے روانہ کئے۔ (فتوح الشام، فتوح البلدان، الفاروق، تاریخ اسلام)

سوال: ”آفتاب کی قسم! اب میں تمام عربوں کو ویران کر دوں گا۔“ یہ الفاظ کس شخص نے کہے تھے؟

جواب: ایرانی فوج کے سپہ سالار رستم نے جنگ قادسیہ شروع ہونے سے پہلے یہ الفاظ

کہے۔ (الفاروق، خلفائے راشدین، تاریخ اسلام، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہء خلافت میں کن کن مسلم جرنیلوں کے ہاتھوں قادیسہ کی جنگ کے تین معرکے ہوئے؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت نعمان بن مقرن اور حضرت قعقاع نے ان معرکوں میں ایرانیوں کو فیصلہ کن شکست دی۔

(اسد الغابہ، تاریخ طبری، الفاروق، تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے جنگ قادیسہ کے بعد ایرانی سلطنت کے کون سے اہم علاقے مسلمانوں کے قبضے میں آئے؟

جواب: حضرت ہاشم بن عقبہ نے جلولا فتح کیا۔ حضرت قعقاع نے خسرو و شوم کو شکست دے کر حلوان پر قبضہ کیا۔ ان کے علاوہ بابل، کوٹی، بہرہ شیر اور نوشیروانی دارالحکومت مدائن بھی مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوئے۔

(الفاروق، تاریخ اسلام، خلفائے راشدین)

سوال: ”کاش ہمارے اور فارس کے درمیان آگ کا پہاڑ ہوتا کہ نہ وہ ہم پر حملہ کر سکتے نہ ہم ان پر چڑھ سکتے۔“ حضرت عمرؓ کیوں فرمایا کرتے تھے؟

جواب: قبضہ عراق کے بعد حضرت عمرؓ جنگ کا سلسلہ ختم کرنا چاہتے تھے لیکن ایرانیوں کو عراق سے نکلنے کے بعد بھی چین نہ آیا اور وہ نئے سرے سے جنگ کی تیاریاں کرنے لگے۔ (نوح البلدان، تاریخ طبری، عقد الفرید)

سوال: یزدگرد نے مردان شاہ کی قیادت میں ڈیڑھ لاکھ کا لشکر نہاوند روانہ کیا تو حضرت عمرؓ نے کس طرح ایرانیوں کا مقابلہ کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے ان تیاریوں کا حال سن کر حضرت نعمان بن مقرن کو تیس ہزار کا لشکر دے کر نہاوند روانہ کیا۔ (نوح البلدان، تاریخ اسلام، الفاروق)

سوال: ایرانیوں کے خلاف جنگ نہادند حضرت عمرؓ کے زمانے میں لڑی گئی۔ اسے فتح الفتوح کا نام کیوں دیا گیا؟

جواب: جنگ قادسیہ کے بعد یہ سب سے خوزیر لڑائی تھی۔ اس میں تقریباً تین ہزار ایرانی مارے گئے اور بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔ مسلمان سپہ سالار حضرت نعمانؓ بن مقرن بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

(فتوح البلدان، تاریخ طبری، خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے واقعہ نہادند کے بعد حضرت عمرؓ نے عام لشکر کشی کا حکم کیوں دیا؟

جواب: انہیں خیال پیدا ہوا کہ جب تک تخت کیانی پر بادشاہ موجود ہے ایران کی سرزمین سے بغاوت اور جنگ کا فتنہ ظاہر ہوتا رہے گا۔ چنانچہ نے ۲۱ ہجری میں متعدد افسروں کو اسلامی لشکروں کے ساتھ مختلف علاقوں میں روانہ کیا اور عام لشکر کشی کا حکم دیا۔

(تاریخ الخلفاء، عمر بن خطاب، طبقات، تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے کن علاقوں پر لشکر کشی کے لئے کون سے افسر مقرر فرمائے؟

جواب: احنف بن قیسؓ کو خراسان کے لئے، اردشیر اور سابور کے لئے مجاشعؓ بن مسعود، اصطرؓ کے لئے عثمانؓ بن ابی وقاص، فساط کا ساریہؓ بن رہم کنانی کو، کرمان کے لئے سہیلؓ بن عدی، نستان کے لئے عاصمؓ بن عمر کو، مکران کے لئے حکمؓ بن عمیر کو اور آذربائیجان کے لئے عقبہ بن فرقد کو سپہ سالار مقرر کیا گیا۔ (مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا، استیعاب، اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت عمرؓ نے کس موقع پر فرمایا تھا: ”آج مجوسیوں کی سلطنت برباد ہو گئی اور اب وہ کسی طرح اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتے؟“

جواب: خاندان کیانی کا آخری تاجدار یزدگرد ایران سے بھاگ کر خاقان کے دربار

میں پہنچا اور یہ دونوں ایک بڑی فوج لے کر خراسان میں حضرت احنفؓ بن قیس کے مقابلے پر آئے۔ پہلے حملے میں خاقان بھاگ گیا۔ بزدگرد مایوس ہو کر اپنا خزانہ اور جواہرات کے ساتھ ترکستان جانے لگا تو درباریوں نے اس سے مال و اسباب چھین لیا۔ حضرت احنفؓ نے دربار خلافت میں نامہ فتح روانہ کیا تو حضرت عمرؓ نے تمام صحابہؓ کو جمع کر کے فتح کی خوشخبری سنائی اور یہ الفاظ کہے۔

(خلفائے راشدین، اصحابہ، اسد الغابہ، الفاروق) اجنادین، بصری اور شام کے بعض علاقے عہد صدیقی میں فتح ہو چکے تھے۔ بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں کون سے علاقے مسخر ہوئے؟

جواب: دمشق محاصرے کی حالت میں تھا جسے حضرت خالدؓ بن ولید نے ۱۴ ہجری میں اپنے حسن تدبیر سے فتح کیا۔ اسی سال خونریز معرکے کے بعد نفل فتح ہوا اور مسلمان اردن کے تمام شہروں اور دوسرے مقامات پر قابض ہو گئے۔ مسلمانوں نے بعلبک، حماہ، شیراز اور معرۃ النعمان فتح کرتے ہوئے حمص کا محاصرہ کر لیا۔ سپہ سالار اعظم حضرت ابو عبیدہؓ کے ہاتھوں حمص فتح ہوا۔ انہوں نے عبادہؓ بن صامت کو وہاں کا نگران مقرر کیا اور خود لاذقیہ کے قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ (تاریخ طبری، نوح الشام، خلفائے راشدین، نوح البلدان)

سوال: بتائیے حمص کی فتح کے بعد اسلامی فوجیں ہر قتل کے پایہء تخت اٹھا کیے سے کیوں واپس آگئیں؟

جواب: فوجوں نے اٹھا کیے کا رخ کیا لیکن حضرت عمرؓ کا حکم ملا کہ اس سال آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کیا جائے۔ (الفاروق، ازود و تاریخ العرب اسلام، نوح الشام)

سوال: ۱۵ ہجری میں یرموک کا معرکہ ہوا جس میں شام کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا۔ بتائیے اسلامی فوجوں نے شام کے مزید کون سے علاقے فتح کئے؟

جواب: قسریں، انطاکیہ، توزی، قورس، برمین، سل غرارہ، ولوک، رعیان اور بعض دوسرے علاقے باسانی فتح ہو گئے۔

(فتوح البلدان، فتوح الشام، تاریخ طبری، تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ کے دور میں بیت المقدس پر مسلمانوں کا کیسے قبضہ ہوا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص کو فلسطین کی مہم پر مامور کیا گیا تھا۔ انہوں نے ۱۶ ہجری میں بیت المقدس کا محاصرہ کیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ بھی ان سے آئے۔ بیت المقدس کے عیسائیوں نے کچھ دنوں کی مزاحمت کے بعد مصالحت پر آمادگی ظاہر کی لیکن شرط عاید کی حضرت عمرؓ خود آ کر معاہدہ لکھیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (الفاروق، عمرؓ، غلاب، جرنل صحابہ)

سوال: حضرت عمرؓ نے کسے اپنا نائب مقرر کیا اور کب مدینے سے بیت المقدس کیلئے روانہ ہوئے؟

جواب: اکابر صحابہؓ سے مشورہ کر کے حضرت علیؓ کو اپنا نائب مقرر کیا اور رجب ۱۶ ہجری میں مدینہ سے روانہ ہوئے۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، خلفائے راشدین، طبقات)

سوال: حضرت عثمانؓ نے عیسائیوں کی رائے کو رد کرنے کا مشورہ دیا۔ بتائیے حضرت علیؓ کی کیا رائے تھی؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے کہا کہ عیسائی خود ہی ہتھیار ڈال دیں گے لیکن حضرت علیؓ نے اس رائے سے اختلاف کیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کی بات مانتے ہوئے بیت المقدس جانے کی تیاری کی۔

(الفاروق، طبقات، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ میں کس مقام پر دستخط کئے؟

جواب: بیت المقدس کے قریب جاییہ کے مقام پر مسلمان سپہ سالاروں نے حضرت عمرؓ کا استقبال کیا۔ بیت المقدس کے عیسائی بھی یہیں آگئے چنانچہ یہیں معاہدہ لکھا گیا اور اس پر تمام معزز صحابہؓ کے دستخط ہو گئے۔

(الفاروقؓ، عمرؓ بن خطاب، طبقات، خلفائے راشدینؓ)

سوال: عیسائیوں نے بیت المقدس کی چابیاں حضرت عمرؓ کے حوالے کرنے کا معاہدہ کیا تو اس پر بطور گواہ کن صحابہؓ کے دستخط ہوئے؟

جواب: ۱۶ ہجری میں یہ معاہدہ لکھا گیا اور اس پر حضرات: خالدؓ بن ولید، عمروؓ بن عاص، عبدالرحمنؓ بن عوف اور معاویہؓ بن ابوسفیان نے بطور گواہ دستخط کئے۔

(فتوح البلدان، تاریخ طبری، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمرؓ نے بیت المقدس میں داخل ہو کر سب سے پہلے کیا کام کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے بیت المقدس میں داخل ہو کر مسجد میں نماز پڑھی اور پھر عیسائیوں کے گرجا کی سیر کی۔ اسی دوران نماز کا وقت ہوا تو آپؓ نے محض اس خیال سے گرجا میں نماز ادا نہیں کی کہ مسلمان مسیحی عبادت گاہوں میں مداخلت نہ کریں۔

(فتوح البلدان، الفاروقؓ، تاریخ الخلفاء)

سوال: بیت المقدس میں داخلے کے وقت جب حضرت عمرؓ کو ترکی گھوڑا اور پوشاک پیش کی گئی تو آپؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: ”خدا نے ہمیں جو عزت دی ہے، وہ اسلام کی عزت ہے اور بس وہی ہمارے لئے کافی ہے۔“ (فتوح الشام، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے بیت المقدس کے آس پاس کے علاقے کس طرح فتح ہوئے؟

جواب: حضرت عمرؓ نے تمام ملک کا دورہ کر کے سرحدوں کا معائنہ کیا اور واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ عیسائیوں نے دوبارہ حمص پر قبضے کی کوشش کی لیکن ناکام

ہوئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص اور حضرت امیر معاویہؓ نے ۱۹ ہجری میں تیساریہ کا قلعہ فتح کیا۔ ۱۶ ہجری میں عبداللہؓ بن مغنم نے جزیرہ اور باقی علاقے حضرت عیاض بن غنم نے فتح کئے۔ ۱۷ ہجری میں ابو موسیٰ اشعریؓ نے خوزستان پر قبضہ کیا۔ (الفاروق۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ۱۸ ہجری میں شام میں طاعون کی وبا پھیلی۔ بتائیے اس میں کتنے افراد جاں بحق ہوئے؟

جواب: اس وبا میں ۱۵ ہزار مسلمان جاں بحق ہوئے، ہزاروں عورتیں بیوہ اور ہزاروں بچے یتیم ہوئے۔ یہ وبا مصر، عراق اور شام کے علاقے میں پھیلی تھی جسے طاعون عمواس کا نام دیا گیا۔ (طبقات، الفاروق، سیر الصحابہ، مسلم، فتح الباری)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے طاعون سے متاثرہ افراد کے لئے کیا انتظامات کئے؟

جواب: حضرت عمرؓ نے دو مرتبہ شام کا سفر کیا اور اکثر اضلاع کا دورہ کر کے مناسب انتظامات کئے۔ فوج میں روپیہ تقسیم کیا۔ فوت شدگان کے وراثت کو ان کا ترکہ دلایا۔ فوج میں جو جگہیں خالی ہو گئی تھیں ان پر نئے عہدے دار مقرر کئے۔

(فتوح الشام، فتوح البلدان، الفاروق، عمرؓ بن خطاب)

سوال: شام کی فتح کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت عمرؓ سے مصر پر فوج کشی کی اجازت مانگی تو آپؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؓ نے انکار کر دیا لیکن پھر حضرت عمروؓ کے اصرار پر رضامند ہو گئے اور چار ہزار سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ (تاریخ اسلام، اسد الغابہ، استیعاب، جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں مصر کی فتوحات کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

جواب: ۲۱ ہجری میں حضرت عمروؓ بن العاص نے مصر پر لشکر کشی کی اور عریش کے راستے فرما بیٹھے۔ یہاں رومی فوجوں کو شکست دے کر لیبس اور ام دینین فتح

کرتے ہوئے فسطاط پہنچ گئے۔

(الغزازی، فتوح البلدان، تاریخ اسلام، ارادہ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فسطاط اور اسکندریہ کے اہم علاقے کن صحابہؓ نے فتح کئے؟

جواب: فسطاط کا قلعہ حضرت زبیرؓ بن العوام کی سرکردگی میں دس ہزار سپاہیوں اور تین دوسرے سپہ سالاروں حضرت عبادہؓ بن صامت، مقدادؓ بن عمرو اور سلمہؓ بن خالد نے فتح کیا۔ یہ تمام فوجیں حضرت عمروؓ بن العاص کی سرکردگی میں اسکندریہ کی طرف بڑھیں۔ حضرت عبادہؓ بن صامت کو سپہ سالار بنا کر اس زور سے حملہ کیا کہ اسکندریہ فتح ہو گیا۔ (فتوح البلدان، عقد الفرید، تاریخ طبری)

سوال: جوزستان کا صدر مقام شوستر فتح ہوا تو کونسا رومی سردار گرفتار ہوا؟

جواب: ہرمزان گرفتار کر کے مدینہ بھیجا گیا۔ اس نے وہاں اسلام قبول کیا۔ حضرت عمرؓ نے اسے مدینہ میں رہنے کی جگہ دی اور دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ بعد میں فارس کی جنگوں میں اکثر اس سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

(الفاروقؓ، خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتائیے اسکندریہ کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں مصر کے اور کون سے علاقے فتح ہوئے؟

جواب: حضرت خارجہؓ بن حذافہ عدوی نے فیوم، اشمونین، اشمم، مسراوات، معید اور آس پاس کے علاقوں کو مطیع بنایا۔ حضرت عمیرؓ بن وہب نے تینس، ومیاط، تونہ، ومیرہ، شطاء، وقبہ اور بنا بوہیر کو تسخیر کیا۔ حضرت عقبہؓ بن عامر نے مصر کے تمام نشیبی علاقے اسلامی سلطنت میں شامل کئے۔

(الفاروقؓ، تاریخ اسلام، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: مصر کی تمام لڑائیوں میں ہزاروں عیسائی قیدی بنائے گئے۔ بتائیے حضرت عمرؓ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ بن العاص نے ان کے بارے میں حضرت عمرؓ کو خط لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان سب کو اختیار ہے کہ مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ جو لوگ مسلمان ہو جائیں گے انہیں دوسرے مسلمانوں کے برابر حقوق دیئے جائیں گے اور غیر مسلم رہیں گے انہیں جزیہ دینا ہوگا اور انہیں ذمیوں کے حقوق ملیں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بن عاص نے تمام رومی اور قبطی قیدیوں کو ایک جگہ جمع کیا اور ان کے سرداروں کے سامنے حضرت عمرؓ کا فرمان پڑھ کر سنایا۔ ان ہزاروں قیدیوں میں سے بہت سے مسلمان ہو گئے۔

(الفاروقؓ، عمرؓ بن خطاب، اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ ۱۳ ہجری میں خلیفہ بنے۔ ان کے دور خلافت میں اسلامی فتوحات کی ترتیب کیا ہے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں عراق کی فتوحات کا آغاز ہوا۔ رمضان ۱۴ ہجری میں بویب کا معرکہ ہوا۔ ۱۴ ہجری میں قادسیہ کی جنگ ہوئی۔ شام کی فتوحات کے دوران ۱۴ ہجری میں دمشق، خول اور حمص کے معرکے ہوئے۔ ۱۵ ہجری میں یرموک کا معرکہ ہوا اور ادھر ۱۵-۱۶ ہجری میں خوزستان فتح ہوا۔ ۱۶ ہجری ہی میں عراق کی فتوحات میں جلولا فتح ہوا۔ ۱۶ ہجری میں جزیرہ فتح ہوا اور فتوحات شام میں ۱۶ ہجری ہی میں بیت المقدس مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور ۱۷ ہجری میں حمص دوبارہ فتح ہوا۔ ۱۹ ہجری میں قیساریہ کے علاقے زیر نگین ہوئے۔ ۲۰ ہجری میں مصر کی فتح کے دوران بہت سے علاقے قبضہ میں آئے اور ۲۱ ہجری میں اسکندریہ فتح ہوا۔ ۲۲ ہجری میں آذربائیجان اور طبرستان، ۲۳ ہجری میں

فارس، کرمان، سیستان، کمران اور خراسان اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

(تاریخ طبری، الفاروق، تاریخ اسلام، فتوح البلدان، فتوح الشام)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ نے کیسے شہادت پائی؟ انہیں کس نے شہید کیا؟

جواب: حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پارسی غلام ابولولو فیروز نے ایک دن نماز فجر کے وقت حضرت عمرؓ پر دو دھارے فحش سے چھ وار کئے۔ ایک وار کاری لگا جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے اور بعد میں انتقال فرمایا۔

(تاریخ طبری، مستدرک حاکم۔ خلفائے راشدین)

سوال: پارسی غلام ابولولو فیروز نے حضرت عمرؓ پر کیوں حملہ کیا؟ اس سازش میں ایرانی گورنر ہرمزان اور حیرہ کا عیسائی بھینہ کیونکر شامل تھے؟

جواب: دور فاروقی میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ وسیع ہوا تو ایران بھی تسخیر ہو گیا۔ ان فتوحات کا بدلہ لینے کے لئے ایرانیوں نے اب طاقت کی بجائے سازشوں سے کام لینا شروع کر دیا۔ حضرت عمرؓ کی شہادت اسی سازش کا حصہ تھی۔ ان میں، ہرمزان اور بھینہ برابر کے شریک تھے۔ اسی دوران حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پارسی غلام ابولولو فیروز نے حضرت عمرؓ کے دربار میں اپنے آقا حضرت مغیرہ کے خلاف شکایت کی کہ اس سے محصول کی زیادہ رقم لیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم کیا کام کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ بڑھی لوہاز اور نقاش کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ چکیاں بھی بناتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس لحاظ سے یہ محصول زیادہ نہیں ہے۔ چند روز کے بعد اس غلام نے حضرت عمرؓ کو شہید کر دیا۔ (عجزیہ عمر، تاریخ طبری، مستدرک حاکم۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کی جگہ کس نے فجر کی نماز پڑھائی؟

جواب: پہلی ہی رکعت میں کعبہ تحریر کے بعد ابولولو فیروز نے فجر سے حملہ کر دیا تھا

حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کو امامت کے منصب پر کھڑا کر دیا اور خود زخموں کی تاب نہ لا کر گر پڑے۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد امیر المؤمنین کو بے ہوشی کی حالت میں گرایا گیا۔

(تاریخ طبری۔ صحیح بخاری۔ مستدرک۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے شہادت سے پہلے کیا وصیت کی؟

جواب: لوگوں نے جانشین مقرر کرنے پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے لئے یہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ جنتی لوگ ہیں۔ اور وہ علیؓ، عثمانؓ، عبدالرحمنؓ بن عوف، سعد بن ابی وقاص، زبیرؓ بن العوام اور طلحہؓ بن عبداللہ ہیں۔ ان چھ میں سے ایک آدمی منتخب کر لو۔ جب یہ آپس میں سے ایک کو خلیفہ بنا لیں تو اس کی اطاعت کرو۔“

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیرت عمر فاروقؓ)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”عمرؓ کی زبان سے اطمینان قلب کے موتی نکلتے ہیں۔ سکون دل کے دریا بہتے ہیں۔ اور راحت جان کے پھول جھرتے ہیں۔“

(مشکوٰۃ شریف۔ دلائل النبوة)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ نے کب انتقال فرمایا؟ آپ کا دور خلافت کتنا عرصہ رہا؟

جواب: زخمی ہونے کے تین دن بعد کیمحرم ۲۳ ہجری کو ہفتہ یا اتوار کے دن آپ کا انتقال ہوا۔ تریسٹھ سال عمر پائی۔ وصیت کے مطابق حضرت صہیب رومیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رسول اللہؐ کے پہلو میں دفن کئے گئے۔ مدت خلافت سہاڑھے تیرہ سال تھی۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے وفات سے پہلے کیا خاص وصیتیں فرمائی تھیں؟

جواب: مہاجرین، انصار اور اعراب کے علاوہ ذمیوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی اپنے صاحبزادے عبداللہ کو وصیت کی کہ مجھ پر جتنا بھی قرض ہو وہ میرے ترکہ سے ادا ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ خاندان عدی سے کہنا۔ وہ ادا نہ کر سکیں تو خاندان قریش سے کہنا۔ قریش کے علاوہ کسی سے نہ لینا۔

(الفاروق - متدرک حاکم - طبقات - خلفائے راشدین)

سوال: خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کی ازدواج کے بارے میں بتادیتے؟

جواب: آپ نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کئے۔ ایک بیوی زینبؓ تھیں جو حضرت عثمانؓ بن مظعون کی ہمیشہ تھیں۔ دوسری قریبہ بنت ابوامیہ مخزومی تھی۔ جسے مسلمان نہ ہونے پر طلاق دے دی۔ تیسری ملیکہ بنت جریول کو بھی مشرک ہونے کی وجہ سے طلاق دی۔ چوتھی عاتکہ بنت زید کو بھی کسی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔ پانچویں بیوی عاتکہ بنت زید پہلے عبداللہؓ بن ابی بکرؓ کے نکاح میں تھیں۔ غزوہ طائف میں حضرت عبداللہؓ کی شہادت کے بعد حضرت عمرؓ کے نکاح میں آئیں۔ ایک بیوی جمیلہ حضرت عاصمؓ بن ثابت کی بیٹی تھیں۔ ان کو بھی کس وجہ سے طلاق دے دی تھی۔ ایک اور بیوی ام حکیم بنت الحارث تھی۔ پھر ایک نکاح سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمہ الزہراءؓ کی بیٹی ام کلثومؓ سے ہوا۔

(طبری - اسد الغابہ - خلفائے راشدین - الفاروق)

سوال: سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد کے بارے میں بتادیں؟

جواب: حضرت زینبؓ بنت عثمانؓ بن مظعون سے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ پیدا ہوئیں۔ ان کا پہلا نکاح بنو سہم کے حضرت حمیسؓ حذافہ سے ہوا۔ جنگ بدر میں زخمی ہونے اور بعد میں شہادت پائی۔ چھ عرصہ بعد دوبارہ نکاح رسول اللہؐ

سے ہوا اور یوں وہ ام المؤمنین بن گئیں۔ سیدہ ام کلثومؓ سے ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی زقیہ پیدا ہوئے۔ دیگر بیٹوں میں حضرت عبداللہؓ، حضرت عبدالرحمنؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت مجیرؓ قابل ذکر ہیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدین۔ الفاروق۔ طبری)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ کے نظام حکومت میں مجلس شوریٰ کو کیا اہمیت حاصل تھی؟

جواب: حضرت عمرؓ کی خلافت جمہوری طرز حکومت کی مشابہت رکھتی تھی۔ مہاجرین اور انصار کے منتخب اہل علم اور اہل الرائے صحابہؓ پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ بنائی گئی تھی۔ جس میں تمام ملکی و قومی مسائل زیر بحث لائے جاتے اور اتفاق رائے سے فیصلے کئے جاتے۔ ایک مجلس عام تھی جس میں مہاجرین و انصار کے علاوہ تمام قبائل کے سردار بھی شریک ہوئے۔ کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو اس مجلس میں زیر بحث لایا جاتا۔ ورنہ روز مرہ کے معاملات مجلس شوریٰ میں ہی طے کئے جاتے۔ ایک تیسری مجلس شوریٰ بھی تھی جس میں صرف مہاجر صحابہؓ شریک ہوتے۔ (کنز العمال۔ نوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ الفاروق)

سوال: اس خلیفہ کا نام بتادیں جس نے سب سے پہلے حکومت و سلطنت کا باقاعدہ نظام قائم کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے اسلامی اصولوں کی روشنی میں وسیع تر اسلامی فلاحی مملکت قائم کی۔ اور اسلام کا شورائی نظام قائم کیا۔

(کنز العمال۔ الفاروق۔ تاریخ طبری۔ کتاب الخراج)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ملک کو آٹھ ڈویژنوں میں تقسیم کر کے ان پر گورنر یا حاکم علی مقرر کئے۔ نام بتادیں؟

جواب: آپ نے اپنے زیر امانت تمام سلطنت و ڈویژنوں میں تقسیم کیا۔ ان میں مکہ،

مدینہ، شام، جزیرہ، بصرہ، کوفہ، مصر اور فلسطین کے ڈویژنوں کے علاوہ مشرق میں خراسان، آذربائیجان اور فارس کے بھی ڈویژن بنائے۔

(فتوح الشام - فتوح البلدان - الفاروق - احتیاب)

سوال: بتائیے دور فاروقی میں ہر ڈویژن میں کون کون سے بڑے عہدے ہوتے تھے؟

جواب: نظام سلطنت کو چلانے کے لئے ہر ڈویژن کا سربراہ یا حاکم اعلیٰ گورنر ہوتا۔ اس کے علاوہ میرنشی یعنی کاتب، صاحب الخراج یعنی کلکٹر، صاحب اعداات یعنی انسپکٹر جنرل پولیس، صاحب بیت المال یعنی افسر خزانہ، کاتب دیوان یعنی بلٹری اکاؤنٹس جنرل، اور قاضی یعنی جج مقرر کئے گئے تھے۔ عموماً گورنر یا حاکم اعلیٰ فوج کا سپہ سالار بھی ہوتا تھا لیکن بعض اوقات سپہ سالار الگ سے بھی مقرر کر دیا جاتا تھا۔

(الفاروق - احتیاب - طبقات - شرح المسیر الکبیر)

سوال: احتیاب کا باقاعدہ نظام سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ نے پیش کیا۔ اس کا طریقہ کار کیا تھا؟

جواب: حکومتی نظم و نسق کو بہتر رکھنے کے لئے سخت احتیاب کا نظام قائم کیا۔ وہ خود کو بھی احتیاب کے لئے پیش کرتے۔ ہر عامل کی روائگی کے وقت اس کے مال و اسباب کا حساب رکھا جاتا اور واپسی پر زیادہ ہو تو پوچھ گچھ کی جاتی۔ احتیاب کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ عمال اور گورنروں کو حکم تھا کہ حج کے موقع پر حاضر ہوں اور لوگوں کی شکایات کا جواب دیں۔

(تاریخ طبری - کتاب الخراج - تاریخ ابن اثیر - محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے اسلامی سلطنت میں زراعت کی ترقی کے لئے کیا اقدامات کئے؟

جواب: آپ نے ملک میں نہریں جاری کیں، تالاب بنائے، پانی کی تقسیم کے دبانے

بنائے، نہروں پر بند باندھے اور ان سے شاخیں نکالیں۔ ان کاموں کے لئے ایک مستقل محکمہ بنایا۔ (فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ الفاروق۔ سیرت عمر فاروق) سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے کے لئے کیا قانون بنایا گیا تھا؟

جواب: غیر آباد زمینیں ایسے لوگوں کو دی گئیں جو ان بنجر علاقوں کو آباد کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ اسلامی حکومت نے یہ قانون بنایا کہ جو ان غیر آباد زمینوں کو آباد کرے گا وہی ان کا مالک ہوگا۔ حکومت نے ان علاقوں کو پانی فراہم کرنے کے لئے نہریں کھودیں۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ الفاروق۔ خلفائے راشدین) سوال: دور فاروقی کی چند بڑی اور اہم نہروں کے نام بتادیتے؟

جواب: ۱۸ ہجری میں عرب میں شدید قحط پڑا تو مصر سے غلہ منگوا یا گیا۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ نے ۹۹ میل لمبی نہر کھدوا کر دریائے نیل کو بحر قلزم سے ملا دیا۔ اس سے جہاز مدینے کی بندرگاہ تک آنے جانے لگے۔ مصر اور مدینہ کا راستہ کم ہو گیا اور زراعت کو ترقی ملی۔ یہ سب سے بڑی نہر تھی اور نہر امیر المؤمنین کے نام سے مشہور ہوئی۔ بصرہ میں پانی کی قلت دور کرنے کے لئے حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت ابو موسیٰ اشعری نے دریائے دجلہ سے ۹ میل لمبی نہر نکلوائی۔ جو نہر ابو موسیٰ کہلوائی۔ اہل انبار کی درخواست پر حضرت عمر فاروقؓ کی اجازت سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے یہ نہر کھدوائی لیکن درمیان میں پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے نامکمل رہ گئی۔ اسے حجاج بن یوسف ثقفی نے اپنے زمانے میں مکمل کروایا۔ اس کے علاوہ نہر معقل اور بعض دوسری نہریں بھی کھدوائی گئیں۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ تاریخ ابن اثیر۔ الفاروق)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے چند ترقیاتی کام بتادیجئے؟

جواب: سرکاری ملازمین کے لئے جگہ جگہ عمارتیں بنوائیں۔ فوجیوں کے لئے قلعے، چھاؤنیاں اور رہائش گاہیں تعمیر کرائیں مسافروں کے لئے نہمان خانے بنوائے۔ خزانے کی حفاظت کیلئے بیت المال کی عمارت بنوائی۔ مدینہ طیبہ سے لے کر مکہ تک ہر منزل پر چوکیاں، سرائیں اور چشمے بنائے اور سڑکیں۔ پل اور مساجد تعمیر کرائیں۔ (تاریخ طبری۔ برالصحابہ۔ خلفائے راشدین۔ الفاروقؓ)

سوال: بتائیے کوفہ کے بیت المال کی عمارت کب اور کس نے بنوائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں ایک مجوسی معمار اور روزبہ سے کوفہ کے بیت المال کی عمارت بنوائی۔ اس میں خسروان فارس کی عمارت کا مسالہ استعمال کیا گیا۔ (تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: دور فاروقی میں کثرت سے نوآبادیاں بنائی گئیں۔ اسلامی سلطنت میں آباد ہونے والے چند نئے شہر بتادیجئے؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمرؓ کے حکم سے کوفہ آباد کیا اور اس میں ۴۰ ہزار افراد کے لئے مکانات تعمیر کرائے۔ کوفہ کی جامع مسجد میں چالیس ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش تھی۔ حضرت عبید بن عروان نے حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے بصرہ آباد کیا۔ شروع میں آٹھ سو افراد نے یہاں سکونت اختیار کی پھر جلد ہی یہ تعداد اسی ہزار اور ایک لاکھ تیس ہزار ہو گئی۔ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت فاروق اعظم کے حکم سے مصر فتح کرنے کے بعد دریائے نیل اور جبل مقطم کے درمیان صحرا میں فسطاط نام کا شہر آباد کیا۔ یہ شہر بعد میں مصر کا صدر مقام بنا۔ سیدنا عمرو بن العاص نے اسکندریہ کی فتح کے بعد جیزہ میں تھوڑی سی فوج مقرر کی وہاں آبادی ہو گئی اور پھر حضرت عمرو نے

وہاں قلعہ بھی تعمیر کرا دیا۔ موصل شہر کی جگہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ وہاں حضرت عمرؓ کے حکم سے حضرت ہرثمہؓ بن عرفجہ نے ایک عظیم الشان شہر کی بنیاد رکھی جسے "موصل" کا نام دیا گیا۔ (مستدرک حاکم۔ فتح الباری۔ فوج البلدان۔ اخبار الطوال)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے دور کی چند فوجی اصلاحات بیان کر دیں؟

جواب: آپ نے فوج کے لئے باقاعدہ چھانڈنیاں قائم کرنے کے علاوہ ایک منظم فوجی محکمہ قائم کیا۔ ۱۵ ہجری میں ولید بن ہشام کے مشورے سے فوج کا الگ محکمہ قائم کیا۔ فوجی خدمات سرانجام دینے والے مہاجرین و انصار صحابہؓ کے نام رجسٹر کئے گئے۔ انہیں درجہ بدرجہ تنخواہیں دی جانے لگیں۔ حضرت مخزومہؓ بن نوفل، حضرت جبیرؓ بن مطعم اور حضرت عقیلؓ بن ابی طالب کو ہر شخص کے کوائف ایک رجسٹر میں درج کرنے کا کام سونپا گیا اور پھر ان کی قابلیت اور حسب مراتب تنخواہیں مقرر ہوئیں۔ ان کی بیوی بچوں کے گزارے کے لئے الگ وظائف مقرر کئے۔ فوج میں بھی ایک باقاعدہ فوج تھی جو ہر وقت جنگی مہمات میں مصروف رہتی اور دوسری ریزرو RESEVE فوج تھی۔ یہ مجاہدین گھروں میں رہتے اور بوقت ضرورت انہیں محاذ جنگ پر بھیجا جاتا، لیکن تنخواہ دونوں کو ملتی تھی۔ پورے ملک میں چند کے نام سے فوجی مراکز قائم کئے گئے۔ مدینہ، کوفہ، بصرہ، موصل، فسطاط، دمشق، حمص، اردن اور فلسطین بڑے بڑے فوجی مراکز تھے۔ اس کے علاوہ کئی چھانڈنیاں از سر نو تعمیر کر کے وسیع کی گئیں۔ سرحدی علاقوں اور ساحلی مقامات کی حفاظت کا الگ سے انتظام کیا گیا اور حضرت عبداللہؓ بن قیس کو اس کا سربراہ بنایا گیا۔ فوجیوں کو جمعہ کی چھٹی کے علاوہ ہر چار ماہ بعد چھٹی ملتی تھی۔ فوجی بھرتی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ اسلحہ سے لیس

تقریباً دس لاکھ فوج ہر وقت تیار رہتی۔ یہ (تاریخ طبری۔ اعداد الغالبہ۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں فوجیوں کے لئے کن باتوں میں مہارت لازمی تھی؟

جواب: ان کے لئے چار چیزیں سیکھنا ضروری تھیں۔ شہ سواری، تیر اندازی، تیراکی اور ننگے پاؤں دوڑنے کی مشق۔ (استیعاب۔ طبقات الفوج البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: دور فاروقی میں فوج میں کون سے عہدے تھے؟

جواب: فوج کا اٹائف افسر، افسر خانہ، اکاؤنٹنٹ، قاضی، مترجم، ڈاکٹر، سرجن، جاسوس اور انجینئرز۔ ہر لشکر میں پُرچہ نویس بھی ہوتے جو ایک ایک بات کی خبر حضرت عمرؓ کو پہنچاتے تھے۔ (تاریخ طبری۔ اعداد الغالبہ۔ اخبار الخوال۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں فوج کو کن شعبوں میں تقسیم کیا گیا؟

جواب: اس دور میں فوج کے شعبے کچھ اس طرح تھے۔ (۱) مقدمہ (۲) قلوب (۳) مینہ (۴) میسرہ (۵) ساقہ (۶) ظلیعہ (۷) سفر مینا (۸) اداء (۹) شتر سوار یا عقبی گارڈ (۱۰) سوار (۱۱) پیادہ (۱۲) تیر انداز

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ اخبار الخوال۔ خلفائے راشدین)

سوال: نظام عدم قائم کرنے کے لئے حضرت فاروقؓ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: آپ نے بہترین نظام عدم قائم کیا۔ باصلاحیت اور خدا ترس لوگوں کو قاضی مقرر کیا۔ قاضی کے انتخاب کے وقت علم و تقویٰ ذہانت اور قوت فیصلہ میں اہم مقام رکھنے والے افراد کو ترجیح دی جاتی کبھی کبھی خود بھی عدلیہ میں پیش ہو کر قضاة کا امتحان لیتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عدلیہ و انصاف میں وہ

مثالیں قائم کیں کہ عدل فاروقی ضرب المثل بن گئی۔ عدل و انصاف میں مسلم
وغیر مسلم سب برابر تھے۔ ذمیوں کے دینی، معاشرتی اور بنیادی حقوق کی مکمل
حفاظت کی جاتی۔ (تاریخ طبری۔ الفاروق۔ خلفائے راشدین۔ سیرت عمر فاروقؓ)

سوال: سیدنا عمر فاروقؓ نے حکومت کا نظم و نسق چلانے کے لئے خراج و محاصل کا نظام
منظم کیا اس کیلئے بیت المال کو کس طرح ترقی دی گئی؟

جواب: اگرچہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں بیت المال قائم ہو گیا تھا مگر جو کچھ آتا
تقسیم کر دیا جاتا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مستقل خزانے کی ضرورت محسوس کرتے
ہوئے ۱۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں ایک بہت بڑا بیت المال قائم کیا۔ تمام
صوبوں، اضلاع اور مرکزی مقامات پر اس کی شاخیں بنائیں۔

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے سن ہجری کب اور کس نے ایجاد کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے ۱۶ ہجری میں سن ہجری ایجاد کیا۔ اس سے پہلے مستقل
سن کا رواج نہ تھا۔ (تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی دینی خدمات بتا دیجئے؟

جواب:

۱۔ حضرت عمر فاروقؓ نے سختی کی بجائے محبت سے اشاعت اسلام کیلئے کوشش
کی۔

۲۔ فوج کے سپہ سالار کو حکم دیا کہ جنگ سے پہلے اسلام پیش کرے۔

۳۔ تمام مسلمانوں کو تربیت، تبلیغ اور احتساب سے اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ
بنادیا۔

۴۔ تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کے علاوہ قرآنی تعلیمات کے فروغ کے لئے خصوصی اقدامات کئے۔ قرآن کی مدرسوں کے لئے کتب بنائے اور معلم و مدرس مقرر کئے۔

۵۔ قرآن کی ترتیب اور جمع قرآن کی طرف آپ ہی نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو آمادہ کیا۔

۶۔ سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ نے باجد کے آئینہ اور مؤذنوں کے علاوہ مدارس کے معلمین کی بھی تنخواہیں مقرر کیں۔

۷۔ کبار صحابہ اور حفاظ کو قرآن پاک کی تعلیم کیلئے شام بھیجا جنہوں نے دمشق، حمص اور فلسطین میں قرآن کے دروس جاری کئے۔

۸۔ قرآن کی جن سورتوں میں احکام ہیں انہیں یاد کرنا لازمی قرار دیا۔

۹۔ قرآن کی طرح حدیث کے حفاظ صحابہ کو بھی حدیث کی تعلیم کے لئے مختلف علاقوں میں بھیجا۔

۱۰۔ فقہی مسائل کے حل کیلئے خود حضرت عمر فاروقؓ نے دوسرے صحابہ کرامؓ سے مسائل کے حل پیش کئے۔

۱۱۔ آپ نے مساجد اور مدارس تعمیر کرائے اور مکہ معظمہ میں حرم پاک کی توسیع ۷۱ ہجری میں کرائی۔ (کنز العمال۔ از: ابن الخضر۔ احکام السلاطین۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے اخلاقی و کردار کی نمایاں خوبیاں کیا تھیں؟

جواب: رعایا کی خبر گیری کرنا، فضل و کمال، فصاحت و بلاغت، شاعری، سپہ گری، تحریر و تقریر، خلیت الہی، حب رسولؐ، زہد و قناعت، رفاہ عام کے لئے خصوصی توجہ آپ کے اخلاقی و کردار کے چند نمایاں پہلو ہیں۔

(کنز العمال۔ الفاروق۔ اسد الغابہ۔ سیرت عمر فاروق۔ احکام السلاطین۔ بخاری)

سوال: حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے نئے اچھے کاموں کا آغاز کیا۔ بتائیے اولیات عمر کونسی ہیں؟

جواب:

- (۱) سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔
- (۲) سب سے پہلے باقاعدہ عدالتیں بنائیں اور قاضی مقرر کئے۔
- (۳) سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب اختیار کیا۔
- (۴) فوجی محکمہ اور دفتر قائم کیا۔
- (۵) رضا کاروں کی تنخواہیں مقرر کیں۔
- (۶) محکمہ مال سب سے پہلے قائم کیا۔
- (۷) زمین کی پیمائش اور دوسرا نظام قائم کیا۔
- (۸) سب سے پہلے مردم شماری کرائی۔
- (۹) تاریخ اور سن قائم کر کے سن ہجری کا آغاز کیا۔
- (۱۰) نہرین کھدوا کر آبپاشی اور آمدورفت کا نظام بہتر بنایا۔
- (۱۱) اسلام کے دور میں سب سے پہلے شہر آباد کئے۔
- (۱۲) اسلام میں سب سے پہلے جیل خانہ قائم کیا۔
- (۱۳) مقبوضہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم کیا۔
- (۱۴) عشور یعنی درآمدی ڈیوٹی قائم کی۔
- (۱۵) دریائی پیدوار پر محصول لگایا اور محصل مقرر کئے۔
- (۱۶) پولیس کا محکمہ سب سے پہلے آپ نے قائم کیا۔
- (۱۷) جگہ جگہ فوجی چھاننیوں قائم کیں۔

- (۱۸) گھوڑوں کی نسل میں تمیز قائم کی۔
- (۱۹) نسبت سے پہلے پڑچٹوئیں مقرر کئے۔
- (۲۰) لاوارث بچوں کی پرورش کیلئے روزیے مقرر کئے۔
- (۲۱) مکہ سے مدینہ تک مسافروں کے لئے مکانات بنوائے۔
- (۲۲) مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے۔
- (۲۳) مفلوک الحال غیر مسلموں کے روزیے مقرر کئے۔
- (۲۴) مختلف علاقوں میں مکاتب قائم کئے۔
- (۲۵) باقاعدہ نماز تراویح کا آغاز کیا۔
- (۲۶) فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا۔
- (۲۷) فرائض میں عول کا مسئلہ ایجاد کیا۔
- (۲۸) ایک ساتھ دی جانے والی تین طلاقوں کو طلاق بائن قرار دیا۔
- (۲۹) شراب کے لئے ۸۰ کوڑے کی حد مقرر کی۔
- (۳۰) اماموں اور مؤذنین کی تنخواہیں مقرر کیں اور وعظ شروع کرایا۔
- (۳۱) تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔
- (۳۲) بھوکنے پر تعزیر کی سزا مقرر کی۔
- (۳۳) غزلیہ اشعار میں عورتوں کا نام لینے سے منع کیا۔

حضرت عثمان غنیؓ

سوال: نام عثمان، کنیت ابو عبد اللہ اور ابو عمرو، لقب ذوالنورین۔ حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام عفان اور والدہ کا اردئی تھا۔ دونوں کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب یا نجوین پشت میں رسول اللہ سے جا ملتا ہے۔ اموی خاندان سے تعلق

تھا۔ قریش کا قومی علم عقاب اسی خاندان کے پاس تھا۔ سپہ سالاری کا منصب بھی انہیں مل گیا۔ (تاریخ طبری، طبقات، انساب الاشراف، تاریخ الخلفاء)

سوال: تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ بن عفان کا رسول اللہؐ سے کیا رشتہ تھا؟
جواب: آپؐ کی نانی ام الحکیم بیضاء رسول اللہؐ کی سگی پھوپھی تھیں۔ حضرت عثمانؓ، رسول اللہؐ کے داماد بھی تھے۔ (تاریخ طبری، انساب الاشراف، تاریخ الخلفاء)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ بن عفان کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟
جواب: حضور نبی اکرمؐ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں۔ اس وجہ سے آپؐ کا لقب ذوالنورین پڑ گیا۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں چونکہ یہ فرمایا تھا کہ ”اس میں آسمان والوں کا نور اور زمین والوں کی روشنی ہے“ اس لئے آپؐ کو ذوالنورین کہا جانے لگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؐ رات کو نماز میں پورا قرآن ختم کرتے تھے اور قرآن بھی نور ہے اور قیام اہل بھی اس لئے ذوالنورین کہا گیا۔

(سیر الصحابہ، تاریخ الخلفاء، عثمانؓ بن عفان، اصحابہ)

سوال: بنو امیہ قریش کے قائد اور سپہ سالار تھے۔ بتائیے ان کا پیشہ کیا تھا؟
جواب: اس خاندان کے افراد صاحب مال تھے اور ان کا پیشہ تجارت تھا۔ حضرت عثمانؓ بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح آسودہ حال تاجر تھے۔

(العقد الفرید، کتاب المعارف، تاریخ اسلام)

سوال: حضرت عثمانؓ عام الفیل کے چھٹے سال، ہجرت نبوی سے ۴۷ برس پہلے پیدا ہوئے۔ آپؐ اسلام کب لائے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عثمانؓ کے عہد جاہلیت ہی سے دوست تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ

رہ سکے اسلام لانے میں آپؐ کا نمبر چوتھا ہے۔

(تاریخ الخلفاء، سیر الصحابہ، اسوۃ صحابہ، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی باتوں کا اثر لیا ہی تھا کہ رسول اللہؐ

تشریف لائے۔ آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”عثمان! خدا کی جنت کو قبول کر۔ میں تمہاری اور تمام مخلوق کی

ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔“ حضرت عثمانؓ نے فوراً کلمہ پڑھ

لیا۔ یہ واقعہ حضورؐ کے دارالرقم میں قیام پذیر ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس وقت

حضرت عثمانؓ کی عمر چونتیس سال تھی۔

(اصابہ، سیر الصحابہ، خلفائے راشدین، تاریخ طبری)

سوال: حضرت عثمانؓ کی شادی حضورؐ کی دو بیٹیوں سے کیے بعد دیگرے ہوئی۔ علماء

اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: علماء کا قول ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں حضرت عثمانؓ کے علاوہ کوئی ایسا

شخص نہیں جس نے کسی نبی کی دو بیٹیوں سے شادی کی ہو۔

(تاریخ الخلفاء، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ کی پہلی بیوی حضرت رقیہ تھیں۔ بتائیے ان کا نکاح کب ہوا؟

جواب: حضرت رقیہؓ کا نکاح پہلے ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا مگر ابولہب نے

آنحضرتؐ سے عداوت کی بنا پر اپنے بیٹے سے زبردستی انہیں طلاق دلوا دی

تھی۔ چنانچہ مکہ ہی میں حضرت عثمانؓ سے نکاح ہوا۔

(اصابہ، طبقات، خلفائے راشدین، حضرت عثمان ذی النورین)

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ کے بارے میں مکہ کے لوگ کیا کہتے تھے؟

جواب: ان دونوں بیوی کے حسن صورت، حسن سیرت اور پیار محبت کو دیکھ کر

کے کے لوگ کہتے تھے: ”بہترین جوڑا جو کسی انسان نے دیکھا رقیہؓ اور ان کے خاوند عثمانؓ ہیں۔“

(خلفائے راشدینؓ، البدایہ والنہایہ، حضرت عثمان ذی النورینؓ)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ایمان لانے پر بہت سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ان کے چچا نے ان پر ظلم کیا تو رسول اللہؐ کے حکم سے دونوں میاں بیوی جشہ ہجرت کر گئے۔ یہ ۵ نبوی کی بات ہے اور اس قافلہ میں گیارہ مرد اور ۵ عورتیں تھیں۔

(اصحابہ خلفائے راشدینؓ، طبقات، فتح الباری)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کی ہجرت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میری اس امت میں عثمانؓ پہلا شخص ہے جو اپنے اہل و عیال کو لے کر جلا وطن ہوا۔“ یہ بھی فرمایا: ”خدا ان دونوں پر رحم فرمائے۔ بے شک عثمانؓ اس امت میں پہلے شخص ہیں جو حضرت لوطؑ کے بعد اپنی بیوی کو لے کر خدا کی راہ میں جلا وطن ہوئے۔“ ایک روایت میں حضرت لوطؑ کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کا نام بھی آتا ہے۔

(حضرت عثمان ذی النورینؓ، خلفائے راشدینؓ، اصحابہ، تاریخ الخلفاء)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ نے کتنا عرصہ جشہ میں قیام کیا اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ تقریباً آٹھ سال جشہ میں رہے اور اسی دوران حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے۔ پھر یہ لوگ مکہ واپس آئے لیکن دوبارہ ہجرت کر گئے۔ پھر مکہ آکر مدینہ ہجرت کی۔ پہلے حضرت اوسؓ بن ثابت کے ہاں ٹھہرے۔ پھر حضورؐ نے ان دونوں کے درمیان مواخات قائم کر دی۔

(خلفائے راشدینؓ، حضرت عثمان ذی النورینؓ، طبقات)

سوال: حضرت زینہؓ نے ۲ ہجری میں اکیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ بتائیے حضرت عثمانؓ کی دوسری شادی کب ہوئی؟

جواب: ربیع الاول ۳ ہجری میں حضرت عثمانؓ کی دوسری شادی حضرت زینہؓ کی بہن ام کلثومؓ بنت رسولؐ سے ہوئی۔ دو ماہ بعد زینہؓ نے حضرت جبریلؑ نے حضورؐ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نکاح آسمان پر کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نکاح ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا جس نے طلاق دے دی تھی۔

(عثمان ذی النورین۔ خلفائے شہیدین۔ اصحاب)

سوال: مدینہ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کی کیا خدمت انجام دی؟

جواب: پانی کی شدید تکلیف کی وجہ سے بیضر روحہ کا کنواں ایک یہودی سے بارہ ہزار میں پہلے نصف خریدا اور پھر دوسرا نصف بھی آٹھ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ (اصحاب۔ طبقات۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ آپؓ نے بعد میں کن غزوات نبویؐ میں شرکت کی؟

جواب: حضرت زینہؓ کی علالت کی وجہ سے وہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے۔ بعد کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ غزوہ احد میں حضورؐ کی شہادت کی خبر سن کر ہمت ہار جانے والے صحابہ میں آپؓ بھی شامل تھے۔

(طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا تھا؟

جواب: ۴ ہجری میں جب حضورؐ غزوہ ذات الرقاع کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت عثمانؓ مدینہ میں آپؐ کے قائم مقام تھے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ تاریخ الخلفاء)

سوال: ۶ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو کہاں کا سفیر بنا کر بھیجا تھا؟

جواب: آپؐ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے اور حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ اس موقع پر آپؐ کو قریش مکہ سے بات چیت کے لئے رسول اللہؐ نے سفیر بنایا۔

(زاد العاد۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کس طرح بیعت رضوان کا باعث بنے؟

جواب: قریش مکہ نے حضرت عثمانؓ کو روک لیا اور سخت نگرانی شروع کر دی۔ ان کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تو رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اپنے چودہ سوسا تھیوں سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی۔ حضرت عثمانؓ کی طرف سے حضورؐ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت لی۔

(سیرت المصطفیٰ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: حضرت عثمانؓ اپنے چچا زاد بھائی ابان بن سعید کی پناہ میں مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ بتائیے آپؐ نے طواف بیت اللہ سے کیوں انکار کر دیا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میں رسول اللہؐ کے بغیر کس طرح طواف کر سکتا ہوں۔ ہم ہر کام میں ان کی تابعداری اور پیروی کرتے ہیں۔“ (سیر الصحابہ۔ طبقات۔ ازالہ الخفاء)

سوال: رسول اللہؐ نے ان کے عمرہ کرنے کے بارے میں اپنے صحابہ سے کیا فرمایا؟

جواب: ”عثمانؓ اگر لمبے عرصے تک بھی وہاں رہیں تو بھی وہ اس وقت تک طواف نہیں کریں گے جب تک میں پہلے طواف نہ کر لوں۔“

(ازالہ الخفاء۔ سیرت حضرت عثمانؓ)

سوال: بتائیے مشرکین مکہ نے حضرت عثمانؓ کو کیوں چھوڑ دیا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اب مجھے ان سے لڑنا حلال ہو گیا ہے کیونکہ پہل ان کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور جب تک میں قتل عثمانؓ کا بدلہ نہ لے لوں گا۔

یہاں سے برگز نہ ہٹوں گا۔“ قریش تک جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت

عثمانؓ کو چھوڑ دیا۔ اور سہل بن عمرو کو صلح کی شرائط طے کرانے بھیجا۔

(بخاری۔ ازادہ الخفاء۔ زرقانی۔ فتح الباری)

سوال: صلح نامہ حدیبیہ پر کن صحابہؓ نے دستخط کئے تھے؟

جواب: حضرت علیؓ نے صلح نامہ لکھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی

المرتضیٰؓ، عبدالرحمنؓ بن عوف، سعد بن ابی وقاصؓ، ابو عبیدہؓ بن الجراح اور محمد بن

مسلمہ نے بطور گواہ دستخط کئے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حضرت عثمان غنیؓ)

سوال: بتائیے جنگ خیبر میں حضرت عثمانؓ کو کیا ذمہ داری سونپی گئی؟

جواب: خیبر اور غطفان کے درمیان ایک بڑے میدان میں حضورؐ نے اپنے لشکر کا بڑا

کیپ بنایا یہ جنرل ہیڈ کوارٹر تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ حملہ کرنے والی فوج کے

دستے اسی فوجی کیپ جایا کریں گے۔ حضرت عثمانؓ کو آپؐ نے حضرت

کوارٹر کا افسر مقرر فرمایا۔ (ردۃ الملائکین۔ سیرت حضرت عثمان غنیؓ)

سوال: غزوہ تبوک یا حیش العسرة میں حضرت عثمان غنیؓ نے کیا خدمت انجام دی؟

جواب: انہوں نے ایک تہائی فوج یعنی دس ہزار مجاہدین کے خورد و نوش اور دیگر تمام

اخراجات تہا برداشت کرنے کا ذمہ لیا۔ انہوں نے علاوہ ایک ہزار اونٹ ستر

گھوڑے اور ایک ہزار اسی ہزار دینار بھی آپؐ کی خدمت میں پیش کئے۔

ایک روایت میں تیس ہزار پیادے اور بیس ہزار سوار کل تعداد ہے۔

(مستدرک حاکم۔ زرقانی۔ فتح الباری۔ طبقات کنز العمال)

سوال: رسول اللہؐ نے اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“ یہ بھی

فرمایا: ”اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہو گیا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔“

(فتح الباری۔ مستدرک۔ زرقانی۔ ازادہ الخفاء)

سوال: حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کی تھی۔ بتائیے آپؓ کو کس نے نمائندہ بنا کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیجا تھا؟

جواب: ازواج مطہرات، اہمات المؤمنین نے آپؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجا اور رسول اللہؐ کے ترکہ سے اپنا حصہ مانگا۔ یہ ورثہ خیر اور فدک کے متروکات تھے۔ تاہم حضرت عائشہؓ کے سمجھانے پر دیگر ازواج مطہرات بھی اس مطالبے سے دستبردار ہو گئیں۔ (بخاری۔ توح البلدان)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے انتخاب میں حضرت عثمانؓ کی کیا رائے تھی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نے جب اپنے جانشین کے بارے میں حضرت عثمانؓ سے مشورہ کیا تو آپؓ نے کہا: ”عمرؓ سے بہتر کوئی آدمی نہیں۔ ان کا باطن ان کے ظاہر سے بہت اچھا ہے۔“ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے اس مشورے کو قبول کیا اور حضرت عثمانؓ سے وصیت نامہ لکھوایا۔

(خلفائے راشدین۔ الامامة والسياسة۔ عثمان بن عفان)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی مجلس شوریٰ میں کون سے خلفائے راشدین شامل تھے؟

جواب: حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت عثمانؓ بھی اس مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ اس کے علاوہ بھی حضرت عمرؓ ہر معاملے میں حضرت عثمانؓ سے مشورہ کرتے تھے۔ نہ صرف کاروبار مملکت میں ان سے مشورہ لیتے بلکہ اکثر مقامات پر انہیں ساتھ لے جاتے۔ (خلفائے راشدین۔ طبقات۔ عثمان بن عفان)

سوال: حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمانوں میں بیت المال نہیں تھا۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں کیا مشورہ دیا؟

جواب: آپؓ نے کہا: ”ایمیر المؤمنین! تمام مال تقسیم کر دینے کی بجائے ایک بیت المال

بنایا جائے جس میں قاتل مال جمع ہو اور وہ بوقت ضرورت حاجتمندوں میں بھی تقسیم ہو اور مختلف منصوبوں پر بھی خرچ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں بیت المال قائم کیا اور مختلف صوبوں اور ان کے صدر مقامات پر اس کی شاخیں قائم کیں۔ (خلفائے راشدین۔ تاریخ طبری۔ عمر بن خطاب)

سوال: بتائیے سب سے پہلا دارالافتاء کس نے قائم کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے دارالافتاء قائم کیا اور بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کو بھی فتویٰ دینے کی اجازت دی۔ (خلفائے راشدین۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت عثمان غنیؓ کو کیسے خلیفہ منتخب کیا گیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے جانشین کے بارے میں چھ افراد میں سے انتخاب کرنے کی وصیت کی۔ آپؓ نے فرمایا: ”تمہارے لئے یہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ اور وہ علیؓ، عثمانؓ، عبدالرحمنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص، زبیرؓ بن العوام اور طلحہؓ بن عبید اللہ ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی کو منتخب کر لو۔ جب وہ آپس میں سے ایک کو خلیفہ بنا لیں تو اس کی اعانت کرو۔“ چنانچہ ۳ دن کی مشاورت کے بعد حضرت عثمانؓ کو خلیفہ چنا گیا۔ آپ ۳ محرم ۲۳ ہجری بمطابق ۱۰ نومبر ۶۴۴ء کو ۶۸ سال کی عمر میں خلیفہ بنے۔ (طبقات۔ الہدایہ والنہایہ۔ صحیح بخاری۔ فتح الباری)

سوال: حضرت عثمانؓ نے بطور خلیفہ المسلمین سب سے پہلی نماز کونسی پڑھائی؟

جواب: آپؓ نے عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور بطور خلیفہ خطبہ دیا۔

(خلفائے راشدین۔ تاریخ طبری۔ الہدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ نے خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کیا؟

جواب: بطور خلیفہ حکومت سنبھالنے کے بعد اپنے گورنروں، خراج وصول کرنے والے

افسروں، سرحدی کمانڈروں اور عوام الناس کے نام مکتوبات اور فرامین جاری کئے جن میں اپنی حکومت کی حکمت عملی اور پالیسی کے بارے میں وضاحت اور ہدایات جاری کی گئیں۔ یہ چار قسم کے مراسلے تھے۔

(خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عثمانؓ کے عہد میں کس طرح کی فتوحات ہوئیں؟

جواب: ان کے عہد میں دو طرح کی فتوحات ہوئیں۔ ایک ان علاقوں کی فتوحات جو اگرچہ عہد فاروقی میں فتح ہو چکے تھے لیکن انہوں نے پھر سے بغاوت کردی تھی۔ دوسرے وہ علاقے جو نئے سرے سے فتح کئے گئے۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتائیے ایران کس خلیفہ کے دور میں فتح ہوا؟

جواب: ایران کی فتح کا آغاز حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ہوا، لیکن اس کی تکمیل حضرت عثمانؓ کے دور میں ہوئی۔ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ہی بحری جنگ کا آغاز ہوا اور قبرص اور کئی دوسرے جزیرے فتح ہوئے۔

(خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: آذربائیجان حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں فتح ہوا۔ یہاں کے لوگوں نے دوبارہ بغاوت کی تو کب دوبارہ فتح کیا گیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد آذربائیجان کے لوگوں نے پھر بغاوت کردی اور اسلامی لشکر سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ حضرت عثمانؓ نے گورنر کوفہ حضرت ولید بن عتبہ کو لشکر کشی کا حکم دیا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن شیبیل بن عوف کو چار ہزار کا لشکر دے کر روانہ کیا۔ انہوں نے موقان، میرا اور طلیسان فتح کیا۔ خود ولید بن عتبہ نے آذربائیجان کو تسخیر کیا اور حضرت اشعث

بن قیس کو وانی مقرر کیا۔ کچھ دنوں بعد آذربائیجان کے لوگوں نے پھر بغاوت کی تو حضرت اشعث نے کوفہ سے ملک منگوائی اور باغیوں کا صفایا کر دیا۔

(فتوح البلدان۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رے بھی حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہوا۔ لیکن وہاں کے باشندے بار بار بغاوت کرتے رہے۔ آخری مرتبہ ان کی بغاوت کس نے ختم کی؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے کوفہ کے اس وقت کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ وہ حضرت قرظ بن کعب انصاری کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ رے کی بغاوت کچلنے کے لئے روانہ کریں۔ چنانچہ حضرت قرظؓ نے ان کی بغاوت ہمیشہ کیلئے کچل ڈالی۔

(فتوح البلدان۔ الہدایہ والنبایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: اسکندریہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں فتح ہوا۔ وہاں کیسے بغاوت ہوئی اور اس کا خاتمہ کیسے کیا گیا؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے خلیفہ بننے کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص کی جگہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو مصر کا گورنر بنا دیا۔ مصریوں نے مسلمانوں سے کیا معاہدہ توڑ دیا اور بغاوت کر دی ہرقل نے رومی فوجوں سے بھرے تین سو بحری جہاز روانہ کئے جنہوں نے اسکندریہ پر قبضہ کر لیا۔ حضرت سعدؓ نے ایک بڑا لشکر جمع کیا۔ سابق گورنر حضرت عمروؓ بن العاص بھی ابھی مصر میں تھے۔ انہیں جب حضرت عثمانؓ کا پیغام ملا تو وہ بھی چند روز ہزار کا لشکر لے کر اسکندریہ پہنچے۔ انہوں نے سخت لڑائی کے بعد شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

(تاریخ ابن خلدون۔ فتوح البلدان۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے فریقہ کب اور کیسے فتح ہوا؟

جواب: ۲۵ ہجری میں مصر اور اسکندریہ کی فتح کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص نے باقی

علاقوں کی طرف تھوڑی تھوڑی فوجیں روانہ کیں۔ حضرت خارجہؓ بن حذافہ نے بہت سے علاقے فتح کئے۔ خود حضرت عمروؓ بن العاص نے برقہ فتح کیا اور طرابلس پر چڑھائی کر دی۔ طرابلس کی فتح کے بعد سبرہ فتح کیا۔ حضرت عقبہؓ بن نافع الفہری نے زویلہ پر قبضہ کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے فتح افریقہ کی طرف خاص توجہ دی۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد گوز مصر نے ان کے حکم سے زبردست لڑائی کے بعد افریقہ کے دار الحکومت سیطہ پر قبضہ کیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون۔ عجم البلدان)

سوال: بتائیے افریقہ کی اس مشہور جنگ کو کیا نام دیا گیا ہے؟

جواب: اسے حرب العبادلہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ فوج کے قلب پر عبداللہؓ بن سعد، مینہ پر عبداللہؓ بن عمر، میسرہ پر عبداللہؓ بن زبیر اور مقدمہ پر عبداللہؓ بن عباس تھے۔ اس جنگ میں دشمن کی فوج ایک لاکھ بیس ہزار اور بعض روایات کے مطابق دو لاکھ تھی جبکہ مسلمان صرف بیس ہزار تھے۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: اندلس کب اور کس کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ہسپانیہ یعنی اندلس جسے آجکل اسپین کہتے ہیں فتح ہوا۔ امیر المؤمنین نے حضرت عبداللہ بن سعد کو حکم دیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن نافع بن حصین اور حضرت عبداللہ بن نافع بن عبد القیس کو اندلس کی تفسیح کے لئے روانہ کریں۔ یہ دونوں صحابہؓ سمندر کے راستے اندلس پہنچے اور ساحلی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح اندلس اور براعظم یورپ پر لشکر اسلام کا پہلا حملہ خلافت عثمانی میں ہوا۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت عمرؓ نے جزیرہ قبرص میں فتح کرنے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا: ”ایسا ہرگز نہیں، اس خدا کی قسم جس نے محمد کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ مسلمانوں کو سمندر پر

کبھی سوار نہیں کروں گا۔“ قبرص کا جزیرہ کب اور کس کے ہاتھوں تسخیر ہوا؟
 جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دور خلافت میں گورنر شام حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا
 کہ وہ اپنی بحری طاقت میں اضافہ کریں اور قبرص فتح کریں۔ چنانچہ امیر
 معاویہؓ نے پانچ سو بحری جہازوں پر مشتمل بیڑہ اتیار کیا۔ انہوں نے ۲۸ ہجری
 میں قبرص فتح کرنے کے لئے اس بیڑے کو بحر روم میں داخل کیا۔ گورنر مہر
 حضرت عبداللہ بن سعد بھی اپنے لشکر کے ساتھ ان سے مل گئے۔ اہل قبرص
 نے سات ہزار دینار سالانہ جزیہ پر صلح کر لی۔ اس طرح رسول اللہ کی پیش
 گوئی پوری ہوئی کہ مسلمان سمندر میں جہاد کریں گے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ اساب۔ مسلم۔ بخاری۔ فتوح البلدان۔ البدایہ)
 سوال: رسول اللہ نے بحری جنگ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا تھا؟
 جواب: ”میری امت کا پہلا لشکر جو بحری لڑائی لڑے گا، اس پر جنت واجب ہوگی۔“
 (فتح الباری۔ عمدة القاری۔ بیروت حضرت عثمان غنیؓ)

سوال: فارس، ایران کا جنوبی علاقہ ہے اور اس ایشی چار بولے شہر شیراز، اصفہان،
 زرمان اور یزد ہیں۔ یہ علاقہ کب اسلامی سلطنت میں شامل ہوا؟
 جواب: حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایران کا بہت سا علاقہ فتح ہو چکا تھا۔ باقی حصہ
 حضرت عثمانؓ کے دور میں تسخیر ہوا۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عبید اللہ بن معمر کو
 خراسان سے تبدیل کر کے فارس کا گورنر بنایا تو وہاں کے لوگوں نے بغاوت
 کر رکھی تھی۔ چنانچہ حضرت عبید اللہ بن معمر شہید ہو گئے اور اسلامی لشکر کو شکست
 ہوئی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عامر کو جنہیں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی
 جگہ گورنر بنایا گیا تھا حکم دیا کہ بصرہ اور عمان کی فوجوں کے ساتھ فارس کی
 بغاوت کچل دو۔ انہوں نے اصطخر میں باغیوں کو شکست دی۔ پھر انہوں نے

فتح کیا اور اپنے ایک جرنیل ہرم بن حیان کے ساتھ مل کر جور کا شہر
تسخیر کر لیا۔ اسی دوران اہل اصطر نے پھر بغاوت کردی جسے سختی سے کچل دیا
گیا۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ فتوح البلدان)
سوال: بتائیے حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں خراسان، جرجان اور طبرستان کن صحابہ
کے ہاتھوں فتح ہوئے؟

جواب: یہ علاقے ۳۰ ہجری میں حضرت عبداللہ بن عامرؓ اور حضرت سعید بن العاص
کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ حضرت سعید بن العاص کے لشکر میں دوسرے بڑے
صحابہ کے علاوہ سیدنا حضرت حسنؓ اور سیدنا حضرت حسینؓ بھی شامل تھے۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)
سوال: خراسان اور طبرستان کے اور بھی بہت سے علاقے فتح ہوئے۔ وہ کون سے تھے؟
جواب: حضرت عبداللہ بن عامر کے ہاتھوں کرمان، حضرت ربیع بن زیاد نے سیستان،
حضرت احسن بن قیس اور عبداللہ بن عامر کے ہاتھوں طیس، نیشاپور، طیس،
ہرات، کابل سرخس بھتان، مرود و طالقان، قاریاب اور جوزجان بھی حضرت
عبداللہ بن عامر کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ)
سوال: طخارستان اور بلخ حضرت عبداللہ بن عامر کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ بتائیے
اکرمان، بھتان، کابل، آرمینیا، دیبل، جرجان، شمشاط اور ملطیہ کن صحابہ
نے مسخر کئے؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں کرمان کے بعض علاقے حضرت ربیع بن
عامر کے ہاتھوں فتح ہوئے جبکہ حضرت ربیع بن عامر نے کرمان، بردخرد،
بشیر جان اور دارالحکومت جیرفت فتح کیا۔ سیستان یا بھتان حضرت ربیع بن زیاد
کے ہاتھوں، کابل اور زابلستان حضرت عبدالرحمن بن سمہ کے ہاتھوں، آرمینیا

کے علاوہ حضرت حبیبؓ بن مسلمہ کے ہاتھوں وہیل اور جرزان بھی فتح ہوئے۔ شمشاط اور مطلیہ حضرت حبیبؓ بن مسلمہ اور حضرت صفوانؓ بن معطل نے فتح کئے۔ (البدایہ والنہایہ۔ یرالصحابۃ۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عثمانؓ کے بارہ سالہ دور خلافت میں چھ سال امن وامان رہا۔ پھر ریشہ دو انیاں شروع ہو گئیں۔ بتائیے ان میں کون لوگ پیش پیش تھے؟

جواب: کوفہ کی ایک جماعت جس میں اشترؓ، ابن ذی الحججہ، جندب، صعصعہ، ابن الکوثر، کمیل اور عمیر بن ضابطی خاص طور پر شامل تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ملک کی امارت اور سیاست پر صرف قریش کا حق نہیں۔ دوسرے مسلمانوں نے بھی ملک فتح کئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی اس کے مستحق ہیں۔ اسی طرح بصرہ میں بھی ایک سازشی جماعت تھی۔ مفسدین کا سب سے بڑا مرکز مصر تھا جہاں ایک یہود النسل نو مسلم عبداللہ بن سہانے الگ فرقہ بنایا ہوا تھا۔ اسی طرح اہل مصر حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ اہل بصرہ حضرت طلحہؓ کو اور اہل کوفہ حضرت زبیرؓ کو۔ اہل عراق تمام قریش سے عداوت رکھتے تھے اور ایک جماعت تمام عربوں کے خلاف تھی۔ لیکن یہ سب گروہ حضرت عثمانؓ کو معزول کرنے اور بنو امیہ کے خاتمے پر متفق تھے۔ عبداللہ بن سہانے ان سب جماعتوں کو حضرت عثمانؓ کی مخالفت پر متحد کر دیا۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے محمد بن ابی حذیفہؓ اور محمد بن ابی بکرؓ نے حضرت عثمانؓ غنیؓ کی کیوں مخالفت کی تھی؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی حذیفہؓ کو منہ بولا بیٹا بنا کر پالا تھا۔ وہ راہ راست سے بھگت گیا۔ اس نے شراب پی تھی۔ جس پر حضرت عثمانؓ نے اسے سزا دی۔ اس نے حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے کسی منصب پر متعین کر دیا

جائے۔ چونکہ اس میں اہلیت نہیں تھی اس لئے حضرت عثمانؓ نے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ ناراض ہو کر مصر چلا گیا اور حضرت عثمانؓ کے دشمنوں سے مل گیا۔ محمد بن ابی بکرؓ حضورؐ کے دوست حضرت ابوبکرؓ کے صاحبزادے اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام عیسٰیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے شادی کر لی تھی۔ محمد بن ابی بکرؓ حضرت علیؓ کی کفالت میں آگئے۔ بڑا عہدہ نہ ملنے پر حضرت عثمانؓ سے ناراض ہو گئے اور مصر جا کر محمد بن ابی حذیفہ اور دیگر دشمنوں سے مل گئے۔

(تاریخ طبری۔ حضرت عثمان ذی النورین۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے دور عثمانی میں حضرت ابوذر غفاریؓ نے کس نظریے کا پرچار کیا اور اس کے کیا اثرات ہوئے؟

جواب: جلیل القدر صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ درویش منش اور تارک الدنیا زاہد تھے تاہم ان کے مزاج میں درستی تھی۔ خلافت فاروقی اور خلافت عثمانی کی فتوحات کی وجہ سے دولت کی فراوانی ہو گئی۔ حضرت ابوذرؓ ان دنوں شام میں تھے۔ وہ سادہ زندگی کے داعی تھے چنانچہ انہوں نے امراء، حکومت وقت اور عام دولت مند لوگوں پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ عبداللہ بن سہاء نے بھی انہیں خوب بھڑکایا اور انہوں نے حکومت کی معاشی پالیسیوں پر تنقید شروع کر دی۔

(الابداء والنہایہ۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: مخالفین اور سازش عناصر نے خلیفہ ثانی حضرت عثمانؓ پر کیا الزامات لگائے؟

جواب: ان کا کہنا تھا کہ:

(۱) بڑے بڑے صحابہ مثلاً حضرت ابو موسیٰؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت عمرو بن

العاصؓ، حضرت عمارؓ بن یاسرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبدالرحمن بن

ارقم کو معزول کر کے اپنے خاندان کے یا اہل اور ناتجربہ کار افراد کو عامل یا گورنر

لگا دیا۔

(۲) بیت المال میں سے بے جا خرچ کیا اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ زیادہ سخاوت کا

اظہار کیا۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابی اے کے روزینے بند کر دیئے۔

(۴) مدینے کی چراگاہ بقیع کو سرکاری چراگاہ قرار دے کر عوام کو اس سے مستفید ہونے

سے روک دیا۔

(۵) مدینہ کے بازار میں بعض اشیاء کی خرید و فروخت اپنے لئے مخصوص کر لی اور حکم

دیا کہ کھجور کی گھلیاں امیر المؤمنین کے ایجنٹوں کے سوا کوئی نہیں خرید سکتا۔

(۶) اپنے قریبی ساتھیوں اور عزیزوں کو ملک بھر میں نہایت وسیع قطععات زمین

مرحت فرمائے۔

(۷) بعض کبار صحابہؓ کو جلا وطن کیا گیا اور ان کے ساتھ ناروا سلوک ہوا۔

(۸) حضرت زید بن ثابت کے تیار کردہ صحف کے سوا تمام صحاف کو جلا دیا۔

(۹) حدود جاری کرنے میں تباہی سے کام لیا۔

(۱۰) فرائض وغیرہ میں تمام امت کے خلاف روایات شاذہ پر عمل کیا گیا۔

(۱۱) مذہب میں بعض نئی بدعتیں پیدا کیں جن کو اکثر صحابہؓ نے ناپسند کیا۔

(۱۲) مصری وفد کے ساتھ بدعہدنی کی گئی جن کے نتیجے میں حضرت عثمان کی شہادت

واقع ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ حضرت عثمان ذی النورین۔ سیر الصحابہ)

سوال: حامیاں عثمان اور تاریخی حقائق ان الزامات کے بارے میں کیا کہتے تھے؟

جواب: ان کا کہنا تھا کہ:

(۱) حکومت کے معاملات میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ حضرت فاروق اعظم نے

بھی بعض وجوہات کی بنا پر حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو معزول کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے بھی خلافت کا عہدہ سنبھالتے ہی بحال عثمانی کی جگہ دوسرے عمال مقرر فرمائے۔

(۲) عمرو بن العاص نے اسکندریہ کی بغاوت ختم کرتے وقت ذمیوں کے ساتھ ناانسانی کی تھی اور مصر کی مالیات میں اضافہ نہ کر سکے۔ اس لئے ان کی جگہ عبداللہ بن ابی سرح کو مصر کا گورنر بنایا گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے بیت المال سے خاصی رقم قرض لی لیکن واپس کرنے میں تاہل سے کام لیا اس لئے انہیں تبدیل کر دیا گیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بصرہ کے گورنر تھے۔ ان کی شکایات خود اہل بصرہ نے کیں۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ پر رشوت ستانی کا جھوٹا الزام لگایا گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں تبدیل کرنا پڑا۔ حضرت عمار بن یاسر عہد فاروقی میں معزول ہو چکے تھے۔ عبداللہ بن ارقم بوڑھے ہو چکے تھے۔ اس لئے بیت المال کی ذمہ داری ان سے واپس لے لی گئی۔ لوگوں کے بدظن کرنے پر حضرت عبداللہ بن مسعود کو معزول کیا گیا۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی کے وظائف بند کرنا بھی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ خلیفہ کو یہ اختیارات حاصل تھے۔ اور سیاسی وجوہات کی بنا پر ایسا ممکن ہے۔ حضرت عثمان کو ان بزرگوں سے غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی اس لئے کچھ عرصے کے لئے ان کے وظائف بند کر دیئے۔

(۴) چوتھا اعتراض بھی بے معنی تھا۔ خود رسول اللہ نے مقام بقیع کو چراگاہ قرار دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پورے ملک میں سرکاری چراگاہیں تیار کرائی تھیں۔ حضرت عثمان کے دور میں گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے انہوں نے سرکاری خرچ پر چراگاہیں بنائیں۔

- (۵) بعض اشیاء کی خرید و فروخت کو اپنے لئے مخصوص کر لینے کا قصہ غلط ہے۔ البتہ کھجور کی گٹھلیوں کو زکوٰۃ کے اونٹوں کی خوراک کیلئے خریدنے کا انتظام کیا گیا۔
- (۶) عہد عثمانی میں بہت سے اہل یمن گھڑ اور جاندارین چھوڑ کر مدینہ آئے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی اراضی اور جانداروں سے تبادلہ کر لیا۔ جیسے حضرت طلحہؓ کو ایک قطعہ زمین دیا تو کندہ میں ان کی مملوکہ جاندار قبضے میں لے لی۔ عراق کی غیر آباد زمین کو جن لوگوں نے قابل کاشت بنایا حضرت عثمانؓ نے انہیں اس کا مالک بنا دیا۔
- (۷) حضرت ابو ذرؓ کو جلا وطن نہیں کیا گیا تھا بلکہ وہ خود تبارک الدنیا ہو گئے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں اپنے پاس رکھنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔
- (۸) حضرت عثمانؓ نرم دل ہونے کے باوجود شرعی حدود نافذ کرنے میں سخت تھے۔ حضرت عبید اللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد قاتل ابو لولو مجوسی کی لڑکی اور ایک نو مسلم ایرانی ہرمزان کو قتل کر دیا تھا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا یہ سازش میں شریک ہیں۔ ان پر قتل کی حد جاری کی گئی۔ اکثر صحابہ کرامؓ عبید اللہ کے قتل کے حق میں نہیں تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اسے معاف کر دیں۔ ہرمزان کا کوئی ولی نہیں تھا۔ حضرت عثمانؓ اس کے ولی بنے اور ذاتی مال سے دیت ادا کی۔ کوفہ کے گورنر ولید بن عقبہؓ پر شراب نوشی کا الزام لگایا گیا تو حد جاری کی گئی۔ کافی ثبوت تلاش کرنے میں تاخیر ہوئی۔ تاہم انہیں کوڑے مارے گئے اور معزول کر دیا گیا۔
- (۹) حضرت عثمانؓ نے باوثوق روایات کو نہیں چھوڑا البتہ اجتہادی مسائل میں اختلاف رائے ہوا۔ اور یہ اختلاف تمام صحابہؓ میں تھا۔
- (۱۰) نئی بدعتیں پیدا کرانے کا الزام بھی غلط ہے۔ مٹی میں دو کی بجائے چار رعلات

نماز پڑھنے کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ مکہ پہنچنے پر انہوں نے اقامت کی نیت کر لی تھی۔ اور حضور کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اقامت کی نیت کرے اس کو تمیم کی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔

(۱۱) حضرت عثمانؓ نے مصری وفد کے ساتھ وعدہ کیا کہ ان کے جائز مطالبات تسلیم کئے جائیں گے چنانچہ حضرت علیؓ کی وساطت سے مفسدین واپس چلے گئے۔ لیکن چند دن بعد واپس آگئے اور کہا کہ ہم نے ایک قاصد سے ایسا خط پکڑا ہے جس میں وائی مصر کو ہماری گرونیں مارنے کے احکامات تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خط بھی مفسدین نے خود تیار کیا تھا کیونکہ حضرت عثمانؓ نے اس فرمان سے حلفیہ انکار کیا اور لاعلمی کا اظہار کیا۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابیہ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے شورش کے خاتمے اور اصلاح احوال کے لئے کیا آخری کوشش کی؟

جواب: انہوں نے تمام گورنروں کو مدینہ منورہ میں طلب کیا اور مجلس شوریٰ بلائی جہاں جس میں حضرت عثمانؓ نے مختصر تقریر کے بعد سب کی رائے طلب کی۔ ملک کے مختلف حصوں میں حالات کی تحقیق کے لئے وفود روانہ کئے۔ تمام ملک میں گشتی اعلان بھی جاری کیا کہ جس کسی کو کسی گورنر سے شکایت ہو وہ حج کے موقع پر خلیفہ سے بیان کرے۔

(تاریخ طبری۔ حضرت عثمان ذی النورین۔ سیر الصحابیہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے انقلاب لانے اور فتنہ و فساد کی کوشش کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

جواب: حج سے چند دن پہلے بصرہ، کوفہ اور مصر کے فتنہ پردازوں نے آپس میں طے کر کے اپنے اپنے شہر سے حاجیوں کے روپ میں مدینہ منورہ کا رخ کیا۔ شہر سے باہر قیام کر کے اپنے چند سرکردہ افراد کو باری باری حضرت طلحہؓ حضرت

زبیرؓ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت علیؓ کے پاس بھیجا۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے فساد یوں کو کس صحابیؓ نے سمجھا بجا کر واپس بھیجا؟

جواب: تمام معتبر صحابہؓ نے اس جھگڑے میں پڑنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمانؓ نے

مفسدین کے اجتماع کی خبر سنی تو حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ ان لوگوں کو راضی

انکر کے واپس بھیج دیں۔ میں ان کے جائز مطالبات تسلیم کر لوں گا۔ چنانچہ

حضرت علیؓ کے سمجھانے پر وہ واپس چلے گئے لیکن پھر خط کا بہانہ بنا کر مدینہ

میں داخل ہو گئے۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ۔ اسباب)

سوال: مفسدین نے حضرت عثمانؓ سے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: وہ انتقام انتقام کے نعرے لگا رہے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے خط سے لاعلمی کا

اظہار کیا تو وہ کہنے لگے کہ ایسا شخص خلیفہ بننے کے قابل نہیں جیسے یہ خبر نہ ہو کہ

اس کے ملک میں کون کیا کر رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خلافت سے دستبرداری

کا مطالبہ کر دیا۔ (خلفائے راشدین۔ حضرت عثمان ذی النورین۔ اسباب)

سوال: حضرت عثمانؓ نے مفسدین کے مطالبے کا کیا جواب دیا؟

جواب: آپؓ نے مفسدین سے فرمایا: ”جب تک مجھ میں جان باقی ہے میں اس

خلعت کو جو خدا نے مجھے پہنائی ہے خود اپنے ہاتھوں سے نہیں اتاروں گا۔

اور حضورؐ کی وصیت کے مطابق میں اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک صبر کروں

گا۔“ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ کے انکار پر مفسدین نے کیا رد عمل ظاہر کیا اور دیگر صحابہؓ کی کیا

کیفیت تھی؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے خلافت سے کنارہ کشی کا مطالبہ مسترد کر دیا تو مفسدین نے

ان کے گھر کا محاصرہ کر لیا جو چالیس روز تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں حضرت عثمانؓ اور ان کے اہل خانہ کا کھانا پینا بند کر دیا اور ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کو بھی یہ چیزیں نہ لے جانے دیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت سعد بن وقاص، حضرت زید بن ثابت کے علاوہ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت علیؓ جیسے اکابر صحابہؓ کی بھی ایک نہ سنی اور بعض کی توہین کی گئی۔ یہ تینوں بزرگ نہ تو بے تعلق رہ سکتے تھے اور نہ ان کو حالات پر قابو تھا۔ بہت سے صحابہؓ گوشہ نشین ہو گئے یا مدینہ چھوڑ گئے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ ابن سعد۔ سیر الصحابہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ کے سمجھانے پر بھی باغیوں نے محاصرہ ختم نہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے اپنے ساتھیوں سے کیا کہا؟

جواب: ساتھیوں نے جب مفسدین سے جنگ کرنے کا کہا تو فرمایا: ”میں باہر نکل کر ان سے جنگ کروں تو میں وہ پہلا خلیفہ نہیں بنا چاہتا جو امت محمدی کی خوزری کرے۔“ پھر فرمایا: ”اگر ایک شخص کا بھی ارادہ ہو تو میں اس کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میرے لئے اپنا خون نہ بہائے۔“

(طبقات۔ منہاج احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ کو آنحضرتؐ کی پیش گوئی کے مطابق یقین تھا کہ شہادت مقدر ہو چکی ہے۔ آپؐ نے شہادت سے پہلے کیا خواب دیکھا؟

جواب: جمعہ کا دن تھا جس دن شہادت ہوئی۔ رات آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ تشریف فرما ہیں اور ان سے فرما رہے ہیں: ”عثمانؓ جلدی کرو ہم تمہارے افطار کے منتظر ہیں۔“ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ”عثمانؓ آج جمعہ میرے ساتھ پڑھنا۔“

(طبقات۔ منہاج احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ کب اور کیسے ہوا؟

جواب: باغیوں نے ان کے گھڑ پر حملہ کر دیا۔ حضرت امام حسنؓ جو دروازے پر متعین تھے۔ مدافعت میں زخمی ہوئے۔ چار باغی دیوار سے اندر کود گئے۔ ایک شخص کنانہ بن بشر نے آگے بڑھ کر پیشانی پر لوہے کی لٹھ ماری۔ آپؓ پہلو کے بل گر پڑے۔ سودان ابن حمران نے دوسری طرف ضرب لگائی جس سے خون کا فوارہ نکلا۔ عمرو بن لُحْمَق نے سینے پر چڑھ کر نیزے سے زخم لگائے۔ کسی نے تلوار کا وار کیا۔ آپؓ کی بیوی نائلہ نے آگے ہاتھ کیا جس سے تین انگلیاں کٹ گئیں تاہم وار سے حضرت عثمانؓ کی شہادت ہو گئی۔ جمعہ کے دن عصر کے وقت یہ واقعہ پیش آیا۔ (الہدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ سدرک۔ سنا احمد)

سوال: شہادت کے وقت حضرت عثمانؓ کو کئی آیات تلاوت فرما رہے تھے اور آپ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: آپؓ سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت فرما رہے تھے۔ اور شہادت سے پہلے آپؓ کی زبان سے نکلا۔ ”بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ“ (طبقات۔ یرالصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپؓ کہاں دفن ہوئے؟

جواب: حضرت زبیرؓ یا حضرت جبیرؓ بن مطعم نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے پیچھے حش کو کب میں دفن ہوئے۔ (طبقات۔ سنا احمد بن حنبل)

سوال: باغیوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کا کونسا بیٹا بھی شامل تھا اور اس نے کیا کہا؟

جواب: محمد بن ابی بکر باغیوں میں سے تھا۔ اس نے حضرت عثمانؓ کی ریش مبارک پکڑ لی۔ انہوں نے فرمایا: ”تم نے اس ڈاڑھی کو پکڑا ہے جس کی عزت و تکریم تیرا باپ بھی کیا کرتا تھا۔“ اس پر وہ شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔ (الہدایہ والنہایہ۔ مناقب راشدین)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کے دور میں مکہ میں کونسے گورنر رہے؟
 جواب: مختلف موقعوں پر چار گورنر رہے۔ جن میں خالد بن العاص بن ہشام، علی بن عدی، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حارث کا نام آتا ہے۔

(استیعاب۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ کے دور میں قاسم بن ربیعہ طائف کے گورنر تھے۔ بتائیے یمن کے گورنر کون تھے؟

جواب: یمن کے علاقے صنعاء میں یعلیٰ بن منبہ اور الجند میں عبداللہ بن ابی ربیعہ۔ اسی طرح شام کے علاقے صنعاء میں شامہ بن عدی گورنر تھے۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: حمص میں عبدالرحمن بن خالد اور قسریں میں حنیب بن مسلمہ دور عثمانی کے گورنر تھے۔ اردن، فلسطین، قرسیاء اور آذربائیجان کے گورنروں کے نام بتادیں؟

جواب: اردن کے گورنر ابوالاعور بن سفیان، فلسطین کے علقمہ بن حکیم، قرسیاء کے جریر بن عبداللہ اور آذربائیجان کے اشعث، بن قیس الکندی۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ نے حلوان، ماہ، ہمدان، رے، اصفہان ماہندان، قومس، موصل اور بصرہ کے گورنر کن صحابہ کو بنایا؟

جواب: حتمیہ بن النہاس کو حلوان، مالک بن حبیب کو ماہ، التیسرہ کو ہمدان، سعید بن قیس کو رے، سائب بن الاقرع کو اصفہان، حمیش کو ماہندان، جبلة بن حیوہ کو قومس، حکیم بن سلامہ کو موصل اور عبداللہ بن عامر کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا گیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ مردق الذہب)

سوال: حضرت عثمانؓ کے عہد میں کوفہ کے پانچ گورنر مقرر ہوئے۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: مختلف اوقات میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت ولیدؓ بن عقبہ، حضرت سعیدؓ بن العاص اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ۔

(البدایہ والنہایہ۔ یعقوبی۔ خلفائے راشدین)

سوال: دور عثمانی میں مصر اور شام کے گورنر کون سے تھے؟

جواب: مصر کے گورنر حضرت عمروؓ بن العاص، شام کے گورنر معاویہؓ بن ابی سفیان تھے۔

(تاریخ طبری۔ مروان الذہب۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں کون سے صحابہ مختلف عہدوں پر تعینات تھے؟

جواب: بحریہ کے رئیس حضرت عبداللہؓ بن قیس تھے۔ بیت المال کے نگران حضرت عقبہ بن عامر، دمشق میں محکمہ قضاء ابوالدرداءؓ انصاری کے سپرد تھا، کوفہ میں خراج کی وصولی حضرت جابرؓ بن عمرو کے ذمے تھی اور کوفہ میں سامان حرب اور جنگ کی تیاری حضرت قحطاقؓ بن عمرو کے حوالے تھی۔ مروانؓ بن حکم آپؐ کے کاتب اور نشئی تھے۔

(تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ نے شوری کے نظام میں کیا تبدیلی کی؟

جواب: آپؓ نے باقاعدہ مجلس شوری بنائی۔ بعض ذفوعہ ضویوں کے گورنروں کو بھی مشورے میں شریک کیا جاتا تھا۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ حضرت عثمان ذی النورین)

سوال: حضرت عثمانؓ کے زمانے میں عمال کا محاسبہ کس طرح ہوتا تھا؟

جواب: آپؓ نے عمال کی کڑی نگرانی کی اور شکایات ملنے پر ان کا محاسبہ کیا جاتا۔ اس سلسلے میں کسی کی بزرگی اور منصب کا کوئی خیال نہ رکھا جاتا۔

(بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: حضرت عثمانؓ کے دور میں رفاہ عامہ کے کون سے کام ہوئے؟

جواب: آپؐ نے مفلس اور تلاش لوگوں کو اس قدر مال دیا کہ ہر آدمی کو ایک ہزار تھیلی اور ہر تھیلی میں چار ہزار اوقیہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے جو روزیے مقرر کئے تھے۔ آپؐ نے ان میں سو درہم فی کس کا اضافہ کیا۔ مسجد نبویؐ میں عبادت گزاروں، اعتکاف کرنے والوں، مسافروں اور مساکین کے لئے عام دستر خوان بچھا دیا۔ ملک کے مختلف حصوں میں کنویں اور پانی کے چشمے بنوائے جس سے زراعت میں بھی اضافہ ہوا۔ مدینہ کی طرف آنے والے مختلف راستوں پر مسافروں کیلئے سرائیں اور چوکیاں بنوائیں۔ کوفہ میں کوئی مہمان خانہ نہ تھا۔ آپؐ نے عقیل اور ابن ہبار کے مکان خرید کر وقف کر دیئے۔ بصرہ میں بھی امیر المؤمنین کے حکم سے دو مہمان خانے تعمیر ہوئے۔ جنت البقیع کی توسیع کیلئے حش کوکب کا باغ خرید کر اس قبرستان میں شامل کیا۔ ۲۶ ہجری میں مسجد الحرام کی توسیع آپؐ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ۲۹ ہجری میں مسجد نبویؐ کی توسیع کرائی۔ محکمہ افتاء و قضا کو ترقی دی۔ عسکری نظام کو ترقی دینے کے لئے طرابلس، قبرص، طبرستان، آرمینیا اور کئی دوسرے شہروں میں فوجی مراکز اور چھاؤنیاں قائم کیں۔ فوجیوں کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا۔ گھوڑوں اور اونٹوں کی پرورش کیلئے وسیع چراگاہیں بنوائیں۔ بحری جنگ کیلئے سب سے بڑا کارنامہ بحریہ اور بحری بیڑے کا قیام ہے۔

(۳ تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ وناء الوفاء۔ علم البلدان)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کی مذہبی، خدمات بتا دیجئے؟

جواب: جنگی قیدیوں کے سامنے دین کی تبلیغ فرماتے۔ فقہی مسائل سنتے اور خود ان کی تعلیم دیتے۔ مسجد نبویؐ کی توسیع کرائی۔ مذہبی خدمات میں سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کو اختلافات سے محفوظ کرنا اور اس کی اشاعت عام ہے۔

انہوں نے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے عہد صدیقی کا مرتب کیا ہوا نسخہ لے کر حضرات زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر اور سعید بن العاص سے نقلیں کروا کے تمام ملک میں روانہ کیں۔ (بخاری۔ اب المنفرد۔ مستدرک حاکم۔ سنن ابوداؤد)

سوال: خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ حضورؐ نے ان سے کیا خدمات لیں؟

جواب: آپؓ کو تحریر اور کتابت میں بھی مہارت حاصل تھی اس لئے رسول اللہؐ نے آپؓ کو بھی کتابت وحی پر نامور فرمایا۔ آپؓ ہر آیت کے شان نزول اور حقیقی مفہوم سے بھی آگاہ تھے۔ (مسند احمد۔ تاریخ طبری۔ خلائے راشدین)

سوال: خوبصورت انداز تحریر اور تقریر بھی حضرت عثمانؓ کی خوبی تھی۔ دیگر علوم و فنون میں آپؓ کا انداز کیسا تھا؟

جواب: الفاظ کی فصاحت اور کلام کی بلاغت کا اندازہ آپؓ کے فراہم اور خطوط سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپؓ کی تقریر مختصر لیکن موثر ہوتی تھی۔ آپؓ شری اور مذہبی مسائل میں مجتہد کی حیثیت رکھتے تھے۔ علم الفرائض یعنی علم تقسیم ترکہ کی ترتیب میں حضرت زید بن ثابتؓ کے ساتھ ان کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ علم حدیث میں آپؓ کی روایتوں کی تعداد ۱۴۶ ہے۔ (کنز العمال۔ مسند احمد بن حنبل۔ طبقات)

سوال: شرم و حیا حضرت عثمانؓ کا امتیازی وصف تھا۔ آپؓ کی دیگر عادات و اطوار کیسی تھیں؟

جواب: آپؓ کو زہد و تقویٰ میں بھی کمال حاصل تھا۔ اکثر خوف خدا سے آبدیدہ ہو جاتے۔ جب رسول کا یہ عالم تھا کہ بدر کے سوا تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ احترام رسول اور اتباع سنت کو خاص اہمیت دیتے۔ گھڑ میں غلام اور بوٹھڑوں کے باوجود اپنا کام خود ہی کر لیتے۔ مال و دولت کی فراوانی

کے ساتھ ساتھ فیاض اور ایثار پیشہ بھی تھے۔ مصائب و آلام کا نہایت صبر و تحمل سے مقابلہ کرتے۔ (بخاری۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین۔ عثمان ذی النورین) سوال: حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد خلافت میں مسجد نبوی کے قریب ایک عالیشان محل تعمیر کرایا تھا۔ آپؓ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: اصل ذریعہ معاش تجارت تھا اور عرب کے بہت بڑے دولت مند تاجر تھے۔ فتح خیبر کی جاگیروں سے ایک حصہ ملا۔ آپؓ نے مختلف علاقوں میں بھی جاگیریں خریدیں۔ وہ خود زراعت نہیں کرتے تھے لیکن اپنی زمین بٹائی پر دیتے تھے۔ دولت مند کا شکار کو دیتے اور ایک ٹلٹ خود لیتے۔

(مسندک حاکم۔ مسند احمد۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ نہایت نفاست پسند تھے۔ آپؓ کی غذا اور لباس کیسا تھا؟ جواب: ضعف اور بیماری کی وجہ سے سادہ، نرم اور زود ہضم غذا کھاتے۔ کھانے میں اعزہ اور احباب کثرت سے شریک ہوتے۔ اگرچہ اچھے اور قیمتی کپڑے پہنتے لیکن ان میں تکلف نہ ہوتا۔ تمام عمر پانچامہ نہیں پہنا صرف شہادت کے وقت ستر کے خیال سے پہن لیا۔ عموماً تہ بند پہنتے تھے۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ مسندک حاکم۔ سیر الصحابہ)

سوال: تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ غنی کا حلیہ بتادیتے؟ جواب: آپؓ خوبصورت تھے۔ رنگ گندم گوں۔ قد درمیانہ۔ ناک بلند اور خم دار۔ رخسار پر گوشت اور ان پر چپک کے ہلکے ہلکے داغ تھے۔ ڈاڑھی گھنی اور طویل۔ سر کے بال گھنے لمبے جو کانوں تک تھے۔ (مسندک حاکم۔ مسند احمد۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ کی ازواج اور اولاد کی تعداد بتادیتے؟ جواب: آپؓ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں۔ پہلی بیوی حضرت رقیہ بنت

رسولؐ سے ایک بیٹا عبداللہ تھا۔ جس نے بچپن میں وفات پائی۔ پھر آنحضرتؐ کی ان سے چھوٹی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے شادی ہوئی۔ کچھ سال بعد وہ بھی فوت ہو گئیں ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت فاطمہ بنت عروان سے ایک بیٹا عبداللہ پیدا ہوا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔ حضرت ام عمرو بنت جندب سے عمرو، خالد، ابان، عمرو مریم پیدا ہوئے۔ حضرت فاطمہ بنت ولید سے لڑکی ام سعید اور لڑکے ولید اور سعید پیدا ہوئے۔ حضرت ام العیمن بنت عقیقہ سے عبدالملک پیدا ہوئے جو بچپن میں فوت ہو گئے۔ حضرت رملہ بنت شیبہ سے عائشہ، ام ابان اور ام مردقین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ حضرت نائلہ بنت فراضہ سے ایک صاحبزادی مریم پیدا ہوئیں۔ اس طرح آٹھ بیویوں سے سولہ اولادیں ہوئیں جن میں نو لڑکے اور سات لڑکیاں تھیں۔

(سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابیات۔ تذکار صحابیات۔ خلفائے راشدین)

حضرت علی المرتضیٰؓ

سوال: امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام علی بن ابی طالب ہے۔ کینت اور القاب بتادیتجئے؟

جواب: آپؓ کی کینت ابوالحسن اور ابوتراب ہے، اور آپؓ کو اسم اللہ، حیدر اور المرتضیٰ لقب عطا ہوئے۔ (البدایہ۔ سیر الصحابہ۔ خلفائے راشدین۔ سیرت علی المرتضیٰ)

سوال: حضرت علیؓ کا تعلق خاندان بنی ہاشم سے تھا۔ اس خاندان کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: حرم کعبہ کے متولی تھے۔ حاجیوں کو زم زم پلانا، ان کے ساتھ تعاون و امداد کرنا بھی ان کے ذمے تھا۔ سب سے بڑا اعزاز یہ کہ اسی خاندان میں سردار انبیاء، سرور کائنات حضرت محمدؐ مبعوث ہوئے۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیرت علی المرتضیٰ۔ الانساب الاشراف)

سوال: حضرت علیؓ کے والد اپنی کنیت ابوطالب کے ساتھ مشہور تھے۔ ان کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: عبدمناف۔ بعض نے عمران بھی لکھا ہے۔ وہ رسول اللہؐ کے والد حضرت عبداللہ اور چچا حضرت زبیرؓ کے حقیقی بھائی اور آپؐ کے سگے چچا تھے۔ ابوطالب عمر میں حضورؐ سے پتیس برس بڑے تھے۔ انہوں نے ہر مشکل مرحلے پر آپؐ کا ساتھ دیا اور وہی کفیل تھے۔

(الانساب الاشراف۔ سیرة طیبہ۔ تاریخ الخلفین۔ اصحاب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت علیؓ کی والدہ کون تھیں اور وہ کب اسلام لائیں؟

جواب: فاطمہ بنت اسد آپؐ کی والدہ تھیں۔ وہ مسلمان ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی حاصل کیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: حضرت فاطمہؓ بنت اسد کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: انہوں نے ۴ ہجری میں جب مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا تو حضورؐ نے ان کے کفن میں اپنی قمیض مبارک شامل کی اور قبر تیار ہونے کے بعد پہلے خود اس میں داخل ہوئے اور ان کے دفن کے بعد مغفرت کی دعا فرمائی۔

(اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ اصحاب۔ استیعاب)

سوال: حضرت علیؓ جناب ابوطالب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ حضرت علیؓ کے باقی بھائیوں کے نام بتادیں؟

جواب: تین بڑے بھائی تھے۔ سب سے بڑا طالب تھا جس کی کنیت سے ابوطالب مشہور تھے۔ اس کے بعد عقیلؓ اور اس کے بعد جعفرؓ تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب۔ استیعاب۔ سیرت علی الرضیؓ)

سوال: خلیفہ چہارم حضرت علیؑ کی حقیقی بہنیں کونسی تھیں؟
 جواب: آپؑ کی دو حقیقی بہنیں تھیں جن کے نام ام ہانی اور اجمانہؑ ہے یہ دونوں حضرت فاطمہؑ بنت اسد سے تھیں۔ (نسب قریش - اصابت - اسد الغابہ)
 سوال: حضرت علیؑ نجیب البشرین نامی ہیں اور رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی۔ ان کی ولادت کب ہوئی؟

جواب: آپؑ کی ولادت عام الفیل کے سات سال بعد اور بعض سیرت نگاروں کے مطابق حضورؐ کی ولادت باسعادت کے تیس سال بعد ہوئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعثت نبویؐ کے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ مکہ کی ایک وادی شعب بنی ہاشم میں آپؑ کی ولادت ہوئی۔ (تاریخ خمس - اصابت - اعلام التمام)
 سوال: خلیفۃ الرسول حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ بچین ہی سے نیک فطرت تھے۔ آپؑ نے کب اسلام قبول کیا؟
 جواب: رسول اللہؐ نے آپؑ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا اس لئے آپؑ کے آغوش محبت میں تربیت ہوئی اور آپؑ نے کہا جاتا ہے کہ دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ اس طرح بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت آپؑ کو نصیب ہوئی۔ (الہدایہ - سیرت ابن ہشام - طبقات)

سوال: بتائیے دعوتِ عشرہ کا حضرت علیؑ سے کیا تعلق ہے؟
 جواب: آنحضرتؐ نے ابتدائی دور میں اللہ کے حکم پر اپنے عزیز واقارب کو تبلیغ دین کے لئے اپنے گھڑ پر بلایا اور اسلام پیش کیا۔ صحابہؓ میں اس دوران حضرت علیؑ کی موجودگی اور دعوتِ طعام کا ذکر نہیں ملتا۔ تاہم بعض کتب سیرۃ میں ہے کہ اس موقع پر حضورؐ نے جو ضیافت دی اس کا انتظام حضرت علیؑ کے سپرد تھا۔ (صحاح - دلائل النبوت - الہدایہ - تفسیر ابن کثیر)

سوال: ہجرت نبوت کے وقت کس صحابی کو رسول اللہ کے بستر مبارک پر سونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضور کے حکم کے مطابق حضرت علیؑ نے وہ رات آپ کے بستر پر گزاری اور اس طرح حضور کو قتل کرنے کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ مشرکین نے حضور کے میں پوچھا تو حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ مجھے علم نہیں۔

(البدایہ۔ سیرت حلبیہ۔ مسند احمد۔ اصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت علیؑ نے رسول اللہ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کیوں نہ کی؟

جواب: رسول اللہ نے انہیں فرمایا تھا: ”آپ کچھ وقت کے لئے مکہ میں رہیں اور لوگوں کی امانتیں ان کو واپس پہنچا کر مدینہ پہنچ جائیں۔“

(البدایہ۔ مسند احمد۔ اصحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت علیؑ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے تین دن مکہ میں رہ کر ۱۳ نبوی کو ربیع الاول کے وسط میں ہجرت کی اور قبا میں حضور کے ساتھ آئے۔

(البدایہ۔ طبقات۔ سیر اصحابہ)

سوال: حضرت علیؑ قبا میں حضرت کلثوم بن الہدم کے مکان میں ٹھہرے۔ مدینہ میں آپ کو کن کا بھائی بنایا گیا؟

جواب: حضور نے چند ماہ بعد جب حضرت انسؓ کے مکان پر یا مسجد نبوی میں مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت اسمیل بن حنیف انصاری کو حضرت علیؑ کا دینی بھائی بنایا۔ جبکہ مکہ میں حضرت علیؑ حضور کے دینی بھائی بھی تھے۔

(البدایہ۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت حضرت علی المرتضیٰ)

سوال: مسجد نبوی کی تعمیر میں حضرت علیؑ نے بھی دوسرے صحابہ کے ساتھ حصہ لیا۔ اس

سوال: موقع پر کیا خاص بات ہوئی؟

جواب: حضرت علیؑ چونکہ خوش طبع اور خوش مزاج تھے اس لئے بعض کلمات بطور رجز کہے اور مسجد کی تعمیر کا سامان اٹھاتے تو خوشی سے رجز پڑھتے۔

(تاریخ الخلفاء - سیرت حضرت علی الرضیؑ)

سوال: جنگ بدر میں مہاجرین کا علم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں تھا۔ بتائیے آپؑ نے اس علم سے سردار مکہ کو قتل کیا؟

جواب: انہوں نے عام جنگ شروع ہونے سے پہلے اپنے مد مقابل ولید بن عقبہ کو موت کے گھاٹ اتارا۔ (البدایہ - اصابہ - تاریخ الخلفاء - طبقات - اصابہ)

سوال: بدر کے مال غنیمت میں سے حضرت علیؑ کو کیا حصہ ملا؟

جواب: ایک عمدہ قسم کی اونٹنی اور ایک تلوار جس کا نام ذوالفقار تھا حضرت علیؑ کو ملی۔ تلوار آنحضرتؑ نے پہلے اپنے لئے پسند فرمائی تھی پھر حضورؐ نے یہ حضرت علیؑ کو عنایت فرمادی بعض علما نے لکھا ہے کہ ایک ذرہ بھی حضرت علیؑ کو ملی تھی۔

(البدایہ والنہایہ - سدا حمہ - تاریخ الخلفاء - سدا حمیدی)

سوال: بتائیے حضرت علیؑ کی شادی حضرت فاطمہ بنت رسولؐ سے کب ہوئی تھی؟

جواب: ۲ ہجری میں حضرت علی الرضیؑ کا نکاح سیدہ فاطمہ الزہراءؑ سے ہوا۔ اس وقت حضرت علیؑ کی عمر اکیس یا چوبیس برس تھی اور سیدۃ النساءؑ کی عمر ۱۵، ۱۸ یا ۱۹ برس تھی۔ نکاح کا مہر چار سو شتال مقرر کیا گیا۔

(شرح مواہب اللدنیہ - رجاء نجیب - بیات اربعہ)

سوال: اس باب برکت نکاح میں کن حضرات نے شرکت کی؟

جواب: رسول اللہؐ کے علاوہ حضرت "بکر صدیق" حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور

بہت سے دوسرے صحابہؓ اس نکاح کی تقریب میں شامل ہوئے۔

(شرح منہاج للحدیث۔ رجمہ فہم۔ بیات اربعہ)

سوال: سیدۃ فاطمہ الزہراءؓ کو جہیز میں کونسی اشیاء دی گئیں؟ اور کب رخصتی ہوئی؟
 جواب: ایک چارپائی، ایک بڑی چادر، ایک بڑا تکیہ (جس میں کھجور کی چھال یا خوشبودار گھاس اذخر بھری ہوئی تھی) ایک مشکیزہ، دو گھڑے اور ایک آٹا پیسنے کی چکی۔ ان کی رخصتی ذوالحجہ ۲ ہجری میں ہوئی۔ (طبقات۔ منہاج۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت فاطمہؓ کی رخصتی کے وقت کن صحابی سے مکان حاصل کیا گیا؟
 جواب: حضرت حارث بن نعمان ہے رسول اللہؐ نے پہلے بھی ایک مکان لیا تھا۔ ان کی خواہش پر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ کے لئے ایک اور مکان لیا گیا۔ جس کی صفائی اور دیگر انتظامات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے کئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سنن ابن ماجہ۔ تاریخ الخلفاء)
 سوال: ”یا رسول اللہؐ میں اور میرا مال اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے حاضر ہے۔ جو مکان آپؐ مجھ سے حاصل فرمائیں گے وہ میرے لئے اس مکان سے زیادہ پسندیدہ ہوگا جو آپؐ میرے لئے چھوڑیں گے۔“ بتائیے یہ الفاظ کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: حضرت علیؓ اور سیدۃ فاطمہ الزہراءؓ کے لئے آنحضرتؐ کو مکان دیتے وقت حضرت حارث بن نعمان انصاری نے یہ بات کہی تھی۔ (طبقات۔ البدایہ۔ اصابہ)
 سوال: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت جابرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی شادی کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: ”اس شادی سے بہتر اور عمدہ ہم نے کوئی شادی نہیں دیکھی۔“

(۲ تاریخ الخلفاء۔ سنن ابن ماجہ۔ بیروت حضرت علیؓ)

کیا کام سونپا؟

جواب: حضورؐ بنو نضیر سے بات چیت کیلئے ان کے ہاں تشریف لے گئے بعض دوسرے اکابر صحابہؓ کے علاوہ حضرت علیؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں آپؐ کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی تو آپؐ نے واپس آ کر ان کے محاصرے کا حکم دے دیا۔ اس موقع پر حضرت علیؓ لشکر اسلام کے علمبردار تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تفسیر ابن کثیر۔ طبقات)

سوال: غزوہ خندق شوال ۵ ہجری میں ہوا۔ اس دوران حضرت علیؓ نے کس مشرک کو قتل کیا؟

جواب: قبیلہ بنی عامر کے مشہور جنگجو عمرو بن عبدود نے دعوت مبارزت دی تو آپؐ نے سخت مقابلے کے بعد اسے قتل کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت علی المرتضیٰ)

سوال: غزوہ بنی قریظہ کب ہو اور اس میں حضرت علیؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: بنی قریظہ کے یہود مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ امن میں شامل تھے لیکن انہوں نے جنگ خندق کے موقع پر بدعہدی کی۔ چنانچہ اللہ کے حکم سے ذوالقعدہ ۵ ہجری میں حضورؐ نے چند صحابہؓ کا ہر اول دستہ حضرت علیؓ کی سرکردگی میں بنو قریظہ کی طرف روانہ فرمایا۔ علم بھی آپؐ کے سپرد تھا۔ پھر حضورؐ بھی پہنچ گئے اور آپؐ کے حکم سے اسلامی لشکر نے بنو قریظہ کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ دن کے بعد بنو قریظہ کے مرد قتل ہوئے اور عورتوں اور بچوں کو اسیر بنایا گیا بہت سا مال غنیمت بھی ہاتھ آیا۔ (سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ)

سوال: صلح نامہ حدیبیہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں لکھا گیا۔ اس موقع پر کیا خاص بات ہوئی تھی؟

جواب: محمد الرسول اللہؐ لکھنے پر کفار نے اعتراض کیا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا

سوال: کہ رسول اللہ کاٹ دو۔ آپ نے غرض کیا میں اس لفظ کو نہیں کاٹنا چاہتا۔ (محبت رسول اللہ اور غیرت ایمانی کی وجہ سے) چنانچہ آپ نے اپنے دست مبارک سے یہ الفاظ کاٹ ڈالیے۔ (المغازی۔ صحیح مسلم۔ صحیح بخاری۔ مشکوٰۃ)

سوال: صلح نامہ حدیبیہ کے گواہوں میں کون لوگ شریک تھے؟

جواب: مسلمانوں کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف اور حضرت سعیدؓ بن وقاص نے بطور گواہ دستخط کئے۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ زادالمعاد)

سوال: خیبر کے گیارہ یا بارہ قلعے تھے بتائیے سب اسے سخت لڑائی کس قلعے کو فتح کرنے میں ہوئی؟

جواب: الکتبہ کے ذیلی قلعے حصن القموص پر شدید لڑائی ہوئی اور یہودیوں نے مسلمانوں کا سخت مقابلہ کیا۔ اس قلعے کا محاصرہ چودہ یا بیس دن جاری رہا۔

(طبقات۔ الہدایہ۔ زادالمعاد۔ سیرت حلبیہ)

سوال: خیبر کے قلعے حصن القموص کی فتح سے ایک دن پہلے رسول اللہ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے ارشاد فرمایا: ”کل من جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے اس قلعے کو فتح فرمائیں گے۔“

(بخاری و مسلم۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ محمد رسول اللہ۔ الریح المکرم)

سوال: آپ نے حضرت علیؓ کو کیوں طلب فرمایا اور آپ کو کیا حکم دیا؟

جواب: آپ نے قلعے کو فتح کرنے کے لئے حضرت علیؓ کو طلب فرمایا تو پتہ چلا کہ وہ آشوب چشم کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو رہے۔ آپ نے انہیں بلایا

اپنا لعاب دہن مبارک آنکھوں پر لگایا اور دعا فرمائی تو وہ ٹھیک ہو گئیں۔ آپ نے چند دعائیں کلمات اور نصیحتوں کے بعد انہیں علم دے کر قلعہ حصن القمص فتح کرنے کیلئے روانہ فرمایا۔ چنانچہ ان کے ہاتھوں سب سے مضبوط قلعہ فتح ہوا۔

(صحیح بخاری۔ سیرت طلیہ۔ تاریخ الخیر)

سوال: فتح قمص کے موقع پر حضرت علیؑ کے ہاتھوں کونسا یہودی سردار قتل ہوا تھا؟
 جواب: مشہور بہادر اور جنگجو پہلوان مرحب کو سخت مقابلے کے بعد قتل کیا۔ بعض کے نزدیک مرحب کو حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ نے قتل کیا تھا اور اس کے بھائی یاسر کو حضرت زبیرؓ بن العوام نے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت طلیہ۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط۔ سند ابی علی۔ طبقات)

سوال: عمرۃ القننا کے موقع پر تین صحابہؓ کے درمیان ایک بچی کے معاملے پر نزاع پیدا ہوا۔ وہ بچی کون تھی؟

جواب: عمرۃ القننا کے موقع پر آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ واپس مدینہ روانہ ہونے لگے تو حضرت حمزہؓ کی بیٹی عمارۃ بنت حمزہؓ آپ کے پیچھے دوڑی آئی اور کہنے لگی یا عم۔ یا عم۔ اے میرے چچا جان مجھے ساتھ لے جائے میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ حضرت علیؑ نے اس بچی کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ جو ساتھ تھیں ان سے کہا کہ اسے اپنے ساتھ سوار کر لو یہ ہمارے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت زیدؓ بن حارثہ بھی موجود تھے۔ ان تینوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہو گیا۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے تینوں صحابہؓ گھبراہٹ میں مطالبہ کر رہے تھے؟

جواب: حضرت علیؑ کہتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اس کی کفالت کا میں زیادہ حق دار ہوں۔ حضرت جعفر طیارؓ کہنے لگے یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کو

رسول اللہ ﷺ کا خالہ میری زوجہ ہے اس لئے اس کی کفالت کا میں زیادہ حق دار ہوں۔ حضرت زیدؓ کہتے کہ حضورؐ نے میرے اور اس کے والد حضرت حمزہؓ کے درمیان یہ مواخات قائم فرمائی تھی اس لئے اس کی کفالت کا حق مجھ پر ہے۔

سوال: رسول اللہ ﷺ نے اس تنازع کا کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے اس لئے جعفرؓ ظہیرؓ اس بیٹی کے کفیل ہیں۔“ (صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: آپؐ نے تینوں صحابہؓ کی فضیلت اور تسلی کے لئے کیا بیان فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اے علیؓ تم حسب نسب اور محبت میں مجھ سے قریب تر ہو گے۔ اور میں تم سے قریب تر ہوں۔“ حضرت جعفرؓ سے فرمایا: ”تم میری ظاہری اور صورت اور سیرت میں مجھ لئے مشابہ ہو۔“ حضرت زیدؓ بن ثابتؓ سے فرمایا: ”تم ایمان و اسلام میں میرے بھائی ہو اور ہمارے آزاد ہندہ غلام ہو۔“

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت علی المرتضیٰ)

سوال: حضرت خاطبؓ بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کو کیوں خط لکھا اور حضرت علیؓ نے وہ خط کیسے حاصل کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لئے تیار یوں کو راز رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت خاطبؓ بن ابی بلتعہ نے اس کے بارے میں مشرکین مکہ کو خط لکھ کر اطلاع دینا چاہی۔ ان کے بیوی بچے مکہ میں تھے۔ ان کا مقصد تھا کہ مشرکین اس خط کو اطلاع کو احسان سمجھ کر ان کے اہل خانہ سے بھڑاسلوک کریں گے۔ انہوں نے یہ خط مکہ جانے والی ایک عورت کے حوالے کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعے اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام اور

حضرت مقداد بن الاسود سے فرمایا کہ اس عورت سے وہ خط لے کر آئیں۔ پنانچہ انہوں نے روضۃ الخارخ میں اس عورت کو جالیا۔ خط طلب کرنے پر اس نے پس و پیش سے کام لیا۔ جب اسے جامہ تلاشی کی دھمکی دی گئی تو اس نے خط ان حضرات کے حوالے کر دیا۔ وہ خط کھولنے پر پتہ چلا کہ اس میں بعض معاملات کی اہل مکہ کو اطلاع دنی گئی تھی۔ رسول اللہ نے حضرت حاطب کے جواب سے مطمئن ہو کر انہیں معاف فرمادیا۔

(طبقات۔ عیرت ابن ہشام۔ عیرت حلبیہ۔ بخاری شریف۔ البدایہ)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر بعض خاص کفار کو حضور کے حکم سے قتل کر دیا گیا تھا۔ حضرت علی نے کس کافر کو قتل کیا؟

جواب: آپ نے ابو مرث بن الحقیقہ کو قتل کیا جو رسول اللہ کو ایذا پہنچانے میں پیش پیش تھا۔ وہ حضور کی بھو گوئی کرتا تھا۔ اس نے ہجرت کے وقت آپ کی صاحبزادیوں حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ الزہراء کی سواری کو زخمی کر دیا تھا۔ (اصاب۔ عیرت حلبیہ۔ البدایہ)

سوال: حضرت علی نے فتح مکہ کے موقع پر کن دو افراد کو قتل کرنا چاہا لیکن حضور کے حکم پر خاموش ہو گئے؟

جواب: وہ اپنی بہن حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے شوہر کے دو رشتہ داروں الحارث بن ہشام اور زبیر بن امیہ کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر حضرت ام ہانی نے حضور سے کہا کہ وہ ان دونوں کو پناہ دے چکی ہیں۔ حضور نے فرمایا جسے ام ہانی نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ جسے ام ہانی نے امان دی اسے ہم نے امان دی۔ چنانچہ حضرت علی ان دونوں کے قتل سے باز رہے۔

(البدایہ والنہایہ۔ عیرت حلبیہ۔ طبقات)

سوال: غزوہ حنین میں حضرت علیؑ کی بہترین خدمات کون سی ہیں؟
 جواب: شوال ۸ ہجری میں غزوہ حنین پیش آیا۔ ابتدائی مزاحمے میں بنو ہوازن کے یکدم حملے سے اہل اسلام کی فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ اس مزاحمے پر مہاجرین اور انصار صحابہؓ میں جو ثابت قدم رہے ان میں حضرت علیؑ بھی شامل تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ الریح الختموم۔ ہری)

سوال: بتائیے رجب ۹ ہجری میں غزوہ تبوک میں حضرت علیؑ نے کیوں شرکت نہیں کی تھی؟

جواب: آنحضرتؐ نے آپؑ کو اہل و عیال کے خانگی امور کی نگرانی اور دورے انتظامی امور کیلئے۔ مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا تھا۔ اس لئے وہ غزوہ تبوک یا ”حیش العسرة“ میں شریک نہ ہو سکے۔ (مشکوٰۃ۔ البدایہ والنہایہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت علیؑ نے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے پر افسوس اور پریشانی کا اظہار کیا تو حضور اقدسؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”علیؑ! کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم میری طرف سے اس مرتبے پر ہو جس مرتبے پر حضرت موسیٰؑ کی طرف سے حضرت ہارونؑ تھے۔ مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ حضرت علیؑ مطمئن ہو گئے۔

(مشکوٰۃ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ)

سوال: ۹ ہجری میں حضورؐ خود حج کے لئے تشریف نہیں لے گئے۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج مقرر فرمایا کہ روانہ فرمایا۔ بعد میں حضرت علیؑ کو کیوں بھیجا گیا؟

جواب: بعد میں سورۃ برأت کی آیات نازل ہوئیں جن میں مشرکین مکہ سے سابقہ معاہدے ختم ہونے کا اعلان تھا۔ حضورؐ نے ان احکامات کی اطلاع اور بعض اہم لہانات کے لئے حضرت علیؑ کو مکہ روانہ فرمایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ تفسیر ابن کثیر۔ منہاج احمد۔ البدایہ)

سوال: حضرت علیؑ کی ملاقات حضرت صدیق اکبرؓ سے کہاں ہوئی اور اعلانات کب ہوئے؟

جواب: مکہ سے باہر العرج کے مقام پر ملاقات ہوئی۔ پھر دونوں حضرات اکٹھے باقی لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ حج کے احکامات حضرت ابوبکرؓ کی ہدایات کے مطابق ادا کئے گئے اور یوم النحر میں سورۃ برأت کے احکامات کا اعلان حضرت علیؑ نے فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ تفسیر ابن کثیر۔ مستدرک حاکم)

سوال: ۹ ہجری میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا۔ سورۃ آل عمران کی آیات کے مطابق آپؐ کو ان سے مبالغہ کا حکم دیا گیا تو آپؐ نے کن اہل خانہ کو اکٹھا کیا؟

جواب: حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو۔ بعض روایات کے مطابق حضرت ابوبکرؓ اور ان کی اولاد، حضرت عمر فاروقؓ اور ان کی اولاد، حضرت عثمانؓ اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی شامل کیا۔

(در منثور۔ روح المعانی۔ سیرت علیہ۔ تفسیر سوکانی)

سوال: حضور اقدسؐ نے حضرت علیؑ کو یمن روانہ کیا۔ انہوں نے اپنی نا تجربہ کاری کا ذکر کیا تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں تبلیغ دین کے لئے یمن روانہ فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ میں نا تجربہ کار اور نو عمر ہوں۔ میں تنازعات کے فیصلے کیسے کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو درست فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا اور تمہارے دل کو ثابت رکھے گا۔“ بعض روایات میں ہے کہ آقائے اپنا دست مبارک حضرت علیؑ کے سینے پر رکھا اور دعا فرمائی: ”اے اللہ! اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور اس کے قلب کی رہنمائی فرما۔“

(الہدایہ والنہایہ۔ سیرت علیہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۰ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حج فرمایا اس حجۃ الوداع میں حضرت علیؑ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت علیؑ بھی یمن سے مکہ تشریف لے آئے، اور حضورؐ کے ساتھ حج کیا۔ آپؐ نے ترسیٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی حضرت علیؑ کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ ان کا گوشت اور چمڑہ تقسیم کر دیں۔ منیٰ میں احکام کی تبلیغ کے لئے آنحضرتؐ نے خطبات دیئے تو حضرت علیؑ ان فرمودات کو دور کے افراد تک پہنچانے کے لئے معمرؓ کا کام کر رہے تھے۔ بعض اعلانات کے لئے بھی آپؐ دوسرے صحابہؓ کے ساتھ شریک تھے۔

(صحیح مسلم - بحکوة شریف صحیح بخاری - اسباب)

سوال: ۱۸ ذوالحجہ ۱۰ ہجری کو غدیر خم کے مقام پر اپنے خطبے میں حضورؐ نے حضرت علیؑ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت علیؑ کے بارے میں یمن کے بعض اصحاب نے حضورؐ سے شکایات کی تھیں۔ حضورؐ نے اپنے خطبے میں دوسرے احکامات کے علاوہ حضرت علیؑ کی فضیلت بیان کی اور ان کی امانت و دیانت کا ذکر فرمایا۔ آپؐ کی فضیلت بیان کرنے اور اعتراضات کے ازالے کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا: ”جس شخص کے لئے میں محبوب اور دوست ہوں، علیؑ بھی اس کے لئے محبوب اور دوست ہیں۔“

(البدایہ والنہایہ - سنن نسائی - سنن احمد - ابن ماجہ)

سوال: رسول اللہؐ کے مرض الوفات کے موقع پر حضرت علیؑ کا خدمت انجام دیتے ہوئے؟

جواب: صفر ۱۰ ہجری کے آخر میں حضورؐ بیمار ہوئے۔ اس دوران حضرت علیؑ نے بھی تیمارداری میں بھر پور حصہ لیا۔ حضورؐ دوران مرض آرام محسوس فرماتے تو سہارے سے مسجد میں تشریف لے آتے۔ ان سہارا دینے والوں میں ایک

حضرت عباسؓ اور دوسرے اکثر حضرت علیؓ ہوتے تھے۔

(شرح صحیح مسلم۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ کے غسل اور تدفین میں کس طرح ہاتھ بٹایا؟

جواب: حضرت اسامہ بن زیدؓ اور ابو نضاح شقران پانی لائے اور حضرت علیؓ نے غسل دیا۔ تدفین کیلئے حضرت علیؓ قبر مبارک میں اترے اور فضل بن عباس، قثم بن عباس، اور شقران رضی اللہ عنہم نے ان کی مدد کی۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحابہ۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد کو ختم کرنے میں حضرت علیؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابو بکرؓ نے مدینہ کی حفاظت کیلئے اہم مقامات اور گزرگاہوں پر نگران دستے مقرر کئے۔ ان حفاظتی دستوں میں سے ایک کے امیر حضرت علیؓ بھی تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: دور صدیقی میں حضرت علیؓ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: وہ اموال خمس کی تقسیم کے متولی تھے۔ وہ حضرت ابو بکرؓ کی مشاورتی مجلس میں شریک تھے اور دینی مسائل اور انتظامی امور میں خلیفہ کو مشورے دیتے تھے۔

(طبقات۔ تاریخ یعقوبی۔ کنز العمال۔ تاریخ الخلفاء)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کا حضرت علیؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کی چھوٹی بہن کی بیٹی تھے۔ آپ حضرت علیؓ کی سگی۔ چھوٹی بہن ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب کی بیٹی اروئی بنت کریم کے بیٹے تھے۔ حضرت حسینؓ ابن علیؓ کی صاحبزادی حضرت سکینہ بنت حسینؓ کا نکاح

حضرت عثمانؓ کے پوتے زید بن عمر بن عثمان سے ہوا۔ دوسری صاحبزادی حضرت فاطمہ بنت حسینؓ کا نکاح بھی حضرت عثمانؓ بن عفان کے دوسرے پوتے عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے ہوا۔ (طبقات۔ نسب قریش)

سوال: دور عثمانی میں حضرت علیؓ کی مشاورت کا انداز کیا تھا؟

جواب: آپؓ مجلس مشاورت میں بھی شامل تھے اور فیصلہ اور قضاء کے معاملات و مسائل میں بھی تعاون کرتے۔ حدود جاری کرنے کے معاملات بھی حضرت علیؓ کے سپرد تھے اور اس سلسلے میں حضرت عثمانؓ سے ان کے تعاون کے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ جمع القرآن کے سلسلے میں مجلس مشاورت میں حضرت علیؓ نے بھی حضرت عثمانؓ کو اس کا مشورہ دیا۔

(الہدایہ والنہایہ۔ فتح الباری۔ الاقان۔ مجمع الزوائد۔ کنز العمال)

سوال: بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ حضرت علیؓ حضرت عثمان کے قتل میں شریک تھے۔ ایسا کیوں ہوا؟

جواب: شریکوں نے حضرت علیؓ کی طرف سے جعلی خط لکھوائے جن میں حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت پر اکسایا گیا تھا۔ حضرت علیؓ نے ان خطوط سے لاعلمی کا اظہار کیا اور قتل عثمانؓ سے خود کو بری الذمہ قرار دیا۔

(طبقات۔ الہدایہ والنہایہ۔ کتاب الفتن)

سوال: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ کے انتخاب کیلئے کون سے گروہ سامنے آئے؟

جواب: بصرہ کے لوگ چاہتے تھے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو خلیفہ بنایا جائے۔ کوئی حضرت زبیر بن العوام کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے تھے۔ مصریوں کا ارادہ حضرت علیؓ کو خلیفہ منتخب کرنے کا تھا۔ (طبقات۔ الہدایہ والنہایہ۔ یہ الصحابہ۔ فتح الباری)

سوال: بتائیے حضرت علیؓ کب خلیفہ منتخب کئے گئے؟

جواب: حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے انکار پر لوگوں نے حضرت علیؓ کو بیعت لینے پر رضا مند کر لیا۔ چنانچہ ۲۳ ذوالحجہ ۳۵ ہجری بروز جمعہ کو مسجد نبویؐ میں بیعت ہوئی قاتلین عثمانؓ نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی کیونکہ وہ پناہ چاہتے تھے۔

(الہدایہ والنہایہ۔ سیرت علی المرتضیٰ)

سوال: حضرت عثمانؓ کے قتل کا قصاص لینے کے لئے مطالبہ ہوا تو حضرت علیؓ نے کیا احتیاط کی؟

جواب: حضرت علیؓ چاہتے تھے کہ حضرت عثمانؓ کے والی اور ورثاء کی طرف سے باقاعدہ مقدمہ پیش کیا جائے اور جب اصل قاتلوں کا تعین ہو جائے تو ان سے قصاص لیا جائے۔ ان کا خیال یہ بھی تھا کہ باغیوں کی اس جماعت کے افراد کو قتل کرنے سے ایک اور فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ قصاص لینے میں جلدی نہ کی جائے۔ (فتح الباری۔ مرقاة المصابیح۔ الہدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے قاتلین عثمانؓ سے قصاص لینے کا مطالبہ کیوں کیا؟

جواب: یہ دونوں حضرات مکہ پہنچے جہاں امہات المؤمنینؓ حج کیلئے تشریف لے گئی تھیں۔ ان سے قتل عثمانی کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ ان حضرات کا خیال تھا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کا فوری قصاص لیا جائے کیونکہ مفسدین اپنی حفاظت کیلئے حضرت علیؓ کی سیاسی پناہ میں آگئے ہیں۔ (طبقات۔ الہدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت معاویہؓ نے قتل عثمانؓ کے قصاص کا کس انداز سے مطالبہ کیا؟

جواب: حضرت نعمان بن بشیرؓ اور دوسرے حضرات شام میں حضرت معاویہؓ کے پاس گئے جو اس وقت وہاں کے گورنر تھے۔ انہیں قتل عثمانی کا واقعہ بتایا، حضرت علیؓ کی بیعت کرنے اور شرانگیزیوں کا ذکر کیا۔ ان حضرات نے مطالبہ کیا کہ پہلے قاتلین عثمانؓ سے قصاص لیا جائے ہم پھر خلیفہ کی بیعت کریں گے۔

(طبقات۔ الہدایہ والنہایہ۔ خندکے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت علیؑ نے اپنی ابتدائے خلافت میں حکام کے بارے میں کیا فیصلے کئے؟
 جواب: انہوں نے حضرت عثمانؓ کے مقرر کردہ عمال اور حکام کو متعین کردہ مقامات سے الگ کر دیا۔ انہوں نے یمن پر عبداللہ بن عباسؓ کو بصرہ پر سمرہؓ بن جندب یا عثمانؓ بن حنیف کو کوفہ پر عمارہؓ بن شہاب کو، مصر پر قیسؓ بن عبادہ کو اور شام پر بہل بن حنیفؓ کو حاکم مقرر کیا۔ (الہدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: حضرت علیؑ کے مقرر کردہ حضرات کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: شام کی سرحد پر حضرت بہل بن حنیفؓ کو حضرت امیر معاویہؓ کے سپاہیوں نے رد کا اور پوچھ بچھ کے بعد واپس بھیج دیا۔ اہل مصر کی اکثریت نے قیسؓ بن سعد کو قبول تو کر لیا لیکن بعض لوگوں نے بیعت سے انکار کر دیا اور حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو قتل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اسی طرح اہل بصرہ میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا۔ کوفہ میں طلحہ بن خویلد نے حضرت عثمانؓ کے قتل کے قصاص کا مطالبہ کیا اور حضرت عمارہؓ کو واپس بھیج دیا۔

(الہدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: مکہ میں کن اکابر صحابہؓ کا اجتماع ہوا اور انہوں نے کیا فیصلہ کیا؟

جواب: حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت یعلیٰ بن امیہ (جو اس وقت یمن کے گورنر تھے) مکہ پہنچے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دوسری امہات سے بات چیت ہوئی۔ یہ سب سمجھتے تھے حضرت عثمانؓ کو بلاوجہ قتل کیا گیا ہے اور سب سے پہلے قصاص کا مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ ان سب نے فیصلہ کیا کہ بصرہ پہنچنا چاہیے بہت سے دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ بصرہ روانہ ہوئے۔

(الہدایہ والنہایہ۔ روضہ المعانی۔ طبقات)

سوال: حضرت علیؑ نے ان حضرات کی روانگی کا سن کر کیا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: آپ کو اطلاع ملی تو آپ بھی بہت سے صحابہ کرامؓ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اعتبار)

سوال: دونوں فریق اصلاح احوال چاہتے تھے۔ اس مقصد کیلئے کیا اقدامات کئے گئے؟

جواب: بصرہ کے قریب دونوں طرف کی جماعتیں خیمہ زن ہوئیں اور مصالحت کیلئے بات چیت شروع ہوئی۔ ایک صحابی تعقاعؓ بن عمرو حضرت علیؓ کی طرف سے مصالمانہ گفتگو کیلئے حاضر ہوئے اور ان کی کوششوں سے صلح پر اتفاق ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی حضرت علیؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ ان کا یہاں آنا لڑائی کیلئے نہیں بلکہ صلح کیلئے ہے۔ اس طرح دونوں طرف کی اکثریت نے اس بات کو پسند کیا۔ (الہدایہ والنبایہ۔ سیر الصحابہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: صلح کے حالات پیدا ہوتے دیکھ کر مفسدین نے کیا سازش کی؟

جواب: دونوں جانب سے صلح کے اقدام کو سراہا گیا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھی حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ سمیت سب کے سب حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کیلئے تیار ہو گئے تو مفسدین کو اس میں اپنی موت نظر آئی۔ انہوں نے حضرت علیؓ کے قتل کی تدبیر بھی شروع کر دی اور یہ بھی طے پایا کہ ایک گروہ حضرت علیؓ کی جماعت پر اور دوسرا حضرت عائشہؓ کے حامیوں کی جماعت پر رات کی تاریکی میں حملہ کر دے۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت علیؓ کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان جنگ جمل کیوں ہوئی؟

جواب: مفسدین کے حملوں سے دونوں جماعتوں نے سمجھا کہ بدعہدی کی لگی ہے اور پوری شدت سے جنگ کی۔ لیکن ہر فریق کا مقصد اپنا دفاع کرنا تھا۔ تاہم حضرت علیؓ کی فوج غالب آ گئی، یہ جنگ رجب ۳۶ ہجری میں ہوئی۔ اس جنگ پر حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ عمر بھر افسوس کرتے

تھے۔ (تاریخ طبری۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ تفسیر قرطبی)

سوال: جنگ جمل سے پہلے حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت طلحہؓ کیسے شہید ہوئے؟

جواب: حضرت زبیرؓ جنگ سے ہٹ کر قریب ہی وادی السباع میں آرام کرنے بیٹھ گئے۔ وہاں ان پر ایک شخص عمرو بن جرموز نے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ حضرت طلحہؓ جنگ سے پہلے صفوں کے درمیان گھوڑے پر سوار تھے کہ اچانک ایک تیر کہیں سے آ کر آپؓ کے گھٹنے پر لگا جس سے آپؓ شہید ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ۔ طبقات۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہؓ کب واپس مدینہ روانہ ہوئیں؟ حضرت علیؓ کتنا عرصہ بصرہ ٹھہرے؟

جواب: جنگ جمل کے بعد انہوں نے مدینہ واپسی کا قصد کیا تو حضرت علیؓ نے ضروریات سفر مہیا کیں اور انتہائی عزت و اکرام سے مدینہ روانہ کیا۔ حضرت علیؓ نے پندرہ دن بصرہ میں قیام کیا اور دوسرے ضروری انتظام کئے۔

(البدایہ۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت علیؓ نے کوفہ کو اسلامی سلطنت کا دار الخلافہ کب بنایا؟

جواب: جنگ جمل کے بعد حضرت علیؓ نے مدینہ چھوڑ کر کوفہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ دار الحکومت بھی بصرہ منتقل ہو گیا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ)

سوال: کوفہ میں سکونت اختیار کرنے کے بعد حضرت علیؓ نے ملکی انتظامات کیلئے کن امور پر توجہ فرمائی؟

جواب: عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی جگہ قیس بن سعد بن عبادہ کو مصر کا گورنر بنایا۔ کچھ عرصے بعد ان کی جگہ محمد بن ابی بکر کو مصر کا والی بنا دیا۔ جنہوں نے حضرت

علیؑ کی جانب سے انتظامات کئے، ہمدان میں جریر بن عبداللہ اور آذر بائجان میں اشعث بن قیس کو پیغام بھیجا کہ اپنے علاقے میں حضرت علیؑ کیلئے بیعت لیں۔
(الہدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت علیؑ نے شام کے گورنر حضرت امیر معاویہؓ اور وہاں کے لوگوں سے بیعت کیلئے کیا اقدامات کئے؟

جواب: آپؑ نے اہل شام کی طرف کئی پیغامات بھیجے اور ان سے بیعت لینے میں تعاون چاہا۔
(الہدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: اہل شام سے بیعت کیلئے حضرت علیؑ کا موقف کیا تھا؟

جواب: ان کا کہنا یہ تھا کہ امیر معاویہؓ اور تمام اہل شام پہلے بیعت کریں پھر قصاص عثمانی کا مطالبہ کریں اور چونکہ بیشتر مہاجرین و انصار نے ان کی بیعت قبول کر لی تھی۔ اس لئے شامی بھی بیعت کریں۔ ایسا نہ کرنا بغاوت کے زمرے میں آتا ہے اس لئے باغیوں کے خلاف جنگ ہوگی۔ حضرت علیؑ کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات میں شریپسندوں کو سزا دینے سے حالات مزید خراب ہوں گے۔
(الہدایہ۔ تفسیر قرطبی۔ شرح ترمذی۔ اصابہ)

سوال: حضرت امیر معاویہؓ اور ان کی جماعت بیعت کے بارے میں کیا رائے رکھتی تھی؟

جواب: ان کا کہنا تھا کہ حضرت عثمانؓ ناحق قتل کئے گئے اور ان کے قاتلین حضرت علیؑ کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اس لئے پہلے ان سے قصاص لیا جائے ہم بیعت بعد میں کریں گے۔ خلافت کے بارے میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پہلے قاتلوں کو سزا دی جائے یا ہمارے حوالے کیا جائے۔ جب تک شریپسندوں کا پہلے خاتمہ نہیں ہوتا ہم بیعت نہیں کریں گے۔

(فتح الباری۔ اصابہ۔ الہدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے دونوں طرف سے بیعت کے بارے میں کیا رد عمل ظاہر کیا گیا؟

جواب: حضرت علیؑ اور ان کے ساتھی پہلے شامیوں سے بیعت چاہتے تھے اس لئے وہ شام جانے کیلئے اپنے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے اور دریائے فرات کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ امیر معاویہؓ بھی اپنا لشکر لے کر نکلے اور صفین کے مقام پر محرم ۳۷ ہجری میں دونوں فوجوں کا آمناسامنا ہوا۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: فریقین کے درمیان تنازعہ ختم کرانے کے لئے کیا کوششیں کی گئیں؟

جواب: صلح صفائی کی ابتداء حضرت علیؑ نے اس خط سے کی جو آپؑ نے امیر معاویہؓ کو حضرت جریر بن عبداللہ الہملی کے ہاتھ بھیجا جس میں پہلے بیعت کا کہا گیا تھا۔ حضرت معاویہؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ اور دیگر اکابر اہل شام سے مشورے کے بعد کہلا بھیجا کہ جب تک قاتلین عثمانؓ کو قتل نہ کیا جائے یا انہیں ہمارے حوالے نہ کیا جائے بیعت نہیں ہوگی حضرت جریرؓ اس مسئلے سے الگ ہو گئے اور حضرت معاویہؓ کا پیغام کسی اور کے ذریعے بھجوا دیا۔ پھر ایک تابعی بزرگ عبیدہ السلمانی نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ صلح کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔ ان کے بعد رسول اللہؐ کے دو صحابہ حضرت ابو درداءؓ اور حضرت ابو امامہؓ نے فریقین کو سمجھایا لیکن کامیابی نہ ہوئی آخر وہ بھی الگ ہو گئے۔ پھر ایک اور بزرگ ابو مسلم خولائی نے صلح کیلئے کوشش کی مگر انہیں بھی حضرت علیؑ اور حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے وہی جواب ملا۔ دونوں طرف سے مراسلت بھی ہوئی لیکن صلح کی کوئی صورت نہ نکلی۔ (فتح الباری۔ تاریخ اسلام۔ سیر اعلام النبلاء۔ البدایہ)

سوال: صفین کے مقام پر صفر ۳۷ ہجری میں حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے لشکروں

کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ اس میں کون سے اکابر صحابہ شہید ہوئے؟

جواب: حضرت عمار بن یاسر اور حضرت خزیمہ بن ثابت حضرت علیؑ کی جماعت کی

طرف سے اہل شام کے ہاتھوں شہید ہوئے اور حضرت عبید اللہ بن عمر بن خطاب حضرت ذوالکلاع اور حضرت حوشبؓ حضرت امیر معاویہ کی طرف سے اہل عراق کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (الہدایہ۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے صفین کے مقام پر لڑی جانے والی جنگ کس طرح بند ہوئی؟

جواب: گھمسان کی لڑائی میں شدید قتل عام ہوا تو اہل شام نے تدبیر پیش کی کہ کتاب اللہ (قرآن) کو حکم مان کر فیصلہ کیا جائے۔ حضرت علیؓ نے یہ پیشکش قبول کر لی اور لڑائی بند کر دی گئی۔ طے یہ ہوا کہ دونوں طرف سے ایک ایک حکم منتخب کیا جائے جو فیصلہ کرے۔ (الہدایہ۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو حکم بنایا گیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے کون تھا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاصؓ کو حکم بنایا اور طے ہوا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں یہ حضرات جو فیصلہ کریں گے وہ منظور ہوگا۔ ان کی بات چیت دومتہ الجندل کے قریبی مقام پر ہوگی۔ یہ واقعہ ۱۰ یا ۱۳ صفر ۳۷ ہجری کا ہے۔

(طبقات۔ عجم البلدان۔ الہدایہ)

سوال: بتائیے حضرت علیؓ شام کیلئے روانہ ہوئے تو آپؓ نے کوفہ میں کس کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عامر انصاریؓ کو کوفہ میں اپنا قائم مقام بنایا تھا۔

(تاریخ طبری۔ سیرت سیدنا حضرت علیؓ)

سوال: بتائیے خوارج کی ابتدا کیسے ہوئی؟

جواب: حضرت علیؓ نے دونوں طرف سے حکم مقرر کرنے کے فیصلے کو تسلیم کر لیا لیکن ان

کی جماعت کے بعض لوگوں نے اس سے اختلاف کیا۔ یہ ”اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں“ کے نعرے لگاتے ہوئے حضرت علیؑ سے الگ ہو کر حروراء کے مقام پر جا ٹھہرے۔ ان کی تعداد بارہ ہزار کے قریب بتائی گئی ہے اور انہیں خوارج کہتے ہیں۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ البدایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: فیصلے کے لئے فریقین کہاں اکٹھے ہوئے اور ان میں کون لوگ شامل تھے؟
 جواب: رمضان ۳۷ ہجری میں یہ لوگ دومتہ الجندل کے مقام پر جمع ہوئے۔ حضرت علیؑ کی طرف سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بعض دوسرے حضرات تھے اور حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے بعض ساتھی شامل تھے۔ دونوں طرف کے مقرر کردہ حکم بھی پہنچ گئے۔ (طبقات۔ البدایہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حکیم کیوں ناکام ہوئی؟
 جواب: فیصلہ کرنے والے دونوں بزرگوں نے سوچ بچار کے بعد کہا کہ حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ دونوں کو خلافت اور اپنے منصب سے الگ کر دیا جائے اور ایک برین امت جس کو منصب خلافت کے لائق سمجھیں منتخب کر لیں۔ وہ ان دونوں میں سے کسی کو منتخب کریں یا کسی اور کو۔ بعض مورخین کے مطابق حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے عبداللہ بن عمروؓ کو اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمروؓ کو خلیفہ بنانے کی طرف اشارہ کیا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت معاویہؓ کو امیر منتخب کرنے کی رائے بھی دی۔ کافی بحث کے بعد بھی کوئی متفقہ فیصلہ نہ ہو سکا۔

(البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: حکیم کی ناکامی کے بعد فریقین نے کیا فیصلہ کیا؟
 جواب: فریقین اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ واپس چلے گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے

اہل شام سے خلافت کی بیعت لی۔ یہ ذی الحجہ ۳۷ ہجری کا واقعہ ہے۔
حضرت علیؑ اپنی جماعت کے ساتھ باقی علاقوں کے خلیفہ رہے۔ اس طرح
اسلامی خلافت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔

(تاریخ ابن خلدون۔ خلفائے راشدین۔ یرالصحابہ)

سوال: بتائیے جنگ نہروان کب اور کیوں پیش آئی؟

جواب: شعبان ۳۸ ہجری میں نہروان کے مقام پر حضرت علیؑ کے لشکر اور خوارج کے
درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ خوارج وہ گروہ تھا جس نے حکم ماننے سے انکار
کرتے ہوئے حضرت علیؑ سے بغاوت کر دی تھی۔ اسی جنگ میں خارجیوں کے
بہت سے لوگ مارے گئے جبکہ حضرت علیؑ کی جماعت کے ۷، ۱۲ یا ۱۳ آدمی
شہید ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت علیؑ کو شہید کرنے کے لئے خارجیوں نے کیا منصوبہ بندی کی؟

جواب: جنگ نہروان میں بہت سے خارجی مارے گئے تو ان کے دلوں میں حضرت علیؑ
کے خلاف انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔ حرم مکہ میں تین خارجی اکٹھے ہوئے۔
ان میں عبدالرحمن بن ملجم نے حضرت علیؑ کو قتل کرنے کی ذمہ داری لی۔ برک
بن عبداللہ نے حضرت امیر معاویہؓ کو ختم کرنے کا عہد کیا، اور عمرو بن بکر نے
حضرت عمرو بن العاصؓ کو قتل کرنے پر رضا مندی ظاہر کی۔ سترہ رمضان کی
تاریخ اور صبح کی نماز کے وقت جملہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔

(البدایہ والنہایہ۔ مجمع الزوائد۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت علیؑ کو اپنی شہادت کا کیونکر یقین تھا؟

جواب: روایات میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو ان کی شہادت کی پیش گوئی
کئی مرتبہ فرمائی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے بھی حضرت علیؑ کو خراق جانے

سے منع کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہاں آپ پر تلوار سے حملہ ہوگا تو حضرت علیؓ نے فرمایا یہ بات رسول اللہؐ کے ذریعے مجھے معلوم ہے کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوگا۔ (طبقات - اصحاب - استیعاب)

ال: بتائیے حضرت علیؓ کیسے شہید کئے گئے؟

اب: عبدالرحمن بن ملجم کوفہ پہنچا۔ حضرت علیؓ صبح کی نماز کیلئے مسجد کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ اندھیرے میں چھپے ابن ملجم نے اپنی مخصوص تلوار آپ کے سر مبارک پر زور سے ماری جو سر میں گہری چلی گئی اور آپ خون سے ترتر ہو گئے۔ لوگوں نے ابن ملجم کو پکڑ لیا۔ نماز تیار تھی آپ نے جعدہ بن ہبیرہ سے فرمایا کہ نماز پڑھائے۔ نماز کے بعد حضرت علیؓ کو اٹھا کر گھر لایا گیا۔

(البدایہ والنہایہ - مجمع الزوائد - طبقات)

حوال: حضرت علیؓ نے ابن ملجم کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: ”اگر میں سچ نہ سکوں تو اسے قتل کر دیا جائے اور اگر میں زندہ سچ گیا تو جو مناسب سمجھوں گا اس کے ساتھ کروں گا۔“

(البدایہ والنہایہ - مجمع الزوائد - طبقات)

سوال: وفات سے پہلے حضرت علیؓ نے اپنے جانشین کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: بعض لوگوں نے کہا کہ آپؓ اپنا خلیفہ مقرر فرمائیں تو انہوں نے فرمایا: ”میں اپنا خلیفہ مقرر نہیں کرتا۔ نہ تم کو اس بات کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ تم خود اس بات کو جس طرح مناسب سمجھو کر لینا۔“ آپؓ نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا۔ (البدایہ - اصحاب - استیعاب - طبقات)

سوال: بتائیے حضرت علیؓ نے کب اور کتنی عمر میں شہادت پائی؟

جواب: ۱۷ رمضان ۴۰ ہجری کو صبح کے وقت کوفہ کی جامع مسجد میں آپؐ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور آپؐ نے تین دن کے بعد تریہ ٹھ سال کی عمر میں شہادت پائی۔ ان کی شہادت کے بعد ابن ملجم کو قتل کر دیا گیا۔ (الہدایہ۔ طبقات۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت علیؑ کے غسل اور کفن و دفن کے مراحل کس طرح طے ہوئے؟

جواب: حضرت ابام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے علاوہ آپؐ کے بھتیجے عبداللہ بن جعفر طیارؑ نے غسل دیا اور کفن پہنایا۔ کفن تین چادروں پر مشتمل تھا۔ حضرت حسینؑ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کوفہ کی مسجد الجمانہ کے قریب الرجبہ کے مقام پر نماز فجر سے پہلے دفن کر دیا گیا۔ یہ قول بھی مشہور ہے کہ آپؐ کو دارالامارہ میں دفن کیا گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؐ کی قبر مشہد کے قریب نجف اشرف میں ہے۔ (طبقات۔ الہدایہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت علیؑ کی مدت خلافت کتنی تھی اور آپ کے بعد کے خلیفہ منتخب کیا گیا؟

جواب: آپؑ کی خلافت کی مدت چار سال نو ماہ تھی اور آپؑ کے کفن و دفن کے بعد حضرت حسنؑ کو متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا گیا اور عام لوگوں نے آپؑ کی بیعت کی۔ (طبقات۔ الہدایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت علیؑ کی ازواج اور اولاد کے بارے میں بتادیں؟

جواب: آپؑ کی پہلی زوجہ محترمہ خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراءؑ تھیں جن سے حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ اور محسنؑ حضرت زینب الکبریٰ اور مکلثوم الکبریٰ پیدا ہوئیں۔ دوسری زوجہ حضرت اسماء بنت عمیسؑ تھیں (جو پہلے حضرت جعفر طیارؑ اور پھر حضرت ابوبکرؑ کے نکاح میں تھیں) ان سے یحییٰ بن علی پیدا ہوئے۔ تیسری بیوی حضرت امامہ بنت ابی العاص تھیں۔ وہ حضرت زینب بنت رسول اللہؐ کی صاحبزادی تھیں۔ ان سے ایک بیٹا محمد باقرؑ پیدا ہوا۔ یہ شہادت کے وقت

حضرت علیؑ کے نکاح میں تھیں۔ چوتھی زوجہ حضرت لیلیٰ بنت مسعود بن خالد تھیں۔ ان سے دو صاحبزادے عبید اللہ اور ابوبکر تھے۔ شہادت علیؑ کے وقت یہ بھی موجود تھیں۔ مؤرخین نے حضرت علیؑ کی اولاد میں چودہ صاحبزادوں اور سولہ صاحبزادیوں کا ذکر کیا ہے۔ (الہدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ نسب قریش)

سوال: حضرت علیؑ کا حلیہ مبارک اور عادات و اطوار بتا دیجئے؟

جواب: آپؑ کا قدمیانہ تھا۔ رنگ گندم گوں، آنکھیں بڑی بڑی، چہرہ پر رونق اور خوبصورت۔ سینہ کشادہ، جسم گنٹھا ہوا۔ پیٹ بڑا اور نکلا ہوا۔ سر پر بال نہ تھے۔ غذا اور لباس انتہائی سادہ تھا۔ اگرچہ رسول اللہؐ سے جاگیریں ملیں اور خلفاء سے مقرر ہوا لیکن سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ بہادر تھے اور دشمنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے۔ صاحب الرائے تھے۔ علم نحو آپؑ نے ایجاد کیا۔ بہت اچھے اشعار کہتے اور تقریر و خطابت میں ماہر تھے۔ تصوف کے اکثر سلسلے حضرت علیؑ پر جا کر ختم ہوتے ہیں۔ مقدمات کے فیصلوں اور قضاء میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔

(ازلہ الخلاء۔ سند احمد بن حنبل۔ صحیح بخاری۔ طبقات۔ متدرک)

﴿اہل بیت صحابہ﴾

حضرت ابراہیم، حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے صاحبزادے تھے؟

جواب: تین صاحبزادے جو اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ (سیرت احمد مجتبیٰ۔ سیرت محمدیہ)

سوال: حضورؐ کی کتنی صاحبزادیاں تھیں؟

جواب: چار صاحبزادیاں۔ (سیرت سرور عالمؐ۔ ضیاء النبیؐ۔ سیرت رسول عربیؐ)

سوال: آپ کی اولاد میں سب سے بڑے کون تھے؟ باقی بچوں کی ترتیب بتائیے؟

جواب: سب سے بڑے حضرت قاسمؓ ان سے چھوٹی حضرت زینبؓ پھر حضرت عبداللہ ان سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ ان سے چھوٹے حضرت رقیہؓ اور سب سے چھوٹی حضرت فاطمہؓ۔ (سیرت سرد عالم۔ سیرت احمد مجتبیٰ۔ انوار محمدیہ۔ سیرت محمدیہ)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بطن سے کون سی اولاد پیدا ہوئیں؟

جواب: دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔

(انوار محمدیہ۔ سیرت محمدیہ۔ سیرت النبیؐ۔ ازدواج مطہرات۔ امہات المومنین)

سوال: آپ کی سب اولادیں بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں یا بعد میں؟

جواب: حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیمؓ بعثت کے بعد پیدا ہوئے۔ باقی سب اولادیں بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں۔ (رحمۃ اللعالمین۔ سیرت رسول عربیؐ)

سوال: حضرت ابراہیمؓ کس کے بطن سے اور کب پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ۸ھ میں پیدا ہوئے۔

(الرحیق المختوم۔ امہات المومنین۔ ہدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابراہیمؓ بن محمد کی وفات کب ہوئی؟

جواب: ۱۰ھ میں۔ (رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضورؐ کے کن صاحبزادے کی وفات کے روز اتفاق سے سورج گرہن تھا؟

جواب: حضرت ابراہیمؓ۔ (رحمۃ اللعالمین۔ زاد المعاد)

سوال: کن صاحبزادے کو دفن کرتے وقت آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے؟

جواب: حضرت ابراہیمؓ (صحیح بخاری۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضورؐ کو ان کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کے ولادت کی خوشخبری کس نے

- دی تھی؟
- جواب: آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع نے۔ (رحمۃ اللعالمین۔ زاد المعاد۔ طبقات)
- سوال: آپ نے انہیں انعام میں کیا دیا تھا؟
- جواب: ایک غلام عطا کیا تھا۔ (رحمۃ اللعالمین۔ زاد المعاد۔ طبقات)
- سوال: حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کو کس نے دودھ پلایا تھا؟
- جواب: حضرت ام سیف ام بردہ بنت منذر بن زید انصاری نے۔
- سوال: رسول اللہ کے کتنے صاحبزادے تھے؟ نام بتا دیجئے؟
- جواب: تین صاحبزادے حضرت قاسم، حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیمؑ
- (سیرت سرور عالم۔ سیرت احمد مجتبیٰ۔ ازواج مطہرات)
- سوال: حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بطن سے تھے۔ بتائیے یہ کب پیدا ہوئے؟
- جواب: یہ دونوں صاحبزادے بعثت نبوی کے بعد پیدا ہوئے۔ حضور کی باقی سب اولادیں بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں۔
- (رحمۃ اللعالمین۔ سیرت رسول عربی۔ الریشی الختم)
- سوال: بتائیے حضرت قاسم بن محمد اور حضرت عبداللہ بن محمد میں سب سے بڑے کون سے تھے اور سب سے چھوٹے کون سے؟
- جواب: ان دونوں صحابیوں میں حضرت قاسم بن محمد بڑے اور حضرت عبداللہ بن محمد چھوٹے تھے۔
- (امہات المؤمنین الریشی الختم۔ محمد زکی السنیہ بیروت)

سوال: رسول اللہ کی کنیت کیا تھی اور یہ کس صاحبزادے کے نام سے تھی؟
 جواب: آپؐ کو سب سے بڑے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ بن محمدؐ کی نسبت سے ابوالقاسم کہا جاتا تھا۔

(امہات المؤمنین۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ (نواسے رسولؐ)

سوال: رسول اللہؐ کے سب سے بڑے نواسے کا نام بتادیں؟
 جواب: حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ۔ ان کی والدہ حضرت زینبؓ بنت رسولؐ تھیں اور والد حضرت ابوالعاصؓ تھے۔

(رسول اللہؐ کی صاحبزادیاں۔ یرالصحابیہ۔ اسد الغابہ۔ بنات رسولؐ)

سوال: نواسے رسولؐ حضرت علیؑ کا نسب نامہ بتادیجئے؟
 جواب: علیؑ بن ابی العاصؓ بن زینب بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قریشی عجمی۔

(الانساب الاشراف۔ جملہ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ کا ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ سے کیا رشتہ تھا؟
 جواب: ابی العاصؓ، ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے بھانجے تھے۔ وہ ان سے بے حد محبت کرتی تھیں۔

سوال: حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
 جواب: آپؑ ہجرت نبویؐ سے چھ سات سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔ رضاعت کے دو سال قبیلہ بنی غاضرہ میں گزارے۔ پھر یحییٰ بن جوفیٰ تک اپنے تاتا آنحضرتؐ کی آغوش میں گزارا۔

(اسد الغابہ۔ ایتھاب۔ اصاب)

سوال: بتائیے فتح مکہ کے دن کون سے صحابی آنحضرتؐ کے پیچھے سواری پر تھے؟

جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ میں داخلے کے وقت رسول اللہؐ نے اپنے نواسے حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ کو اپنے پیچھے سواری پر بیٹھا رکھا تھا۔ وہ اس وقت چودہ سال کے تھے۔ (اصحابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ کے والدہ والدہ اور نانا نے کب وفات پائی؟

جواب: والد حضرت ابی العاصؓ ۱۳ ہجری میں فوت ہوئے، جبکہ والدہ حضرت زینبؓ ۸ ہجری میں وفات پا چکی تھیں۔ نانا حضورؐ کا وصال ۱۱ ہجری میں ہوا۔ (اصحابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ محمدؐ بنی انسایکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت علیؑ بن العاصؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جنگ یربک ہوئی تو حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ مرزبانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ بھی زناہت ہے کہ حضرت علیؑ نے فتح مکہ کے بعد کسی وقت رسول اللہؐ کے سامنے انتقال فرمایا۔ (تاریخ ابن عساکر۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے علیؑ زینبی کن صحابی کو کہا جاتا تھا؟

جواب: نواسے رسولؐ حضرت علیؑ بن ابی العاصؓ کو ان کی والدہ حضرت زینبؓ بنت رسولؐ کی نسبت سے علیؑ زینبی کہا جاتا تھا۔ (اصحابہ۔ اصحابہ میر الصحابہ)

حضرت امام حسنؑ (اہل بیت صحابی برکتم سن صحابی نواسے رسولؐ)

سوال: حضرت امام حسنؑ کے نام کے معنی بتادیتے۔ یہ نام کس نے رکھا؟

جواب: حسن، حسن سے ہے جس کے معنی ہیں خوبصورتی، جمال، دلکش، خوبصورت، جمیل۔ یہ نام رسول اللہؐ نے رکھا تھا۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت جبرائیلؑ

اللہ کے حکم سے حضورؐ کے لئے اس موقع پر سلام اور ہدیہ تبریک لائے اور فرمایا کہ اس بچے کا نام ہارونؑ کے بیٹے کے نام پر شہر رکھا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری زبان عربی ہے اور شہر عبرانی کا لفظ ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا تو اس کا نام حسن رکھ لیا جائے جو شہر کا مترادف ہے۔ حضورؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا اس بچے کا نام حسن ہے۔ (منہی الآمال۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت حسنؑ کب پیدا ہوئے اور کب عقیقہ کیا گیا؟

جواب: آپ کے سن ولادت میں اختلاف ہے۔ ۱۵ رمضان ۳ ہجری، ۴ ہجری اور ۵ ہجری بھی بتایا گیا ہے۔ ولادت کے ساتویں دن رسول اللہؐ نے عقیقہ کیا اور سر کے بالوں کے عوض چاندی یا سونایا دونوں چیزیں خیرات کیں۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت امام حسنؑ کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: آپ رسول اللہؐ کے نواسے، حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ الزہراءؑ کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کے جد امجد جناب ابوطالب تھے اس طرح آپ قریشی اور ہاشمی تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسدالغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: اپنے نواسے حضرت حسنؑ کے ساتھ حضورؐ کی محبت کا کیا انداز تھا؟

جواب: حضرت حسنؑ کی عمر آٹھ سال تھی کہ رسول اللہؐ نے وصال فرمایا۔ تاہم بچپن میں انہیں حضورؐ کی قربت حاصل رہی۔ آپ نے بڑے ناز و نعم سے حضرت حسنؑ کی پرورش فرمائی۔ کبھی انہیں آغوش میں لیے ہوتے، کبھی دوش مبارک پر سوار کراتے۔ ان کی معمولی سی تکلیف پر بھی آپ بے قرار ہو جاتے اور روزانہ اپنے نواسے کو دیکھنے کے لئے حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لے جاتے۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ اصحاب۔ یہ الصحابہ)

سوال: حضرت حسنؑ کی شکل و صورت آنحضرتؐ سے بہت مشابہہ تھی۔ اس لئے شبیہ رسولؐ لقب تھا۔ کنیت ابو محمد اور ریحانہ النبی خطاب تھا۔ آپ کو کن دوسرے القابات سے نوازا گیا؟

جواب: آپ کو بہت سے القابات دیئے گئے۔ جن میں تقی، زکی، سید، سبط، ولی، مجتبیٰ، طیب، تقی، امین حجت، بر، زاہد، صفوة اللہ، الناصح، القائم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (متدرک جاکم۔ میرالصحابہ کنز العمال)

سوال: بتائیے حضرت حسنؑ نے سب سے پہلے کس جنگ میں حصہ لیا؟

جواب: دور رسالت اور عہد صدیقی فاروقی میں ان کا بچپن اور لڑکپن تھا۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں جوان ہو چکے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے طبرستان کی فتح کے لئے مجاہدین میں شامل ہوئے۔ یہ فوج کئی حضرت سعید بن العاص کی سرکردگی میں ہوئی۔ (توح البلدان۔ تاریخ اسلام۔ طبقات)

سوال: دور صدیقی اور فاروقی میں حضرت حسنؑ کی کیا مصروفیات رہیں اور ان دونوں خلفاء کے حضرت حسنؑ سے کیسے روابط تھے؟

جواب: خلیفہ اول اور دوم کے دور میں حضرت حسنؑ کم سنی کی وجہ سے نہ تو کسی جنگ میں حصہ لے سکے اور نہ کوئی اہم ذمہ داری ادا کر سکے۔ تاہم دونوں خلفاء کے ساتھ ان کے روابط اچھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اکثر حضرت امام حسنؑ کو گود میں اٹھالیتے پیار کرتے اور ان سے ان کے نانا (رسول اللہؐ) کی باتیں کرتے۔ حضرت حسنؑ بھی خلیفہ اول کا احترام کرتے۔ حضرت عمرؓ بھی حضرت حسنؑ سے محبت بھرا سلوک کرتے، انہیں پیار اور چاہت کی نظروں سے دیکھتے۔ اکثر فرماتے کہ مجھے حضورؐ کے ارشاد کے مطابق حضرت حسنؑ کو دیکھ کر حضورؐ کے چہرے کا ایک رخ اور حضرت حسینؑ کو دیکھ کر رسول اللہؐ کے چہرے کا دوسرا رخ

انور یاد آجاتا ہے۔ اور میں حسنینؑ کو دیکھ لوں تو میرے سامنے حضورؐ آجاتے ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت امام حسنؑ کے لئے بھی پانچ ہزار ماہانہ وظیفہ مقرر فرمایا۔ (سیر الصحابہ۔ بخاری۔ نوح البلدان۔ تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے دور میں حضرت حسنؑ کی کیا خدمات تھیں اور ان خلفائے کرام سے کیسے روابطہ رہے؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے دور میں حضرت حسنؑ جوان ہو چکے تھے اس لئے طبرستان کی تسخیر میں حصہ لیا۔ حضرت عثمانؓ سے بھی ان کے روابطہ اچھے تھے۔ باغیوں نے قصر عثمانی کا محاصرہ کیا تو حضرت علیؓ نے دوسرے نوجوانوں کے ساتھ حضرت حسنؑ کو بھی ان کی حفاظت کے لئے مامور کیا۔ باغی چھت پر چڑھ کر اندر گھس گئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت علیؓ کو خبر ہوئی تو آپؓ نے حضرت حسنؑ کو طمانچہ مارا کہ تم نے کیسی حفاظت کی۔ حضرت علیؓ نے حضرت امام حسنؑ کے والد اور خلیفہ چہارم تھے۔ حضرت حسنؓ نے جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے حصہ لیا۔

(تاریخ الخلفاء۔ اصحابہ۔ اسد الغابہ۔ اخبار القوال۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد لوگوں کے اصرار پر حضرت حسن خلیفہ بنے۔ کونسے علاقے آپ کے زیر نگیں تھے؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زیر نگیں علاقے کے علاوہ باقی سارے مسلم علاقے کے لوگوں نے آپؓ کی بیعت کی اور ان کی خلافت تسلیم کی۔ اس وقت کوفہ دار الخلافہ تھا۔ مسلمانوں کی کثیر تعداد نے حضرت امام حسنؑ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت قیس بن سعد انصاری تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت امام حسنؑ اور امیر معاویہؓ کے درمیان کشمکش کا آغاز کیسے ہوا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

جواب: امیر معاویہؓ نے حضرت علیؑ کی شہادت کے ساتھ ہی اپنی ملل خلافت کا اعلان کر کے فوجی پیش قدمی شروع کر دی۔ سب سے پہلے عبداللہ بن عامر کریم کو مقدمتہً الجیش کے طور پر آگے بڑھایا جو انبار سے ہوتے ہوئے مدائن کی طرف بڑھے۔ حضرت حسنؑ کو خبر ہوئی تو وہ بھی کوفہ سے مدائن روانہ ہوئے۔ ساباط پہنچ کر اپنی فوج میں کمزوری محسوس ہوئی۔ اور سپاہیوں میں جنگ سے پہلو تہی کے آثار دیکھے تو تقریر فرمائی لیکن بعض لوگوں پر اثر نہ ہوا۔ اور بد مزگی پیدا ہوئی تو آپؑ مدائن روانہ ہو گئے۔ راستے میں جراح بن قبیصہ خارجی نے حملہ کر کے زانوئے مبارک زخمی کر دیا۔ حضرت حسنؑ نے مدائن کے قصر ابیض میں زخم بھرنے تک آرام کیا پھر عبداللہ بن عامر سے مقابلے کے لئے نکلے۔ امیر معاویہؓ بھی انبار پہنچے حضرت حسنؑ کے سپہ سالار قیس بن عامر کو گھیر لیا۔ دوسری طرف حضرت حسنؑ اور عبداللہ بن عامر مقابلے پر آ گئے۔ حضرت حسنؑ کے ساتھیوں نے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور پیچھے ہٹنے لگے۔ حضرت حسنؑ اس بات کو محسوس کرتے ہی مدائن آ گئے۔ عبداللہ بن عامر نے بڑھ کر مدائن کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت حسنؑ ساتھیوں کی بزدلی کی وجہ سے امیر معاویہؓ سے صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ (طبقات۔ اخبار الطوال۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔)

سوال: حضرت حسنؑ نے امیر معاویہؓ سے صلح کے لئے کیا شرائط پیش کیں؟

جواب: انہوں نے عبداللہ بن عامر کے ذریعے یہ شرائط امیر معاویہؓ تک پہنچائیں:

(۱) کوئی عراقی محض بغض و کینہ کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا۔

(۲) بلا استثناء سب کو امان دی جائے گی۔

- (۳) ہوا ز کا تمام خراج حضرت حسنؓ کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔
- (۴) حسینؓ کو دو لاکھ سالانہ الگ سے دیا جائے گا۔
- (۵) کوفہ کے بیت المال کا تمام روپیہ آپ کو دیا جائے گا۔
- (۶) بنی ہاشم کو عطیات و مراعات میں بنی عبد شمس (بنو امیہ) پر ترجیح دی جائے گی۔
- ان شرائط کو امیر معاویہؓ نے منظور کر لیا اور اپنی مہر لگا کر معززین و عمائدین کی شہادتیں لکھوا کر حضرت حسنؓ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت حسنؓ کوفہ چلے گئے۔ امیر معاویہؓ وہاں آ کر ان سے ملے اور شرائط کی زبانی بھی تجدید ہوئی۔

(طبقات۔ اخبار القوال۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت حسنؓ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: آپ کی شہادت زہر خورانی سے ہوئی۔ تاریخ میں آتا ہے کہ یہ زہران کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے دیا تھا۔ آپؓ زہر خورانی کے تیسرے دن بہ اختلاف روایت ربیع الاول ۴۹ ہجری یا ۵۰ یا ۵۱ ہجرت میں ۴۷ یا ۴۸ سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ عامل مدینہ سعید بن العاص نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنت البقیع میں حضرت فاطمہ الزہرہؓ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

(استیعاب۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ مروج الذهب)

سوال: حضرت امام حسنؓ کب خلافت سے دستبرار ہوئے؟

جواب: ربیع الاول ۴۱ ہجری، ربیع الثانی ۴۱ ہجری اور جمادی الاول ۴۱ ہجری بھی بتایا گیا۔

(طبقات۔ اخبار القوال۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: نواسہ رسول سیدنا حضرت امام حسنؓ کی ازواج کے نام بتادیتے؟

جواب: شادیوں کے سلسلے میں آپؓ کو غلط شہرت دی گئی ہے تاہم آپ نے متعدد

شادیاں کیں جن میں ام البشر بنت ابوسعود بن عقبہ، خولہ بنت منصور بن ریان، فاطمہ بنت ابوسعود عقبہ بن عمر، ام اسحاق بنت طلحہ، رملہ، ام الحسن، تقضہ، امراء القیس اور جعدہ بنت الشعث، ۹ بیویوں کے نام ملتے ہیں۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ اخبار الطوائف۔ امیر المومنین علیؑ کے عزیز واقارب)

سوال: سیدنا حضرت امام حسنؑ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے نام بتادیں؟
 جواب: بارہ صاحبزادے حضرت زید، حضرت حسن ثقی، حضرت حسین اشترم، حضرت طلحہ، حضرت اسماعیل، حضرت حمزہ، حضرت یعقوب، حضرت عبداللہ، حضرت عبدالرحمن، حضرت عمر، حضرت ابوبکر اور حضرت قاسم تھے۔ ان میں صرف دو صاحبزادوں حضرت زید بن حسنؑ اور حضرت حسن ثقی سے نسل چلی۔ آپ کی پانچ صاحبزادیاں فاطمہ، ام سلمہ، ام عبداللہ، ام الحسین اور ام الحسن تھیں۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: بتائیے حضرت حسنؑ کے کن صاحبزادوں نے اپنے بیٹا حضرت امام حسینؑ کے ساتھ کربلا میں جام شہادت نوش کیا؟
 جواب: حضرت ابوبکر بن حسنؑ، حضرت عمر بن حسنؑ، حضرت عبداللہ بن حسنؑ اور حضرت قاسم بن حسن واقفہ کربلا میں شہید ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن ہشام)

﴿ حضرت امام حسینؑ ﴾ (نواسہ رسولؐ شہید کربلاؑ کم سن صحابی)

سوال: نواسہ رسولؐ سیدنا حضرت امام حسینؑ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب شہید تھا۔ آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت امام حسینؑ بروز جمعہ ۳ شعبان ۴۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ساتویں دن عقیقہ کیا گیا اور رسول اللہؐ نے حسینؑ نام رکھا کیونکہ آپ

حسن و جمال میں بھی باکمال تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ نبی کریم کے عزیز واقارب)

سوال: بتائیے رسول اللہ کو حضرت حسینؑ سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: حضرت حسینؑ سے حضورؐ بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ کبھی گود میں اٹھاتے کبھی کندھے پر بٹھاتے تھے۔ آپ جب بھی نبی اکرمؐ کے پاس تشریف لاتے تو حضورؐ آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ نبی کریم کے عزیز واقارب)

سوال: دور رسالت اور عہد صدیقی و فاروقی میں حضرت حسنؑ کم عمری کی وجہ سے کسی جنگی معرکہ میں حصہ نہ لے سکے۔ آپ نے سب سے پہلے دور عثمانی کے بعض معرکوں میں ایک سپاہی کی حیثیت سے حصہ لیا۔ بتائیے آپ شہادت عثمانی کے وقت کہاں تھے؟

جواب: جب باغیوں نے حضرت عثمانؑ کے گھر کا محاصرہ کیا اور انہیں شہید کرنا چاہتے تھے تو حضرت علیؑ نے اپنے دونوں بیٹوں حضرت حسنؑ اور حسینؑ کو حضرت عثمانؑ کے گھر کے دروازے پر حفاظت کے لئے بھیجا۔ باغیوں نے چھت سے کود کر حضرت عثمانؑ کو شہید کر دیا تو حضرت علیؑ بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے حضرت امام حسینؑ کے تھپڑ مارا اور حضرت حسنؑ کے گھونسا مارا کہ تم دونوں نے اپنے فرائض میں غفلت کی جس سے باغی گھر کے اندر گھس گئے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ تاریخ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے سیدنا حسینؑ نے یزید کی بیعت سے کیوں انکار کر دیا تھا؟

جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد امیر معاویہ نے حکومت سنبھالی، پھر وصال سے پہلے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ یزید بد کردار اور شراب خور شخص تھا۔ اکابر مسلمانوں اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتا تھا۔ وہ کسی

لحاظ سے بھی خلافت کی جانشینی یا خلیفہ بننے کا اہل نہیں تھا۔ اس لئے سیدنا امام حسینؑ نے اسے جانشین یا خلیفہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

(بخاری، ابوالقوال۔ تاریخ ابن خلدون۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: مدینہ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے لوگوں سے اس بات پر بیعت لی کہ یزید کو خلیفہ تسلیم نہیں کریں گے پھر حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور بعد میں حضرت حسینؓ مکہ آگئے۔ مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام حسینؓ کو کون مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: مدینہ کے لوگوں کی بیعت پر یزید نے مدینے کے گورنر ولید بن عقبہ کو معزول کر کے عمرو بن سعید بن عاص کو مدینے کا گورنر بنا دیا۔ یزید نے عمرو بن سعید کو لکھا کہ مکہ پر عبداللہ بن زبیرؓ قابض ہو گئے ہیں۔ انہیں گرفتار کر کے پایہ زنجیر دمشق روانہ کرو۔ عمرو نے ایک بڑی فوج مکہ بھیجی جس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی فوج سے شکست کھائی۔ آخر حجاج بن یوسف کی ہر کردگی میں مزید فوج بھیجی گئی جس کے ساتھ خوزیر جنگ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ شہید ہو گئے۔ اور حضرت امام حسینؓ کو کوفہ والے مسلسل خط لکھ کر اپنی حمایت کا یقین دلارہے تھے اور اپنے پاس بلارہے تھے اور یزید کے مقابلے میں بیعت کرنے پر تیار تھے۔ بار بار کی یقین دہانیوں اور اصرار پر حضرت امام حسینؓ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو صورت حال معلوم کرنے اور پوشیدہ طور پر لوگوں سے بیعت لینے کے لئے کوفہ روانہ فرمایا۔

(تاریخ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ طبقات)

سوال: کوفہ والوں نے حضرت مسلم بن عقیل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت مسلم بن عقیل کو ذبح کر مختار بن عبیدہ کے مکان پر ٹھہرے۔ اوگ جوق

درجوق آ کر بیعت کرنے لگے۔ پہلے ہی دن بارہ ہزار افراد نے بیعت کی۔ حضرت مسلم بن عقیل نے بیعت کا حال حضرت امام حسینؑ کو لکھ بھیجا اور کوفہ آنے کا کہا۔ یہ خط ان کے پاس قیس اور عبدالرحمن نامی دو شخص لے کر گئے تھے۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: یزید کو حضرت مسلم بن عقیل کے بیعت لینے کی اطلاع ملی تو اس نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: عبداللہ بن مسلم، عمارہ بن عتبہ اور ابی معیط نے یزید کو خطوط لکھے کہ کوفہ کے امیر نعمان بن بشیر کمزوری دکھا رہے ہیں اس لئے فوراً کوئی طاقتور گورنر کوفہ بھیجیں جو حضرت مسلم بن عقیل کو گرفتار کر کے لوگوں سے بیعت فسخ کرائے اور حضرت حسینؑ کو کوفہ میں داخل ہونے سے روکے۔ یزید نے اپنے آزاد کردہ غلام سرجون سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ عراق کو بچانے کے لئے عبید اللہ بن زیاد کے سوا کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ابن زیاد کو کوفہ بھیج دیا۔ (تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت مسلم بن عقیل کب شہید ہوئے اور حضرت امام حسینؑ کب کوفہ کے لئے روانہ ہوئے؟

جواب: حضرت مسلم بن عقیل کو ابن زیاد نے شہید کر ڈالا۔ کوفہ والوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی۔ حضرت امام حسینؑ اس تمام صورتحال سے ناواقف تھے۔ ۳ ذی الحجہ ۶۰ ہجری میں حضرت مسلم بن عقیل شہید ہوئے اور اسی دن حضرت امام حسینؑ مکہ سے کوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عباس نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی مگر آپ کوفہ روانہ ہو گئے۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: ” اہل کوفہ کے دل تو آپ کے ساتھ ہیں لیکن ان کی تلواریں آپ کی حمایت میں بلند نہیں ہو سکتیں۔“ یہ الفاظ کس نے امام حسینؑ سے کہے تھے؟

جواب: مکہ اور کوفہ کے درمیان صفاح کے مقام پر عربی کے مشہور شاعر فرزدق سے ملاقات ہوئی تو حضرت امام حسینؑ نے اس سے کوفہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب میں یہ الفاظ کہے تھے۔

(تاریخ ابن خلدون۔ آل رسول نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت امام حسینؑ کو کب اور کن کے ہاتھ خط روانہ کیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن جعفر کو حضرت امام حسینؑ کی روانگی کی اطلاع ملی تو انہوں نے مدینے سے ایک خط لکھ کر حضرت امام حسینؑ کو کوفہ جانے سے منع کیا جس میں خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ کوئی آپ کو شہید کر دیں گے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے یہ خط اپنے بیٹوں عون اور محمد کے ہاتھ بھیجا تھا۔ یہ دونوں بھی صفاح کے قریب حضرت امام عالی مقام سے ملے اور خط پیش کیا۔ حضرت حسینؑ نے واپسی سے انکار کر دیا اور ان دونوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھ گئے۔ (تاریخ اسلام۔ تاریخ ابن خلدون۔ آل رسول۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت امام حسینؑ شراف سے آگے بڑھے تو خر بن یزید نے اپنی فوج کے ساتھ انہیں روکا۔ انہوں نے واپس جانا چاہا تو واپس بھی جانے نہیں دیا۔ حضرت امام حسینؑ شمال کی جانب بڑھتے ہوئے قادسیہ کے قریب پہنچے تو وہاں انہیں کس صورتحال کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: خر آپ کے پیچھے پیچھے تھا۔ حضرت حسینؑ پھر قادسیہ سے کربلا میں آ کر مقیم ہو گئے۔ عمرو بن سعد جو کہ بڑی فوج لے کر قادسیہ میں ٹھہرا ہوا تھا وہ بھی کربلا

پہنچ گیا۔ (طبقات۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ اسلام)
سوال: کیم محرم ۶۱ ہجری کو حضرت حسینؑ کو بلا پہنچے اور دوسرے دن عمرو بن سعد پہنچا۔ اس نے حضرت امامؑ سے کیا کہا؟

جواب: عمرو بن سعد نے کہا: ”بے شک آپ یزید کے معاملے میں خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔ لیکن خدا کو منظور نہیں کہ حکومت و خلافت آپ کے خاندان میں رہے۔ حضرت علیؑ اور حضرت حسنؑ کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ اگر آپ حکومت کا خیال چھوڑ دیں تو آپ کو آزاد کیا جاسکتا ہے ورنہ آپ کی جان کو خطرہ ہے اور ہمیں آپ کو گرفتار کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔“

(تاریخ ابن خلدون۔ اخبار القوال۔ اسد الغابہ)
سوال: حضرت امام حسینؑ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”میں اس وقت تم سے تین باتیں کہتا ہوں جسے چاہو میرے لئے منظور کرلو۔ پہلی یہ کہ مجھے واپس مکہ جانے دو تا کہ میں وہاں پہنچ کر عبادت الہی میں مصروف ہو جاؤں۔ دوسری یہ کہ مجھے کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو تا کہ میں کفار سے لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں۔ تیسری یہ کہ مجھے یزید کے پاس دمشق جانے دو۔ تم میرے پیچھے پیچھے اپنے اطمینان کی غرض سے چل سکتے ہو۔ میں یزید کے پاس جا کر براہ راست معاملے طے کر لوں جیسا کہ میرے بھائی امام حسنؑ نے امیر معاویہؓ سے طے کیا تھا۔“

(طبقات۔ تاریخ ابن خلدون۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)
سوال: ابن سعد نے حضرت امام حسینؑ کا پیغام عبید اللہ بن زیاد تک پہنچایا تو اس نے کیا جواب دیا؟

جواب: عبید اللہ بن زیاد خوش ہوا کہ حضرت حسینؑ یزید کی بیعت کر لیں گے لیکن وہاں

شمرزی الجوش بھی موجود تھا۔ اس نے مشورہ دیا کہ امام حسینؑ کو قتل کر دو۔
کیونکہ یزید کے ہاں ان کے مقابلے میں تمہاری عزت نہ رہے گی۔ چنانچہ ابن
زیاد نے عمرو بن سعد کو لکھ بھیجا کہ یہ تینوں باتیں منظور نہیں۔ حضرت حسینؑ
اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیں اور میرے ہاتھ پر یزید کی بیعت کریں۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت امام حسینؑ سے جنگ کی نوبت کس طرح پہنچی؟

جواب: حضرت امام حسینؑ نے کہا کہ ابن زیاد کے ہاتھ پر یزید کی بیعت کرنے سے
مر جانا بہتر ہے۔ اسی خط و کتابت میں ایک ہفتہ گزر گیا۔ ابن زیاد کو فکر لاحق
ہوئی۔ اس نے ابن سعد کو غصے بھرا خط لکھا اور جنگ شروع نہ کرنے پر گرفتاری
کی دھمکی دی۔ پھر شمر کو بھی فوج دے کر کر بلا روانہ کیا کہ اگر تم نے حسینؑ کو
گرفتار نہ کیا یا سر کاٹ کر میرے پاس نہ آئے تو تمہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔
اس کا چوہدار جویرہ بن تميمی یہ خط لے کر ۹ محرم ۶۱ ہجری کو ابن سعد کے پاس
پہنچا۔ ابن سعد نے فوج کو جنگ کے لئے تیاری کا حکم دے دیا۔ اسی شام شمر
بھی کر بلا پہنچ گیا۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ ابن ہشام)

سوال: بتائیے شمر نے حضرت علیؑ کے کن چار بیٹوں کے لئے ابن زیاد سے امان مانگی
تھی؟

جواب: اس نے کہا کہ میری بہن ام النہین بنت حرام حضرت علیؑ کی بیوی تھی جس
کے لظن سے پیدا ہونے والے چار بیٹے عبید اللہ، جعفر، عثمان اور عباس بھی اپنے
بھائی حسینؑ کے ساتھ میدان کر بلا میں ہیں۔ ان چاروں کی جان کو امان دے
دیں۔ ابن زیاد نے امان نامہ لکھ کر مہر لگائی اور شمر کے حوالے کر دیا۔

(آل رسول۔ تاریخ طبری۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب)

سوال: ۹ محرم ۶۱ ہجری کی رات کو حضرت حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کو پانی سے محروم کر دیا گیا۔ ۱۰ محرم کو کس انداز سے جنگ ہوئی؟

جواب: لشکر حسینؑ کی طرف سب سے پہلا تیر عمرو بن سعد نے چلایا۔ جنگ سے پہلے حضرت امام حسینؑ نے کوفہ والوں کو ان کے خطوط اور وفاداری کے وعدے یاد دلائے لیکن کسی نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ جنگ شروع ہوئی تو حضرت حسینؑ کے ساتھیوں اور اہل خانہ نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ ایک ایک کر کے شہید ہوتے چلے گئے۔ خیمے میں مردوں میں صرف حضرت علی اوسط زین العابدین رہ گئے جو بیمار تھے۔ حضرت امامؑ تنہا رہ گئے لیکن اس بہادری اور جرأت سے لڑے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ پر چاروں طرف سے نیزوں، تیروں اور تلواروں سے حملے ہو رہے تھے۔

(تاریخ طبری۔ آل رسول۔ تاریخ ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت امام حسینؑ کو کب اور کیسے شہید کیا گیا؟

جواب: آپ دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ آپ کے جسم پر تیر کے پینچالیس زخم آئے۔ ایک اور روایت کے مطابق ۳۳ زخم نیزے کے اور ۴۳ زخم تلوار کے بھی تھے۔ گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا تو آپ نے پیدل لڑنا شروع کر دیا۔ لڑائی سے پہلے خڑبھی اپنے ساتھیوں سمیت حضرت حسینؑ کے ساتھ آملتا تھا اور وہ سب بھی شہید ہو گئے۔ شمر نے چھ آدمیوں کو ساتھ لے کر آپ پر حملہ کیا۔ ایک نے تلوار کے دار سے حضرت حسینؑ کا پایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ دایاں ہاتھ اس قدر زخمی تھا کہ تلوار اٹھانی مشکل تھی۔ اسی دوران سنان بن انس نے آپ کے شکم میں نیزہ مارا اور آپ شہید ہو گئے۔ شمر یا اس کے حکم سے کسی دوسرے شخص نے حضرت حسینؑ کا سر کاٹ کر لیا۔ ابن زیاد کے حکم سے بارہ سو گھوڑواروں نے

آپ کے سبب مبارک کو خوب اچلا۔ آپ کا سر مبارک اور اہل بیت کوفہ میں ابن زیاد کے پاس بھیج دیئے گئے۔ تیسرے روز شمر کے ساتھ ایک فوجی دستے کی نگرانی میں یہ قیدی اور سر مبارک دمشق روانہ کیا گیا۔ چند دن مہمان رکھنے کے بعد اس تباہ حال قافلے کو مدینہ روانہ کر دیا گیا۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن ہشام)

سوال: حضرات حسینؑ کے فضائل بیان کریں؟

جواب: رسول اللہؐ کو اپنے دونوں نواسوں سے بے حد محبت تھی آپؐ فرمایا کرتے:

☆ حسنؑ اور حسینؑ تو جووانان جنت کے سردار ہیں۔

☆ حضرت حسنؑ کے بارے میں فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اس کے ذریعے اللہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

☆ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور جووان سے محبت کرتے ہیں ان کو بھی تو اپنا محبوب بنا لے۔

☆ اے اللہ! میں حسنؑ سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی جو اس سے محبت کرے۔

☆ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ جو حسینؑ سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔

☆ اے اللہ! میں حسینؑ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

☆ میرا یہ بیٹا (حسینؑ) ارض عراق میں قتل ہوگا۔ تم میں سے جو موجود ہو اسے چاہیے کہ اس کی مدد کرے۔

☆ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ جتنی شخص کو دیکھے، اسے چاہیے کہ حضرت حسینؑ بن علیؑ کو دیکھے۔

☆ جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے ان دونوں کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(ابن ماجہ۔ ترمذی۔ الکبیر۔ مستدرک حاکم۔ بخاری و مسلم۔ مجمع الزوائد)

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ﴾

حضرات

ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی، ابو عبیدہ بن الجراح، زبیر بن العوام، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عامرؓ بن عبداللہ القرظی (ابو عبیدہ)

(بدری صحابی سپہ سالار رہنما ہجر حبشہ و مدینہ مصاحب انجراہ)

سوال: عامرؓ بن عبداللہ کا سلسلہ نسب گیارہویں پشت میں رسول اللہ سے جا ملتا ہے۔ بتائیے آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: آپؓ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔

(طبقات۔ اصحاب۔ اصحاب بدر! سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عامرؓ بن عبداللہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپؓ نے پہلی مرتبہ ۶ نبوی میں حبشہ اور پھر مدینہ طیبہ ہجرت کی۔

(مہاجرین۔ اسوہ صحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر)

سوال: جنگ احد میں حضرت عامرؓ بن عبداللہ کے دو دانت کس طرح ٹوٹے؟

جواب: جب حضورؐ زخمی ہوئے تو آپہنی خود کی کڑیاں چہرہ مبارک میں کھب گئیں۔

حضرت عامرؓ نے اپنے دانتوں سے خود کی میخیں نکالیں۔ پہلی میخ نکالنے پر

ایک دانت ٹوٹ گیا اور دوسری میخ نکالنے پر دوسرا۔ لیکن اس کے باوجود چہرہ

حسین لگتا تھا۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عامر بن عبد اللہ کی کنیت ابو عبیدہ تھی لقب بتا دیجئے؟

جواب: آپ کو رسول اللہ نے امین الامت! امین اور امین حق کے القاب دیئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ عشرہ مبشرہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت عامر کا تعلق قریش کی شاخ بنو نہر سے تھا۔ والدین کے نام بتادیں؟

جواب: آپ کے والد کا نام عبد اللہ تھا لیکن حضرت عامر نے اپنی کنیت ابو عبیدہ سے

شہرت پائی اور اپنے دادا کی نسبت سے الجراح کہلائے۔ والد کا نام امیہ بنت غنم تھا۔ نہر پر سلسلہ نسبت حضور سے جا ملتا ہے۔

(اشراف الانصاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو عبیدہ عامر ہجرت نبوی سے ۲۳ یا ۳۰ سال قبل پیدا ہوئے۔ بتائیے

آپ کب اسلام لائے؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں حضرت ابو بکر کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات۔ المغازی۔ استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابو عبیدہ عامر نے دو مرتبہ ہجرت کی۔ بتائیے کن علاقوں کی طرف؟

جواب: ۶ نبوی میں مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شامل ہوئے اور ۱۳ نبوی میں

مدینہ روانہ ہوئے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ مہاجرین)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہاں قیام کیا؟

جواب: کچھ عرصہ قبا میں حضرت کلثوم بن الہدم کے مہمان رہے پھر حضور نے حضرت

سعد بن معاذ یا حضرت ابو طلحہ کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(صحیح مسلم۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو عبیدہ عامرؓ نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی؟
 جواب: غزوہ بدر میں۔ اگرچہ صحیح بخاری میں اصحاب بدر کی فہرست میں ان کا نام نہیں لیکن بہت سے اہل سیر نے لکھا ہے کہ انہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی اور اپنے والد عبداللہ بن الجراح کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: دور رسالت کے حوالے سے حضرت ابو عبیدہؓ کے چند خاص فضائل کیا ہیں؟
 جواب: آپؓ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بدری صحابی کہلائے۔ اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ اصحاب عشرہ مبشرہ اور اصحاب الشجرہ میں سے بھی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اصحاب)

سوال: حضرت ابو عبیدہؓ تمام غزوات و سرایا میں شریک ہوئے۔ چند ایک کا نام بتادیں؟
 جواب: غزوہ احد، خندق، فتح مکہ، حنین، تبوک طائف، خیبر، سریہ ابو عبیدہ، سریہ ذات السلاسل، سریہ سیف البحر۔ (زاد العاد المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ النبی)

سوال: کیا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح حدیبیہ اور غزوہ فتح مکہ میں شرکت کی تھی؟
 جواب: جی ہاں! آپؓ نے صلح حدیبیہ میں شامل ہو کر بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا بلکہ صلح نامہ پر بطور گواہ آپؓ نے بھی دستخط کئے۔ اور فتح مکہ میں زرہ پوش مجاہدین کے ایک دستے کی قیادت کی۔ (زاد العاد۔ سیرت ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: رسول اللہؐ نے کس موقع پر حضرت ابو عبیدہؓ کو امین الامت کا خطاب دیا؟
 جواب: ۹ ہجری میں نجران کے وفد کی آمد کے موقع پر ان کو بارگاہ رسالتؐ سے یہ لقب ملا۔ (صحیح مسلم۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد پیدا ہوا تو حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت ابو بکرؓ کا بھرپور ساتھ دیا۔ بتائیے شام اور ایران کی فتح میں حضرت

ابوعبیدہؓ نے کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: حضرت ابوعبیدہؓ کو خلیفہ الرسولؐ نے سات ہزار مجاہدین کے ساتھ حمص روانہ کیا۔ وہ بصری اور مآب کو فتح کرتے ہوئے جابیہ پہنچے اور حضرت ابوبکرؓ کو مزید فوج بھجوانے کے لئے خط لکھا۔ چنانچہ انہوں نے مدینہ سے امدادی فوج روانہ کر دی اور حضرت یزید بن ابی سفیانؓ، حضرت شرحبیل بن حسبہ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کو بھی اپنی فوجیں لے کر حضرت ابوعبیدہؓ کی مدد کے پیغامات بھیجے۔ (سیرت ابن ہشام۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے اجنادین کی جنگ کن فوجوں کے درمیان لڑی گئی؟

جواب: امدادی فوجیں حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس پہنچ گئیں اور حضرت خالد بن ولید بھی ان سے آئے تو انہوں نے اجنادین میں رومیوں کا مقابلہ کیا۔ ۲۸ جمادی الاول ۱۳ ہجری کی شدید لڑائی کے بعد مسلمانوں نے فتح پائی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: معرکہ اجنادین کے بعد دوسرا بڑا معرکہ کب اور کہاں ہوا؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ اسی دوران مدینہ میں حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی اور حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ بنے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ تفصیل پھانڈ گئے اور شہر کے دروازے کھول دیئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ اپنی فوج کے ساتھ اندر داخل ہو گئے۔ اہل شہر نے ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کر لی۔ حضرت خالدؓ کو اس کا علم نہیں تھا۔ وہ شہر کے دوسرے حصے میں عیسائیوں سے لڑتے لڑتے وسط میں پہنچے تو حضرت ابوعبیدہؓ سے ملاقات پر حقیقت حال کا علم ہوا۔ چنانچہ انہوں نے جنگ روک دی۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ المغاروق۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے حضرت ابو عبیدہؓ نے دمشق کے بعد کن شہروں کو فتح کیا؟
 جواب: نخل کی لڑائی میں اردن کے شہر بیسان کو پھر مرج الرّوم اور حمص فتح کیا۔ ان کے بعد حماة، شیزر، معرة النعمان اور لاذقیہ پر قبضہ کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ الفاروق۔ فتوح البلدان)

سوال: رومیوں نے مسلمانوں سے شکست کا بدلہ لینے کیلئے کیا منصوبہ بندی کی؟
 جواب: قیصر روم نے مسلمانوں کو شام سے نکالنے کے لئے اپنے تمام مقبوضہ علاقوں سے فوجیں طلب کر کے انتظامیہ میں جمع کر دیں۔ ان میں آرمینیا، الجزیرہ، اور قسطنطنیہ کے علاقے شامل تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ الفاروق۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے مسلمانوں نے دمشق، حمص اور بعض دوسرے علاقے کیوں خالی کر دیئے؟
 جواب: مسلمان جرنیلوں نے باہمی مشورے سے تمام مقبوضہ علاقوں سے فوجیں ہٹالیں اور انہیں ایک جگہ دریائے یرموک کے کنارے جمع کر دیا، ان علاقوں کے باشندوں کو جزیے کی رقم واپس کر دی گئی۔

(طبقات۔ الفاروق۔ تاریخ ابن خلدون۔ فتوح البلدان)

سوال: جنگ یرموک کب لڑی گئی؟ اس میں فریقین کے سپاہیوں کی تعداد کیا تھی؟
 جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں رجب ۱۵ ہجری میں رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان لڑی جانے والی اس جنگ میں مسلمان تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھے جبکہ رومی لشکر دو لاکھ فوجیوں پر مشتمل تھا۔

(الفاروق۔ فتوح الشام۔ تاریخ طبری۔ خالد سیف اللہ)

سوال: بتائیے بیت المقدس کب اور کیسے فتح ہوا؟

جواب: یرموک کی خونریز جنگ میں ستر ہزار رومی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے۔ ہرقل بھاگ کر قسطنطنیہ چلا گیا۔ حضرت ابو عبیدہ یرموک کی فتح کے بعد قنسرین، حلب اور اٹلا کی فتح کر کے بیت المقدس روانہ ہو گئے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے بیت المقدس کا پہلے ہی محاصرہ کر رکھا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ عامرؓ بیت المقدس پہنچے تو عیسائیوں نے ہمت ہار دی اور صلح کی درخواست کی۔ لیکن یہ شرط رکھی کہ خلفیہ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ خود بیت المقدس آ کر معاہدہ صلح کریں۔ (الفاروقؓ - تاریخ اسلام - سیرت ابن اسحاق - فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابو عبیدہؓ نے بیت المقدس کی فتح کے بارے میں حضرت عمرؓ کو خط لکھا تھا۔ بتائیے انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: امیر المؤمنین خط لیتے ہی چند مہاجرین و انصار صحابہؓ کے ساتھ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ (الفاروقؓ - سیرت ابن ہشام - طبقات - فتوح البلدان)

سوال: بتائیے بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کرنے کا معاہدہ کن کے درمیان اور کہاں ہوا؟

جواب: جابیہ کے مقام پر معاہدہ لکھا گیا اور مسلمانوں کی طرف سے حضرت عمرؓ فاروق اور بعض دوسرے اُکابر صحابہؓ نے دستخط کئے۔ یہ معاہدہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان تھا۔ (الفاروقؓ - اسد الغابہ - طبقات - صحابہ)

سوال: بیت المقدس کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ نے کس صحابی کو والی شام مقرر کیا؟

جواب: حضرت ابو عبیدہ عامرؓ کو والی شام مقرر کیا گیا۔ وہ امیر لشکر بھی تھے۔ انہوں نے دونوں حیثیتوں سے نمایاں کارنامے سر انجام دیئے۔

(الفاروقؓ - اسد الغابہ - طبقات - اسوۃ صحابہ)

سوال: ۱۷ ہجری میں رومیوں نے ایک بڑے لاکھ لشکر سمیت حمص پر حملہ کر دیا۔ اس کا

کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: حضرت ابو عبیدہؓ نے ان کا بھرپور مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی۔ اس طرح رومیوں کی طاقت کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو گیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: طاعون کی ایک خوفناک وبا پھیلی تھی۔ بتائیے کب اور کہاں؟

جواب: ۱۸ ہجری میں شام اور عراق میں۔ یہ وبا طاعون عمواس کے نام سے مشہور ہے جس میں ہزاروں مسلمان فوت ہو گئے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ الغاروق۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: بتائیے حضرت ابو عبیدہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: دوسرے مسلمانوں کی طرح حضرت ابو عبیدہؓ عامرؓ بھی طاعون عمواس سے متاثر ہوئے۔ وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے فوجوں کو بازوہ علاقے سے چاہیہ لے گئے۔ یہاں پہنچتے ہی ان پر بیماری کا شدید حملہ ہو گیا۔ مرض بڑھا تو آپ نے حضرت معاذؓ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور آخر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی اس وقت ان کی عمر اٹھاون سال تھی۔ حضرت معاذؓ بن جبل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عمواس۔ میسان یا فحل میں دفن کیا گیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ القارون۔ اصحاب)

سوال: حضرت ابو عبیدہؓ عامر نے اپنے پیچھے کتنے اہل خانہ کو چھوڑا؟

جواب: ایک اہلیہ ہند بنت جابر جن سے دو لڑکے یزید اور عمیر پیدا ہوئے۔ ایک روایت میں دو بیویوں کا ذکر بھی ہے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت زبیرؓ بن العوام (عشرہ مبشرہ بدری صحابی مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت زبیر بن العوام کا لقب حوازی رسول تھا۔ ان کا سلسلہ نسب بتا دیجئے؟

جواب: آپ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی سلسلہ نسب۔ (سیرۃ الصحابہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت زبیر بن العوام کا سلسلہ نسب قصی پر آنحضرت سے مل جاتا ہے۔ ان کو رسالت مآب سے اور کیا نسبت تھی؟

جواب: وہ حضور کے ماموں زاد بھائی تھے کیونکہ وہ حضور کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب کے فرزند تھے۔ سرور عالم حضرت زبیر بن العوام کے پھوپھا تھے کیونکہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ حضرت زبیر کی پھوپھی تھیں۔ حضرت زبیر سرور انبیاء کے ہم زلف بھی تھے کیونکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بڑی بہن حضرت اسماء حضرت زبیر کی بیوی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت زبیر بن العوام کب پیدا ہوئے اور کتنی عمر میں اسلام قبول کیا؟

جواب: ہجرت نبوی سے تقریباً اٹھائیس سال پہلے پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد فوت ہو گئے تھے اس لئے چچا نوفل بن خویلد نے سرپرستی کی۔ والدہ حضرت صفیہؓ بعثت نبوی کے آغاز میں ہی اسلام لائیں۔ حضرت زبیر آٹھ، بارہ یا سولہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے تو چچا دشمن بن گیا۔

(الہدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت زبیر کا چچا انہیں چٹائی میں لیٹ کر دھونی دیتا تھا۔ بتائیے آپ نے کب تک آکر کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت زبیرؓ پہلے جشہ چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد مکہ آ کر تجارت شروع کی۔ رسول اللہؐ کی ہجرت کے وقت تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر راستے میں حضورؐ سے ملاقات ہوئی تو حضورؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں سفید کپڑے ہدیہ پیش کئے۔ تھوڑے عرصے بعد اپنی والدہ اور بیوی کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت زبیرؓ نے مدینہ میں کہاں قیام کیا اور ذریعہ معاش کیا اختیار کیا؟

جواب: کچھ مدت قبا میں قیام کے بعد مدینہ چلے گئے۔ حضورؐ نے حضرت سلمہؓ بن سلامہ بن دث کے دینی بھائی بنا دیا۔ حضورؐ نے بنو نضیر میں ایک نخلستان اور دوسری جگہ کچھ زمین عطا فرمائی۔ بعد میں انہوں نے زراعت کے ساتھ تجارت بھی شروع کر دی۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ مہاجرین۔ اصحابِ بدر)

سوال: بتائیے حضرت زبیرؓ نے دور رسالت کے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ بنی قریظہ، غزوہ فح مکہ غزوہ خیبر، غزوہ حنین، غزوہ طائف، غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ صلح حدیبیہ اور بہت سے دوسرے موقعوں پر بھی حضرت زبیر بن العوام حضورؐ کے ہمراہ رہے۔

(المغازی۔ اصحابِ بدر۔ استیعاب۔ اسابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: غزوہ بدر کے دن حضرت زبیرؓ کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ حضورؐ کی نظر بڑی تو کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”آج مسلمانوں کی مدد کے لئے ملائکہ بھی زرد عمامے باندھ کر آسمان سے اترے ہیں۔“ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: جنگ بدر میں حضرت زبیرؓ نے قریش کے نامی بہادر ابو ذات الکرش عبیدہ بن سعید بن عاص کو جس برجھی سے قتل کیا اسے کیا مقام ملا؟

جواب: حضرت زبیرؓ نے ایش پر پاؤں رکھ کر بڑی مشکل سے وہ برجھی نکالی۔ اس

طرح اس برجھی کا پھل مڑ گیا۔ رسول اللہؐ نے وہ برجھی حضرت زبیرؓ سے مانگ لی اور وفات تک اپنے پاس رکھی۔ حضورؐ کی رحلت کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے برجھی مانگی لی۔ پھر یہ فاروق اعظمؓ کے قبضے میں آئی۔ ان کے بعد حضرت زبیرؓ نے واپس مانگ لی اور بعد میں حضرت عثمان غنیؓ نے برجھی طلب کر لی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ اور آل علیؓ کے پاس پہنچی۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ان سے لے لی اور تاحیات اپنے پاس رکھی۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ۔ تیس پر دانے)

سوال: غزوہ احد اور غزوہ خندق کے موقع پر حضرت زبیرؓ نے دو سرداران قریش کو قتل کیا۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: غزوہ احد میں مشرکین کے علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ کو اور غزوہ خندق کے دوران نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ کو۔ بعض روایات میں ہے کہ غزوہ احد میں حضرت زبیرؓ نے طلحہ کو نہیں بلکہ اس کے بیٹے کلاب بن طلحہ کو قتل کیا۔

(المغازی۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: حضورؐ نے کن دو صحابہؓ کے لئے فداک اُبی و اُمی کے الفاظ استعمال کئے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت زبیرؓ بن العوام کے علاوہ کسی اور صحابی کے لئے یہ الفاظ نہیں فرمائے۔ حضرت زبیرؓ جب حضورؐ کے حکم پر بنو قریظہ کی خبر لائے تو آپؐ نے خوش ہو کر یہ الفاظ فرمائے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ تیس پر دانے)

سوال: بتائیے حضرت زبیرؓ بن العوام نے خلافت راشدہ کے دور میں کن مشہور جنگوں اور اہم کاموں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں شام کی فتح کے دوران جنگ یرموک میں، مصر پر چڑھائی کے موقع پر قسطنطین اور اسکندریہ کی فتح میں نمایاں حصہ لیا۔

ایک بار حضرت عثمانؓ حج کے لئے نہ جاسکے تو حضرت زبیرؓ کو امیر حج مقرر کیا۔ باغیوں کے محاصرے کے دوران حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے لئے اپنے بڑے فرزند حضرت عبداللہؓ کو مامور فرمایا اور جان پر کھیل کر ان کی شہادت اور تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ سیرۃ النبی۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت زبیرؓ بن العوام نے کب اور کیسے شہادت پائی؟

جواب: جنگ جمل کے موقع پر حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت طلحہؓ اور کئی دوسرے صحابہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ تھے۔ دوسری طرف امیر المؤمنین حضرت علیؓ کے ساتھ بھی جلیل القدر صحابہؓ کی ایک کثیر تعداد تھی۔ جمادی الاول ۳۶ ہجری کو جنگ جمل ہوئی۔ لڑائی سے پہلے حضرت علیؓ تجما گھوڑے پر سوار ہو کر میدان میں تشریف لے گئے اور حضرت زبیرؓ کو پکار کر کہا: ”ابو عبداللہ! کیا تمہیں یاد ہے جب ہم دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رسول اللہؐ کے سامنے سے گزرے تھے۔ حضورؐ نے تم سے سوال کیا تھا۔ تم علیؓ کو دوست رکھتے ہو؟ جب تم نے اثبات میں جواب دیا تو حضورؐ نے فرمایا تھا۔ ایک دن تم ناحق علیؓ سے لڑو گے۔“ حضرت علیؓ یہ بات یاد دلا کر واپس لشکر میں چلے گئے۔ لیکن حضرت زبیرؓ کا ارادہ بدل گیا اور وہ جنگ سے کنارہ کش ہو کر بصرہ روانہ ہوئے۔ ایک شخص عمرو بن جرموز نے گھوڑے پر تعاقب کیا۔ حضرت زبیرؓ نے بصرہ پہنچ کر اپنے غلاموں کو تمام ساز و سامان کے ساتھ بصرہ سے روانہ ہونے کی ہدایت کی اور خود بصرہ کی آبادی سے دور نکل گئے۔ راستے میں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ابن جرموز نے بھی ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت مانگی۔ لیکن بعد میں ندراری کی اور حضرت زبیرؓ کو مسجدے کی حالت میں شہید کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر پچیسھ سال تھی۔ انہیں اپنی جائے شہادت وادار

السباع میں ہی دُمن کیا گیا۔ (درمشور۔ البدایہ والنہایہ۔ میرالصحابہ ذمیں پروانے)

سوال: حضرت علیؑ نے حضرت زبیرؓ کی شہادت پر کیا فرمایا؟

جواب: ابن جرmoz، حضرت زبیرؓ کی زہر، تلوار اور سر لے کر حضرت علیؑ کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ حضرت علیؑ اس کے کام کو سراہیں گے۔ مگر آپؑ

نے تلوار پر حسرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے فرمایا: ”اس تلوار نے بارہا رسول اللہؐ

کے سامنے دشمنوں کے دل بادل ہٹائے۔ اے ابن صفیہؓ کے قاتل تجھے جہنم کی

بشارت ہوئے“ (درمشور۔ اسدالغالیہ۔ میرالصحابہ ذمیں پروانے)

سوال: حضرت زبیرؓ بن العوام کے اہل خانہ کی تفصیل بتادیجئے؟ ان سے کتنی احادیث

مردی ہیں؟

جواب: حضرت زبیرؓ نے مختلف اوقات میں سات ہشادیاں کیں۔ حضرت اسماءؓ بنت

ابوبکرؓ، حضرت زینبؓ بنت مرثد، حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ، حضرت ام خالدؓ

بنت خالدؓ بن سعد، ربابؓ بنت انیف، حلالؓ بنت قیس، غانکہ بنت زید بن عمرو

بن نفیل۔ وفات کے وقت چار بیویاں، نو لڑکے اور نو لڑکیاں اپنے پیچھے

چھوڑیں۔ لڑکوں میں حضرت عبداللہؓ، حضرت عمروؓ اور حضرت منذرؓ حضرت

اسماءؓ کے بطن سے تھے اور مصعبؓ جو حضرت ربابؓ کے بطن سے تھے تاریخ

میں زیادہ مشہور ہوئے۔ حضرت زبیرؓ سے انہیں احادیث مروی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ الانساب الاشراف)

حضرت سعد بن ابی وقاص

(سپہ سالار بدری صحابی رضاحب الشجرہ منہا جرمذینہ اصحاب عشرہ مبشرہ)

سوال: حضرت سعد بن ابی وقاص کی کنیت ابوالمخنف ہے۔ آپ بدری صحابی ہیں۔ آپ

کو اور کیا اعزاز حاصل ہے؟

جواب: آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور آپ کو رسول اللہ سے رحل صالح کا لقب ملا۔ (ہیرۃ الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعد بن ابی وقاص کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضور سے مل جاتا ہے۔ والد اور والدہ کا حضور سے رشتہ بتادیں؟

جواب: حضور کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اور حضرت سعد کے والد ابی وقاص کی چچا زاد بہن۔ حضرت سعد کے والد رشتہ میں حضور کے ماموں ہوئے اور حضرت سعد ماموں زاد بھائی۔ حضرت سعد کی والدہ کا نام حنہ بنت سفیان تھا اور وہ بنو امیہ سے تھیں۔ (الانساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعد ہجرت نبوی سے تیس برس قبل پیدا ہوئے۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق کی تبلیغ سے سترہ یا انیس سال کی عمر میں بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ تیسرے یا ساتویں مسلمان تھے۔ دار ارقم میں تربیت حاصل کی۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: ”ماں! تم مجھے بے حد عزیز ہو لیکن تمہارے قالب میں خواہ ہزار جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے ہر جان نکل جائے تب بھی اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔“ بتائیے یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص کے۔ ان کی والدہ حنہ اپنے آبائی مذہب پر تھیں۔ بیٹے کے اسلام لانے پر رنج ہوا تو بول چال کھانا پینا چھوڑ دیا۔ تین دن تک بھوکی پیاسی رہی اور دین ترک کرنے پر اصرار کیا تو حضرت سعد نے یہ الفاظ کہے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ شہیدانی۔ جریڈل صحابہ)

سوال: حضرت سعد بن ابی وقاص نے سب سے پہلے حق کی خاطر خونریزی کی۔ بتائیے وہ کیسے؟

جواب: اسلام کے ابتدائی دنوں میں مسلمان چھپ کر پہاڑوں کی سنان گھاٹیوں میں عبادت کرتے۔ ان میں حضرت سعد بھی تھے۔ ایک دن چند مشرکین ادھر آنکے اور نماز پڑھتے دیکھ کر مسلمانوں پر آوازے کئے گئے۔ حضرت سعد اونٹ کی ایک ہڈی پکڑ کر مشرکین پر پل پڑے۔ ایک مشرک کا سر پھٹ گیا۔ (استیعاب - سوشیائی - جرنل صحابہ)

سوال: حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہے۔ بتائیے آپ نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں حضرت سعد نے اپنے چھوٹے بھائی عمیرؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور اپنے بڑے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کے مکان میں ٹھہرے۔ عتبہ نے جنگ بعاث سے قبل مکہ میں ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور قصاص کے ڈر سے بھاگ کر مدینہ آ گئے تھے۔ (استیعاب - اسد الغابہ - تاریخ طبری)

سوال: حضرت سعد نے سریہ عبیدہ بن حارث، سریہ حمزہ اور سریہ عبداللہ بن جحش میں عام سپاہی کی حیثیت سے شرکت کی اور سریہ سعد بن ابی وقاص میں آٹھ مجاہدین کی قیادت کی۔ بتائیے وہ اور کن غزوات میں شامل ہوئے؟

جواب: غزوہ بواط، غزوہ بدر، غزوہ احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، جنین، طائف اور تبوک میں خاص طور پر حصہ لیا۔ (طبقات - تاریخ طبری - رحمۃ اللعالمین)

سوال: بتائیے راہ حق میں سب سے پہلے تیر کس صحابی نے چلایا؟

جواب: سریہ عبیدہ بن حارث میں اگرچہ لڑائی کی نوبت نہیں آئی مگر حضرت سعد نے قریش کی طرف تیر چلایا دیا۔ (سیرت ابن ہشام - صحیح بخاری)

سوال: بتائیے غزوہ بواطہ میں لشکر کا جھنڈا کس کے پاس تھا؟

جواب: دو صحابہ کرامؓ کے لشکر کا سفید جھنڈا حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس تھا۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ بدر میں حضرت سعدؓ نے مشرکین کے بہادر سعید بن عاص کو قتل کر کے

اس کی تلوار ڈالکتیفہ پر قبضہ کر لیا۔ حضورؐ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: وہ تلوار لے کر حضورؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے وہیں رکھ دو۔

کیونکہ ابھی مال غنیمت کے بارے میں حکم نہیں آیا تھا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے

ایسا ہی کیا۔ لیکن انہیں تلوار نہ ملنے پر افسوس تھا۔ اسی وقت سورہ انفال کی

آیت نازل ہوئی تو حضورؐ نے انہیں تلوار لینے کی اجازت دے دی۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: جنگ احد میں حضورؐ فرماتے تھے: ”اے سعدؓ تیر چلاؤ۔ میرے ماں باپ تجھ پر

قربان“ کس سعد کے بارے میں؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے بارے میں۔ جب مشرکین حضورؐ کے قریب

آتے تھے تو حضورؐ اپنے ترکش سے تیر نکال کر حضرت سعدؓ کو دیتے تھے اور یہ

فرماتے تھے۔ اس دن حضرت سعدؓ نے ایک ہزار تیر چلائے۔

(اسد الغابہ۔ بخاری۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ صحابہ کرامؓ کا عہد زریں)

سوال: ”خدا کی قسم عقبہ سے زیادہ میں کسی شخص کے خون کا پیاسا نہیں ہوا؟ یہ الفاظ

حضرت سعدؓ نے کیوں کہے؟

جواب: حضرت سعدؓ کے بڑے بھائی عقبہ نے غزوہ احد میں مشرکین کا ساتھ دیا تھا۔

اس نے حضورؐ پر پتھر پھینکا تھا جس سے آپؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا۔

حضرت سعدؓ کو یہ حرکت یاد رہی اور آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے۔
(اسد الغابہ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بیعت رضوان میں شامل تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضورؐ نے آپؐ کو کیا بشارت دی؟

جواب: بیعت میں حصہ لینے والے سب صحابہؓ کو جنت کی بشارت ملی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعدؓ شدید بیمار ہو گئے اور زندگی سے مایوس ہو کر حضورؐ سے کہا کہ میں مکہ کو راہ حق میں چھوڑ چکا ہوں۔ یہاں نہیں مرنا چاہتا۔ رسول اللہؐ نے ان کے چہرے اور شکم پر ہاتھ پھیرا اور شفا کیلئے دعا فرمائی۔ دعا قبول ہوئی۔ وہ تندرست ہو کر مدینہ گئے اور پھر ان کی قیادت میں مجاہدین اسلام نے ایرانوں کا مقابلہ کیا۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو بکرؓ نے حضرت سعدؓ کو کس قبیلے کا عامل مقرر کیا تھا؟
جواب: ۱۱ ہجری میں حضورؐ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ خلیفہ بنے تو آپؐ نے حضرت سعدؓ کو بنو ہوازن کا عامل مقرر کیا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ الصدیق)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ کو ایرانوں کے خلاف کس بڑی جنگ میں لشکر کا امیر بنایا لیکن وہ عملی حصہ نہ لے سکے؟

جواب: ۱۲ ہجری میں جنگ قادسیہ کیلئے بنو ہوازن کے تین ہزار مجاہدین اور مدینہ کے چار ہزار سرفروشن سمیت تیس ہزار کے لشکر کا امیر مقرر کیا گیا لیکن وہ عرق النساء یا دنیل کے پھوڑے کی وجہ سے عملی طور پر خود جنگ میں حصہ نہ لے سکے۔
(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ الفاروق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ قادسیہ میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: آپؐ نے حضرت خالد بن عرفطہ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ وہ میدان جنگ کے قریب زمانہ قدیم کے ایک محل کے بالا خانے کی دوسری منزل میں نیچے کے سہارے بیٹھ کر کاغذ کے پرزوں پر ہدایات لکھ کر حضرت خالدؓ کی طرف بھیجتے رہے۔ (اسد الغابہ۔ الفاروق۔ تاریخ طبری۔ اصابع)

سوال: بتائیے جنگ قادسیہ میں کونسی مشہور مرثیہ گو صحابیہؓ اور ان کے بیٹوں نے حصہ لیا؟

جواب: حضرت خنساءؓ نے اپنے چار بیٹوں سمیت جہاد میں حصہ لیا۔ ان کے چاروں بیٹے جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ (اصابع۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: جنگ قادسیہ میں تین دن لڑائی کی شدت رہی۔ بتائیے ان دنوں کو کیا نام دیئے گئے ہیں؟

جواب: پہلے دن کو ”یوم الارماث“ کہتے ہیں۔ اس دن ہزار ہا ایرانی ہلاک ہوئے جبکہ پانچ اور چھ سو کے درمیان مسلمان شہید ہوئے۔ دوسرے دن کو ”یوم الانواث“ کہا گیا ہے۔ اس دن دس ہزار ایرانی مارے گئے جبکہ دو ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ تیسرے دن کو ”یوم العماس“ کا نام دیا گیا ہے۔ اس لڑائی میں تیس ہزار ایرانی ہلاک ہوئے۔ اس جنگ میں مجموعی طور پر آٹھ ہزار کے قریب مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ (الفاروق۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: جس رات قادسیہ کا معرکہ سر ہوا اسے کیا کہتے ہیں؟ ایرانی سردار رستم کو کس نے قتل کیا؟

جواب: اس رات کو ”لیلۃ البریر“ کا نام دیا گیا ہے۔ اس خونین معرکہ میں ایرانی لشکر کے سردار رستم کو ایک مسلمان مجاہد بلال بن علقمہ نے قتل کیا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ شہداء)

سوال: جنگ قادسیہ کے دوسرے دن شام سے کس صحابی کی سرکردگی میں تازہ مکہ پہنچی؟

جواب: حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی کی سرکردگی میں ایک ہزار جانناز پہنچ گئے۔ انہیں

حضرت عبیدہ بن الجراح نے حضرت سعد کی مدد کیلئے بھیجا تھا۔

(الفاروق - اسد الغابہ - فوج البلدان)

سوال: بتائیے ایرانیوں کا قومی پرچم ”دوش کا دیانی“ کس جنگ میں مسلمانوں کے

ہاتھ آیا؟

جواب: جنگ قادسیہ میں۔ اس جنگ میں بے شمار مال غنیمت بھی مسلمانوں کے ہاتھ

لگا۔ (سیرت ابن ہشام - زاد المعاد - طبقات - الفاروق)

سوال: قادسیہ کی فتح کے بعد حضرت سعد نے بابل اور آس پاس کے علاقے فتح کئے۔

بتائیے مجاہدین نے دریا میں گھوڑے کب ڈالے؟

جواب: ایران کا پایہ تخت مدائن دریا کے دجلہ کے مشرقی کنارے پر تھا۔ حضرت سعد

اپنے لشکر کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو ایرانیوں نے دریا کا پل توڑ دیا اور

تمام کشتیاں دوسرے کنارے پر لے گئے۔ حضرت سعد نے اپنا گھوڑا دریا میں

ڈال دیا۔ تمام مجاہدین نے بھی ان کی پیروی کی اور آخر سب دریا پار کر گئے۔

(الفاروق - اسد الغابہ - فوج البلدان - اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں مدائن کیسے فتح ہوا؟

جواب: ایرانی پہلے تو حضرت سعد کی سرکردگی میں مجاہدین کو دریا پار کرتے دیکھتے

رہے۔ پھر ”دیو آگئے۔ دیو آگئے“ کہتے ہوئے بھاگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان

میں یزدگرد بھی شامل تھا۔ حضرت سعد مدائن میں داخل ہوئے تو ہر طرف سنانا

تھا۔ کسری کے پر شکوہ جملات دوسری عظیم الشان عمارتیں اور سرسبز باغات اب

مسلمانوں کے قبضے میں تھے۔ (الفاروق - طبقات - زاد المعاد)

سوال: بتائیے مدائن سے مسلمانوں کو کتنا مال غنیمت حاصل ہوا؟

جواب: مسلمانوں کو کروڑوں دینار کا مال غنیمت ملا جس میں نادر و نایاب چیزیں شامل تھیں۔ ان میں نوشیرواں کا زرنگار تاج۔ شاہی حکام کے جڑاؤ نجنجر، زرہیں، خود، تلواریں، طلائی اونٹنی اور اس کا طلائی سوار۔ خالص سونے کا بہت بڑا گھوڑا اور اس کا سونے کا سوار جس کے سر پر بہروز کا تاج تھا۔ ایوان کسریٰ کا طلائی فرش جس کا رقبہ ساٹھ مربع گز تھا اور جس پر بیش قیمت جواہرات لگے ہوئے تھے۔ مسلمان مجاہدین نے تمام چیزیں امیر کے پاس جمع کرائیں۔ حضرت سعدؓ نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ مدینہ روانہ کیا اور باقی سب مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔ (الفاروق۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: مدائن کے بعد حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے اور کون سے علاقے فتح کئے؟

جواب: جلولاء، حلوان، موصل، نکریت اور ماسذان کے علاوہ عراق عرب کی آخری حد تک تمام علاقے فتح کئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں مزید فتوحات سے روک دیا اور مفتوحہ علاقوں کا والی بنا کر حکم دیا کہ ان علاقوں کا نظم و نسق بہتر بنائیں۔

(الفاروق۔ اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے کوفہ کا شہر کب اور کس نے آباد کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے ۱۷ ہجری میں کوفہ کا شہر آباد کیا اور دارالامارت بھی مدائن سے کوفہ منتقل کر دیا۔ مدائن میں مسلمانوں کو آہ و بھور اس نہیں آتی تھی۔ اس لئے نیا شہر بسانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ نے اپنی امارت کئے دوران کوفہ اور آس پاس کے علاقوں میں کون سے رفاہی کام کئے؟

جواب: چھوٹی چھوٹی نہریں کھدوا کر پانی کا انتظام کیا۔ دریاؤں پر بہت سے پل اور شہروں میں مسافر خانے بنوائے۔ ذاتی رقم سے کئی کتب اور مدرسے قائم کئے۔ فوج میں تنخواہ کی تقسیم کا عمدہ انتظام کیا اور کوفہ کو فوجی لحاظ سے عالم اسلام کی سب سے بڑی چھاؤنی بنا دیا۔ (الفاروق - فتوح البلدان - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ بن وقاص کو امارت سے کیوں سبکدوش کر دیا؟

جواب: قیام کوفہ کے دوران میں اہل کوفہ کی ایک جماعت حضرت سعدؓ کے خلاف ہو گئی۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ سعدؓ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ اگرچہ تحقیق پر یہ شکایت غلط نکلی تاہم حضرت عمرؓ نے ملکی مصلحت کی بنا پر ۲۱ ہجری میں حضرت سعدؓ کو واپس مدینہ بلا لیا۔

(سیرت ابن ہشام - الفاروق - اصحاب - اسد الغابہ)

سوال: ۲۳ ہجری میں حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ علالت کے دوران خلافت کے لئے آپؓ نے کن چھ صحابہ کے نام لیے؟

جواب: حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف۔

(خلفائے راشدین - الفاروق - طبقات - سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت سعدؓ کو دوبارہ کوفہ کے والی مقرر ہوئے اور کب سبکدوش ہوئے؟

جواب: ۲۳ ہجری میں حضرت عثمانؓ غنیؓ نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی حضرت سعدؓ کو دوبارہ کوفہ کا امیر مقرر کیا۔ ۲۶ ہجری میں مہتمم بیت المال حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے اختلاف ہو گیا تو حضرت عثمانؓ نے انہیں سبکدوش کر دیا۔

(خلفائے راشدین - الفاروق - اسد الغابہ - اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کب فوت ہوئے، کس نے نماز جنازہ پڑھائی اور کہاں دفن ہوئے؟

جواب: ۵۵ ہجری میں اسی برس کی عمر میں مدینہ سے دس میل دور مقام عقیق میں وفات پائی۔ نماز جنازہ مدینہ میں والیٰ مدینہ مروان بن الحکم نے پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (البدایہ والنہایہ۔ جریل صحابہ۔ زیر الصحابہ)

سوال: حضرت سعدؓ نے کتنی شکاریاں کیں۔ آپ نے کتنی اولاد پیچھے چھوڑی؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کئے اور اٹھارہ لڑکوں اور اٹھارہ لڑکیوں کا کتب سیرت میں نام ملتا ہے۔

(البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا حلیہ بتادیتے؟ آپ کے خاص عادات و خصائل کیا تھے؟

جواب: گٹھا ہوا سڈول جسم۔ لمبے قد کے جوان۔ رنگ گندمی۔ سینہ چوڑا۔ گنگھر یا لمے بال۔ پاکیزہ عادات و اخلاق کے مالک تھے۔ جرات و شجاعت کے علاوہ تحمل و بردباری، زہد و تقویٰ، سخاوت و ہمدردی، عجز و انکساری اور ایثار و قربانی جیسے بہت سے خاص وصف آپؓ میں موجود تھے۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ جریل صحابہ)

حضرت سعیدؓ بن زیدؓ (بدری / صاحب الشجرہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعیدؓ بن زید کا لقب ابو الاعدو تھا۔ آپؓ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت زیدؓ کا تعلق قریش کے قبیلے بنو عدی سے تھا جو کہ عمرو بن نفیل کے بیٹے اور حضرت عمر فاروقؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت سعیدؓ کی

والدہ فاطمہ بنت ہجیرہ کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔
(طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے دین ابراہیمی کے پیروکار کس شخص کو تنہا ایک امت کے برابر کہا؟

جواب: حضرت سعید کے والد حضرت زید کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا: ”زید قیامت کے دن تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم کرے۔ ان کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔“ (طبقات۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: حضرت سعید بن زید نے قبول اسلام کا شرف کب حاصل کیا؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں آپ اور آپ کی زوجہ حضرت فاطمہ ایمان لے آئیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہ ستائیسویں مسلمان تھیں اور حضرت سعید اٹھائیسویں۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب حضرت عمر کی ہمیشہ تھیں۔ (مختصر سیرۃ الرسول۔ الفاروق۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے اسلام لانے پر حضرت عمر فاروق نے اپنے کو نئے بہنوئی اور بہن کو بیٹا کہا؟

جواب: حضرت سعید بن زید اور بہن حضرت فاطمہ کو۔ وہ حضرت خطاب بن لاریت سے گھر پر کبھی کبھی قرآن کی تعلیم لیتے تھے۔ حضرت عمر رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے راہ میں ایک صحابی نعیم بن عبد اللہ انجام مل گئے۔ انہیں حضرت عمر کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بہنوئی اور بہن بھی اسلام لائے ہیں۔ چنانچہ بہن کے گھر پہنچے تو دونوں کو بے تحاشا مارا۔ ان میاں بیوی کا استقبال دیکھ کر قرآن سنا اور رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام لے آئے۔ (سیر الصحابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: مارکھانے کے باوجود بہن نے حضرت عمرؓ سے کیا کہا؟
 جواب: حضرت فاطمہؓ نے کہا: ”تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔ اسلام کا نقش ہدایت ہمارے سینے سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔“

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ الریح الختموم۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کب مدینہ ہجرت کی؟ اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: آپؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینے پہنچے اور حضرت ابولبابہ انصاریؓ کے ہاں قیام کیا۔ حضورؐ نے مؤاخات قائم کرائی تو حضرت سعیدؓ کو حضرت رافعؓ بن مالک یا حضرت ابیؓ بن کعب کا اسلامی بھائی بنایا۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ تہذیب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت سعیدؓ بن زید نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی تھی؟
 جواب: صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؓ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تاہم بعض دوسری روایات میں ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہؐ نے آپؓ کو کسی خاص کام کے لئے حضرت طلحہؓ کے ساتھ شام بھیج دیا۔ واپس آئے تو غزوہ ختم ہو چکا تھا۔ حضورؐ نے آپؓ کو بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور ثواب کی بشارت بھی۔ (بخاری المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید کو بیعت رضوان کا بھی شرف حاصل ہوا۔ بتائیے آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد تمام غزوات مثلاً احد، خندق، خیبر، حنین، طائف اور تبوک میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر ایک دستے کے امیر تھے۔

(بخاری۔ المغازی۔ عتبت۔ زاد المعاد)

سوال: عہد صدیقی میں کس مشہور معرکہ میں حضرت سعید بن زید شریک ہوئے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں اجنادین کا ہولناک معرکہ ہوا۔ جن میں نوے ہزار رومیوں نے اپنے ہنگو سردار بردان کی قیادت میں بیس ہزار مسلمانوں سے لڑائی کی۔ اس میں دوسرے جانبازوں کے ساتھ حضرت سعید نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا۔

(الفاروق - المغازی - طبقات - اساب)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں دمشق فتح ہوا۔ اس لڑائی میں حضرت سعید نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالد بن ولید نے فوج کا ایک حصہ حضرت سعید کی سرکردگی میں محاصرے کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر نے رومیوں کی امدادی فوج سے مقابلے کے لئے دمشق سے ایک منزل دورا پڑاؤ کیا۔ رومی فوج نے حملہ کیا تو سب سے پہلے حضرت سعید والا دستہ اس کی زد میں آیا۔ حضرت سعید نے بڑی جرات اور بہادری سے حملے کو روکا اور پھر حضرت خالد بن ولید نے رومیوں کے میسرہ پر اور حضرت معاذ بن جبل نے ہمیشہ پر زور دار حملہ کیا۔ آخر رومیوں کو شکست ہوئی۔

(الفاروق - الہدایہ والنہایہ - تاریخ طبری - فوج البلدان)

سوال: بتائیے ۱۳ ہجری میں فتح دمشق کیلئے لڑی جانے والی جنگ کا کیا نام ہے؟

جواب: یہ لڑائی یوم مرج الصفر کے نام سے مشہور ہے جس میں دشمن اپنے سینکڑوں آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑا ہوا۔

(طبقات - اسد الغابہ - الفاروق)

سوال: قسریں، بعلبک اور حمص کی فتح کے بعد مسلمانوں کو کونسی بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: ۱۵ ہجری میں یرموک کی خونریز جنگ ہوئی جس میں حضرت سعید بن زید پیدل فوج کے افسر تھے۔

(الفاروق - تاریخ طبری - اساب - فوج اجدان)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن زید کتنا عرصہ دمشق کے حاکم رہے؟

جواب: سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت سعید کو دمشق کا حاکم مقرر کر دیا۔ لیکن آپؓ جہاد کرنا چاہتے تھے چنانچہ جلد ہی انہوں نے حضرت ابو عبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا کہ آپؓ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ لہذا میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ پھر دمشق کی امارت چھوڑ کر جہاد میں حصہ لینے لگے۔ فتح شام کے بعد مدینہ آ کر گوشہ نشین ہو گئے۔ (الفاروق: فتوح البلدان۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعید بن زید نے کب اور کہاں وفات پائی؟ آپؓ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: مدینہ کے نواح میں عقیق کے مقام پر ۵۰، ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں جمعہ کے روز وفات پائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غسل دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں کوفہ میں وفات پائی۔ والیٰ کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپؓ کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ چودہ لڑکے اور بیس لڑکیاں تھیں۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت طلحہؓ الخیر (بدری صحابی/عشرہ مبشرہ/تاجر)

سوال: حضرت طلحہؓ الخیر کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام عبید اللہ اور والدہ کا نام صعبہ بنت عبداللہ تھا۔ مڑہ بن کعب پر ان کا نسب نامہ رسول اللہؐ سے جا ملتا ہے اور عمرو بن کعب پر حضرت ابو بکرؓ سے جا ملتا ہے۔ (انساب الاشراف، طبقات، اسابہ)

سوال: حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ بتائیے آپؓ کا تعلق کس

- خانمان سے تھا؟
- جواب: حضرت طلحہ کا تعلق قریش کے خانمان بنو تمیم سے تھا۔ (طبقات - اسد الغابہ - انساب الاشراف)
- سوال: حضرت طلحہ بعثت نبوی سے تقریباً چودہ پندرہ برس پہلے پیدا ہوئے۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے؟
- جواب: وہ بعثت نبوی کے ابتدائی زمانے میں اسلام لائے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والے آٹھ صحابہ میں سے ایک ہیں۔ (طبقات - متدرک - عشرہ مبشرہ - اصابع)
- سوال: بتائیے قبول اسلام پر حضرت طلحہ کس کے تشدد کا شکار ہوئے؟
- جواب: حضرت طلحہ کے چچا اور بڑے بھائی عثمان کے علاوہ نوفل بن خویلد عدویہ نے پیٹا۔ حضور کو اطلاع ملی تو آپ نے دعا مانگی: ”اللہ! ان لوگوں کو ابن عدویہ کے شر سے بچا۔“ (الہدایہ والنہایہ - بیہقی - اسد الغابہ - متدرک حاکم)
- سوال: مکہ میں حضور نے حضرت زبیر بن العوام یا حضرت سعید بن زید کو حضرت طلحہ کا مواخاتی بھائی بنایا تھا۔ بتائیے مدینہ میں ان کے دینی بھائی کون تھے؟
- جواب: حضرت طلحہ نے اپنی والدہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی تو حضرت اسعد بن زرارہ انصاری کے مہمان بنے۔ بعد میں حضور نے حضرت ابی بن کعب کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔ (ارردو دائرہ معارف اسلامیہ - طبقات - الہدایہ والنہایہ)
- سوال: بتائیے حضور کے سفر ہجرت مدینہ کے موقع پر حضرت طلحہ کہاں تھے؟
- جواب: وہ تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر مدینے گئے اور پھر مکہ آتے ہوئے راستے میں رسول اللہ اور حضرت ابوبکر سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے حضور اور حضرت ابوبکر کو کچھ شامی کپڑے پیش کیے۔ (ارردو دائرہ معارف اسلامیہ - طبقات - اسد الغابہ - الہدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت طلحہؓ اصحاب بدر میں سے ہیں لیکن جامع صحیح میں اصحاب بدر کی فہرست میں ان کا نام نہیں۔ بتائیے کیوں؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اس وقت تجارتی مقاصد کیلئے شام گئے ہوئے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے انہیں اور حضرت سعیدؓ بن زید کو مشرکین کی خبریں لانے کے لئے شام بھیجا تھا۔ جب وہ واپس آئے تو جنگ ختم ہو چکی تھی۔ تاہم حضورؐ نے مال غنیمت میں سے انہیں حصہ بھی دیا اور فرمایا کہ تم جہاد کے ثواب سے محروم نہیں ہو۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ سیر الصحابہ۔ عشرہ مبشرہ۔ اصحاب)

سوال: جنگ احد میں حضرت طلحہؓ نے حضورؐ کی حفاظت میں زخم پر زخم کھائے۔ بتائیے آپؐ نے اور کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: زخموں سے ہاتھ شل ہو گیا اور جسم پر تلوار، نیزہ اور تیر کے پھتھر زخم آئے۔ حضور اقدسؐ نے دو زر ہیں پہنی ہوئی تھیں۔ اس لئے پہاڑ پر چڑھنے میں دقت محسوس ہوئی تو اپنے زخموں کے باوجود حضورؐ کو پیٹھ پر سوار کر کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔

(اصحاب۔ اسد الغابہ۔ ترمذی۔ فتح الباری)

سوال: جنگ احد میں رسول اللہؐ نے حضرت طلحہؓ کی جانثاری پر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: سردار انبیاءؑ نے ارشاد فرمایا: ”طلحہ کے لئے جنت واجب ہو گئی۔“ اسی کے صلے میں ”الخیر کا لقب عطا ہوا۔“

(جامع ترمذی۔ فتح الباری۔ اصحاب)

سوال: حضرت طلحہؓ نے عہد رسالت کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے غزوہ تبوک کے موقع پر انہیں کیا ذمہ داری سونپی گئی؟

جواب: چند من فنین مسلمانوں میں بادی پھیلانے کیلئے سویلم یہودی کے مکان میں جمع ہو کر منسوب بناتے تھے۔ رسول اللہؐ کے حکم سے حضرت طلحہؓ نے چند آدمیوں

کے ساتھ مکان کا محاصرہ کر لیا اور ابن میں آگ لگا دی۔ اس سے منافقین کے حوصلے پست ہو گئے۔ (سیرت ابن ہشام۔ سوئدائی)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے کس موقع پر حضرت طلحہؓ کو جواد اور فیاض کے لقب سے نوازا؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے موقع پر انہوں نے جنگ کے اخراجات کیلئے کثیر رقم دی تو یہ لقب ملا۔ اور غزوہ حنین میں جواد کے لقب سے نوازا۔

(البدایہ والنہایہ۔ سوئدائی)

سوال: بتائیے ۱۰ ہجری میں حجة الوداع کے موقع پر کن دو ہستیوں کے پاس ہدی تھی؟

جواب: سرور کائنات اور حضرت طلحہؓ کے سوا کسی کے پاس ہدی نہیں تھی۔

(صحیح بخاری۔ سوئدائی)

سوال: حضرت طلحہؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی بیعت کی۔ وہ حضرت طلحہؓ سے اہم معاملات میں مشورہ لیتے تھے۔ بتائیے انہوں نے حضرت عمرؓ کا دور کیسے گزارا؟

جواب: حضرت عمرؓ کے دور میں بھی حضرت طلحہؓ نے جہاد میں عملی حصہ نہیں لیا تاہم وہ حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ ۱۳ ہجری میں شہادت سے پہلے انہوں نے جن چھ اصحاب کو خلافت کیلئے نامزد کیا تھا۔ ان میں حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمنؓ بن عوفؓ اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے علاوہ حضرت طلحہؓ بھی تھے۔

(طبقات۔ ابوالقاسم۔ سیرت ابن ہشام۔ المعاریق)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں حضرت طلحہؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت کا بیشتر حصہ خاموشی سے گزارا۔ آخری سال ۳۵ ہجری میں جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے سر کو محاصرہ کر لیا تو

حضرت طلحہؓ نے انہیں سمجھایا لیکن مفسدین پر کوئی اثر نہ ہوا۔ محاصرہ تنگ ہو گیا تو حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کی طرح حضرت طلحہؓ نے بھی اپنے صاحبزادے محمدؐ کو حضرت عثمانؓ کے گھر کی حفاظت پر مقرر کر دیا۔

(طبقات - تاریخ طبری - اسد الغابہ)

سوال: حضرت علیؓ کے دو خلافت میں جنگ جمل ہوئی۔ بتائیے اس میں حضرت طلحہؓ کس کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بن العوام ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ تھے۔ جنگ کے آغاز میں حضرت علیؓ نے دونوں بزرگوں کو اپنے پاس بلا کر رسول اللہؐ کے کچھ ارشادات یاد دلوائے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت زبیرؓ میدان جنگ سے چلے گئے اور حضرت طلحہؓ بھی اگلی صفوں کی بجائے پچھلی صفوں میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

(طبقات - تاریخ طبری - استیعاب - اسد الغابہ - تاریخ ابن خلدون)

سوال: بتائیے حضرت طلحہؓ نے کب اور کیسے شہادت پائی؟

جواب: جنگ جمل کے آغاز سے پہلے حضرت علیؓ کے یاد دہانی کرانے پر حضرت طلحہؓ پچھلی صفوں میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ اس موقع پر مردان بن الحکم نے ان کی طرف زہر یلاتیر چلا دیا جو ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ اسی کے صدمے سے وہ شہید ہو گئے۔

(طبقات - تاریخ ابن خلدون - الہدایہ والنہایہ)

سوال: جنگ جمل کے سب سے پہلے شہید کا نام بتادیتے؟

جواب: جنگ جمل میں حضرت طلحہؓ سب سے پہلے شہید ہوئے۔ حضرت علیؓ کو ان کی شہادت کا بہت دکھ ہوا۔

(تاریخ الصغیر - مشیدائی - سیر اعلام النبویہ)

سوال: بتائیے حضرت طلحہؓ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: میدان جنگ میں ہی دفن کر دیا گیا۔ لیکن وہ جگہ نشیب کی وجہ سے پانی میں ڈوب جاتی تھی۔ ایک صاحب کو تین مرتبہ خواب میں اپنی قبر کی جگہ کو تبدیل کرنے کے لئے کہا۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے خواب بیان کیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ بن مسروح کا مکان دس ہزار درہم میں خرید کر اس میں قبر کھدوا کر حضرت طلحہؓ کی میت کو وہاں منتقل کر دیا۔

(طبقات۔ ابدالغابہ۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت طلحہؓ کے بیوی بچوں کی تعداد بتادیتے؟

جواب: آپؓ نے مختلف اوقات میں نوشادیاں کیں جن سے گیارہ لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

(طبقات۔ عشرہ مبشرہ۔ اصحاب۔ اسوۂ صحابہ)

حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف

(سابقون الاولون / سپہ سالار صحابی / بدری صحابی عشرہ مبشرہ / مہاجر حبشہ / مدینہ)

سوال: عشرہ مبشرہ میں شامل صحابی حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: کنیت ابو محمد تھی اور تعلق قریش کے خاندان بنو زہرہ سے تھا۔ سلسلہ نسب چھٹی پشت میں آنحضرتؐ کے سلسلہ نسب میں مل جاتا۔ حضورؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ بھی بنو زہرہ سے تھیں۔ حضرت عبدالرحمنؓ کی والدہ کا نام شفاء بنت عوف تھا۔ صفیہ۔ صفا۔ ضبعیہ بھی بتایا گیا ہے۔ انہوں نے ۱۰ سال کی عمر میں ولادت باسعادت کے وقت دایہ کی خدمت انجام دی تھی۔

(انساب الاشراف۔ تیغاب۔ بیہمی)

سوال: حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کب پیدا ہوئے اور ان کا نام کیسے تبدیل ہوا؟

جواب: آپؓ عام الفیل کے دس یا بارہ برس بعد پیدا ہوئے اس لحاظ سے وہ فوراً سے

دس بارہ سال چھوٹے تھے۔ ان کا جاہلی نام عبد عمرو یا عبد الکعبہ تھا۔ حضورؐ نے بدل کر عبد الرحمن رکھ دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ صحیح بخاری۔ استیعاب۔ براء اعلام البلدہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف تاجر پیشہ تھے اور نہایت شجاع اور جانناز۔ آپ نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب: آپ سابقون الاولون میں سے ہیں اور بعث نبوی کے ابتدائی دور میں حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ اسلام لانے والوں میں ان کا نمبر تیر ہواں ہے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۷ برس تھی۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضورؐ کے حکم سے بہت سے مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بتائیے حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف کب حبشہ گئے؟

جواب: ۵ ہجری میں پہلی ہجرت حبشہ میں اپنے اہل خانہ کو مکہ چھوڑ کر حبشہ ہجرت کر گئے۔ تین چار ماہ بعد واپس آئے اور اسود بن یغوث کی پناہ میں مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر ۶ ہجری میں پھر حبشہ چلے گئے اور کئی سال بعد واپس مکہ آئے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف نے کب مدینہ ہجرت کی اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: ۱۳ نبوی میں حضورؐ کے حکم سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ پہلے حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری کے مہمان ہوئے۔ پھر حضورؐ نے مواخات قائم فرمائی تو حضرت سعدؓ بن ربیع کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔ (طبقات۔ صحیح بخاری۔ براء الصحابہ)

سوال: حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ اپنے کاروبار کے بارے میں وہ کیا فرماتے تھے؟

جواب: انہوں نے مدینہ میں بھی تجارت شروع کی اور کاروبار خوب چمکا۔ آپ فرماتے تھے کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس کے نیچے چاندی ملے گی یا

سوال: حضرت عبدالرحمن بن عوف نے غزوہ بدر میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

بتائیے ابو جہل کے قتل سے ان کا کیا تعلق تھا؟

جواب: اس واقع میں دونوں عمر لڑکوں حضرت مظاہر اور معوذ کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے ابو جہل کا پوچھا اور اسے قتل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے اشارے سے بتایا تو دونوں لڑکے باز کی طرح چھپے اور ابو جہل کو قتل کر دیا۔ (صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: غزوہ بدر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے امیہ بن خلف کو کیوں بچانے کی کوشش کی؟

جواب: امیہ بن خلف حضرت بلال پر ظلم کرتا تھا۔ بدر میں مشرکین کی طرف سے لڑنے آیا تھا۔ شکست کے بعد دوسرے مشرکین کے ساتھ بھاگ رہا تھا کہ حضرت بلال نے دیکھ لیا۔ آپ نے انصار کو بتایا تو سب نے اس کا تعاقب کیا۔ معاہدہ تجارت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس کی حفاظت کا عہد کیا تھا۔ اس نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو آواز دی کہ مجھے بچاؤ۔ انہوں نے خود کو اس کے اوپر گرا دیا لیکن لوگوں نے نیچے سے تلواریں چلا کر اسے قتل کر دیا۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوہ احد اور غزوہ خندق میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کس بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: غزوہ احد میں وہ انتہائی بے جگری سے لڑے کہ ان کے جسم پر ایکس زخم آئے اور پاؤں کے زخم کی وجہ سے عمر بھر لنگڑا کر چلتے رہے۔ جنگ خندق میں بھی دوسرے مسلمانوں کے شانہ بشانہ شریک رہے۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کس موقع پر حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کو عمامہ باندھا تھا؟
 جواب: شعبان ۶ ہجری میں حضورؐ نے انہیں سات سو آدمیوں کے ساتھ دومتہ الجندل کے قریب قبیلہ بنو کلب کی طرف روانہ فرمایا تو ان کا عمامہ کھول کر اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا۔

(طبقات - اسد الغابہ - اسوۃ صحابہ - سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے غزوہ تبوک کے دوران کس صحابی نے نماز پڑھائی اور حضورؐ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے فجر کی نماز پڑھائی اور حضورؐ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی (حضورؐ طہارت اور وضو کی وجہ سے دیر سے تشریف لائے۔ لوگوں نے حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کو امام بنا دیا۔ حضورؐ کو ایک رکعت ملی)

(صحیح مسلم - منہاج)

سوال: حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے تمام غزوات میں شرکت کی آپ نے کب حج کیا؟
 جواب: پہلا حج ۹ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امارت میں کیا اور پھر ۱۰ ہجری میں حضورؐ کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے۔

(اسد الغابہ - استیعاب - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کی ذمہ داریاں کیا تھیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ اکثر معاملات میں ان سے مشورہ کرتے تھے۔ ۱۱ ہجری میں انہیں امیر الحج بنا کر بھیجا۔ بعض روایات میں ۱۲ ہجری میں بھی انہیں امیر حج بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے بھی ۱۳ ہجری میں انہیں امیر الحج بتایا۔ اس کے بعد وہ مجلس شہری کے مستقل رکن رہے۔ ۱۴ ہجری میں عراق عرب پر لشکر

کشی کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاص کا نام حضرت عبدالرحمن بن عوف نے منتخب کیا تھا۔ (تاریخ طبری۔ اساب۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کی جنگی سرگرمیوں کا کس طرح پتہ چلتا ہے؟

جواب: جہاد میں شریک ہونے کے لئے ایک دو مرتبہ شام گئے۔ بیت المقدس کی فتح کے موقع پر ہونے والے معاہدے میں گواہ کی حیثیت سے ان کا نام بھی شامل تھا۔ ۱۸ ہجری طاعون عمواس کے زمانے میں بھی وہ شام میں تھے۔

(تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ استیاب)

سوال: حضورؐ نے عمامہ باندھنے کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے پشت پر چار انگشت عمامہ چھوڑ کر فرمایا تھا: ”عبدالرحمن، عمامہ اس طرح باندھا کرو۔ کیونکہ یہ عمدہ اور پسندیدہ طریقہ ہے۔“ (اساب۔ سیر اصحاب)

سوال: فتح مکہ کے بعد حضورؐ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو تبلیغ کے لئے کہاں بھیجا تھا؟

جواب: آپؐ نے انہیں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ بنو جذیمہ میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد جب تک خلافت کا مسئلہ طے نہ ہو گیا وہ نماز پڑھاتے رہے۔ انہوں نے سب سے پہلے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔ حضرت عثمانؓ ان سے مختلف امور میں مشورے لیتے تھے۔ ۲۳ ہجری میں انہیں امیر الموحج بنایا۔ پھر ۲۹ ہجری میں حضرت عثمانؓ انہیں حج پر ساتھ لے گئے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اساب)

سوال: بتائیے حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟
 جواب: آپ نے ۳۱ یا ۳۲ ہجری میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں ۷۲ یا ۷۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔
 (طبقات - استیعاب - اصاہ)

سوال: حضرت عبدالرحمن بن عوف نے مختلف اوقات میں ۱۴ اشادیاں کیں۔ آپ کی اولاد کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: بیٹے اور آٹھ بیٹیاں آپ کی اولاد میں شامل تھیں۔
 (طبقات - اصاہ - اسد الغابہ - استیعاب)

سوال: حضرت عبدالرحمن بن عوف کا حلیہ بتا دیجئے؟

جواب: آپ کا بدن چمڑا تھا۔ رنگ سرخ و سفید۔ چہرہ خوبصورت اور نین نقش تکھے تھے۔ قد لمبا تھا۔
 (اصاہ - اسد الغابہ)

بعثت نبوی ﷺ سے
ہجرت مدینہ تک

﴿سابقون الاولون اور ابتدائی دور کے کئی مسلمان﴾

حضرات

آنسہ، ابوبکر صدیق، ابو احمد بن جحش، ابن ام مکتوم، ابوعبیدہ بن الجراح، ابورزہ
اسلمی، ابوسنان بن محسن، ابوربدہ اشعری، ابوحنیفہ بن عتبہ، ابوذر غفاری، ابورہم اشعری،
ابوموسیٰ اشعری، ابوعبداللہ سالم، ابوالرؤم عمیر، ابوسبرہ بن ابی رہم، ابولقیسہ یسار، ارقم بن ابی
ارقم، ابومرشد غنوی، ابوکیش، اسامہ بن زید، ابوقیس بن حارث، ابومرشد کنانہ، ابان بن
سعید، ایمن بن عبیدرام ایمن، انیس بن قنادہ، ایاس بن کبیر، اسود بن نوفل، اربد بن حمیر،
بلال بن رباح، بریدہ بن حصیب اسلمی، بشیر بن حارث، تمام بن عبید، تمیم بن حارث،
ثمامہ بن عدی، ثقیف بن عمرو، جعفر بن ابی طالب، جبیر بن مطعم، حابر بن سفیان، جعیل
رجعال، جنادہ بن سفیان، جہم بن قیس، حارث بن ابی ہالہ، حاتم بن ابی بلتعہ، حارث بن
خالد، حارث بن عبدقیس، حارث بن عدی، حاطب بن ابی بلتعہ، حاطب بن عمرو، حاطب
بن حارث، حذیفہ بن الیمان، حصین بن حارث، حصین بن حمزہ بن عبدالمطلب، حیار بن
سفیان، حجاج بن حارث، خالد بن بکیر لیشی، خالد بن سعید اموی، خباب بن الارت، خباب
سولئی عتبہ، حمیس بن حذامہ، خطاب بن حارث، خولی بن ابی خولی، ذوالجنادین، قیس بن
جابر، زبیر بن العوام، زبیر بن عبیدہ، زید بن حارث، زید بن خطاب، زیاد بن لہید، سائب
بن عثمان، سائب بن حارث، سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی نروح، سعد بن خولہ، سعد بن
عبدقیس، سعید بن زید، سعید بن عمرو، سعید بن قیش، سعد بن حارث، سلیط بن
عمرو، سکران بن عمرو، سفیان بن معمر، سلمہ بن ہشام، سنان بن ابی سنان، سوہب بن سعد،
سنجرہ بن عبیدہ، سہل بن بیضا، سہیل بن بیضا، شرمیل بن حسنہ، شقران صالح، شجاع بن
وہب، شامش بن عثمان، صہیب بن سنان رومی، صفوان بن عمرو، طلحہ بن عبیداللہ، طفیل بن
عمرو دوسی، طفیل بن حارث، طلیب بن ازہر، عاقل بن بکیر لیشی، عامر بن فہرہ، عامر بن
بکیر لیشی، عامر بن ربیعہ، عامر بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، عبیداللہ بن
عباس، عبیداللہ بن سفیان، عباس بن مرداس، عبدالرحمن بن ازہر، عبدالرحمن بن ابی بکر،
عبیداللہ بن جحش، عبیداللہ بن حذافہ، عبیداللہ بن شہاب، عبیداللہ بن عمر، عبیداللہ بن مسعود،

عبداللہ بن مقطون، عبداللہ بن یاسر، عبداللہ بن ارقم، عبداللہ بن سراقہ، عبداللہ بن مخزوم، عبداللہ بن سمیل، عبید بن زید جبلی، عبید اللہ بن جحش، عبیدو بن حارث، عقبہ بن غزوان، عقبہ بن مسعود، عثمان بن عفان، عثمان بن زبیب، عدی بن نضلہ، عروہ بن عبدالعزیٰ، عکاشہ بن حصن، عقیف کنڈی، علی المرتضیٰ بن ابی طالب، عمر بن خطاب، عمار بن یاسر، عمرو بن حارث، عمران بن حصین، عمرو بن ابی سرح، عطاء بن عبداللہ حضری، عمرو بن مرہ، عمرو بن عبید اللہ بن ام مکتوم، عمرو بن حصن، عمرو بن سراقہ، عمرو بن سعید، عمرو بن جہم، عمرو بن طریف، عمرو بن عبسہ، عمرو بن عثمان، عمرو بن عقبہ، عمرو بن امیہ ضمیری، عمرو بن عوف، عمیر بن رباب، عمیر بن ابی وقاص، عمیر بن ابی زبیب، عیاض بن زہیر، فرات بن نصر، قدامہ بن مقطون، قیس بن حدادہ، قیس بن عبداللہ، مالک بن زمعہ، مالک بن عمرو، محرز بن نھلہ (آخرم اسوی)، محمد بن حاطب، محمد بن عبداللہ بن جحش، مرشد بن ابی مرشد، مسطح بن اثاثہ، حمیہ ابن جزاء، مدلج بن عمرو، مصعب بن عمیر، مسعود بن القاری، مسعود بن ربیع، مسعود بن بیدہ، مجمع، مقداد بن عمرو، مطلب بن ازہر، مطلب بن عوف، معمر بن حارث، معمر بن عبداللہ، معقیب بن ابی فاطمہ، مقداد بن اسود، منقذ بن نباتہ، نعمان بن عدی، نعیم النحام، نوفل بن حارث، واقد بن عبداللہ، وہب بن سعد، ہاشم بن ابی ذبیفہ، بشام بن عاص، یاسر بن عامر، یزید بن رقیش، یزید بن زمرضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند خاص سابقون الاولون کے حالات زندگی:

حضرت ابوشان بن حصن (بدری صحابی)

سوال: اس صحابی کا نام و نسب بتادیں جو ابوشان کے نام سے مشہور تھے اور حضرت عکاشہ کے بھائی تھے؟

جواب: وہب نام تھا اور قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ۔ والد کا نام حصن بن حریثان تھا۔ ہجرت سے پہلے اسلام لائے اور پھر کسی وقت مدینہ آ گئے۔

(النسب الاشراف۔ حجت۔ ۱۔ ۱۰۱۰)

سوال: بدری صحابی حضرت ابوشان بن حصن غزوہ احد اور احزاب میں بھی شریک تھے۔ بتائیے وہ اس غزوہ میں شہید ہوئے؟

جواب: ۵ ہجری میں غزوہ بنی قریظہ پیش آیا۔ اس میں حضورؐ نے یہود بنی قریظہ کے محلے کا محاصرہ کیا تو حضرت ابوستانؓ بھی ساتھ تھے۔ وہ محاصرے کے دوران ہی وفات پا گئے اور انہیں بنو قریظہ کے محلے کے قریبی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور سب سے پہلے انہوں نے حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس طرح ان کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بیعت رضوان کرنے والے ان کے بیٹے سان تھے۔ (مہاجرین۔ استیعاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت ابو عامر اشعری (سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: عبید نام اور ابو عامر کنیت۔ حسب و نسب بتا دیجئے؟
جواب: یعنی قبیلے بنی اشعر سے تعلق رکھنے والے اس صحابی کے والد کا نام سلیم بن حضار تھا اور وہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے بھتیجے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو عامر اشعریؓ ابتدائی دنوں میں اسلام لائے اور اپنے وطن سے مدینہ بھی ہجرت کی۔ بتائیے۔ وہ کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟
جواب: انہیں فتح مکہ اور غزوہ حنین میں رسول اللہؐ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو عامر اشعریؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟
جواب: غزوہ حنین میں شکست کھانے کے بعد مشرکین تین حصوں میں بٹ گئے۔ ایک رُوہ بطن نخلہ کی طرف ہلا گیا۔ دوسرا طائف کے قلعے میں محصور ہو گیا اور تیسرا درید بن صمد کی قیادت میں اوطاس کی وادی میں۔ رسول اللہؐ نے اس رُوہ کی سرکوبی کے لیے حضرت ابو عامرؓ کو آٹھ فوج دے کر روانہ فرمایا۔

حضرت ابو عامرؓ بہادری سے لڑے۔ مشرکین کا سردار بھی ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ حارث بن ہشم کے بیٹوں علاء اور ادوی نے ان پر تیر برسائے۔ ایک تیر گھنٹے میں لگا اور وہ شدید زخمی ہو کر گر گئے۔ کچھ دیر بعد شہید ہو گئے۔

(استیعاب۔ المغازی۔ طبقات)

حضرت ابو مرشد غنویؓ (بدری صحابی / سابقون الاولون / مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ابو مرشد کا اصل نام کتنا تھا۔ ابتدائی دور میں اسلام لے آئے۔ بتائیے کب ہجرت کر کے مدینہ گئے؟

جواب: حضورؐ کے حکم سے ۱۳ نبوی میں اپنے بیٹے مرشد کے ساتھ مدینہ چلے گئے۔ حضورؐ نے حضرت عبادہ بن صامت کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو مرشد غنویؓ تیوک تک تمام غزوات نبوی میں شریک رہے۔ بتائیے فتح مکہ سے پہلے کیا خاص واقعہ ہوا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ فرمایا تو ایک بدری صحابی حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے مکہ کی ایک عورت جو کہ ابو عمر بن صفی کی لونڈی تھی اور حضورؐ سے مالی امداد لینے آئی تھی اس کے ہاتھ قریش مکہ کو اطلاع بھجوائی۔ حضورؐ کو وحی کے ذریعے اس خط کا پتہ چل گیا۔ آپؐ نے چند صحابہؓ کو روانہ کیا جن میں حضرت ابو مرشدؓ بھی تھے۔ روضہ خانہ کے مقام پر صحابہؓ نے عورت سے خط حاصل کر لیا آپؐ نے حضرت حاطبؓ سے باز پرس کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ مکہ والوں پر احسان کر کے اپنے بچوں کو قریش کے ہاتھوں بچانا چاہتے تھے۔ جو مکہ میں رہ گئے تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ محمد بن اسماعیل بخاری۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت ابو مرشدؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے مدینہ منورہ میں ۱۲ ہجری میں دو صدیقی میں چھیا سٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ)

حضرت اخرم اسدیؓ (سابقون الاؤلون رہماجر مدینہ بدری)

سوال: حرز بن نھلم نام۔ اخرم اسدی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حسب و نسب بتادیں؟

جواب: بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ابتداء میں ہی اسلام لائے۔ والد کا نام نھلم بن عبداللہ تھا جو بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔

(اصابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: حضرت اخرم اسدیؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں مدینہ منورہ ہجرت کی۔ بنو نجار کے خاندان بنو عبدالاشہل کے حلیف بنے اور حضرت عمارہ بن حزم نجاری کے مو ا خالی بھائی بنائے گئے۔

(اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: بدری صحابی حضرت اخرم اسدیؓ نے غزوہ احد اور خندق میں بھی شرکت کی۔ بتائیے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۶ ہجری میں عینیبہ بن حصن نزاری نے چالیس افراد کے ساتھ غابہ کی چراگاہ پر چھاپہ مار کر نگران صحابی کو شہید کر دیا اور بیس شیر خوار اونٹیاں لے گیا۔ رسول اللہ کے حکم پر ان ڈاکوؤں کا پیچھا کرنے والے صحابہ میں حضرت اخرم اسدیؓ بھی تھے۔ حضرت اخرم اسدیؓ جوش میں سب سے آگے بڑھتے گئے اور اکیلی ہی دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ نام جنگجو عبدالرحمن بن عینیبہ سے مقابلہ ہوا۔ جس میں حضرت اخرم اسدیؓ شہید ہو گئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر ۳۷ یا ۳۸ سال تھی۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

حضرت تمام بن عبیدہ (سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت تمام بن عبیدہ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ ان کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: یہ زبیر بن عبیدہ کے بھائی ہیں۔ تعلق غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت تمام بن عبیدہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ کا حکم ہوا تو آپ بھی اپنے اہل خانہ سمیت مدینہ ہجرت کر گئے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ مہاجرین۔ اسوۂ صحابہ۔ اصابہ)

حضرت تمیم بن حارث (سابقون الاولون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت تمیم بن حارث اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ بتائیے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کی اور کئی سال بعد مدینہ واپس آئے۔

(مہاجرین۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت تمیم بن حارث کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: انہوں نے دور صدیقی میں شام میں لڑی جانے والی جنگ اجنادین میں شہادت پائی۔ جنگ یرموک میں بھی شہید ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تین صحابہ)

حضرت ثقف بن عمرو (سابقون الاولون/بدری/مہاجر مدینہ)

سوال: ثقف بن عمرو ۱۰ ہجرت سے تعلق تھا اور ۱۰ ہجرت میں بنی عبد مناف کے حلیف تھے۔

- سوال: صفوان بن عمرو کے بھائی تھے۔ نام بتائیے؟ را۔
- جواب: حضرت ثقف بن عمرو نام اور کنیت ابو مالک۔ سلمی یا اسدی کہلاتے تھے۔
(اصابتہ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)
- سوال: حضرت ثقف بن عمرو کب اسلام لائے اور کہاں ہجرت کی؟
- جواب: اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے، اور پھر حضورؐ کے حکم پر مدینہ ہجرت کی۔
(استیاب۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)
- سوال: بدری صحابی حضرت ثقف بن عمرو نے کب شہادت پائی؟
- جواب: وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ غزوہ خندق میں ایک یہودی اسیر نے انہیں شہید کیا۔
(استیاب۔ المغازی)
- سوال: بدری صحابی حضرت مدح حضرت ثقف کے بھائی تھے۔ انہوں نے کب وفات پائی؟
- جواب: وہ تمام غزوات نبویؐ میں شریک ہوئے۔ 50 ہجری میں امیر معاویہؓ کے دور میں فوت ہوئے۔
(اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ)
- سوال: حضرت ثقف بن عمرو کے ایک بھائی مالک بن عمرو بھی بدری صحابی تھے وہ کب شہید ہوئے؟
- جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یرامہ میں شہادت پائی۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)
- حضرت جبیرؓ / حضرت جابر بن سفیان بن معمر (سابقون الاولون)**
- سوال: حضرت شریل بن حنہ کے کون سے اخیافی بھائی ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے؟ اور کہاں ہجرت کی؟
- جواب: حضرت جابر بن سفیان بن معمر، عتوت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔

گئے تھے۔ پھر اپنے والد سفیان، والدہ حسنہ اور اخیانی بھائی شرییل کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔
(سیرت ابن اسحاق - استیعاب - سیر الصحابہ)

سوال: ایک یہودی عامر بن الحضرمی کے کون سے غلام مسلمان ہو گئے تھے؟
جواب: حضرت جبیرؓ۔ وہ ابتدائی دور میں اسلام لائے لیکن اپنے آقا کے ڈر سے اسلام چھپاتے رہے۔ آخر فتح مکہ کے موقع پر اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ حضورؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔
(اسد الغابہ - مہاجرین - سیرت ابن اسحاق)

حضرت حصین بن حارث (بدری صحابی رسالتون الاؤلون / مہاجر مدینہ)

سوال: سابقون الاؤلون کی جماعت سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت حصین بن حارث کا حضورؐ سے کیا نسبت تعلق تھا؟

جواب: قریش کی شاخ بنی المطلب سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی حضورؐ کے ہم جد تھے ان کا سلسلہ نسب عبدمناف پر رسول اللہؐ سے جا کر مل جاتا ہے۔ مطلب بن عبدمناف حضورؐ کے دادا ہاشم بن عبدمناف کے چھوٹے بھائی تھے۔

(انساب الاشراف - اسد الغابہ - طبقات)

سوال: ۱۳ نبویؐ میں حضورؐ نے ہجرت مدینہ کا حکم دیا تو کون سے تین بھائی اکٹھے ہجرت کر گئے؟

جواب: حضرت حصین بن حارث، حضرت عبیدہ بن حارث اور حضرت طفیل بن حارث۔ مدینہ میں حضرت عبداللہ بن سلمہ انصاری کے مہمان ٹھہرے۔

(طبقات - اصحاب)

سوال: حضرت حصین بن حارث نے تمام غزوات نبویؐ میں حصہ لیا۔ بتائیے آپ کب فوت ہو گئے؟

جواب: ۳۱ یا ۳۳ ہجری میں دور عثمانی میں۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے

دور خلافت تک زندہ تھے اور کئی لڑائیوں میں حصہ لیا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بدر۔ خیرة ابن اسحاق)

حضرت خالد بن سعید اموی (سابقوں الاؤلون / مہاجر حبشہ و مدینہ / کاتب رسول)

سوال: حضرت خالد بن سعید اموی کی کنیت ابو سعید تھی۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: قریش کے خاندان بنو امیہ سے تعلق تھا اور سلسلہ نسب عبد مناف پر رسول اللہ سے جاملتا ہے۔ ان کا والد ابواجیہ سعید بن عاص جس رنگ کا عمامہ پہنتا تھا کوئی دوسرا نہ پہن سکتا اس لئے وہ ذوالنہج کے لقب سے مشہور تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصحاب)

سوال: حضرت خالد بن سعید اموی اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ اپنے والد اور دوسرے مشرکین مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر آپ نے کب حبشہ ہجرت کی؟ اور کب مدینہ واپس آئے؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسرے قافلے کے ہمراہ اپنی اہلیہ اینہ یا ہمنینہ کو ساتھ لے کر حبشہ ہجرت کر گئے۔ کئی سال وہاں رہنے کے بعد ۶ ہجری کے آخر یا ۷ ہجری کے شروع میں غزوہ خیبر کے موقع پر بعض دوسرے مسلمانوں کے ساتھ پہلے مدینہ پھر خیبر پہنچے۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب)

سوال: حضرت ام حبیبہ نے حبشہ میں حضور کے نکاح کا پیغام قبول کیا تو کس صحابی کو اپنا وکیل مقرر کیا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ نے اس موقع پر حضرت خالد بن سعید اموی کو اپنا

دکیل بنایا۔ (طبقات۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت خالد بن سعید نے فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ تبوک اور غزوہ طائف میں شرکت کی۔ بتائیے خلفائے راشدین کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور فاروقی میں مرتدین کے خلاف جنگوں کے علاوہ ایران اور شام کے معرکوں میں شامل رہے۔ دور فاروقی میں رومیوں کے خلاف متعدد لڑائیوں میں حصہ لیا جن میں دمشق، نخل اور مرج صفر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مرج صفر کے پاس رومیوں نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کیا جس میں حضرت خالد بن سعید اموی بھی ہلاک ہو گئے۔ (طبقات۔ فوج البلدان۔ فوج الشام۔ استیعاب)

سوال: ۹ ہجری میں بنو ثقیف کے ساتھ حضور کے معاہدے کی کتابت حضرت خالد بن سعید اموی نے کی تھی اور حضور نے ایل یمن کو جو امان لکھ کر دی تھی وہ بھی انہوں نے تحریر کی تھی۔ بتائیے حضور نے انہیں کس علاقے کا عامل مقرر کیا تھا؟

جواب: رسول اللہ نے انہیں یمن کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

(مسند ابوداؤد۔ اسد الغابہ۔ زرقانی۔ اصحاب)

سوال: بتائیے کس صحابی نے اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ لکھوایا ہوا تھا؟

جواب: حضرت خالد بن سعید اموی نے بطور تبرکاً یہ نقش انگوٹھی پر کندہ کروایا تھا۔ آپ نے یہ انگوٹھی دیکھی تو ان سے لے لی۔ (استیعاب۔ سوشیدائی)

حضرت خباب بن الارت (سابقون الاولون) رہا جرمینہ

سوال: حضرت خباب بن الارت کا شجرہ نسب بتادیتے؟

جواب: حضرت خباب بن الارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ۔ وہ تمیمی تھے اور ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ (انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: زمانہ جاہلیت میں حضرت خباب غلام بنا کر فروخت کئے گئے۔ بتائیے انہیں کس نے خریدا؟

جواب: ایک روایت کے مطابق مکہ میں انہیں عقبہ بن غزوان نے خریدا۔ دوسری روایت کے مطابق وہ ام انمار بنت سہب الخزاعیہ کے غلام تھے اور یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (اسیابہ - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: حضرت خباب کا پیشہ آئین گری تھا۔ انہیں سادس الاسلام کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: وہ تلواریں بنا کر بیچتے تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لے آئے۔ سابقوں الاولوں تھے چھٹے نمبر پر اسلام لانے کی وجہ سے سادس الاسلام کہلائے۔ (طبقات - امیر الصحابہ - اسوۃ صحابہ)

سوال: اسلام لانے پر کفار حضرت خباب پر کس طرح کے مظالم ڈھاتے تھے؟

جواب: ان کے کپڑے اترا کر ڈھکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیتے۔ اوپر بھاری پتھر رکھ دیتے یا ایک قومی بیکل آدمی ان کے سینے پر بیٹھ جاتا۔ ان کی آقام انمار بھی ان کو لٹوٹے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں لٹائی اور کبھی پتے ہوئے لوہے سے ان کا سر ڈانا کرتی۔ (طبقات - اسد الغابہ - امیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ حضرت خباب بن الارت کو صبر کی تلقین کس طرح فرماتے تھے؟

جواب: آپ فرماتے: ”تم سے پہلے زمانے میں ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں کہ لوہے کی سنگھوں سے ان کا گوشت نوچا گیا۔ سوائے ہڈیوں اور پٹھوں کے کچھ نہ چھوڑا گیا۔ ایسی سختیوں نے بھی ان کا دین پر اعتماد متزلزل نہ کیا۔ ان کے سروں پر آرے چلائے گئے۔ چیر کر بیچ سے دو کر دیئے گئے تاہم دین کو نہ چھوڑا۔ اللہ اس دین کو ضرور کامیاب کرے گا۔“ (طبقات - اسوۃ صحابہ - امیر الصحابہ)

سوال: حضرت خباب کی آقام انمار نے ظلم کی انتہا کر دی تو انہوں نے حضور سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عذاب سے نجات دے۔“

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضور نے حضرت خبابؓ کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے دعا فرمائی: ”الہی خباب کی مدد کر۔“ دعا قبول ہوئی۔ ام انمار کو سرکا شدید درد شروع ہو گیا۔ وہ کتے کی طرح بھونکتی۔ اس کے سر کو گرم لوہے سے داغا جاتا۔ مگر افاقہ نہ ہوا اور چند دنوں کے بعد وہ تڑپ تڑپ کر مر گئی۔

(اسد الغابہ۔ تیس پروانے)

سوال: مشرکین نے حضرت خبابؓ کو کس طرح مالی نقصان پہنچایا؟

جواب: ان سے روپیہ پیسہ لیتے اور واپس نہ کرتے۔ مشہور مشرک عاص بن وائل نے ان سے قرض لیا اور واپسی کا تقاضا کرنے پر کہتا: ”جب تک تم محمدؐ کا دین ترک نہ کرو گے ایک کوڑی بھی نہ دوں گا۔“

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت خبابؓ عاص بن وائل سے کیا کہتے تھے؟ اور انہیں کیا جواب ملا؟

جواب: آپ ان سے فرماتے: ”جب تک تم دوبارہ زندہ ہو کر اس دنیا میں نہ آؤ گے میں محمدؐ کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔“ عاص بن وائل انہیں جواب میں کہتا: ”تو پھر انتظار کرو۔ جب میں مر کر دوبارہ زندہ ہوں گا اور اپنے مال اور اولاد پر تصرف کروں گا تو تمہارا قرضہ چکا دوں گا۔“

(استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد کن صحابی کو حضرت خبابؓ کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: حضور نے مدینہ منورہ میں مؤاخات قائم کی تو حضرت خراش بن صمہ کے غلام حضرت تمیم کے ساتھ یا حضرت جبیر بن عتیک کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(اسد الغابہ۔ مترجم حاتم)

سوال: حضرت عمرؓ کے قبول اسلام میں حضرت خبابؓ بن الارت کا نام بھی ملتا ہے۔ بتائیے وہ کس طرح؟

جواب: حضرت خبابؓ حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت خطاب اور ان کے خاوند حضرت سعیدؓ بن زید کے گھر انہیں قرآن پاک پڑھانے جایا کرتے تھے۔ جب بہن بھائی میں تکرار بڑھی اور حضرت عمرؓ کے ہاتھوں بہن بھی زخمی ہوگئی تو عمرؓ نرم پڑ گئے اور ان سے قرآن سنانے کو کہا۔ سورۃ طہ کی چند آیات سنی تھیں کہ ان کے دل کی دنیا بدل گئی۔ انہوں نے کہا ”مجھے محمدؐ کی خدمت میں لے چلو۔“ عین اس وقت حضرت خبابؓ جو چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے اور خوشی سے کہا: ”اے عمر! میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ کل شب پخشنبہ میں حضرت عمرؓ نے دعا مانگی تھی کہ الہی عمر اور ابو جہل میں جو تجھے پسند ہو اس سے اسلام کو قوت عطا فرما۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوگئی۔“

(اسدالغابہ - اصحاب - استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت خبابؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ وہیں ۳۷ ہجری میں پیٹ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہو کر وفات پائی۔ (طبقات - اسدالغابہ)

حضرت ذوالجنادینؓ (اصحاب صفہؓ مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ذوالجنادینؓ مکہ میں بچپن سے ہی قبول اسلام کر چکے تھے مگر چچا کے خوف سے اظہار نہ کیا۔ آپ کو مدینہ کیوں ہجرت کرنا پڑی؟

جواب: حضورؐ کے مدینہ تشریف لے جانے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے چچا کے سامنے قبول اسلام کا اقرار کیا تو چچا نے ان سے مال و اسباب سب کچھ چھین لیا۔

تھا کہ کپڑے بھی اترا لئے صرف لگنوٹی رہنے دی۔ اسی حال میں ماں کے پاس آئے۔ ماں نے ایک چادر دی جس کے دو حصے کر کے بطور تہبند اور بدن ڈھانپنے کے لئے استعمال کیا اور مدینے چلے آئے۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت ذوالجنادینؓ کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ حضورؐ نے کیا نام رکھا؟

جواب: رسول اللہؐ کے سامنے انہوں نے اسلام قبول کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا نام عبداللہ ہے اور لقب ذوالجنادین یعنی دو چادروں والا۔

(اصابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت ذوالجنادینؓ اصحاب صفہ میں شامل ہو کر ذکر الہی میں مشغول ہو گئے۔ بتائیے آپؐ نے کب شہادت پائی؟

جواب: قبیلہ بنو مزینہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی حضورؐ کے ارشاد کے مطابق ۹ ہجری میں غزوہ تبوک شروع ہونے سے پہلے راستے ہی میں شدید بخار سے وفات پا گئے۔ آپؐ نے انہیں شہید کا درجہ دیا۔ (استیعاب۔ المغازی۔ مستدرک)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ مل کر حضرت ذوالجنادینؓ کی قبر کھودی۔ انہیں دفن کرنے کے بعد حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہیں دفن کرنے کے بعد رسول اللہؐ نے دعا فرمائی: ”الہی! میں اس سے راضی تھا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔“ (اصابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ اسدالغابہ)

حضرت سہیلؓ بن بیضاء (بدری صحابی)

سوال: حضرت سہیلؓ کے والد کا نام وہب بن ربیعہ اور والدہ کا رعد بنت جحدم تھا۔ آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنی فہر کے چشم و چراغ تھے اور فہری کہلاتے تھے۔ اپنی والدہ کے لقب یا عرف بیضاء کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ آپ کا نسب نامہ فہر پر آنحضرتؐ کے نسب سے جا ملتا ہے۔

(الانساب الاشراف۔ استیعاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: مشرکین قریش نے نبویؐ میں خاندان رسول اللہؐ کو شعب ابی طالب میں محصور کر کے ایک تحریری معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا تھا۔ بتائیے اس معاہدے کے خاتمے میں حضرت سہلؓ بن بیضاء نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: ۱۰ نبویؐ میں قریش کے جن رحم دل لوگوں نے اس معاہدے کے خلاف آواز اٹھائی اور اسے ختم کرنے میں حصہ لیا ان میں حضرت سہلؓ بھی تھے۔ حضرت سہلؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ انہوں نے بعد میں اسلام قبول کیا۔

سوال: حضرت سہلؓ جنگ بدر کے موقع پر مکہ میں تھے۔ بتائیے آپ جنگ میں کیسے شریک ہوئے؟

جواب: ۲ ہجری میں جنگ بدر کے وقت مشرکین مکہ آپ کو بھی ساتھ لے گئے کیونکہ وہ انہیں اپنا آدمی سمجھتے تھے مشرکین کی شکست کے ساتھ ہی آپ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے اسلام سے واقف تھے اور ان کو مکہ میں نماز پڑھتے دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے ان کے مسلمان ہونے کی شہادت دی تو رسول اللہؐ نے انہیں رہا کر دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت سہلؓ بن بیضاء نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے سامنے

وقات پائی اور آپؐ نے مسجد نبوی میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ دوسری یہ کہ حضورؐ کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ ہی میں فوت ہوئے۔ دو بھائی سہیلؓ اور صفوانؓ بھی صحابی تھے۔ (طبقات، اسد الغابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ تین سوا صحابہ)

حضرت صہیبؓ رومی (بدری صحابی)

سوال: ”سبحان اللہ! تمہاری آنکھ آئی ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو!“ رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے؟

جواب: حضرت صہیبؓ رومی سے۔ وہ آشوب چشم میں کھجوریں کھا رہے تھے۔ حضورؐ کا فرمان سن کر جواب دیا: ”یا رسول اللہ! میں اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو اچھی ہے“ سردار انبیاءؑ یہ جواب سن کر اس قدر ہنسے کہ دندان مبارک کا نور نظر آنے لگا۔ (طبقات، اسد الغابہ، سیر الصحابہ)

سوال: حضرت صہیبؓ رومی کے والد اور والدہ کا کیا نام تھا اور کہاں کے رہنے والے تھے؟

جواب: حضرت صہیبؓ رومی کے والد کا نام سنان بن مالک اور والدہ کا نام سلمیٰ بنت قعید تھا۔ وہ عراق کے کسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ سنان یا ان کے بھائی لبید، شاہ ایران کی طرف سے اُبلد کے حاکم تھے۔

(طبقات، اسد الغابہ، سیر الصحابہ، تیس پروانے)

سوال: بتائیے حضرت صہیبؓ رومی مکہ کیسے پہنچے؟

جواب: صہیبؓ ابھی کم سن تھے کہ رومیوں نے اُبلد پر حملہ کر دیا۔ ساز و سامان کے ساتھ صہیبؓ کو بھی ساتھ لے گئے اور اپنا غلام بنا لیا۔ جوانی اسی طرح گزری پھر بنو کلب کے تاجروں نے انہیں رومیوں سے خرید لیا اور مکہ لے آئے۔

(طبقات، مستدرک حاکم، اصاب، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ کا شمار مکہ کے مالدار لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ صاحب ثروت کیسے بنے؟

جواب: مکہ کے رئیس عبداللہ بن جدعان نے حضرت صہیبؓ کو بنو کلب سے خرید کر آزاد کر دیا لیکن تعلق بدستور قائم رہا۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت صہیبؓ فرار ہو کر مکہ پہنچے تھے اور عبداللہ بن جدعان سے حلیفانہ تعلق قائم کیا۔ انہوں نے محنت اور ہمت سے روپیہ کمایا۔ (مشدرک حاکم، طبقات، اسد الغابہ)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت صہیبؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے ایک ہی دن دار ارقم میں حضورؐ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ، طبقات، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے مشرکین مکہ حضرت صہیبؓ کو اسلام لانے پر کیا اذیتیں دیتے تھے؟

جواب: کبھی گرم ریت پر لٹاتے، کبھی پانی میں غوطے دیتے اور کبھی بار بار کر لہولہاں کر دیتے۔ (مشدرک حاکم، اسد الغابہ)

احتماب)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ کو ہجرت مدینہ کے وقت تمام مال و دولت کیوں چھوڑنا پڑا؟

جواب: ہجرت مدینہ کے وقت انہیں تمام مشرکین مکہ نے گھیر لیا اور کہنے لگے: ”جب تم مکہ آئے تھے تو مفلس اور قلاش تھے۔ اب تم یہاں سے اتنی دولت لئے جا رہے ہو۔ یہ دولت ہماری ہے اسے ہمارے حوالے کر دو اور جہاں جی چاہے چلے جاؤ“ حضرت صہیبؓ نے تمام مال و دولت ان کے آگے پھینک دیا اور خالی ہاتھ مدینہ چلے گئے۔ (طبقات، سیر الصحابہ، اسد الغابہ)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ کو دیکھ کر رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”صہیبؓ نے تجارت میں خوب نفع کمایا“۔ یہ بھی روایت ہے

کہ فرمایا: ”اے ابو یحییٰ! تمہاری یہ تجارت بہت نفع بخش رہی۔“

(البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت صہیبؓ نے ہجرت کے وقت قبائلیں حضرت سعد بن خثیمہ اوسی کے ہاں قیام کیا۔ مدینہ میں آپؐ کا اسلامی بھائی کون تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مواخات قائم کرتے وقت حضرت ابو سعیدؓ حارث بن صمہ کا بھائی بنایا۔
(طبقات، البدایہ والنہایہ، اصحابہ)

سوال: حضرت صہیبؓ رومیؓ کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ بتائیے آپؐ کے کس بیٹے کا نام یحییٰ تھا؟

جواب: یحییٰ نام کا کوئی لڑکا نہیں تھا۔ رسول اللہؐ نے خود ان کی کنیت ابو یحییٰ تجویز فرمائی تھی۔
(طبقات، سیر اصحابہ، تمس پروانے)

سوال: حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ تو حضرت صہیبؓ رومیؓ نے پڑھائی۔ بتائیے نمازوں کی امامت کون کراتا رہا؟

جواب: نئے خلیفہ کے انتخاب تک حضرت عمرؓ کی وصیت کے مطابق حضرت صہیبؓ تین دن تک امامت کراتے رہے۔
(طبقات، الفاروق، اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت صہیبؓ رومیؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: سوال ۳۸، ہجری میں ستر یا بہتر سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔
(طبقات، اسد الغابہ، البدایہ والنہایہ)

حضرت طفیلؓ بن حارثؓ مطہلیؓ (بدری صحابی)

سوال: حضرت طفیلؓ کے والد کا نام حارث بن مطلب تھا اور ان کے دادا مطلب بن عبد مناف حضورؐ کے پردادا ہاشم بن عبد مناف کے چھوٹے بھائی تھے۔ بتائیے

- حضرت طفیلؓ کی والدہ کا کیا نام تھا اور کس قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں؟
- جواب: ان کی والدہ کا نام حیلہ یا خلیلہ تھا جو خزاعی بن حویرث ثقفی کی بیٹی تھیں اور ان کا تعلق بنو ثقیف سے تھا۔ (انساب الاشراف، اسد الغابہ، المیزان، والنبایہ)
- سوال: حضرت طفیلؓ سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کے دوسرے کن دو بھائیوں کو شرف صحابیت حاصل ہوا؟
- جواب: حضرت عبیدہؓ بن حارث اور حضرت حصینؓ بن حارث کو۔ یہ بھی ابتدائی میں اسلام لائے۔ (طبقات، میر الصحابہ، اسوہ صحابہ)
- سوال: تینوں بھائیوں کو حضرت عبداللہؓ بن سلمہ انصاری نے مہمان بنایا پھر وہ کہاں ٹھہرے؟
- جواب: ان بھائیوں کو حضورؐ نے رہائش کے لئے قطعہ زمین دیا اور بعد میں حضرت طفیلؓ کو حضرت سفیانؓ بن بشر انصاری کا اسلامی بھائی بنایا۔ (طبقات، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ)
- سوال: بدری صحابی حضرت طفیلؓ نے بعد کے تمام غزوات میں بھی شرکت کی۔ بتائیے آپ کب فوت ہوئے؟
- جواب: ۳۳ ہجری میں ستر برس کی عمر میں حضرت عثمانؓ ذوالنورینؓ کے عہد میں وفات پائی۔ ۳۱ ہجری میں بھی بتائی جاتی ہے۔ (طبقات، اسد الغابہ، اصیاب)
- سوال: بدری صحابی حضرت طفیلؓ بن حارث ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ آپ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟
- جواب: رسول اللہؐ کے ہم جہد اور قریش کی شاخ بنو المطلب سے تھے۔ ان کی والدہ کا نام حیلہ یا خلیلہ تھا جن کا تعلق بنو ثقیف سے تھا اور وہ خزاعی بن حویرث ثقفی کی بیٹی تھیں۔ (انساب الاشراف، اسد الغابہ، دائرہ معارف اسلامیہ، اصحاب بدر)
- سوال: حضرت طفیلؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر حضرت طفیلؓ نے اپنے دو دوسرے بھائیوں حضرت عبیدہؓ اور حضرت حصینؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ حضرت عبداللہؓ بن سلمہ انصاریؓ نے انہیں مہمان بنایا۔ حضورؐ نے انہیں مدینہ میں قطعہ زمین عطا فرمایا اور حضرت سفیانؓ بن بسرا انصاریؓ کو آپؐ کا دینی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصحاب)

سوال: حضرت طفیلؓ بن حارث نے تمام غزوات نبویؐ میں شرکت کی۔ بتائیے آپؐ کا کب انتقال ہوا؟

جواب: ۳۱ یا ۳۳ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ (استیعاب۔ اصحاب۔ اسوۂ صحابہ۔ اصحابِ بڑے)

حضرت عمیرؓ بن وہب (مہاجر صحابی رسپہ سالار)

سوال: جنگ بدر کے بعد کون سا شخص رسول اللہؐ کو شہید کرنے کے ارادے سے مدینہ آیا اور پھر مسلمان ہو کر واپس مکہ گیا؟

جواب: عمیرؓ بن وہب مشرکین مکہ کے ایک رئیس صفوان بن امیہ کے کہنے پر (اس نے ان کا قرض اتارنے کا وعدہ کیا تھا) حضورؐ کو شہید کرنے مدینہ آئے مگر جب حضورؐ نے ان کے ارادے سے آگاہ فرمادیا تو مسلمان ہو گئے۔ حضورؐ خوش ہوئے اور ان کے بیٹے وہب کو بغیر ذریعہ لئے چھوڑ دیا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عمیرؓ بن وہب کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کا تعلق قریش کی شاخ بنو جمح سے تھا۔ کنیت ابوامیہ اور والدہ کا نام ام خلیلہ تھا۔ امیہ بن خلف اور ابی بن خلف ان کے چچا اور صفوان چچازاد بھائی تھا۔ مکہ میں ازلام یعنی تیروں بے پانسہ ڈالنے کا عہدہ اسی خاندان کے پاس تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عمیرؓ بن وہب بڑے دلیر صحابی تھے۔ مکہ میں ان کی کوششوں سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ وہ کب مدینہ ہجرت کر گئے؟

جواب: اسلام لانے کے چند دن بعد ان کا باپ مر گیا اور اس کے مدفون خزانے سے حضرت عمیرؓ کو دس ہزار درہم اور سونے کے کچھ سکے مل گئے۔ انہوں نے اپنا قرض بھی اتار دیا۔ چند ماہ بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔

(تاریخ طبری۔ بر الصحابہ۔ اصحاب۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمیرؓ بن وہب نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: غزوہ احد، غزوہ احزاب، فتح مکہ، غزوہ تبوک اور حجۃ الوداع میں حضرت عمیرؓ بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ المغازی)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عمیرؓ بن وہب کی کن خدمات کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں انہوں نے بہت سی مہمات میں شرکت کی۔ وہ حضرت عمرؓ کے دور میں اسکندریہ تہنیر کرنے والے مجاہدین میں شامل تھے اور کئی دوسرے مقامات ان کی سرکردگی میں فتح ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین۔ الفاروق۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت عمیرؓ بن وہب نے دور فاروقی کے آخر میں کس مقامات پائی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے ان کی سفارش پر کس مشرک کو معاف فرمایا دیا تھا؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے جن لوگوں کو واجب التخل قرار دیا تھا ان میں حضرت عمیرؓ کا چچا زاد بھائی صفوان بھی تھا۔ وہ جدہ بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمیرؓ کی سفارش قبول فرماتے ہوئے حضورؐ نے صفوان کو لانے کے لئے انہیں اپنی

چادریا عمامہ دے کر روانہ فرمایا۔ (طبقات۔ اسوۂ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عتبہ بن اُسَید (مہاجر صحابہ)

سوال: بنو ثقیف سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عتبہ بن اسید مشرکین کی قید میں کس طرح پہنچے؟

جواب: اپنی کنیت ابو بصیر کے نام سے مشہور یہ صحابی بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں مسلمان ہو گئے۔ قریش سے قریبی تعلقات کی وجہ سے مکے میں رہتے تھے۔ اسلام لانے کی پاداش میں قریش نے انہیں قید کر دیا اور ظلم و تشدد کرتے رہے۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: ابو بصیر عتبہ بن اسید کو حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع کیسے ملا؟

جواب: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ابو بصیر ایک دن موقع پا کر مشرکین کی قید سے نکل بھاگے اور حضور کی خدمت میں پہنچ گئے۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت ابو بصیر عتبہ بن اسید کو واپس کیوں لوٹا دیا؟

جواب: صلح حدیبیہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو مسلمان مکہ سے بھاگ کر رسول اللہ کے پاس پہنچ جائے گا اسے واپس کر دیا جائے گا۔ حضرت ابو بصیر مدینے پہنچے تو قریش نے دو آدمی ان کو لینے کے لئے بھیج دیئے۔ حضور نے عہد کی پابندی کرتے ہوئے انہیں واپس کر دیا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ الریح النجوم)

سوال: نبی آخر ماں نے حضرت ابو بصیر سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”ابو بصیر تمہیں معلوم ہے کہ صلح نامہ کی شرط کے مطابق میں تمہیں اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اگر ایسا کروں گا تو یہ عہد شکنی ہوگی۔ جو ہمارے

دین میں جائز نہیں۔ اس لئے اس وقت تم واپس جاؤ، عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری اور دوسرے مظلوم مسلمانوں کی رہائی کی کوئی صورت پیدا کر دے گا۔“

(سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عتبہؓ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ آپؐ مجھے دوبارہ مشرکوں کے حوالے کر رہے ہیں۔ وہ مجھے زاہق سے ہٹا دیں گے۔“ حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے جواب دیا: ”ابو بصیر جاؤ اللہ تعالیٰ جلد ہی تمہاری اور دوسرے مسلمانوں کی رہائی کا کوئی سامان کر دے گا۔“ چنانچہ وہ حضورؐ کے حکم پر قریش کے آدمیوں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابو بصیر عتبہؓ کس طرح دوبارہ بھاگ کر مدینہ آئے؟

جواب: ذوالحلیفہ پہنچ کر دونوں مشرک کھجوریں کھانے بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بصیرؓ نے ایک مشرک کی تلوار کی تعریف کی اور پھر دیکھنے کے بہانے اس سے تلوار لے لی۔ ابو بصیرؓ کئی سال سے مشرکوں کا ظلم سہہ رہے تھے۔ تلوار ہاتھ میں لیتے ہی انہوں نے مالک کا سراڑا دیا۔ دوسرا خوفزدہ ہو کر مدینے بھاگا اور مسجد نبویؐ میں حضورؐ سے شکایت کی۔ حضرت عتبہؓ بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: حضرت عتبہؓ نے حضورؐ سے کیا عرض کیا اور حضورؐ کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ آپؐ نے معاہدہ کی شرط پوری کر کے مجھے واپس بھیج دیا۔ اللہ نے مجھے ہمت دی اور میں آزاد ہو گیا۔“ آقاؐ نے فرمایا: یہ شخص (عجب) بھی جنگ کے شعلے بھڑکانے کا آلہ ہے۔ اگر اس کو چند مددگار اور ساتھی مل جائیں۔“ یعنی اس طرح واپس آنا قریش کو مشتعل کر سکتا تھا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابو بصیرؓ مدینہ چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟

جواب: انہوں نے دیکھا کہ مدینہ میں رہنا مشکل ہے تو وہ ساحلی مقام عیص میں رہائش پذیر ہو گئے۔ جس کے قریب سے قریش کے تجارتی قافلے شام آتے جاتے تھے۔
(طبقات - سیرۃ ابن ہشام - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو بصیرؓ نے قریش کو تنگ کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: ایک اور مظلوم صحابی حضرت ابو جندلؓ بھی مشرکین کی قید سے فرار ہو کر ان کے ساتھ مل گئے۔ اور پھر جو بھی مسلمان کے سے بھاگتا وہ عیص میں پناہ لیتا۔ جلد ہی ایک گروہ بن گیا اور اب اس نے حضرت ابو بصیرؓ کی سرکردگی میں مشرکین کے تجارتی قافلوں پر حملے شروع کر دیئے۔ اس طرح قریش کی تجارت خطرے میں پڑ گئی۔
(طبقات - اصحابہ - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو بصیرؓ کے چھاپوں سے تنگ آ کر قریش مکہ نے حضورؐ سے کیا درخواست کی؟

جواب: انہوں نے پریشان ہو کر رسول اللہؐ کو پیغام بھیجا کہ آئندہ جو مسلمان مکہ سے بھاگے گا وہ آزاد ہے۔ آپؐ اسے واپس کرنے کے پابند نہیں ہوں گے۔ انہوں نے صلہ رحمی کا واسطہ دے کر آپؐ سے درخواست کی کہ عیص کے مسلمانوں کو ہمارے تجارتی قافلوں پر حملے کرنے سے روکئے۔

(طبقات - اصحابہ - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے قریش کی درخواست پر کیا رد عمل ظاہر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ان کی التجا قبول فرماتے ہوئے عیص کے مسلمانوں کو لکھا کہ ابو بصیرؓ اور ابو جندلؓ مدینہ آ جائیں اور باقی مسلمان اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں۔

(صحیح بخاری - سیر الصحابہ - اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو بصیرؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہ کا فرمان پہنچا تو حضرت ابو بصیرؓ عقبہ بستر مرگ پر تھے۔ نامہ مبارک ہاتھ میں لے کر پڑھنے لگے پھر اسے سر آنکھوں پر رکھا اور دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ حضرت ابو جندلؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عیص میں دفن کر دیا گیا۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصابع)

حضرت عامرؓ بن بکیر لیشی (سابقون الاولون / مہاجر صحابی / بدری صحابی)

سوال: حضورؐ مرکز تبلیغ دار ارقم میں تشریف فرما تھے کہ چار بھائی مسلمان ہوئے۔ وہ کون تھے؟

جواب: حضرت عامرؓ، حضرت عاقلؓ، حضرت ایاسؓ اور حضرت خالدؓ۔ ان کے والد کا نام بکیر یا عبدیلیل تھا۔ والدہ عنفراء بنت زبید انصاریہ تھیں۔ مکہ میں یہ خاندان بنو عدی بن کعب بن لوی کا حلیف تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: ۱۳ نبوی میں حضرت عامرؓ بن بکیر نے مدینہ ہجرت کی تو کہاں ٹھہرے؟ ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: یہ حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر کے مہمان بنے اور پھر رسول اللہؐ نے عقد مواخات میں حضرت ثابتؓ بن قیس کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ مہاجرین۔ اصابع)

سوال: بدری صحابی حضرت عامرؓ بن بکیر لیشی تمام غزوات نبوی میں شامل رہے۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں حضورؐ کے وصال کے بعد دور صدیقی میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔

حضرت عامرؓ مسلمانہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل تھے۔ اسی جنگ میں بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (طبقات۔ الفاروقؓ۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن ہشام)

حضرت عبید اللہؓ بن عباسؓ (کم سن صحابی رہنما مدینہ)

سوال: حضرت عبید اللہؓ بن عباسؓ کون تھے اور ان کا حسب و نسب کیا تھا؟
 جواب: وہ رسول اللہؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے بیٹے اور حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ اس طرح ان کا نسب نامہ حضرت عبدالمطلبؓ پر حضورؐ سے جا ملتا ہے۔ ان کی والدہ کا نام ام الفضل لبایہؓ تھا۔

(انساب الاشراف۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب۔ استیعاب۔ اصحاب)
 سوال: بتائیے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے دور میں حضرت عبید اللہؓ بن عباسؓ کی کیا ذمہ داریاں تھیں؟

جواب: ۳۵ ہجری میں حضرت علیؓ نے انہیں یمن کا والی مقرر فرمایا۔ ۳۶۔ ۳۷ ہجری میں دو سال وہ امیر حج بنائے گئے۔ ۴۰ ہجری میں والی شام امیر معاویہؓ نے لیسر بن ابی ارطاة کو حجاز اور یمن پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت عبید اللہؓ بن عبداللہؓ بن عبدالمدان کو اپنا نائب مقرر کر کے حضرت علیؓ کی مدد کیلئے کوثر گئے۔ بسر نے یمن پر قبضہ کر لیا اور قتل و غارت میں حضرت عبید اللہؓ کے دو کم سن بچوں کو بھی شہید کر دیا۔ (امید الغاب۔ استیعاب۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت عبید اللہؓ بن عباسؓ نہایت سخی اور رحم دل تھے۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۵۶۔ ۵۸ یا ۵۷ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ (اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

حضرت عبدالرحمنؓ بن ابوبکرؓ (مہاجر مدینہ)

- سوال:** حضرت عبدالرحمنؓ بن ابوبکرؓ کا اصل نام اور حسب و نسب بتا دیجئے؟
- جواب:** اصل نام عبدالکعبہ تھا جسے حضورؐ نے بدل کر عبدالرحمن رکھا۔ والدہ کا نام ام رومانؓ تھا اور ان کی حقیقی بہن ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں۔ یہ حضرت ابوبکرؓ کے بڑے بیٹے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسوۃ صحابہؓ۔ استیعاب)
- سوال:** حضرت عبدالرحمنؓ غزوہ بدر اور احد میں کفار کی طرف سے لڑے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے اور کن غزوات میں شریک ہوئے؟
- جواب:** انہوں نے ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے انہیں مدینہ بلا لیا اور گھر کا انتظام اور کاروبار ان کے حوالے کر دیا۔ وہ تمام غزوات نبویؐ میں شریک ہوئے جن میں فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)
- سوال:** حضرت عبدالرحمنؓ نے مسیلہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں بہادری کا مظاہرہ کیا۔ عہد فاروقی کی اور کن جنگوں میں حصہ لیا؟
- جواب:** وہ شام کی رومی سلطنت کے خلاف ہر جنگ میں شریک ہوئے۔ قمرین کی خونین جنگ اور یرموک کی ہولناک لڑائی میں محیر العقول کارنامے انجام دیئے بیت المقدس پر چڑھائی کرنے والے لشکر میں شامل ہوئے۔ تسخیر ملب کے بعد وہ شام کے کئی اور معرکوں میں داد شجاعت دیتے رہے۔ انہوں نے مصر کے بہت سے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ (طبقات۔ الفاروق۔ تاریخ طبری۔ فوج الشام)
- سوال:** حضرت عبدالرحمنؓ بن ابوبکرؓ نے جنگ جمل میں اپنی ہمیشہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ساتھ دیا تھا۔ بتائیے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؐ مدینہ منورہ کو چھوڑ کر مکہ سے دس میل کے فاصلے پر حبشی یا حبشی نامی پہاڑی مقام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ وہیں ۵۸ یا ۵۶،۵۳ ہجری میں وفات پائی۔ دولڑکے ابوعقیق محمد اور عبداللہ اور لڑکیاں حفصہؓ اور اسماءؓ اپنے پیچھے چھوڑیں۔
(صحیح بخاری۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

حضرت عبداللہ بن سراقہ (بدری صحابی / مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن سراقہ کب اسلام لائے اور مدینہ ہجرت کی؟

جواب: غزوہ بدر سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر کے مہمان ہوئے۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت عبداللہ بن سراقہ کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کا تعلق قریش کے خاندان بنوعدی سے تھا۔ والد کا نام سراقہ بن معمر یا سراقہ بن انس تھا۔ اور والدہ کا نام آمنہ بنت عبداللہ۔

(القباب الاشراف۔ استیعاب۔ حمرة القباب العرب۔ سیر الصحابہ)

سوال: کیا حضرت عبداللہ بن سراقہ غزوہ بدر میں شریک تھے؟

جواب: سیرت نگاروں کی اکثریت نے انہیں اصحاب بدر میں شامل کیا ہے۔ تاہم چند ایک کا کہنا ہے کہ انہوں نے غزوہ بدر میں حصہ نہیں لیا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ مغازی رسول۔ المغازی۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن سراقہ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: وہ بدر کے علاوہ، احد، خندق اور دوسرے تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔
(المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن سراقہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں کسی وقت انتقال کیا۔

(طبقات۔ اصحاب۔ اشحاب بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ (سابقون الاولون ربردی)

سوال: بتائیے حضورؐ نے کہاں صحابی سے فرمایا: ”خوش آمدید! پاکیزہ و مصفا انسان۔“

جواب: تو محمد اور دراز قد خوبصورت صحابی حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے ایک مرتبہ رسول

اللہ سے کاشانہ اقدس میں آنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے یہ الفاظ

فرمائے۔ ابو یقظان عمارؓ کے والد یاسرؓ اور والدہ سمیہؓ بھی صحابہ کرامؓ میں شامل

تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمارؓ قحطانی النسل تھے اور یمن کے رہنے والے تھے۔ بتائیے آپؐ مکہ

کیسے پہنچے؟

جواب: ان کے والد حضرت یاسرؓ اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ اپنے

دیوانے بھائی کی تلاش میں گئے آئے۔ بھائی نہ ملا تو دوسرے دو واپس چلے

گئے جبکہ حضرت یاسرؓ ابو حذیفہ بن المغیرہ مخزومی کے حلیف بن کر کے میں

رہنے لگے۔ ابو حذیفہ نے اپنی لوہڑی سمیہؓ کی ان سے شادی کر دی جن سے دو

بیٹے عمار اور عبد اللہ پیدا ہوئے۔ (استیعاب۔ اسوۃ صحابہ۔ اصحاب۔ حیا صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمار بن یاسرؓ کب ایمان لائے؟

جواب: بعثت نبوی سے پینتالیس سال پہلے مکہ میں آنے والا یہ خاندان اسلام کی نعمت

سے مالا مال تھا۔ والدین کی طرز وہ بھی بعثت کے ابتدائی تین برسوں میں

اسلام لائے۔ یہ بھی کہا گیا کہ ان کے اسلام لانے سے پہلے صرف سات

افراد مسلمان ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ اس وقت تیس سے زائد مسلمان

تھے۔ حضرت عمارؓ اور حضرت صہیبؓ اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ اس وقت حضورؐ دارقلم میں تشریف رکھتے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ فتح الباری)

سوال: مشرکین مکہ حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیہؓ پر تشدد کرتے تھے۔ بتائیے حضرت عمارؓ کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟

جواب: حضرت عمارؓ کے والدین بہت ضعیف تھے۔ کفار کی اذیتیں برداشت کرتے رہے۔ آخر دونوں شہید ہو گئے۔ مشرکین حضرت عمارؓ کو دہکتی ہوئی آگ اور تپتی ریت پر لٹا دیتے۔ پانی میں غوطے دیتے۔ ایک مرتبہ وہ حواس کھو بیٹھے اور ظالموں نے ان سے حضورؐ کے حق میں نازیبا کلمات کہلوائے۔

(طبقات۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ سے حضرت عمارؓ نے کفار کی شکایت کی تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آقاؐ کے پوچھنے پر حضرت عمارؓ نے بتایا: ”یا رسول اللہ! میرا دل تو بفضلہ تعالیٰ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان کے ساتھ مطمئن ہے۔“ آپؐ نے ان کی آنکھوں سے آنسو پوچھتے ہوئے فرمایا: ”کوئی بات نہیں، اگر آئندہ بھی وہ تمہیں اذیت دیں اور اس قسم کا مطالبہ کریں تو جان بچانے کیلئے ایسا کرنا۔“

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: کیا حضرت عمارؓ بن یاسر نے حبشہ اور مدینہ ہجرت کی تھی؟

جواب: ان کی ہجرت حبشہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شامل تھے۔ تاہم اس پر اتفاق ہے کہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے سب سے پہلے مدینہ ہجرت کرنے والے ۶ صحابہ کرامؓ میں حضرت عمارؓ بن یاسر شامل تھے۔ رسول اللہؐ کی ہجرت تک قبا میں حضرت ہبشہ بن عبدالمذر کے مہمان رہے۔ حضورؐ کی آمد پر مسجد قبا کی تعمیر میں حصہ

لیا۔ حضورؐ نے مدینہ میں حضرت جَدِیْقَةُ بن الیمان کو ان کا ذیہ بھائی بنایا۔۔۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہ)

سوال: مسجد نبویؐ کی تعمیر میں حضرت عمارؓ بن یاسر نے کس انداز میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمارؓ اینٹ گارا اٹھاتے (کبھی ایک اینٹ کبھی دو) اور رجز بڑھتے: ”ہم مسلمان ہیں، ہم مسجد بناتے ہیں۔“ (سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: اس موقع پر رسول اللہؐ نے کیا پیش گوئی فرمائی؟

جواب: آپؐ حضرت عمارؓ کے بدن سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمایا: ”ہائے عمارؓ! اس کو باغی جماعت قتل کرے گی۔“ ایک دن فرمایا: ”انسوس ابن سمیہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔“ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ مسلم۔ مستدرک)

سوال: حضرت عمارؓ عہد رسالت کے تمام مشہور غزوات اور جھوٹی موٹی مہمات میں شامل ہوئے۔ خلفائے راشدین کے دور میں آپؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ یمانہ کے خونریز معرکے میں بے جگری سے لڑے اس میں ان کا ایک کان شہید ہو گیا تھا۔ ۲۰ ہجری میں حضرت فاروق اعظمؓ نے انہیں کوفہ کا گورنر

مقرر کیا اسی دوران جنگ نہاوند کے لئے کمک لے کر پہنچے لیکن جنگ ختم ہو چکی تھی۔ آپؓ ایک سال نو ماہ تک گورنر رہے۔ پھر کوفہ کے لوگوں کی شکایت

پر حضرت عمرؓ نے انہیں معزول کر دیا تو مدینے واپس آ گئے۔ انہوں نے شام

اور ایران کے بعض معرکوں میں بھی داد شجاعت دی۔ ۳۵ ہجری میں حضرت

عثمانؓ نے انہیں اپنے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی تحقیقات کیلئے ایک جماعت

کے ساتھ مضر بھیجا۔ ۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں حضرت عمارؓ حضرت علیؓ کی

طرف سے میسرہ کے افسر تھے۔ جنگ صفین میں بھی حضرت علیؓ طرف سے

حصہ لیا۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: بتائیے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے شامی فوجوں سے لڑ رہے تھے کہ ایک شامی نے نیزے سے زخمی کر کے گرا دیا اور دوسرے نے سر کاٹ دیا۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی۔ حضرت علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور کوفہ میں دفن کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ حیاة الصحابہ)

سوال: حضرت عمار بن یاسرؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپؓ بائیس احادیث کے راوی ہیں اور آپؓ کا شمار راویان حدیث صحابہؓ کے طبقہ چہارم میں ہوتا ہے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت عمرو بن سراقہ (بدری صحابی / سابقون الاولون / مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن سراقہ کا تعلق قریش کے خاندان بنو عدی سے تھا اور وہ ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ بتائیے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: اسلام لانے پر قریش مکہ کے مظالم برداشت کرتے رہے اور بالآخر ۱۳ نبویؐ میں مدینہ ہجرت کر گئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبدالمعزؓ رانصاری کے مہمان بنے۔

(طبقات۔ بدر البدور۔ اصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتائیے حضرت عمروؓ بن سراقہ نے کن غزوات و سرایا میں حصہ لیا؟

جواب: وہ بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے اور بہت سے سرایا میں بھی شریک ہوئے۔ (المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عمروؓ بن سراقہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(طبقات۔ بدر البدور)

حضرت عمرو بن جہمؓ (سابقون الاولون/مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت عمرو بن جہمؓ قدیم الاسلام تھے اور اپنے ماں باپ اور بہن کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ بتائیے حضرت عمرو بن حارثؓ کب اسلام لائے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: یہ بھی ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت حبشہ اولیٰ کے بعد اور پھر ہجرت حبشہ دوم کرنے والوں میں ان کا نام بھی شامل ہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عمرو بن عبسہؓ (دین ابراہیمی کے پیرو رکھنے والے)

سوال: ابو نوح کینت تھی اور نام عمروؓ حسب نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام عبسہؓ بن عامر اور والدہ کا نام زملہ بنت وقیعہ تھا۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ حضرت عمرو بن عبسہؓ کے اختیانی (ماں جائے) بھائی تھے۔

(الانساب الاشراف۔ جمہرة الانساب۔ اسد الغابہ۔ متدرک)

سوال: حضرت عمرو بن عبسہؓ دین ابراہیمی کے پیرو کار تھے۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: نبوت کے چونتھے سال کے آغاز میں آپ نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ آپ کا تعلق بنو سلیم سے تھا۔ (اصابہ۔ چالیس جانات)

سوال: ”یا رسول اللہ! وہ قرآن مجھے بھی پڑھائیے (سکھائیے) جو آپ پر نازل ہوا ہے۔“ یہ الفاظ کن صحابی کے ہیں؟

جواب: مدینہ ہجرت کرنے کے بعد حضرت عمرو بن عبسہؓ کے۔ پھر انہوں نے آپ سے دین کی تعلیم سیکھی۔ (اصابہ۔ طبقات ابن سعد۔ صحیح مسلم)

سوال: غزوہ فتح مکہ کے بعد حضرت عمروؓ نے غزوہ طائفہ میں شرکت کی۔ حضورؐ نے

اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: محاصرے کے دوران آپؐ نے مسلمانوں سے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے گا اس کیلئے جنت میں ایک دروازہ کھل جائے گا۔“ حضورؐ کا ارشاد سن کر حضرت عمروؓ بن عبسہ نے یکے بعد دیگرے سولہ تیر چلائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمروؓ بن عبسہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؐ نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ آپؐ سے ۴۸ احادیث مروی ہیں۔ (اصابہ۔ مسند احمد۔ چالیس جاثا)

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص (بدری صحابی رکن سن صحابی)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے اس چھوٹے کا بھائی کا نام و نسب بتادیں جو اصحاب بدر میں شمار ہوتے ہیں؟

جواب: حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص۔ وہ قریش کے خاندان بنو زہرہ سے تھے۔

(اصحاب بدر۔ اصابہ۔ الہدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عمیرؓ نے کب اسلام قبول کیا اور کب مدینے کی طرف ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبوی کے وقت بہت چھوٹے تھے۔ ان کے دو بڑے بھائی سعدؓ اور عامرؓ سابقون الاولون میں سے تھے۔ حضرت عمیرؓ باشعور ہوئے تو انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ پھر اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی مدینہ ہجرت کر گئے۔ رسول اللہؐ نے انہیں حضرت عمرؓ بن معاذ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص ابھی رکن سن تھے کہ ۲ ہجری میں جنگ بدر ہوئی۔

بتائیے انہیں جنگ میں شرکت کی اجازت کیسے ملی؟

جواب: رسول اللہ نے انہیں فرمایا: ”بیٹے تمہاری عمر ابھی لڑنے کی نہیں۔ اس لئے تم لوگ اپنے باپوں کے ساتھ رہو۔“ وہ روتے لگے اور بار بار التجا کرنے لگے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے انہیں مجاہدین میں شامل کر لیا اور اپنے دست مبارک سے تلوار باندھی۔

سوال: حضرت عمیر بن ابی وقاص کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ بدر شروع ہوئی تو حضرت عمیر بن ابی وقاص تلوار چلاتے ہوئے مشرکین کی صفوں میں گھس گئے اور ادر تک جرات و شجاعت کا مظاہرہ کرتے رہے۔ اسی دوران نامور شہسوار عمرو بن عبدود نے حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ مشرکین کے کا یہ شہسوار ایک ہزار نوجوانوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔

سوال: حضرت مرشد بن ابی مرشد غنوی (بدری سابقون الاولون / مہاجر مدینہ) کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام کناز تھا جن کی کنیت ابی مرشد تھی۔ بنو مضر یا قیاس بن مکران سے تعلق تھا اور ان کا خاندان بنو ہاشم یا بنو مطلب کا حلیف تھا۔

سوال: بدری صحابی حضرت مرشد بن ابی مرشد سابقون الاولون میں سے ہیں۔ آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ہجرت کا حکم ملا تو دونوں باپ بیٹے مدینہ آگئے اور حضورؐ نے حضرت اوس بن

صامت انصاری کو حضرت مرثدؓ کا دینی بھائی بنایا۔

(استیعاب۔ سیرالصحابہ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت مرثدؓ بن ابی مرثدؓ نے اپنے اسیر مسلمان بھائیوں کیلئے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر آپ نے انہیں چھڑانے کے لئے بڑی تنگ و دوکی اور اس مقصد کیلئے کئی بار مکہ گئے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: غزوہ بدر میں حضرت مرثدؓ بیل نامی گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہؐ کے پہلو پہ پہلو رہے۔ آپ نے کن دوسرے غزوات میں شرکت کی؟

جواب: ۳ ہجری میں غزوہ احد میں بہادری کا جوہر دکھائے۔ (متدرک حاکم۔ طبقات۔ اصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت مرثدؓ بن ابی مرثدؓ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۴ ہجری میں بنو عضل اور بنو قارہ کی تعلیم کے لئے حضورؐ نے بچہ، آٹھ یا دس صحابہؓ کو حضرت مرثدؓ یا حضرت عاصمؓ بن ثابت کی امارت میں بھیجا۔ رجیع کے مقام پر بنو عضل اور بنو قارہ نے غداری کی اور دوسو تیر اندازوں سے حملہ کر دیا۔ بعض صحابہ جن میں حضرت مرثدؓ بھی تھے شہید ہو گئے اور بعض قید کر لئے گئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ الریح المختوم)

حضرت مسطحؓ بن اثاشہ (بدری صحابی/مہاجر مدینہ/سابقون الاولون)

سوال: مسطحؓ کے نام سے شہرت پانے والے صحابی کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: قریش کی شاخ بنو مطلب سے تعلق رکھنے والے اس صحابی کا اصل نام عوف بن اثاشہ تھا اور ان کا نسب عبدمناف پر رسول اللہؐ کے نسب سے جا ملتا ہے۔

کنیت ابو عباد یا ابو عبادہ یا ابو عبد اللہ بتائی گئی ہے۔ ان کی والدہ کا نام سلمی بنت ابورہم تھا جو امِ مطح کے نام سے مشہور ہوئیں۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سابقون الاولون کی جماعت کے فرد حضرت مطح نے ۱۳ نبوی میں مدینہ ہجرت کی۔ آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ بدر کے بعد دوسرے غزوات خصوصاً غزوہ ابنو مصطلق کا ذکر خاص طور پر ملتا ہے۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: واقعہ اُفک کے حوالے سے ہزا پانے والے صحابہ میں حضرت مطح بھی شامل تھے۔ بتائیے کیوں؟

جواب: واقعہ اُفک میں جب حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگی تو غلط فہمی کا شکار ہونے والے چند مسلمانوں میں حضرت مطح بھی تھے۔ انہوں نے گھبرا کر یہ واقعہ اپنی ماں امِ مطح سے بیان کیا۔ سورۃ نور کی آیات ۱۳ تا ۲۸ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین کی پاکبازی کا اعلان کیا تو حضور نے اسی سورۃ کی آیات ۱۳ تا ۲۱ کے مطابق تہمت لگانے والوں اور اس غلط فہمی کا شکار ہونے والوں پر حد جاری فرمائی۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت مطح کے خاندان کی کفالت کون نے سنبھالی کرتے تھے؟

جواب: ان کا خاندان غریب تھا چنانچہ حضرت ابو بکرؓ پورے خاندان کی کفالت کرتے تھے۔ سورۃ نور میں حضرت عائشہؓ کی برات کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھالی کہ حضرت مطح کی امداد نہیں کریں گے۔ اس پر سورۃ نور کی آیت ۲۲ نازل ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے اپنی قسم توڑ دی۔ (تفسیر ابن کثیر۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت مطح نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ۳۴ ہجری میں وفات پائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ دور علیؓ میں بھی موجود تھے اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے۔ ۳۷ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ یا ۶۸ برس تھی۔ (اصابہ۔ یرالصحابہ۔ مہاجرین۔ اسدالغابہ)

حضرت مسعود بن ربیع (بدری صحابی رسال بقون الاولون)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت مسعود بن ربیع کو قاری کیوں کہا جاتا ہے؟
جواب: ان کا تعلق بنی الہون بن خزیمہ کے قبیلہ قارہ سے تھا۔ ان کی کنیت ابو عمر تھی۔ والد کا نام ربیعہ بھی بتایا گیا ہے۔ (طبقات۔ اصحاب بڑے۔ یرالصحابہ۔ مہاجرین)
سوال: حضرت مسعود بن ربیع یا ربیعہ نے کب مدینہ ہجرت کی اور کس صحابی کو ان کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مکہ کے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا تو وہ بھی مدینے چلے گئے۔ مہاجرین و انصار کے درمیان مواخاۃ میں رسول اللہؐ نے انہیں حضرت عبید بن التیمان انصاری کا دینی بھائی بنایا۔ (اسدالغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بڑے۔ یرالصحابہ)
سوال: حضرت مسعود بن ربیع نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۳۰ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصحاب بڑے)

حضرت مجیح بن صالح (بدری صحابی رسال بقون الاولون رہمہاجر مدینہ)

سوال: غزوہ بدر کے پہلے شہید صحابی کا نام بتادیں؟
جواب: حضرت مجیح بن صالح۔ آپ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب۔ بدرالبدوور)

سوال: حضرت معجہؓ یمن کے رہنے والے تھے بتائیے آپ مکہ کیسے پہنچے اور کب

اسلام لائے؟

جواب: لیبیوں نے ان کے گاؤں پر حملہ کیا اور انہیں پکڑ کر مکہ لے آئے۔ حضرت عمر

فاروقؓ نے خرید کر آزاد کر دیا۔ صحابہ یقین اسلام میں شمار ہوتے ہیں۔

سوال: حضرت معجہؓ نے ۱۳ نبویؐ میں ہجرت کی اور غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

آپ نے کس طرح شہادت پائی؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ بدر کے موقع پر آپ نے صفوں سے آگے بڑھ کر دشمنوں کو

لکارا۔ قریش کے جنگجو عامر بن حضرمی کے ساتھ مقابلے میں شہید ہوئے۔ یہ

بھی روایات ہیں کہ لڑائی کے آغاز میں ہی انہیں اچانک کسی مشرک کا تیر لگا

اور شہید ہو گئے۔ (اسد الغابہ۔ بدر البدر۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

حضرت معتب بن عوفؓ (بدری صحابی رسال یقون الاولون رہا جرحہ و مدینہ)

سوال: حضرت معتب بن عوف بن خزاعہ سے تھے۔ بتائیے آپ کب ایمان لائے؟

جواب: آپ بنو خزوم کے حلیف بن کر مکہ میں رہتے تھے اور بعثت نبویؐ کے ابتدا

میں ہی اللہ اور اللہ کے نبیؐ پر ایمان لے آئے۔

(اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ طبقات۔ اصحاب بدر)

سوال: ۶ نبویؐ میں دوسری مرتبہ ہجرت حبشہ کرنے والوں میں حضرت معتب بن عوفؓ

بھی تھے۔ بتائیے آپ نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت نبویؐ سے کچھ عرصہ پہلے مکہ واپس آئے اور پھر رسول اللہؐ کے حکم سے

مدینہ ہجرت تھے کر گئے۔ رسول اللہؐ نے حضرت ثعلبہ بن حاطبؓ کو ان کا دینی بھائی

بنایا۔ (استیعاب۔ مہاجرین۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت معتبؓ بن عوف کی کنیت ابو عوف تھی۔ آپ کس نام سے مشہور تھے؟

جواب: اپنی والدہ کی نسبت سے ابن الحمراء کے نام سے مشہور تھے۔

(تاریخ طبری۔ بدر البدور۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت معتبؓ بن عوف نے کب وفات پائی؟

جواب: ۵۷ ہجری میں امیر معاویہؓ کے دور میں ۷۸ برس کے تھے کہ انتقال کر گئے۔

(تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت معمرؓ بن حارث (بدری صحابی / سابقون الاولون / مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت معمرؓ مہاجرین صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام حارث بن معمر تھا اور والدہ کا نام قتیلہ بنت مظعون تھا۔

والدین کا تعلق قریش کے خاندان بنو جمح سے تھا اور دونوں عم زاد تھے۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون حضرت معمرؓ کے ماموں تھے۔

(انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ اصحاب۔ مہاجرین صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت معمرؓ بن حارث مکہ کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتائیے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے گھرانے کے بہت سے افراد دعوت اسلام کے آغاز میں ہی اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے تھے۔ (اصحاب۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے حضرت معمرؓ بن حارث کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت حفصہؓ ان کی خالہ حضرت زینبؓ بنت مظعون کی بیٹی تھیں جو حضرت عمر فاروقؓ کی اہلیہ تھیں۔ اس طرح حضرت معمرؓ ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے

خالہ زاد بھائی ہوئے۔ (اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ سے حضرت معمر بن حارث کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ ان کے خالو تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے خالہ زاد بھائی۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت معمر بن حارث نے مدینہ ہجرت کی تو حضورؐ نے کس صحابی کو ان کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو حضرت معاذ بن عفراء انصاری کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔ (نیزت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت معمر بن حارث نے کن غزوات نبویؐ میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: آپ تمام غزوات نبویؐ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے اور مشرکین کے خلاف جہاد کیا۔ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔

(مغازی رسول۔ اصحاب بدر۔ سیر ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت مقداد بن عمرو (بدری / مہاجر حبشہ / مدینہ / حافظ صحابہ)

سوال: کنڈی اور حضری کہلانے والے صحابی کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ اور کنیت الاسود کے نام سے مشہور تھے۔ مقداد بن عمرو بہراوی، مقداد بن عمرو کنڈی، مقداد بن اسود کنڈی الحضرمی اور مقداد بن الاسود قرشی الزہری کے ناموں سے بھی جانے جاتے تھے۔ کیونکہ آباؤ اجداد کا

وطن بہراء تھا یا بنو قضاء کی شاخ بہراء کے قبیلے سے تھے۔ ان کے والد عمرو بن

ثعلبہ نے کنڈی خاتون سے شادی کی اور حضرت مقدادؓ اسی خاتون کے بطن سے

کنڈہ میں پیدا ہوئے اس لئے کنڈی اور حضری کہلائے۔ مکہ میں اسود بن

کنڈہ میں پیدا ہوئے اس لئے کنڈی اور حضری کہلائے۔ مکہ میں اسود بن

کنڈہ میں پیدا ہوئے اس لئے کنڈی اور حضری کہلائے۔ مکہ میں اسود بن

عبدالغوث قرشی الزہری کے حلیف اور متبھی تھے تو مقداد بن اسود قرشی الزہری مشہور ہو گئے۔ (انساب الاشراف۔ جمرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت مقداد بن الاسود نے کب اسلام قبول کیا اور کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: آپ قدیم الاسلام تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھے۔ حضور کے حکم پر دوسری ہجرت حبشہ کے 83 مسلمان مردوں میں شامل تھے۔ (اصابہ۔ یہ الصحابہ۔ مہاجر صحابہ)

سوال: حضرت مقداد بن الاسود نے کب مدینہ ہجرت کی اور کس کے ہاں قیام کیا؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ آپ حضور کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے مدینہ آ گئے تھے اور حضرت کلثوم بن الہدم کے ہاں ٹھہرے دوسری یہ کہ آپ کے بعد مدینے پہنچے۔ شوال ۱ ہجری میں دو سو مشرکین عکرمہ بن ابی جہل یا ابوسفیان کی قیادت میں مسلمانوں کی جاسوسی کیلئے مدینہ روانہ ہوئے۔ حضور کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت عبیدہ بن الحارث کی سرکردگی میں سات مجاہدین کو ان سے نبرہ آزما ہونے کیلئے بھیجا۔ حضرت مقداد اور حضرت عقبہ بن غزو ان بھی کسی بہانے سے مشرکین کے ساتھ ہو گئے تھے۔ مشرکین مسلمانوں سے لڑے بغیر واپس چلے گئے اور یہ دونوں صحابی موقع پا کر مسلمانوں میں شامل ہو کر مدینہ پہنچے۔ یہ واقعہ سزینہ رانیغ کے نام سے مشہور ہوا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے ابتدائی ایام میں حضرت مقداد مفلوک الحال تھے۔ بتائیے ان کی کفالت کس نے اپنے ذمہ لی؟

جواب: رسول اللہ نے حضرت مقداد اور دو دوسرے مہاجرین کی کفالت کا ذمہ لیا۔

(صحیح مسلم۔ تیس پروانے)

سوال: ۲ ہجری میں جنگ بدر سے پہلے حضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا تو حضرت مقدادؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؐ نے کہا: ”یا رسول اللہ! ہم وہ نہیں ہیں جو موسیٰؑ کی قوم کی طرح کہہ دیں، تو اور تیرا رب جا کر لڑے۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں چلیے جدھر آپؐ کو آپؐ کا رب حکم دے رہا ہے اس طرف چلئے۔ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے، اور جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ہم آپؐ کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے۔ واللہ جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کرتی ہے آپؐ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔“

سوال: جنگ بدر میں بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ گھوڑوں کے نام بتادیجئے؟

جواب: ایک گھوڑے کے سوار حضرت حارث بن سراقہ انصاری تھے اور دوسرے کے حضرت مقداد بن اسود۔ (اصیاب۔ عبدالغاب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے میدان بدر کے تنہا شہسوار اسلام کون تھے؟

جواب: حضرت مقداد بن الاسود۔ بدر پہنچ کر حضرت حارث بن سراقہ سے پانی پی رہے تھے کہ ایک مشرک خیاب بن العرق نے تاک کر نیزہ مارا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ میدان جنگ میں مشرکین کے ایک سوزہ پوش سواروں کے مقابلے میں صرف حضرت مقداد تنہا شہسوار تھے۔ وہ گھڑ سواری، تیز اندازی، نیزہ بازی اور شمشیر زنی میں اس قدر ماہر تھے کہ ایک ہزار بہادروں کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ جنگ بدر کے بعد جنگ احد، احزاب اور دوسرے مشہور غزوات میں

حصہ لیا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت مقداد بن الاسود اور کن اہم موقعوں پر رسول اللہ کے ساتھ رہے؟

جواب: ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۰ ہجری میں حضرت مقدادؓ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کیساتھ تھے۔ وہ حافظ قرآن تھے اور فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ (اعجاز القرآن۔ الہدایہ والنہایہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص نے مصر پر فوج کشی کی تو حضرت عمرؓ نے کن صحابہؓ کو ان کی مدد کیلئے بھیجا؟

جواب: چار افسروں حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت مقدادؓ بن عمرو، حضرت عبادہؓ بن صامت اور حضرت مسلمہؓ بن مخلد کی سربراہی میں چار ہزار سپاہی روانہ کئے اور انہیں لکھا کہ ایک ایک افسر ہزار ہزار سپاہی کے برابر ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت مقدادؓ نے اس سے پہلے جہاد شام (خصوصاً جنگ یرموک) میں بھی حصہ لیا تھا۔ (الہدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے حضرت مقداد بن عمرو (الاسود) نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ آخر عمر میں مدینہ کے قریب جرف میں مقیم ہو گئے تھے۔ وہیں ستر سال کی عمر میں ۳۳ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد رسالت میں حضرت مقداد بن عمرو کے کیا فرائض تھے؟

جواب: جو صحابہؓ مجرموں کی گردن مارنے پر مقرر تھے حضرت مقداد ان میں سے ایک تھے۔ وہ تجارت بھی کرتے رہے۔ (صحیح بخاری۔ تیس پر دانے)

سوال: بتائیے حضورؐ سے حضرت مقداد بن عمرو کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ نے اپنی چچا زاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے حضرت
مقدادؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ ان سے صرف ایک لڑکی کریمہ تھی۔

(اصابہ - استیعاب - اسد الغابہ - اصحابہ)

سوال: حضرت مقداد بن نباتہ قدیم الاسلام تھے اور حضرت ابوسلمہ کے بعد مدینہ ہجرت
کی حضرت مقداد بن اسود نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت مقداد بن اسود بھی سابقون الاولون میں سے ہیں۔ پہلے حبشہ ہجرت کی
اور کچھ عرصہ بعد واپس آئے اور ہجرت نبوی کے بعد مدینہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات - سیرت ابن اسحاق - مہاجرین)

حضرت نعیم الحجام (سابقون الاولون رہماجر مدینہ)

سوال: حضرت نعیم الحجام کا نسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق قریش کے خاندان بنو عدی سے تھا۔ والد عبد اللہ بن اسید بنو عدی
کے ایک خوشحال رئیس تھے۔ بنو عدی کے ذمے سفارت کاری کا شعبہ تھا۔ بنو

عدی کے لوگ ملکی معاملات کے لئے سفیر بنتے اور مفاخرت کے مقابلوں میں
مہارتی کام بھی کرتے تھے۔ ان لئے انہیں فصاحت اور زور تقریر میں خصوصی

مہارت حاصل کرنی پڑتی۔ (انساب الاشراف - حمیرۃ العرب - استیعاب - اصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت نعیم بن عبد اللہ الحجام کے لقب اسے کیوں مشہور ہوئے؟

جواب: ایک مرتبہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں نعیم کی نغمہ یعنی آواز سنی
ہے۔ لوگوں نے ان کو اسی وقت سے نعیم الحجام کہنا شروع کر دیا۔

(مسند ذک حاکم - یہ تیرے پر اسرار بندے)

سوال: حضرت نعیم کو اپنے والد سے کافی اثاثہ ملا۔ وہ سختی بھی تھے اور ہر دلعزیز بھی۔

آپ نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب: آپ سابقون الاولون میں سے تھے اور اس وقت ایمان لائے جب صرف نو دس افراد مسلمان ہوئے تھے۔
(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت نعیمؓ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: امام حاکم کے مطابق وہ پہلے حبشہ گئے لیکن دوسرے ارباب سیر کے مطابق انہوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا اور ۶ ہجری تک مکہ میں ہی مقیم رہے۔ پھر مدینہ چلے گئے۔
(مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: ”واللہ! اے عمرؓ تمہارے نفس نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ اگر تم محمدؐ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گے تو کیا بنی عبد مناف تمہیں زمین پر چلنے پھرنے کے لئے جیتا چھوڑ دیں گے؟“ یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضرت نعیمؓ انعام نے یہ الفاظ حضرت عمرؓ سے اس وقت کہے جب وہ حضورؐ کو قتل کرنے کے ارادے سے جا رہے تھے۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ کو کس نے بتایا تھا کہ ان کی بہن اور بہنوئی ایمان لائے ہیں؟

جواب: حضرت نعیمؓ انعام نے راستے میں ملاقات کر کے وقت انہیں یہ بات بتائی۔

(الفاروق۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: ”نعیمؓ تمہارا قبیلہ تمہارے حق میں میرے قبیلے سے بہتر تھا۔“ حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابی سے فرمائے؟

جواب: حضرت نعیمؓ انعام ۶ ہجری میں اپنے خاندان کے چالیس افراد کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آپؐ نے ان سے فرمایا تھا۔ حضرت نعیمؓ اپنے خاندان کے اور دوسرے بہت سے لوگوں کے کفیل تھے۔ جس کی بنا پر حضرت نعیمؓ کو

بہد منت مکہ میں روک رکھا تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت نعیمؓ سے فرمایا: ”میرے قبیلے نے تو مجھ کو وطن سے نکال دیا تھا لیکن تمہارے قبیلے نے تم کو وطن رائے نہ نکلنے دیا۔“ حضرت نعیمؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! آپؐ کی قوم آپؐ کے شرف ہجرت کا باعث بنی اور میری قوم اس سعادت کے حصول میں رکاوٹ بنی رہی۔“

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت نعیمؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: مدینے آنے کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں شام کے معرکوں میں حصہ لیا اور اجنادین کی لڑائی یا جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ ایک لڑکا امیرانیم اور ایک لڑکی امہ یادگار چھوڑی۔

(طبقات۔ استیعاب۔ فوج البلدان)

حضرت نوفل بن حارث (مہاجر مدینہ)

سوال: بتائیے خاندان بنو ہاشم کے حضرت ابو حارث نوفل بن حارث کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کے پچھا زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ غزیہ بنت قیس بنو قہر سے تھیں۔ حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ حضرت نوفلؓ کے بھی چچا تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ حضورؐ کے رشتہ دار)

سوال: حضورؐ نے حضرت عباسؓ کو حضرت نوفلؓ کا نواسی بھائی بنایا۔ بتائیے حضرت نوفلؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: غزوہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین میں شریک ہوئے۔ اس غزوے میں انہوں نے تین ہزار نیزے، حضور کی خدمت میں پیش کئے جو آپ نے مجاہدین میں تقسیم فرمائے۔ حضرت نوفل نے دور فاروقی میں انتقال فرمایا۔ حضرت عمر فاروق نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(مشترک حاکم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت یاسر بن عامر (سابقون الاولون رہنما جرمینہ)

سوال: حضرت یاسر کی کنیت ابو عامر تھی قحطانی النسل تھے اور یمن کے باشندے تھے۔ آپ مکہ کیسے پہنچے؟

جواب: ان کا ایک پیارا بھائی کہیں غائب ہو گیا۔ یاسر دوسرے دو بھائیوں مالک اور حارث کے ساتھ بعثت نبوی سے پینتالیس سال پہلے اس کی تلاش میں مکہ پہنچے۔ بھائی نہ ملا تو مالک اور حارث واپس چلے گئے۔ یاسر نے مکہ میں مستقل قیام کیا اور بنو مخزوم کے ایک رئیس ابو حذیفہ بن مغیرہ سے حلیفانہ تعلق قائم کر لیا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت یاسر کی شادی ابو حذیفہ کی لونڈی سمیہ بنت خباب سے ہوئی۔ یہ خاندان کب اسلام لایا؟

جواب: ابھی صرف تیس پنچیس افراد نے اسلام قبول کیا تھا کہ یہ دونوں میاں بیوی اپنے دو بیٹوں اور عبداللہ کے ساتھ اللہ اور رسول پر ایمان لے آئے۔

(طبقات۔ اسابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بنو مخزوم کے رئیس ان چاروں پر ظلم کرتے تو رسول اللہ کیا فرماتے؟

جواب: انہیں تپتی ریت پر لٹاتے اور لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں لٹا دیتے۔ رسول

اللہ کا ادھر سے گزر ہوتا تو آپ فرماتے: ”صبر کرو۔ اے آل یاسر! تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔“ کبھی فرماتے: ”صبر کرو۔ الہی آل یاسر کی مغفرت فرمادے اور تو نے ان کی مغفرت کرنی تو کی ہے؟“ (طبرانی، احمد بن حنبل۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت یاسر اور ان کی اہلیہ کس طرح شہید ہوئے؟

جواب: بنو مخزوم کے ساتھ ابو جہل بھی ان نفوس قدوسی کو اذیتیں دینے والوں میں شامل تھا۔ ابو جہل نے حضرت نسیہ کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ ان کے بیٹے حضرت عبداللہ اور خود انہیں بھی بڑھی ناکر شہید کیا گیا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

﴿چند دیگر سابقون الاولون مہاجرین﴾

سوال: حضرت ثمامہ بن عدی کا شمار مہاجرین اول میں ہوتا ہے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں مسلمان ہوئے ان کا نسب تعلق قریش سے تھا۔ (اصحاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت جعیل (جعال) قدیم الاسلام ہیں ان کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا نام جعیل یا جعال ہے۔ والد کا نام سراقہ اور قبیلہ غفار۔ بعض ضمیری، ثقیبی اور بنو سواد کے خاندان سے بھی بتاتے ہیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت جعیل بن سراقہ کے ایمان پر کس طرح اعتماد کا اظہار فرمایا؟

جواب: غزوہ بنو قریظہ میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی اور وہ کالے رنگ کی وجہ سے بھی بد صورت لگتے تھے۔ رسول اللہ نے ان کی تعریف فرما کر ان کے

ایمان پر اعتماد کا اظہار فرمایا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضورؐ نے حضرت عیسیٰؑ کو کب مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا؟

جواب: شعبان 6 ہجری میں بنو مصطلق کی طرف جہاد کے لیے روانہ ہوئے تو آپؐ نے انہیں مدینہ کا خلیفہ بنایا۔ (سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت حارث بن ابی ہالہ کب اسلام لائے؟ ان کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت حارث بن ابی ہالہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے پہلے شوہر سے تھے اور رسول اللہؐ کے ربیب تھے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں اور اس وقت تک چالیس لوگ اسلام لائے تھے۔ (سیرۃ النبی۔ اصابہ۔ اذواج مطہرات)

سوال: حضرت حارث بن ابی ہالہ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: جب بیت اللہ میں پہلی مرتبہ اعلانیہ نماز باجماعت ہوئی تو مشرکین نے ہنگامہ کر دیا۔ اس موقع پر حضرت حارث حضورؐ کو بچاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ اسلام کے پہلے شہید ہیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: اس قرشی سہمی صحابی کا نام بتا دیں جو قدیم الاسلام ہیں اور ان کے والد حکیم تھے؟

جواب: حضرت حارث بن حارث۔ وہ دوسری ہجرت حبشہ میں اپنے بھائیوں بشیر بن حارث اور معمر بن حارث کے ساتھ حبشہ بھی ہجرت کر گئے تھے۔

(اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حارث بن عبدی قدیم الاسلام تھے۔ بتائیے آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: انہوں نے بشیر بن حارث بن قیس کے ساتھ دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر حبشہ ہجرت کی۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حارث بن قیس نے کب رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟
 جواب: آپ نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر
 بیعت کا شرف حاصل کیا۔۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)
 سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت حارث بن قیس کن غزوات نبوی میں شریک
 ہوئے؟

جواب: آپ تمام غزوات نبوی میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے۔
 (مغازی رسول اللہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)
 سوال: بتائیے حضرت خباب بن الارت کے علاوہ کس دوسرے خباب نے اسلام قبول
 کیا؟

جواب: یہ مشہور صحابی حضرت عقبہ بن غزوان کے غلام تھے۔ اور اپنے مالک کے ساتھ
 ہی ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ اور اپنے آقا کے
 ساتھ ہی مدینہ ہجرت کر گئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ انساب)

سوال: حضرت خطاب بن حارث قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے کب اور کہاں ہجرت
 کی؟
 جواب: حاطب بن حارث کے بھائی تھے۔ اپنی بیوی کے ساتھ حبشہ کی دوسری ہجرت
 اور ان میں شرکت کی۔ (طبقات۔ انساب۔ استیعاب)

سوال: سابقوں الاولوں میں رقیس بن جابر بھی آتھے۔ آپ نے کب مدینے ہجرت
 کی؟

جواب: رسول اللہ کی اجازت سے حضرت رقیس بن جابر بھی مدینہ منورہ ہجرت کر
 گئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہ)

سوال: زبیر بن عبیہ قدیم الاسلام تھے۔ مشرکین کے مظالم سے نکل آ کر کہاں

ہجرت کر گئے؟

جواب: اپنے قبیلے غنم بن دودان کے ساتھ اپنے ہاں بچوں سمیت مدینہ ہجرت کی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت سالم بن ابی حذیفہ سابقون الاولون میں سے تھے، انہوں نے کب اور

کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت ابو سالم کے ساتھ مدینہ ہجرت کر کے قبا میں ٹھہرے۔ یہ ابی حذیفہ کے

منہ بولے بیٹے تھے۔ حضرت ابو حذیفہ نے اپنی بیٹی کی ان سے شادی کر دی۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت سالم بن ابی حذیفہ کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: آپ خوش الحان تھے اور زیادہ قرآن پاک یاد تھا۔ مسجد قبا کی امامت کے

فرائض سرانجام دیتے رہے۔

سوال: حضرت سعید بن رقیس قدیم الاسلام ہیں۔ وہ پہلے مہاجرین میں کس طرح شمار

ہوئے؟

جواب: بنو غنم بن دودان کے لوگوں میں سعید بن رقیس اور یزید بن رقیس نے ابتدائی

دور میں اسلام قبول کیا اور پھر ہجرت کا حکم ہونے پر اولین مہاجرین مدینہ میں

شامل ہوئے۔

سوال: حضرت سفیان بن معمر انصار میں سے تھے۔ بتائیں وہ مکہ میں کیوں رہتے

تھے؟

جواب: معمر نے انہیں اپنا مٹھی بنایا ہوا تھا اس لیے مکہ میں رہتے تھے۔ یہاں انہوں

نے حضرت حسن سے شادی کی۔ (طبقات۔ استیاب۔ سیر ابن اسحاق)

سوال: حضرت سفیان بن معمر نے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: اپنے دونوں بیٹوں اجابؓ بن سفیان اور جنادہؓ بن سفیان اور ایویٰ حبشہ کے علاوہ
 سب سے پہلے بیٹے شرییلؓ ابن حبشہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت
 عمرؓ کے زمانے میں انتقال فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)
 سوال: حضرت سکران بن عمرو قدام الاسلام تھے۔ ان کا ام المؤمنین حضرت سوڈہ سے
 کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت سکرانؓ ام المؤمنین سوڈہ کے پہلے شوہر تھے۔ دونوں میان بیوی دوسری
 ہجرت حبشہ میں حبشہ پہلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آئے اور مدینہ ہجرت
 سے پہلے ہی حضرت سکرانؓ کا انتقال ہو گا۔ بعد میں حضرت سوڈہ سے حضورؐ
 نے نکاح فرمایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ فیاء النبی۔ اہمات المؤمنین)
 سوال: حضرت سان بن ابی سان کب اسلام لانے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: یہ حضرت عکاشہ بن مھسن کے بھتیجے تھے اور ابو سان بن مھسن کے بیٹے تھے۔
 والد کے ساتھ ہی دعوت اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام لانے اور ان کے
 ساتھ ہی مدینہ ہجرت کی۔ (سیر الصحابہ۔ اصحابہ۔ اسد الغابہ)
 سوال: حضرت طلیب بن ازہر بھی سابقوں الاولوں میں سے تھے۔ یہ کہاں ہجرت کر
 گئے؟

جواب: اپنے بھائیوں مطلبؓ بن ازہر اور عبدالرحمنؓ بن ازہر کے ساتھ ہی اسلام لانے
 اور تینوں بھائی حبشہ ہجرت کر گئے۔ طلیبؓ بن ازہر اور عبدالرحمنؓ بن ابی وقاص
 سابقوں الاولوں میں سے تھے اور ایک روایت کے مطابق ایمان لانے والوں
 میں ان کا نمبر دسواں ہے۔ (سیر الصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن کثیر)
 سوال: بتائیے حضرت عامر بن ابی وقاص نے حبشہ کیوں ہجرت کی اور کب واپس
 آئے؟

جواب: ان کی والدہ نے ان کے مسلمان ہونے پر قسم کھالی کہ جب تک تائب نہ ہوں گے وہ نہ کھانا کھائیں گی نہ سایے میں بیٹھیں گی۔ ماں کی اس ضد کی وجہ سے دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شامل ہو کر حبشہ چلے گئے اور غزوہ خیبر کے مواقع پر حضرت جعفرؓ طیار کے ساتھ مدینہ واپس آئے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: کون سے صحابی حضورؐ کے مراسلات کی حفاظت کرتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن ارقم کی تحویل حضورؐ کے تمام مراسلات رہتے تھے اور وہ ان کی حفاظت کرتے۔
(اصابہ۔ استیعاب۔ فرامین نبوی)

سوال: حضرت عبید بن زید حبشی تھے اور وہ قدیم الاسلام تھے۔ بتائیے حضرت ام ایمنؓ سے ان کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضرت ام ایمنؓ کے شوہر تھے۔ شادی کے بعد حضرت خدیجہؓ نے اپنی کنیز ام ایمنؓ کو آزاد کر کے حضرت عبیدہؓ سے ان کی شادی کر دی تھی۔ یہ مدینے چلے گئے۔ حضرت ام ایمنؓ وہیں پیدا ہوئے۔ بیٹا ابھی چھوٹا ہی تھا کہ یہ انتقال کر گئے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ حضورؐ کے سیاہ قام رفقاء)

سوال: بتائیے مہاجرین حبشہ میں سب سے پہلے کس صحابی نے حبشہ میں وفات پائی؟

جواب: حضرت عدی بن نھلہ نے۔ یہ سابقون الاولون میں سے تھے اور دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شامل تھے۔ اس سفر میں ان کے بیٹے نعمان بن عدی بھی تھے۔
(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عروہ بن عبدالعزیٰ بنو عدی میں سے تھے۔ ہجرت حبشہ میں ان کے ساتھ خاندان کے دوسرے کون سے افراد تھے؟

جواب: حضرت عروہ بن عبدالعزیٰ، معز بن عبداللہ، عدی بن نھلہ، نعمان بن عدی،

عامر بن ربیعہ اور ان کی بیوی لیلیٰ قدیم الاسلام تھے اور دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شریک تھے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ مکی زندگی کے مسلمان) سوال: حضرت عمرو بن طریف اور حضرت طفیل بن عمرو کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ وہ کیسے مسلمان ہوئے؟

جواب: قبیلہ حدس سے تعلق رکھنے والے یہ دونوں صحابی باپ بیٹا تھے۔ بیٹا طفیل قبیلے کا رئیس اور تاجر تھا۔ دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مکہ آیا اور مسلمان ہو گیا۔ واپس جا کر باپ عمرو بن طریف اور بیوی کو اسلام کی دعوت دی تو وہ دونوں مسلمان ہو گئے۔ (سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت عمرو بن عثمان سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ہجرت حبشہ دوم میں مہاجرین کے ساتھ تھے اور پھر حضرت جعفر طیار کے ساتھ واپس آئے۔ حضرت عمر فاروق کے زمانے میں جنگ کادسیہ میں شہادت حاصل کی۔ (المغازی۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن عبسہ اہلہی قدیم الاسلام ہیں۔ بتائیں حضرت عمرو بن عوف اور عمرو بن محسن کب مسلمان ہوئے؟

جواب: یہ دونوں حضرات ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئے اور ہجرت نبوی کے وقت مدینہ آ گئے۔ (اصحاب سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت عقیف کندئ قدیم الاسلام ہیں لیکن انہوں نے اپنے اسلام کو ہجرت مدینہ تک چھپائے رکھا۔ حضرت عمرو بن ابی شریح کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عمرو بن ابی شریح بھی سابقون الاولون میں سے ہیں۔ پہلی ہجرت حبشہ کے بعد اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہجرت حبشہ دوم کے موقع پر مہاجرین میں

شامل تھے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان سابقون الاولون میں سے تھے۔ انہوں نے کیا مدینہ ہجرت کی؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ وہ آٹھویں مسلمان تھے۔ اسلام قبول کرنے پر ان کے بھائی عثمان بن عبید اللہ نے انہیں رسیوں سے باندھ کر مارا۔ یہ تجارت کرتے تھے۔ ہجرت نبوی کے بعد مکہ میں کاروباری مصروفیات ختم کرنے کے حضرت ابوبکر کے اہل خانہ کو ساتھ لے کر مدینہ آگئے اور حضرت اسعد بن زرارہ کے مہمان ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن جہم قدیم الاسلام تھے اور اپنے ماں باپ اور بہن کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ بتائیے حضرت عمرو بن جہم کب اسلام لائے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: یہ بھی ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت حبشہ اول کے بعد اور پھر ہجرت حبشہ دوم کرنے والوں میں ان کا نام بھی شامل ہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمر بن خطاب تو ہجرت حبشہ دوم کے بعد اسلام لائے۔ بتائیے عمرو بن جہم کب مسلمان ہوئے؟

جواب: مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی نے قدیم الاسلام کہا ہے۔ (نقوش)

سوال: حضرت عمیر بن رباب ہجرت حبشہ دوم سے پہلے مسلمان ہوئے اور پھر رسول اللہ کے حکم پر حبشہ چلے گئے۔ حضرت عیاش بن زہیر کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عیاش بن زہیر بھی ہجرت حبشہ سے پہلے اسلام لائے اور پھر دوسری

ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل ہونے والے صحابہ (طبقات - اصحاب)

سوال: حضرت فراس بن نصر بن حارث قدیم الاسلام تھے اور دوسری ہجرت حبشہ میں شامل ہوئے۔ بتائیے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت فراسؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں

شہادت پائی۔ (طبقات - اصحاب - استیعاب)

سوال: حضرت مالک بن ابی خولئ سابقوں الاولون میں سے تھے۔ انہوں نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضورؐ نے ہجرت مدینہ کا حکم دیا تو حضرت مالک بن ابی خولئ بھی اپنے بھائی خولئ بن ابی خولئ کے ساتھ مدینہ چلے گئے۔ یہ دونوں بھائی لاؤد فوت ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق - سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت مالک بن زمعہ سابقوں الاولون میں سے تھے۔ ان کا ام المؤمنین حضرت سوڈہ بنت زمعہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: یہ ام المؤمنین حضرت سوڈہ بنت زمعہ کے حقیقی بھائی تھے۔

(امہات المؤمنین - طبقات استیعاب)

سوال: حضرت مالک بن زمعہ اپنی اہلیہ عمرہ کے ساتھ دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضرت مالک کا حسب نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت مالک بن زمعہ کا تعلق قریش کے خاندان عامر بن لوئی سے تھا۔ والدہ

سموس بنت قیس انصار کے خاندان بنو نجار سے تھیں۔ بیوی عمیرہ یا عمرہ بنت

سعدی تھیں۔ (طبقات - اصحاب - سیر الصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت محرز بن نھلہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ سابقوں الاولون میں سے تھے اور اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔

(سیر الصحابہ - طبقات - اصحاب بدر - طبقات)

سوال: حضرت حاطب بن حارث سابقون الاولون میں سے تھے اور دوسری ہجرت جشہ کے قافلے میں شریک تھے۔ بتائیے ان کے بیٹے محمد بن حاطب کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: ہجرت جشہ دوم کے وقت محمد بن حاطب بچے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ قیام جشہ کے دوران پیدا ہوئے۔ اسلام کے بعد یہ پہلے بچے تھے جن کا نام محمد رکھا گیا۔ ان کی والدہ انہیں مدینہ میں حضور کی خدمت میں لائیں تو آپ نے محمد بن حاطب کے منہ میں لعاب دہن ڈالا۔ سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔

(سیرت ابن ہشام۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش ہجرت مدینہ سے پانچ برس قبل پیدا ہوئے۔ مدینہ کے ساتھ اسلام لانے۔ وہ کب جشہ گئے؟

جواب: انہوں نے اپنے والد اور دو چچاؤں کے ساتھ جشہ ہجرت کی اور پھر مدینہ آئے۔ حضرت عبداللہ نے غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ کو حضرت محمد کا وصی مقرر کیا تھا۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت حمیہ بن جزاء بن جزر قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے کب جشہ ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: وہ دوسری ہجرت جشہ کرنے والوں میں شامل تھے اور غزوہ مریسج کے موقع پر مدینہ آئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت مسعود بن القادری ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ بتائیے حضرت مسعود بن بیدہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: حضرت مسعود بن بیدہ قبیلہ اسلم کی شاخ بنو سہم کے ایک رئیس ابو تیم اوس کے غلام تھے۔ یہ رسول اللہ کے ہجرت مدینہ کے سفر کے دوران مسلمان ہوئے۔

قبا تک حضورؐ کے ساتھ گئے اور پھر قبیلے میں واپس آئے۔

سوال: حضرت معمرؓ بن ابی سرح حضرت ابو عبیدہؓ کے بہنوئی تھے۔ سابقون الاولون (ضیاء النبیؐ - نقوش - اسد الغابہ - مکی زندگی کے مسلمان)

میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہاں ہجرت کی اور کب واپس آئے؟
جواب: یہ دوسری مرتبہ ہجرت حبشہ کے لیے جانے والے قافلے میں شریک تھے۔ اور حبشہ سے مدینہ آئے اور حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری کے مہمان بنے۔

(طبقات - استیعاب - اصابہ - سیر الصحابہ)
سوال: حضرت مقدادؓ بن نباتہ قدیم الاسلام تھے اور حضرت ابو سلمہؓ کے بعد مدینہ ہجرت

کی حضرت مقدادؓ بن اسود نے کب اور کہاں ہجرت کی؟
جواب: حضرت مقدادؓ بن اسود بھی سابقون الاولون میں سے ہیں۔ پہلے حبشہ ہجرت کی اور کچھ عرصہ بعد واپس آئے اور ہجرت نبویؐ کے بعد مدینہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات - سیرت ابن اسحاق - مہاجرین)
سوال: حضرت نعمانؓ بن عدی اپنے والد عدیؓ بن نضله کے ساتھ ہی ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے اور پھر حبشہ کی دوسری ہجرت میں شامل ہوئے۔ بتائیے آپ کو وراثت کیسے منتقل ہوئی؟

جواب: ان کے والد حضرت عدیؓ بن نضله حبشہ میں ہی وفات پا گئے اور نعمانؓ بن عدی کو ان کی وراثت مل گئی اسلام میں حضرت نعمانؓ پہلے وارث تھے۔

(سیرت ابن ہشام - طبقات)
سوال: حضرت ہبارؓ بن سفیان قریش کی شاخ بنو مخزوم سے تھے اور سابقون الاولون میں شامل ہوئے۔ بتائیے انہوں نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت ہبارؓ بن سفیان نے دو مرتبہ ہجرت کی۔ ۶ نبویؐ میں وہ حبشہ جانے

والے مسلمانوں میں شامل تھے اور پھر ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ حضورؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں ان صحابہ کو حصہ دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت ہبار بن سفیان نے غزوہ خیبر کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: ایک روایت کے مطابق فتح مکہ کے بعد جنگ موتہ میں شہید ہوئے جبکہ بعض سیرت نگاروں نے انہیں اجنادین کی جنگ میں شہید ہونے والوں میں شامل کیا ہے۔
(سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت یزید بن قیس کا حسب نسب بتادیں؟ وہ کب مسلمان ہوئے تھے؟

جواب: بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بن غنم بن دودان کے چشم و چراغ تھے۔ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش ان کی چچازاد بہن تھیں۔ ہجرت نبوی سے کئی سال پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ہجرت کا حکم ملنے پر مدینہ چلے گئے۔

(مہاجرین۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ المغازی)

﴿مہاجرین حبشہ﴾ (پہلی ہجرت حبشہ)

حضرات ابو حذیفہ بن عتبہ، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد، ابوسبرہ، حاطب بن عمرو، زبیر بن العوام، سہیل بن بیضاء، عثمان بن مظعون، عبدالرحمن بن عمر (بعض نے یہ نام شامل نہیں کیا)، عامر بن ربیعہ، عثمان غنی، معصب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پہلی ہجرت حبشہ کے چند صحابہ:

حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد

(بدری صحابی / سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ”الہی! اس کی قبر کو وسیع اور روشن کر، اس کو نور سے بھر دے۔ اپنے اس بندے کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما۔“ بتائیے ۴ ہجری جمادی الآخر کے شروع میں وفات پانے والے کس صحابی کے لئے حضورؐ نے یہ دعا فرمائی تھی؟

جواب: حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کے لئے۔ جن کا تعلق قریش کے قبیلے بنو مخزوم سے تھا۔ (الانساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن عبدالاسد کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بہن تھیں۔ اس طرح وہ حضورؐ کی چھوٹی بہن کی بہن تھیں۔ حضرت ابوسلمہ حضورؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

سوال: حضرت عبداللہ بن عبدالاسد سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں پناہ گزین ہونے سے پہلے حضرت عبداللہ بن عبدالاسد اسلام لائے تھے۔ اس وقت صرف دس افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ امہات المؤمنین۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت عبداللہ بن الاسد نے پہلی مرتبہ ۵ نبوی میں حبشہ ہجرت کی۔ بتائیے وہ کب واپس آئے؟

جواب: پہلی ہجرت حبشہ میں گیارہ مردہ اور چار عورتیں تھیں۔ اس قافلے میں حضرت

ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد اور ان کی اہلیہ حضرت ام سلمہؓ بھی شامل تھیں۔ تین ماہ بعد اہل مکہ کے مسلمان ہونے کی خبر ملی تو یہ میاں بیوی بھی اور بیچ ۲۲ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مکہ واپس آ گئے اور جناب ابوطالب کے ہاں پناہ لی۔ (سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ ازواج مطہرات۔ امہات المؤمنین)

سوال: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام سلمہؓ بھی تھے۔ وہ کب مکہ واپس آئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں ۸۳ مردوں اور ۲۰ خواتین کے قافلے میں شامل ہو کر یہ دونوں میاں بیوی حبشہ چلے گئے۔ کئی سال بعد مکہ واپس آئے اور پھر حضورؐ کے اجازت سے مدینہ ہجرت کی۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوسلمہؓ نے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ام سلمہؓ نے مدینہ ہجرت کی۔ (سیرت ابن اسحاق۔ صحیح بخاری۔ ازواج مطہرات)

سوال: بتائیے حضرت ابوسلمہؓ عبداللہ بن عبدالاسد نے مکہ سے مدینہ کنس طرح ہجرت کی؟

جواب: ۱۲ نبوی میں کفار کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت ام سلمہؓ اور اپنے بچے سلمہؓ کو اونٹ پر سوار کرایا اور نکیل پکڑ کر نود پیدا مدینہ کی طرف چل پڑے۔ حضرت ام سلمہؓ کے قبیلے بنو مغیرہ کو پتہ چلا تو انہوں نے اونٹ کو گھیر لیا اور حضرت ام سلمہؓ کو زبردستی اپنے ساتھ لے چلے۔ اتنے میں ابوسلمہؓ کے خاندان بنو عبدالاسد کے لوگ آ پہنچے۔ انہوں نے حضرت ام سلمہؓ سے ان کا بچہ چھین لیا۔ اس طرح حضرت ابوسلمہؓ بیوی اور بچے کے بغیر مدینے پہنچے۔

(انساب الاشراف۔ ازواج مطہرات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ابوسلمہؓ کی اہلیہ ام سلمہؓ کس طرح مدینہ پہنچیں؟

جواب: حضرت ام سلمہؓ کو شوہر اور بچے کی جدائی کا بے حد صدمہ تھا۔ وہ صبح کے وقت گھر سے غلٹیں اور سارا دن ایک اٹلیے اٹح پر بیٹھ کر گزریہ وزادی کرتی رہتیں۔ ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ ایک دن بنو مغیرہ کے ایک رحم دل اور بااثر شخص نے انہیں اسی حال میں دیکھا تو اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کر کے سمجھایا۔ لوگوں کو رحم آ گیا اور حضرت ام سلمہؓ کو مدینے جانے کی اجازت دے دی۔

(انساب الاشراف۔ ازواج مطہرات۔ امہا المؤمنین)

سوال: بتائیے حضرت ام سلمہؓ نے کس کے ساتھ مدینے ہجرت کی؟

جواب: بنو عبدالاسد نے واقع کی اطلاع ملنے پر سلمہؓ کو بھی اپنی ماں کے پاس بھیج دیا۔ حضرت ام سلمہؓ بچے کو ساتھ لے کر مدینے روانہ ہو گئیں۔ راستے میں تنگ کے مقام پر عثمان بن طلحہؓ نے (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) انہوں نے ماں بیٹے کو تنہا دیکھ کر اونٹ کی ٹکیل پکڑی اور مدینے لے چلے۔ قبائلیہ تو حضرت ابوسلمہؓ وہیں مقیم تھے۔ ان دونوں کو ان کے حوالے کر کے عثمان بن طلحہؓ واپس مکہ آ گئے۔ حضرت ام سلمہؓ نے اس نیکی کو ہمیشہ یاد رکھا۔

(الہدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت ابوسلمہؓ نے قبائلیہ قبیلہ عمرو بن عوف کے ہاں قیام کیا تھا۔ بتائیے مدینے میں انہیں کس کا زینہ بھائی بنایا گیا؟

جواب: حضورؐ نے حضرت ابوخیثمہ انصاریؓ سے ان کی مؤاخات کرا دی اور ان کی رہائش کے لئے ایک قطعہ زمین بھی دیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اصحابہ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدالاسد جنگ احد میں کس

طرح زخمی ہوئے؟

جواب: وہ غزوہٴ احد میں مردانہ وار لڑ رہے تھے کہ ایک مشرک ابواسامہ جحمی نے زہر میں بجا ہوا تیرا مارا جو ان کے بازو میں لگا۔ وہ شدید زخمی ہو گئے۔ ایک ماہ کے علاج کے بعد زخم بظاہر ٹھیک ہو گیا لیکن زہر اندر ہی اندر کام کرتا رہا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے سیریہ ابوسلمہ یا سیریہ قطن کب اور کیوں پیش آیا؟

جواب: ۳ ہجری کے آخر میں جبل قطن کے دامن میں آباد بنو اسد بن خزیمہ کے سردار طلحہ اور سلمہ (یا اسد بن خویلد) نے اپنے قبیلے ساتھ مدینہ پر حملے کی تیاری شروع کر دی۔ رسول اللہ کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت ابوسلمہ عبداللہ کو ایک سو پچاس سواروں کے ساتھ ان کا سدباب کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ ابو سلمہ نے خاموشی سے سفر کرتے ہوئے اچانک بنو اسد پر حملہ کر دیا۔ وہ یکم محرم ۴ ہجری میں حملہ آور ہوئے اور ۲۹ دن کے بعد کامیاب واپس لوٹے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد نے کب وفات پائی اور اپنے پیچھے کن لوگوں کو سوگوار چھوڑا؟

جواب: سیریہ قطن سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد جنگ احد میں لگنے والا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔ علاج کے باوجود زخم بگڑتا گیا اور آپ ۴ ہجری جمادی الآخر میں انتقال فرما گئے۔ نزع کی کیفیت طاری تھی تو حضور تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھیں بند کیں۔ حضرت ابوسلمہ نے اہلیہ کے علاوہ دو لڑکے سلمہ اور عمر اور دو لڑکیاں درّہ اور زینبؓ سوگوار چھوڑیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ ازواج مطہرات۔ امہات المؤمنین)

حضرت پیشم بن عتبہ (ابو حذیفہ)

(بدری صحابی رسال بقون الاولون رہا جرحہ حبشہ و مدینہ)

سوال: عتبہ بن ربیعہ قریش کے رئیسوں میں سے تھا اور حضور کا بدترین دشمن۔ اس کے

کس بیٹے کو صحابی رسول ہونے کی سعادت نصیب ہوئی؟

جواب: حضرت پیشم بن عتبہ کو جو ابو حذیفہ کی کنیت سے مشہور تھے۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو حذیفہ پیشم بن عتبہ کے اسلام قبول کرنے پر والد نے ان کے

ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: رسول اللہ کی بعثت کے وقت حضرت پیشم بن عتبہ تیس بتیس سال کے تھے۔

انہوں نے دعوت حق پر لبیک کہتے ہوئے اپنی بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل

سمیت اسلام قبول کر لیا۔ عتبہ بن ربیعہ نے ناز و غم میں پلے بیٹے اور بہو سے

قطع تعلق کر لیا۔ (طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو حذیفہ پیشم نے کب حبشہ کی طرف ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: ۵ نبوی میں گیارہ مردوں اور چار خواتین پر مشتمل حبشہ ہجرت کرنے والے

قافلے میں حضرت ابو حذیفہ پیشم اور ان کی اہلیہ بھی شامل تھے۔ دو تین ماہ بعد

انہیں خبر ملی کہ قریش مکہ اور رسول اللہ کے درمیان تعلقات بہتر ہو گئے ہیں۔ وہ

سب مہاجرین یا ان میں سے کچھ واپس آ گئے۔ مکہ کے قریب پہنچنے پر معلوم

ہوا کہ خبر غلط تھی۔ فیصلہ کیا گیا کہ کسی کی پناہ لے لیں۔ چنانچہ حضرت ابو

حذیفہ پیشم اور ان کی اہلیہ نے امیہ بن خلف کی پناہ لی۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت ابو حذیفہ یشم نے ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ ہجرت کی۔ آپ مدینہ کب پہنچے؟

جواب: آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ کئی سال تک حبشہ میں رہے۔ وہیں ان کے بیٹے محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوئے۔ یہ لوگ ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر حضور کے حکم پر مدینہ ہجرت کر گئے۔ حضرت عباد بن بشر کے مہمان اور دینی بھائی بنے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو حذیفہ یشم نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتائیے غزوہ بدر میں انہیں کن عزیزوں کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: ان کا باپ عتبہ بن ربیعہ بھائی ولید اور بہن ہند بنت عتبہ کے علاوہ دوسرے عزیز واقارب بھی تھے۔ عتبہ حضرت حمزہ کے ہاتھوں مارا گیا۔

(زوالعاد۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ابو حذیفہ یشم کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں جنگ یمامہ میں ۵۴ برس کی عمر میں شہید ہوئے۔ تین بیویوں سہلہ، شمیمہ اور آمنہ کے علاوہ دو بیٹے محمد اور عاصم اپنے پیچھے چھوڑے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انساب الاشراف)

حضرت ابو سبرہ بن ابی رہم (بدری صحابی مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت ابو سبرہ کا نام و نسب بیان کریں؟

جواب: آپ کی کنیت ابو سبرہ تھی اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ والد مشہور صحابی حضرت ابی رہم بن عبد العزی تھے۔ ولحدہ کا نام برہ تھا۔

(انساب الاشراف۔ جہرہ انساب العرب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ابوہریرہؓ کا رسول اللہؐ سے کیا رشتہ تھا؟ اور اس کا نسب کیا ہے؟

جواب: ابوہریرہؓ رسول اللہؐ کے چھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ برہہ حضرت عبدالمطلبؐ کی بیٹی اور حضورؐ کی چھوپھی تھی۔ وہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے پہلے شوہر تھے۔

حضرت ابو سلمہؓ کے اخیالی بھائی بھی تھے۔

(انسب الاشراف - اشیعاب - سیر الصحابہ - مہاجرین)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ اور ان کی اہلیہ کب ایمان لائے؟

جواب: ان کی اہلیہ حضرت ام کلثومؓ، خطیب قریش اور رئیس سہیل بن عمرو کی بیٹی تھیں۔ دونوں میاں بیوی نے دعوت اسلام کے آغاز میں اسلام قبول کیا۔

(انسب الاشراف - اشیعاب - سیر الصحابہ - اصابت طبقات)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ بن ابی رہم نے حبشہ کی طرف کب ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر ہجرت میں حضورؐ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ تین ماہ بعد واپس آئے اور انھیں جن شریعت کی پناہ حاصل کی۔

(طبقات - تاریخ طبری - الہدایہ والنہایہ - سیرت برور عالم)

سوال: بتائیے حضرت ابوہریرہؓ اور ان کی اہلیہ نے دوسری مرتبہ کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: انہوں نے دوسری مرتبہ حبشہ ہجرت کر گئے۔ بعض سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ حضرت ام کلثومؓ پہلی ہجرت حبشہ کے موقع پر شوہر کے ساتھ نہیں تھیں۔

(طبقات - سیرت ابن ہشام - رحمة اللعالمین - سیرة المصطفیٰ)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ بن ابی رہم کب مدینے تشریف لے گئے؟

جواب: چھ سات سال حبشہ میں گزارنے کے بعد وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ واپس آ گئے۔ رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو یہ میاں بیوی بھی مدینہ چلے گئے۔ (تاریخ طبری۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ۔ اصابت)

سوال: حضرت ابوسبرہؓ مدینہ میں حضرت منذرؓ بن محمد انصاری کے مہمان بنے۔ حضورؐ نے انہیں کس کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد رسول اللہؐ نے مواخات قائم کی تو انہیں حضرت سلمہؓ بن سلامہ انصاری کا بھائی بنایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت سرور عالم)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہمؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے علاوہ دوسرے تمام غزوات نبوی میں بھی وہ رسول اللہؐ کے ساتھ شامل رہے۔ (الغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہمؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد آپؐ مکہ آ گئے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں مکہ میں ہی ان کا انتقال ہوا۔ (اصابت۔ سیر الصحابہ۔ یہ تیرے پر اسرار بندے)

حضرت حاطبؓ بن عمرو (بدری صحابی سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتائیے آپ نے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہؐ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی آپ اپنے دو بھائیوں حضرت سکرانؓ بن عمرو اور حضرت سلیطؓ بن عمرو کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو کا تعلق قریش کے کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنو عامر بن لوئی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے عامری قرشی کہلائے۔ ان کی والدہ اسماء بھی اسی قبیلے سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ حمزہ انساب العرب۔ استیعاب)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو نے پہلی مرتبہ کب حبشہ ہجرت کی اور واپس آ کر کس کی پناہ حاصل کی؟

جواب: انہوں نے ۵ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ تقریباً دو ماہ بعد قریش کے بارے میں مصالحت کی خبر سننے پر واپس آ گئے لیکن مکہ کے قریب آ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ وہ اپنے خاندان کے ایک رئیس حویطب بن عبدالعزیٰ کی پناہ لے کر مکہ میں آ گئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

سوال: ۶ نبوی میں حضرت حاطب بن عمرو نے دوبارہ حبشہ ہجرت کی آپ واپس کب آئے؟

جواب: آپ سات آٹھ سال تک حبشہ میں مقیم رہنے کے بعد غزوہ بدر سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ سے مدینہ آ گئے اور حضرت رفاعہ بن عبدالمذر النزاری کے مہمان بنے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصحاب۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: وہ بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کرنے کے بعد جنگ احد میں بھی شریک ہوئے۔ (اصحاب۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت سہیل بن بیضاء (سابقوں الاؤلون) مہاجر حبشہ مدینہ بدری صحابی) سوال: حضرت سہیل بن بیضاء کی کنیت ابو موسیٰ تھی۔ بتائیے ان کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: ان کے والد کا نام وہب تھا اور والدہ کا بیضاء بنت جحدم۔ اسی نسبت سے مشہور ہوئے۔ قریش کے خاندان بنو فہر بن مالک میں سے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو موسیٰ سہیلؓ دعوت اسلام کے ابتدائی دنوں میں ایمان لے آئے۔ مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر آپ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ چلے گئے اور کئی سال وہاں گزارنے کے بعد وہاں سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت سہیلؓ بن بیضاء نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتائیے غزوہ تبوک کے موقع پر انہیں کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: تبوک کے سفر کے دوران رسول اللہؐ نے خود انہیں اپنی سواری پر بیٹھا لیا تھا۔ (مسند رک حاکم۔ سوشیدائی)

سوال: بتائیے حضرت سہیلؓ بن بیضاء نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے چند دن بعد مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کس صحابی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی؟

جواب: آپؐ نے حضرت سہیلؓ بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔

(صحیح مسلم۔ سوشیدائی)

حضرت عثمانؓ بن مظعون (بدری بہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو السائب کنیت تھی۔ حضورؐ نے تین مرتبہ جھک کر میت کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ وہ خوش قسمت صحابی کون تھے؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن مظعون۔ ان کی وفات حضرت ام العلاء انصاریہؓ کے گھر ہوئی تھی۔ حضور شریفؐ لے گئے۔ بوسہ دیا اور فرمایا: ”ابو السائب! میں تم سے جدا

ہوتا ہوں۔ تم دنیا سے اس طرح ترخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر اس سے آلودہ نہ ہونے پایا۔“
(سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے مسلمانوں کے قبرستانِ جنت البقیع میں شب سے پہلے کون دفن ہوا؟
جواب: حضرت عثمان بن مظعونؓ۔ ان کی تدفین کے بعد حضورؐ نے ان کے سر ہانے ایک پتھر نصب کر کے فرمایا: ”آج سے میں بقیع کو مسلمانوں کا قبرستان قرار دیتا ہوں۔ آئندہ جو مسلمان مدینہ میں فوت ہوگا۔ وہ یہیں دفن کیا جائے گا۔“

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)
سوال: حضرت عثمانؓ بن مظعون قریش کے خاندان بنو نج سے تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ابتدائے اسلام میں ہی جبکہ ابھی صرف تیرہ افراد مسلمان ہوئے تھے کہ وہ چار دوسرے صحابہؓ کے ساتھ رسول اللہؐ پر ایمان لے آئے۔

(سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اصحاب)
سوال: بتائیے پہلی ہجرت حبشہ میں بارہ مرد اور چار خواتین کے قافلے کا امیر کون تھا؟ یہ لوگ کب واپس آئے؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن مظعون اس قافلے کے امیر تھے۔ تین مہینے بعد نہاجرین کو خبر ملی کہ قریش نے رسول اللہؐ کی مخالفت ترک کر دی ہے۔ مکہ کے قریب پہنچے پر معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ کسی نہ کسی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون نے بنو مخزوم کے رئیس ولید بن مغیرہ کے ہاں پناہ لی۔ لیکن چند دن بعد حرم میں جا کر اعلان کر دیا کہ میں کسی کی پناہ میں نہیں رہنا چاہتا۔ بس میں صرف اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے دوسری ہجرت حبشہ میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کے ساتھ خاندان کے کون سے افراد تھے؟

جواب: ۸۳ مردوں اور ۲۰ خواتین کے اس قافلے میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کے علاوہ ان کے کم سن بیٹے سائب اور دو بھائی قدامہؓ بن مظعون اور عبداللہؓ بن مظعون بھی شامل تھے۔ (طبقات - سیرۃ ابن ہشام - استیعاب)

سوال: حضرت عثمانؓ بن مظعون کب اور کیسے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے؟

جواب: حبشہ میں چار پانچ سال گزر گئے تو انہیں حضورؐ کی ہجرت مدینہ کی اطلاع ملی۔ ۳۳ مرد اور آٹھ خواتین جن میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کا خاندان بھی تھا پہلے مکہ پہنچے اور پھر چند دن کے بعد مدینہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات - سیرۃ ابن ہشام - سیر الصحابہ)

سوال: مدینہ میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کہاں ٹھہرے اور حضورؐ نے کس کو ان کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپ پہلے عبداللہؓ بن سلمہ عجلانی کے مکان میں ٹھہرے پھر حضورؐ نے انہیں اور ان کے بھائیوں کو مکانات کی تعمیر کیلئے قطععات زمین دیئے اور چند ماہ بعد حضرت ابوالہشیمؓ بن التیہان انصاری کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(طبقات - سیرۃ النبیؐ - اسد الغابہ - استیعاب)

سوال: حضرت عثمانؓ بن مظعون نے جنگ بدر میں دا شجاعت دی۔ بتائیے آپ کب فوت ہوئے؟

جواب: جنگ بدر سے واپس آئے تو بیمار ہو گئے۔ علالت کا سلسلہ طویل ہو گیا اور ۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کی زوجہ حضرت خولہ بنت حکیم رشتے میں حضورؐ کی خالہ تھیں۔ حضرت سائبؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ ان کے بطن

سے تھے۔ (مسند احمد بن حنبل - طبقات - اصحاب)

حضرت عامرؓ بن ربیعہ عنزی / عدوی (بدری صحابی مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو عبد اللہ کنیت اور عامر نام تھا۔ بتائیے آپ کو عدوی کیوں کہتے تھے؟

جواب: آپ کے والد کا نام ربیعہ بن کعب تھا۔ ان کا خاندان بنو عدی کا حلیف تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے والد خطاب بن نفیل عدوی نے حضرت عامر کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ (اناب الاشراف، استیعاب، اسد الغابہ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عامرؓ ابن ربیعہ اور ان کی اہلیہ لیلیٰؓ بنت ابی حمزہ ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: ۵ نبوی میں پہلی مرتبہ حبشہ گئے۔ پھر مکہ واپس آئے تو عاص بن وائل سہمی کی پناہ میں رہے۔ مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ چلے گئے۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر آپ کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات، اسد الغابہ، اصحاب، مہاجرین)

سوال: بتائیے سب سے پہلے کس مسلمان خاتون کو ہجرت مدینہ کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عامرؓ بن ربیعہ کی اہلیہ حضرت لیلیٰؓ بنت حمزہ کو۔ (طبقات، سوشیڈائی)

سوال: حضرت عامرؓ نے عہد رسالت کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ بدر سے لے کر غزوہ تبوک تک رسول اللہ کے ہمراہ رہے۔ کئی چھوٹی مہمات میں بھی شریک ہوئے۔ (طبقات، اسد الغابہ، مسند احمد بن حنبل)

سوال: خلفائے راشدین کے دور میں حضرت عامرؓ بن ربیعہ کو کیا خاص مقام حاصل رہا؟ اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ خلفاء راشدین کے زمانے میں بھی اکابر صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت عمرؓ چند دوسرے صحابہؓ کے ساتھ انہیں بھی بیت المقدس لے گئے تھے۔ اور پھر حضرت عثمانؓ کو اپنا جانشین بنا کر حج پر گئے تو حضرت عامرؓ بن ربیعہ ساتھ تھے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چند دن بعد وفات پائی۔ (طبقات، اصبا، سیر الصحابہ)

﴿دوسری ہجرت حبشہ﴾

حضرات ابوحنظیفہ بن عتبہ، ابو احمد بن حبش، ابوسبرہ، ابو عبیدہ بن الجراح، ابو لکیبہ یسار، ابوقیس بن حارث، ابوالرؤم، ابوسلمہ عبدالاسد، اسود بن نوفل، اربد بن حمیر، بشر بن حارث، تمیم بن حارث، تیبہ بن عثمان، جعفر بن ابی طالب، جناہ بن سفیان، جہم بن قیس، جبار بن سفیان، حارث بن خالد، حجاج بن حارث، حارث بن حارث، حاطب بن عمرو، حاطب بن حارث، حمیس بن حذافہ، خالد بن سعید خزیمہ بن جہم، خالد بن حزام، خالد بن سفیان، خطاب بن حارث، سائب بن عثمان، سعید بن حارث، سعد بن حارث، سعد بن ربیع، سعد بن خولہ، سعد بن عبدقیس، سعید بن عمرو، سہیل بن بیضا، سلمہ بن ہشام، سکران بن عمرو، سفیان بن معمر، سلطیہ بن عمرو، سویط بن سعد، شجاع بن وہب، شرجیل بن حسنہ، شماس بن عثمان، طلیب بن عمیر، عثمان غنی، عامر بن ابی وقاص، عبداللہ بن حبش، عتبہ بن غزوان، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن مظعون، عبداللہ بن حبش، عبداللہ بن مسعود، عامر بن ربیعہ، عثمان بن مظعون، عبداللہ بن محزمہ، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن سہیل، عتبہ بن مسعود، عیاش بن ابی ربیعہ، عیاض بن زہیر، عمرو بن عثمان، عبداللہ بن سفیان، عبداللہ بن حذافہ، عمیر بن ریاب، عمرو بن حارث، عثمان بن عبدغنم، عمرو بن سعید، عمرو بن امیہ، عمرو بن جہم، عروہ بن عبدالعزیٰ، عبداللہ بن شہاب، عدی بن نصلہ، عمرو بن ابی سرح، فراس بن نضر، قدامہ بن مظعون، قیس بن حذافہ، قیس بن عبداللہ، محمد بن حاطب، مقداد بن عمرو، مقب بن عوف، معمر بن حارث، معقیب بن ابی فاطمہ، معمر بن عبداللہ، مطلب بن ازہر، حمیہ بن جز، مالک بن زمعہ، نعمان بن عدی، ہباز بن سفیان، ہشام بن ابوحنظیفہ، ہشام بن عاص بن وائل، یزید بن زمعہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم

حضرت ابو احمد بن جحش (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ شاعر)

سوال: بتائیں کس صحابی نے فتح مکہ کے دن اپنے مکان کا مطالبہ کر دیا تھا؟
 جواب: حضرت ابو احمد بن جحش نے۔ انہوں نے مدینہ ہجرت کی تو ابوسفیان نے ان کا مکان بیچ ڈالا تھا۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے سب کے سامنے اپنے مکان کا مطالبہ کر دیا۔ ابوسفیان ان کے خسر تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)
 سوال: حضرت ابو احمد بن جحش اپنے مکان کے مطالبے سے کس طرح دستبردار ہوئے؟

جواب: رسول اللہ نے حضرت عثمان غنیؓ کے ذریعے انہیں چپکے سے کہلا بھیجا کہ تم اس مکان کو چھوڑو اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں محل ملے گا۔ اس کے بعد انہوں نے زندگی بھر مکان کا مطالبہ نہیں کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتائیں حضورؐ کے کون سے پھوپھی زاد بھائی نابینا تھے؟ وہ کب اسلام لائے؟
 جواب: حضرت ابو احمد بن جحش رسول اللہ کی پھوپھی حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ نابینا تھے مگر کے کی دادیوں میں اکیلے گھوم پھر لیتے تھے۔ بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں اسلام لائے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت ابو احمد بن جحش کا تعلق قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے تھا۔ بتائیے آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے حضورؐ کے حکم پر مدینہ ہجرت کی اور حضرت بشیر بن عبدالمذہر کے ہاں قیام کیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ حضرت عاصم بن ثابت کے مہمان بنے۔ (حیاء الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

حضرت ابو فکیہہ یسارؓ (مہاجر حبشہ بزرگ صحابی سابقون الاولون)

سوال: بتائیے ابو فکیہہ یسار زدیؓ کون تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: قریش کے خاندان عبدالدار کے غلام تھے۔ اسلام لانے پر ان کا آقامیہ بن خلف ان پر بے پناہ ظلم و ستم کرتا۔ ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ امیہ ہجرتی ریت پر پیٹ کے بل لٹا کر وزنی پتھر رکھ دیتا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: ”میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جو سب کا خالق و مالک ہے اور جو سب کو روزی دیتا ہے۔“ یہ الفاظ کون سے صحابی فرماتے تھے؟

جواب: امیہ بن خلف کا بیٹا صفوان حضرت ابو فکیہہ یسار زدی سے کہتا کہ کیا میرا باپ تیرا رب نہیں تو آپ یہ جواب دیتے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت ابو فکیہہؓ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آزادی کے باوجود مشرکین ظلم کرتے تو آپ ۶ نبوی میں حضورؐ کے حکم پر دوسرے صحابہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ غزوہ بدر کے کچھ عرصہ پہلے انتقال فرما گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

حضرت ابو قیسؓ بن حارث (سابقون الاولون مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو قیسؓ بن حارث نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے والد حارث بن قیس دشمنان اسلام میں سے تھے لیکن حضرت ابو قیسؓ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت ابو قیسؓ بن حارث نے پہلے ۶ نبویؐ میں حبشہ اور پھر غزوہ احد سے پہلے مدینہ ہجرت کی۔ بتائیے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ احد کے بعد ہونے والے تمام غزوات نبویؐ میں وہ رسول اللہ کے ہمراہ رہے۔ (مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: باپ حارث بن قیس قرآن حکیم کا مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ لیکن بیٹے کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔ بیٹے کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: قریش کے خاندان بنو سہم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ابو قیسؓ بن حارث تھے۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: ۶ ہجری میں حضرت ابو قیسؓ نے حبشہ ہجرت کی۔ آپ کب مدینے آئے اور کن غزوات نبویؐ میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ احد سے پہلے مدینہ آئے اور تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے۔ (مغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت ابو قیسؓ بن حارث کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ سلسلہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت ابوالروم (منصور) بن عمیر (سابقون الاذون) مہاجر حبشہ و مدینہ

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیر کے کون سے بھائی جنگ احد میں ان کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت ابوالروم (منصور) بن عمیر۔ وہ قریش کے خاندان بنی عبدالدار سے تھے اور دعوت اسلام کے ابتدائی مہین برسوں میں مسلمان ہوئے تھے۔

(اسابہ۔ اسد الغابہ۔ مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ابو الروم بن عیمر نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: وہ ۶ نبوی میں حبشہ جانے والے دوسرے قافلے میں شامل تھے اور پھر غزوہ احد سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ منورہ آئے۔ (استیاب۔ حیرة ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

حضرت اسود بن نوفل (سابقون الاولون) مہاجر حبشہ و مدینہ

سوال: بتائیے ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے کون سے بھتیجے سے سابقون الاولون کی جماعت میں شامل تھے؟

جواب: حضرت اسود بن نوفل۔ آپ قریش کے خاندان بن اسد بن عبد اسرہ سے تھے۔ والدہ کا نام فریہ بنت عدی تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت اسود بن نوفل نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ چلے گئے اور پھر ہجرت نبوی کے بعد مدینہ آئے۔ (مہاجرین۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت اربد بن حمیر (سابقون الاولون) مہاجر حبشہ و مدینہ بدری صحابی

سوال: بدری صحابی حضرت اربد بن حمیر کا حسب و نسب بتادیں؟ انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ان کی کنیت ابو خشقی اور قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے تھے۔ ۶ نبوی میں پہلے حبشہ اور پھر مکہ آ کر مدینہ ہجرت کر گئے۔ (اصحاب بدر۔ مہاجرین۔ حیرة ابن اسحاق)

حضرت تمیم بن حارث (سابقون الاولون) مہاجر حبشہ و مدینہ

سوال: قریش کی شاخ بن سہم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت تمیم بن حارث اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ بتائیے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کی اور کئی سال بعد مدینہ واپس آئے۔

(مہاجرین۔ اسم الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت تمیم بن حارث کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: انہوں نے دور صدیقی میں شام میں لڑی جانے والی جنگ اجنادین میں

شہادت پائی۔ جنگ یرموک میں بھی شہید ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

(طبقات۔ اصحاب۔ صحیح مسو اصحاب)

حضرت جعفر طیار ہاشمی (مہاجر حبشہ و مدینہ رسالتون الاولون)

سوال: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں سب سے پہلے تلاوت کلام پاک کرنے

والے صحابی کا نام و نسب بتادیتے؟

جواب: حضرت جعفر طیار آپ حضرت ابوطالب کے بیٹے، حضرت علیؑ کے حقیقی بھائی

اور رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کا لقب طیار اور کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

(تاریخ طبری۔ اسم الغابہ۔ انساب الاشراف۔ حضور کے رشتہ دار)

سوال: بتائیے حضرت جعفر طیار کب اسلام لائے اور کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: آپ تبلیغ اسلام کے ابتدائی دور میں حضورؐ کے دار ارقم میں پناہ لینے سے پہلے

ایمان لائے۔ مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر رسول اللہؐ کے حکم پر ۶ ہجری

میں اپنی اہلیہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ اس طرح وہ مہاجرین حبشہ کے

دوسرے قافلے میں شامل تھے۔ بعض مؤرخین کے مطابق حضورؐ نے ان کے

ہاتھ نجاشی کو خط بھی بھیجا تھا۔ (اصحاب۔ اسم الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت جعفر طیار کو حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں قرآن پڑھنے کا موقع

کس طرح ملا؟

جواب: حبشہ ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو واپس لانے کے لئے قریش مکہ نے ایک وفد حبشہ بھیجا۔ اس وفد میں عمرو بن العاص بھی تھے جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ انہوں نے نجاشی سے کہا کہ یہ لوگ آپ کے پیغمبر عیسیٰ ابن مریمؑ کو نہیں مانتے اور ان کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتے۔ نجاشی نے بھرے دہار میں مسلمان مہاجرین سے پوچھا تو حضرت جعفر طیارؓ نے کہا کہ ہمارے نبیؐ نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی طرف سے ایک روح اور ایک کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے پاک دامن مریمؑ پر القاء کیا تھا۔ انہوں نے سورۃ مریم کی آیات تلاوت کیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ کی پر جوش تقریر سن کر شاہ حبشہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: شاہ حبشہ نجاشی نے زمین پر سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا: ”خدا کی قسم تم نے عیسیٰ ابن مریمؑ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے۔ وہ اس تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں ہے۔“ پھر اس نے مسلمانوں سے کہا: ”جاؤ تمہیں میرے ملک میں ہر طرح کی امان ہے۔ جو تمہیں تنگ کرے گا اس سے جرمانہ لیا جائے گا۔ اگر مجھے پہاڑ کے برابر بھی سونا ملے، تو میں اس کے عوض تم پر ادنیٰ سی زیادتی بھی گوارا نہیں کر سکتا۔“

(سیر الصحابہ۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت جعفر طیارؓ کب اور کیسے حبشہ سے واپس آئے؟

جواب: ۶ ہجری کے آخر میں غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت جعفر طیارؓ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ مدینہ آئے۔ رسول اللہؐ اس وقت خیبر میں تھے اور خیبر فتح ہو چکا تھا۔ تمام مرد اپنے اہل و عیال کو مدینہ چھوڑ کر خیبر پہنچے اور حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ (الہدایہ والتبایہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ نے خیبر میں حضرت جعفر طیارؓ کی آمد پر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے ان کو گلے لگا کر ان کی پیشانی کو چوما اور فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ مجھ کو خیبر کی فتح کی زیادہ خوشی ہے یا جعفرؓ کے آنے کی۔“ حضور نے سب کو خیبر کے مال غنیمت سے حصہ دیا۔ (طبقات - سوشیائی)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ عمرۃ القضاء میں حضور کے ساتھ تھے واپسی پر آپ نے کس بیٹی کو حضرت جعفرؓ کے حوالے کیا؟

جواب: حضرت حمزہ کی یتیم بیٹی امامہ چچا چچایا بھائی بھائی کہتی ہوئی حضور کی طرف دوڑی آئی۔ حضرت علیؓ نے اسے اٹھالیا اور پھر حضرت فاطمہؓ کے حوالے کر دیا۔ حضرت جعفرؓ نے کہا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اس لئے میرا اس پر زیادہ حق ہے۔ حضرت زید بن حارثہ نے کہا کہ حمزہ میرے مواخاتی بھائی تھے اس لئے میرا زیادہ حق ہے۔ حضور نے فیصلہ دیا کہ حضرت جعفرؓ کے گھر میں امامہ کی خالہ ہے اور خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے۔ اس لئے جعفرؓ کا سب سے زیادہ حق ہے۔ چنانچہ حضرت جعفرؓ امامہ کو اپنے گھر لے آئے۔

(صحیح بخاری - سوشیائی)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟ یہ جنگ کیوں لڑی گئی؟

جواب: جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ نے ہجری میں امراء سلاطین کے نام دعوت اسلام کے خط بھیجے تو حضرت حارث بن عمیر ازدی کو بھرنی کے حاکم کے پاس بھیجا۔ انہیں موتہ کے مقام پر بلقاء کے رئیس شرییل بن عمرو غسانی نے شہید کر دیا۔ حضور نے ان کی شہادت کا بدلہ لینے کے لئے حضرت زید بن حارثہ کی سرکردگی میں تین ہزار مجاہدین کا جو لشکر روانہ فرمایا اس میں حضرت جعفرؓ بھی تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفرؓ لشکر کے امیر ہوں

گئے۔ وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت جعفرؓ تیروں، تلواروں اور برچھیوں کی بارش میں زخم پر زخم کھاتے بہادری سے لڑتے رہے۔ آخر دشمنوں نے انہیں گھیر کر شہید کر دیا۔ حضور کو وحی کے ذریعے یہ منظر دکھایا دیا گیا تھا۔

(صحیح بخاری۔ الہدایہ والنہایہ۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے سب سے پہلے کس صحابی نے اپنی سواری کے جانور کی کوچیں راہ حق میں کاٹی تھیں؟

جواب: حضرت جعفر طیارؓ پرچم اسلام سنبھالتے ہی اپنے گھوڑے سے کود گئے اور اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں پھر رومی دشمن کی صنوں میں گھس گئے اور دیوانہ وار لڑنا شروع کر دیا۔

(الہدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ سہیڈائی)

سوال: رسول اللہؐ نے مسجد نبویؐ میں صحابہ سے جنگ موتہ کا منظر بیان فرمایا اور کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے اپنے تینوں جانوروں کی شہادت پر فرمایا: ”یہ میرے بھائی، میرے مونس اور میرے بلیں تھے۔“ آپؐ حضرت جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس اور ان کے بچوں کو دلاسا دیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ جعفرؓ کے بچوں کے لئے کھانا تیار کریں۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ الہدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت جعفرؓ کی غریب نوازی پر حضورؐ انہیں ابو المساکین کہا کرتے تھے۔ بتائیے آپ کا لقب طیار کیوں پڑا؟

جواب: ان کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفرؓ کو کئے ہوئے بازوؤں کے عوض دو نئے بازو دیئے ہیں جن سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے

اکبرؓ ان کے پھوپھی زاد بھائی۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت حارثؓ بن خالد اور ان کی اہلیہ حضرت ریطہؓ بنت حارث سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتائیے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور کئی سال تک حبشہ میں رہے۔ وہیں چار بچے موسیٰ، عائشہ، نذیب اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ ان کے سب سے بڑے بیٹے ابراہیم تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ ہیرت ابن اسحاق۔ بخاری)

سوال: بتائیے حضرت حارثؓ بن خالد کب اور کیسے مدینہ آئے؟

جواب: ایک روایت کے مطابق ان کی اہلیہ حضرت ریطہؓ اور چار بچے حبشہ ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ دوسری روایت ہے کہ ہجرت نبوی کے کچھ عرصے بعد وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر حبشہ سے مدینہ روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک جگہ زہریلا پانی پینے سے ان کی اہلیہ اور چاروں بچے انتقال کر گئے۔ وہ خود بچ گئے اور اکیلے مدینہ آئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت حجاجؓ بن حارث (سابقون الاولون) رہا جرحہ حبشہ و مدینہ

سوال: حضرت حجاجؓ بن حارث قریش کے خاندان بنی سہم سے تھے۔ بتائیے انہوں نے کب حبشہ اور مدینہ ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھی۔ کئی برس حبشہ میں گزارنے کے بعد غزوہ احد میں پہلے مدینہ آئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ ہیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت حجاجؓ بن حارث غزوہ احد اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں لڑی جانے والی اجنادین کی لڑائی میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(اسد الغابہ - فتوح البلدان - فتوح الشام - اصحاب)

حضرت حارث بن حارث

سوال: اس قرشی سہمی صحابی کا نام بتادیں جو قدیم الاسلام ہیں اور ان کے والد حکیم تھے؟

جواب: حضرت حارث بن حارث۔ وہ دوسری ہجرت حبشہ میں اپنے بھائیوں بشیر بن حارث اور معمر بن حارث کے ساتھ حبشہ بھی ہجرت کر گئے تھے۔

(اسد الغابہ - مہاجرین - سیر الصحابہ)

حضرت حاطب بن حارث (سابقون الاؤلون) مہاجر حبشہ

سوال: حضرت حاطب بن حارث سابقون الاؤلون میں سے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام حارث بن معمر تھا اور والدہ کا نام قتیلہ بنت مظعون۔ ان کا تعلق قریش کی شاخ بنو نجیح سے تھا۔ (اسد الغابہ - مہاجرین - طبقات - سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت حاطب بن حارث کب حبشہ گئے اور کب واپس آئے؟

جواب: ۶ نبوی میں اپنی اہلیہ فاطمہؓ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ دو بچے محمدؓ اور حارثؓ وہیں پیدا ہوئے۔ حضرت حاطبؓ حبشہ میں انتقال کر گئے۔ حضرت فاطمہؓ بنت مجمل نے ہجرت میں بچوں کے ساتھ مدینہ آئیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت حاطبؓ کے دونوں بچے ہجرت حبشہ سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔

(اصحاب - سیر الصحابہ - مہاجرین)

حضرت خمیسؓ بن حذافہ (بدری صحابی)

سوال: حضرت خمیسؓ بن حذافہ کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ ان کا شجرہ نسب کیا ہے؟

جواب: قریش کے خاندان بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے اور شجرہ نسب میں خمیس بن

حذافہ بن قیس بن عدی بن سہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ام المؤمنین

حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ کا پہلا نکاح انہی سے ہوا تھا۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ امہ المؤمنین)

سوال: حضرت خمیسؓ نے بعثت کے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ نے مشرکین

کے ہاتھوں تک آ کر کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت خمیسؓ ہجرت ثانیہ میں حبشہ چلے گئے اور چند سال بعد ہجرت مدینہ سے

پہلے مکہ واپس آئے۔ پھر حضورؐ کے حکم سے دوبارہ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری نے انہیں مہمان ٹھہرایا۔ پھر حضورؐ نے

حضرت ابی بھسؓ بن جبیر کا دینی بھائی بنا دیا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب۔ سیدنا)

سوال: بتائیے حضرت خمیسؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب شہادت پائی؟

جواب: غزوہ بدر کے بعد آپؓ ۳ ہجری میں غزوہ احد میں شریک ہوئے اور والہانہ

جوش سے لڑے۔ شدید زخمی ہونے کی وجہ سے کچھ عرصے کے بعد فوت

ہو گئے۔ حضورؐ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمانؓ بن مظعون کے پہلو

میں جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ کوئی اولاد نہیں تھی۔

(طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ امہات المؤمنین)

حضرت سائبؓ بن حارث (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سائبؓ بن حارث قریش کے خاندان بنو سہم سے تھے۔ بتائیے وہ کب

سوال: مسلمان ہوئے اور کہاں ہجرت کی؟
 جواب: وہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے اور کئی سال بعد مدینہ واپس آئے۔ (اسابہ۔ ہیرت ابن ہشام۔ مہاجرین)

سوال: بتائیے حضرت سائب بن حارث نے کب شہادت کا رتبہ حاصل کیا؟
 جواب: ان کی شہادت کے بارے میں دو روایات ہیں ایک یہ کہ وہ ۸ ہجری میں غزوہ طائف میں شہید ہوئے۔ دوسری یہ کہ وہ دور فاروقی میں رومیوں کے خلاف لڑی جانے والی جنگ نخل میں شہید ہوئے۔ (امایہ۔ طبقات۔ اہتیباب۔ اسد الغابہ)

حضرت سائب بن عثمان ^{رحمہ} (بدری صحابی / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سائب بن عثمان کا تعلق قریش کے خاندان بنو نج سے تھا۔ والد اور والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: والد کا پورا نام عثمان بن مظعون بن ضعیب تھا۔ والدہ کا نام اخولہ بنت حکیم جو کہ بنو سلیم سے تھیں۔ (حیاء صحابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت سائب بن عثمان کے والد اور والدہ نے حبشہ کو ہجرت کی۔ بتائیے اس وقت حضرت سائب کہاں تھے؟

جواب: حضرت سائب اپنے والدین کے ساتھ یمن میں نبی اسلام لائے۔ والدین نے پہلی مرتبہ حبشہ ہجرت کی تو اپنے بیٹے اور بیٹی کو مکہ میں چھوڑ گئے۔

(طبقات۔ اہتیباب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت سائب نے پہلی مرتبہ کب اور کہاں ہجرت کی؟
 جواب: ۶ نبوی میں جب دوسری مرتبہ مسلمانوں نے حبشہ ہجرت کی تو حضرت سائب

بھی اپنے والدین کے ساتھ تھے۔ (طبقات۔ یرواحیہ۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت سائبؓ نے مدینہ کب ہجرت کی اور اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟

جواب: آپؓ ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے یا بعد میں مکہ آگئے اور پھر اپنے والدین کے ساتھ انیس برس کی عمر میں مدینہ ہجرت کر گئے۔

(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ یرواحیہ)

سوال: بتائیے مدینہ منورہ میں حضرت سائبؓ کی رہائش کا انتظام کہاں ہوا؟

جواب: اس خاندان کو ہجرت کے وقت حضرت عبداللہ بن سلمہ عجلانی نے اپنا مہمان بنایا۔ پھر حضورؐ نے ان کے والد اور چچاؤں کو مکانات کی تعمیر کے لئے زمین دے دی۔ ہجرت کے چھ ساتویں مہینے مہاجرین و انصار میں مؤاخات ہوئی تو حضورؐ نے انہیں حضرت حارثہ بن سراقہ انصاری کا دینی بھائی بنا دیا۔

(سیرۃ النبی۔ رحمۃ اللعالمین۔ استیعاب۔ اصحابہ)

سوال: غزوہ بدر میں حضرت سائبؓ نے اپنے والد حضرت عثمانؓ کے ساتھ شرکت کی تھی۔ بتائیے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت سائبؓ نے غزوہ ہند، احزاب اور دوسرے تمام معرکوں میں حصہ لیا۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ یرواحیہ)

سوال: بتائیے حضرت سائبؓ نے کب اور کہاں شہادت پائی۔ اس وقت ان کی عمر کیا تھی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں سیلہ کذاب کے خلاف یمامہ میں لڑی جانے والی جنگ میں شدید زخمی ہوئے اور چند دن بعد شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر تیس سال تھی۔ (تاریخ طبری۔ استیعاب۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت سعید بن حارث (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سعید بن حارث سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام حارث بن قیس اور والدہ کا نام صفیہ بنت عبد عمرو تھا۔ قریش کے خاندان بنی سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت سعید بن حارث نے ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کی۔ بتائیے آپ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: رومیوں کے خلاف شام میں لڑی جانے والی جنگ یرموک میں حضرت سعید بن حارث نے شہادت پائی۔ (طبقات۔ تین صحابہ)

حضرت سعد بن خولہ

(بدری رضاحب الشجرہ سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سعد بن خولہ عجمی نژاد تھے یا یمنی مگر مکہ میں مقیم تھے۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا خاندان بنو عامر بن لوی کا حلیف تھا۔ وہ اسلام کے ابتدائی دور میں سولہ یا سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعد بن خولہ بیعت رضوان میں بھی شامل ہوئے۔ آپ نے کب ہجرت کی تھی؟

جواب: پہلے ۶ نبوی میں حبشہ گئے۔ کئی سال بعد مکہ واپس آئے اور پھر مدینہ ہجرت کر کے پہلے حضرت کلثوم بن ہدم کے مہمان بنے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن خولہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۱۰ ہجری میں جیتہ الوداع کے موقع پر مکہ میں ۳۳ سال کی عمر میں مکہ میں وفات پانگے۔ (طبقات۔ اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت سعید بن عمرو (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سعید بن عمرو حضرت بشر بن حارث کے بھائی تھے۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: بتوہم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت سعید بن عمرو دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن عمرو نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ جانے والے دوسرے قافلے میں شامل ہوئے اور کئی سال حبشہ میں گزارنے کے بعد مدینہ آئے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصحاب۔ صحابہ۔ مہاجرین)

حضرت سکران بن عمرو (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت سکران بن عمرو قدیم الاسلام تھے۔ ان کا ام المؤمنین حضرت سوڈہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت سکران ام المؤمنین سوڈہ کے پہلے شوہر تھے۔ دونوں میاں بیوی دوسری ہجرت حبشہ میں حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آئے اور مدینہ ہجرت سے پہلے ہی حضرت سکران کا انتقال ہو گا۔ بعد میں حضرت سوڈہ سے حضور نے نکاح فرمایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ نیا۔ النبی۔ اہبات المؤمنین)

حضرت سفیان بن معمر (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت سفیان بن معمر انصار میں سے تھے۔ بتائیں وہ مکہ میں کیوں رہے

سوال: حضرت سفیان بن عمرو نے انہیں اپنا منگلی بنایا ہوا تھا اس لیے مکہ میں رہتے تھے۔ یہاں انہوں نے حضرت حسنہ سے شادی کی۔ (طبقات۔ استیعاب۔ حیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت سفیان بن عمرو نے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: اپنے دونوں بیٹوں جابر بن سفیان اور جنادہ بن سفیان اور نبویہ حسنہ کے علاوہ سوتیلے بیٹے شرییل بن جنید کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں انتقال فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اساب۔ سیر الصحابہ)

حضرت شماس بن عثمان مخزومی (بدری صحابی رہبر جہشہ)

سوال: حضرت شماس کا اصل نام عثمان تھا۔ آپ کو شماس کیوں کہتے تھے؟

جواب: شماس کے معنی ہیں رخ تاباں۔ چونکہ اللہ نے آپ کو حسن و جمال سے نوازا تھا اس لیے لوگ آپ کو عثمان کی بجائے شماس کہنے لگے۔ (اصابہ۔ آمد الغابہ۔ رحمت دارین کے سوشیڈائی)

سوال: حضرت شماس کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجئے؟ آپ کی پرورش کس نے کی؟

جواب: آپ کے والد کا نام بھی عثمان تھا اور والدہ کا نام صفیہ بنت ربیعہ۔ والد عثمان بن ثرید کا تعلق مخزومی قریش سے تھا اور وہ ربیعہ بن عبد شمس کا داماد تھا۔ والد بچپن میں فوت ہو گئے تو ماموں عتبہ بن ربیعہ نے پرورش کی۔ (اصابہ۔ آمد الغابہ۔ رحمت دارین کے سوشیڈائی)

سوال: بتائیے حضرت شماس کب اسلام لائے؟ اور آپ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبویؐ کے ابتدائی دور میں حضرت شماس اور ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت ربیعہ اسلام لائیں۔ مشرکین کے مظالم سے بھگ آ کر حبشہ ہجرت کی اور

پھر ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے مکہ آگئے۔ پھر حضورؐ کے حکم سے ماں بیٹا مدینہ چلے گئے اور ذوالحجرتین (یعنی دو ہجرتوں والے) کہلائے۔

(اصابہ، طبقات، زادالعاد)

سوال: مدینہ منورہ میں حضرت شام کن صحابیؓ کے مہمان بنے اور حضورؐ نے آپؓ کا دینی بھائی کے بنایا؟

جواب: حضرت شامؓ مبشر بن عبدالمذر انصاری کے مہمان بنے اور بعد میں حضورؐ نے غمیل الماکہ حضرت حظلہؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(طبقات، سیرت ابن ہشام، زادالعاد)

سوال: حضرت شامؓ جنگ بدر میں بڑی بہادری سے لڑے۔ جنگ احد میں آپؓ نے حضورؐ کی کس طرح حفاظت کی؟

جواب: بعض دوسرے صحابہؓ کی طرح وہ بھی جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑے اور خود کو حضورؐ کیلئے ڈھال بنا لیا۔ کفار کا ہر وار اپنے جسم پر لیتے یہاں تک کہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔

(طبقات، زادالعاد، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ)

سوال: حضرت شامؓ نے ایک بیٹا عبداللہ اور ایک بیٹی ام حبیب یادگار چھوڑی۔ بتائیے آپؓ کی زندگی کے آخری لمحات کیسے گزرے؟

آپؓ شدید زخمی حالت میں ملے۔ ابھی سانس باقی تھی۔ حضورؐ نے مدینے لے جا کر علاج کا حکم دیا۔ حضرت ام سلمہؓ خرمیہ نے تیمارداری کی۔ لیکن ایک رات اور ایک دن زندہ رہ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ حضورؐ کے حکم سے میت میدان احد میں لائی گئی اور انہی خون آلود کپڑوں میں شہدائے احد کے ساتھ دفن کیا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(مسئلہ شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا، سیرت النبیؐ، اصابہ، طبقات)

طلیب بن عمیر (بذری صحابی رہا جر حبشہ)

سوال: بتائیے حضورؐ کے کس پھوپھی زاد بھائی نے شان رسالت میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر ایک مشرک کو مارا تھا؟

جواب: حضرت تلیب بن عمیر نے۔ ایک دن بنو سہم کے ایک مشرک عوف بن صبرہ نے حضورؐ کی شان میں گستاخی کی تو حضرت تلیب اونٹ کے گلے کی ایک ہڈی اٹھا کر اس پر پل پڑے اور اسے مار مار کر لہو بہان کر دیا۔

(طبقات۔ اندالغاب۔ یہ خیرے پر اسرار بندے)

سوال: حضرت تلیبؓ تبلیغ حق کے ابتدائی تین برسوں میں ایمان لائے۔ ان کا سلسلہ نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق بنی عبد بن قصی سے تھا۔ والد عمیر بن وہب جبکہ والدہ کا نام حضرت اروی بنت عبدالمطلب تھا۔ وہ رسول اللہؐ کی سگی پھوپھی تھیں۔

(طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت تلیب بن عمیر کا لقب ابوعدی تھا۔ بتائیے آپ نے اور آپ کی والدہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت تلیب اور ان کی والدہ دونوں بعثت نبوی کے تیسویں اور چھتیسویں مہینوں کے دوران کسی وقت دارالم میں اسلام لائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت اروی نے ۶ نبوی کے بعد اسلام قبول کیا۔

(طبقات۔ اندالغاب۔ استیعاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ”بہترین شخص جس کی امداد و اعانت تجھے کرنا چاہیے وہ یہی تمہارے ماموں زاو بھائی ہیں۔ اگر عورتیں بھی مردوں کے سے کام کر سکتیں تو ہم خود اس کی حمایت کیا کرتیں۔“ بتائیے یہ الفاظ کس کے ہیں؟

جواب: یہ الفاظ حضورؐ کی پھوپھی حضرت ارویؓ نے اپنے بیٹے حضرت طلیبؓ بن عمیر سے کہے تھے۔ (طبقات - استیعاب - مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت طلیبؓ نے ایک مشرک ابو عزیز بن داری کو کیوں مارا تھا؟

جواب: مشرکین نے ابو عزیز کو اس بات پر رضا مند کر لیا تھا کہ وہ موقع پا کر رسول اللہؐ کو زد و کوب کرے۔ حضرت طلیبؓ کو اس سازش کا پتہ چل گیا۔ آپ نے ابو عزیز کو تلاش کر کے خوب مارا۔ اسی طرح ابولہب نے شعب ابی طالب کی محسوری کے دوران چند مسلمانوں کو محبوس کر دیا تو حضرت طلیبؓ نے اسے بھی بری طرح پیٹا۔ (طبقات - استیعاب - مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ابولہب نے حضرت ارویؓ سے حضرت طلیبؓ کی شکایت کی تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے جواب دیا: ”طلیبؓ کی زندگی کا بہترین اور خوش نصیب دن وہی ہے جس میں وہ محمدؐ کی مدد کرے۔“ (طبقات - اسد الغابہ - انساب الاشراف)

سوال: حضرت طلیبؓ نے کب حبشہ ہجرت کی اور آپؐ کب مدینہ آئے؟

جواب: حضورؐ نے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کا مشورہ دیا تو حضرت طلیبؓ ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں مکہ چھوڑ گئے اور کوئی سال بعد مدینہ منورہ آئے۔ وہاں وہ حضرت عبداللہؓ بن سلمہؓ عجلانی کے مہمان بنے۔

(طبقات - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: حضرت طلیبؓ نے عہد رسالت کے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے غزوہ بدر میں حصہ لیا اور بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور خیال ہے کہ بعد کے غزوات میں بھی وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے ہونگے۔

(استیعاب - المغازی - صحابہ بدر)

سوال: بتائیے حضرت طلیبؓ نے کب اور کہاں شہادت پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں ۱۳ ہجری میں جنگِ اُجنادین میں شہادت پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ (طبقات۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت عبداللہ بن جحشؓ اسدی

(سابقون الاولون بدری صحابی رہنما جرحہ و مدینہ)

سوال: الحمد للہ فی اللہ کا مطلب ہے اللہ کی راہ میں جس کا کان کٹ گیا۔ بتائیے یہ کس صحابی کا لقب ہے؟

جواب: بدری صحابی حضرت عبداللہ بن جحش کا جن کی کنیت ابو محمد تھی اور جو قبیلہ بنو مضر کی ایک شاخ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ نیر الصحابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن جحش کو رسول اللہؐ سے کونسی دو خصوصی نسبتیں تھیں؟

جواب: ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ کی حقیقی بہن تھیں۔ اس طرح وہ حضورؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ وہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے حقیقی بھائی تھے۔ اس طرح وہ حضورؐ کے برادر نسبتی ہوئے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن جحش سابقون، الاولون میں سے تھے۔ بتائیے آپ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے دعوت حق کے ابتدائی دور میں حضورؐ کے دارالرم میں فرود کش ہونے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا۔ اس وقت آپ کی عمر چوبیس پچیس سال تھی۔ آپ کے ساتھ آپ کی تین بہنوں حضرت زینب، ام حبیبہ اور حمزہ اور دو

بھائیوں ابواحمدؓ اور عبید اللہؓ بھی اسلام لائے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت عبداللہؓ نے پہلے کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپؓ نے اپنے خاندان سمیت حبشہ ہجرت کی۔ بعض روایات کے مطابق انہوں نے دوبار اور بعض کے مطابق دوسری ہجرت حبشہ میں مکہ چھوڑا۔

(مہاجرین صحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن جحش کب مکہ واپس آئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حبشہ میں ان کے بھائی عبید اللہؓ نے بری صحبت میں پڑ کر عیسائیت قبول کر لی۔

رسول اللہؐ نے اس کی بیوہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کو نکاح کا پیغام بھیجا جو انہوں

نے قبول کر لیا۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے نکاح پڑھایا۔ یہ خاندان حضورؐ کے

ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ واپس آ گیا۔ ہجرت مدینہ کے وقت

سب سے آخر میں حضرت عبداللہؓ اور ان کا خاندان اپنے پورے قبیلے بنی اسد

کے ساتھ مکہ سے مدینہ پہنچے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد العاد۔ الریح الختم)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن جحش سب سے پہلے کس کے مہمان بنے اور اسلامی بھائی

کون صحابی تھا؟

جواب: حضرت عاصمؓ بن ثابت کو مہمانی کا شرف حاصل ہوا اور وہی ان کے اسلامی

بھائی بنے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے صحابہ میں سب سے پہلے کس صحابہ کو امیر المؤمنین کہہ کر پکارا گیا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن جحش کو ۲ ہجری میں سر یہ عبداللہؓ بن جحش کے موقع پر۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: سر یہ عبداللہ بن جحش میں کون قتل ہوا اور کتنے مشرکین قیدی بنائے گئے؟
 جواب: حضرت والد بن عبداللہ تمیمی کے ہاتھوں امیر قافلہ عمرو بن حضری قتل ہوا اور حکم بن کيسان اور عثمان بن عبداللہ مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔

(طبقات - مختصر سیرۃ الرسول - زاد المعاد)

سوال: بتائیے مسلمانوں کو سب سے پہلا مال غنیمت اور سب سے پہلے قیدی کب ہاتھ لگے؟

جواب: سر یہ عبداللہ بن جحش میں دشمن کے کاروان تجارت کا سارا مال مسلمانوں کے قبضے میں آیا اور ان کے دو آدمی قیدی بنائے گئے۔

(الریق المختوم - المغازی - سیرت ابن ہشام)

سوال: سر یہ عبداللہ بن جحش میں مال غنیمت کس طرح تقسیم ہوا؟

جواب: مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں اس وقت تک کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے اجتہاد سے کام لے کر پانچواں حصہ (خمس) الگ کر دیا اور باقی چار حصے اپنے ساتھیوں میں برابر تقسیم کر دیے۔ بعد میں اسی کے مطابق خمس کا حکم نازل ہوا۔

سوال: حضرت عبداللہ بن جحش نے موکنہ بدر میں کس نامور بہادر کو گرفتار کیا؟ اور کتنے فدائیے پر چھوڑا؟

جواب: حضرت خالد بن ولید کے بھائی ولید بن ولید بن مغیرہ کو پھر خالد بن ولید اور ان کا بھائی ہشام بن ولید چھڑانے مدینہ آئے تو چار ہزار زرق فدیہ لے کر چھوڑا۔ ولید راستے میں بھاگ کر واپس آگئے اور مسلمان ہوئے۔

(طبقات - اسد الغابہ - اصحاب بدر - چالیس جاہل)

سوال: حضرت عبداللہ بن جحش کو شہید ہونے کی بڑی تمنا تھی۔ بتائیے انہوں نے کیا دعا مانگی اور کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ اور میں شہید ہوئے۔ ایک دن دعا مانگی: ”اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل صبح دشمن سے میرا مقابلہ ہو، وہ میرا پیٹ چاک کر ڈالے اور میری ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ پھر تو مجھ سے سوال کرے کہ تو کس لئے شہید کیا گیا تو میں کہوں کہ تیرے لئے۔“ اللہ نے اس کی قسم اسی طرح پوری کی۔

(مستدرک حاکم۔ چالیس جاناتار۔ اسد الغابہ)

سوال: شہادت کے وقت حضرت عبداللہ بن جحش کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ بتائیے آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: رسول اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور سید الشہداء حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک ہی قبر میں شہدائے احد کے ساتھ دفن کیا گیا ان کا ایک بیٹا محمد تھا جسے حضورؐ نے اپنی سرپرستی میں لے لیا اور خیبر میں اس کیلئے جائداد خریدی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ)

وال: بتائیے جنگ احد میں حضرت عبداللہ بن جحش کس والہانہ انداز سے لڑے اور کس کے ہاتھوں شہید ہوئے؟

جواب: آپ والہانہ انداز سے لڑے تھے کہ تلوار ٹوٹ گئی۔ حضورؐ نے انہیں کھجور کی ایک مضبوط چھڑی عطا فرمائی جس سے انہوں نے دیر تک تلوار کا کام لیا۔ اسی حالت میں ابوالحکم بن افسس ثقفی نے تلوار کے وار سے شہید کر دیا۔ مشرکین نے ناک اور کان کاٹ ڈالے اور لاش کا مشلہ کیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت عبداللہ بن مظعون

(سابقون الاولون رہنما ہجر حبشہ و مدینہ بدری صحابی)

سوال: قریش کی شاخ بنو نجیح سے تعلق۔ دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں مسلمان ہوئے۔ کنیت ابو محمد تھی۔ بتائیے اس صحابی رسول نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں مسلمان ہونے والے حضرت عبداللہ بن مظعون ۶ نبوی میں پہلے حبشہ ہجرت کر گئے۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ واپس آئے اور پھر حضور کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہ بن مظعون نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۳۰ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (الغزالی۔ تین سو صحابہ)

حضرت عامر بن ربیعہ غزوی / عدوی (بدری صحابی مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو عبداللہ کنیت اور عامر نام تھا۔ بتائیے آپ کو عدوی کیوں کہتے تھے؟

جواب: آپ کے والد کا نام ربیعہ بن کعب تھا۔ ان کا خاندان بنو عدی کا حلیف تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے والد خطاب بن نفیل عدوی نے حضرت عامر کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ (انساب الاشراف، استیعاب، اسد الغابہ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عامر ابن ربیعہ اور ان کی اہلیہ لیلیٰ بنت ابی حمزہ ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: ۵ نبوی میں پہلی مرتبہ حبشہ گئے۔ پھر مکہ واپس آئے تو عاص بن وائل سہمی کی پناہ میں رہے۔ مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ

چلے گئے۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر آپ کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔
(طبقات، اسد الغابہ، اصحابہ، مہاجرین)

سوال: بتائیے سب سے پہلے کس مسلمان خاتون کو ہجرت مدینہ کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عامر بن ربیعہ کی اہلیہ حضرت لیلیٰ بنت حتمہ کو۔ (طبقات، سوشیائی)

سوال: حضرت عامر نے عہد رسالت کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ بدر سے لے کر غزوہ تبوک تک رسول اللہ کے ہمراہ رہے۔ کئی چھوٹی مہمات میں بھی شریک ہوئے۔ (طبقات، اسد الغابہ، مسند احمد بن حنبل)

سوال: خلفائے راشدین کے دور میں حضرت عامر بن ربیعہ کو کیا خاص مقام حاصل رہا؟ اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ خلفاء راشدین کے زمانے میں بھی اکابر صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ چند دوسرے صحابہ کے ساتھ انہیں بھی بیت المقدس لے گئے تھے۔ اور پھر حضرت عثمانؓ کو اپنا جانشین بنا کر حج پر گئے تو حضرت عامر بن ربیعہ ساتھ تھے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چند دن بعد وفات پائی۔ (طبقات، اصحابہ، نیر الصحابہ)

حضرت عبداللہ بن مخرمہ

(سابقون الاولون / صاحب الشجرہ / مہاجر حبشہ / مدینہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن مخرمہ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: بنو عامر بن لوی کے نوجوان تھے اور شرافت و شجاعت میں مشہور تھے۔

(اصحابہ۔ اسد الغابہ۔ نیر الصحابہ۔ امتیاع)

سوال: حضرت عبداللہ بن مخرمہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے قریش مکہ

سوال: کے ظلم نے تک آ کر پہلے کہاں ہجرت کی؟
 جواب: دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر ۸۳ مردوں اور ۲۰ خواتین کے قافلے میں شریک ہوئے اور کئی سال تک حبشہ میں رہے۔

(طبقات - سیرت احمدی ج ۱: محسن انسانیت)

سوال: ہجرت مدینہ کے وقت حضرت عبداللہ بن مخرمہ کی عمر اسیس برس تھی۔ انہوں نے کہاں قیام کیا اور ان کے اسلامی بھائی کون ہے؟

جواب: آپ قبا میں حضرت کلثوم بن الہدم انصاری کے مہمان بنے پھر حضور نے حضرت فروہ بن عمرو بیاضی کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(اسد الغابہ - اصحابہ اربعہ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہ بن مخرمہ تمام غزوات میں اور ہر اہم موقع پر حضور کے ہمراہ رہے۔ بتائیے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں فتنہ ارتداد کے سلسلے میں لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں شدید زخمی ہوئے اور پھر انتقال فرمایا۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک لڑکا مسحق چھوڑا جو ان کی اہلیہ زینت بنت سراقہ سے تھا۔
 (طبقات - اسد الغابہ - سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہ بن سہیلؓ (مہاجر صحابی ر بدری صحابی)

سوال: خطیب قریش حضرت سہیل بن عمرو کے اس بیٹے کا نام ڈنوب بتادیں جو باپ سے پہلے اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابوسہیل عبداللہ ان کا تعلق قبیلہ عامر بن لوئی سے تھا۔ والدہ کا نام فاخہ بنت عامر۔ والد اور والدہ دونوں طرف سے ان کا سلسلہ نسب قصی پر آ کر حضرت سے مل جاتا ہے۔
 (طبقات - انساب الاشراف - اسد الغابہ - اصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سہیل نے ابتدائی دور میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ بتائیے آپؓ نے حبشہ کب ہجرت کی؟

جواب: اسلام لانے پر ان کے والد سہیل انہیں مارتے پینچے اور قید تہائی میں رکھتے۔ دوسرے مشرکین مکہ بھی تنگ کرتے۔ حضورؐ کے حکم سے دوسری مرتبہ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں آپؓ بھی شامل تھے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد واپس مکہ آ گئے۔ (اسد الغابہ - سیرۃ ابن ہشام - سیرۃ الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن سہیل جنگ بدر میں کس طرح شریک ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ نے مجبوراً باپ کا کہنا مان لیا تھا مگر دل سے وہ سچے مسلمان تھے۔ ۲ ہجری میں جنگ بدر کے موقع پر مشرکین مکہ انہیں بھی ساتھ لے گئے۔ لیکن میدان جنگ میں پہنچ کر حضرت عبداللہؓ مسلمانوں سے جا ملے اور بہادری سے مشرکین کا مقابلہ کیا۔ (الغازی - استیعاب - طبقات)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سہیل نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حدیبیہ کے موقع پر انہیں کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۶ ہجری میں بیعت رضوان کے بعد صلح نامہ حدیبیہ لکھا گیا تو انہوں نے بھی گواہ کے طور پر دستخط کئے۔ (سیرۃ ابن ہشام - سیرۃ جلیہ - اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ کے والد کو کب اور کیسے امان ملی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر وہ گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے اور بیٹے سے کہا کہ حضورؐ سے امان دلا دو۔ چنانچہ عبداللہؓ کی درخواست پر ان کے والد سہیلؓ بن عمرو کو امان ملی اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(مستدرک حاکم - طبقات - اسد الغابہ)

سوال: دور صدیقی میں قندارتداد نے زور پکڑا۔ حضرت عبداللہؓ بن سہیل نے اس میں

کس طرح حصہ لیا؟

جواب: آپؐ بھی مسیلہ کذاب سے جنگ کے لئے حضرت خالد بن ولید کے لشکر میں شامل ہو گئے اور جنگ یمامہ میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

(سیرۃ ابن ہشام - تاریخ طبری - طبقات - اصحاب)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ (سابقون الاولون) رہنما ہجر حبشہ و مدینہ

سوال: ابو عبد الرحمن حضرت عیاش بن ابی ربیعہ کا حسب نسب بتادیں۔ وہ کب اسلام لائے تھے؟

جواب: ان کا تعلق بنو مخزوم سے تھا اور وہ ابو جہل کے ماں جائے بھائی تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں رسول اللہ کے دارالرقم میں پناہ گزین ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے۔ (انساب الاشراف - اصحاب - سیر الصحابہ - سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت عیاش بن ابی ربیعہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حضور کے حکم لے کر حضرت عیاش اپنی بیوی اسماء کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آئے اور پھر حضرت عمر فاروق کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔

(سیرت ابن ہشام - زاد المعاد - اسد الغابہ)

سوال: حضرت عیاش بن ابی ربیعہ کو ابو جہل نے کس طرح بربکاؤ سے میں لاکر قیدی

بنایا؟

جواب: ابو جہل مدینہ آیا اور حضرت عیاش کو بوڑھی ماں کی حالت اور محبت کا واسطہ دے کر اس سے ملنے کے لئے کہا۔ حضرت عیاش ماں سے ملنے مکہ آئے تو

ابو جہل نے انہیں باندھ کر قید میں ڈال دیا۔ (طبقات - اسد الغابہ - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ کو قید سے کس طرح رہائی ملی؟

جواب: اسی قید خانے میں ان کا ایک بھائی سلمہؓ بن ہشام (جو ابو جہل کا صلیبی بھائی تھا) بھی قید تھا اور بھروسہ و ولید بن ولید بھی اسی قید خانے میں آ گئے۔ ایک دن ولید بن ولید کسی طرح قید خانے سے فرار ہو کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوسرے قیدیوں کا بتایا۔ آپؐ نے حضرت ولید بن ولید سے فرمایا کہ مکہ میں جا کر لوہار کے پاس ٹھہرو وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اس کی مدد سے اپنے ساتھیوں کو رہا کراؤ۔ حضرت ولید لوہار کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ قید خانہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ایک دن ایک عورت کو کھانا لے جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا پیچھا کیا۔ اس طرح قید خانے کا علم ہو گیا۔ رات کو حضرت ولید بن ولید قید خانے کی دیوار پھاند گئے اور لوہار کے بتائے ہوئے طریقے سے زنجیریں کاٹ دیں۔ پھر تینوں صحابی مدینہ پہنچ گئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عیاشؓ بن ربیعہ نے کن جنگوں میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: بعض غزوات نبویؐ میں بھی شریک ہوئے اور دور صدیقی میں شام میں لڑی جانے والی بعض جنگوں میں حصہ لیا۔ ایک روایت کے مطابق جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ دوسری روایت کے مطابق مکہ واپس آ گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ (مغازی رسول۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسابہ۔ فوج البلدان)

حضرت عیاضؓ بن زہیر فہری

(مہاجر حبشہ و مدینہ بدری صحابی سابقون الاولون)

سوال: خاندان بنو فہر سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عیاضؓ بن زہیر کب اسلام لائے؟

جواب: آپ سابقون الاولون میں سے ہیں اور کفار کے مظالم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ (اسد الغابہ - اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت عیاض بن زہیر کب مدینہ آئے؟
جواب: آپ غزوہ بدر سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ آ گئے اور حضرت کلثوم بن ہدم انصاری کے مہمان بنے۔ (طبقات - سیر الصحابہ - مہاجرین صحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عیاض بن زہیر نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟
جواب: وہ تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ رہے اور ۳ ہجری میں وفات پائی۔ (سیرت ابن ہشام - اصحاب بدر - اسد الغابہ)

سوال: حضرت عیاض بن زہیر کی کنیت ابو سعید تھی۔ ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
جواب: آپ قریش کے خاندان بنو نضر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا نام زہیر یا ابی زہیر بتایا گیا ہے۔ ان کی والدہ سلمیٰ بنت عامر بھی بنو نضر سے تھیں۔ (انساب الاشراف - اصابہ - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عیاض بن زہیر نے کب حبشہ کیلئے ہجرت کی اور کب واپس آئے؟
جواب: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شریک تھے اور کئی سال تک حبشہ میں مقیم رہنے کے بعد واپس آئے۔ (طبقات - سیر الصحابہ - اصابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد حضرت عیاض بن زہیر کس صحابی کے مہمان بنے؟
جواب: آپ ہجرت نبوی کے بعد اور غزوہ بدر سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ سے مدینہ واپس آئے اور حضرت کلثوم بن الہدم انصاری کے مہمان بنے۔ (سیرت ابن ہشام - اسد الغابہ - سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عیاض بن زہیر نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد انہوں نے احد، خندق اور دوسرے تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ شرکت کی۔ (الغازی۔ اصحاب بدر۔ بیرالصحابیہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت عیاض بن زہیر نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہ کے وصال کے بعد وہ انیس سال تک زندہ رہے اور ۳۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ (اسدالغابہ۔ بیرالصحابیہ۔ یہ تیرے پر اسرار بندے)

حضرت عمرو بن عثمان (سابقون، الاؤلون، امہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: مہاجر حبشہ و مدینہ حضرت عمرو بن عثمان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: سابقون الاؤلون کی جماعت سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی قریش کی شاخ بنو تمیم سے تھے۔ والد کا نام عثمان بن عمرو اور والدہ کا نام ہندہ تھا۔ حضرت عمرو بن عثمان حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے چچا تھے۔ حضرت ابو قحافہ کے چچا زاد بھائی ہونے کی نسبت سے حضرت ابوبکر صدیق ان کے بھتیجے تھے۔ حضرت عمرو بن عثمان کے خاندان کے پاس اشراق کا منصب تھا جس کی وجہ سے وہ خون بہاد اور تادان کی رقم کا تعین کرتے تھے۔ (انساب الانراف۔ اسدالغابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن عثمان نے کن دو ہجرتوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کرنے والے قافلے میں شامل تھے اور تقریباً تیرہ سال حبشہ میں گزارنے کے بعد غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔

(استیعاب۔ اصحاب۔ مہاجرین۔ بیرالصحابیہ)

سوال: حضرت عمرو بن عثمان نے غزوہ خیبر کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔

بتائیے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: دور فاروقی میں عراق عرب پر لشکر کشی کرنے والی فوج میں شامل ہوئے اور

حضرت سعد بن ابی وقاص کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگ قادسیہ میں شہید ہو گئے۔ (مہاجرین۔ اصحاب۔ طبقات۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عمرو بن عثمان سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ہجرت حبشہ دوم میں مہاجرین کے ساتھ تھے اور پھر حضرت جعفر طیار کے ساتھ واپس آئے۔ حضرت عمر فاروق کے زمانے میں جنگ قادسیہ میں شہادت حاصل کی۔ (المغازی۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہ بن سفیان (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کی شاخ بن مخزوم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن سفیان نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ دعوت اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسد ان کے چچا تھے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن سفیان نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسری مرتبہ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے اور تیرہ سال بعد غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ (طبقات۔ مہاجرین۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت عبداللہ بن سفیان غزوہ خیبر کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: آپ دور فاروقی میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

(فتوح البلدان۔ المغازی۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

حضرت عمرو بن سعید اموی (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو عقبہ کیت تھی اور سابقون الاولون کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ صحابی کا

نام و نسب بتادیں؟

جواب: عمرو بن سعید بن عامر نام اور بنو امیہ سے تعلق تھا۔ والدہ صفیہ بنو مخزوم سے تھیں اور حضرت خالد بن ولید کی پھوپھی تھیں۔

(انساب الاشراف۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمرو بن سعید اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے مشرکین مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کرنے والے قافلے میں حضرت عمرو بن سعید اور ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ بنت صفوان بھی شامل تھے۔ وہ تیرہ سال تک جلا وطنی کے بعد غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ (تاریخ اسلام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ نے حضرت عمرو بن سعید کو کہاں کا عامل مقرر فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے انہیں خیبر، فدک اور تبوک کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن سعید نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ خیبر میں شریک نہ ہو سکے تھے تاہم حضور نے انہیں مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا۔ غزوہ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک میں وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے۔ (مغازی رسول۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمرو بن سعید اموی کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو حضرت عمرو بن سعید بھی ان مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ ۱۳ ہجری میں اجنادین کے مقام پر رومیوں کے ساتھ ہونے والی خونریز لڑائی میں شہید ہوئے۔

(فتوح الشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مستدرک حاکم۔ فتوح البلدان)

حضرت عمرو بن أمیہ اسدی (سابقون الاذولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کی شاخ بن اسد بن عبد العزیٰ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ سابقون الاذولون میں سے تھے۔ والد امیہ بن حارث بھی اسدی قریشی تھے جبکہ والدہ زینب بنت خالد بنو تمیم سے تھیں۔

(اصابہ - اسد الغابہ - مہاجرین)

سوال: حضرت عمرو بن امیہ اسدی نے کب حبشہ کی طرف ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں مہاجرین کے دوسرے قافلے کے ساتھ حبشہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔

(اسد الغابہ - تین صحابہ)

حضرت عبداللہ بن شہاب زہری (سابقون الاذولون / مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن شہاب، عبداللہ الاصغر کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود ان کے ماموں تھے اور ان کا شمار سابقون الاذولون میں ہوتا ہے۔

(اصابہ - یر الصحابہ - یہ تیرے پر امرار بندے)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن شہاب زہری نے کہاں انتقال فرمایا؟

جواب: مشرکین مکہ کے ہاتھوں تنگ آ کر حبشہ ہجرت کر گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔

(اصابہ - یر الصحابہ - یہ تیرے پر امرار بندے)

سوال: بتائیے کون سے صحابی عبداللہ الاصغر کے نام سے مشہور ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن شہاب زہری۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھانجے تھے۔

(اسد الغابہ - یر الصحابہ - استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن شہاب زہری سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے رسول اللہ کے حکم میں پہلی ہجرت حبشہ فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے مہاجرین حبشہ میں سب سے پہلے کس صحابی نے حبشہ میں وفات پائی؟

جواب: حضرت عدی بن نسلہ نے۔ یہ سابقون الاولون میں سے تھے اور دوسری

ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شامل تھے۔ اس سفر میں ان کے بیٹے

نعمان بن عدی بھی تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن عبدالعزیٰ بنو عدی میں سے تھے۔ ہجرت حبشہ میں ان کے ساتھ خاندان کے دوسرے کون سے افراد تھے؟

جواب: حضرت عمرو بن عبدالعزیٰ، معمر بن عبداللہ، عدی بن نسلہ، نعمان بن عدی،

عامر بن ربیعہ اور ان کی بیوی لیلیٰ قدیم الاسلام تھے اور دوسری ہجرت حبشہ

کرنے والے قافلے میں شریک تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ مکی زندگی کے مسلمان)

حضرت عمرو بن ابی سرح

سوال: حضرت معمر بن ابی سرح حضرت ابو عبیدہ کے بہنوئی تھے۔ سابقون الاولون میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہاں ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: یہ دوسری مرتبہ ہجرت حبشہ کے لیے جانے والے قافلے میں شریک تھے۔ اور

حبشہ سے مدینہ آئے اور حضرت کثوث بن الہدم انصاری کے مہمان بنے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت فراس بن نصر (سابقون الاولون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت فراس بن نصر نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: مشہور داستان گو اور مشرک نصر بن حارث کے بیٹے حضرت فراس بن نصر نے دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام قبول کیا۔ ان کی والدہ کا نام زینب تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضرت فراس بن نصر نے کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: وہ ۶ نبوی میں مہاجرین کے دوسرے قافلے کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے اور کئی سال بعد واپس مدینہ آئے۔ (اصابہ۔ مہاجرین۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: صحابی رسول حضرت فراس بن نصر کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ نے دور فاروقی میں رومیوں کے خلاف لڑی جانے والے جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ (المغازی۔ مہاجرین۔ اسد الغابہ۔ نوح البلدان)

حضرت قدامہ بن مظعون

(بدری / سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ / عالم و فاضل)

سوال: قریش کی شاخ بنو مح سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت قدامہ بن مظعون دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ ان کا ام المؤمنین حضرت حفصہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کی کنیت ابو عمر یا ابو عمرو تھی۔ ابتدائی تین برسوں میں انیس سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ ان کی بہن حضرت زینب بنت مظعون حضرت عمر فاروق کی اہلیہ تھیں۔ اس طرح وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر کے ماموں تھے۔ حضرت عمر فاروق کی ہمیشہ حضرت صفیہ بنت خطاب ان کے نکاح میں تھیں۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اہبات المؤمنین۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت قدامہ نے ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کی۔ بتائیے وہ مدینہ کب گئے؟

جواب: دوسری ہجرت حبشہ میں شامل حضرت قدامہؓ چند سال حبشہ میں گزار کر مکہ واپس آئے اور پھر ۱۳ نبوی میں حضورؐ کے حکم پر مدینہ ہجرت کر گئے۔ وہ پہلے حضرت عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے ہاں مہمان ٹھہرے پھر حضورؐ نے انہیں اور ان کے بھائیوں کو مستقل سکونت کے لئے زمین دے دی۔

(طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت قدامہؓ بن مظعون نے بدر سے توک تک تمام غزوات میں شرکت کی۔ خلفائے راشدینؓ کے دور کی اہم خدمات بتا دیجئے؟

جواب: انہیں انتظامی امور میں مہارت حاصل تھی اور علم و فضل کے بھی مالک تھے۔ اس لئے حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں اپنے عہد خلافت میں بحرین کا گورنر مقرر کیا۔

(اصحاب۔ اسد الغابہ۔ احتیاب۔ الفاروقؓ)

سوال: بتائیے حضرت قدامہؓ بن مظعون نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ۳۶ ہجری میں ۶۸ برس کی عمر میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ تین بیویاں صنیہ بنت خطاب، ہند بنت ولید اور ام ولد اپنے پیچھے چھوڑیں جن سے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا تھے۔

(احتیاب۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت قیسؓ بن حذافہ (سابقون الاولون) مہاجر حبشہ و مدینہ

سوال: حضرت قیسؓ بن حذافہ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتائیے انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: وہ ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شریک ہوئے اور پھر کئی سال بعد مدینہ آ گئے۔

(طبقات۔ مہاجرین۔ اصحاب)

حضرت قیس بن عبداللہ (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت قیس بن عبداللہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا خاندانی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے تھا۔ وہ رسول اللہ کے پھوپھی زاد بھائی عبید اللہ بن جحش کے خدمتگار تھے۔ ان کی اہلیہ برکہ بنت یسار اور ابوسفیان کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ (اسد الغابہ - اصابہ - مہاجرین)

سوال: حضرت قیس بن عبداللہ اور ان کی اہلیہ برکہ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ حضرت ام حبیبہ کا پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا۔ وہ حبشہ میں عیسائی ہو کر مرا۔ حضور کا پیغام ملنے پر شاہ حبشہ نجاشی نے حضرت ام حبیبہ کا نکاح حضور سے کر دیا۔ ہجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ آنے والے صحابہ میں حضرت قیس بن عبداللہ اور ان کی اہلیہ بھی تھے۔ (اسد الغابہ - سیر الصحابہ - سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت معمر بن عبداللہ (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کے خاندان عدی سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت معمر بن عبداللہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ابتدائی دور میں اسلام لانے والے یہ صحابی ۶ نبوی میں پہلے حبشہ اور پھر واپس مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ غزوہ خیبر کے موقع پر حبشہ سے مدینہ جانے والے مسلمانوں میں شامل تھے۔

(اسد الغابہ - طبقات - سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت معمر بن عبد اللہ کو جتہ الوداع کے موقع پر کیا شرف حاصل ہوا؟
 جواب: اس سفر میں وہ رسول اللہ کی سواری کا اہتمام کرتے تھے اور اسی حج کے موقع پر انہیں حضور اقدس کے موئے مبارک تراشنے کا موقع ملا۔

(اصابہ - استیعاب - سیر الصحابہ)

حضرت محمدیہؑ بن الجزاء

(حضور کے رشتہ دار سابقون الاولون رہنما جرحشہ و مدینہ)

سوال: حضرت محمدیہؑ بن زبید سے تھے اور قریش کے خاندان بنو سہم یا بنو جح کے حلیف تھے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: بعثت نبوی کے پہلے برسوں میں اسلام لانے والوں میں شامل تھے اور مشرکین کے ہاتھوں تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ اور ۵ ہجری میں غزوہ بنو مصطلق سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ منورہ آئے۔ (سیر الصحابہ - اسد الغابہ - طبقات)

سوال: حضرت محمدیہؑ بن الجزاء کو خاندان نبوت نے کیا نسبت تھی اور حضورؐ نے انہیں کیا ذمہ داری سونپی؟

جواب: آپ حضورؐ کی چچی اور حضرت عباسؓ کی بیوی ام الفضل کے بھائی تھے۔ حضورؐ کے چچا زاد بھائی حضرت فضلؓ بن عباسؓ کی بیٹی ان سے بیاہی ہوئی تھی۔ آپ نے انہیں نس کا عامل مقرر کیا ہوا تھا۔ (طبقات - اصابہ - یہ تیرے پراسرار بندے)

حضرت مطلب بن ازہر (سابقون الاولون رہنما جرحشہ)

سوال: حضرت مطلب بن ازہر سابقون الاولون میں سے ہیں ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عبدالرحمنؓ بن

عوف کے چچا زاد بھائی۔ (اسد الغابہ۔ اسابہ۔ مہاجرین)
 سوال: بتائیے حضرت مطلب بن ازہر نے کب حبشہ ہجرت کی اور کب واپس آئے؟
 جواب: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں حضرت مطلب بن
 ازہر اور ان کی اہلیہ رملہ بنت ابی عوف بھی شامل تھیں۔ حبشہ میں ایک بیٹا
 عبد اللہ پیدا ہوا۔ حضرت مطلب نے حبشہ میں ہی انتقال فرمایا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب)

حضرت مالک بن زمعہ

سوال: حضرت مالک بن زمعہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا ام المؤمنین
 حضرت سودہ بنت زمعہ سے کیا رشتہ تھا؟
 جواب: نیا ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ کے حقیقی بھائی تھے۔

(امہات المؤمنین۔ طبقات استیعاب)
 سوال: حضرت مالک بن زمعہ اپنی اہلیہ عمرہ کے ساتھ دوسری ہجرت کرنے والوں
 میں شامل تھے۔ حضرت مالک کا حسب نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت مالک بن زمعہ کا تعلق قریش کے خاندان عامر بن لوی سے تھا۔ والدہ
 سموس بنت قیس انصار کے خاندان بنو نجار سے تھیں۔ بیوی عیبر یا عمرہ بنت
 سعدی تھیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت ہباز بن سفیان (سابقون الاولون مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت ہباز بن سفیان قریش کی شاخ بنو مخزوم سے آئے تھے اور سابقون الاولون
 میں شامل ہوتے۔ بتائیے انہوں نے کہاں ہجرت کی؟
 جواب: حضرت ہباز بن سفیان نے دو مرتبہ ہجرت کی۔ ۶ نبوی میں وہ حبشہ جانے

والے مسلمانوں میں شامل تھے اور پھر ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ حضورؐ نے خیبر کے مال قیمت میں ان صحابہ کو حصہ دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت ہباز بن سفیان نے غزوہ خیبر کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: ایک روایت کے مطابق فتح مکہ کے بعد جنگ موتہ میں شہید ہوئے جبکہ بعض سیرت نگاروں نے انہیں اجنادین کی جنگ میں شہید ہونے والوں میں شامل کیا ہے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

حضرت ہشام بن عاص (سابقون الاولون) مہاجر حبشہ و مدینہ

سوال: دشمن رسولؐ عاص بن وائل کے کن دو بیٹوں کو دولت اسلام نصیب ہوئی؟

جواب: بنو سہم کے رئیس خاندان سے تعلق رکھنے والے حضرت ہشام بن عاص اور حضرت عمرو بن العاص کو۔ ابو معیط ہشام بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں ہی اسلام لے آئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ہشام نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں پہلے حبشہ پھر مکہ واپس آ کر مدینہ کے لئے ہجرت کرنے لگے تو اہل خاندان نے انہیں قید کر دیا۔ پانچ چھ سال بعد وہ موقع پا کر بھاگ نکلے اور مدینہ پہنچ گئے۔

(مستدرک۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ہشام بن عاص نے غزوہ احزاب کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے وہ خلفائے راشدین کے دور میں کن مہمات میں شامل رہے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں قیصر روم کے خلاف جتنی جنگیں لڑی

گئیں۔ ان میں شریک رہے اور شام جانے والے مجاہدین کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ لیا۔
(مسندک۔ تاریخ طبری۔ اسباب)

سوال: بتائیے حضرت ہشام بن عاص کب اور کہاں شہید ہوئے؟
جواب: ۱۳ ہجری میں اجنادین کے مقام پر رومیوں کے خلافت خوزیر جنگ لڑی گئی۔ حضرت ہشام بن عاص اسی جنگ میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(مسندک۔ سیرۃ ابن ہشام۔ فتوح البلدان۔ اسباب)

حضرت یزید بن زمرہ بن الاسود (حضور کے رشتہ دار سابقون الاولون)

سوال: حضرت یزید بن زمرہ بن الاسود کا تعلق بنی عبدالعزیٰ بن قصی سے تھا۔ ان کا حضور سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کی ماں کا نام قریبہ تھا جو ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کی بہن تھیں۔

(الانساب الاشراف۔ حمیرۃ العرب۔ استیعاب)

سوال: حضرت یزید بن زمرہ قریش کے ایک رئیس تھے اور مشاورت کے عہدے پر بھی فائز تھے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ان کا شمار سابقون الاولون میں ہوتا ہے اور قریش مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت کر گئے۔ (تاریخ طبری۔ اسباب۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت یزید بن زمرہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: طبری کے مطابق آپ غزوہ حنین میں اور ابن سعد کا بیان ہے کہ غزوہ طائف میں شہید ہوئے۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ یہ تیرے پراسرار بندے)

﴿مہاجرین مدینہ﴾

حضرات

آنسہ، آبان بن سعید ابن العاص، ابن ام مکتوم، ابواحمد بن جش، ابو بردہ، ابو بزرہ اسلمی، ابو ذر غفاری، ابو رافع، ابو رہم اشعری، ابو رہم غفاری، ابو سبرہ بن ابی رہم، ابولسان بن حصن، ابولقیسہ، ابوقیس بن حارث، ابوکبشہ، ابو مرثد غنوی، عمرو بن حارث، حصین بن حارث، ابو ہریرہ دوسی، اربد بن تمیر، اسامہ بن زید، اسود بن نوفل، بربدہ بن حصیب، ثمامہ بن عدی، ثوبان، جہم بن قیس، حارث بن خالد، حاطب بن حارث، حاطب بن عمرو، حجاج بن علاط، خویطب بن عبدالعزیٰ، خالد بن سعید ابن العاص، خالد بن ولید، خیاب بن ارت، خیاب مولیٰ عقبہ ابن غزوان، خطاب بن حارث، خنیس بن حذافہ، ذوالعشمالین، زکوان بن جنذب، ربیعہ بن اسلم، زید بن خطاب، سائب بن عثمان، سعد بن خولہ، سعید بن عامر، سکران بن عمرو، سلمان فارسی، سلمہ بن اکوع، سلمہ بن ہشام، سلیمان بن عمرو، شان بن ابی شان، سہل بن بیضاء، سہیل بن بیضاء، شریطل بن حسنہ، صفوان بن بیضاء، طفیل بن حارث، طفیل بن عمرو دوسی، طلیب بن عمیر، عاقل بن ابی بکیر، عامر بن ابی وقاص، عبداللہ الاصغر، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن حذافہ، عبداللہ بن سہراق، عبداللہ بن سہیل، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن محرمہ، عباس بن مرداس، عامر بن عبداللہ، عبداللہ بن ابوبکر، عامر بن بکیر لیشی، یاسر بن عامر، عقبہ بن مسعود، عثمان بن طلحہ، عدی بن نصلہ، عقبہ بن عامر جہنی، عقیل بن ابی طالب، عمرو بن امیہ، عمرو بن مرقہ، عمرو بن سعید ابن العاص، عمرو بن العاص، عمرو بن عبسہ، عمرو بن عثمان، عمرو بن عوف، عمیر بن رباب، عمیر بن وہب، عیاش بن ابی ربیعہ، عیاض بن زہیر، فراس بن نضر، فضل بن عباس، قدامہ بن مظعون، قیس بن عبداللہ، مالک بن زبید، حمیہ بن جزء، مرثد بن ابی مرثد غنوی، مسطح بن اثاثہ (عوف)، مسعود بن ربیع، معمر بن ابی سرح، معمر بن حارث، معمر بن عبداللہ، معقیب بن ابی فاطمہ، مغیرہ بن شعبہ، نعیم بن مسعود، نعیم الحخام، نوفل بن حارث، واقد بن عبداللہ، ولید بن ولید، وہب بن سعد، ہاشم بن ابی حذیفہ، ہشام بن عاص، یزید بن زبید رضی اللہ تعالیٰ عنہم

﴿سابقون الاولون انصار اور عقبی صحابہ﴾

حضرات

اسید بن حفص، اسد بن زرارہ، ابوالمنذر ابی بن کعب، ابوالہشتم مالک بن تیمان، اوس بن ثابت، اوس بن یزید، بشر بن براء معرور، ثابت بن ثعلبہ، ثابت بن جریج، ثعلبہ بن غنمہ، جابر بن عبداللہ بن ربیع، جابر بن عبداللہ بن عمرو، جبار بن صخر، حارث بن قیس، خارجہ بن زید، خالد بن سوید، خالد بن قیس، خالد بن زید ابویوب، خدیج بن سلامہ، رفاعہ بن رافع، رافع بن مالک، رفاعہ بن عمر، رفاعہ بن عبدالمنذر، زیاد بن لبید، زید بن سہل ابوطحہ، سلمہ بن سلامہ، سعد بن عبادہ، سعد بن زید، سہل بن حمیک، سلیم بن عمرو، سنان بن صفی، سعد بن عیشہ، صفی بن سواد، ضحاک بن حارثہ، طفیل بن مالک، ظہر بن رافع، عباس بن عبادہ، عومیم بن ساعدہ، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن انیس، عمارہ بن حزم، عمرو بن غزیہ، عقبہ بن عمرو، عیس بن عامر، عبداللہ بن جبیر، عمرو بن حارث، عقبہ بن وہب، عمرو بن معاذ، عوف بن حارث، عباد بن قیس، عمرو بن غنمہ، عبید بن الجیان، عمیر بن حارث، عقبہ بن عامر ابی، فروہ بن عمرو، قادہ بن نعمان، قطیبہ بن عامر، قیس بن ابی صحصہ، کعب بن عمرو ابوالیثم، کعب بن مالک، معاذ بن حارث زعفرانی، معاذ بن جبل، معاذ بن عمرو بن مہجوع، معقل بن المنذر، منذر بن عمرو، معن بن عدی، مسعود بن یزید، نہیر بن الہشتم، نعمان بن عمرو، ہانی بن نیار، یزید بن ثعلبہ، یزید بن عامر، یزید بن حرام، یزید بن بن المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت اسید بن حفص (انصار صحابی عقبی صحابی / صاحب الشجرہ)

سوال: ”یہ تو فرشتے تھے جو تیری تلاوت سن رہے تھے۔ اگر تم اپنی تلاوت کو مسلسل جاری رکھتے تو یہ بالکل قریب آجاتے اور لوگ انہیں خود دیکھ لیتے۔“ رسول اللہ نے یہ الفاظ کس صحابی سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت اسید بن حفص سے۔ وہ خوبصورت آواز و انداز سے بالکل اسی طرح

قرآن پڑھتے تھے جس طرح نازل ہوا تھا۔ ایک رات وہ سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بھی اچھلنے کو دنگا اور آسمان پر چھتری نما بادل کا ٹکڑا نمودار ہو گیا۔ دوسرے دن آپ نے رسول اللہ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

(بخاری۔ مسلم۔ طبقات۔ حیاۃ الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اُسَیْدُ بنِ حَظِیر کو رسول اللہ نے نعم الرجل یعنی اچھے آدمی کا خطاب دیا تھا۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ابو یحییٰ کنیت رکھنے والے ان صحابی کا تعلق مدینہ منورہ کے قبیلے اوس سے تھا اور آپ اس کے خاندان عبدالاشہل کے رئیسوں میں سے تھے۔ ان کا باپ حظیر الکتاب قبیلہ اوس کا سپہ سالار تھا۔ (الانساب الاشراف۔ تہذیب المعجم۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت اُسَیْدُ بنِ حَظِیر نے کب اسلام قبول کیا؟ اور کب رسول اللہ سے بیعت ہوئے؟

جواب: آپ حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے ہجرت نبوی سے پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے اور پھر ۱۳ نبوی کے موسم حج میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ اور اس کے تین تھیوں میں ایک آپ بھی تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ حلبیہ)

سوال: حضرت اُسَیْدُ بنِ حَظِیر کو مواخات کے موقع پر کس صحابی کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہ نے حضرت اُسَیْدُ بنِ حَظِیر کو حضرت زید بن حارثہ کا اسلامی بھائی بنایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب۔ طبقات)

سوال: کسی وجہ سے حضرت اُسَیْدُ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ بتائیے انہوں نے کن دوسرے غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: وہ بدر کے بعد کے تمام غزوات میں شامل تھے۔ غزوہ احد میں اوس کا علم ان کے پاس تھا اور وہ میدان جنگ میں ثابت قدم رہے۔ اس لڑائی میں ان کو سات زخم آئے۔ جنگ احزاب میں دو سو مجاہدین کے ساتھ کئی دن تک مسلسل خندق کی نگرانی کی۔ (المغازی۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: ”میرا باپ بھی کافر تھا اور تم بھی کافر ہو۔ اس لئے میں تم دونوں سے اچھا ہوں۔“ یہ الفاظ کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: حضرت اسید بن حضیر نے یہ الفاظ بنو غطفان کے سردار عامر بن طفیل سے جنگ خندق کے دوران اس وقت کہے تھے جب وہ حضور سے بات کرنے آیا تھا۔ اس نے صلح کے بدلے مدینے کی پیداوار کا ایک تہائی مانگا تو حضرت اسید نے اسے غصے میں کہا: ”لومڑی بھاگ جا یہاں سے۔“ اس نے حضرت اسید سے کہا کہ تمہارا باپ تم سے اچھا تھا۔ اس پر انہوں نے یہ جواب دیا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ نیرت ابن اسحاق)

سوال: مشرکین مکہ نے رسول اکرم کو شہید کرنے کے لئے عمرو بن امیہ ضمری کو مدینہ بھیجا تو اسے کس نے قابو کیا؟

جواب: عمرو بن امیہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ وہ کپڑوں میں خنجر چھپا کر حضور کے پاس آئے۔ اس وقت آپ بنو الاشہل کی مسجد میں صحابہ کے ساتھ موجود تھے۔ حضور نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ”اس شخص کی نیت نیک معلوم نہیں ہوتی۔“ حضرت اسید بن حضیر نے تیزی سے جست لگا کر انہیں پکڑ لیا۔ تلاشی لینے پر خنجر برآمد ہوا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر جب رئیس المنافقین ابن ابی نے حضور کی شان میں گستاخی کے کلمات کہے تو حضرت اسید نے کیا کہا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں عبداللہ ابن ابی کے کلمات سے آگاہ کیا تو انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ، خدا کی قسم، صاحب عزت تو آپؐ ہیں اور ذلیل وہ ہے۔ آپؐ جب چاہیں اسے نکال سکتے ہیں۔“ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ حیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت اسیدؓ بن حفیر کو بنو عبدالاشہل کی مسجد کا امام مقرر فرمایا تھا۔ انہیں حضورؐ سے کس قدر قربت حاصل تھی؟

جواب: وہ حضورؐ سے اور حضورؐ ان سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ حضورؐ سے ان کی قربت کی وجہ سے وہ بعض اوقات حضورؐ سے دوسروں کی سفارش کیا کرتے تھے۔ (دلائل النبوة۔ تاریخ ابن عساکر۔ مسند ابوداؤد)

سوال: آیت تمیم کا نزول ہوا تو حضرت اسیدؓ بن حفیر نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہو کر کہا: ”ام المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپؐ کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ جب کبھی آپؐ کا کوئی کام اٹکا، اللہ تعالیٰ نے خود اس سے نکلنے کا راستہ بتا دیا اور مسلمانوں کے لئے بھی اس میں برکت ہوئی۔“

(صحیح بخاری)

سوال: بتائیے بیعت رضوان اور حجۃ الوداع میں حاضر ہونے والے صحابی حضرت اسیدؓ بن حفیر کو حضورؐ کے جسم اطہر کو بوسہ دینے کا کیسے موقع ملا؟

جواب: ان کی دلی تمنا تھی کہ حضور اقدسؐ کے جسم اطہر کو چومیں۔ ایک دن وہ آپؐ کی مجلس میں بیٹھے کہانیاں سن رہے تھے کہ آپؐ نے تعریف کے انداز میں دیکھتے ہوئے ان کی بغل میں چٹکی لی۔ انہوں نے عرض کیا مجھے تکلیف ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ”اسید اگر تمہیں تکلیف ہوئی تو مجھ سے بدلہ لے لو۔“ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ آپؐ کے بدن پر تو قمیض ہے اور میرا بدن ننگا ہے۔

آپ نے بدلہ دینے کے لئے قمیض اتار دی۔ وہ آپ کے جسم اطہر سے لپٹ گئے اور بوسہ لینے لگے۔ (حیات صحابہ کے درخشان پہلو۔ حیاۃ الصحابہ)

سوال: خلفائے راشدین کے دور میں حضرت اسید بن حنظلہ کی کیا دینی و ملی خدمات تھیں؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جب فتنہ ارتداد پھیلنا تو حضرت اسید بن حنظلہ نے بھی تھوڑے سے صحابہ کے ساتھ مل کر مدینہ کا دفاع کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ ان کی بے حد تکریم کرتے اور اہم معاملات میں ان سے مشورہ لیتے۔ جب وہ ۱۶ ہجری میں بیت المقدس تشریف لے گئے تو جو انصار اور مہاجر صحابہ ان کے ساتھ گئے ان میں حضرت اسید بن حنظلہ بھی تھے۔ وفات کے وقت ان پر چار ہزار درہم قرض تھا۔ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کو وصیت کی کہ ان کی جائداد فروخت کر کے یہ قرض چکا دیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے ان کے بچوں کی خاطر قرض خواہوں کو چار سالانہ قسطوں میں قرض واپس لینے پر آمادہ کر لیا۔ پنانچہ ان کے باغ کے پھل فروخت کر کے چار سالانہ قسطوں میں قرض اتارا گیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت اسید بن حنظلہ کی کنیت ابو یحییٰ اور ابو حنظلہ بھی تھی۔ بتائیے آپ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۲۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ ان کی اہلیہ حجتہ الوداع کے موقع پر مدینہ میں فوت ہوئی تھیں۔ ایک لڑکا بھی پیچھے چھوڑا۔

(بخاری۔ مسند احمد۔ حیاۃ الصحابہ۔ تہذیب احمدیہ)

حضرت اسعد بن زرارہ انصاری

(انصار صحابی عقبی صحابی رسابقون الاولون انصاری)

سوال: مدینہ منورہ کے کس صحابی کو سب سے پہلے رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۱۱ نبوی کے موسم حج میں جمرہ عقبہ کے قریب یثرب کے چھ افراد نے رسول اللہ کی دست مبارک پر بیعت کی۔ ان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ تھے۔ (سیرۃ النبی۔ رحمۃ اللعالمین۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت اسعد بن زرارہ نے مشرف بہ اسلام ہونے کی سعادت کب حاصل کی؟

جواب: ایک روایت یہ ہے کہ ۱۱ نبوی میں بیعت کرنے سے پہلے اسی وقت اسلام قبول کیا تھا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ وہ اس بیعت سے ایک سال پہلے حضرت ذکوان بن عبدقیس کے ساتھ مکہ آئے تھے اور اسلام قبول کیا۔ اس طرح وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے ۱۲ اور ۱۳ نبوی میں یثرب کے کتنے افراد نے رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: اس سال موسم حج میں قبیلہ خزرج کے دس اور قبیلہ اوس کے دو افراد نے بیعت کی۔ ان میں حضرت اسعد بن زرارہ بھی تھے۔ ۱۳ نبوی کے موسم حج میں بیعت کرنے والے ۷۳ مردوں اور ۲ عورتوں میں بھی زرارہ موجود تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: رسول اللہ نے یثرب کے لوگوں کی خواہش پر حضرت مصعب بن عمیر کو دین

کی تعلیم کے لئے مدینہ بھیجا۔ بتائیے انہوں نے کہاں قیام کیا؟

جواب: خزرج کے خاندان بنو نجار کے نوجوان حضرت اسعد بن زرارہ نے انہیں اپنا مہمان بنایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتائیے مدینے میں سب سے پہلے جمعہ کی نماز کس نے پڑھائی تھی؟

جواب: سب سے پہلے جمعہ کی نماز حضرت اسعد بن زرارہ نے حرہ بنو یاضہ (بقیع خضعات) میں پڑھائی جس میں چالیس مسلمان شریک ہوئے۔ اس وقت تک ابھی نماز جمعہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: ۱۳ نبوی کے موسم حج میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر حضرت اسعد بن زرارہ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضور اقدس کے حکم پر مدینے کے مسلمانوں نے بارہ نقیب منتخب کئے۔ نو قبیلہ خزرج کے اور تین قبیلہ اوس کے۔ خزرج کے نقیبوں میں حضرت اسعد بن زرارہ بھی تھے۔ رسول اللہ نے انہیں نقیب العقباء مقرر فرمادیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ نے قبائیں اوس کے ایک گھرانے میں قیام فرمایا تو حضرت اسعد بن زرارہ رات کو منہ پر کپڑے لپیٹ کر کیوں حاضر ہوئے تھے؟

جواب: جنگ بعاث میں حضرت اسعد بن زرارہ نے قبیلہ اوس کے ایک سردار نبتل بن حارث اوسی کو قتل کر دیا تھا۔ اس لئے خزرج کے لوگ اوسی کے گھر میں آنے میں پریشانی محسوس کر رہے تھے۔ لیکن حضور سے ملاقات اور دیدار کے شوق میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو گئے۔ حضرت اسعد بن زرارہ بھی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان منہ چھپائے حضور کے پاس چلے آئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے رسول اللہ کے حکم پر کن لوگوں نے حضرت اسعد بن زرارہ کو پناہ دی تھی؟

جواب: آپ کو صورت حال کا علم ہوا تو آپ نے سعد بن خیشمہ اور عبدالمذر کے بیٹوں ہبشہ اور رفاعہ کو حکم دیا کہ حضرت اسعد بن زرارہ کو پناہ دیں۔ وہ انہیں اپنے قبیلے بنو عمرو بن عوف میں لے آئے۔ قبیلے کے دوسرے رؤسا کو حضور کی خواہش کا علم ہوا تو حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ اسعد بلا روک ٹوک یہاں آسکتے ہیں۔ (سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: مدینہ طیبہ میں حضور کی آمد پر حضرت ابو ایوب انصاری کو آپ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ بتائیے حضرت اسعد بن زرارہ کو کیا سعادت ملی؟

جواب: حضرت اسعد بن زرارہ کو رسول اللہ کی اونٹنی قصویٰ کی میزبانی کا شرف ملا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: جن دو یتیم بچوں سے مسجد نبوی کیلئے زمین خریدی گئی ان کے سرپرست کون تھے؟

جواب: بنو نجار کے ان دو یتیم بچوں سہیل اور سمیل کے سرپرست حضرت اسعد بن زرارہ تھے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے مسجد نبوی کے لئے زمین کی قیمت کس نے ادا کی؟

جواب: اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت ابو ایوب انصاری نے ادا کی۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت اسعد بن زرارہ نے ان بچوں سے یہ زمین لے کر مسجد کی تعمیر کے لئے آقا کی نذر کردی اور اس کے بدلے میں ان یتیم بچوں کو بنو بیاضہ میں اپنا ایک باغ دے دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ فتح الباری۔ مدارج النبوۃ۔ زرقانی)

سوال: حضرت اسعد بن زرارہ نے کب انتقال فرمایا۔ وفات سے پہلے حضور سے کیا درخواست کی؟

جواب: سوال ۱۱ ہجری میں ان کے حلق میں شدید درد ہوا۔ حضور عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ وفات سے پہلے رسول اللہ سے عرض کی کہ دو کم سن بچیاں چھوڑ رہا ہوں۔ وہ اللہ کے اور آپ کے حوالے ہیں۔ ان کی سرپرستی فرمائیے۔ اس کے بعد اسی تکلیف سے وفات پائی۔ رسول اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع یا کسی اور جگہ دفن کیا گیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب)

سوال: حضور نے حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات پر بنو نجار سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”تم لوگ میرے بائناہلی رشتہ دار ہو اور میں تم سے ہوں۔ اب اسعد کی جگہ میں تمہارا نقیب بن جاتا ہوں۔“ (طبقات۔ اصحاب۔ تاریخ طبری)

حضرت مالک بن التیمھان انصاری (مؤحد انصاری / عقبی بدری)

سوال: حضرت مالک بن التیمھان کی کنیت ابوالہشیم تھی۔ ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ بعض اہل سیر کے مطابق خاندان ملی سے تعلق تھا اور اوس کے خاندان عبدالاشل کے حلیف تھے۔ تاہم اکثریت کی رائے یہ ہے کہ وہ خود انصاری الاوسی تھے۔ مدینہ کے ان چند افراد میں سے تھے جو زمانہ جاہلیت میں بھی توحید کے قائل تھے اور بت پرستی کو برا سمجھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوالہشیم مالک بن التیمھان انصاری نے کب اسلام قبول کیا اور کب بیعت نبوی سے مشرف ہوئے؟

جواب: ۱۱ نبوی میں حضرت اسعد بن زرارہ کے ہاتھوں اسلام لائے اور ۱۲ نبوی میں

پہلی بیعت عقبہ کے موقع پر حضورؐ سے بیعت کی۔ آپؐ ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ میں بھی شامل تھے۔ حضورؐ نے اس موقع پر دو دوسرے نقیبوں کے ساتھ حضرت ابوالہشیمؓ کو بھی قبیلہ اوس کا نقیب مقرر فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ استیعاب) سوال: حضورؐ نے مدینہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخاۃ قائم کرائی تو حضرت ابوالہشیمؓ کو کس کا بھائی بنایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت ابوالہشیمؓ کو حضرت عثمانؓ بن مظعونؓ صحیحیؓ کا دینی بھائی بنایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: آنحضرتؐ کبھی کبھی حضرت ابوالہشیمؓ کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ بتائیے وہ کن جنگوں میں حضورؐ کے ہمراہ رہے؟

جواب: غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق کے علاوہ تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی آپؐ حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(جامع ترمذی۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوالہشیمؓ مالک بن الیمان نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ)

حضرت اوسؓ بن ثابت انصاری (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت حسانؓ بن ثابت کے علاقے بھائی اور خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھے۔ نام بتادیتے؟

جواب: حضرت اوسؓ بن ثابت انصاری۔ یہ اپنے بڑے بھائی حضرت حسانؓ سے پہلے

مسلمان ہوتے اور ۱۳ نبوی میں عقبہ میں بیعت کی۔

-- (سیرت ابن ہشام۔ سیر اصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت اوس بن ثابت کو حضرت عثمان غنیؓ کا دینی بھائی بنایا گیا۔ بتائیے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: بدری صحابی حضرت اوس بن ثابت نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی اور حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا گیا کہ وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ (المغازی۔ اصحاب بدر۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت اوس بن یزید النزاری (عقبی صحابی)

سوال: بتائیے حضرت اوس بن یزید النزاری کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ کبیرہ میں حضرت اوس بن یزید کو شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (اسد الغابہ۔ سیرۃ المعظفین)

حضرت بشر بن براء بن معرور (عقبی بدری)

سوال: حضرت بشر بن براء نے کب اسلام قبول کیا اور کب حضور کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ نے ہجرت نبوی سے ایک سال پہلے اپنے والد حضرت براء بن معرور النزاری کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ ضیاء النبی۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت بشر بن براء کا تعلق خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ آپ نے حضور کی مدینہ تشریف آوری پر آپ کو کیا پیش فرمایا؟

جواب: ان کے والد حضرت براء بن معرور حضورؐ کی مدینہ تشریف آوری سے ایک ماہ پہلے انتقال فرما گئے تھے۔ انہوں نے اپنے تہائی مال کی حضورؐ کے حق میں وصیت کی تھی۔ جب آقا تاجدار مدینہ تشریف لائے تو حضرت بشرؓ نے وہ مال آپؐ کو پیش کیا۔ حضورؐ نے وہ مال قبول فرما کر حضرت بشرؓ کو واپس کر دیا۔

(سیرت سرور عالم، سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے مدینہ تشریف آوری کے بعد بنو سلمہ کا سردار کے مقرر فرمایا؟
جواب: آپؐ نے حضرت بشرؓ بن معرور انصاری کو بنو سلمہ کا سردار بنایا۔ اس سے پہلے جد بن قیس جیسا مالدار لیکن بخیل شخص قبیلے کا سردار تھا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشرؓ بن معرور کن غزوات نبویؐ میں شریک ہوئے؟
جواب: غزوہ احد، احزاب اور غزوہ خیبر میں رسول اللہؐ کی ہمراہی میں حصہ لیا اور داد شجاعت دی۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت بشرؓ بن معرور نے کب اور کیسے وفات پائی؟
جواب: غزوہ خیبر سے واپسی پر ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے آپؐ کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا۔ آپؐ نے سب صحابہ کو بھی شامل کیا۔ آپؐ نے پہلا نوالہ لے کر ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ اس میں زہر ہے۔ حضرت بشرؓ بن معرور نے اس دوران بعض نوالے کھائے۔ چنانچہ اسی وقت یا بعد میں یا ایک سال بعد اسی زہر کے اثر سے انتقال فرمایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ مدارج النبوة)

سوال: حضرت بشرؓ بن معرور کی قاتلہ زینب بنت حارث کو کیا سزا دی گئی؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ اس نے جرم کا اقرار کر لیا اور مسلمان ہو گئی۔ رسول اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔ حضرت بشر بن معرور کے انتقال کے بعد ان کے قصاص میں قتل کر دی گئی۔ حضور نے زینب کو حضرت بشر کے وارثوں کے حوالے کر دیا۔ (استیاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت سرور عالم۔ رحمۃ اللعالمین)

حضرت ثابت بن ثعلبہ بن جزع (عقبی صحابی بدری انصاری)

سوال: بدری صحابی حضرت ثابت بن ثعلبہ (جزع) انصاری کس خاندان سے تھے اور کب مسلمان ہوئے؟

جواب: خزوج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ثابت بن جزع ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ اللعالمین۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت ثابت بن ثعلبہ کن غزوات میں شریک ہوئے اور کب شہادت پائی؟

جواب: آپ بدر سے لے کر طائف کے غزوات تک حضور کے ہمراہ رہے اور ۸ ہجری میں غزوہ طائف میں شہید ہو گئے۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت ثابت بن جزع (بدری صحابی عقبی صحابی)

سوال: بتائیے حضرت ثابت بن جزع کب اسلام لائے؟ اور کب بیعت کی؟

جواب: انصار کے قبیلے خزوج سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت سے پہلے ایمان لائے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ثابتؓ بن جذع نے کن دوسرے غزوات میں حصہ لیا اور کب شہید ہوئے؟

جواب: آپ بدر کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے اور ۶ ہجری میں غزوہ طائف کے موقع پر شہید ہو گئے۔
(طبقات۔ المغازی۔ اصحاب بدر)

حضرت ثعلبہؓ بن غنمہ (عقبی صحابی / بدری صحابی)

سوال: حضرت ثعلبہ بن غنمہ بدری صحابی ہیں۔ آپ کب اسلام لائے اور کب رسول اللہ سے بیعت ہوئے؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے تھے اور بیعت عقبہ کبریٰ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔ آپ نے اسلام لانے کے بعد حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبداللہ بن انیس کے ساتھ مل کر اپنے قبیلے کے بت توڑے۔

(اصحاب بدر۔ غزوہ بدر۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ المغازی)

سوال: بتائیے حضرت ثعلبہ بن غنمہ انصاری نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: انہوں نے بدر کے بعد احد اور احزاب کے غزوات میں شرکت کی۔ آپ نے غزوہ احزاب میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہادت حاصل کی۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ المغازی۔ شہدائے عہد نبوی)

حضرت حارثؓ بن قیس (بدری صحابی / عقبی صحابی / انصاری)

سوال: حضرت حارث بن قیس نے کب رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ ہیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ ہیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت حارث بن قیس کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ تمام غزوات نبوی میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے۔
(مغازی رسول اللہ - طبقات - سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت خلاؤد بن سوید (عقبی صحابی زبدری صحابی انصاری)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے کس صحابی کے بارے میں فرمایا کہ ان کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے؟

جواب: حضرت خلاؤد بن سوید انصاری کے بارے میں۔ غزوة قرظہ میں ایک یہودی عورت بنانہ نے ان پر چکی کا پاٹ گرا کر انہیں شہید کر دیا تھا۔ حضور نے اس عورت کو تلاش کروا کر ان کے قصاص میں قتل کروا دیا تھا۔

(اصحاب بدر - سیرۃ ابن ہشام - المغازی - احمد الغابہ)

سوال: خزرج کے خاندان بنو حارث بن خزرج کے حضرت خلاؤد بن سوید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔ پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں بیعت سے مشرف ہوئے۔

(زاد المعاد - مدارج النبوۃ - سیرت سرور عالم)

سوال: حضرت خلاؤد نے دولہ کے ابراہیم اور سائب اپنے پیچھے چھوڑے۔ بتائیے رسول اللہ نے ان کی والدہ سے کیا کہا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا کیونکہ اسے اہل کتاب نے شہید کیا۔“
(مسند احمد - شہداء - المشاہد)

سوال: ”میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے، شروم و حیا تو نہیں کھوئی۔“ بتائیے یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: حضرت خلاؤ کی والدہ اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر چہرے پر نقاب ڈالے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ لوگوں نے کہا کہ تمہارا بیٹا قتل ہو گیا ہے اور تم نے اس مصیبت میں بھی چہرے پر نقاب ڈال رکھی ہے۔ اس پر انہوں نے یہ جواب دیا۔ (مسند احمد - سؤیدائی - المشاہد)

سوال: بتائیے حضرت خلاؤ بن سوید نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: آپ نے غزوہ بدر، احد اور خندق اور غزوہ بنی قریظہ میں شرکت کی۔

(المغازی - طبقات - سیرة ابن ہشام)

حضرت خالد بن قیس (عقبی / بدری / انصاری سابقون الاولون)

سوال: حضرت خالد بن قیس انصاری خزرج کے خاندان بیاضہ سے تھے۔ آپ کس بیعت عقبہ میں شریک ہوئے؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو کر انصار کے سابقون الاولون میں شامل ہوئے۔ پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل کیا۔

(سیر الصحابہ - سیرة المعطلی - اصحاب بدر - سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت خالد بن قیس نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ بدری صحابی تھے اور اس کے بعد غزوہ احد میں بھی حضور کے ہمراہ رہے۔ (المغازی - سیرت ابن ہشام - اصحاب بدر)

حضرت خدیج بن سلامہ (عقبی صحابی / انصاری)

سوال: حضرت خدیج یا خدیج بن سلامہ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔

بتائیے انہوں نے کب رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟
 جواب: حضرت خدیج بن سلامہ یا سالم خاندان بلی سے تعلق رکھتے تھے اور خزرج کی
 شاخ بنو سلمہ کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو شابت یا ابو شید تمہی۔ انہوں نے
 ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصحاب۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت خدیج بن سلامہ کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟
 جواب: آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں رسول اللہ کے
 ساتھ رہے۔
 (المغازی۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت ذکوان بن عبد قیس انصاری (بدری صحابی / عقبی صحابی)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت ذکوان بن عبد قیس انصاری کا تعلق کس خاندان سے
 تھا اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: خزرج کے خاندان بنو زریق سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے پہلے ایک مرتبہ
 حضرت اسعد بن زرارہ کے ساتھ کئے آئے۔ قریش کے رئیس عقبہ بن ربیعہ
 کے ہاں قیام کیا۔ عقبہ سے رسول اکرم کی باتیں سنیں۔ پھر دونوں حضور کی
 خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

(انساب الاشراف۔ حمرة انساب العرب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ذکوان بن عبد قیس کو کن دو موقعوں پر حضور سے بیعت کا شرف حاصل ہوا؟
 جواب: ۱۲ نبوی میں وہ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ
 کی سعادت حاصل کرنے والے ۷ مسلمانوں میں سے ایک تھے۔

(سیرۃ النبی۔ اسوۃ صحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ذکوان بن عبد قیس کو مہاجر بنی انصاری کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ بیعت عقبہ کبیرہ کے بعد مدینہ سے آ کر مکہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ پھر جب حضورؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو دوسرے مہاجرین مکہ کے ساتھ وہ بھی مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ یر الصحابہ۔ حیاة الصحابہ)

سوال: حضرت ذکوان بن عبد قیس نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: ۲ ہجری میں اصحاب بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل کرنے کے بعد ۳ ہجری میں جنگ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(الغزازی۔ بدر البدور۔ سیرة ابن اسحاق۔ استیعاب)

حضرت رفاعہ بن رافع انصاری (انصار صحابہ بر اصحاب بدر) صاحب عقبہ

سوال: حضرت ابو معاذ رفاعہ بن رافع کب مشرف بہ اسلام ہوئے؟

جواب: آپ کے والد انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ وہ ۱۱ نبوی اور پھر ۱۲ نبوی میں حضورؐ سے بیعت ہوئے۔ دوسری مرتبہ ان کی زوجہ ام مالک اور فرزند حضرت رفاعہؓ بھی ساتھ گئے اور اسلام لائے۔ ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں بھی نوجوان رفاعہ نے بیعت کی۔ (اصابہ۔ یر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے کس صحابی کی والدہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی اخیانی بہن تھی؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت رفاعہ بن مالک کی بہن حضرت ام مالک بنت ابی۔ (طبقات۔ سیرة ابن ہشام۔ تذکار صحابیات)

سوال: بدری صحابی حضرت رفاعہ بن مالک نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر میں بعض مشرکین کو قتل کرنے کے علاوہ ایک مشرک وہب بن عمیر جمعی کو گرفتار کیا۔ جنگ احد میں والد کے ساتھ شریک ہوئے۔ جس میں ان کے والد حضرت رافع بن مالک شہید ہو گئے۔ غزوہ احزاب اور بیت الرضوان میں بھی شامل ہوئے۔ غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے۔

(الغزازی۔ طبقات۔ زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت رفاعہؓ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ بتائیے آپؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۴۱ یا ۴۲ ہجری میں بصرہ میں وفات پائی۔ دو لڑکے مجاؤ اور عبیدؓ پیچھے چھوڑے۔ چند احادیث کے راوی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت رفاعہؓ بن عمرو (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت رفاعہؓ بن عمرو خزرج کے خاندان عوف بن خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابو الولید رفاعہؓ بن عمرو ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل کیا۔ ان کے خاندان کو بنو حنیبلہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے مورث اعلیٰ سالم بن غنم حنیبلہ کے لقب سے مشہور تھے۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضرت رفاعہؓ بن عمرو کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور کب شہادت پائی؟

جواب: آپ نے جنگ بدر اور احد میں حصہ لیا اور غزوہ احد میں شہادت کے درجے پر فائز ہوئے۔

(الہغازی۔ سیر الصحابہ۔ صحابہ بدر)

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنزہ (بدری صحابی / انصاری / عقبی صحابی)

سوال: جنگ بدر کے لئے روانگی کے وقت رسول اللہؐ اور حضرت علیؓ ایک اونٹ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے اور اونٹ پر ایک صحابی سوار تھے۔ بتائیے وہ کون تھے؟

جواب: حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنزہ جن کی کنیت ابولہبہ تھی۔ چونکہ سوار یوں کی کمی تھی۔ اس لئے ایک اونٹ پر تین آدمی باری باری سوار ہوتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ الریح المقوم)

سوال: حضرت ابولبابہ رفاعہ قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھے۔ بتائیے آپؓ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ اہل عقبہ میں سے ہیں اور عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ کی بیعت کی۔ بعض روایات کے مطابق وہ بیعت عقبہ اولیٰ میں بھی شریک ہوئے اور حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلہ کا نقیب بنایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت ابولبابہؓ کو مہاجرین کی خدمت کا کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے حضورؐ کے حکم پر بیشتر صحابہ کرامؓ نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو اکثر مہاجرین نے قبا میں حضرت ابولبابہؓ رفاعہ کے ہاں قیام کیا۔

(سیدۃ النبیؐ۔ سیرت سرور عالمؐ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابولبابہؓ جنگ بدر کے لئے لشکر اسلام کے ساتھ تھے مگر حضورؐ نے انہیں روما کے مقام سے واپس بھیج دیا۔ بھلا کیوں؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”تم مدینے واپس چلے جاؤ اور میری نیابت کرو۔“ حضورؐ نے انہیں اصحاب بدر میں شمار کیا اور مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(تاریخ ابن کثیر۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے اور کس موقع پر حضرت ابولبابہؓ مدینہ میں حضورؐ کے نائب بنے تھے؟

جواب: غزوہ بنی قینقاع اور غزوہ سویق کے موقع پر حضورؐ نے آپؓ کو اپنا نائب بنایا۔

(طبقات۔ ابن سعد۔ چالیس جاثار)

سوال: بدری صحابی ابولبابہؓ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیں غزوہ بنو قریظہ میں کیا خاص واقعہ پیش آیا؟

جواب: ہجرت میں غزوہ خندق کے موقع پر بنو قریظہ نے غداری کی۔ اس جنگ کے

بعد حضورؐ نے بنو قریظہ کے قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ پچیس دن کے محاصرے کے بعد انہوں نے حضورؐ سے التجا کی کہ ابوالبابہ رفاعہ کو مشورے کے لئے بھیجیں۔ کیونکہ ابوالبابہؓ کے قبلے اون اور بنو قریظہ کے گہرے مراسم تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت ابوالبابہؓ کو بھیجا۔ انہوں نے یہودیوں کو مشورہ دیا۔ کہ ہتھیار ڈال دیں لیکن ساتھ ہی اپنے حلق کی طرف اشارہ کر دیا یعنی تم غداروں کے جرم میں قتل کر دیئے جاؤ گے۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت ابوالبابہؓ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے کیا کیا؟

جواب: انہیں جلد احساس ہوا کہ مسلمانوں کا جنگی راز فاش کر دیا ہے۔ وہ حضورؐ کے پاس آنے کی بجائے مسجد نبویؐ پہنچے اور ایک موٹی زنجیر لے کر خود کو ستون سے باندھ لیا۔ دن رات بارگاہ الہی میں گڑگڑاتے اور معافی مانگتے۔

(زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضرت ابوالبابہؓ کا یہ حال سن کر رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اب تو جو ہوا سو ہوا۔ اگر ابوالبابہؓ پہلے ہی میرے پاس آجاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا۔“

(طبقات۔ الریح المختوم۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ابوالبابہؓ کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

جواب: ایک دن ضعف و ناتوانی کے باعث بیہوش ہو کر گر گئے۔ رحمت الہی کو جوش آیا اور سورۃ توبہ کی آیات نازل ہوئیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”ابوالبابہؓ کی توبہ قبول ہوگئی۔“

(صحابہ کرامؓ کا عہد زریں۔ سیرۃ النبیؐ۔ الریح المختوم)

سوال: حضرت ابوالبابہؓ کو ستون سے کس نے کھولا؟

جواب: حضورؐ کی اجازت سے حضرت ام سلمہؓ نے پکار کر کہا، ابولبابہ تمہیں مبارک ہو تمہاری توبہ قبول ہوگئی۔ لوگ انہیں کھولنے کے لئے آئے لیکن انہوں نے انکار کر دیا کہ حضورؐ اپنے ہاتھوں سے کھولیں گے۔ چنانچہ حضورؐ فجر کی نماز کے لئے آئے تو انہیں کھولا۔ (مختصر سیرۃ النبیؐ - رحمۃ العالمینؒ - زاد المعاد)

سوال: حضرت ابولبابہؓ نے بیعت رضوان اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔ بتائیے آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور خلافت میں کسی وقت وفات پائی۔

(اسد الغابہ - اصحاب - طبقات)

حضرت زیاد بن لبید انصاری

(بدری / انصار صحابہ / اصحاب عقبہ / مہاجر انصاری)

سوال: ابو عبد اللہ کنیت اور زیاد بن لبید نام۔ بتائیے کب دولت اسلام سے بہرہ مند ہوئے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو بیاضہ کے حضرت زیاد بن لبید حضرت مصعب بن عمیر کی دعوت پر اسلام لائے اور انصار کے سابقوں الاولون میں شامل ہوئے۔ پھر ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔

(انصار صحابہ - سیر الصحابہؓ - اسوۃ صحابہ - طبقات)

سوال: ہجرت مدینہ کے وقت حضورؐ بنو بیاضہ کے محلے سے گزرے تو کس صحابیؓ نے قیام کے لئے اپنا مکان پیش کیا؟

جواب: حضرت زیاد بن لبید انصاری نے حضورؐ کو قیام کے لئے اپنا مکان پیش کیا لیکن یہ سعادت حضرت ابو ایوب انصاری کو حاصل ہوئی۔

(اصحاب - استیعاب - سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بدری صحابی حضرت زیاد بن لبید نے احد، احزاب اور دوسرے غزوات میں بھی

جسہ لیا۔ آپ کو کس علاقے کا محصل زکوٰۃ مقرر کیا گیا؟

جواب: ۹ ہجری میں آقائے انہیں حضرموت کے لئے محصل زکوٰۃ بنایا۔ دور صدیقی میں لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت زیادؓ نے حضرت مہاجرین امیہ کے ساتھ مل کر ان سے جنگ کی۔ (تاریخ اسلام۔ زاد المعاد۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت زیاد بن لبید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ کے دور میں بھی وہ حضرموت کے امیر رہے۔ پھر سبکدوش ہو کر کوفہ یا شام میں رہائش پذیر ہو گئے اور وہیں ۴۱ ہجری میں وفات پائی۔

(اصحابہ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زیاد بن لبید انصاری نے بیعت عقبہ کبریٰ میں آپ کے دست حق پر بیعت کی۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل ہوئے۔ ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو بیاضہ سے تھا اس لئے بیاضی بھی کہلائے۔

(اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت زیاد بن لبید کو مہاجرین انصاری کیوں کہا گیا؟

جواب: آپ نے بھی بیعت عقبہ کے بعد چند دوسرے انصار مدینہ کی طرح مکہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ پھر کچھ ہی عرصہ بعد جب ہجرت کا حکم ہوا تو دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی مدینہ ہجرت کر گئے اور مہاجرین انصاری کہلائے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے مسلمان ہونے کے بعد کن دو صحابہ نے بنو بیاضہ کے بت توڑے تھے؟

جواب: حضرت زیاد بن لبید نے حضرت فروہ بن عمرو کے ساتھ مل کر اپنے قبیلے بنو

بیاضہ کے بت توڑے۔ (مغازی رسول اللہ۔ طبقات۔ سیرت سرور عالم)

سوال: حضرت زیاد بن لبید نے جنگ بدر کے علاوہ دیگر کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: آپ عہد رسالت کے تمام بڑے بڑے غزوات اور سرایا میں شریک ہوئے۔

(المغازی۔ طبقات۔ اصابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت زیاد بن لبید کو کب اور کہاں کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ کب تک اس عہدے پر رہے؟

جواب: ۹ ہجری میں آپ نے زیاد بن لبید انصاری کو صدقات و زکوٰۃ کی وصولی کے لئے حضرموت کا محصل مقرر فرمایا۔ وہ ساتھ ہی وہاں کے عامل بنائے گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت تک وہ اس عہدے پر فائز رہے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت زیاد بن لبید نے دور صدیقی اور دور فاروقی میں کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: دور صدیقی میں اہل یمن کی بہت بڑی تعداد نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت مہاجر بن امیہ کو نجران، کندہ اور حضرموت کے مرتدین پر قابو پانے کے لئے بھیجا اور حضرت زیاد بن لبید کو ان کی مدد کیلئے لکھا۔ حضرت زیاد بن لبید نے حضرت مہاجر بن امیہ کے تعاون سے کندہ کے مرتدین کا خاتمہ کیا۔ (صدیق اکبر۔ خلفائے راشدین۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت زیاد بن لبید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں اپنے عہدہ امارت سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے کوفہ یا شام میں رہائش اختیار کر لی اور وہیں ۴۱ ہجری میں

وفات پائی۔ ان سے چند اجادیت بھی مروی ہیں۔
(اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت سعد بن زید انصاری (بدری صحابی / عقبی صحابی / انصاری)

سوال: اوس کی شاخ بنو عبدالاشہل کے حضرت سعد بن زید کو اور ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: حضرت سعد بن زید بن مالک کو اشہلی اور عقبی صحابی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔
(انساب الاشراف۔ المغازی۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن زید انصاری نے کب اسلام قبول کیا اور کب رسول اللہ سے بیعت کی؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں (بقول واقدی) شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ انصار صحابہ۔ بیعت ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ نے کن صحابی کو حضرت سعد بن زید بن مالک انصاری کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہ نے جب انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخاۃ قائم کی تو حضرت عمرو بن سراقہ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت سعد بن زید انصاری نے دوسرے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: انہوں نے عجمہ، رمالہ کے تمام غزوات کے علاوہ بہت سے اہم موقعوں پر بھی رسول اللہ کی ہمراہی کا شرف حاصل کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ۔ مغازی رسول)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے حضرت سعد بن زید انصاری کو غزوہ بنو قریظہ کے بعد کس علاقے کی طرف روانہ فرمایا؟

جواب: آپ نے انہیں بنو قریظہ کے قیدیوں کے ساتھ نجد بھیجا جن کے بدلے میں وہ گھوڑے اور ہتھیار خرید کر مدینہ واپس آئے۔ یہ ۵ ہجری کا واقعہ ہے۔

(استیعاب۔ تین سو اصحاب)

سوال: رسول اللہ نے فتح مکہ کے بعد حضرت سعد بن زید انصاری کو کس علاقے کا بت توڑنے کیلئے بھیجا تھا؟

جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے بعد اوس اور خزرج کا بت (مورتی) توڑنے کے لئے بجا حمر کے ساحل کے قریب بھیجا۔ آپ مناتہ کے اس بت کو توڑ کر کامیاب واپس آئے۔ (طبقات۔ ارض القرآن۔ تین سو اصحاب)

سوال: ”اے مناتہ اپنے غصے کو قابو میں رکھ۔“ بتائیے یہ الفاظ کب اور کس نے کہے تھے؟

جواب: اوس اور خزرج کی مورتی مناتہ کو انہوں نے گرایا تو ایک سیاہ قام برہنہ عورت سینہ کو بلی کرتی ہوئی نکلی تو ایک بچاری نے یہ الفاظ کہے۔ حضرت سعد نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ (طبقات۔ ارض القرآن۔ تین سو اصحاب)

حضرت سعد بن خیشمہ انصاری (بدری / انصاری / عقبی)

سوال: حضرت سعد بن خیشمہ کا تعلق انصار کے قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے اور حضور سے بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسباب)

سوال: رسول اللہ نے حضرت سعد بن خیشمہ کو اپنے قبیلے کا نقیب مقرر فرمایا۔ بتائیے

انہیں اور کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضور اقدس ہجرت کر کے مدینے تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت کلثوم بن الہدیم کے ہاں قیام فرمایا۔ آپ حضرت سعد بن خیشمہ کے مکان پر لوگوں سے ملاقات فرماتے تھے۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ النبی)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن خیشمہ کے والد نے انہیں جنگ بدر میں شرکت سے کیوں منع کیا تھا؟

جواب: وہ چاہتے تھے کہ ایک فرد حضرت سعد بن خیشمہ گھر میں رہ کر دیکھ بھال کرے اور دوسرا جنگ کیلئے جائے۔ (اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: ”ابا جان! اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو مجھے گھر پر رہنے میں کوئی عذر نہ تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی قدرت دی ہے کہ حضور کی ہیر کابی کا حق ادا کر سکوں۔ اس لئے آپ یہاں رہیں اور مجھے جہاد پر جانے دیں۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا شرف بخشے۔“ بتائیے یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟ اور کیا فیصلہ ہوا؟

جواب: حضرت سعد بن خیشمہ نے یہ الفاظ جنگ بدر میں شرکت کرنے کے لئے اپنے والد سے کہے تھے۔ دونوں باپ بیٹے کی خواہش تھی کہ جنگ میں حصہ لیں۔ آخر قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ حضرت سعد کے نام نکلا۔

(سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ نیرت ابن اسحاق)

سوال: نیک فطرت کی بناء پر حضرت سعد بن خیشمہ کو سعد الخیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ بدر میں بہادری سے لڑتے ہوئے طیغمہ بن عدی یا عمرو بن عبدود کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ (محدثک۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ)

حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری

(عقبی صحابی / بدری صحابی / سابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت سہلؓ، یا عبید بن عتیک انصاری کب اسلام لائے اور بیعت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر رسول اللہؐ سے بیعت کی۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھا۔
(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے عہد رسالت میں ہی وفات پائی اور رسول اللہؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔
(اسد الغابہ۔ ایک سو پچاس چراغ)

حضرت سلیمؓ بن عمرو انصاری (عقبی صحابی / بدری صحابی)

سوال: حضرت سلیمؓ بن عمرو انصاری خزرج کے خاندان بنو سلمہ میں سے تھے۔ وہ کب اصحاب عقبہ میں شامل ہوئے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کے موقع پر موجود تھے۔ بعض روایات میں ان کا نام سلیمان بن عمرو بن حدیدہ بھی ملتا ہے۔ (اسد الغابہ۔ جامع السیر۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ الرقیق الختم)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت سلیمؓ بن عمرو نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت سلیمؓ بن عمرو نے غزوہ احد میں بہادری سے لڑتے ہوئے جان قربان کی۔
(الغزائی۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت شان بن صفیٰ انصاری (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت شان بن صفیٰ کس قبیلے سے تھے اور آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ ہجرت نبوی سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھوں مسلمان ہوئے اور ۱۳ نبوی میں حضور اقدس کے دست مبارک پر بیعت عقبہ کبیرہ میں بیعت کی۔

(اصحاب بدر۔ ہجرت سرور عالم۔ الریش الختم)

سوال: بتائیے حضرت شان بن صفیٰ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ کو بدری صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ غزوہ احد میں شریک ہونے کا بھی اعزاز ملا۔ (المغازی۔ طبقات۔ مغازی رسول اللہ۔ یہ الصحابہ)

حضرت صفیٰ بن سواد انصاری (عقبی صحابی)

سوال: بتائیے حضرت صفیٰ بن سواد کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور آپ کب اسلام لائے؟

جواب: بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے تھے اور ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ کبیرہ میں بھی شامل تھے۔ ان کا نام صفیٰ بن سواد اور صفیٰ بن سواد بھی لکھا گیا ہے۔

(اسد الغابہ۔ ہجرت ابن ہشام۔ ہجرت ابن اسحاق۔ مختصر سیرۃ الرسول)

حضرت ضحاک بن حارثہ (عقبی صحابی / انصاری / بدری صحابی)

سوال: حضرت ضحاک کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت ضحاک کے والد کا نام حارثہ بن زید تھا اور وہ انصار کے قبیلے خزرج

سوال: کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات)
بتائیے حضرت ضحاک بن حارثہ کب اسلام لائے اور کب رسول اللہ سے بیعت ہوئے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ضحاک بن حارثہ کو کس پہلے بڑے غزوے میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ بدر میں رسول اللہ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا اور وہ بدری صحابہ میں شامل ہوئے۔ (مغازی رسول اللہ۔ المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت طفیل بن مالک رنعمان (عقبی صحابی ر بدری صحابی ر انصاری)

سوال: حضرت طفیل بن مالک یا نعمان کب اسلام لائے؟
جواب: خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل تھے اور ہجرت سے پہلے اسلام لائے۔

(اصحاب بدر۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت طفیل بن مالک یا نعمان نے کب شہادت پائی؟
جواب: آپ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے اور غزوہ خندق میں بھی۔ آپ غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

حضرت عباس بن عبادہ انصاری (مہاجر انصار ر اصحاب عقبہ)

سوال: حضرت عباس بن عبادہ کو بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کا شرف حاصل

ہوا۔ بتائیے آپؐ کو مہاجری انصاری کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت عباسؓ بن عبادہ اور ان کے دو تین ساتھی بیعت عقبہ ثانیہ یا بیعت عقبہ کبیرہ کے بعد مکہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ واپس مدینہ چلے گئے تھے اور دوبارہ آئے تھے۔ حضورؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کا حکم دیا تو یہ بھی مدینہ چلے گئے۔ اس لئے ان کو مہاجری انصاری کہا جانے لگا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: قبیلہ بنو سالم کے کن رئیسوں نے حضورؐ کو اپنے ہاں قیام کی دعوت دی تھی؟

جواب: حضورؐ بنو سالم کے محلے سے گزرے تو حضرت عباسؓ بن عبادہ اور حضرت عثمانؓ بن مالک نے درخواست کی کہ حضورؐ ان کے ہاں قیام فرمائیں۔ لیکن یہ سعادت حضرت ابویوب انصاریؓ کے حصے میں آئی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عباسؓ بن عبادہ کو کس مہاجر صحابی کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے ناہین بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عباسؓ بن عبادہ کو حضرت عثمانؓ بن مظعون کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت عباسؓ بن عبادہ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ روایت ہے کہ انہیں ایک مشرک سفیان بن عبدشمس نے شہید کیا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ المغازی)

حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری

(سابقون الاولون انصار عقبی صحابی ربکیر صحابی ربذری صحابی)

سوال: حضرت عویمؓ بن ساعدہ کو رسول اللہؐ نے ”مرز صالح“ کے لقب سے نوازا۔ وہ

کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور ہجرت نبوی سے پہلے ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ ان کی بیعت عقبہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ تینوں عقبوں میں شریک تھے۔ وہ انصار اولیٰ میں سے ہیں۔ جنہوں نے مکے جا کر سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ بیعت عقبہ ثانی میں شامل تھے۔ وہ دو عقبوں میں شریک ہوئے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیعت عقبہ کبیرہ میں حاضر ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت عویمؓ بن ساعدہ کا تعلق کن قبیلے سے تھا اور انہیں کس مسلمان کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ عمرو بن عوف سے تھا جو قباء میں آباد تھے۔ رسول اللہؐ نے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ احتیاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری کی صفائی پسند طبیعت کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن صفائی پسند اصحاب کو پسند فرمایا ہے، ان میں حضرت عویمؓ بن ساعدہ بھی ہیں۔ (سہیڈائی)

سوال: بدری صحابی حضرت عویمؓ بن ساعدہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور فتنہ ارتداد کے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ بتائیے آپؐ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں پینسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ امیر المؤمنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دو بچے عقبہ اور عبیدہ پیچھے چھوڑے۔ ایک حدیث بھی مروی ہے۔ (اصابہ۔ المغازی۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی (انصاری) اصحاب عقبہ (مہاجر انصاری)

سوال: ابو یحییٰ کنیت عبداللہ بن انیس نام۔ قبیلہ جہنیہ اور قضاہ سے تعلق تھا۔ بتائیے کب اسلام لائے؟

جواب: بیعت عقبہ کبیرہ سے پہلے اسلام لائے اور پھر مکہ جا کر حضور سے بیعت کی۔ بیعت عقبہ ثانیہ (کبیرہ) کے بعد کے میں ٹھہر گئے اور پھر مکہ کی مسلمانوں کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ ان کا خاندان خزرج کے خاندان بنو سلمہ کا حلیف تھا اس لئے وہ انصاری بھی کہلائے۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بنو ہذیل کے شخص دشمن رسول خالد بن یحییٰ کو کس نے قتل کیا تھا؟

جواب: یہ شخص اللہ کے رسول کے خلاف سازشیں کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی کے ہاتھوں قتل ہوا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ نے خالد بن یحییٰ کو قتل کیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور اقدسؐ خوش ہوئے اور حضرت عبداللہ کو اپنا عصا مبارک عطا کر کے فرمایا: ”اس عصا پر ٹیک لڑایا کرو۔ تاکہ قیامت کے دن تم مجھے اس عصا کے ساتھ ملو۔“ (طبقات۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن انیس نے کن غزوات اور مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ بدر کے سوا تمام بڑے، غزوات اور خاص مہمنوں میں شریک ہوئے۔ مولانا سعید انصاری کے مطابق وہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے۔ یہودی رئیس ابو رافع سلام بن ابی الحقیق کو قتل کرنے کے لئے حضور نے حضرت عبداللہ بن حکیم کی سرکردگی میں جن پانچ صحابہ کو روانہ فرمایا، ان میں حضرت عبداللہ بن انیس بھی تھے۔ یہ مہم کامیاب ہوئی۔ (سیر الصحابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن انیس نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۵۳ ہجری میں مصر کے ساحلی شہر غزہ میں وفات پائی۔ وصیت کے مطابق دفن کرتے وقت حضورؐ کا عطا کردہ عصا مبارک کفن میں ان کے پیٹ پر رکھ دیا گیا۔ ان سے چوبیس احادیث مروی ہیں۔ (اسدالغابہ۔ استیعاب۔ یرالصحابیہ)

حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری

(عقبی صحابی / بدری صحابی / سابقون الاولون انصار)

سوال: انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عمارہ بن حزم کب اسلام لائے؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کی سعادت حاصل کی۔ (اصحاب بدر۔ اسدالغابہ۔ یرالصحابیہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت عمارہ بن حزم کو حضرت محمدؐ بن نعلہ اسدی کا دینی بھائی بنایا گیا۔ بتائیے انہوں نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: بدری صحابی حضرت عمارہ بن حزم تمام غزوات نبوی میں شامل رہے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ (المغازی۔ یرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت عمارہ بن حزم کا نام مبارکہ بن حزم بھی بتایا گیا ہے۔ انہیں فتح مکہ کے وقت کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: ان کے خاندان بنو مالک بن نجار کا علم فتح مکہ کے موقع پر ان کے ہاتھ میں تھا۔ (اسدالغابہ۔ یرالصحابیہ۔ اصحاب۔ یرة العطفی)

سوال: بتائیے حضرت عمارہ بن حزم انصاری کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ نبوت میں فتح ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت عمارہ

بن حزم حضرت خالد بن ولید کے لشکر میں تھے۔ جنگ یمامہ کی خونریز لڑائی میں شہید ہوئے۔ ایک بیٹا مالک پیچھے چھوڑا۔

(صحابہ بدر۔ اسد الغابہ۔ ہر الصحابہ۔ المغازی)

سوال: کون سے صحابی جھاڑ پھونک کا منتر جانتے تھے اور حضورؐ نے انہیں منع نہیں فرمایا؟

جواب: حضرت عمارہ بن حزم جھاڑ پھونک کا منتر جانتے تھے۔ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ ان سے منتر سنا۔ چونکہ اس میں شرکیہ کلمات نہیں تھے اس لئے حضور اقدسؐ نے انہیں اجازت دے دی۔ (ہر انصار۔ اسوۂ صحابہ۔ تین سو صحابہ)

حضرت عمرو بن غزیہ انصاری (عقبی سابقون الاولون انصار بدری)

سوال: بدری صحابی حضرت عمرو بن غزیہ بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: وہ خزرج کے قبیلے بنی مازن بن نجار سے تھے اور ۱۳ نبوی سے پہلے مسلمان ہو کر بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل کیا۔ حضرت عمرو بن غزیہ غزوہ بدر میں بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ (ہیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ ہر الصحابہ)

حضرت عبس بن عامر (عقبی صحابی بدری صحابی انصاری)

سوال: حضرت عبس بن عامر نے ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا اور بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک ہوئے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ ان کا نام عبس اور عبسی بھی بتایا گیا ہے۔ (طبقات۔ ہیرت ابن ہشام۔ المغازی۔ ہر الصحابہ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عبس بن عامر نے کن غزوات نبویؐ میں

شرکت کی؟

جواب: آپ عہد رسالت کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔

(المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت عمرو بن حارث انصاری (عقبی صحابی انصاری)

سوال: حضرت عمرو بن حارث بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک تھے۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: عمرو بن حارث بن لبده یا عمرو بن حارث بن لبہ بن عمرو بن ثعلبہ۔ یا عمرو بن حارث بن کندہ بن عمرو بن ثعلبہ۔ (سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ ابن حزم طاہری)

حضرت عقبہ بن وہب (بدری صحابی مہاجر انصار)

سوال: بنو عطفان سے تعلق تھا لیکن خزرج کی شاخ میں بنو سالم کے حلیف بن کر مدینے میں مقیم ہو گئے۔ بتائیے کب اسلام لائے؟

جواب: صحابی رسول حضرت عقبہ بن وہب بیعت عقبہ اولیٰ میں شریک تھے یا نہیں اس پر اختلاف ہے۔ ۱۲-۱۳ ہجری کے دوران کسی وقت اسلام قبول کیا اور بیعت عقبہ کبریہ میں شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ انصار صحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت عقبہ بن وہب بھی مہاجر انصاری تھے۔ بتائیے انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: بیعت عقبہ کبریہ کے بعد مکہ میں ٹھہر گئے تھے اور جب ہجرت کا حکم ملا تو وہ بھی مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: بدری صحابی حضرت عقبہ بن وہب نے جنگ احد میں بھی شرکت کی۔ اس جنگ میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: غزوہ احد میں آپ نے جوش و جذبے سے حصہ لیا۔ حضور کی کٹیٹیوں میں خود کی چند کڑیاں گھس گئیں تو انہیں نکالنے میں حضرت عقبہ بن وہب نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی مدد کی۔ (انساب الشہداء - المغازی)

حضرت عوف بن حارث (بدری صحابی / عقبی صحابی / سابعون الاولون انصار)

سوال: صحابی رسول حضرت عوف بن حارث والد کے بجائے والدہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: والدہ کا نام عفرات تھا۔ والد اور والدہ دونوں انصار کے خاندان بنو نجار سے تھے۔ (انساب الاشراف - بدر البذور - استیعاب)

سوال: بتائیے عقبہ کے مقام پر حضرت عوف بن حارث نے کتنی مرتبہ رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ پہلی مرتبہ حاضر ہو کر اسلام لانے والے چھ انصار میں سے تھے اور تینوں مرتبہ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات - محمد الرسول اللہ - اسد الغابہ - طبری - ابونا)

سوال: جنگ بدر کے روز حضرت عوف بن حارث نے رسول اللہ سے کیا عرض کیا تھا اور آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ اللہ اپنے بندے سے کس بات پر زیادہ خوش ہوتا ہے۔“ آقا نے فرمایا: ”اس بات سے کہ اس کا ہاتھ جنگ میں مصروف ہو اور وہ بدن کھولے لڑ رہا ہو۔“ (انساب الشہداء - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے جنگ بدر میں حضرت عوف بن حارث کس انداز میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہ کا جواب سن کر آپ نے اپنی زہ اتار دی اور بڑھ چڑھ کر لڑنا

شروع کر دیا۔ آخر شہادت کا رتبہ حاصل کر لیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عباد بن قیس (عقبی صحابی / بدری صحابی / سابقون الاولون)

سوال: حضرت عباد بن قیس کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: آپ کا نام عباد یا عباد بتایا گیا ہے والد کا نام قیس تھا۔ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان عدی بن کعب سے تھے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انساب الاشراف۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت عباد بن قیس انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتائیے آپ کس بیعت عقبہ میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ ۱۳ نبوی میں عقبہ کبیرہ کے موقع پر بیعت کرنے والے پچھتر افراد میں شامل تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ)

سوال: حضرت عباد بن قیس نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی اور کون سے غزوة میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ بدری صحابی ہیں اور جنگ احد، خندق، خیبر اور دوسرے معرکوں میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔ آپ ۸ ہجری میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔

(غازی رسول۔ سیرت سرور عالم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عمرو بن غنمہ انصاری (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت ثعلبہ بن غنمہ کے بھائی اور انصاری صحابی ہیں۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: عمرو بن غنمہ بن عدی۔ یہ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب بدر سلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عمرو بن غنمہ کب اسلام لائے اور کب حضور سے

بیعت کی؟

جواب: حضرت عمرو بن غنم ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے اور پھر اپنے بھائی حضرت ثعلبہ کے ساتھ بیعت عقبہ کبیرہ میں حضور سے بیعت ہوئے مولانا اور یس کا مذہلوی نے انہیں بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل نہیں کیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ سیرۃ المصطفیٰ)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن غنم انصاری نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟
جواب: غزوہ بدر کے بعد وہ تقریباً ہر غزوے میں شریک رہے ہوں گے لیکن غزوہ تبوک کے موقع پر ان کا نام بھی نمایاں ہوا۔

(مغازی رسول۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ جوامع السیر)

سوال: بتائیے غزوہ تبوک میں حضرت عمرو بن غنم انصاری کیوں شرکت نہ کر سکے تھے؟

جواب: غزوہ تبوک کو حیش العسر کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اس غزوے کے موقع پر مسلمانوں کی بے سرو سامانی کا یہ عالم تھا کہ جنگ ساز و سامان اور سواریاں اور دوسرا زوراء بھی کم تھا۔ حضرت عمرو بن غنم بھی ان صحابہ میں سے تھے جن کے پاس سواریاں نہیں تھیں۔ چنانچہ وہ جہاد میں شرکت سے محرومی کی بنا پر رونے لگے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت ۹۲ نازل فرما کر انہیں اس مجبوری کی بنا پر جہاد میں شریک نہ ہو سکنے کی اجازت دے دی۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات۔ المغازی)

حضرت عبید بن التیمان انصاری (عقبی صحابی بدری صحابی انصاری)

سوال: حضرت عبید بن التیمان کا حسب و نسب بیان کر دیجئے؟

جواب: حضرت عبید بن التیہان انصار کے قبیلے اوس کے خاندان بنی عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض سیرت نگاروں کے مطابق وہ قبیلہ بلی سے تھے اور بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصحاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ اصحاب بدر)

سوال: بتائیے حضرت عبید بن التیہان کب اسلام لائے اور کب رسول اللہ سے بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔ ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے لیکن بہت سے سیرت نگاروں نے کہا ہے کہ وہ بیعت عقبہ کبیرہ میں شامل نہیں تھے بلکہ ان کے بھائی حضرت ابو الہیثم بن التیہان نے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ سے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عبید بن التیہان بدری صحابی تھے۔ وہ کب اور کس کے ہاتھوں شہید ہوئے؟

جواب: وہ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے اور بہادری سے لڑے۔ آخر عکرمہ بن ابی جہل نے انہیں شہید کر دیا۔ یہ بھی روایات ہیں کہ وہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عمیر بن حارث بن ثعلبہ (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: بتائیے حضرت عمیر بن حارث کو مقرر کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پانچ سال پہلے مدینہ میں اوس اور خزرج کے قبیلوں کے درمیان جنگ بعاث ہوئی۔ اس میں حضرت عمیر بن حارث بھی شریک

ہوئے۔ وہ اس موقع پر قیدیوں کو اکٹھا کرتے تھے اس لئے انہیں مقرن کہا جاتا ہے۔ (اسد الغابہ - اشعاب - طبقات - تین صحابہ)

سوال: حضرت عمیر بن حارث انصاری صحابی تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ اس لئے سلمیٰ بھی کہلائے۔ اس سے پہلے کے سلسلہ نسب میں بنو حرام میں کعب سے بھی کہا جاتا ہے۔ (النساب الاشراف - مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا - اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت عمیر بن حارث سلمی کب اسلام لائے اور کب رسول اللہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (طبقات - اصحاب - اشعاب - البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عمیر بن حارث سلمی نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ کو بدری صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور آپ غزوہ احد میں بھی رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ (الغزای - سیرۃ ابن ہشام - سیرۃ ابن اسحاق - اصحاب بدر)

حضرت عقبہ بن عامر انصاری (بدری صحابی رضابقولون الا اولون انصار)

سوال: حضرت عقبہ بن عامر کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: انصاری قبیلے خزرج کے خاندان بنی حرام بن کعب سے ان کا تعلق تھا اور عامر بن نابی بن زید کے بیٹے تھے۔ (النساب الاشراف - طبقات - سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت عقبہ بن عامر نے کب اسلام قبول کیا اور کب رسول اللہ کے دست اقدس پر بیعت کی؟

جواب: انہوی میں مکہ جا کر مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں دوبارہ مکہ جا کر بیعت کی۔
(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عقبہؓ بن عامر انصاری نے کس انداز سے غزوہ احد میں شرکت کی؟

جواب: اپنے اپنی خود کے اوپر ہزر عامہ سجا رکھا تھا جس کی وجہ سے دور سے نمایاں نظر آتے۔
(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتائیے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: دور صدیقی میں سیلہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔
(اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری (بدری صحابی سابقون الاولون انصار)

سوال: قبیلہ اوس کی شاخ بنو ظنفر سے تعلق تھا۔ حضورؐ نے ایک موقع پر انہیں کھجور کی ایک چھڑی دی تھی جو روشن قدیل بن گئی۔ نام بتادیتے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدریؓ کے اخیانی بھائی حضرت قتادہ بن نعمان بن زید۔ ان کی والدہ انیسہ بنت قیس تھیں۔
(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت قتادہ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ کی کنیت کیا تھی؟

جواب: حضرت قتادہ بن نعمان انصاری کی کنیت ابو عمر بھی تھی اور ابو عبد اللہ بھی۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: ”الہی! اس آنکھ کو صاحب جمال بنادے“ رسول اللہؐ نے یہ دعا کس صحابیؓ کے لئے فرمائی تھی؟

جواب: بدری صحابی حضرت قتادہ بن نعمان کے لئے۔ جنگ احد میں ان کی آنکھ کا ڈھیلا باہر لٹک پڑا۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اسے ٹھیک جگہ پر رکھا اور یہ دعا فرمائی۔ یہ آنکھ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور روشن ہو گئی۔

(موطائنام مالک۔ دارقطنی۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتائیے غزوہ احد کے بعد حضرت قتادہؓ نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: وہ عہد رسالت کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے وقت بنی ظفر کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ حنین میں بھی وہ ثابت قدم رہے۔ جنگ موتہ کا بدلہ لینے والے لشکر میں بھی وہ شامل تھے۔

(المغازی۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ فتح البلدان)

سوال: حضرت قتادہ بن نعمان نے کب وفات پائی؟

جواب: ۲۳ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت کے آخری سال میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ سال تھی اور انہوں نے اپنے پیچھے دو لڑکے عمر اور عبد اللہ چھوڑے۔ (اصحاب۔ یہ اصحاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت قطبہ بن عامر (بدری صحابی بر عقیب صحابی رسالتون الاولون انصار)

سوال: حضرت قطبہ بن عامر نہ صرف انصار کے ساتھون الاولون میں سے تھے بلکہ اصحاب عقبہ میں بھی شامل تھے۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: عقبہ کے مقام پر پہلی بار ایمان لانے والے چھ افراد میں حضرت قطبہؓ بھی تھے۔ ۱۱۔۱۲۔۱۳ نبوی میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر تینوں مرتبہ بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔

(تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت قطبہؓ بن عامر جنگ بدر سے لے کر تبوک تک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے انہوں نے جنگ بدر کے موقع پر کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے مسلمانوں اور قریش کی صفوں کے درمیان ایک پتھر پھینکا اور کہا: ”خدا کی قسم جب تک یہ پتھر نہ بھاگے گا میں میدان جنگ سے منہ نہ موڑوں گا۔“ پھر وہ بہادری سے لڑے۔ انہوں نے ایک کافر مالک بن عبداللہ تمیمی کو بھی گرفتار کیا۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: فتح مکہ کے دن حضرت قطبہؓ بن عامر کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں اپنے قبیلے بنو سلمہ کا علم اٹھانے کا اعزاز عطا کیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ”جو آپؐ کا دین ہے، وہی میرا دین ہے۔“ بتائیے یہ الفاظ رسول اللہؐ سے کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت قطبہؓ بن عامر انصاری نے۔ عہد جاہلیت میں بعض انصار گھرانوں میں یہ رسم تھی کہ احرام کی حالت میں دروازے کی بجائے۔ چھت پر سے کود کر گھر میں داخل ہوتے۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ احرام کی حالت میں باغ کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت قطبہؓ بن عامر بھی احرام باندھے آپؐ کے ساتھ اندر چلے گئے۔ رسول اللہؐ کے پوچھنے پر آپؐ نے یہ جواب دیا۔ اس پر سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۹ نازل ہوئی اور اس رسم کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو گیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت قطبہؓ بن عامر نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؐ نے حضرت عثمان غنیؓ کے دور حکومت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسوۃ صحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ انصار کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے اور بیعت عقبہ کبریٰ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: بتائیے حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ نے آپ کو نو جوانوں کا سردار مقرر فرمایا۔ (المغازی۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ)

حضرت کعبؓ بن عمرو انصاری (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت کعبؓ بن عمرو کی کنیت ابوالیسر تھی۔ آپ کا تعلق خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ۱۲ نبوی میں ۱۸ سال کی عمر میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور پھر ۱۳ نبوی میں عقبہ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ کی والدہ کا نام نسیبہ بنت ازہر تھا وہ بھی بنو سلمہ سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بدری صحابی حضرت کعبؓ بن عمرو چھوٹے سے قد کے تھے۔ بتائیے آپ نے غزوہ بدر میں کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: آپ نہ صرف بہادری سے لڑے بلکہ قریش کے علمبردار عزیز بن عمیر سے علم چھین لیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ایک رئیس منبہ بن حجاج کو بھی قتل کیا اور رسول اللہ کے چچا حضرت عباس کو بھی قیدی بنایا۔

(طبقات۔ اصحاب بدر۔ غزوہ بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: غزوہ بدر کے بعد حضرت کعب بن عمرو تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔

بتائیے خلفائے راشدین کے دور میں انہوں نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ صفین اور دوسری لڑائیوں میں حضرت علیؓ کی طرف سے شرکت کی۔ ان کی شہادت کے بعد گوشہ نشین ہو گئے۔ (مسند احمد۔ المغازی۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت کعب بن عمرو نے کب وفات پائی؟

جواب: ۷۲ سال کی عمر میں امیر معاویہؓ کے دور میں انتقال فرمایا۔ وہ بدری صحابہؓ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ (مسند احمد۔ اسد الغابہ۔ اصحاب سیر الصحابہ)

حضرت معاذ بن عفرانہ انصاری (عقبی، بدری، انصاری سابقون الاولون)

سوال: حضرت معاذ بن عفرانہ انصاری انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ اور

بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: آپ کے والد حارث بن سواد بن مالک تھے اور والدہ کا نام عفرانہ انصاری تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو مالک بن نجار سے تھا۔ ان کے بارے میں اتفاق ہے کہ یہ دونوں عقبوں میں شامل رہے۔

(المغازی۔ طبقات۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ بدر میں مشرکین کے سردار ابو جہل کی پنڈلی پر تلوار چلانے والے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: حضرت معاذ بن عفرانہ انصاری نے جنگ بدر میں ابو جہل کی پنڈلی پر تلوار چلائی جس سے وہ زخمی ہو کر گر پڑا۔ اس جنگ میں ان کے بھائی معوذ اور عوف بھی شریک تھے۔ معاذ اور معوذ دونوں بھائیوں نے ابو جہل پر حملہ کیا تھا۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے ابو جہل کے زخمی ہونے پر حضرت معاذ پر کس مشرک نے حملہ کیا تھا؟

جواب: ابو جہل کے بیٹے عکرمہ نے جو ابی حملہ کر کے حضرت معاذؓ کے شانے پر تلوار ماری جس سے ان کا بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ وہ اسی طرح جہاد میں مصروف رہے۔ جب لگتا ہوا بازو زیادہ حائل ہونے لگا تو اسے پاؤں کے نیچے رکھ کر خود الگ کر دیا اور ایک بازو سے لڑتے رہے۔

(المغازی۔ اصحاب بدر۔ غزوة بدر۔ اعلام الاسلام)

سوال: حضرت معاذ بن عفران نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ان کے سن وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر مؤرخین کا کہنا ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوہ صحابہ)

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح (انصاری عقبی صحابی / بدری صحابی)

سوال: بتائیے کس صحابی کے والد اپنے قبیلے کے بت خانے کے متولی تھے؟

جواب: انصار کے قبیلہ خزرن کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت معاذ بن انصاری کے والد حضرت عمرو بن جموح اپنے قبیلے کے بت خانے کے متولی تھے۔ حضورؐ نے انہیں قبول اسلام کے بعد اپنے قبیلے کا سردار بنا دیا تھا۔ (انساب الاشراف۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت معاذ بن عمرو نے قبول اسلام کے بعد کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ نے ۱۲ نبوی میں اسلام قبول کیا اور پھر ۱۳ نبوی میں عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔ (طبقات۔ سیرت سرور عالم۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضرت معاذ بن عمرو اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے۔ وہ دوسرے نوجوانوں کے ساتھ مل کر کیا کرتے تھے؟

جواب: وہ اپنے قبیلے کے دوسرے مسلمان نوجوانوں کے ساتھ مل کر بت خانے کے اور اپنے والد کے بت توڑ دیا کرتے تھے یا ان کا حلیہ بگاڑ دیتے۔

(اسد الغابہ۔ یرت ابن ہشام۔ یرالصحابہ۔ استیعاب)

سوال: بدری صحابی حضرت معاذ بن عمرو نے جنگ بدر میں کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: انہوں نے حضرت معاذ بن عفرہ کے ساتھ مل کر (معاذ اور معوذ بن عفرہ دونوں بھائیوں نے مل کر) ابو جہل کو قتل کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ یرة ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

حضرت معقل بن المنذر انصاری (عقبی صحابی بدری صحابی انصاری)

سوال: بتائیے حضرت معقل بن منذر کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: آپ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے۔ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (اناب الاشراف۔ طبقات۔ اصحاب بدر۔ یرة ابن اسحاق)

سوال: حضرت معقل نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: بدری صحابی حضرت معقل بن منذر انصاری جنگ احد میں بھی شریک تھے۔

(اصحاب بدر۔ اسد الغابہ۔ یرالصحابہ)

حضرت معن بن عدی (بدری عقبی صحابی انصاری)

سوال: حضرت معن بن عدی ۱۲ نبوی میں حضرت مصعب بن عمیر کی کوششوں سے

مسلمان ہوئے۔ بتائیے آپ نے کب حضور سے بیعت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کا شرف حاصل کرے۔ والے لوگوں میں بعض یرت نگاروں نے حضرت معن بن عدی کا نام بھی شامل کیا ہے۔ جبکہ بعض

نے انہیں عقبی صحابی نہیں تسلیم کیا۔

(اصابہ - اسد الغابہ - یرالصحابیہ - سیرۃ المعظمی - سیرت سرور عالم)

سوال: حضرت معن بن عدی کے بڑے بھائی حضرت عاصم بن عدی بنو عجلان کے

سرور تھے۔ حضرت معن کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: وہ قبیلہ قضاعہ کے خاندان بلبی سے تھے اور یہ قبیلہ اوس کے خاندان بنو عمرو بن

عوف کا خلیفہ تھا۔ حضرت معن زمانہ جاہلیت میں ہی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

(انساب الاشراف - حمزہ انساب العرب - طبقات)

سوال: بتائیے کس صحابی کو حضور نے حضرت معن بن عدی کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے بڑے بھائی حضرت زید بن خطاب کو حضرت

معن بن عدی کا دینی بھائی بنایا۔ (طبقات - اسد الغابہ - یرالصحابیہ - مہاجرین)

سوال: بدری صحابی حضرت معن بن عدی تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔

بتائیے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ اربد اڑ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس عرصے

میں مسیلہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر خونریز جنگ لڑی گئی۔ اس موقع

پر حضرت خالد بن ولید اسلامی لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔ حضرت معن بن

عدی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(الفاروق - اسد الغابہ - اصابہ - استیعاب - سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت مسعود بن یزید انصاری (انصاری حقیقی صحابی)

سوال: بتائیے حضرت مسعود بن یزید کب اسلام لائے اور کب بیعت کی؟

جواب: حضرت مسعود بن یزید انصاری ہجرت سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور آپ

نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔

(سیرۃ ابن اسحاق - اسد الغابہ - یرالصحابیہ)

حضرت نہیرؓ بن الہیثم (عقبی/انصاری)

سوال: حضرت نہیرؓ بن الہیثم کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: آپ کا نام نہیر بن الہیثم بن بنی نابی تھا اور انصار کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔
(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت نہیرؓ بن الہیثم نے کب اسلام قبول کیا اور رسول اللہ کے دست اقدس پر بیعت کی؟

جواب: وہ اوس کی شاخ آل سواف بن قیس سے تھے اور بیعت عقبی کبریٰ میں شریک ہوئے۔
(سیرۃ النبی۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت سرور عالم)

حضرت نعمانؓ بن عمرو انصاری

(عقبی صحابی/بدری صحابی/خوش مزاج ظریف الطبع)

سوال: حضرت نعمانؓ بن عمرو کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: حضرت نعمانؓ یا نعمانؓ کی کنیت ابو عمرو تھی۔ انصاری تھے اور خزرج کے خاندان بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عطیہ تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسدالغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت نعمانؓ بن عمرو کب مسلمان ہوئے اور کب رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ بعض سیرت نگاروں نے بیعت عقبہ کبیرہ میں شامل نہیں کیا۔

(طبقات۔ اسدالغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب)

سوال: بدری صحابی حضرت نعمانؓ بن عمرو کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ بدر کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ کے ہمراہ رہے۔

(طبقات۔ اصاب۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ اجماع السنن۔ استیعاب)

سوال: حضرت نعمان بن عمرو بڑے خوش مزاج اور ظریف الطبع شخص تھے۔ بتائیے انہوں نے حضرت سوبیٹ کے ساتھ کیا مذاق کیا؟

جواب: حضرت نعمان بن عمرو نے حضرت سوبیٹ بن سعد عبدری کو مذاق میں ہی غلام بنا کر بیچ دیا۔ بعض روایات میں اس کے الٹ بھی آیا ہے تاہم پہلے والی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (اسد الغابہ۔ اصاب۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے کون سے صحابی رسول اللہ کو ہر موسم کا پھل کھلایا کرتے تھے اور کس طرح؟

جواب: جب بھی مدینے میں کوئی نیا پھل آتا تو دکاندار سے ادھار خرید لاتے اور رسول اللہ کی خدمت میں ہدیہ پیش کر دیتے۔ پھر جب دکاندار پھل کی قیمت کا مطالبہ کرتا تو اسے رسول اللہ کے پاس لے آتے اور عرض کرتے، حضور! اس پھل کی قیمت ادا کر دیجئے۔ آپ فرماتے، وہ تو ہدیہ تھا۔ حضرت نعمان بن عمرو عرض کرتے، یا رسول اللہ! میرے دل نے چاہا تھا کہ نیا پھل سب سے پہلے آپ کھائیں۔ مگر میرے پاس پیسے نہیں تھے۔ رسول اللہ مسکرا دیتے اور قیمت ادا فرما دیتے۔ (اسد الغابہ۔ اصاب۔ طبقات۔ تہذیب صحابہ)

حضرت ہانی بن نیار انصاری

عقبی صحابی بدری صحابی رسالتون الاولون انصار

سوال: حضرت براء بن عازب کے ماموں تھے اور اپنی کنیت ابو بردہ سے مشہور تھے۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: حضرت ہانی بن نیار نام تھا اور تعلق قبیلہ بلی سے تھا۔ ان کا قبیلہ اس کے

خاندان بنو حارثہ کا حلیف تھا۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو بردہ ہانی بن نیار بہت اچھے شہسوار تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ انصار کے سابقوں الاولون میں سے تھے اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ جوامع السیر۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ہانیؓ بن نیار نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ بدر میں مشرکین مکہ کا مشہور بہادر جہاد بن سفیان ان کے ہاتھوں قتل ہوا۔ غزوہ احد میں ان کے پاس بھی گھوڑا تھا۔ (استیعاب۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: فتح مکہ کے وقت بنو حارثہ کا علم حضرت ابو بردہ ہانیؓ بن نیار کے پاس تھا۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے چاروں خلفائے راشدینؓ کی بیعت کی۔ وہ حضرت علیؓ کے پر جوش حامیوں میں سے تھے۔ امیر معاویہؓ کے دور میں ۴۱ یا ۴۵ ہجری میں وفات پائی۔ (اصحاب بدر۔ استیعاب۔ اصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ انصاری (انصاری صحابی رعبی صحابی بدری صحابی)

سوال: بتائیے حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ انصاری کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: انہوں نے بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ کبیرہ دونوں میں رسول اللہؐ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۲ ہجری اور ۱۳ ہجری میں عقبہ میں حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے صحابی حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: آپ انصار کے قبیلہ بلی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے بلوی بھی کہلائے۔ یہ قبیلہ مدینہ میں بنی عوف بن خزرج کا حلیف تھا۔

(انصار صحابیہ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ استیعاب)

سوال: حضرت یزید بن ثعلبہ کی کنیت ابو عبدالرحمن اور ابو عبداللہ تھی۔ آپ نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: آپ اصحاب بدر میں اسے تھے اور غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ کسی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہیں تھے۔

(اصحاب بدر۔ نبی کریم کی معاشی زندگی۔ سیرۃ النبی)

حضرت یزید بن عامر انصاری (بدری / عقبی انصاری)

سوال: قبیلہ خزرج کی شاخ بنی سلہ کے حضرت یزید بن عامر انصاری کو کب اسلام کی دولت نصیب ہوئی اور آپ نے کس بیعت میں شرکت کی؟

جواب: یہ نامور صحابی حضرت قطبہ بن عامر کے بھائی تھے اور ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے تھے۔ انہیں ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ سیرت سرور عالم۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرۃ النبی)

سوال: بتائیے حضرت یزید بن عامر کن غزوات نبوی میں رسول اللہ کے ہمراہ رہے؟

جواب: غزوہ بدر اور احد میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ ان کے بعد کے حالات کتب میں نہیں ملتے۔ (اصحاب بدر۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ طبقات)

حضرت یزید بن حرام انصاری (عقبی صحابی انصاری)

سوال: بتائیے حضرت یزید بن حرام کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

جواب: حضرت یزید بن حرام انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصحاب۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت یزید بن حرام نے کب رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: انہیں حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کے موقع پر حاصل ہوا۔
(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

حضرت یزید بن منذر انصاری (عقبی صحابی بدری صحابی انصاری)

سوال: حضرت یزید بن منذر کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ سیر الصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت یزید بن منذر نے جنگ احد میں بھی شرکت کی۔ بتائیں کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: ہجرت کے بعد رسول اللہ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت عامر بن ربیعہ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

﴿دیگر سابقون الاولون اور ہجرت تک کے انصار صحابہ﴾

حضرات

ابو ایوب انصاری، ابوسید مالک، ابودجانہ، ابولبابہ رفاعہ عبدالمنذر، ابوامامہ اسد، ابو بردہ ہانی، ابو عبدالرحمن بن یزید، ابو عیس عبدالرحمن بن جبیر، ابوعمارہ براء، ابو سعید عقبہ، ابو ضیاع، ابو عقیل، ادرع بن زید، ابوسلیط، ابو عمرہ بشیر، انس بن مالک، انیس بن قنادہ، ایاس بن معاذ، براء بن مالک، بشیر بن سعد، جلییب، جابر بن عبداللہ بن عمرو، حارث بن صرہ، حارث بن حاطب، حارث بن خزیمہ، حارث بن نعمان، حارث بن قیس، حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن

ربیع ہرام بن ملحان، حباب بن منذر، حنظلہ بن ابی عامر، حبیل بن یمان، حارث بن سراقہ، خالد بن عمرو، خوات بن جبیر، خالد بن قیس، خبیب بن عدی، خدیج بن سلامہ، خزیمہ بن ثابت، حطاد بن سوید، ذکوان بن عبد قیس، رافع بن مالک، رافع بن خدیج، رافع بن عئینہ، رفاعہ بن عمرو، رفاعہ بن رافع، رفاعہ بن قحش، زید بن اسلم، زیاد بن لیبید، زیاد بن سکن، زید بن ثابت، زید بن دہشہ، زید بن ارقم، سعد بن عبادہ، سعد بن زید، سعد بن زید زرقی، سعد بن ربیع، سعد بن خیشمہ، سعد بن معاذ، سعد بن مالک، خدری، سعد بن عبید، سلمہ بن سلامہ، سلمہ بن اسلم، سلیم بن عمرو، ستان بن صفی، سالم بن عمیر، سمرہ بن جندب، سعید بن صامت، سمیل بن حنیف، سہل بن سعد، سہل بن عتیک، صفی بن سواد، شحاک بن حارث، طفیل بن مالک، طلحہ بن براء، ظہیر بن رافع، عاصم بن ثابت، عاصم بن عدی، عباد بن قیس، عباد بن بشر، عباد بن صامت، عبداللہ بن انیس، عبداللہ بن جبیر، عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن عتیک، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن سلمہ، عیسیٰ بن عامر، عقبان بن مالک، عثمان بن حنیف، عقبہ بن وہب، عقبہ بن اسید، عقبہ بن عمرو، عمارہ بن زیادہ، شہیل، عمارہ بن حزم، عامر بن عبداللہ، عمرو بن جموح، عمرو بن حارث، عمرو بن غنمہ، عمرو بن غزیہ، عمیر بن حارث، عوف بن حارث، عویم بن ساعدہ، عبید بن الہتان، عبداللہ بن سہل، عبید بن ادی، عبداللہ بن طارق، عبید بن ابی عبید، عاصم بن قیس بن ثابت، عمرو بن اخطب، عمرو بن ثابت، فردہ بن عمرو، خضالہ بن عبید، قطبہ بن عامر، قیس بن ابی حصصہ، قیس بن سعد، کعب بن مالک، کعب بن عجرہ، کعب بن عمرو، کلثوم بن الہدم، مالک بن ستان، محمد بن مسلمہ، حبیصہ بن مسعود، معاذ بن جبل، مظہر بن رافع، معاذ بن حارث، عطاء، معقل بن منذر، معن بن عدی، منذر بن عمرو، منذر بن محمد، مسعود بن یزید، مسعود بن سعد، محمود بن مسلمہ، معتب بن عبیدہ، معتب بن قیش، مبشر بن عبدالمذر، نہیم بن الیشیم، نعمان بن عمرو، نعمان الاعرج، نعمان بن مالک، ہلال بن امیہ، ثانی بن یاز، یزید بن ثعلبہ، یزید بن حزام، یزید بن عامر، یزید بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت انیسؓ بن قنادہ النزاری (بدری / انصاری)

سوال: بدری صحابی حضرت انیسؓ بن قنادہ کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام قتادہ بن ربیعہ تھا۔ وہ انصار کے قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی اہلیہ کا نام خضاء بنت خدام الاسدیہ تھا۔ (طبقات۔ اصحاب۔ میرالصحابیہ۔ انصار صحابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت انیسؓ بن قتادہ انصاری نے جنگ بدر کے بعد کس جنگ میں حصہ لیا؟
جواب: آپ شرکائے احد میں بھی شمار کئے جاتے ہیں۔

(الغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

حضرت ثعلبہؓ بن حاطب انصاری (بدری صحابی انصاری صحابی)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن حاطب نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟ نور کب وقات پائی؟

جواب: قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ بعض دوسرے غزوات میں بھی شرکت کی روایات ملتی ہیں۔ وہ دوز عثمانی میں کسی وقت انتقال کر گئے۔

(اصحاب۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصحاب بدر)

حضرت جلیبیبؓ (انصاری رخوش مزاج رپست قد)

سوال: ”سات کو قتل کر کے قتل ہوا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔“ بتائیے یہ الفاظ حضورؐ نے کس کے بارے میں فرمائے تھے؟

جواب: حضرت جلیبیبؓ یا جلیبیبؓ کے بارے میں۔ ایک غزوہ میں ان کی شہادت کے موقع پر آپ نے فرمایا۔ پھر اپنے ہاتھوں پر ان کے جسد کو اٹھا کر لائے اور بغیر غسل دینے قبر کھدوا کر اپنے دست مبارک سے دفن کیا۔ وہ رپست قد تھے

لیکن طبیعت میں مزاج بہت تھا۔ آپ ان پر بے حد شفقت فرماتے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحیح مسلم۔ منہاج)

حضرت حارث بن صمہ (حافظ انصاری زسابقون الاولون انصار شاعر)

سوال: حضرت حارث بن صمہ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھے۔

بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے ہی ۱۱ یا ۱۳ نبوی کے دوران مسلمان ہوئے۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت صہیب رومی کو حضرت حارث بن صمہ کا مواخاتی بھائی

بتایا۔ بتائیے وہ غزوہ بدر میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: غزوہ بدر کیلئے روانگی کے وقت وہ بھی حضور کے ساتھ تھے راستے میں روجاء

کے مقام پر انہیں چوٹ لگ گئی اور وہ لڑنے کے قابل نہ رہے۔ رسول اللہ

نے انہیں واپس بھیج دیا۔ آپ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(سیرت ابن اثبات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت حارث بن صمہ نے جنگ احد میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور مشرکین

کے ایک بہادر عثمان بن عبد اللہ کو قتل کیا۔ حضرت حارث شہید کب ہوئے تھے؟

جواب: ۴ ہجری میں حضور نے ابو عامر کی درخواست پر ستر مبلغین کو بھیجا تھا ان میں

حضرت حارث بن صمہ بھی تھے۔ بیڑ معونہ کے مقام پر حضرت حارث اور

حضرت عمرو بن امیہ ہوشی چرانے گئے تو بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل نے

بعض مشرک قبائل کو ساتھ بلا کر مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ حضرت حارث اور

حضرت عمرو واپس آئے۔ ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر تلواریں سونت لیں اور

دشمن پڑوٹ پڑے۔ حضرت حارثؓ بن صمہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت حارثؓ بن خزیمہ انصاری (بدری صحابی رانصاری صحابی)

سوال: بتائیے حضرت حارثؓ بن خزیمہ انصاری نے کب اسلام قبول کیا؟ اور حضورؐ نے کس صحابی کو ان کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپ ہجرت نبوی کے کچھ عرصہ پہلے یا فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ رسول اللہؐ نے مؤاخاة قائم کرتے وقت انہیں حضرت ایاسؓ بن بکیر کا دینی بھائی بنایا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حارثؓ بن خزیمہ کی کنیت ابو بشر تھی۔ ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان قواقلہ سے تھا جو اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل کا حلیف تھا۔ (اصحاب بدر۔ اصابہ۔ استیعاب۔ انساب الاشراف)

سوال: بدری صحابی حضرت حارثؓ بن خزیمہ انصاری نے کن دوسرے غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: عہد رسالت کے تمام غزوات میں حضرت حارثؓ بن خزیمہ انصاری بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ کی اونٹنی گم ہو گئی تو سب سے پہلے اونٹنی کو کون سے صحابی پکڑ کر لائے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو اونٹنی کی خبر دی تو چند صحابہؓ اس طرف روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت حارثؓ بن خزیمہ نے اونٹنی کو پکڑا اور رسول اللہؐ کے پاس لے آئے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بعض تو ہم پرست لوگوں نے اونٹوں کے گلے میں بالوں کے بچے ڈال رکھے تھے۔ حضور کو علم ہوا تو کس صحابی کو اتارنے کے لئے روانہ فرمایا؟

جواب: آپ نے حضرت حارث بن خزیمہ انصاریؓ سے فرمایا کہ تمام اونٹوں کے گلوں سے بالوں کے بچے اتار دیئے جائیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ ستر ستارے)

سوال: بتائیے انصاری صحابی حضرت حارث بن خزیمہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ ۴۰ ہجری میں حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں ۶۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت خوات بن جبیر انصاری (بدری / انصاری / شاعر)

سوال: ابو عبد اللہ اور ابو صالح کینیت تھی اور شہید احد حضرت عبد اللہ بن جبیر کے بھائی تھے۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: آپ قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے۔ والد کا نام جبیر بن نعمان تھا۔ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت خوات بن جبیر نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن وہ بدری صحابی کہلانے کیوں؟

جواب: وہ جنگ بدر میں حصہ لینے کے لئے لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ابھی صفر پہنچے تھے کہ ان کے پاؤں میں پتھر لگا جس سے وہ زخمی ہو گئے اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ رسول اللہؐ نے انہیں علاج کے لئے مدینہ واپس بھیج دیا۔ وہاں واپسی پر آقائے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خوات بن جبیر بہت اچھے شاعر بھی تھے۔ بتائیے آپ کب ساری

رات شعر سناتے رہے تھے؟

جواب: وہ نہایت خوش الحان شاعر تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عرفاروقؓ، حضرت عبدالرحمنؓ بن عوفؓ، حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح اور حضرت خواتؓ بن جبیر انصاری اکٹھے حج کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت عمرؓ کے کہنے پر انہوں نے ساری رات اپنے اشعار سنائے۔
(اصابہ۔ سوشدائیؓ)

سوال: حضرت خواتؓ بن جبیر جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے حامی تھے۔ بتائیے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ ۴۰ ہجری میں ۷۴ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ اپنے چچے ایک لڑکا صالح چھوڑا وہ چند حدیثوں کے بھی راوی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت رافعؓ بن عئجدہ انصاری (بدری صحابی / انصاری صحابی)

سوال: حضرت رافعؓ بن عئجدہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام عبدالمحارث تھا لیکن والدہ عئجدہ کی وجہ سے مشہور تھے۔ انہیں بعض روایات میں رافعؓ بن عئترہ یا رافع بن عئجرہ بھی بتایا گیا ہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ بیقات۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت رافعؓ بن عئجدہ ہجرت کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتائیے انہوں نے کن غزوات نبویؐ میں شرکت کی؟

جواب: وہ غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد اور خندق میں بھی بہادری سے لڑے۔

(المغازی۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت رافعؓ بن مالک انصاری

(بدری صحابی / عقبی صحابی / سابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت رافعؓ بن مالک انصاری سب سے پہلے اسلام لانے والے چھ افراد میں سے ہیں۔ آپ نے حضورؐ کے دست اقدس پر کتنی مرتبہ عقبہ میں بیعت کی؟

جواب: آپ نے عقبہ میں تین مرتبہ بیعت کی۔ انہوی میں چھ افراد میں شامل تھے۔ ۱۲ نبوی میں بارہ افراد نے بیعت کی اور ۱۳ نبوی میں پچھتر افراد میں بھی حضرت رافعؓ بن مالک شامل تھے۔

(طبقات - تاریخ طبری - محمد رسول اللہ - اسد الغابہ - مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: انصار کے سابقون الاولون میں حضرت رافعؓ بن مالک بھی تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: حضرت رافعؓ بن مالک خزرج کی شاخ بنو زریق سے تھے۔ ان کی کنیت ابو رفاعہ اور ابو مالک تھی۔ والدہ کا نام معاویہ بنت عثمان تھا۔ وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ تیر اندازی اور تیرا کی میں ماہر ہونے کی وجہ سے کامل کے لقب سے پکارنے جاتے۔ ان کی بیوی ام مالکہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی اخیانی بہن اور صحابیہ تھیں۔ (سیرت احمد مجتبیٰ - اصحاب - اسد الغابہ - انساب الاشراف - طبقات)

سوال: بتائیے حضرت رافعؓ بن مالک کو بیعت عقبہ ثانیہ میں کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہؐ نے بارہ لقب مقرر فرمائے تو ان کو اپنے قبیلے بنی زریق کا لقب مقرر فرمایا۔ (طبقات - سیرۃ النبی - صحابہ - مدارج النبوة)

سوال: ۱۲ نبوی تک حضورؐ پر جتنا قرآن نازل ہوا تھا وہ سب سے پہلے کس انصاری

صحابی نے لکھا؟

جواب: حضرت رافع بن مالک اس وقت تک نازل شدہ قرآن کو لکھ کر مدینہ لے آئے اور وہاں کے لوگوں کو سنایا۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: مدینہ میں تمام مسجدوں سے پہلے بنو رزین کی مسجد میں قرآن پڑھا گیا۔ اسے پڑھنے والے کون تھے؟

جواب: حضرت رافع بن مالک انصاری نے اس مسجد میں لکھا ہوا قرآن پڑھ کر سنایا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت رافع بن مالک کوئی سورۃ مدینہ طیبہ لے گئے تھے؟

جواب: سورۃ یوسف یا سورۃ طہ کو لکھ کر مدینہ منورہ لے گئے اور دوسرے مسلمانوں کو سنایا۔ (سیرۃ النبی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت رافع بن مالک انصاری کے بدری صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ بتائیے آپ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: غزوہ احد ۳ ہجری میں آپ مشرکین مکہ کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (الغزای۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ حیاۃ الصحابہ)

حضرت زید بن اسلم انصاری (بدری صحابی / انصاری صحابی)

سوال: اسلم بلوی کے اس صحابی بیٹے کا نام و نسب بتادیں جنہیں بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت زید بن اسلم بن ثعلبہ۔ ان کا تعلق قبیلہ بلی سے تھا لیکن اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کا حلیف ہونے کی وجہ سے بلوی بھی کہلاتے اور انصاری بھی۔

(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت زید بن اسلم انصاری نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب شہادت پائی؟

جواب: بعض سیرۃ نگاروں کے مطابق وہ جنگ احد میں بھی شامل ہوئے اور پھر طلحہ بن خویلد اسدی کے ہاتھوں جنگ براء میں شہید ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے دور تک زندہ تھے اور جنگ صفین میں ان کی طرف سے شریک ہوئے۔ (اصابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ تین صحابہ)

حضرت زیاد بن سکن (سابقون الاولون انصار بدری صحابی)

سوال: انصار کے سابقون الاولون حضرت زیاد بن سکن کس قبیلے سے تھے؟

جواب: وہ اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ احمد الخالیدی۔ اصابہ)

سوال: ابن العسلی کے بقول حضرت زیاد بن سکن بدری صحابی تھے۔ وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں شدید زخمی ہو کر گر پڑے۔ رسول اللہؐ نے اپنے قدموں سے ٹیک لگا کر بٹھایا۔ اسی حالت میں شہید ہو گئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

حضرت زید بن وشمہ (انصاری بدری صحابی)

سوال: حضرت زید بن وشمہ انصاری خزرج کے خاندان بنو بیاضہ سے تھے اور بدر واخذ میں شریک ہوئے۔ بتائیے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: ہجرت نبوی کے تیسری زمانے میں اسلام لانے والے یہ صحابی قبیلہ عضل وقارہ کی طرف تبلیغ کے لئے جانے والے چھ سات یا دس صحابہ میں شامل تھے۔ رجیع کے مقام پر اس قبیلے کے لوگوں نے ہمداری کی۔ سو تیر اندازوں نے حملہ کر کے

حضرت زیدؓ بن دثنہ اور حضرت ضیبؓ بن عدی کے سوا سب کو شہید کر دیا۔ ان دونوں کو گرفتار کر کے مکہ لے گئے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ اصحاب۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت زیدؓ بن دثنہ کو کس نے خریدا؟

جواب: امیہ بن خلف کے بیٹے صفوان نے اپنے باپ کے قتل کے بدلے میں انہیں خرید کر اپنے غلام فسطاس کی حراست میں دے دیا اور فیصلہ ہوا کہ اشعر حرم گزرنے پر انہیں مولیٰ پر چڑھایا جائے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ زاد المعاد)

سوال: ”تجھ کو خدا کی قسم! سچ بتانا، کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری جگہ محمدؐ کی گردن مار دی جائے اور تم اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم رہو۔“ یہ الفاظ کس صحابی سے کہے گئے اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: صفوان نے حضرت زیدؓ بن دثنہ سے یہ الفاظ کہے اور انہوں نے جواب دیا: ”خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ محمدؐ کے پائے اقدس میں کانٹا جھبے اور میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا رہوں۔“ اس کے بعد مشرکین نے انہیں بھی سولی پر چڑھا کر نیزوں سے جسم کو چھید ڈالا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت سعدؓ بن زید زرقی انصاری (بدری صحابی رانصاری صحابی)

سوال: حضرت سعدؓ زرقی انصاری کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: آپ کے والد کا نام زید بن فاکہ تھا اور آپ خزر ج کے خاندان زرقی سے تعلق رکھنے کی وجہ سے زرقی کہلائے۔ ان کا نام سعد یا اسعد بھی آیا ہے۔

(انصار صحابہ۔ انساب الاشراف۔ اصحاب بدر)

سوال: بتائیے حضرت سعدؓ یا اسعدؓ بن زید زرقی نے سب سے پہلے کس غزوے میں

حصہ لیا؟

جواب: آپ نے غزوہ بدر میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک ہو کر بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ اصیاب)

حضرت سعد بن معاذ (انصاری بدری)

سوال: بتائیے کن صحابی کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے تھے؟

جواب: قبیلہ اوس کے رئیس صدیق انصار حضرت سعد بن معاذ کے جنازے میں۔

(اصیاب۔ سیر الصحابہ۔ تیس پر وانی)

سوال: مدینہ منورہ قبلہ اوس کی شاخ بنو عبدالاشہل کے سردار حضرت سعد کا نام ونسب بتادیتے؟

جواب: آپ کی کنیت ابی عمرو تھی اور دادا کا نام نعمان بن امراء القیس۔

(اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ استیعاب)

سوال: کن صحابی کے اسلام لانے پر پورا قبیلہ ایک ہی دن میں مسلمان ہو گیا تھا؟

جواب: انصاری صحابی حضرت سعد بن معاذ اپنے قبیلے بنو عبدالاشہل کے سردار تھے۔ وہ رسول اللہ پر ایمان لے آئے اور جب قبیلے میں اس کا اعلان کیا تو بیشتر افراد نے اسلام قبول کر لیا۔ اور شام ہونے تک سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اور تکبیر کے نعرے بلند ہونے لگے۔ (اصیاب۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ حضرت سعد بن معاذ کے خاندان کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت سعد کی وجہ سے سارا خاندان اسلام لایا اس لئے رسول اللہ ان کے خاندان بنو عبدالاشہل کو انصار کے دو بہترین گھرانوں میں سے ایک گھرانہ

قرار دیتے تھے۔ دوسرا گھرانہ بنو نجار کا تھا جو پہلے اسلام لایا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بتائیے مدینہ میں رسول اللہ نے کن صحابی کو حضرت سعد بن معاذ کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہ نے مؤاخات قائم کی تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ ایک اور روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ کو حضرت ابو عبیدہ کا مؤاخاتی بھائی بنایا تھا۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت سعد بن معاذ کا دینی بھائی بنایا تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ صحیح مسلم۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ بدر کے موقع پر حضور نے صحابہ سے مشورہ کیا تو بہت سے صحابہ نے پر جوش تقریریں کیں۔ بتائیے حضرت سعد بن معاذ نے کیا کہا؟

جواب: آپ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی، آپ کی فرمانبرداری کا عہد کیا، پس جو بھی مرضی مبارک ہو سمجھے۔ رب اکبر کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دے گے تو ہم کود جائیں گے۔ ہمارا ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ انشاء اللہ آپ ہمیں میدان جنگ میں ثابت قدم پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو ٹھنڈک پہنچائے۔“

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ بدر میں حضور نے حضرت سعد کو اپنے دست مبارک سے قبیلہ اوس کا علم دیا تھا۔ بتائیے غزوہ احد میں انہیں کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آستانہ نبوت کی پاسبانی کا شرف حاصل ہوا۔ وہ ان چند صحابہ میں سے تھے جو انتشار کے وقت میدان جنگ میں آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔

(طبقات، حیرۃ النبی، استیعاب، المغازی)

سوال: بتائیے غزوہ احد میں حضرت سعد بن معاذ کے خاندان عبدالاشہل کو اور کیا اعزاز ملا؟

جواب: اس خاندان کے ایک شخص عمرو بن ثابت (اصیرم عبدالاشہل) نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ جنگ احد کے موقع پر شہر سے باہر تھے۔ واپس آئے تو رسول اللہ اور تمام صحابہؓ کے مدینہ سے باہر تشریف لے جانے کا علم ہوا اور پتہ چلا کہ مشرکین مکہ اہل مدینہ سے لڑنے آئے ہیں۔ ان کی طبیعت نے جوش مارا۔ جنگی ہتھیار سجا کر گھوڑے پر بیٹھے اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے۔ آقا سے پوچھا: ”جنگ شروع ہونے والی ہے۔ یہ فرمائیے کہ پہلے اسلام قبول کروں یا اللہ کی راہ میں لڑوں۔“ رسول اللہ نے فرمایا: ”دونوں کام کرو۔ پہلے اسلام قبول کرو۔ اور پھر راہ خدا میں لڑو۔“ عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! میں نے ایک رکعت نماز بھی نہیں پڑھی۔ اگر لڑائی میں مارا گیا تو کیا میری مغفرت ہو جائے گی۔“ آپ نے فرمایا: ”ہاں اسلام لانے سے پہلے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم ہے۔“ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر دیوانہ وار لڑتے ہوئے شدید زخمی ہو گئے۔ اسی حالت میں گھر لائے۔ اور کچھ ہی اثنا میں وہ دائمی اجل کو لیک کر کہ گئے۔

(اصابہ، حیر الصحابہ، اسوۃ صحابہ، اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعد بن معاذ کے قبیلے سے تعلق رکھنے والے حضرت اصیرم عبدالاشہل کے بارے میں رسول اللہ نے کیا فرمایا؟

جواب: ”اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن اجر زیادہ پایا۔“

(حیر الصحابہ، استیعاب، اسد الغابہ، ضیاء النبی)

سوال: جنگ خندق کے موقع پر حضورؐ نے بنو غطفان سے کیوں صلح کرنی چاہی تھی؟

جواب: بنو غطفان کے لٹیروں کو مشرکین مکہ سے الگ کرنے کے لئے آپؐ نے ان کے سرداروں کو بلا کر ان سے صلح کی گفتگو فرمائی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بنو غطفان نے صلح کے لئے کیا شرط پیش کی تھی؟ اور حضورؐ کا کیا رد عمل تھا؟

جواب: سرداروں نے کہا کہ وہ اس شرط پر واپس جائیں گے کہ اہل مدینہ اپنے پھلوں کی پیداوار کا ایک تہائی ہمیں دے دیں۔ رسول اللہؐ کا خیال تھا کہ اس شرط پر فیصلہ ہو جائے تو اہل مدینہ بنو غطفان کی لوٹ مار سے بچ جائیں گے۔ تاہم آپؐ نے انصار سے مشورہ ضروری سمجھا۔ (المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: انصار صحابہؓ کے رئیسوں نے اس شرط کے بارے میں رسول اللہؐ سے کیا کہا؟

جواب: قبیلہ اوس کے رئیس حضرت سعدؓ بن معاذ اور قبیلہ خزرج کے رئیس حضرت سعدؓ بن عبادہ نے کہا: ”یا رسول اللہؐ آپؐ جو فرما رہے ہیں یہ اللہ کا حکم ہے جس کو ماننے کے ہم پابند ہیں یا حضورؐ ہمیں بچانے کے لئے یہ تجویز فرما رہے ہیں۔“

(سیرت ابن ہشام۔ الریح المغموم۔ ضیاء التہی)

سوال: رسول اللہؐ نے انصار سرداروں کو پوچھنے پر کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”یہ اللہ کا حکم نہیں بلکہ تم لوگوں پر مشرکین کا دباؤ کم کرنے کے لئے میں ایسا کر رہا ہوں۔ کیونکہ سارے عرب نے متحد ہو کر تم پر یلغار کر رہی ہے۔“

(سیرت ابن ہشام۔ الریح المغموم۔ ضیاء التہی)

سوال: انصار مدینہ کے سرداروں نے اپنی وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے رسول اللہؐ سے کیا عرض کیا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت سعدؓ بن عبادہ نے ایک زبان ہو کر کہا: ”یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ ہمیں صرف بچانے کی خاطر یہ معاہدہ کر رہے ہیں تو

ہماری استدعا ہے کہ یہ شرط کسی صورت میں نہ لائیں۔ بنو غطفان تو ہم سے اس وقت بھی بطور خراج کھجور کی ایک گھٹلی تک نہ لے سکے جب ہم مشرک تھے۔ اور اب جبکہ ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہے یہ ہم سے کیا خراج لیں گے۔ ہمارے اور ان کے درمیان اب صرف تلوار فیصلہ کرے گی۔“ (الغزالی۔ طبقات۔ سیرۃ النبی۔ سیرۃ حلبیہ)

سوال: بتائیے غزوہ خندق کے موقع پر ایک دن حضرت سعد بن معاذ کون سے رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے؟

جواب: ترجمہ: ذرا تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر۔ میدانِ وفا میں میری سواری کو پہنچ لینے دے۔ جب موت کی ساعت آجائے تو موت کتنی اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سعد بن معاذ کب اور کس کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے؟

جواب: حضرت سعد کے جس ہاتھ میں حربہ تھا وہ زہر سے باہر نکلا ہوا تھا۔ ایک مشرک خیابان بن عبدمناف (ابن العرقہ) نے تاک کر ننگے ہاتھ پر تیر مارا۔ جس سے ان کی رگ اکھ (ہفت اندام) کٹ گئے اور شدت سے خون جاری ہو گیا۔

(اشیاب۔ اسد الغابہ۔ اصباہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے ابن عرقہ کے لئے کیا فرمایا تھا؟

جواب: ابن عرقہ نے حضرت سعد بن معاذ کو نیزہ مارنے سے منع فرمایا تھا (لو میں ہوں ابن عرقہ) رسول اللہ نے حضرت سعد کے زخمی ہونے کا سن کر فرمایا تھا: ”اللہ کرے تیرا یعنی ابن عرقہ کا چہرہ آگ میں جھلس جائے۔“

(طبقات۔ اصباہ۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ خندق کے دوران سعد بن معاذ شدید زخمی ہو گئے تو رسول اللہ نے ان کے علاج کیلئے کیا خصوصی انتظامات کئے؟

جواب: آپ نے جنگ کے بعد مسجد نبوی کے صحن میں ایک خیمہ نصب کرا دیا اور طیب صحابہ حضرت رفیدہ سلمیہؓ کو ان کی خدمت اور علاج کے لئے مامور فرما دیا۔ رسول اللہؐ خود بھی ہر روز ان کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کے زخم کو داغ دیا جس سے خون بہنا رک گیا۔ تاہم وہ پوری طرح صحت یاب نہ ہوئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے اپنی علالت کے دوران حضرت سعد بن معاذ نے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: آپ نے دعا فرمائی: ”اے الہی! اگر قریش سے لڑائیوں کا سلسلہ باقی ہو تو مجھے اور مہلت دے دے۔ میں ان لوگوں سے نبرد آزما ہونے کا متمنی ہوں جنہوں نے تیرے رسول برحق کو ستایا، جھٹلایا اور وطن سے نکال دیا۔ اگر لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا ہو تو اس زخم سے مجھے شہادت نصیب کر۔ البتہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ کہ جب تک بنو قریظہ کے معاملے میں میرا دل مطمئن نہ ہو جائے۔“

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن معاذ کی دعا کیسے قبول ہوئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کا آخری حصہ قبول فرمایا۔ بنو قریظہ کے یہود کو غدار کی سزا پر حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے کے مطابق قتل کیا گیا۔

(سیرۃ النبی۔ الریح المختوم۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بنو قریظہ کے یہودیوں نے مسلمانوں سے کیا غدار کی اور انہیں کیا سزا دی گئی؟

جواب: جنگ کے دوران انہوں نے یہ کہہ کر معاہدہ توڑ دیا کہ ہمارے اور محمدؐ کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے دو ہزار نیزے، ڈیڑھ ہزار تلواریں، ڈیڑھ ہزار ڈھالیں اور تین سو زریں جمع

کیس۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو بروقت خبر دے دی۔ جنگ کے بعد آپ نے اللہ کے حکم سے بنو قریظہ کے محلے کا محاصرہ کر لیا۔ پچھلے ہی دنوں میں یہود نے کہا کہ حضرت سعد بن معاذ جو فیصلہ کریں گے انہیں منظور ہے۔ (قبیلہ اوس اور بنو قریظہ حلیف رہے تھے اور انہیں امید تھی کہ حضرت سعد ان کا لحاظ کریں گے) حضور نے حضرت سعد کو بلایا تو وہ بیماری کی حالت میں ہی خنجر پر بیٹھ کر حاضر ہوئے۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ ان کے لڑنے والے تمام مرد قتل کر دیئے جائیں۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے اور ان کی املاک مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات۔ سیرۃ النبی۔ یرانصار۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن معاذ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟

جواب: غزوہ خندق کے موقع پر لگنے والے زخم کو داغنے سے اگرچہ خون نکلنا بند ہو گیا تھا لیکن ہاتھ پھول گیا۔ ایک دن خود بخود دیا بھری کا کھر لگنے سے زخم پھٹ گیا اور شدت سے خون جاری ہو گیا۔ نزع کا عالم طاری ہو گیا۔ آپ کو اطلاع ملی تو آپ تشریف لائے۔ اس وقت روح پرواز کر چکی تھی۔ آپ ان کی نعش کو اپنی آغوش مبارک میں لے کر بیٹھ گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضور خیمے میں پہنچے تو کچھ سانس باقی تھا۔ آپ نے ان کا سر زانوئے اقدس پر رکھ لیا۔

(طبقات۔ اسد الغاب۔ اصاب)

سوال: آپ نے حضرت سعد بن معاذ کی وفات پر کیا فرمایا؟ حضرت سعد نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے ان کا سر اپنے زانوئے اقدس پر رکھ کر فرمایا: ”الہی تیری راہ میں سعد نے بڑی زحمت اٹھائی۔ اس نے تیرے رسول کی تصدیق کی اور حقوق اسلام کو

ادا کیا۔ اے اللہ! اس کی روح کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کر جیسا کہ اپنے دوستوں کی روح کے ساتھ کرتا ہے۔“ حضرت سعدؓ نے حضورؐ کی آوازیں کر آ نکھیں کھولیں اور کہا: ”اسلام علیک یا رسول اللہ!“ آپؐ نے اپنے پیچھے دو بیٹے عمروؓ اور عبداللہؓ چھوڑے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعدؓ بن معاذ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ دیا تو رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”سعد! تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔“

(سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن معاذ نے صرف پانچ سال حضورؐ کی صحبت میں گزارے تھے۔ بتائیے آپؐ کو انصار کا صدیق اکبر کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: آپؐ کو رسول اللہؐ سے اس قدر محبت اور عقیدت تھی کہ وہ حضورؐ سے جو بھی حدیث سنتے اس کے من جانب اللہ ہونے پر یقین رکھتے تھے۔ اس لئے وہ انصار کے صدیق اکبر سمجھے جاتے تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت سلمہ بن اسلم انصاری (بدری صحابی / انصاری صحابی)

سوال: حضرت سلمہ بن اسلم انصاری کی کنیت ابو سعد تھی۔ بتائیے آپ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: قبیلہ کی شاخ بنی حارثہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبوی سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے۔ (اصابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سلمہ بن اسلم ایک بہادر شخص تھے جنگ بدر میں انہوں نے کمن مشرکین کو گرفتار کیا؟

جواب: مشرکوں کے دو بہادر سپاہی بن عبید اور نعمان یا عبید ان کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سلمہ بن اسلم انصاری نے عہد نبوی کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ کیا آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۱۲ ہجری میں دور فاروقی میں ایک لشکر حضرت ابو عبید ثقفی کی سرکردگی میں عراق عرب روانہ کیا گیا۔ اس میں حضرت سلمہ بن اسلم انصاری بھی شامل تھے۔ بحر کے مقام پر ایرانیوں سے خونریز معرکہ ہوا۔ حضرت سلمہ بن اسلم بھی اس میں شہید ہو گئے۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

حضرت طلحہ بن البراء (سابقون الاولون انصار)

سوال: ”اے اللہ طلحہؓ نے اس طرح مل کہ تو اس نے اور وہ تجھ سے ہنستے ہوئے ملیں۔“ رسول اللہؐ نے یہ دعا اپنے کس صحابی کے لئے فرمائی تھی؟

جواب: حضرت طلحہ بن البراء انصاری کے لئے۔ آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ نماز جنازہ پڑھی اور بارگاہِ خداوندی میں یہ دعا فرمائی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت طلحہ بن البراء ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ رسول اللہؐ کی تشریف آوری پر آپ نے کیا عرض کیا؟

جواب: بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر آپ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہؐ آپ مجھے جو حکم دیں گے میں تعمیل کروں گا۔ اور آپ کے ارشاد کی بجا آوری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کروں گا۔“ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت طلحہ بن البراء سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا: ”جاؤ اور اپنے باپ کو قتل کر دو۔“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی تعمیل میں گھر کی طرف چل پڑے تو آقاؐ نے آواز دی ”طلحہؓ واپس آ جاؤ۔ میں قطع رحمی کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں۔“ (طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: قبیلہ بلی کے صحابی حضرت طلحہؓ بن البراء بیمار ہو گئے تو رسول اللہؐ نے ان کے اہل خانہ سے کیا فرمایا؟

جواب: کچھ ہی عرصے بعد حضرت طلحہؓ شدید بیمار ہو گئے۔ رسول اللہؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی جانبری کی امید نظر نہ آئی تو اہل خانہ سے فرمایا: ”طلحہ وفات پا جائیں تو مجھے فوراً اطلاع کرنا میں خود نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور جلد تدفین ہوگی۔“ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: حضرت طلحہؓ بن البراء نے اپنے اہل خانہ کو کیا وصیت کی؟

جواب: حضورؐ سے محبت اور عشق کی بنا پر آپ نے اپنے اہل خانہ سے کہا: ”میرا انتقال ہو تو مجھے جلد دفن کر دینا تاکہ میں اپنے اللہ سے جلد مل سکوں۔ رسول اللہؐ کو خبر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایسا نہ ہو راستے میں کوئی آپ کو نقصان پہنچائے یا کوئی جانور پریشان کرے۔“ اہل خانہ نے وصیت کے مطابق عمل کیا۔ صبح حضورؐ کو علم ہو تو آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ نماز جنازہ پڑھی اور دعا فرمائی۔ (طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ سوشیائی)

حضرت عثمانؓ بن حنیف انصاری (انصاری صحابی)

سوال: وہ کون سے صحابی تھے جو علم مساحت میں ماہر تھے اور حضرت عمرؓ بھی ان کی صلاحیتوں کے معترف تھے؟

جواب: قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عثمانؓ بن حنیف۔ ان کی کنیت ابو عمروؓ یا ابو عبد اللہ تھی۔ یہ حضرت سہل بن حنیف کے بھائی تھے اور ۱۱ نبوی میں

حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔

(انساب الاشراف۔ اسماعیلیہ۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے دور رسالت کے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: ان کے بدری صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ جنگ بدر میں شامل تھے لیکن بعض سیرت نگار کہتے ہیں کہ وہ کسی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تاہم احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔

(اسماعیلیہ۔ المغازی۔ جامع ترمذی۔ سیر الصحابہ)

سوال: عہد فاروقی میں عراق فتح ہوا۔ بتائیے حضرت عمر فاروقؓ نے عراق کی زمینوں کی پیمائش کا کام کس صحابی کے ذمے لگایا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن حنیف کو یہ ذمہ داری سونپی گئی اور حضرت حذیفہؓ بن الیمان کو ان کے ساتھ کام کرنے کے لئے لگایا۔ چنانچہ کئی مہینوں کی کوشش سے یہ کام مکمل ہوا۔ حضرت عثمانؓ بن حنیف نے دریائے فرات سے سیراب ہونے والے علاقے کی پیمائش کی اور حضرت حذیفہؓ نے دجلہ سے سیراب ہونے والے علاقے کی۔ حضرت عمرؓ نے پیمائش کرنے والا پیمانہ اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔

(استیعاب۔ کتاب۔ الخراج۔ الفاروق)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے کوفہ کا خراج وصول کرنے کے لئے کس صحابی کو مامور فرمایا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن حنیف کو۔ انہوں نے مال گزاری کی تشخیص کی اور مناسب شرح سے لگان وصول کیا۔ وہ حضرت عثمانؓ غنی کے دور خلافت میں اپنے عہدے سے سبکدوش ہو کر مدینہ آ گئے۔ (اسماعیلیہ۔ الفاروق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ بن حنیف کو کس علاقے کا گورنر مقرر فرمایا تھا؟

جواب: انہیں بصرے کا گورنر مقرر کیا لیکن کچھ عرصہ بعد جب عائشہ صدیقہؓ کے حامیوں نے بصرہ پر قبضہ کیا تو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ایک رئیس حکیم بن جبلیہ کی مداخلت پر ان کی رہائی عمل میں آئی۔ (فتوح البلدان - تاریخ طبری - اسد الغابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ بن حنیف نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔

(اصابہ - اسد الغابہ - فتوح البلدان)

حضرت عبداللہ بن سہل انصاری (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عبداللہ بن سہل انصاری کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: اوس کے خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے تعلق رکھتے تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ وہ بنو غسان سے تھے اور بنو عبدالاشہل کے حلیف ہونے کی وجہ سے اشہلی کہلائے۔ عبداللہ بن سہل بن زید یا رافع بھی بتایا گیا ہے۔

(انساب الاشراف - استیعاب - اصحاب بدر - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن سہل انصاری بدری صحابی تھے۔ غزوہ احد میں آپ نے کس انداز میں حصہ لیا؟

جواب: آپ بھی ثابت قدم رہنے والے صحابہ میں شامل تھے اور جنگ کے بعد حضرت عبداللہ بن سہل اور ان کے بھائی رافعؓ بن سہل نے حراء الاسد تک پیدل مشرکین کا پیچھا کیا اور زخمی ہو گئے۔ (الغزای - طبقات - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن سہل انصاری کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن سہل انصاری نے غزوہ احزاب میں شہادت حاصل کی۔

(الغزای - معارفی رسول - طبقات - سیر الصحابہ)

حضرت عبید بن اوس (بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت ابو عبیدہ کی کنیت ابو نعمان تھی۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: عبید بن اوس بن مالک نام تھا اور انصار کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبید بن اوس بدری صحابی ہیں۔ بتائیے آپ نے جنگ بدر کے موقع پر

کن افراد کو گرفتار کیا؟

جواب: انہوں نے حضرت عقیل بن ابی طالب اور عباس اور نوفل وغیرہ کو گرفتار کیا۔

(اصحاب بدر۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ نے ان افراد کو گرفتار کرنے پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے حضرت عبید بن اوس سے فرمایا: ”ان لوگوں کو گرفتار کرنے میں

فرشتوں نے تیری مدد کی۔“ اس بات پر آپ کو مقرر کا خطاب ملا۔

(اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبید بن ابی عبید انصاری (بدری صحابی / انصاری صحابی)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عبید بن ابی عبید دوسرے کن غزوات میں شامل

تھے؟

جواب: غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد اور غزوہ خندق میں بھی وہ رسول اللہ کے ہمراہ

تھے۔ (مغازی رسول۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبید بن ابی عبید کا حسب و نسب کیا ہے اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کے والد کا نام ابی عبید بن امیہ بن زید تھا۔ وہ ہجرت نبوی کے فوراً بعد

مسلمان ہوئے۔ ان کا تعلق اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔

(انساب الاشراف - اسد الغابہ - طبقات - اصحاب بدر)

حضرت عاصم بن قیس بن ثابت (بدری صحابی / انصاری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت عاصم بن قیس نے غزوہ احد میں بھی حصہ لیا۔ ان کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا نام قیس بن ثابت بن نعمان تھا۔ (انساب الاشراف - اصحاب - طبقات - اسد الغابہ)

حضرت عمرو بن الخطاب (انصاری)

سوال: ”اللہی اس کو صاحب جمال کر دے۔“ یہ دعا رسول اللہ نے کس کے لئے فرمائی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: انصاری صحابی حضرت عمرو بن الخطاب کے لئے۔ اور اس دعا کے اثر سے سو سال کی عمر میں بھی چہرے پر جوانی کے آثار تھے اور ان کے ہر اور داڑھی کے تمام بال سیاہ تھے۔ (مسند رک حاکم - استیعاب - سوشیدائی)

سوال: حضرت عمرو بن الخطاب کی کنیت ابو زید تھی اور قبیلہ خزرج۔ بتائیے انہوں نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے عہد رسالت کے تیرہ غزوات میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ انہوں نے ہجرت نبوی کے بعد اسلام قبول کیا اور پھر ہمیشہ رسول اللہ کے قریب رہے۔ (مغازی رسول - مسند احمد بن حنبل)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن الخطاب نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے بصرہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی اور وہیں ۱۲۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(مشترک حاتم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصبیحہ)

حضرت عمرو بن ثابت (الاصیرم) (انصاری شہید احد)

سوال: حضرت اصیرم عبدالاشہل کا اصل نام و نسب بتادیں؟

جواب: اصل نام عمرو تھا اور والد کا نام ثابت بن دقش۔ والدہ کا نام لیلیٰ بنت حسیل الیمان تھا جو حضرت حذیفہ بن الیمان کی بہن تھیں۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت اصیرم عمرو بن ثابت نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی مگر جنت میں داخل ہو گئے۔ بتائیے وہ کیسے؟

جواب: ان کے خاندان کے تمام لوگ مسلمان ہو چکے تھے مگر وہ غزوہ احد تک ایمان نہ لائے۔ غزوہ احد والے دن وہ مدینہ سے باہر تھے۔ واپس آئے تو رسول اللہ اور دوسرے اہل ایمان کے جنگ پر جانے کی خبر ملی۔ یہ بھی ہتھیار سجا کر میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا، حضور پہلے اسلام قبول کروں یا آپ کی حمایت میں لڑوں۔ آپ نے فرمایا۔ پہلے اسلام قبول کرو پھر لڑو۔ انہوں نے عرض کیا میں نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی اگر مارا گیا تو میری مغفرت ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: اسلام لانے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ پھر دیوانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت منذر بن محمد انصاری (بدری انصار)

سوال: بدری صحابی حضرت منذر بن محمد نے غزوہ احد میں بھی شرکت کی۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: وہ ۴ ہجری میں سانحہ بئر معونہ میں بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ شہید ہوئے۔

(سیر الصحابہؓ - اسد الغابہ - استیعاب)

سوال: حضرت منذر بن محمد انصاری کی کنیت ابو عبیدہ تھی۔ خاندانی تعلق بتادینجے؟

جواب: ان کے والد کا نام محمد بن عقبہ تھا۔ یہ قبیلہ مالک بن اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات - اصابت - اسوۃ صحابہؓ)

حضرت مسعود بن سعد انصاری (بدری صحابی ر انصاری صحابی)

سوال: حضرت مسعود بن سعد انصاری کا حسب و نسب بتادینجے؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنی زریق سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد کا

نام سعد بن قیس تھا۔ وہ ہجرت نبوی کے بعد اور غزوہ بدر سے پہلے مسلمان

ہوئے۔ (انساب الاشراف - طبقات - اسد الغابہ - انصار صحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت مسعود بن سعد انصاری نے کب شہادت کا رتبہ حاصل کیا؟

جواب: وہ غزوہ احد میں بھی شریک تھے اور ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر شہادت

حاصل کی۔ (البنغازی - اصحاب بدر - سیر الصحابہؓ - انصار صحابہؓ)

سوال: مسعود بن سعد کے ایک ہم نام بدری صحابی بھی غزوہ خیبر میں شہید ہوئے

تھے۔ بتائیے ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ قبیلہ اوس کی شاخ بنو حارثہ سے تھے اور ان کے والد کا نام سعد بن عامر تھا۔

والد کا نام عبد سعد یا عبد مسعود بھی بتایا گیا ہے۔

(انساب الاشراف - اسد الغابہ - اصحاب بدر - انصار صحابہؓ)

حضرت معتب بن عبید انصاری (بدری صحابی ر انصاری صحابی)

سوال: حضرت معتب بن عبید انصار کے قبیلے بنی سے تھے آپ نے کب اسلام قبول

کیا؟

جواب:- حضرت معتب کا نام مغیث بھی بتایا گیا ہے۔ وہ قبیلہ اوس کی شاخ بنی ظفر کے حلیف بھی تھے اس لئے بلوی اور ظفری بھی کہلائے۔ وہ اپنے اخیانی بھائی حضرت عبداللہ بن طارق کے ساتھ ہی ہجرت نبوی کے فوراً بعد اسلام لائے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت معتبؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: آپ ۳ ہجری کے آخر یا ۴ ہجری کے شروع میں ہونے والے سانحہ رجع میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت مُعْتَبُ بن قُشَيْرِ انصاری (بدری صحابی / انصاری صحابی)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت معتبؓ بن قشیر کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: آپ انصاری قبیلے اوس کے خاندان بنو ضعیعہ یا عمرو بن عوف سے تھے۔ والد کا نام قشیر یا قشیر بتایا گیا ہے۔ (انساب۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت معتبؓ بن قشیر ہجرت نبوی سے پہلے ایمان لائے۔ کیا وہ بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: بعض سیرۃ نگاروں نے ان کا نام بیعت عقبہ کبیرہ کے شرکاء میں بتایا ہے اور بعض نے نہیں بتایا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت معتبؓ بن قشیر نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ بدر اور جنگ احد میں ان کی شرکت کا پتہ چلتا ہے۔ (المغازی۔ مغازی رسول۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

حضرت مبشر بن عبدالمنذر (بدری صحابی / انصاری صحابی)

سوال: مشہور صحابی حضرت ابولبابہ رفاعہ کے کون سے بھائی جنگ بدر میں شریک تھے؟

جواب: حضرت مبشر بن عبدالمنذر جنگ بدر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت مبشر بن عبدالمنزہ ر اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام عبدالمنزہ بن زبیر بن زید تھا اور والدہ کا نام نسیمہ تھا۔ ان کا تعلق بھی بنو عمرو سے تھا۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت مبشر بن عبدالمنزہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ بتائیے ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت عاقل بن کبیر کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت مبشر بن عبدالمنزہ ر کب شہید ہوئے تھے؟

جواب: جمہور سیرت نگاروں کے مطابق وہ شہدائے بدر میں سے ہیں۔ جنگ احد یا جنگ خیبر میں شہید ہونے کی روایات بھی ملتی ہیں۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت مبشر بن عبدالمنزہ ر ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: بدری صحابی حضرت مبشر بن عبدالمنزہ ر انصاری قبیلے اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ والدہ نسیمہ بھی اسی قبیلے سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت مبشر رضی اللہ عنہ بن عبدالمنزہ ر حضرت ابولہبہ ر قاعدہ کے بھائی تھے۔ حضور ﷺ نے

حضرت عاقل بن بکیر لیشی کو ان کا دینی بھائی بتایا۔ بتائیے حضرت مبشر بن عبدالمندر کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: ان کی شہادت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ غزوہ بدر میں ایک مشرک ابو ثور کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ غزوہ احد میں شہادت پائی۔ ایک روایت کے مطابق غزوہ خیبر کے شہداء میں شامل تھے۔
(طبقات۔ المغازی۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

حضرت نعمان الاعرجؓ (انصاری صحابی بدری صحابی)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت نعمانؓ کا لقب الاعرج کیوں تھا؟ وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: پاؤں میں لنگ کی وجہ سے وہ اعرج کہلائے۔ غزوہ احد کے دن اپنی شہادت کی تمنا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی۔

(المغازی۔ محمد بن عمارہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت نعمانؓ الاعرج کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”میں نے نعمانؓ کو دیکھا کہ وہ جنت میں چل پھر رہا تھا اور اس کے پاؤں میں لنگڑہ پن نہیں تھا۔“
(طبقات۔ اصحاب۔ استیاب)

حضرت نعمان بن مالکؓ (بدری صحابی انصاری صحابی)

سوال: قبیلہ خزرج کے خاندان بنو قریظ سے تعلق رکھنے والے بدری صحابی حضرت نعمان بن مالکؓ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: غزوہ احد میں ایک مشرک صفوان بن امیہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔
(سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہ)

﴿متفرق سوالات﴾

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت مالک بن ربیعہ کب ایمان لائے؟ اور کب انتقال فرمایا؟

جواب: انصار کے قبیلہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ہجرت سے قبل مسلمان ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو ساعدہ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ ۶۰ ہجری میں ۷۸ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

(بخاری۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت ابو عبدالرحمن بن یزید انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک ہوئے۔ ابو عیسیٰ عبدالرحمن کب مسلمان ہوئے؟

جواب: انصاری صحابی ابو عیسیٰ عبدالرحمن بن جبیر ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ساتھ لے کر بنو حارثہ کے بت توڑے تھے۔

(استیعاب۔ انصار صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت ابو عیسیٰ عبدالرحمن نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: آپ تمام غزوات میں رسول اللہ کے ہمراہ رہے۔ 34 ہجری میں انتقال فرمایا۔

(استیعاب۔ المغازی۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت ابو عمرہ بشیر بن عمرو کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابو عمرہ بشیر بن عمرو انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ تاہم بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ کبریٰ میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

(استیعاب۔ اصحاب۔ انصار صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عقبہ بن عمرو نے بیعت عقبہ میں کب شرکت کی اور کون سے غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: 13. نبوی میں بیعت عقبہ ثانیہ میں اس وقت شامل ہوئے جب سب سے کم سن تھے۔ ان کے بدری صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ تاہم بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ صحیح بخاری۔ اصابہ)

سوال: ”ہم جس کام کے لیے آئے ہیں، یہ اس سے بہتر باتیں ہیں“ یہ الفاظ کس صحابی نے کب کہے تھے؟

جواب: انصاری قبیلے عبدالاشہل کے چند افراد خزرجیوں کے خلاف قریش سے مدد لینے کے لیے آئے تھے۔ ان میں کم سن ایاس بن معاذ بھی تھے۔ حضور نے ان کے سامنے دین اسلام پیش کیا تو حضرت ایاس بن معاذ نے یہ الفاظ کہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہ۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت ایاس بن معاذ انصار کے سابقوں الاولون میں سے تھے۔ انہوں نے کہاں وفات پائی؟

جواب: مدینہ منورہ میں آپ نے انتقال فرمایا۔ اور آخر وقت تک اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت خالد بن عمرو بن عدی انصار کے سابقوں الاولون میں سے تھے۔ بتائیے وہ کس بیعت عقبہ میں شریک تھے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابہ بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: انصاری صحابی حضرت زید بن ثابت نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ انصار کے سابقوں الاولون میں سے ہیں۔ اور گیارہ سال کی عمر میں اسلام لائے کم سن کی وجہ سے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی اجازت نہ ملی۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ (سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ المغازی)

سوال: حضرت سوید بن صامت کب اسلام لائے اور کب شہادت پائی؟

جواب: قبیلہ عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی حج یا عمرے کے لیے مکہ

آئے۔ رسول اللہ سے قرآن سنا اور مسلمان ہو گئے۔ واپس مدینہ گئے تو خزرج والوں نے انہیں قتل کر دیا۔ جنگ بعاث سے پہلے ان قبیلوں میں دشمنی تھی۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سہل بن سعد کا شمار کم سن صحابہ میں ہوتا ہے۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ہجرت نبوی سے 5 سال قبل پیدا ہوئے۔ حضور نے نام خزن سے بدل کر سہل رکھ دیا۔ والد سعد بن مالک اسلام لا چکے تھے اس لیے مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے اور پرورش پائی۔
(سیر الصحابہ۔ طبقات۔ اصحابہ)

سوال: حضرت سہل بن سعد نے کب وفات پائی؟

جواب: رسول اللہ کے وصال کے وقت ان کی عمر 15 برس تھی۔ 19 ہجری میں حضرت سہل نے وفات پائی۔
(سیر الصحابہ۔ اصحابہ)

سوال: حضرت طفیل بن نعمان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔ آپ نے کب رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: یہ ان 75 خوش نصیبوں میں شامل تھے جنہوں نے بیعت عقبہ کبریٰ میں شرکت کی۔
(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت ظہیر بن رافع انصار کے سابقوں الاولون میں سے تھے۔ بتائیے انہیں کب اسلام لانے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ قبیلہ اوس کے ان گیارہ افراد میں شامل تھے جنہیں بیعت عقبہ کبریٰ میں شرکت کا شرف ملا۔
(سیر الصحابہ۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت عبداللہ بن سہیک انصار کے سابقوں الاولون میں سے تھے وہ کب مسلمان ہوئے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے اور غزوہ احد اور بعد کے غزوات میں

حصہ لیا۔ (سیر الصحابہؓ مغازی رسول)

سوال: بتائیے حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن عتیک کو کس اہم مہم پر روانہ فرمایا؟
جواب: رمضان 6 ہجری میں ابو رافع سلام بن العقیق کو قتل کرنے کے لیے چار صحابہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک اس مہم میں کامیاب ہوئے۔

(سیر الصحابہؓ طبقات۔ اصحاب)

سوال: حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن عتیک کو حضرت علیؑ کے ساتھ کس مہم کے لیے بھیجا؟ حضرت عبداللہ کب شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں حضرت علیؑ کے ساتھ 9 ہجری میں بنو طے کے بت توڑنے کے لیے بھیجا۔ آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(سیر الصحابہؓ طبقات۔ اصحاب)

سوال: حضرت فضالہ بن عبید انصار کے سابقوں الاولون میں سے ہیں۔ انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: وہ تمام غزوات نبویؐ میں شریک ہوئے اور بیعت رضوان میں بھی حصہ لیا۔
53 ہجری میں وفات پائی۔ (سیر الصحابہؓ۔ اصحاب)

سوال: رسول اللہؐ نے کن صحابی کے بارے میں فرمایا کہ ان کے خون میں میرا خون شامل ہو گیا ہے؟

جواب: انصار کے قدیم الاسلام صحابی حضرت مالک بن سنان کے بارے میں۔ غزوہ احد میں حضورؐ کے چہرہ مبارک پر زخم آیا تو انہوں نے خون چوس کر نگل لیا تھا۔ اس پر آقائے یہ ارشاد فرمایا۔ (سیر الصحابہؓ۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حمیصہ بن مسعود ہجرت نبویؐ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: انصاری قبیلے اوس سے تعلق رکھنے والے ابو سعید حمیصہ کے والد کا نام مسعود بن

کعب تھا۔ ان کے بڑے بھائی حویصہؓ بن مسعود بھی ان کے ہاتھ پر بعد میں اسلام لائے تھے۔
(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت حمصہؓ نے احد، خندق اور بعض دوسرے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ حضورؐ نے انہیں تبلیغ اسلام کے لیے کہاں بھیجا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت حمصہؓ کو فدک کی طرف مبلغ اسلام بنا کر بھیجا۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت رافع بن خدیج کے کون سے چچا انصار کے سابقوں الاولون میں شمار ہوئے تھے؟

جواب: حضرت مظہر بن رافع بن عدی ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے۔

(سیر الصحابہؓ۔ مکی زندگی کے مسلمان)

ہجرت نبوی سے
صلی اللہ علیہ وسلم
رحلت نبوی تک
صلی اللہ علیہ وسلم

﴿انصار صحابہ﴾

حضرات انس بن نضر، انس بن مالک، ابی بن کعب، ابوطالب انصاری، ابودرداء، ابوسعید خدری، ابوسعود بدری، ابوقنادہ، اسید بن خضیر، ابودجانہ، ابوالسیر کعب بن عمرو، ابولبابہ، ابوالثیم بن التیمان، اسد بن زرادہ، ابوقیس صرمہ، ابوجمید ساعدی، اجرم، ابوزید عمرو بن اخطب، ابوعمرہ، اوس بن حوئی، ابوعیسیٰ بن جبر، ابوزید، ابواسید ساعدی، برازین مالک، براء بن عازب، براء بن معزور، ثابت بن قیس، ثابت بن ضحاک، ثابت بن اقرم، جابر بن عبد اللہ، جبار بن صخر، جلیب، حباب بن منذر، حزام بن ملحان حارثہ بن نعمان، حسان بن ثابت، حارثہ بن سراقہ، حارثہ بن صیر، حظلہ بن ابی عامر، حبیب بن زید، حنیب بن عدی، خارجہ بن زید بن ابی زہبیر، خزیمہ بن ثابت، خوات بن جریہ، خلاد بن سوید، خالد بن زید، رافع بن مالک، رفاعہ بن رافع زری، رافع بن خدیج، رقیع بن ثابت، زید بن ارقم، زید بن ثابت، زیاد بن لبید، زید بن دشنہ، رفاعہ بن عبدالمعز، زبیرقان بن بدر، سعد بن زینج، کھل بن سعد، کھل بن حنیف، سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ، سعد بن خثیمہ، سعد بن زید اشجلی، سلمہ بن سلامہ، کھل بن حظلہ، سائب بن خلاد، سراقہ بن عمرو، شداد بن اوس، عبادہ بن صامت، عبدالرحمن بن جبر، عبد اللہ بن رواحہ، عاصم بن ثابت، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عبد اللہ، عثمان بن مالک، عبادہ بن بشر، عبد اللہ بن عتیک، عباس بن عبادہ، عبد اللہ بن زید، عبد اللہ بن زید بن عاصم، عبد اللہ بن یزید خطمی، عبدالرحمن بن شہبل، عثمان بن حنیف، عمارہ بن حزم، عمرو بن جوع، عمرو بن معاذ، عبد اللہ بن انس، عوف بن حارث، عمرو بن حزم، عمیر بن عویم بن ساعدہ، فروہ بن عمرو، فضالہ بن عبید، قتادہ بن نعمان، قیس بن سعد، قرظہ بن کعب، قطیبہ بن عامر، کعب بن مالک، کلثوم بن الہدم، معاذ بن جبل، مالک بن النہان، مسلمہ بن مخلد، محمد بن مسلمہ، معاذ بن عضراب، مجمع بن جاریہ، یزید بن ثعلبہ، حیصہ بن مسعود، منذر بن عمرو، نعمان بن بشیر، نعمان بن عجلان، یزید بن ثعلبہ، یزید بن عامر، ہلال بن امیہ، غزوات اور عام حالات نعمان کے واقعہ کی تفصیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند انصار صحابہ:

حضرت ابو جابر عبداللہ (انصار صحابہ بدرنی / اصحاب عقبہ)

سوال: کنیت ابو جابر، خزرج کی شاخ بنو سلمہ کے رئیس، نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: عبداللہ بن عمرو بن حزام اسلمی نام تھا۔ والد صاحب ثروت اور خاندان کے رئیس تھے۔ ایک چشمہ عین الارزق اور کئی قلعے ان کی ملکیت تھے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو تمام جائیداد کے وارث بنے۔ والدہ کا نام رباب بنت قیس تھا۔ (انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو ہجرت سے تقریباً چالیس سال پہلے چھٹی صدی عیسوی کے آخر میں پیدا ہوئے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ۱۳ نبوی کے موسم حج میں مدینہ سے نکلے جانے والے قافلے میں شریک ہوئے اور راستے میں انہوں نے اور ان کے بیٹے جابرؓ نے اسلام قبول کیا۔ اس طرح مسلمان مردوں کی تعداد ۷۵ ہو گئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت جابرؓ پہلے ہی اسلام لائے تھے۔ ان لوگوں نے بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔ (تاریخ طبری۔ مسند احمد۔ طبرانی۔ طبقات۔ المغازی۔ الوفا)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر حضورؐ نے بارہ نقیب مقرر فرمائے۔ حضرت عبداللہؓ کس قبیلے کے نقیب تھے؟

جواب: خزرج کے نو نقیبوں میں سے حضرت عبداللہؓ کو بنو سلمہ کا نقیب بنایا گیا۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو نے ایک شب اپنے بیٹے سے کہا: ”بیٹے! میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس لڑائی میں مجھے سب سے پہلے شہادت نصیب ہوگی۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟“

جواب: غزوہٴ احد میں ایک مشرک اسامتہ الاعور بن عبیدہ یا سفیان بن عبد شمس کے ہاتھوں شہید ہوئے اور مشرکین نے ان کی لاش کا شبلہ کیا۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ المغازی۔ صحیح بخاری)

سوال: رسول اللہ نے حضرت عبداللہ کی بہن ہند بنت عمرو سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”تم روؤ یا نہ روؤ فرشتے اپنے پروں سے عبداللہ پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔“

(نیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ چالیس۔ جاٹاڑ)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرو کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: انہیں اور ان کے بہنوئی (جورشتہ میں ان کے چچا پھوپھا تھے) حضرت عمرو بن جموح کو ایک ہی چادر میں کفنایا گیا اور ایک ہی قبر میں میدان احد میں دفنایا گیا۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام)

حضرت براء بن مالک انصاری (اصحاب صفہ)

سوال: حضرت براء بن مالک حضرت انس بن نضر کے بھتیجے اور حضرت انس بن مالک کے علاقائی بھائی تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: آپ کا تعلق خزرج کے خاندان نجار سے تھا۔ والدہ کا نام سحاء تھا۔ دوسری والدہ ام سلیم پہلے بنت ملحان مشہور صحابیہ تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت براء ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے یا بعد میں ایمان لائے۔ بتائیے آپ کے والدین نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ کی والدہ سحاء اور والد مالک بن نضر دونوں اسلام کی نعمت سے محروم رہے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت براءؓ بن مالک اصحاب صفہ میں سے تھے۔ بتائیے یہ کون لوگ تھے؟
 جواب: رحمت عالم نے ان بے یار و مددگار لوگوں کے لئے مسجد نبوی میں ایک چبوترہ بنا دیا تھا۔ جہاں بیٹھ کر یہ دین کا علم حاصل کرتے اور جنگوں کے موقعوں پر جہاد میں حصہ لیتے۔ رسول اللہؐ اور دوسرے مخیر صحابہؓ ان کی خوراک اور لباس کا بندوبست کرتے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ سیرۃ النبی۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضرت براءؓ جنگ بدر میں حصہ نہ لے سکے مگر احد سے لے کر تبوک تک ہر معرکہ میں شریک ہوئے۔ فتنہ ارتداد اور فتوحات شام میں آپؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں بہادری سے لڑتے ہوئے زخموں سے چور ہو گئے اور ایک ماہ تک زیر علاج رہے۔ عراق اور ایران کے کئی معرکوں میں شامل ہوئے ان میں معرکہ حریق اور معرکہ تستر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (فتوحات شام۔ فتوح البلدان۔ طبقات)

سوال: ”الہی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مسلمانوں کو مظفر و منصور کر کفار کے ہاتھ ان کے ہاتھوں میں دے دے۔ اور مجھ کو میرے آقا کی زیارت نصیب فرما۔“ یہ الفاظ کن صحابی نے ادا کئے تھے؟

جواب: حضرت براءؓ بن مالک نے معرکہ تستر کے موقع پر یہ بات کہی اور اللہ نے اپنے لاڈلے کی قسم پوری کر دی۔ (طبقات۔ اصحاب۔ سیرت صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت براءؓ بن مالک کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: انہیں پیوند لگے کپڑے پہنے اور پراگندہ بال دیکھ کر آپؐ نے فرمایا تھا: ”بہت سے گرد آلود اور پراگندہ موآدی، دو پرانی چادروں والے جو لوگوں کے نزدیک بالکل حقیر ہیں۔ جب قسم کھا بیٹھے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے اور براءؓ بھی ایسے ہی آدمیوں میں سے ہیں۔“ (اسد الغابہ۔ سیرت صحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت براء بن مالک نے کب اور کہاں شہادت پائی؟
 جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ۷۱ ہجری میں جنگ تبستر کے موقع پر
 شاہ ایران یزدگرد کے سپہ سالار ہرمزان کے ہاتھوں شہید ہوئے۔
 (اجتباب۔ فتوح البلدان۔ اسابہ)

حضرت حرام بن ملحان انصاری (بدری انصاری، عالم و فاضل رقاری)

سوال: انصار کے معزز خاندان بنو نجار سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت حرام بن
 ملحان کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: انصار کے سابقین الاولین مشہور صحابیات حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام
 کے بھائی تھے۔ یہ دونوں دور کے رشتہ سے حضورؐ کی خالہ اور ان کے بھائی
 حضرت حرام بن ملحان حضورؐ کے دور کے رشتہ سے ماموں تھے۔
 (انساب الاشراف۔ اسابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حرام بن ملحان انصاری کی دینی خدمات بتادیتے؟

جواب: وہ قرآن پڑھتے اور رات کو درس دیتے اس لئے قاری بھی مشہور تھے۔ مسجد
 نبوی میں پانی کا انتظام کرتے۔ جنگل میں جا کر لکڑیاں کاٹتے اور انہیں فروخت
 کر کے اصحاب صفہ اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام
 کرتے۔ (صحیح مسلم۔ بیچاس صحابہ)

سوال: غزوہ بدر اور احد میں شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے حضرت حرام کو حضورؐ نے
 نجد کی طرف کیوں روانہ فرمایا تھا؟

جواب: ۴ ہجری میں بنو کلاب کا رئیس ابو براء عامر بن مالک نجد سے حضورؐ کے پاس
 آیا اور تبلیغ کے لئے کچھ صحابہ کرام کو ساتھ بھیجنے کی درخواست کی۔ اس سے
 پہلے اس کا بھتیجا اور بنو عامر کا سردار عامر بن طفیل بھی حضورؐ کو پیغام بھیج چکا تھا

کہ مجھے اپنا جانشین بتائیں۔ ابو براء کی یقین دہانی پر حضورؐ نے حضرت حرامؓ بن ملحان کی قیادت میں ستر صحابہؓ کو روانہ فرمایا۔ آپؐ نے حضرت حرامؓ کے ہاتھ عامر بن طفیل کے نام ایک خط بھی بھیجا۔ یہ جماعت مکہ اور عسفان کے درمیان بیڑ معونہ کے مقام پر ٹھہر گئی اور حضرت حرامؓ حضورؐ کا نامہ مبارک عامر کے پاس لے گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے حضرت منذر بن عمروؓ کی سرکردگی میں چالیس صحابہؓ بھیجے تھے ان میں حضرت حرامؓ بن ملحان بھی تھے۔

(بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل نے حضرت حرامؓ بن ملحان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: عامر بن طفیل نے حضورؐ کا نامہ مبارک نہ پڑھا اور ایک آدمی کو اشارہ کیا۔ اس نے پیچھے سے حضرت حرامؓ کو نیزہ مارا جو ان کے جسم کے پار ہو گیا۔ اس طرح وہ شہید ہو گئے۔ پھر عامر اور اس کے ساتھیوں نے دوسرے صحابہؓ کو گھیرے میں لے کر شہید کر دیا۔ صرف دو زندہ بچے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

حضرت حارثہ بن نعمان (سپہ سالار / انصاری / بدری صحابی)

سوال: اس سپہ سالار اور تخی صحابی کا نام و نسب بتادیں جنہوں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیلؑ کی زیارت کی؟

جواب: حضرت ابو عبد اللہ حارثہ بن نعمان۔ وہ انصاری قبیلے خزرج کی شاخ بنو ثعلبہ یا بنی نجار سے تھے۔ وہ ہجرت نبوی کے قریبی زمانے میں اسلام لائے۔ ان کی والدہ حضرت جعدہ بنت عمید انصاریہ تھیں۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت حارثؓ نے حضرت جبرائیلؑ کو کب اور کیسے دیکھا؟ جبرائیلؑ نے ان کے بارے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے ایک مرتبہ صورین کے مقام پر حضرت وحیدؑ کی صورت میں دیکھا جب وہ بنو قریظہ پر چڑھائی کے وقت پاس سے گزرے۔ دوسری مرتبہ جنگ صفین کے روز جب وہ حضورؐ سے بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت حارثؓ نے انہیں باتوں میں مصروف دیکھ کر سلام نہیں کیا۔ رسول اللہؐ کے بتانے پر حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔ ”حنین کے روز سونابت قدم رہنے والوں میں سے ہیں۔ جن کے رزق کا اللہ تعالیٰ نے جنت میں کفیل ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر یہ ہمیں سلام کرتے تو ہم اسے جواب دیتے۔“

(الہدایہ والنہایہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ)

سوال: کس صحابی نے حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو ایک مکان میں کر دیا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؑ کے نکاح کے بعد حضورؐ نے رخصتی کا ارادہ فرمایا تو حضرت علیؑ نے جو مکان تلاش کیا وہ کچھ دور تھا۔ حضورؐ انہیں اپنے قریب رکھنا چاہتے تھے۔ حضرت حارثؓ بن نعمان کو علم ہوا تو انہوں نے اپنا ایک مکان حضرت فاطمہؑ کو ہبہ کر دیا۔

سوال: بتائیے حضرت حارثؓ بن نعمان نے کن امہات المؤمنینؑ کے لئے اپنے مکانات خالی کئے؟

جواب: حضرت صفیہؓ بنت حبیبی سے حضورؐ نے نکاح فرمایا تو انہیں بھی حضرت حارثؓ ہی کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ پھر انہوں نے یہ مکان حضورؐ کیلئے خالی کر دیا۔ حضرت ماریہؓ قبطیہ مصر سے آئیں تو انہیں بھی حضرت حارثؓ کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ حضرت حارثؓ کے بہت سے مکانات آپ کے مکان کے قریب

تھے۔ جب بھی آپ نکاح فرماتے تو حضرت حارثہ آپ کے لئے اپنا مکان خالی کر دیتے۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اہمات المؤمنین)

سوال: حضرت حارثہ بن نعمان کے لئے حضورؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؑ نے حضورؐ سے کہا تھا کہ حارثہ بن نعمان سے کہیں ہمارے لئے ایک مکان خالی کر دیں تو آپؐ نے فرمایا تھا: ”اب مجھے حارثہ سے حیا آنے لگی ہے۔ وہ بار بار ہمارے لئے اپنے مکان کو خالی کر دیتے ہیں۔“

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اہمات المؤمنین)

سوال: بدری صحابی حضرت حارثہ بن نعمان نے بدر سے جو تک تمام غزوات میں حصہ لیا۔ آپ نے بدر میں کسے قیدی بنایا تھا؟

جواب: ایک مشرک عثمان بن عبد شمس ان کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ جسے جبیر بن مطعم نے فدیہ بھیج کر رہا کر لیا۔
(اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت حارثہ بن نعمان نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زمانے میں ۵۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ عہد رسالت کے آخر میں وفات پا گئے۔ آخر عمر میں ان کی بیٹائی ختم ہو گئی تھی۔
(البدایہ والنہایہ۔ جرنیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت حارثہ بن نعمان کی آواز کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”میں نے جنت میں کسی کے پڑھنے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔“ امام احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں۔ وہاں میں نے ایک پڑھنے والے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت

ایسی ہی کرنی چاہیے۔ یعنی ماں کی اطاعت سے انہیں یہ درجہ ملا۔“ وہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ مشافہہ بن ضیل۔ جرنیل صحابہ)

حضرت حبیبؓ بن زید انصاری (انصاری)

سوال: حضرت حبیبؓ بن زید کی والدہ کا نام ام ہ تھا۔ بتائیے آپ نے سب سے پہلے کس جنگ میں حصہ لیا؟

جواب: اپنی والدہ ام ہ اور بھائی عبداللہ کے ساتھ جنگ احد میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ سیرۃ الصحابہ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت حبیبؓ کے والد زید بن عاصم ان کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیرۃ الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے کون سے صحابیؓ مسیلمہ کذاب کے ہتھے چڑھ گئے تھے؟

جواب: حبیبؓ بن زید عمان سے مدینہ آ رہے تھے کہ انہیں مسیلمہ کذاب کے آدمیوں نے پکڑ لیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیبؓ بن زید سے کیا کہا؟ وہ کیوں شہید کئے گئے؟

جواب: ان سے پوچھا کہ محمدؐ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ مسیلمہ بولا، تم یہ کہو کہ مسیلمہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ آپ نے عھارت سے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ مسیلمہ نے پہلے ان کا ایک ہاتھ کاٹا۔ پھر دوسرا۔ اور ان کا بند بند کاٹنا شروع کر دیا۔ مگر حضرت حبیبؓ نے اسے اللہ کا رسول نہیں مانا۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت حبیبؓ بن زید کی شہادت کا بدلہ کس طرح لیا گیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نے مسیلہ کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ اس لشکر میں حضرت حبیبؓ کی والدہ حضرت ام ہؓ اور بھائی حضرت عبداللہؓ بھی شامل تھے۔ یمامہ کی سخت ترین لڑائی میں مسیلہ پر ہتھیار پڑے۔ ایک حضرت وحشیؓ بن حرب نے اپنا حربہ پھینکا اور حضرت عبداللہؓ نے تلوار کے وار سے اسے کاٹ کر رکھ دیا۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ تاریخ اسلام۔ البدایہ والنہایہ)

حضرت خمیبؓ بن عدی انصاری (انصاری رعالم وقاضی بدری صحابی)

سوال: حضرت خمیب انصاریؓ صحابی تھے۔ ان کا نام و نسب بتائیے؟

جواب: حضرت خمیب انصاریؓ کے والد کا نام عدی تھا اور مدینہ منورہ کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر۔ استیعاب)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت خمیبؓ کے ذمہ حضورؐ نے جنگ بدر کے موقع پر کیا خاص کام لگایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں مجاہدین کے سامان کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا۔ انہیں تلوار کے جوہر دکھانے کا بھی موقع ملا اور انہوں نے قریش کے ایک رئیس حارث بن عامر بن نوفل کو بھی قتل کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: مکہ اور عسفان کے درمیان قریش کا حلیف مشرک قبیلہ بنو لہیان آباد تھا۔ اس نے کیا سازش کی؟

جواب: غزوہ احد میں قریش مکہ کی مالدار خاتون سلاف بنت سعد کے دو بیٹے مسافع بن طلحہ اور حارث بن طلحہ یا کلاب بن طلحہ اور اس کا خاندان حضرت عاصمؓ بن ثابت

انصاری کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ اس نے عہد کیا کہ ان کا قتل کے بدلہ لینے کے لئے حضرت عاصمؓ بن ثابت کے کاندھ سر میں شراب پئے گی۔ چنانچہ اس نے ان کے سر کیلئے انعام کا اعلان کر دیا۔ قبیلہ بنو لویان کی سفیان بن خالد نے (یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سفیان ایک جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا تھا اس کا بدلہ لینے کے لئے قبیلہ کے دوسرے لوگوں نے) قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کو مسلمانوں کے بھیس میں مدینہ بھیجا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ)
سوال: قبیلہ عضل اور قارہ نے رسول اللہ سے کیا درخواست کی؟ اور حضورؐ نے کیا جواب دیا؟

جواب: ان قبیلوں کے سات افراد نے حضورؐ سے کہا کہ ہمارا تمام قبیلہ اسلام لانا چاہتا ہے اور تبلیغ کے لئے ہمارے ساتھ کچھ معلم بھیج دیں۔ انہوں نے حضرت عاصم بن ثابتؓ سے خصوصی محبت کا اظہار کیا۔ یہ لوگ حضرت عاصمؓ کے والد ثابت کے مکان میں ٹھہرے۔ حضورؐ نے ان کے ساتھ چھ یا دس افراد تبلیغ دین کے لئے روانہ فرمائے۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ استیاب۔ الریح المغموم)

سوال: تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہونے والی جماعت کے امیر کون تھے؟
جواب: حضرت عاصمؓ بن ثابت اس جماعت کے امیر تھے اور حضرت خنیبؓ بن عدی انصاری بھی اس جماعت میں شامل تھے۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام۔ الریح المغموم)
سوال: عضل اور قارہ کے وفد نے کیسے بد عہدی کی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: یہ لوگ رجیع کے مقام پر پہنچے تو منضوبے کے مطابق بنو لویان کے دو سو جنگجو افراد نے ان مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ حضرت عاصمؓ بن ثابت نے مقابلہ کیا اور

اپنے دو یا چھ ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ (صحیح بخاری۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے واقع رجب میں مشرکین نے کن صحابہ کو گرفتار کیا؟

جواب: حضرت عاصمؓ شہید ہو گئے انہوں نے مرنے سے پہلے دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے جسم کی حفاظت اب تیرے ذمے ہے۔ چنانچہ دشمن ان کا سر کاٹنے بڑھے تو اللہ نے ان کے جسم کو شہد کی کھبیوں سے ڈھانپ دیا۔ تین صحابہ حضرت ضیبؓ بن عدی، حضرت زیدؓ بن وہب اور حضرت عبداللہؓ بن طارق کو مشرکین نے زندہ گرفتار کر لیا۔ حضرت عبداللہؓ راستے میں مشرکین کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ضیبؓ بن عدی کو قریش مکہ نے خرید لیا تھا۔ ان کا جرم کیا تھا؟

جواب: حضرت ضیبؓ بن عدی نے غزوہ بدر میں حارث بن عامر بن نوفل کو قتل کیا تھا۔ انہیں بیچنے کے لئے مکہ کے بازار میں لایا گیا تو حارث کے بیٹے یا نذیب بنت حارث نے انہیں سوا دنوں کے عوض خرید لیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہیں ان چھ سات آدمیوں نے مل کر خریدا تھا جس کے عزیزوں کو حضرت ضیبؓ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے مشرکین مکہ نے حضرت ضیبؓ بن عدی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت ضیبؓ حرمت والے مہینے ذیقعد میں فردخت ہوئے تھے اس لئے ان کا قتل مٹوی کر کے قید کر دیا گیا۔ بنو حارث نے اپنے ایک عزیز مہوب کو ان کی نگرانی پر مقرر کیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ بنو حارث نے انہیں خرید کر حجر بن ابی اناہب کی کنیز مادیہ یا ماریہ کے گھر میں قید کر دیا۔ نذیب بنت حارث کو اس کا نگران بنایا۔ مادیہ بعد میں مسلمان ہو گئی تھیں۔

(صحیح بخاری۔ جہالت۔ ہیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت خبیثؓ نے قید میں کن تین باتوں کی خواہش ظاہر کی تھی؟
 جواب: پہلی یہ کہ مجھ کو بیٹھا پانی پلانا۔ دوسری یہ کہ جو جانور بتوں کے نام پر ذبح ہوں
 ان کا گوشت مجھے نہ کھلانا، اور تیسری یہ کہ جب قریش میرے قتل کا ارادہ ظاہر
 کریں تو مجھے پہلے آگاہ کر دینا۔ (طبقات: انتیاب۔ اصابت)

سوال: حضرت خبیثؓ کے قتل کے انتظامات کس جگہ اور کس انداز سے کئے گئے؟
 جواب: حرمت والے مہینے گزرنے کے بعد قریش نے صحیح کے مقام پر سولی گاڑی اور
 شہر میں حضرت خبیثؓ کے قتل کی منادی کر دی۔ لوگ ڈھول پیٹتے اور دف
 بجاتے، جھنڈے لہراتے جمع ہونے لگے۔ حضرت خبیثؓ کو پابجولاں لایا گیا۔
 اور قتل گاہ پر کھڑا کر دیا گیا۔ (طبقات: سیرۃ النبی۔ صحیح بخاری)

سوال: قتل سے پہلے حضرت خبیثؓ سے خواہش پوچھی گئی تو انہوں نے کیا جواب دیا؟
 جواب: آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت مانگی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت
 ہے کہ قتل سے پہلے نماز پڑھنے کا طریقہ سب سے پہلے حضرت خبیثؓ نے
 شروع کیا۔ قتل سے پہلے دو رکعت نماز ادا کر لینا مستحب سمجھا جاتا ہے کیونکہ
 رسول اللہؐ کو جب حضرت خبیثؓ کے اس عمل کی اطلاع ملی تو آپؐ نے اسے
 پسند فرمایا۔ (صحیح بخاری۔ سیرۃ النبی۔ طبقات۔ اسید الغایہ)

سوال: حضرت خبیثؓ نے دو رکعت نماز ادا کر کے فرمایا: ”میں نماز میں زیادہ وقت
 صرف کرتا لیکن سوچا کہ تم لوگ یہ سمجھو گے کہ خبیثؓ موت سے ڈر گیا ہے اور
 وقت نال رہا ہے۔“ بتائیے ان الفاظ کے بعد آپؐ نے کیا دعا مانگی؟

جواب: آپؐ نے فی البدیہہ چند اشعار پڑھے پھر اللہ سے دعا کی: ”اللہم نے
 تیرے رسولؐ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیا۔ تو اپنے رسولؐ برحق کو ہمارے
 حال کی خبر کر دے۔“ پھر آپؐ نے اپنے قاتلوں کے لئے بددعا کی۔ ”اے

اللہ ان میں سے ہر ایک پر اپنا قہر نازل کر، اور ان کو ذلیل و رسوا کر کے ہلاک کران میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔“ اس بددعا کے بعد انہوں نے پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال لیا۔
(استیعاب - اصابہ - اسد الغابہ)

سوال: مشرکین نے حضرت خبیثؓ کو سولی پر لٹکا یا تو انہیں کیا پوچھا؟
جواب: مشرکین نے انہیں قسم دے کر پوچھا: ”کیا تمہیں پسند ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری جگہ پھانسی پر لٹکا دیا جائے اور تم گھر میں آرام سے بیٹھو؟“
(طبقات - استیعاب - تیس پر دانے)

سوال: حضرت خبیثؓ نے مشرکین مکہ کو کیا جواب دیا؟
جواب: آپؓ نے فرمایا: ”خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ محمد رسول اللہؐ کے پائے اقدس میں کاٹنا بھی چبھے اور میں اپنے گھر آرام سے بیٹھا رہوں۔“ اس کے مشرکین نے رسہ کھینچ کر انہیں سولی پر لٹکا دیا۔ ان پر نیزوں سے کچو کے لگائے اور پھر ایک نیزہ جسم سے پار ہو گیا۔
(صحیح بخاری - اسد الغابہ - میرالصحابیہ)
سوال: مشرکین نے حضرت خبیثؓ کی لاش کو سولی پر ہی لٹکتا چھوڑ دیا۔ بتائیے حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیثؓ کی دعا قبول کی اور حضورؐ کو اس واقعے کی خبر وحی کے ذریعے ہو گئی۔ آپؐ اس وقت مسجد نبویؐ میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ”خبیثؓ کو مشرکوں نے شہید کر دیا اور جبریلؑ میرے پاس ان کا سلام لائے ہیں۔“
(سیرت ابن ہشام - طبقات - سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے حضرت خبیثؓ کی لاش اتروانے کیلئے کیا انتظام فرمایا؟
جواب: آپؐ نے ایک دن حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ سے فرمایا، مکہ جا کر خبیثؓ کی لاش

کا پتہ لگاؤ اور اسے سولی سے اتار دو۔ وہ تیز رفتار تھے اس لئے دن رات ایک کر کے مکہ پہنچے اور رات کی تاریکی میں مقتل تک پہنچ گئے۔ درخت پر چڑھ کر سولی کا رسہ کاٹا۔ لاش نیچے گری۔ وہ خود نیچے آئے تو دیکھا کہ لاش غائب تھی۔ (اصابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: ایک روایت میں ہے کہ حضرت خبیبؓ کی لاش حضرت عمرو بن امیہ ضمیرؓ نے اتاری۔ ایک دوسری روایت کیا ہے؟

جواب: ایک اور روایت میں ہے کہ اس واقعہ کے چند دن بعد رسول اللہؐ نے صحابہؓ سے پوچھا: کون ہے جو خبیبؓ کی لاش کو سولی سے اتار کر لائے اور جنت کا حقدار بن جائے۔ حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت مقدادؓ بن الاسود نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ کام ہم کریں گے چنانچہ وہ مکے پہنچے اور لاش کو دیکھا چالیس دن بعد بھی زخموں سے خون ٹپک رہا تھا۔ حضرت زبیرؓ نے لاش کو اتارا اور اپنے گھوڑے پر رکھ کر حضرت مقدادؓ کے ہمراہ مدینہ روانہ ہوئے۔ قریش مکہ کو کسی طرح خبر ہوگئی۔ مسلح مشرکین نے اونٹوں پر سوار ہو کر انہیں جالیا۔ حضرت زبیرؓ نے لاش زمین پر رکھ دی تو زمین فوراً اسے نگل گئی۔ حضرت زبیرؓ نے مشرکین کو لاکڑا نگر وہ بغیر لڑے واپس چلے گئے۔

(استیعاب۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت خبیبؓ کو بلع الارض کے لقب سے کیوں پکارا جانے لگا؟

جواب: ان کے جسم کو زمین نگل گئی تھی اس لئے آپ کو بلع الارض کا لقب دیا گیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ نے رسول اللہؐ کو یہ واقعہ سنایا تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا: ”جبرئیلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تم

دونوں پر فخر کرتے ہیں۔“

(اسدالغابہ۔ تاریخ طبری)

حضرت خذیمہؓ بن ثابتؓ حطمی (انصاری رذوالشہادتین)

سوال: ”یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، گذشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضورؐ کی جبین مبارک کو چوم رہا ہوں۔“ یہ بات کن صحابی نے کہی اور ان کا خواب کیسے پورا ہوا؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت حطمی انصاری نے۔ آپؐ متسم ہو گئے اور فرمایا کہ تم اپنے خواب کی تعبیر پوری کرو۔ انہوں نے حضورؐ کی جبین مبارک کو چوم لیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ چالیس جاٹاڑ)

سوال: حضرت خذیمہؓ کی کنیت ابوہ تھی اور حضورؐ نے ذوالشہادتیں لقب دیا۔ آپ کا نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو نطمہ سے تھا۔ والدہ کبشہ بنت اوس خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ (الانساب الاشراف۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت خذیمہؓ، حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لائے اور بنو نطمہ کے بت توڑے۔ بتائیے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ بدر میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تاہم باقی تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ ہے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کس صحابی کی گواہی (شہادت) کو دو آدمیوں کی شہادت قرار دیا؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت حطمی انصاری کی شہادت کو۔ اسی لئے انہیں ذوالشہادتین کہا جاتا تھا۔ (طبقات۔ سندا احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: فتح مکہ میں بنو نضله کا علم حضرت خذیرؓ کے ہاتھ میں تھا۔ بتائیے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے مگر جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شامیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ نے دو لڑکے اور عمر اور ایک لڑکی عمرہ پیچھے چھوڑی۔ (سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے مصاحف نقل کرتے وقت سورۃ اجزاب کی آیت ۲۳ کن صحابی سے ملی؟

جواب: حضرت خذیرؓ بن ثابت سے۔ آپ ۳۸ احادیث کے راوی بھی ہیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ جالیس جاثاڑ)

حضرت زبرقانؓ بن بدر (انصار صحابہ)

سوال: قبیلہ بنو تمیم کی شاخ بنو سعد کے کون سے صحابی خوبصورتی کی وجہ سے ماہ نجد مشہور ہو گئے تھے؟

جواب: حضرت حسینؓ بن بدر تمیمی جن کی کنیت ابو عیاش تھی اور وہ قبیلہ بنو سعد کے سردار اور قادر الکلام شاعر تھے۔ (انساب الاشراف۔ حمرة انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بنو تمیم کے شاعر اور رئیس حضرت زبرقانؓ بن بدر نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۹ ہجری میں عام الوفود (وفود کے سال) ستر یا اسی آدمیوں کو ساتھ لے کر آئے۔ بنو تمیم کی طرف سے زبرقانؓ نے اپنی قوم کی تعریف میں قصیدہ پڑھا جس کا جواب حضرت حسانؓ بن ثابت نے دیا۔ آخر سب نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ حضور نے حضرت زبرقانؓ کو اپنی طرف سے بنو سعد کا امیر مقرر فرمادیا۔ (صحیح بخاری۔ زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت زبرقانؓ بن بدر کی کن خدمات کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: دور صدیقی میں بنو تمیم کی بہت سی شاخیں فتنہ ارتداد کی زد میں آ گئیں لیکن حضرت زبرقانؓ ثابت قدم رہے اور اپنے قبیلے کو بھی ساتھ رکھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بھی امیر رہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ الفاروق۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت زبرقانؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت زبرقانؓ بن بدر امیر معاویہؓ کے عہد میں مکہ کے قریب فوت ہوئے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبدالرحمنؓ بن جبر انصاری (انصار صحابہ اصحاب بدر)

سوال: ۱۲ نبویؐ میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ قدیم نام عبدالعزیٰ تھا۔ اسلامی نام و نسب بتادیں؟

جواب: اوس کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے عبدالرحمن بن جبر بن عمرو۔ ان کی کنیت ابو عیسٰ تھا۔ انہوں نے ۱۳ نبویؐ میں اپنے قبیلے کے بت توڑ ڈالے۔ (اصابہ طبقات)

سوال: حضرت عبدالرحمنؓ بن جبر عربی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ اور علوم قرآن و حدیث میں بھی ماہر تھے۔ آپؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: ۴۸ برس کی عمر میں سب سے پہلے جنگ بدر میں پھر کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والے صحابہؓ میں شامل تھے۔ غزوہ احد میں اور غزوہ احزاب اور دوسرے غزوات میں شریک رہے۔ اسی سال کی عمر میں ۳۳ ہجری میں عہد عثمانیؓ میں وفات پائی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع

(اساپہ۔ سیر الصحابہ المغازی)

میں دفن کیا۔

صحابہ بدر ﴿﴾

حضرات

ابوبکر صدیق، ابو حفص عمر ابن الخطاب، ابو عبد اللہ عثمان بن عفان، ابوالحسن علی بن ابی طالب، حمزہ بن عبدالمطلب، زید بن حارثہ، السنہ حبشہ مولی رسولؐ، ابوبکثہ فارسی مولی رسولؐ، ابومرشد کناز بن حصن، مزہد بن ابی مرشد یعنی کناز بن حصن کے بیٹے، عبیدہ بن الحارث اور ان کے دونوں بھائی، طفیل بن حارث، حصین بن حارث، مسطح عوف بن اثاثہ، ابوحنیفہ بن عتبہ بن ربیعہ، سالم مولی ابی حذیفہ، صبیح مولی ابی العاص امیہ، عبد اللہ بن جش، عکاشہ بن مھسن، شجاع بن وہب اور ان کے بھائی، عقبہ بن وہب، یزید بن رقیش، ابوسنان بن مھسن یعنی عکاشہ، سنان بن ابی سنان یعنی ابوسنن بن مھسن کے بیٹے اور عکاشہ کے بھتیجے، حمزہ بن نضله، ربیعہ بن اکثم، ثقف بن عمرو، اور ان کے دونوں بھائی، مالک بن عمرو، ندح بن عمرو، سوید بن غنشی، عتبہ بن غزوان، خباب مولی عتبہ بن غزوان، زبیر بن عوام، حاطب بن ابی بلتعہ، سعد کلبی مولی حاطب بن ابی بلتعہ، مصعب بن عمیر، سوہب بن سعد، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور ان کے بھائی، عمیر بن ابی وقاص، مقداد بن عمرو، عبد اللہ بن مسعود، مسعود بن ربیعہ، ذوالشمالین بن عبد عمرو، خباب بن الارت، بلال بن رباح مولی ابی، عامر بن فہیرہ، صہیب بن سنان رومی، طلحہ بن عبید اللہ، ابوسلمہ بن عبدالاسد، شامش بن عثمان، ارقم بن ابی الارقم، عمار بن یاسر، معتب بن عوف، زید بن الخطاب یعنی حضرت عمر بن الخطاب کے بھائی، مجع مولی عمر بن الخطاب، عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی، عبد اللہ بن سراقہ، واقد بن عبد اللہ، خولی بن ابی خولی، مالک بن ابی خولی، عامر بن ربیعہ، عامر بن کبیر، عاقل بن کبیر، خالد بن کبیر، ایاس بن کبیر، سعید بن زید بن عمرو نفیل، عثمان بن مظعون مہجی اور ان کے بیٹے، سائب بن عثمان، قدامتہ بن مظعون، عبد اللہ بن مظعون، محر بن حارث، حنیس بن خذافہ، ابویبرہ بن ابی رحم، عبد اللہ بن محرمہ، عبد اللہ بن سمیل بن عمرو، عمرو بن عوف مولی سمیل بن عمرو، سعد بن خولہ، ابوعبیدہ عامر بن الجراح، عمرو بن حارث، سمیل بن وہب اور ان کے بھائی، صفوان

بن وہب، عمرو بن ابی سرح، وہب بن سعد، حاطب بن عمرو، عیاض بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرات:

سعد بن معاذ، عمرو بن معاذ یعنی سعد بن معاذ کے بھائی، حارث بن اوس بن معاذ، یعنی سعد بن معاذ کے بھتیجے، حارث بن انس، سعد بن زید، سلمۃ بن سلامتہ بن وقش، عبادہ بن بشر بن وقش، سلمۃ بن ثابت بن وقش، رافع بن یزید، حارث بن خزیمہ، محمد بن مسلمہ، سلمۃ بن اسلم، ابوالہشیم بن العہیان، عبید بن العہیان، عبداللہ بن سہل، قتادہ بن النعمان، عبید بن اوس، نصر بن الحارث، معتب بن عبید، عبداللہ بن طارق، مسعود بن سعد، ابو عیسیٰ بن جبیر، ابو بردہ ہانی بن نیار، عاصم بن ثابت، معتب بن قشیر، عمرو بن معبد، سہل بن حنیف، مبشر بن عبدالمنذر، رفاعۃ بن عبدالمنذر، سعد بن عبید بن النعمان، عویم بن ساعدہ، رافع بن عتبہ، عبید بن ابی عبید، ثعلبہ بن حاطب، ابولبابہ بن عبدالمنذر، حارث بن حاطب، حاطب بن عمرو، عاصم بن عدی، انیس بن قتادہ، معن بن عدی، ثابت بن اقرم، عبداللہ بن سلمۃ، زید بن اسلم، ربیع بن رافع، عبداللہ بن جبیر، عاصم بن قیس، ابویضاح بن ثابت، ابوحنیفہ بن ثابت، سالم بن عمیر، حارث بن النعمان، خوات بن جبیر بن النعمان، منذر بن محمد، ابو عقیل بن عبداللہ، سعد بن خیشمہ، منذر بن قدامہ، مالک بن قدامہ، حارث بن ارفجہ، تمیم مولیٰ سعد بن خیشمہ، جعفر بن عتیک، مالک بن نمیلہ، نعمان بن عمر، خارجہ بن زید، سعد بن ربیع، عبداللہ بن رواحہ، خلاد بن سوید، بشیر بن سعد، سماک بن سعد، سہیل بن قیس، عباد بن قیس، عبداللہ بن عباس، یزید بن حارث، ضعیب بن اساف، عبداللہ بن زید، حرث بن زید ثعلبہ، سفیان بن بشر، تمیم بن یحار، عبداللہ بن عمیر، زید بن المزین، عبداللہ بن عرفطہ، عبداللہ بن ربیع، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی، یعنی رئیس المناقبین عبداللہ بن ابی بن سلولہ کے بیٹے، اوس بن خولی، زید بن ودیعہ، عقبہ بن وہب، رفاعہ بن عمرو، عامر بن سلمہ، معبد بن عباد، عامر بن البکر، نوفل بن عبداللہ، عبادۃ بن الصامت، اوس بن الصامت، نعمان بن مالک، ثابت بن ہزال، مالک بن وعشیم، ربیع بن ایاس، ورقہ بن ایاس، عمرو بن ایاس، ربیع اور ورقہ کے بھائی ہیں یا حلیف علی اختلاف الاقوال، مجذوب بن زیاد، عباد بن خشاش، نجاب بن ثعلبہ، عبداللہ بن ثعلبہ، عتبہ بن ربیعہ، ابو جہانہ سماک بن

خرشہ، منذر بن عمرو، ابواسید مالک بن ربیعہ، مالک بن مسعود، عبد ربیع بن حق، کعب بن جہاز، ضمرہ بن عمرو، زیاد بن عمر، بنتوس بن عمر، عبداللہ بن عامر، قراش بن صمد، حباب بن منذر، عمیر بن الحمام، تمیم مولیٰ قراش، عبداللہ بن عمرو بن خرام، معاذ بن عمرو بن الجحوح، مسعود بن عمرو بن الجحوح، خلاد بن عمرو بن الجحوح، عقیقہ بن عامر، حبیب بن اسود، ثابت بن ثعلبہ، عمیر بن الحارث، بشر بن البراء، طفیل بن مالک، طفیل بن نعمان، سنان بن صفی، عبداللہ بن جندب بن قیس، عتبہ بن عبداللہ، جبار بن صخر، خارجہ بن حمیر، عبداللہ بن حمیر، یزید بن المنذر، معقل بن المنذر، عبداللہ بن نعمان، ضحاک بن حارثہ سعد بن زریق، معبد بن قیس، عبداللہ بن قیس، عبداللہ بن مناف، جابر بن عبداللہ بن رباب، خلید بن قیس، نعمان بن سنان، ابوالمنذر یزید بن عامر، سلیم بن عمرو، قطیبہ بن عامر، عتزرہ مولیٰ سلیم بن عمرو، عیس بن عامر، ثعلبہ بن غنمہ، ابوالسیر کعب بن عمرو، سہل بن قیس، عمرو بن طلق، معاذ بن جبیل، قیس بن حصن، حارث بن قیس، جبیر بن ایاس، سعد بن عثمان، عقیقہ بن عثمان، ذکوان بن عبد قیس، مسعود بن خلدہ، عباد بن قیس، اسعد بن یزید، فاکہ بن بشر، معاذ بن باعص، عائد بن باعص، مسعود بن سعد، رفاعہ بن رافع، خلاد بن رافع، عبید بن زید، زیاد بن لید، فزہ بن عمرو، خالد بن قیس، جبلیہ بن ثعلبہ، عطیہ بن نوریہ، خلیقہ بن عدی، غمارة خرم، سراقہ بن کعب، حارثہ بن نعمان، سلیم بن قیس، سمیل بن قیس، عدی بن زغباء، مسعود بن اوس، ابوخریمہ بن اوس، رافع بن حارث، بحوف بن حارث، معوذ بن حارث، معاذ بن حارث، نعمان بن عمر، عامر بن مغلد، عبداللہ بن قیس، عصیمہ اشجعی، ودیقہ بن عمرو، ابوالحرأء مولیٰ حارث بن عضرأء، ثعلبہ بن عمرو، سمیل بن عتیک، حارث بن صمد، ابی بن کعب، انس بن معاذ، اوس بن ثابت، ابوشیخ ابی بن ثابت، ابوطیخ زید بن سہل، حارثہ بن سراقہ، عمرو بن ثعلبہ، سلیط بن قیس، ابوسلیط بن عمرو، ثابت بن خبصار، عامر بن أمیہ، محرز بن عامر، سواد بن غزیہ، ابوزید قیس بن سکن، ابوالاعور بن حارث، سلیم بن منکان، حرام بن ملکان، قیس بن ابی حصصہ، عبداللہ بن کعب، عصیمہ اسدی، ابوداؤد ثمیہ بن عامر، سراقہ بن عمر، قیس بن مغلد، نعمان بن عبد عمرو، حماک بن عبد عمرو، سلیم بن حارث، جابر بن خالد، سعد بن سمیل، کعب بن زید، جبیر بن ابی نجیر، تہبان بن مالک، مائین بن درہ، عصمتہ بن الحصین، بلال بن الععلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت اوسؓ بن صامت انصاری (انصاری بدری)

سوال: بدری صحابی اور شاعر حضرت اوس بن صامت انصاری نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: قبیلہ خزرج کے خاندان عوف بن خزرج سے تعلق رکھنے والے یہ انصاری صحابی حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں بیت المقدس چلے گئے تھے۔ وہیں حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں ۳۴ ہجری میں ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے ظہار کا سب سے پہلا واقعہ کس صحابی کے ساتھ پیش آیا تھا؟

جواب: حضرت اوسؓ بن صامت انصاری کے ساتھ۔ قرآن حکیم کی سورۃ مجادلہ میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ (القرآن۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت انیسؓ بن قادہ سب سے پہلے غزوہ بدر میں شریک ہوئے، اور احد میں شہادت پائی، ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: قبیلہ اوس کے خاندان بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ نام انس یا انیس تھا۔ اہلیہ کا نام خضاء بنت حرام تھا۔ غزوہ احد میں انس بن شریق کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت ابو ضیاحؓ انصاری (بدری انصاری / صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت ابو ضیاح اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ان کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ ان کا نام نعمان یا عمیر بتایا گیا ہے۔

(اصابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابو ضیاح انصاری کے والد کا نام ثابت تھا۔ وہ کس قبیلے سے تھے؟

جواب: حضرت ابو ضیاح نعمان یا عمیر بن ثابت انصار کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔
(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو ضیاح انصاری کب اسلام لائے اور سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی؟

جواب: آپ نے ہجرت نبوی سے پہلے یا بعد میں اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔
(مغازی رسول۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت ابو ضیاح کن اہم موقعوں پر رسول اللہ کے ساتھ رہے اور کب شہادت پائی؟

جواب: وہ غزوہ احد اور غزوہ خندق کے علاوہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ غزوہ خیبر میں شرکت کی، اور اسی غزوہ میں شہادت پائی۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت ابو عقیل انصاری (بدری انصار)

سوال: حضرت ابو عقیل انصاری اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ ان کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ رسول اللہ نے بدل کر عبدالرحمن رکھ دیا۔ ساتھ ہی فرمایا: ”عدوا لوثان“ (یعنی بتوں کا دشمن) ہو۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن ثعلبہ تھا۔
(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت ابو عقیل انصاری کو انھی اور اراشی کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ بلی کی شاخ بن وانیف سے تھا۔ اس لئے انھی کہلائے۔ ان کے اجداد کے ایک شخص ارشد بن عامر کی وجہ سے اراشی کہلائے۔

(اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ یہ الصبیح)

سوال: حضرت ابو عقیل انصاریؓ کن غزوات اور اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: غزوہ بدر، احد، خندق اور دوسرے تمام غزوات کے علاوہ فتح مکہ اور حجۃ الوداع میں بھی آپ حضورؐ کے ہمراہ تھے۔

(الغزای - سیر الصحابہ - طبقات - سیرۃ ابن اسحاق - اصحاب بدر)

سوال: مرتدین کے خلاف جنگ میں حضرت ابو عقیل انصاریؓ بھی حضرت خالد بن ولید کے لشکر میں شامل تھے۔ بتائیے آپ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: مسیلہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں ایک تیران کے شانوں اور دل کے درمیان لگا اور اس کے زخم سے شہادت کا درجہ حاصل کیا۔ وہ زخمی ہونے کے باوجود مسیلہ کذاب تک پہنچنے کی کوشش میں مزید زخمی ہو گئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام - اسد الغابہ - استیعاب)

حضرت ابوسلیط اسیرہ بن عمروؓ (انصاری / بدری)

سوال: بدری صحابی حضرت ابوسلیط اسیرہ بن عمرو کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: خزرج کی شاخ عدی بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ والد ابو خارجہ عمرو بن قیس بھی صحابی تھے۔ والدہ برہ بنت عجرہ حضرت کعب بن عجرہ کی بہن تھیں۔

(اصحاب بدر - سیرۃ ابن اسحاق - استیعاب)

حضرت ابواسید انصاریؓ (انصاری / بدری)

سوال: بدری صحابی حضرت ابواسیدؓ کا نام مالک تھا اور خزرج کے خاندان بنی ساعدہ سے تھے۔ بتائیے کب اسلام لائے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے ہی جوانی کے عالم میں مسلمان ہوئے۔ بدر کے دوسرے

تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ نے انہیں
نبی ساعدہ کا علم عطا فرمایا۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو اسید انصاریؓ نے کب انتقال کیا اور کون سے اہل خانہ پیچھے
چھوڑے؟

جواب: آپ ۶۰ ہجری میں ۷۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور اپنے پیچھے چار لڑکے
حمید، زبیر، منذر اور حمزہ چھوڑے۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ استیعاب)

حضرت ابو واقد لیسیؓ (عالم و فاضل صاحب الشجرہ بدری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو واقد لیسیؓ کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: ان کا نام حارث تھا اور والد کا نام مالک یا عوف تھا۔ قبیلہ بنو کنانہ کی شاخ
بنو لیث سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض سیرت نگار انہیں اصحاب بدر میں شامل نہیں
کرتے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو واقد لیسیؓ کو بیعت رضوان کا شرف بھی حاصل ہوا۔ وہ کب مسلمان
ہوئے تھے؟

جواب: وہ فتح مکہ سے تھوڑا عرصہ پہلے اسلام لائے۔ اور پھر غزوہ حنین، غزوہ تبوک
اور غزوہ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو واقد لیسیؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جہاد شام میں
حصہ میں لیا۔ بتائیے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں مدینہ سے مکہ چلے گئے۔ تھے اور وہیں ۶۶ یا ۶۸ ہجری میں کھنصر
یا پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے ۲۳ حدیثیں مروی ہیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت اورعؓ بن زید (انصاری / بدری / صاحب الشجرہ)

سوال: قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کے حضرت اورعؓ بن زید کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ہمراہ رہے۔

جواب: عہد رسالت کے تمام غزوات اور بیعت رضوان میں وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔ صرف ابن مندہ نے انہیں بدری صحابی کہا ہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ تین سوا صحاب)

حضرت بشیرؓ بن سعد انصاری (بدری صحابی / انصار صحابی / عقبی)

سوال: خزرج کی شاخ حارث بن خزرج سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد کب اسلام لائے؟

جواب: آپؓ نے ۱۲ نبوی میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ (تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے ۷ ہجری میں عمرہ کے موقع پر آپؓ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپؓ اس مسلح دستے کے سالار تھے جو جناب رسالتؐ کی حفاظت کے لئے تھا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابونعمان بشیرؓ بن سعد انصاری نے دوسرا یا کی قیادت بھی کی تھی۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: ۷ ہجری میں سر یہ بنی مرہ کی جو تیس جانبازوں کے ساتھ بنی مرہ کے خلاف فدک کی طرف اور دوسری سر یہ بنی مرہ کے ساتھ تھی۔ جو تین سو مجاہدین کے ساتھ بنو غطفان کی طرف۔ (المغازی۔ بیعت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت بشیرؓ بن سعد نے قبضہ ارتداد کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یرامہ اور بہت سی دوسری لڑائیوں میں۔

(فتوحات شام۔ قبضہ ارتداد۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت سعدؓ بن بشیر نے حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ عراق، ایران اور شام

کی کن لڑائیوں میں حصہ لیا؟

جواب: ابلہ، نزار، دلجہ، البیس، امغیشیا، حیرہ، انبار اور عین التمر کے علاوہ بہت سے

معرکوں میں شامل ہوئے۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت سعدؓ بن بشیر نے کب سفر آخرت اختیار کیا؟

جواب: وہ ۱۲ ہجری میں عراق عرب کے آخری معرکے عین التمر میں شریک ہوئے اور

لڑائی کے دوران شہید ہوئے یا زخمی ہو کر بعد میں وفات پائی۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ فتوحات شام۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعدؓ بن بشیر کی ازدواجی زندگی اور اولاد کے بارے میں بتادجئے؟

جواب: ان کی ایک بیوی شاعر رسولؓ حضرت عبداللہؓ بن رولجہ کی بہن حضرت عمرہؓ تھیں

ان سے ایک صاحبزادے حضرت نعمانؓ بن بشیر تھے۔ یہ ہجرت کے بعد انصار

کے گھرانے میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سند احمد بن حنبل)

سوال: اس قد آور صحابی کا نام و نسب بتادیں جو گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر

گلتے تھے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ حارث بن خزرج کے حضرت بشیرؓ بن سعد۔ ان کی کنیت

ابو نعمان تھی۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی دعوت دین پر

اسلام لائے۔ اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ ثانی میں حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد نے کن غزوات نبوی اور سرایا میں شرکت کی؟
جواب: بدر سے لے کر تبوک تک کے تمام غزوات میں شریک ہونے کے علاوہ دو مہموں کی قیادت بھی کی۔ پہلی مہم سریہ، بنی مرہ شعبان ۷ ہجری میں بنی مرہ کے خلاف مذک کی طرف روانہ کی گئی۔ دوسری مہم سریہ بشیرؓ بن سعد بھی چند دن بعد ۷ ہجری میں بنو غطفان کی طرف روانہ کی۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ۔ اصحاب)

سوال: ۷ ہجری میں حضورؐ عمرہ کے لئے مکہ تشریف لے گئے تو کون سے صحابی ان کی حفاظت پر مامور تھے؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد اس مسلح دستے کے امیر تھے جو رسول اللہؐ کی حفاظت پر مامور تھا۔ ایک سال پہلے صلح حدیبیہ میں طے پایا تھا کہ مسلمان اگلے سال عمرہ کریں گے اور غیر مسلح ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ اس موقع پر تمام مسلمانوں نے ہتھیار اتار دیئے اور حضرت بشیرؓ بن سعد کی قیادت میں سو مسلح سواروں نے مکہ سے باہر ان کی حفاظت کی اور باقی مسلمانوں نے اطمینان سے عمرہ کیا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ الریح المخوم)

سوال: حضرت بشیرؓ بن سعد نے بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا اور وہ زمانہ جاہلیت میں بھی عربی لکھ لیتے تھے۔ بتائیے وہ کمن چودہ سو جاٹاروں میں شامل تھے؟

جواب: صلح حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے چودہ سو صحابہ میں شامل ہو کر انہوں نے بھی اصحاب الشجرہ کا لقب پایا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رزغودہ خندق میں بہت سے موقعوں پر حضورؐ سے معجزات کا ظہور ہوا۔ بتائیے کس صحابیؓ کے کھانے میں برکت کا معجزہ ہوا؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد کی اہلیہ عمرہ بنت رواحہ نے اپنی بیٹی کے ہاتھ عجوہ کھجور کا ایک پیالہ حضرت بشیرؓ بن سعد اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کے لئے بھیجا۔ چھوٹی بچی ان دونوں کو تلاش کر رہی تھی کہ حضورؐ کی نظر پڑی۔ آپؐ نے بچی کو بلایا کھجوریں لے کر خندق میں کپڑا بچھوا کر اس پر کچھ ڈال دیں۔ پھر حضرت جعال بن سراقہ غفاری سے فرمایا کہ اہل خندق کو کھانے کے لئے بلاؤ۔ تمام صحابیؓ آتے گئے اور کپڑے پر سے کھجوریں کھا کر جاتے رہے۔ تمام صحابہؓ کھا چکے لیکن آپؐ ابھی تک پیالے میں سے کھجوریں نکال کر ڈالتے رہے۔

(الغازی۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت بشیرؓ بن سعد نے فتنہ ارتداد کو ختم کرنے میں کس طرح مدد کی؟

جواب: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا تو اسے ختم کرنے میں آپؐ نے بھرپور حصہ لیا۔ وہ مسلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید کے شانہ بشانہ لڑے اور فتنہ ارتداد کی بہت سی دوسری لڑائیوں میں بھی بہادری کے جوہر دکھائے۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ صدیق۔ سیرالصحابہ)

سوال: دور فاروقی میں عراق عرب کے کئی معرکوں میں حضرت بشیرؓ بن سعد نے شرکت کی اور کب شہید ہوئے؟

جواب: وہ ایک سپاہی کی حیثیت سے حضرت خالد بن ولید کے لشکر میں شامل ہو گئے عراق عرب کے کئی مقامات پر ایرانیوں کو شکست سے دو چار کیا۔ ۱۲ ہجری میں جنوبی عراق کے معرکہ عین التمر میں زبردست جنگ کے بعد قلعہ پر قبضہ ہو گیا لیکن بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ حضرت بشیرؓ بن سعد بھی شہید ہو گئے۔ یہ بھی

روایت ہے کہ وہ شدید زخمی ہو گئے اور بعد میں انتقال فرمایا۔ بیوی عمرہؓ اور صاحبزادے نعمانؓ کے علاوہ اور بھی اولاد تھی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصحاب۔ تاریخ طبری۔ تاریخ دمشق)

حضرت جبار بن صخر (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: ابو عبد اللہ کنیت۔ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق تھا نام و نسب بتادیں؟

جواب: ان صحابی کا نام جبار بن صخر اور والدہ کا نام سعاد بن سلمہ تھا جو خزرج کی شاخ چشم سے تھیں۔ (انساب الاشراف۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ۔ المغازی)

سوال: بدری صحابی حضرت جبار بن صخر نے کب اسلام قبول کیا اور کب حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ مغازی رسول۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کس صحابی کو حضرت جبار بن صخر کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپؐ نے ہجرت کے چند ماہ بعد انصار اور مہاجرین میں مؤاخات قائم کی تو حضرت مقداد بن اسود کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت جبار بن صخر نے تمام غزوات نبوی میں حصہ لیا۔ بتائیے حضورؐ آپ کو کس علاقے کی کھجوروں کا تخمینہ لگانے کیلئے بھیجا کرتے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ خبیر کے پھلوں کا تخمینہ لگانے کیلئے حضرت جبار کو بھیجا کرتے تھے۔ فتح خبیر کے بعد سے پہلے یہ کام حضرت عبد اللہ بن رواحہ کیا کرتے تھے۔ وہ

۸: ہجری میں غزوہ موت میں شہید ہو گئے تھے۔

(مغازی رسول۔ جوامع لاسنر۔ اسدالغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی حضرت جبارؓ خیر کے پھلوں کا تخمینہ لگاتے تھے۔ وہ حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ کہاں تشریف لے گئے؟

جواب: یہودیوں کی شراتوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ فاروقؓ انہیں خیر سے جلاوطن کرنے کے لئے خیر تشریف لے گئے تو حضرت جبارؓ بن صخر بھی ساتھ تھے۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ الفاروقؓ)

سوال: بتائیے حضرت جبارؓ بن صخر نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ۳۰ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (اسدالغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت حبابؓ بن منذرؓ (انصاریؓ بزدریؓ شاعر)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے غزوہ بدر کے موقع پر کس صحابی کے مشورے پر بدر کے کنویں کے پاس پڑاؤ کیا؟

جواب: انصاری قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت حباب بن منذر کے مشورے پر آپ حضرت عمروؓ بن جموح کے بھیجے تھے۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت حبابؓ بن منذرؓ غزوہ احد، خیبر اور حنین میں خزرج کے علمبردار تھے۔ بتائیے غزوہ احد کے موقع پر حضورؐ نے انہیں کیا ذمہ داری سونپی تھی؟

جواب: حضور کو قریش مکہ کے حملے کی اطلاع ملی تو معلومات کیلئے حضرت حبابؓ بن منذر کو روانہ فرمایا۔ آپ نے دشمن کی تعداد اور سامان جنگ کے بارے میں

معلومات فراہم کریں۔

(اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت حبابؓ بن منذر اچھے خطیب اور شاعر بھی تھے۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۱۹ ہجری میں پچاس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت حاطبؓ بن عمرو (سابقون الاولون) مہاجر حبشہ و مدینہ بدری صحابی

سوال: حضرت حاطبؓ یا ابو حاطب بن عمرو کا حسب و نسب کیا تھا اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: والد کا نام عمرو بن عبد شمس تھا اور والدہ کا نام اسماء۔ قریش کی شاخ بنو عامر بن لوئی سے تعلق رکھتے تھے۔ اسلام کے بالکل ابتدائی دور میں رسول اللہ کے دازار قم میں تشریف لے جانے سے پہلے ایمان لائے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت حاطبؓ بن عمرو نے حبشہ کی طرف کب ہجرت کی؟

جواب: ۵ نبوی میں مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر حضورؐ کے حکم پر حبشہ ہجرت کر گئے۔ چند ماہ بعد واپس آ کر مکہ کے ایک رئیس حویطب بن عبد العزیٰ کی پناہ حاصل کی۔ ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ ہجرت کر گئے۔

(فتوح البلدان۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو نے مدینہ کب ہجرت کی اور کس کے مہمان ٹھہرے؟

جواب: سات آٹھ سال حبشہ میں رہنے کے بعد غزوہ بدر سے پہلے حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبد المنذر انصاری کے مہمان بنے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت حاطبؓ بن عمرو نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: آپ غزوہ بدر اور احد میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔

(طبقات - المغازی - اسد الغابہ)

حضرت حارثہ بن سراقہ (بدری صحابی انصاری)

سوال: بتائیے غزوہ بدر میں انصار کے سب سے پہلے شہید کون تھے؟

جواب: حضرت حارثہ بن سراقہ انصاری غزوہ بدر میں انصار کے سب سے پہلے شہید

تھے۔ (مغازی - رسول - المغازی - سیرۃ ابن اسحاق - اسد الغابہ)

سوال: حضرت حارثہ بن سراقہ انصاری کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو نجاز سے تھے۔ والد کا نام سراقہ بن حارث

اور والدہ کا نام ربیعہ بنت نصر تھا۔ وہ جلیل القدر صحابیہ تھیں اور حضرت انس بن

نصر کی حقیقی بہن اور حضرت انس بن مالک کی حقیقی پھوپھی تھیں۔

(انساب الاشراف - اسد الغابہ - اصحاب)

سوال: جنگ بدر میں صرف دو گھوڑے تھے۔ ان میں سے ایک حضرت حارثہ بن

سراقہ کے پاس تھا۔ بتائیے حضرت حارثہ کیسے شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہ نے لشکر کی نگہبانی کا کام ان کے ذمے لگایا تھا۔ وہ میدان جنگ

میں حوض کے پاس پانی پینے کے لئے کھڑے تھے کہ ایک مشرک جہان بن

العرقہ نے ان کی طرف تیر چلایا جو گلے میں لگا اور وہ شہید ہو گئے۔

(اصحاب - اسد الغابہ - اصحاب بدر)

سوال: رسول اللہ نے حضرت حارثہ بن سراقہ کی ماں سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے ان کی والدہ حضرت ربیعہ سے فرمایا: ”جنت ایک نہیں بلکہ بکثرت

ہیں۔ ان میں سے ایک جنت الفردوس ہے اور بے شک حارثہ اسی جنت میں

ہیں۔“

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سوشیدائی)

حضرت خرمیم بن فاتک اسدی (بدری صحابی)

سوال: قبیلہ بنو اسد کے ابو یحییٰ خرمیم بن فاتک کب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے؟۔

جواب: رسول اللہ کی ہجرت مدینہ اور غزوہ بدر سے پہلے مسلمان ہوئے۔ حضور نے ان کے لمبے بالوں اور نیچی ازار کو ناپسند فرمایا تو اپنی وضع قطع تبدیل کرنی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت خرمیم نے کن جنگوں میں حصہ لیا اور کب دارفانی سے کوچ کیا؟

جواب: غزوہ احد اور بعض دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ عہد فاروقی میں شام کے کئی معرکوں میں حصہ لیا اور کوفہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ امیر معاویہ کے عہد میں وفات پائی۔ (طبقات۔ اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن ہشام۔ فتوح الشام)

حضرت خوئی بن ابی خولی (بدری صحابی)

سوال: بتائیے حضرت خوئی بن ابی خولی کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ یمن کے قحطانی قبیلہ ہعفی سے تھے۔ ابن ہشام نے انہیں عجلی کہا ہے اور کہا کہ وہ عجل بن طیم یا نجیم سے تھے۔ ان کے بزرگوں میں سے کچھ لوگ مکہ آ کر بنو عدی بن کعب کے حلیف بن گئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت خوئی بن ابی خولی کا خاندان کس علاقے میں آباد تھے؟

جواب: ان کے آباء اجداد ہعفی قبیلے سے تھے جو کہ مذرج سے متعلق سعد العشرہ بن مالک کہلانی کی ایک شاخ تھے اور یمن کے علاقے صنعاء کے قریب آباد

تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت خوئیؓ نے کب اسلام قبول کیا اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے ایمان لا چکے تھے اور پھر حضورؐ کے حکم سے دوسرے سال مسلمانوں کی طرح وہ بھی مکہ سے ہجرت کر گئے۔

(نہاج البلاغ۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت خوئیؓ بن ابی خولی بدری صحابی ہیں۔ بتائیے آپ اپنے کن بھائیوں کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے؟

جواب: حضرت مالکؓ بن ابی خولی۔ حضرت ہلالؓ بن ابی خولی اور حضرت عبداللہؓ بن

ابی خولی کے ساتھ۔ (المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت خوئیؓ بن ابی خولیؓ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: یہ بدری صحابی تمام غزوات نبوی میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ (اصحاب الشاہد۔ مغازی رسول۔ سیر الصحابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت خوئیؓ بن ابی خولیؓ نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: حضرت خوئیؓ بن ابی خولیؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت ذوالشمالینؓ (بدری صحابی)

سوال: اصل نام غیر، کنیت ابو محمد اور لقب ذوالشمالین۔ نسبی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: نسبی تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔ آپ کے والد عبد عمروؓ نے مکہ میں رہائش اختیار کر لی اور عبدالمجازؓ بن زہرہ کے حلیف بن گئے۔ والدہ کا نام ظہمی تھا۔

(الانساب الاشراف۔ تہذیب العرب۔ استیعاب۔ اصحاب)

سوال: ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت ذوالشمالین پہلے حضرت سعد بن خیشمہ انصاریؓ کے مہمان بنے اور پھر یزید بن حارث خزرجی کے دینی بھائی۔ بتائیے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۲ ہجری میں جنگ بدر میں دونوں دینی بھائی شہید ہوئے۔ حضرت ذوالشمالینؓ ابواسامہ جحمی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصحاب بدر)

حضرت ربیعہؓ بن اشمؓ (بدری صحابی)

سوال: حضرت ربیعہؓ بن اشمؓ کی کنیت اور خاندانی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: ابو زید کنیت تھی۔ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق تھا جو بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔ بہت چھوٹا قد تھا لیکن نہایت بلند ہمت صحابی تھے۔

(اصحاب بدر۔ انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ یہ تیرے پراسرار بندے)

سوال: حضرت ربیعہؓ بن اشمؓ ہجرتِ مدینہ سے پہلے تیس سال کی عمر میں اسلام لائے۔ بتائیے آپؓ کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: غزوہ بدر کے علاوہ، احد اور خندق کے معرکوں میں شامل تھے۔ بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے اور ۷ ہجری میں غزوہ خیبر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ اسی غزوہ میں قلعہ نطاۃ پر حارث یہودی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضورؐ کے پست قد صحابی حضرت ابو زید ربیعہؓ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جو بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔ غزوہ بدر سے پہلے تیس سال کی عمر میں اسلام لائے اور مدینے ہجرت کی۔

(الانساب الاشراف۔ تہذیب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ربیعہ بن اسلم اسدی کس غزوے میں شہید ہوئے؟

جواب: بدر اور احد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے اور آخر بھجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر قلعہ نطاہ پر ایک یہودی حارث کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(طبقات۔ المغازی۔ استیعاب)

حضرت زاہر بن حرام اشجعی (بدری صحابی رکنی)

سوال: حضرت زاہر بن حرام غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت کے ابتدائی زمانے میں اسلام لائے۔ نہایت معمولی صورت اور کم رو بدوی (دیہاتی) تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ اشجع سے تھا۔

(اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ۔ شہیدانی)

سوال: بتائیے حضرت زاہر بن حرام نے کن غزوات میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: صرف غزوہ بدر میں شرکت کا پتہ چلتا ہے۔ آخر عمر میں کوفہ جا کر آباد ہو گئے تھے۔ تاہم حضور کے وصال کے بعد کافی عرصہ زندہ ہے۔

(اصحاب بدر۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: آنحضرتؐ نے پشت کی طرف سے آنکھوں پر دست مبارک رکھ کر فرمایا: ”اس غلام کو کون خریدتا ہے۔“ صحابی کا نام بتادیتے؟

جواب: حضرت زاہر بن حرام اشجعی۔ انہوں نے آپ کو پہچان لیا اور کہا: ”یا رسول اللہ! اس تجارت میں تو آپ مجھے کم قیمت پائیں گے۔“ حضور اقدسؐ نے فرمایا: ”نہیں! تو بارگاہِ الہی میں بہت قیمتی ہے۔“ وہ حضور کیلئے دیہات سے تھے لاتے اور حضورؐ بھی انہیں کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیتے۔

(اسد الغابہ۔ شہیدانی)

حضرت زیاد بن کعب (بدری اُحدی)

سوال: حضرت زیاد بن کعب کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ کا خاندانی تعلق بنو جہمیہ کی شاخ بنی کلیب سے تھا۔

(اصابہ۔ استیاب۔ الانساب الاشراف)

سوال: حضرت زیاد بن کعب کب اسلام لائے اور کونسی جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپ کے قبول اسلام کا زمانہ معلوم نہیں البتہ مؤرخین اور سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپ جنگ بدر اور جنگ احد میں رسول اللہ کے ساتھ تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بدر)

حضرت سعد بن خولی (بدری صحابی)

سوال: بتائیے مشہور صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے کون سے غلام اصحاب بدر میں شامل تھے؟

جواب: حضرت سعد بن خولی۔ حضرت حاطب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشی کے حلیف تھے اس لئے حضرت سعد بن خولی کا شمار مہاجرین قریش بنو اسد میں ہوتا ہے۔

(سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

سوال: حضرت سعد بن خولی نے بعثت نبوی کے شروع میں اسلام قبول کیا۔ بتائیے آپ نے کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت کا حکم ہوا تو وہ بھی حضرت حاطب کے ساتھ ہی مدینہ آ گئے۔

(سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: حضرت سعد نے جنگ بدر اور احد میں شرکت کی۔ بتائیے آپ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت سعدؓ جنگ احد میں بنی کنانہ کے مشرک ابن عویر کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ انصار بنی معاویہ کے غلام رشیدؓ فارسی نے ابن عویر کو قتل کر دیا۔

(سیر الصحابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ابن عویر کے قاتل حضرت رشیدؓ فارسی سے حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت رشیدؓ فارسی نے ابن عویر کو قتل کرتے ہوئے تلوار چلائی اور نعرہ لگایا۔ ”لے اس کو اور میں ہوں غلام فارسی۔“ رسول اللہؐ نے حضرت رشیدؓ سے فرمایا: ”رشید! تم نے یہ کیوں نہ کہا، لے اس کو اور میں ہوں غلام انصاری“ اتنے میں حضرت رشیدؓ پر ابن عویر کے بھائی نے حملہ کیا تو آپؐ نے اسے بھی تلوار کے وار سے جہنم رسید کرتے ہوئے کہا: ”لے اسے اور میں ہوں غلام انصاری۔“ رسول اللہؐ نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا: ”مرحبا اے ابا عبد اللہ!“ اسی دن سے حضرت رشیدؓ کی کنیت ابو عبد اللہ ہو گئی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ الہدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری)

حضرت سالمؓ بن عمیر انصاری (بدری / انصاری)

سوال: حضرت سالمؓ بن عمیر انصار کے قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھے۔

بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور بعض سیرۃ نگاروں کے مطابق ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں بھی شریک تھے۔

(تاریخ ابن اثیر۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت سالمؓ بن عمیر کو رسول اللہؐ نے کس یہودی شاعر کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا؟

جواب: بنی عمرو بن عوف کا بوڑھا یہودی شاعر اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اپنی

شاعری کے ذریعے لوگوں کو بھڑکاتا تھا۔ شوال ۳ ہجری میں آپ نے حضرت سالم بن عمیر انصاری کو اسے قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ وہ کامیاب ہوئے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: حضرت سالم بن عمیر انصاری نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتائیے وہ غزوہ تبوک میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: وہ ان صحابہ میں سے تھے جو ساز و سامان اور سواروں کے نہ ہونے کی وجہ سے غزوہ تبوک میں شامل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی گریہ زاری اور پریشانی کی وجہ سے انہیں معاف کر دیا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سالم بن عمیر انصاری نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ امیر معاویہ کے دور حکومت میں انتقال فرما گئے۔ آپ کثرت گریہ کی وجہ سے مشہور تھے۔ (اسد الغابہ۔ ایک سو پچاس چراغ۔ مسلم غصبات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت سویطؓ / سویطؓ (بدری صحابی / ظریف الطبع)

سوال: حضرت سویطؓ کا تعلق قریش کے خاندان بنو عبدالدار سے تھا۔ والد اور والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام سعد اور والدہ کا نام ہندہ تھا۔ وہ بنو خزاعہ سے تھیں۔ حضرت سویطؓ کا سلسلہ نسب قصی پر جا کر آنحضرتؐ سے مل جاتا ہے۔

(الانساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سویطؓ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتائیے ان کو کونسی دو ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر حبشہ گئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ وہ بنی حارث بن خزرج کے مہمان بنے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سہیلؓ نے کن غزوات میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: جنگ بدر کے علاوہ عہد رسالت کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ ۱۰ ہجری تک حیات تھے۔ تاہم سال وفات کے بارے میں کتب سیرت خاموش ہیں۔

(استیعاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ حبیب کبریٰ کے تین صحابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت سہیلؓ کی کس بات پر تعریف فرمایا کرتے تھے؟

جواب: آپؐ بڑے خوش مزاج اور خوش طبع تھے۔ رسول اللہؐ ان کی خوش مزاجی اور اچھے ذوق کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔

(کتاب الاذکیا۔ اسد الغابہ۔ مسلمہ شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری (صحابہ بدر انصار صحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری نے غزوہ احد اور احزاب میں بھی شرکت کی۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے یا بعد میں اسلام لائے اور پھر ہر موقع پر حضورؐ کے ساتھ رہے۔ صلح حدیبیہ اور عمرہ القضاء میں بھی انہیں حضورؐ کی رفاقت حاصل رہی۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: خزرج کے خاندان بنو نجار سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت سراقہؓ بن عمرو کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ موتہ میں بہت سے اکابر صحابہؓ کے علاوہ حضرت سراقہؓ بن عمرو بھی شہید ہوئے۔

(استیعاب۔ تاریخ اسلام۔ زاد المعاد)

حضرت سہیلؓ بن حنیف انصاری (بدری انصار صحابہ)

سوال: قبیلہ اولیٰ سے تعلق رکھنے والے انصاری صحابی حضرت سہیلؓ بن حنیف کب اسلام لائے تھے؟

جواب: آپؐ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے اور ہجرت نبوی سے پہلے ہی اپنے بھائی عثمانؓ بن حنیف کے ساتھ مسلمان ہوئے۔ حضورؐ نے حضرت ہبلؓ بن حنیف کو حضرت علیؓ کا مؤاخاتی بھائی بنایا۔ (جمہور اہل میر کا کہنا ہے کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اپنا بھائی قرار دیا تھا۔) (طبقات۔ اناب الاشراف۔ سیر الصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ہبلؓ نے غزوہ احد میں کس طرح شجاعت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: انہوں نے موت پر بیعت کی تھی اور آخر وقت تک دشمن پر تیر برساتے رہے۔ حضورؐ صحابہ سے فرماتے: ”ان کو تیرو، یہ ہبلؓ ہیں۔“

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: ”یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ میری آڑ میں رہے۔ خدا کی قسم جب تک میری جان میں جان ہے آپؐ کی حفاظت کروں گا، اور یہاں سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹوں گا۔“ یہ الفاظ کس صحابیؓ نے کہے تھے؟

جواب: حضرت ہبلؓ بن حنیف نے غزوہ احد میں اس وقت حضورؐ سے یہ بات کہی

جب مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تھا۔ (طبقات۔ استیاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بیعت رضوان میں شامل صحابی حضرت ہبلؓ بن حنیف انصاری نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: انہوں نے بدر، احد، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک غرض تمام غزوات میں حصہ لیا۔ (المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ استیاب)

سوال: حضرت ہبلؓ بن حنیف نے حضرت علیؓ کے دور خلافت میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: وہ چند دن مدینہ کے امیر رہے پھر حضرت علیؓ نے انہیں شام کا والی نامزد کیا۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے حصہ لیا اور ۳۷ ہجری میں معاہدہ

بتائیے حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کہاں کا والی مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ ان کی بہادری اور فراست کے بے حد معترف تھے۔ انہوں نے آپ کو یمامہ کا والی مقرر کیا۔ (اصابہ۔ الفاروقؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت سلمہؓ برہہ سلامہ نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے ۴۵ ہجری میں ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے چند احادیث مروی ہیں۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بدر)

حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری

(عقبی صحابی ربدری صحابی رسابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت سہلؓ، یا عبید بن عتیک انصاری کب اسلام لائے اور بیعت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر رسول اللہؐ سے بیعت کی۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے عہد رسالت میں ہی وفات پائی اور رسول اللہؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (اسد الغابہ۔ ایک سو پچاس چراغ)

حضرت سلمہؓ بن ثابتؓ بن دقش انصاری

(بدری صحابی رسابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت سلمہؓ بن ثابتؓ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: انصار کے قبیلے اوس کے خاندان بنو عبد الاشہل سے ان کا تعلق تھا۔ والد ثابتؓ بن دقش اور چچا رفاعہؓ بن دقش بھی صحابی تھے۔

(اناب الاشراف۔ حمرة اناب العرب۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت سلمہؓ بن ثابت، انصاری کب مسلمان ہوئے اور کس غزوے میں پہلی مرتبہ شریک ہوئے؟

جواب: آپ انصار کے سابقوں الاولون میں سے ہیں اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ سب سے پہلے غزوہ بدر میں شامل ہو کر بدری صحابی کا شرف حاصل کیا۔ (اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ المغازی۔ مغازی رسول) سوال: حضرت سلمہؓ بن ثابت غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔ بتائیے انہوں نے کس جنگ میں شہادت حاصل کی؟

جواب: ان کے والد ثابتؓ، چچا رفاعہؓ، بھائی عمرو الاصیرؓ اور یہ خود ۳ ہجری میں غزوہ احد میں شامل ہوئے اور چاروں نے شہادت حاصل کی۔ حضرت سلمہؓ خالدؓ بن ولید (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ۔ مغازی رسول۔ استیعاب)

حضرت صفوانؓ بن بیضاء فہری (بدری صحابی)

سوال: والدہ کا نام رعد بنت محمد تھا جو اپنے لقب یا عرف بیضاء کے نام سے مشہور ہوئیں۔ تینوں بھائی ابناء بیضا کہلاتے تھے۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت صفوانؓ بن بیضاء، حضرت سہلؓ بن بیضاء اور حضرت اسمیلؓ بن بیضاء۔

(اسد الغابہ، طبقات، سیر الصحابہ، استیعاب)

سوال: حضرت صفوانؓ کے والد کا نام وہب بن ربیعہ تھا۔ بتائیے آپ کا تعلق کس

خاندان سے تھا؟

جواب: قریش کے خاندان بنی فہر سے آپ کا تعلق تھا اور سلسلہ نسب آنحضرتؐ سے جا ملتا تھا۔ (اشراف الانساب، اصابہ، سیر الصحابہ)

سوال: حضرت صفوانؓ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے۔ آپ ہجرت مدینہ کے بعد کہاں ٹھہرے؟

جواب: قبائلیچے تو حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے مہمان بنے پھر حضورؐ نے حضرت رافع بن عجلان مغللیؓ انصاری کو آپؐ کا مواخاتی بھائی بنایا۔

(طبقات، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد، اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت صفوانؓ نے سب سے پہلے سر یہ عبد اللہؓ بن جحش میں شرکت کی۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: دو ہجری میں غزوہ بدر میں طعینہ بن عدی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ۱۸ ہجری میں طاعون عمواس میں فوت ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ۳۸ ہجری میں وفات پائی۔

(طبقات، حبیب کبریٰ کے تین سوانح، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔)

حضرت صبیحؓ (بدری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت صبیحؓ یا صبیحؓ کے غلام تھے اور کیسے آزاد ہوئے؟

جواب: بنو عبد شمس کے رئیس ابواصیحہ سعید کے غلام تھے اور پھر اس کی اولاد کے غلام بن گئے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے اسلام لائے۔ اس وقت تک ابواصیحہ کے بیٹے

بھی مسلمان ہو گئے تھے اس لئے آل سعید نے انہیں آزاد کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ ابوہ صحابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت صبیحؓ نے تمام غزوات نبویؐ میں شرکت کی۔ بتائیے ان کے بدری ہونے میں اختلاف کیوں ہے؟

جواب: مدینہ منورہ سے حضورؐ کے ساتھ لشکر اسلام میں شامل رہتے۔ راستے میں بیمار ہو گئے اور جنگ میں حصہ نہ لے سکے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے انہیں ابو سلمہؓ بن عبدالاسد کے اونٹ پر سوار کر دیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے خود حضرت ابو سلمہؓ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا اور خود علالت کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔

(طبقات۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ۔ مہاجر صحابہ)

حضرت عاقلؓ بن بکیر لیشی (بدری صحابی)

سوال: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”عاقل نہیں، آج سے تمہارا نام عاقل ہے۔“ یہ کن صحابی کی بات ہے؟

جواب: حضرت عاقلؓ بن بکیر لیشی سے فرمایا جنہوں نے دار ارقم کو مرکز تبلیغ و ہدایت بناتے ہی اسلام قبول کر لیا۔ یہ حقیقی چار بھائی اکٹھے اسلام لائے اور یہ قریش کے خاندان بنو عدی بن کعب لوی کے حلیف تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عاقلؓ نے کن خلیفہ راشد کے ساتھ مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کے وقت چوبیس دوسرے صحابہ تھے ان میں حضرت عاقلؓ اور ان کے تینوں بھائی بھی شامل تھے۔

(مہاجرین۔ المغاروق۔ استیعاب)

سوال: مدینہ میں حضرت عاقلؓ حضرت رفاعہؓ کے مہمان بنے۔ حضورؐ نے آپ کا

دینی بھائی کس کو بنایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت مجذربن زیاد کو حضرت عاقلؓ کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات، اسد الغابہ، مہاجرین)

سوال: بتائیے حضرت عاقلؓ بن کبیر نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ بدر کے موقع پر آپؐ بڑی بہادری سے لڑ رہے تھے کہ ایک مشرک مالک بن زہیر نے نیزے یا تلوار کا وار کر کے آپؐ کو شہید کر دیا۔

(طبقات، اسد الغابہ، المغازی، صحابہ بزرگ)

حضرت عبداللہ بن جبیرؓ بن مطعم (عقبی صحابی بدری صحابی انصاری)

سوال: قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن جبیر بن مطعم کب مسلمان ہوئے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے ایک سال پہلے تقریباً ۱۲ نبوی میں مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات، اسد الغابہ، انساب الاشراف، سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہ بن جبیر نے جنگ بدر میں حضورؐ کے کس رشتہ دار کو قیدی بنایا؟

جواب: حضورؐ کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع کو جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ انہیں حضرت خراش بن صمد نے قیدی بنایا۔

(طبقات، سیرۃ ابن اسحاق، اسد الغابہ، الریح المختوم)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن جبیر نے جنگ احد میں کس جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: ۳ ہجری میں غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ نے انہیں پچاس تیر اندازوں کے ہاتھ جبل عینین یا جبل الرماہ کے درے پر متعین فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ مسلمانوں کو فتح ہو یا شکست لیکن تم لوگوں نے اپنا مورچہ نہیں چھوڑنا۔ مسلمانوں کے تابر توڑ حملوں کا تاب نہ لاتے ہوئے مشرکین مکہ بھاگ اٹھے۔ مسلمان ان کا مال سیٹھے لگے۔ انہیں ایسا کرتے دیکھ کر حضرت عبداللہ بن جبیر کے منع کرنے کے باوجود بہت سے مسلمان درہ چھوڑ کر مال غنیمت لوٹنے لگے۔ مشرکین کے ایک دستے نے یہ حالت دیکھی تو حضرت خالد بن ولید جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے، کی سرکردگی میں حملہ کیا۔ چند مسلمانوں نے جو وہاں رہ گئے تھے۔ ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن ایک ایک کر کے شہید یا زخمی ہو گئے۔ پھر اس دستے نے باقی مسلمانوں پر حملہ کیا تو افراتفری پیدا ہو گئی۔ کسی مشرک نے حضرت عبداللہ بن جبیر کے پیٹ میں تیر مارا جس سے ان کی آنتیں باہر نکل آئیں۔ مشرکین نے انکی لاش کا بھی مثلہ کیا تھا۔

(مغازی رسول۔ المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات)

حضرت عبیدہ بن حارثؓ مطلبی (بدری رسالہ بقون الاؤلون)

سوال: معرکہ بدر سے واپسی پر وادی صفراء میں وفات پائی۔ صحابی کا نام بتادیتے؟

جواب: حضرت عبیدہ بن حارث۔ جن کی کنیت ابو معاویہ اور ابو الجارث اور لقب شیخ المہاجر بن تھا۔ (اصحاب۔ اسوۃ صحابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت عبیدہ بن حارث کا تعلق بنو عبدمناف کی شاخ بنو مطلب سے تھا۔ حسب نسب بتادیں؟

جواب: رسول اللہ کے پردادا ہاشم بن عبدمناف کے بھائی مطلب کے پوتے ہونے کی بنا پر رشتے میں حضور کے چچا تھے۔ اور آپ سے دس برس بڑے تھے۔ والدہ کا

نام تخیلہ تھا۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبیدہ بن حارث سابقون الاولون میں سے ہیں۔ آپ نے مدینہ ہجرت کی۔ آپ کو شیخ المہاجرین کیوں کہا گیا؟

جواب: کیونکہ ہجرت کے وقت حضرت عبیدہ کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ تھی۔

(طبقات۔ اصحاب۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: مکہ میں حضرت بلال بن رباح، حضرت عبیدہ کے دینی بھائی تھے۔ بتائیے مدینہ میں کون تھا؟

جواب: حضور نے حضرت عبیدہ بن حارث کو رہائش کے لئے مدینہ میں ایک قطعہ اراضی عنایت فرمایا اور حضرت عمیر بن حمام انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوہ بدر سے پہلے کس سرے میں حضرت عبیدہ نے لشکر کی قیادت کی؟

جواب: شوال ۱ ہجری میں سرے عبیدہ بن حارث یا سرے رافع میں حضور نے ساٹھ یا اسی سواروں کو حضرت عبیدہ کی قیادت میں وادی رافع کی طرف قریش کی نقل و حرکت معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ (المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: کسی سرے کی قیادت کے لئے سب سے پہلے علم کس کو عطا ہوا؟

جواب: بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عبیدہ بن حارث کو۔ جبکہ بعض میں حضرت حمزہ کا نام آتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: جنگ بدر میں حضرت عبیدہ بن حارث کا مقابلہ مشرکوں کے کس سردار سے ہوا؟

جواب: حضرت عبیدہ اور سردار مکہ شیبہ میں دیر تک مقابلہ ہوا۔ آخر شیبہ نے تلوار کے بھر پور وار سے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت علیؑ یا حضرت حمزہؑ نے

شیبہ کو قتل کیا۔ بعض روایات میں حضرت عبیدہ کا مقابلہ عقبہ نے بتایا گیا ہے اور حضرت حمزہ نے شیبہ اور حضرت علیؓ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عبیدہ ولید سے لڑنے آئے اور حضرت علیؓ نے شیبہ کو اور حضرت حمزہ نے عقبہ کو قتل کیا۔ حضرت عبیدہ بن حارث ۶۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور چھ لڑکے معاویہ، حارث، محمد، منقذ، عون اور ابراہیم، جبکہ چار لڑکیاں خدیجہ، صفیہ خلیلہ اور ریطہ اپنے پیچھے چھوڑیں۔

(سیرت ابن اسحاق، الراسخ المختوم۔ زاد المعاد)
حضرت عمرو بن معاذ اشہلی النضاری (النضاری برسان بقول الاولون ربدری)

سوال: حضرت سعد بن معاذ کے چھوٹے بھائی تھے اور ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے۔ نام و نسب بتادیتے؟
 جواب: اوس کے خاندان عبدالاشہل کے چشم و چراغ حضرت عمرو بن معاذ اشہلی النضاری۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ نیر الصحابہ)
 سوال: حضرت سعد بن معاذ ہمدانی صحابی ہیں۔ بتائیے آپ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟
 جواب: آپ غزوہ احد میں ہزار بن الخطاب (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتے تھے) کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر بین سال تھی۔

(مغازی رسول۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)
حضرت عاصم بن عدی (بذری صحابی النضاری صحابی زکیر صحابی)

سوال: حضرت عاصم بن عدی کو بلوی انضاری کیوں کہا جاتا تھا؟ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ قبیلہ قضاہ کے خاندان بلی سے تعلق رکھتے تھے اور انصاری قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ اس لئے آپ بلوی انصاری کہلائے۔ آپ نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

(النساب الاشراف، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق، اصحاب بڑ)

سوال: حضرت ابو عمرو عاصم بن عدی ہجرت کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتائیے وہ غزوہ بدر میں عملاً کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: رسول اللہ نے انہیں راستے ہی سے قباء اور عوالی کا امیر مقرر کر کے واپس بھیج دیا۔ آپ نے غزوہ بدر کے مال غنیمت سے انہیں حصہ دیا۔

(اسد الغابہ، سیر الصحابہ، اصحاب)

سوال: حضرت عاصم بن عدی تمام غزوات نبوی میں شامل رہے۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ ۳۵ ہجری میں امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان سے 6 حدیثیں مروی ہیں۔

(صحیح بخاری و مسلم، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت عبداللہ بن سلمہ انصاری (بدری صحابی / انصاری / شاعر صحابی)

سوال: حضرت عبداللہ بن سلمہ کی کنیت ابو محمد تھی۔ انہیں بلوی، عجمانی، انصاری، اوسی کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ بلی سے تھا اور وہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ ان کے اجداد میں عجمان بن حارث کی وجہ سے عجمانی بھی کہلائے۔ ان کی والدہ ایبہ بنت عدی ایک صحابیہ تھیں۔

(النساب الاشراف، طبقات، اصحاب، اسد الغابہ، اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہ بن سلمہ ایک بہادر مسلمان اور شاعر صحابی تھے۔

سوال: کیا آپ نے اپنے آپ کو جنگ میں شہید ہونے کا ارادہ کیا تھا؟

جواب: آپ جنگ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ انہیں ایک مشرک نے کہا: (ابن الزبیری نے شہید کیا۔) (سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر، نیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ نے جنگ احد کے شہداء کے لئے دو دو تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ انصاری کی والدہ نے حضور سے کیا عرض کیا؟

جواب: ان کی والدہ حضرت امینہ بنت عبدالمطلب نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میرا بیٹا بدری ہے۔" (صحابہ بدر) وہ غزوہ احد میں شہید ہو گیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اسے شہر میں اپنے مکان کے قریب دفن کروں تاکہ اس کی قربت کی وجہ سے مجھے حوصلہ رہے۔"

آپ نے اجازت دے دی۔ (طبقات۔ اصحاب بدر۔ اصحاب بدر)

حضرت عمرؓ (بدری صحابی)

سوال: حضرت عمرؓ کون تھے اور کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: حضرت سلیم بن عمرو انصاری کے غلام (یا آزاد کردہ غلام) تھے اور خزرجی سلمی تھے۔ بنو تمیم بن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ (اصحاب بدر، نیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عمرؓ نے کب شہادت پائی؟

جواب: وہ غزوہ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے نوفل بن معاویہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت عقبہ بن عامر انصاری (بدری صحابی رضی اللہ عنہما)

سوال: حضرت عقبہ بن عامر کا نسب و نسب بتادیں؟

جواب: انصاری قبیلہ خزرج کے خاندان بنی حرام بن کعب سے ان کا تعلق تھا اور عامر بن عبدمناف بن زید کے بیٹے تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت عقبہؓ بن عامر نے کب اسلام قبول کیا اور کب رسول اللہؐ کے دست اقدس پر بیعت کی؟

جواب: انہوی میں مکہ جا کر مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں دوبارہ مکہ جا کر بیعت کی۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عقبہؓ بن عامر انصاری نے کس انداز سے غزوہ احد میں شرکت کی؟

جواب: اپنے آہنی خود کے اوپر بزم عامہ سجا رکھا تھا جس کی وجہ سے دور سے نمایاں نظر آتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتائیے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: دور صدیقی میں مسیلہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت عمارہؓ بن زیاد اشہلی (انصاری / بدری)

سوال: حضرت عمارہؓ بن زیاد کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کے والد کا نام زیاد بن سکن تھا۔ اوس کے قبیلے بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عمارہؓ بن زیاد نے کب شہادت پائی؟

جواب: جنگ احد میں لڑتے لڑتے گر پڑے۔ لوگوں نے سمجھا کہ شہید ہو گئے۔ رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ لاش میرے پاس لاؤ۔ ابھی سانس چل رہی تھی۔ اٹھا کر رسول اللہؐ کے سامنے لایا گیا۔ حضورؐ نے ان کا سر اپنے مقدس قدموں پر رکھا اور وہ اپنے رخساروں سے قدمین نبی پاکؐ کو سہلاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ

بھی روایت ہے کہ وہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔۔۔
(اشیاب۔ اصحابِ بدرؓ۔ اصحاب۔ المغازی)

حضرت فروہ بن عمرو انصاری (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت فروہ بن عمرو کو بیاضی کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ کب اسلام لائے اور کب رسول اللہ سے بیعت کی؟

جواب: آپ خزرج کے خاندان بنو بیاضہ سے تھے اس لئے بیاضی کہلائے۔ حضور ہجرت مدینہ کے وقت ان کے محلہ سے بھی گزرے تھے اور حضرت فروہ بن عمرو اور حضرت زیاد بن لبید نے آپ کو اپنے گھر قیام فرمانے کی دعوت دی مگر آپ سب سے یہ فرماتے کہ میرا تاقہ مامور من اللہ ہے۔ حضرت فروہ بن عمرو ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے تھے اور ۱۳ نبوی میں عقبہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ حیرت سرور عالم)

سوال: بتائیے حضرت فروہ بن عمرو کو کن صحابی کا دینی بھائی بنایا گیا تھا؟

جواب: رسول اللہ نے مواخاۃ کے موقع پر حضرت عبداللہ بن محمد عامری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت فروہ بن عمرو کو دوسرے کن غزوات نبوی میں شرکت کا موقع ملا؟

جواب: آپ تمام غزوات اور دوسرے اہم موقعوں پر رسول اللہ کے ساتھ رہے اور جاثاری کا حق ادا کیا۔ (المغازی۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت فروہ بن عمرو کو کس کام میں خصوصی مہمازت حاصل تھی؟

جواب: آپ درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی مقدار کا اندازہ محض خوش شمار کر کے اور

حسابی طریقے سے لگا لیتے تھے اور وہ درست نکلتا تھا۔ رسول اللہؐ انہیں اہل مدینہ کے باغات میں پھلوں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ ہجرت سرور عالم)

حضرت واقد بن عبد اللہ (سابقون الاولون ربدری)

سوال: حضرت واقد بن عبد اللہ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ آپ کا تعلق کس قبیلے اور علاقے سے تھا؟

جواب: آپ عرب کے مشہور قبیلے بنو تمیم سے تھے اور حضور کے دار ارقم میں تشریف لانے سے پہلے ایمان لائے۔ ان کے آباؤ اجداد مکہ میں آباد ہو گئے۔ حضرت واقد مکہ میں ہی پلے بڑھے۔ حضرت واقد بن عبد اللہ کو حضرت عمر کے والد خطاب نے اپنا حلیف اور مہتممی بنا لیا تھا۔ ان کا تعلق قبیلے کی جس شاخ سے تھا اسے یربوعی اور حظلی بھی کہتے تھے۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمر فاروق نے علی الاعلان ہجرت کی تھی۔ بتائیے ان کے ساتھ دوسرے صحابی کون سے تھے؟

جواب: حضرت واقد بن عبد اللہ یربوعی حظلی۔ انہوں نے مدینے پہنچ کر حضرت رفاع بن عبد المنذر انصاری کے ہاں قیام کیا اور پھر حضور نے حضرت بشیر بن براء انصاری کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ انصار صحابہ)

سوال: ۲۰ ہجری میں حضور نے حضرت واقد بن عبد اللہ کو کس اہم مہم کے ساتھ روانہ فرمایا؟

جواب: آپ نے حضرت عبد اللہ بن جحش کو آٹھ یا بارہ صحابہ کے ساتھ قریش کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے بھیجا تو حضرت واقد بن عبد اللہ بھی ان کے ساتھ

تھے۔ (محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیرۃ النبی۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: سر یہ عبداللہ بن جحش میں کس مسلمان کے ہاتھوں سب سے پہلا مشرک ہلاک ہوا؟

جواب: حضرت واقد بن عبداللہ کے ہاتھوں عمرو بن حفص ہلاک ہوا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت واقد بن عبداللہ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: آپ عہد رسالت کے تمام غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

حضرت یزید بن ریش (بدری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت یزید بن ریش کا حسب نسب بتاویں؟ وہ کب مسلمان ہوئے تھے؟

جواب: بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بن غنم بن دودان کے چشم و چراغ تھے۔ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش ان کی چچا زاد بہن تھیں۔ ہجرت نبوی سے کئی سال پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ہجرت کا حکم ملنے پر مدینہ چلے گئے۔

(مہاجرین۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ المغازی)

صحابہ الشجرہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں چودہ سو صحابہ نے رسول اللہ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ بعض روایات میں یہ تعداد پندرہ سو بھی بتائی گئی ہے۔ جن صحابہ کے نام کتب میں ملتے ہیں ان میں سے کچھ صحابہ:

حضرات:

ابوبکر صدیق، ابورہم غفاری، ابوامامہ باہلی، ابولعبہ خثمی، ابن ابی اوفی، اسید بن حضیر، ابویضیاع، ادرع بن زید، انس بن مالک، ابوہریرہ، براء بن عازب، بشر بن سعد، بریدہ بن حصیب، بسر بن سفیان، تمیم بن ربیعہ، ثابت بن ضحاک، ججاجہ غفاری، جشم الخیر، جابر بن عبداللہ بن عمرو، حارث بن عبداللہ مازنی، حارث بن حاطب، ربیعہ بن اسلم، زید بن خطاب، زید بن ارقم، زید بن حارثہ، زید بن خالد، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، سلمہ بن اُکوع، سعد بن خولہ، سعد بن مالک، سعد بن عبادہ، سراقہ بن عمرو، بہل بن حظلیہ، سلیم بن ثابت، بہل بن حذیف، صفوان بن معطل، عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن مخزوم، عکاشہ بن محسن، عتبہ بن غزوآن، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن خدافہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن مغفل، عبداللہ بن ابی حدرد، فضالہ بن عبید، مغیرہ بن شعبہ، محمود بن مسلمہ، محمد بن عاصم انصاری، مرداس بن مروان، وہب بن سعد، ذکوان بن حذیب، رفاعہ بن رافع، حمیس بن ابی سائب، خراش بن امیہ، مضاف بن ایما، حاطب بن ابی بلتعہ، حذیفہ بن الیمان، طلحہ بن عبید اللہ الخیر، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، معاذ بن جبل، معقیب بن ابی فاطمہ، مسیب بن حزن، ہند بن حارث، یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

چند اصحاب الشجرہ:

حضرت ابورہم غفاریؓ (صاحب الشجرہ)

سوال: ” تمہارے جوتے سے میری ران میں خراش آگئی تھی۔ اس پر میں نے تمہارے پاؤں کو کوڑے سے ہٹایا تھا۔ میرے کوڑے سے تم کو ضرور تکلیف پہنچی ہوگی۔ اس کے عوض بکریوں کا یہ ریوز تمہارا انعام ہے۔“ بتائیے یہ الفاظ حضورؐ نے کس صحابی سے کہے؟

جواب: حضرت ابورہم غفاریؓ سے سفر طائف میں ان کی اونٹنی حضورؐ کی اونٹنی سے بھڑکنی تھی اور ان کے جوتے کا کنارہ حضورؐ کی ران مبارک سے رگڑ کھا گیا تھا۔

(طبقات - الہدایہ والنہایہ - استیعاب)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ کا نام کلتوم تھا اور منخور لقب۔ بتائیے آپ کو یہ لقب کیوں ملا؟
 جواب: جنگ احد میں ان کے سینے میں تیر لگنے سے وہ زخمی ہو گئے تو حضورؐ نے زخم پر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ جس کی برکت سے وہ بہت جلد مندمل ہو گیا۔ سینہ کو نخر کہتے ہیں۔ چونکہ حضورؐ نے ان کے نخر پر لعاب لگایا اس لئے وہ منخور کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (طبقات۔ تپالس جاثاۃ)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ نے ہجرت نبوی کے بعد مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ بتائیے حضورؐ نے ان کو کب اپنا قائم مقام بنایا؟
 جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ اور غزوة القنصا کے موقعوں پر۔ (طبقات۔ تپالس جاثاۃ)

سوال: بتائیے غزوة احد کے بعد کن اہم موقعوں پر حضرت ابوہریرہؓ حضورؐ کے ساتھ رہے؟
 جواب: بیت رضوان میں شامل ہو کر اصحاب الشجرہ کا لقب حاصل کیا۔ غزوة خیبر میں شامل ہو کر مال غنیمت میں دوہرا حصہ حاصل کیا۔ اور غزوة طائف میں بھی حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ (مشترک حاکم۔ المغازی۔ استیعاب)

سوال: غزوة تبوک کے موقع پر حضورؐ کے احکم سے حضرت ابوہریرہؓ نے کیا خدمات انجام دی؟
 جواب: ۹ ہجری میں غزوة تبوک کے موقع پر حضورؐ نے لوگوں کو جہاد میں شامل ہونے پر آمادہ کرنے کے لئے انہیں قبیلہ غفار کی طرف روانہ کیا۔ جس سے ایک بڑی تعداد مجاہدین میں شامل ہوئی۔ (طبقات۔ استیعاب۔ تیرت ابن بشام)

حضرت ابوامامہؓ باہلی (فضلاً صحابہ بر اصحاب الشجرہ)

سوال: بیعت رضوان میں چودہ سو کے قریب صحابہؓ نے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ کس صحابی سے آپؓ نے فرمایا تھا: ”تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں؟“

جواب: مضری قبیلہ باہلی کے۔ چوبیس پچیس سالہ نوجوان حضرت ابو امامہؓ باہلی نے پوچھا: ”یا رسول اللہ! مجھے بھی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ کیا رضائے الہی کی خوشخبری میرے لئے بھی ہے۔“ تب حضورؐ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ ایرالصحابہ)

سوال: حضرت ابو امامہؓ باہلی کا اصل نام صدی بن عثمان تھا۔ انہیں کب قبول اسلام کی سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: وہ صلح حدیبیہ سے بہت پہلے ایمان لائے پھر حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلے میں تبلیغ کے لئے مقرر فرمایا۔ اس وجہ سے اہل قبیلہ ان کے دشمن بن گئے۔

(مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ اسدالغاب)

سوال: حضرت ابو امامہؓ باہلی نے خلفائے راشدینؓ کا دور کیسے گزارا؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: ایک روایت کے مطابق وہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ یہ بھی روایات ہیں کہ وہ باہمی لڑائیوں سے الگ رہے۔ وہ شام کے شہر حمص میں رہائش پذیر ہو گئے اور وہیں ۸۶ ہجری میں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں ایک سو چھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے دو سو پچاس احادیث مروی ہیں۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ ایرالصحابہ۔ الاخبار العوال)

حضرت ابو ثعلبہ شمشیؓ (صاحب الشجرہ)

سوال: بنو قضاء سے تعلق رکھنے والے حضرت ابو ثعلبہؓ کا نام و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کا نام جرہم یا جرثوم اور والد کا نام ناشب یا ناشم یا لاشم یا لاشر بتایا گیا ہے۔ بنو قضاء کی ایک شاخ شمشین سے تعلق رکھتے تھے۔

(اسدالغاب۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو ثعلبہؓ نے کن غزوات نبویؐ میں حصہ لیا؟

جواب: بیعت رضوان کے بعد وہ نسب سے پہلے غزوہ خیبر میں شریک ہوئے پھر حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلے میں تبلیغ اسلام کیلئے روانہ فرمایا۔

(اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت ابو ثعلبہؓ حشّی نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: مستقل سکونت شام میں اختیار کر لی تھی۔ کسی جنگ میں پھر حصہ نہیں لیا۔ حشیت الہی کا غلبہ رہتا تھا۔ امیر معاویہؓ یا یزید یا عبدالملک بن مروان کے عہد میں شام میں وفات پائی۔ ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو ثعلبہؓ حشّی کا نام و نسب کیا ہے؟

جواب: نام بزرگم یا جرثوم اور والد کا نام ناشب یا ناشم۔ تعلق بنو قضاعہ کی شاخ حشین سے تھا۔

سوال: بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرت ابو ثعلبہؓ حشّی نے کب وفات پائی؟

جواب: یہ عالم و فاضل اور عابد و زاہد صحابی حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں شام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ وہیں امیر معاویہؓ کے دور حکومت یا یزید کے دور میں

یا عبدالملک بن مروان کے عہد میں انتقال فرمایا۔ ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت ابن ابی اوفیؓ (صاحب الشجرہ عالم و فاضل)

سوال: ابن ابی اوفیؓ کے نام سے مشہور ان صحابی کا اصل نام بتا دیجئے۔ جن کی کنیت ابو

معاویہ تھی؟

جواب: اصل نام عبداللہ یا علقمہ تھا۔ ان کا تعلق بنو اسلم بن افضی سے تھا۔ بیعت رضوان سے پہلے ۵ یا ۶ ہجری میں اسلام قبول کیا۔

(الاسب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰ کے والد کچھ صدقہ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ نے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپ نے حضرت ابی اوفیٰ سے صدقہ لے کر تقسیم فرمادیا اور دعا فرمائی: ”الہی! آل ابی اوفیٰ پر رحمت کر۔“ (استیعاب۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰ نے سات غزوں میں شرکت کی۔ آپ کون سے تین بڑے غزوات میں حضور کے ہمراہ رہے؟

جواب: غزوہ خیبر اور فتح مکہ کے علاوہ غزوہ حنین میں آپ نے داد شجاعت دی۔ اس جنگ میں آپ کا ایک ہاتھ بھی شہید ہو گیا۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰ حجۃ الوداع میں حضور کے ساتھ تھے۔ آپ نے کونہ میں کب رہائش اختیار کی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں رسول اللہ کے وصال کے بعد چار پانچ سال تک مدینہ میں مقیم رہے اور پھر کونہ جا کر قبیلہ اسلم کے محلے میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰ نے حضرت علیؑ کے دور میں خوارج نے جنگ کی۔ آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے طویل عمر کے بعد ۸۶ اور ۸۸ ہجری کے درمیان وفات پائی۔ کونہ

میں انتقال پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ متدرک حاکم)
سوال: حضرت امین ابی اوفیٰؓ کا شمار فضلا صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے اشاعت دین کیلئے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؓ نے ۹۵ احادیث مروی ہیں۔ آپؓ رسول اللہ کے ارشادات بڑے ذوق و شوق سے دہروں تک پہنچاتے تھے۔ حضورؐ سے سنی ہوئی دعائیں بھی دوسروں کو بتاتے تھے۔ لوگ آپؓ سے شرعی مسائل بھی دریافت کرتے تھے۔
(طبقات۔ مسند ابوداؤد۔ متدرک حاکم)

حضرت حارثؓ بن حاطب

(بدری صحابی / انصاری صحابی / صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت حارثؓ بن حاطب نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا۔ لیکن حضورؐ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا اور لڑائی میں شرکت کرنے والوں کے برابر ثواب کا حقدار فرمایا۔ بتائیے وہ جنگ میں عملاً کیوں شریک نہیں ہو سکے تھے؟

جواب: وہ حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر کے بیچازاد بھائی تھے۔ غزوہ بدر کے موقع پر لشکر اسلام زوحاء کے مقام پر پہنچا تو حضورؐ نے ان دونوں کو واپس مدینہ بھیج دیا۔ حضرت ابولبابہؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا اور حضرت حارثؓ بن حاطب کے ذمے کوئی اور کام لگایا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت حارثؓ بن حاطب انصاری کن اہم موقعوں پر رسول اللہ کے ہمراہ رہے؟

جواب: انہوں نے غزوہ احد، غزوہ خندق اور بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ (الغازن۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ رزمۃ اللعالمین)

سوال: حضرت حارث بن حاطب کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: حضرت حارث بن حاطب انصاری غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ جنگ کے دوران یہودیوں کے قلعے سے ایک تیر آیا جو ان کے سر پر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ (رحمۃ العالمین، ایک سو پچاس چراغ)

حضرت زید بن خطاب (بدری صحابی/مہاجر مدینہ/صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت زید بن خطاب کا لقب ابو عبد الرحمن تھا۔ بتائیے ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: باپ کی طرف سے حضرت زید بن خطاب کا تعلق بنو عدی سے تھا اور والدہ بنو اسد سے تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ الانساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضرت زید بن خطاب کا حضرت عمر فاروقؓ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت عمرؓ ان کے سوتیلے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت وہب تھا۔ (اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت زید بن خطاب نے کب اسلام قبول کیا اور مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام لائے اور قریش کے مظالم سے نکل آ کر ۱۳ ہجری میں مہاجرین کے پہلے یا تیسرے قافلے کے ساتھ مدینہ پہنچے۔ پہلے قبا میں حضرت رفاعہ بن عبدالمزدر کے ہاں قیام کیا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتائیے حضورؐ نے کن صحابی کو حضرت زید بن خطاب کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ حضرت معن بن عدی انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(استیعاب۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ۔ سوشیائی)

سوال: حضرت زیدؓ اصحاب بدر میں سے ہیں۔ بتائیے آپؓ نے اور کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ فتح مکہ، غزوہ حنین کے علاوہ جنگ اوٹاس اور طائف میں بھی شریک ہوئے۔ بیعت رضوان اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضرت زیدؓ رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد کو روکنے کیلئے حضرت زیدؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؓ نے مرتدین کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ کیلئے حضرت خالد بن ولید کو حکم ہوا تو ان کی مدد کیلئے مدینہ سے تازہ دم فوج بھیجی گئی اس میں مہاجرین کے امیر حضرت زید بن خطاب تھے۔ وہ مرتدین کے خلاف بڑی جرأت سے لڑے۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت زید بن خطاب کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ یمامہ میں حضرت زید بن خطاب نے مرتدین پر زور دار حملہ کیا اور ان کی صفوں کو درہم برہم کر دیا۔ آخر مرتدین نے انہیں زرخے میں لے کر تلواروں اور برچھیوں کے وار کئے جس سے آپ شہید ہو گئے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ خالد بن ولید۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت زید بن خطاب ۱۱ ہجری میں شہید ہوئے۔ بتائیے آپ کے بیوی بچوں کی تعداد کیا تھی؟

جواب: حضرت زیدؓ نے دو بیویوں لہابہ اور جمیلہ کے علاوہ ایک بیٹا عبد الرحمن لہابہ سے اور ایک بیٹی اسماء ان کی بیوی جمیلہ سے تھی۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

حضرت زید بن ارقم (انصاری رعالم وفاضل صاحب الشجرہ)

سوال: قبیلہ حارث بن خزرج سے تعلق تھا اور ان کے لئے سورۃ المنافقون نازل ہوئی۔ نام بتادیتے؟

جواب: صحابی رسول حضرت زید بن ارقم۔ ابو عمر کنیت تھی اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے بھتیجے تھے۔ (الانساب الاشراف۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: کم سن ہونے کی وجہ سے حضرت زید بن ارقم جنگ بدر اور احد میں شریک نہ ہو سکے۔ بتائیے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ خندق اور بنو مصطلق کے علاوہ پندرہ غزوات میں شریک ہوئے۔

(صحیح بخاری۔ المغازی۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرت زید بن ارقم نے کب وفات پائی؟

جواب: ۶۸ ہجری میں اسی سال کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: علم و فضل میں حضرت زید بن ارقم کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس میں گزارا۔ حضرت علیؑ سے خصوصی روابط تھے اس لئے جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ علم و فضل میں خاص مقام رکھتے تھے۔ ان سے نوے احادیث مروی ہیں۔ علیل ہوتے تو حضور عیادت کیلئے تشریف لے جاتے۔ (طبقات۔ اخبار الخوال۔ مسند احمد بن حنبل)

حضرت زید بن خالد (صاحب الشجرہ رعالم وفاضل)

سوال: قبیلہ جہینہ کے ابو عبدالرحمن (یا ابو زرعہ یا ابو طلحہ) نے صلح حدیبیہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور بیعت رضوان کے ساتھ ساتھ حجۃ الوداع میں بھی حضور کے ساتھی

بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ صحابی کب انتقال فرما گئے؟

جواب: اس عالم و فاضل صحابی نے ۵۰ ہجری یا ۷۲ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ۸۱ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصابہ - استیعاب - سیر الصحابہ)

حضرت سعید بن زیدؓ (بدری صاحب الشجرہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعید بن زید کا لقب ابو الاعدو تھا۔ آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت زید کا تعلق قریش کے قبیلے بنو عدی سے تھا جو کہ عمرو بن نفیل کے بیٹے اور حضرت عمر فاروقؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت سعید کی والدہ فاطمہ بنت بھو کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔

(طبقات - انساب الاشراف - سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے دین ابراہیمی کے پیروکار کس شخص کو تنہا ایک امت کے برابر کہا؟

جواب: حضرت سعید کے والد حضرت زید کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا: ”زید قیامت کے دن تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم کرے۔ ان کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔“ (طبقات - زاد المعاد - مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: حضرت سعید بن زید نے قبول اسلام کا شرف کب حاصل کیا؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں آپؐ اور آپؐ کی زوجہ حضرت فاطمہؓ ایمان لے آئیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہؓ ستائیسویں مسلمان تھیں اور حضرت سعیدؓ اٹھائیسویں۔ حضرت فاطمہؓ بنت خطاب حضرت عمرؓ کی ہمیشہ تھیں۔ (مختصر سیرۃ الرسول - القاروق - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے اسلام لانے پر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کون سے بہنوئی اور بہن کو پیش کیا تھا؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن زید اور بہن حضرت فاطمہؓ کو۔ وہ حضرت خباب بن الارت سے گھر پر کبھی کبھی قرآن کی تعلیم لیتے تھے۔ حضرت عمرؓ رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے راہ میں ایک صحابی نعیم بن عبد اللہ الخمام مل گئے۔ انہیں حضرت عمرؓ کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بہنوئی اور بہن بھی اسلام لائے ہیں۔ چنانچہ بہن کے گھر پہنچے تو دونوں کو بے تحاشا مارا پیٹا۔ ان میاں بیوی کا استقلال دیکھ کر قرآن سنا اور رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام لے آئے۔ (سیر الصحابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: مارکھانے کے باوجود بہن نے حضرت عمرؓ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ نے کہا: ”تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔ اسلام کا نقش ہدایت ہمارے سینے سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔“

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ الریح الختم۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کب مدینہ ہجرت کی؟ اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: آپؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینے پہنچے اور حضرت ابولبابہ انصاریؓ کے ہاں قیام کیا۔ حضورؐ نے مواخات قائم کرائی تو حضرت سعیدؓ کو حضرت رافعؓ بن مالک یا حضرت ابی بن کعب کا اسلامی بھائی بنایا۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ تہذیب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت سعیدؓ بن زید نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی تھی؟

جواب: صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؓ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تاہم بعض

دوسری روایات میں ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہ نے آپ کو کسی خاص کام کے لئے حضرت طلحہ کے ساتھ شام بھیج دیا۔ واپس آئے تو غزوہ ختم ہو چکا تھا۔ حضور نے آپ کو بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور ثواب کی بشارت بھی۔ (بخاری المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعید بن زید کو بیعت رضوان کا بھی شرف حاصل ہوا۔ بتائیے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد تمام غزوات مثلاً احد، خندق، خیبر، حنین، طائف اور تبوک میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر ایک دستے کے امیر تھے۔

(بخاری۔ المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد صدیقی میں کس مشہور معرکہ میں حضرت سعید بن زید شریک ہوئے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں اجنادین کا ہولناک معرکہ ہوا جس میں نوے ہزار رومیوں نے اپنے جنگجو سردار وردان کی قیادت میں بیس ہزار مسلمانوں سے لڑائی کی۔ اس میں دوسرے جانبازوں کے ساتھ حضرت سعید نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا۔

(القاروق۔ المغازی۔ طبقات۔ اساب)

سوال: حضرت عمر فاروق کے عہد میں دمشق فتح ہوا۔ اس لڑائی میں حضرت سعید نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالد بن ولید نے فوج کا ایک حصہ حضرت سعید کی سرکردگی میں محاصرے کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر نے رومیوں کی امدادی فوج سے مقابلے کے لئے دمشق سے ایک منزل دور پڑاؤ کیا۔ رومی فوج نے حملہ کیا تو سب سے پہلے حضرت سعید والا دستہ اس کی زد میں آیا۔ حضرت سعید نے بڑی جرات اور بہادری سے حملے کو روکا اور پھر حضرت خالد بن ولید نے رومیوں

کے میسرہ پر اور حضرت معاذ بن جبل نے مینہ پر زور دار چلہ کیا۔ آخر رومیوں کو شکست ہوئی۔
(الفاروق۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے ۱۳ ہجری میں فتح دمشق کیلئے لڑی جانے والی جنگ کا کیا نام ہے؟
جواب: یہ لڑائی یوم مرج الصفر کے نام سے مشہور ہے جس میں دشمن اپنے سینکڑوں آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑا ہوا۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: قسریں، بعلبک اور حمص کی فتح کے بعد مسلمانوں کو کونسی بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: رجب ۱۵ ہجری میں یرموک کی خونریز جنگ ہوئی جس میں حضرت سعید بن زید پیدل فوج کے افر تھے۔
(الفاروق۔ تاریخ طبری۔ اسابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن زید کتنا عرصہ دمشق کے حاکم رہے؟
جواب: سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت سعید کو دمشق کا حاکم مقرر کر دیا۔ لیکن آپؓ جہاد کرنا چاہتے تھے چنانچہ جلد ہی انہوں نے حضرت ابو عبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا کہ آپؓ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ لہذا میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ پھر دمشق کی امارت چھوڑ کر جہاد میں حصہ لینے لگے۔ فتح شام کے بعد مدینہ آ کر گوشہ نشین ہو گئے۔
(الفاروق۔ فتوح البلدان۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعید بن زید نے کب اور کہاں وفات پائی؟ آپؓ کی عمر کتنی تھی؟
جواب: مدینہ کے نواح میں عقیق کے مقام پر ۵۰، ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں جمعہ کے روز وفات پائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غسل دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں کوفہ میں وفات پائی۔ والئی

کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز بنا زہ پڑھائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ چودہ لڑکے اور بیس لڑکیاں تھیں۔

(طبقات۔ ہیرالصحابیہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اصحاب بڑے)

حضرت سلمہ بن اکوع سلمی (صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت سلمہ کی کنیت ابو ایاس تھی۔ ان کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: اصل نام شان بن عبداللہ یا سلمہ بن عمرو بن اکوع۔ وہ اپنے دادا کے نام کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ ان کا تعلق بنو قمعہ کی ایک شاخ بنو اسلمہ سے تھا۔ بعض روایتوں میں اکوع کا اصل نام شان تھا۔ کچھ دیگر روایتوں میں شان کو اکوع کا بیٹا بتایا گیا ہے۔ (مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ ہیرالصحابیہ)

سوال: بتائیے حضرت سلمہ بن اکوع نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کا تعلق بنو قمعہ کی شاخ بنو اسلم سے تھا جو مر الظهران اور اس کے قرب و جوار میں آباد تھے۔ آپ ۶ ہجری سے پہلے اسلام لائے اور اپنے اہل و عیال، قبیلہ اور وطن چھوڑ کر مدینہ آ گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ ہیرالصحابیہ)

سوال: بتائیے بیعت رضوان کے موقع پر کس صحابی نے تین مرتبہ بیعت کی تھی؟

جواب: حضرت سلمہ بن اکوع نے تین مرتبہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ ہیرالصحابیہ)

سوال: حدیبیہ سے واپسی پر سفر میں پہلی رات کس صحابی نے تن تنہا لشکر اسلام کی نگرانی کی؟

جواب: رسول اللہ کی اجازت سے حضرت سلمہ بن اکوع نے یہ خدمت سرانجام دی اور رسول اللہ کی دعا کے حقدار بنے۔ (اسابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ ہیرالصحابیہ)

سوال: غابہ کی چراگاہ میں حضورؐ کی اونٹنیاں چرا کرتی تھیں۔ بتائیے حضرت سلمہؓ بن اکوع کو صاحب غابہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ۶ ہجری کی بات ہے مدینے سے بارہ میل دور غابہ کے جنگل میں حضورؐ کی اونٹنیاں چر رہی تھیں۔ دشمن اسلام عئییہ بن حصین فزاری نے چالیس سواروں کے ساتھ چھاپہ مارا اور گلہ بان حضرت ذر بن ابوذر غفاری کو شہید کر کے اونٹنیاں لے چلا۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع اور حضرت رباحؓ ادھر آ نکلے۔ انہیں پتہ چلا تو حضرت سلمہؓ نے حضرت رباحؓ کو حضورؐ کو اطلاع دینے کے لئے بھیجا اور خود دشمنوں کا پیچھا کیا۔ تن تہا ان کا مقابلہ کیا تو دشمن اونٹنیاں چھوڑ کر بھاگے، وہ اپنی چادریں اور نیزے پھینکتے جاتے تھے۔ مدینے سے لشکر اسلام پہنچا تو سب سے پہلے حضرت اخرمؓ اسدی آئے۔ انہیں عبدالرحمن فزاری نے شہید کر دیا۔ پھر حضرت مقدادؓ اور حضرت ابوقادہؓ بھی آئے اور تینوں نے مقابلہ کر کے بہت سے لیٹروں کو قتل کیا باقی بھاگ گئے۔ اس لئے حضرت سلمہؓ کو صاحب غابہ کہا جاتا تھا۔ (صحیح بخاری۔ اسابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت سلمہؓ بن اکوع کو اللہ تعالیٰ نے کس خاص صلاحیت سے نوازا تھا؟

جواب: وہ گھوڑے سے بھی زیادہ تیز دوڑتے تھے اور اگر کسی گھوڑا سوار سے مقابلہ پیش آ جاتا تو وہ اس سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ (اسابہ چالیس جانشا)

سوال: غزوہ ذی قرد اور غزوہ خیبر سے واپسی پر حضورؐ نے حضرت سلمہؓ سے محبت کا اظہار کس طرح فرمایا؟

جواب: غزوہ ذی قرد سے واپسی پر رسول اللہؐ نے حضرت سلمہؓ کو اپنی اونٹنی اعضاء پر پیچھے بٹھایا اور غزوہ خیبر سے واپسی پر رسول اللہؐ ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

(طبقات۔ اسابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ۷ ہجری میں حضرت سلمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سرکردگی میں کس مہم میں حصہ لیا؟

جواب: بنو کلاب کے لوگوں کی سرکوبی کے لئے۔ اس سریہ میں حضرت سلمہؓ نے تن تنہا تین خاندانوں کو قتل کیا اور فرار ہونے والوں کی عورتوں کو گرفتار کیا۔
(صحیح مسلم۔ طبقات۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: بتائیے حضورؐ نے بنو کلاب کی کس عورت کے بدلے میں مکہ سے مسلمان قیدی رہا کرائے؟

جواب: بنو کلاب کی ایک خوبصورت عورت حضرت سلمہؓ کے حصے میں آئی۔ رسول اللہؐ نے حضرت سلمہؓ سے اس عورت کو مانگ لیا اور مکہ بھیج کر اس کے بدلے کئی مسلمان قیدی رہا کرائے۔
(صحیح مسلم۔ مسند ابوداؤد۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت سلمہؓ بن اکوع نے فتح مکہ حنین اور طائف کے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ آپ کل کتنی جنگوں میں شریک ہوئے؟

جواب: ان کا اپنا بیان ہے کہ سات غزوات اور نو دوسرے سرایا میں شامل ہوئے۔
(صحیح مسلم۔ چالیس جاثرا)

سوال: حضرت سلمہؓ بن اکوع ربذہ کب منتقل ہوئے؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ربذہ چلے گئے اور وہاں شادی کی۔ ۴۷ ہجری میں واپس مدینہ آئے اور وہیں اسی برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے ۷۷ احادیث مروی ہیں۔
(صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اسابیر الصحابہ)

حضرت سعد بن عبادہ

(انصاری، مسابغون الاولون، بدری صحابی، عقبی صحابی، صاحب الشجرہ)

سوال: لقب سید الخرج، کنیت ابوقیس اور ابو ثابت، صحابی کا نام و نسب بتائیے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو ساعدہ کے امیر اور رئیس شخص حضرت سعد بن عبادہ۔ والد کا نام عبادہ بن ولیم اور والدہ کا نام عمرہ بنت مسعود تھا۔ والدہ صحابیہ تھیں۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعد بن عبادہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور نجی ہونے کے ساتھ ساتھ قد اندازی اور تیراکی میں بھی ماہر تھے۔ بتائیے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ انصار کے سابقوں الاولون میں سے ہیں اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(اصحاب۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن عبادہ کس طرح مشرکین مکہ کے قیدی بنے اور پھر کیسے رہائی پائی؟

جواب: بیعت عقبہ کبیرہ خفیہ ہوئی تھی لیکن کسی طرح مشرکین مکہ کو علم ہو گیا۔ وہ دن چڑھتے ہی قافلے کے تعاقب میں دوڑے۔ باقی لوگ تو نکل گئے لیکن حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت منذر بن عمرو ان سے پچھڑ کر اذاخیر یا حاجز کے مقام پر مشرکین کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ حضرت منذر واپسی پر کسی طرح گرفت سے نکل بھاگے۔ “مشرکین نے حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے اور خوب مارا پیٹا۔ انٹح کے مقام پر حضرت سعد بن عبادہ ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے تھے کہ حارث بن امیہ اور جبیر بن مطعم نے انہیں رہائی دلائی۔ یہ دونوں تجارت کی غرض سے مدینہ آتے جاتے تو حضرت سعد ان کے قافلوں کی حفاظت کرتے تھے۔

(طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعد بن عبادہ کو حضور نے کب اپنا جانشین بنایا تھا؟

جواب: حضور غزوہ ابوا کے لئے تشریف لے گئے تو انہیں مدینہ میں اپنا جانشین مقرر

فرمایا۔ (طبقات۔ اصحاب۔ سوشیڈائی)

سوال: غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہ نے انصار کی مرضی معلوم کرنی چاہی تو حضرت سعد بن عبادہ نے کیا کہا؟

جواب: حضرت سعد بن عبادہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو ہم بلا تامل کود جائیں گے اور خشکی کا حکم ہو تو ہم برک الغنم (بکین) تک اونٹوں کے کلیجے پگھلا دیں گے۔“ (طبقات۔ اصحاب۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت سعد بن عبادہ کے بدری صحابی ہونے میں کون سی دورائے ہیں؟

جواب: ایک رائے یہ ہے کہ رواگنی سے پہلے انہیں کتے نے کاٹ لیا تھا اور وہ حضورؐ کے ہمراہ نہ جا سکے تاہم حضورؐ نے انہیں اصحاب بدر میں شامل کیا اور مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔ دوسرے رائے یہ ہے کہ وہ عملی طور پر غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سوشیڈائی)

سوال: غزوہ احد میں حضرت سعد بن عبادہ بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ مل کر حضورؐ کی حفاظت اور تیمارداری میں حصہ لیا۔ بتائیے اس غزوے سے پہلے آپ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: غزوہ احد کیلئے رواگنی سے پہلی رات انہوں نے کاشانہ نبوی پر رات بھر پیہرہ دیا اور جنگ کے لئے حضورؐ نے انہیں خنزیر کا علم عطا فرمایا۔

(طبقات۔ اصحاب۔ سیرت اصحاب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ بنو نضیر کے موقع پر حضرت سعد بن عبادہ اپنے خنزیر پر مجاہدین میں کھجوریں تقسیم کرتے رہے۔ غزوہ مریسہ اور غزوہ احزاب میں آپ کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: اس غزوہ میں حضورؐ نے آپ کو اوس اور خزرج دونوں قبائل کا علم عطا فرمایا تھا۔ غزوہ اتراب میں بھی انصار کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے ۶ ہجری میں کب حضورؐ نے حضرت سعدؓ بن عبادہ کو اپنا جانشین بنایا؟

جواب: آپؐ جب بنو غطفان اور بنو نضیرہ کے لیثروں کا پیچھا کرنے کے لئے ذی قرد تشریف لے گئے تو حضرت سعدؓ بن عبادہ کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: غزوہ خیبر میں رسول اللہؐ نے اسلامی لشکر کے لئے تین جھنڈے بنائے۔ ایک حضرت سعدؓ بن عبادہ کو عطا فرمایا۔ فتح مکہ میں حضورؐ نے انہیں جھنڈا عطا فرما کر واپس کیوں لے لیا تھا؟

جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے وقت حضورؐ نے خاص اپنا جھنڈا حضرت سعدؓ بن عبادہ کو عطا فرمایا۔ مسلمان شہر میں داخل ہوئے تو حضرت سعدؓ انصار کے آگے آگے چلتے یہ رجز پڑھنے لگے: ”آج کا دن سخت خونریزی کا دن ہے، آج کعبہ حلال ہو جائے گا۔“ حضرت ابوسفیانؓ نے پریشان ہو کر حضورؐ سے رحم کی اپیل کی۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے بھی خدشہ ظاہر کیا کہ حضرت سعدؓ قریش پر واقعی تلوار نہ چلا دیں۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ حضرت سعدؓ سے جھنڈا لے کر ان کے بیٹے قیس کو دے دیا جائے۔ حضرت سعدؓ ایسا کرنے پر تیار نہ ہوئے تو حضورؐ نے اپنا عمامہ مبارک ان کے پاس بھیجا تو انہیں یقین آیا۔ چنانچہ انہوں نے جھنڈا حضرت قیسؓ کو دے دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضورؐ کا خاص جھنڈا حضرت قیسؓ بن سعدؓ سے کیوں لے لیا گیا تھا اور کسے دیا

گیا؟

جواب: حضرت سعد بن عبادہ نے حضورؐ سے کہا کہ ان کا بیٹا قیسؓ بھی کہیں قریش سے انتقام نہ لے۔ حضورؐ نے جھنڈا قیسؓ سے لے کر حضرت زبیرؓ بن العوام کے سپرد کر دیا۔ (طبقات - شہدائی)

سوال: غزوہ حنین میں بھی حضرت سعد بن عباد خنزرج کے علمبردار تھے۔ غزوہ تبوک میں انہوں نے کس ایثار کا مظاہر کیا؟

جواب: وہ اس پر صعوبت سفر میں حضورؐ کے ساتھ بھی رہے اور بہت بڑی رقم بھی مجاہدین کے لئے پیش کی۔ (اصابہ - اسد الغابہ - المغازی - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن عبادہ نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: ۱۱۴ یا ۱۱۵ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ کسی نے تیر مار کر شہید کر دیا تھا۔ ایک بیوی فلیکہ بنت عبید اور تین لڑکے قیس، سعید اور اسحاق اپنے پیچھے چھوڑے۔ آپ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ روازنہ اصحاب صفہ کے اسی صحابہ کے لئے کھانا بھجواتے تھے۔

(طبقات - منہاج - تاریخ ابن عساکر)

حضرت صفوان بن معطلؓ (سپہ سالار، شاعر، صاحب الشجرہ، عالم و فاضل)

سوال: کنیت ابو عمرو اور تعلق بنو سلیم سے تھا۔ وہ کب مسلمان ہوئے اور سب سے پہلے کس غزوے میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت صفوان بن معطلؓ ۵ ہجری کے قریب مسلمان ہوئے اور سب سے پہلے غزوہ بنو مصطلق میں حصہ لیا۔ (اصد الغابہ - طبقات - استیعاب)

سوال: غزوہ بنو مصطلق کے موقع پر حضورؐ نے حضرت صفوان بن معطل کے ذمے یہ

کام لگایا کہ وہ فوج کے آخر میں رہیں اور مجاہدین کی گری پڑی چیزیں اور راستہ بھولنے والوں کو ساتھ لیتے آئیں۔ اس موقع پر کیا خاص واقعہ ہوا؟

جواب: اس سفر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی ساتھ تھیں۔ رات کو لشکر نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضرت عائشہؓ رفع حاجت کے لئے پڑاؤ سے دور نکل گئیں۔ ان کے گلے کا ہار جو وہ اپنی بہن اسماءؓ سے مانگ کر لائی تھیں گر گیا۔ ہار ڈھونڈنے میں دیر ہوگئی اور قافلہ روانہ ہو گیا۔ حضرت صفوانؓ بن معطل پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ انہیں واقع کا علم ہوا تو ام المؤمنینؓ کو اونٹ پر بٹھا کر تیزی سے روانہ ہوئے اور دوپہر کے وقت قافلے سے جا ملے۔ رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور حضرت صفوانؓ بن معطل پر تہمت لگادی۔ چند سادہ لوح مسلمان بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے۔ ام المؤمنینؓ بدنامی کے صدمے سے علیل ہو گئیں۔ آخر سورۃ نور کی آیات برأت نازل ہوئیں اور دونوں پاکباز ہستیوں کی پاکدامنی کی اللہ تعالیٰ نے خود تصدیق کر دی۔ (رحمۃ اللعالمین۔ سیرۃ النبی۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت صفوانؓ بن معطل کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میں ان سے اچھائی کے سوا کچھ نہیں جانتا۔“

(اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بیعت رضوان کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت صفوانؓ بن معطل کب اور کہاں جنت لگو سدھارے؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۱۷ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ہونے والے آرمینہ کے معرکے میں شہید ہوئے۔ دوسری روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں رومیوں

کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ اور ۵۸ ہجری میں کسی معرکے میں شہید ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ شمشاط کے قریب ایک جزیرے میں وفات پائی۔ (اصابہ - سیر الصحابہ - استیعاب)

حضرت عکاشہ بن محسن اسدی

(بدری / مہاجر مدینہ / صاحب الشجرہ / عالم و فاضل / سابقون الاولون)

سوال: حضورؐ نے فرمایا: ”عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔“ اور پھر یہ الفاظ ضرب المثل بن گئے۔ بتائیے کیسے؟

جواب: چند اصحاب بیٹھے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: ”جنت البقیع کے قبرستان سے قیامت کے دن ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب بخش دیئے جائیں گے۔“ حضرت عکاشہؓ نے عرض کیا میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”تم بھی انہی لوگوں میں سے ہو۔“ ایک دوسرے صاحب نے عرض کیا میرے لئے بھی دعا فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا عکاشہ تم پر بازی لے گیا۔ اس دن سے یہ ضرب المثل بن گئی کہ جب کوئی شخص کسی کام میں پہل کر جاتا تو لوگ یہ مثل بولتے۔

(صحیح بخاری - صحیح مسلم - طبقات)

سوال: حضرت عکاشہؓ کی کنیت ابو محسن تھی اور وہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: یہ محسن بن حرثان کے بیٹے تھے۔ اور بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بنی غنم بن دوران سے تعلق تھا۔ یہ قبیلہ ایام جاہلیت میں بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔

(الانساب الاشراف - حمرة الانساب - استیعاب)

سوال: حضرت عکاشہؓ نے سب سے پہلے سریرہ عبد اللہ بن جحش میں حصہ لیا۔ اس کے

بعد کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں ان کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضورؐ نے انہیں کھجور کی چھڑی مرحمت فرمائی۔ یہ چھڑی تلوار کا کام کرتی رہی۔ ۶ ہجری میں چالیس سواروں کے ساتھ بنو اسد کا مقابلہ کیا اور ان کے دو سو اونٹ پکڑ لائے۔ یہ مہم سریہ عکاشہؓ یا سریہ غمر مزدق کے نام سے مشہور ہوئی۔

(استیعاب۔ چالیس جاناڑ۔ طبقات۔ المغازی)

سوال: بتائیے حضرت عکاشہؓ بن محسن نے کب اور کہاں شہادت پائی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں فتنہ ارتداد کے دوران نبوت کے چھوٹے دعویدار طلحہ کے خلاف بزازہ میں ہونے والی جنگ میں طلحہ اور اس کے بھائی سلمہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اسد الغاب)

حضرت عقبہؓ بن غزوآن

(سپہ سالار / سابقون الاولون / مہاجر حبشہ / مدینہ / صاحب الشجرہ / بدری)

سوال: حضرت عقبہؓ بن غزوآن سابقون الاولون میں سے تھے آپ کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق قیس عیلان کی شاخ بنو مازن سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا خاندان بنو نوفل بن عبدمناف کا حلیف تھا۔ تقریباً تیس برس کی عمر میں اسلام لائے اور ان کے خیال میں وہ ساتویں مسلمان ہیں۔ تاہم مسلمانوں کی تعداد اس سے زیادہ تھی۔

(اسد الغاب۔ سیر الصحابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضرت عقبہؓ بن غزوآن نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے دو ہجرتیں کیں۔ پہلی مرتبہ دوسری ہجرت حبشہ میں ۸۲ مردوں اور ۲۰ خواتین کے قافلے میں شریک ہوئے۔ چند سال حبشہ میں گزار کر مکہ واپس

آگئے۔ دوسری مرتبہ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ تیس پروانے)

سوال: حضرت عقبہ بن غزوٰان نے مدینہ منورہ کس طرح ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو حضرت عقبہ کیلئے مکہ میں وقت گزارنا مشکل ہو گیا۔ آخر شوال ۱ ہجری میں قریش نے ایک فوجی قافلہ عکرمہ بن ابی جہل یا ابوسفیان کی قیادت میں یہ قافلہ مسلمانوں کی سرگرمیوں کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عقبہ بن غزوٰان اور حضرت مقداد بن اسود بھی اس میں شامل ہو گئے۔ قریش نے سمجھا کہ یہ بھی مسلمانوں سے لڑنے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ نے اسی بیڑہ سواروں کا ایک دستہ حضرت ابو عبیدہ کی سرکردگی میں گشت کیلئے بھیجا ہوا تھا۔ ان دونوں لشکروں کا سامنا رابغ کے مقام پر ہو گیا۔ دونوں طرف سے تیر اندازی ہوئی اور پھر قریش مکہ پسا ہو کر بھاگ نکلے۔ حضرت عقبہ بن غزوٰان اور حضرت مقداد بن اسود موقع پا کر لشکر اسلام سے جا ملے اور مدینہ پہنچ گئے۔ (اسد الغابہ۔ اصحاب۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت عقبہ بن غزوٰان ہجرت مدینہ کے بعد حضرت عبداللہ بن سلمہ عجمانی کے ہاں ٹھہرے۔ انہیں کس کا اسلامی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد جب رسول اللہ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو آپ کی حضرت ابو جاحثہ بن خربابہ کا بھائی بنا دیا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت عقبہ بن غزوٰان کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور وہ بدری صحابی ہیں۔ بتائیے وہ دوسرے کن غزوات و سزایا میں شریک ہوئے؟

جواب: سب سے پہلے رجب ۲ ہجری میں وہ سر یہ عبداللہ بن جحش میں شریک ہوئے۔

پھر غزوہ بدر کے بعد احد، خندق ذی قرون، خیبر، حنین اور طائف کے معرکوں میں بھی انہوں نے جاٹاری کے جوہر دکھائے۔ غزوہ تبوک میں جسے ہمیشہ العسرہ بھی کہا جاتا ہے آپ حضورؐ کے جاٹاروں میں شامل تھے۔

(طبقات - اسد الغابہ - اصابہ - استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عقبہؓ بن غزوٰان کو کن خاص موقعوں پر رسول اللہؐ کی ہرکابی کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: صلح حدیبیہ کے موقع پر انہوں نے حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اصحاب اشرہ میں شامل ہوئے۔ فتح مکہ میں بھی وہ دس ہزار قہ و سیوں میں شامل تھے اور ۱۰ ہجری میں جب آقاؐ نے حیات طیبہ کا آخری حج فرمایا تو کم و بیش ایک لاکھ مسلمانوں میں حضرت عقبہؓ بن غزوٰان بھی شامل تھے۔

(اسد الغابہ - اصابہ - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے عراق کے جنوبی حصے کی تسخیر کیلئے کن صحابی کو روانہ فرمایا؟

جواب: عراق عرب کا جنوبی حصہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آخری دور میں باغی ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے ۱۴ ہجری میں حضرت عقبہؓ بن غزوٰان کو اس علاقے کی دوبارہ تسخیر کے لئے روانہ فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے ابلہ، دست نیسان کے علاقے فتح کئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ پہلے انہیں بارہ ہزار مجاہدین کے ساتھ اصطر بھیجا گیا جہاں حضرت علاء بن عبد اللہ حضرمی اپنے لشکر کے ساتھ دشمن کے گہرے میں آگئے تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ سوید بن قطیبہ العجلی جنوبی علاقے میں ایرانیوں سے لڑ رہے تھے ان کی درخواست پر حضرت عمرؓ نے حضرت عقبہؓ بن غزوٰان کو بھیجا تھا۔

(اسد الغابہ - تاریخ طبری - فتوح البلدان - اخبار القوال)

سوال: بتائیے حضرت عتبہؓ بن غزوٰان نے اصطخر میں مسلمانوں کو گھیرے سے نکالنے کے لئے کس طرح مدد کی؟

جواب: حضرت عتبہؓ اس وقت بصرہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے بصرہ اور کوفہ کی فوجی چھاؤنیوں سے فوجیں اکٹھی کر کے حضرت علاءِ حضرتؓ کی مدد کیلئے روانہ ہوئے۔ انہوں نے محاصرہ کرنے والے ایرانیوں کو تہ تیغ کر کے مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات دلائی۔ پھر تمام مجاہدین نے اکٹھے ہو کر ابلہ اور اہواز کی تسخیر میں حصہ لیا۔ (الفاروقِ اعظمؓ - اسد الغابہ - فوج البلدان)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوٰان نے ابلہ اور اہواز کے بعد کن شہروں پر قبضہ کیا؟

جواب: نزار کے باغیوں کو شکست دی اور حاکم شہر کو گرفتار کر کے قتل کیا گیا۔ پھر دست میمان میں جمع ہونے والے ایرانیوں سے مقابلہ ہوا۔ پھر ایک زبردست معرکہ کے بعد ابرقباہ کے شہر پر اسلامی پرچم لہرایا۔

(الفاروقِ اعظمؓ - تاریخ طبری)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوٰان نے حضرت عمر فاروقؓ کو لکھا: ”مسلمانوں کو ایک ایسی جگہ چاہیے جہاں وہ سردی سے محفوظ رہ سکیں اور جنگ سے واپس آ کر قیام کریں۔“ حضرت عمر فاروقؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے کہا کہ ساتھیوں کو جمع کرو اور پانی اور سبزے کے قریب جگہ کا انتخاب کرو۔ چنانچہ بصرہ آباد ہوا۔ بصرہ کی جامع مسجد کی تعمیر پر حضرت مجنؓ بن اللادریع کو مقرر کیا گیا اور حضرت عمرؓ کی اجازت سے سب سے پہلی حویلی نافع بن حارث بن کلدہ ثقفی نے تعمیر کرائی۔

(الفاروقِ اعظمؓ - سیر الصحابہ - اخبار الطوال)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوٰان چھ ماہ تک بصرہ کے گورنر رہے پھر مدینہ واپس آ گئے۔

آپ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: چھ ماہ خوش اسلوبی سے کام کیا پھر اس عہدے سے دل بھر گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے دجلہ اور فرات کے ساحلی علاقوں سے حاصل ہونے والے بے شمار مال غنیمت کے بارے میں معلومات کرنے کے لئے انہیں دربار خلافت میں بلایا۔ حضرت عتبہؓ نے مجاشع بن مسعود کو اپنا جانشین بنایا۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کو نماز کا امام بنا کر مکہ میں حج کے موقع پر حضرت عمر فاروقؓ سے ملے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ پیش کیا تو حضرت عمرؓ نے استعفا نامنظور کرتے ہوئے واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ بادل ناخواستہ بصرہ روانہ ہوئے۔ راستے میں اونٹ سے گر کر شدید چوٹ کھائی اور اس سے انتقال فرما گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۵۷ سال تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ جرنل صحابہ۔ تیس پر دانے)

حضرت عبداللہ بن زید انصاری (صاحب الشجرہ انصار صحابی رسال بقون الاؤلون)

سوال: حضرت ابو محمد عبداللہ بن زید بن عاصم کس مشہور صحابیہ کے بیٹے تھے؟

جواب: حضرت نسیمہ بنت کعب جو اپنی کنیت ام عمارہ کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے والد زید بن عاصم نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ حضرت عبداللہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھے۔ (انساب الاشراف۔ حمرة انساب العرب۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن زید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کی والدہ حضرت ام عمارہؓ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ یہ اس وقت بچے تھے اس لئے ساتھ ہی مسلمان ہوئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہ مسلمان

ہوئے۔ ہو سکتا ہے اس وقت حضورؐ سے بیعت کی ہو۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زید کے بڑی ہونے میں اختلاف ہے۔ آپؐ دوسرے کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: غزوہ احد میں اپنی والدہ حضرت ام عمارہؓ اور حضرت حبیبؓ بن زید کے ساتھ شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ پھر فتح مکہ اور غزوہ حنین میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ غزوات کے علاوہ صلح حدیبیہ اور عمرہ القضاء میں بھی رسول اللہؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زید نے میلہ کے خلاف جنگ یمامہ میں حصہ لیا۔ بتائیے آپؐ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۶۳ ہجری میں یزیدی لشکر کے خلاف لڑتے ہوئے مدینہ میں اپنے دو بیٹوں خالد اور علی سمیت شہید ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۷ سال کے قریب تھی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر انصار۔ طبقات)

حضرت عبداللہؓ بن حذافہ (سپہ سالار سابقون الاولون صاحب الشجرہ)

سوال: ابو حذیفہؓ کنیت رکھنے والے اُس صحابی کا نام و نسب بتادیتے۔ حضرت عمرؓ نے فرط مسرت سے جس کی پیشانی چوم لی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن حذافہ۔ قریش کی شاخ بنو ہاشم سے تھے۔ حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ کے پہلے شوہر حضرت حمیس بن حذافہ کے بھائی تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کی پیشانی کیوں چوم لی

تھی؟

جواب: شام کے ایک معرکے میں اتسی کے قریب مجاہدین رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ شاہ روم نے انہیں اسلام چھوڑنے اور نصرانیت قبول کرنے کی دعوت دی۔ سب نے انکار کر دیا۔ بلکہ ایک مجاہد کو انکار پر کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔ قیدیوں میں قوی الجبہ مسلمان سے روی نے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی پیشانی چوم لو تو تمہیں رہا کر دیں گے مگر وہ نہ مانے۔ انہیں مال و دولت اور حسین عورتوں کا لالچ دیا گیا مگر وہ نہ مانے۔ آخر قیصر روم نے کہا کہ میری پیشانی چوم لو تو مسلمان قیدی رہا کر دیں گے۔ اس مجاہد نے تمام مسلمانوں کی رہائی کیلئے قیصر روم کی پیشانی چوم لی۔ اس طرح اتسی مسلمانوں کی جانیں بچ گئیں۔ وہ مسلمان مدینہ منورہ آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کو اس واقع کا علم ہوا تو آپؓ نے فرط مسرت سے حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کی پیشانی چوم لی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے کہا۔

(سیر اعلام النبلاء۔ تاریخ اسلام و ضیاء المشاہیر۔ اسد الغابہ۔ ۱۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن حذافہ ۶ نبویؐ میں حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ آپ کب واپس آئے اور کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ایک روایت ہے کہ جنگ بدر سے پہلے مدینہ آ گئے اور اس جنگ میں بھی حصہ لیا۔ لیکن جمہور اہل سیر نے انہیں اصحاب بدر میں سے نہیں مانا۔ ان کا کہنا ہے کہ غزوہ بدر کے سوا انہوں نے تمام غزوات نبویؐ میں شرکت کی۔

(الغازی۔ استیعاب۔ طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: ۶ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کے ہاتھ کس حکمران کو دعوت اسلام کا خط بھیجا تھا؟

جواب: شاہ ایران کے نام خطہ حضرت عبداللہ بن حذافہ کو دیا اور فرمایا کہ وہ اسے بحرین کے گورنر کی وساطت سے شاہ ایران کسریٰ تک پہنچا دیں۔ کسریٰ نے نام مبارک پڑھے بغیر پھاڑ دیا تھا، اور پھر حضور کی پیش گوئی کے مطابق اس کی سلطنت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

(صحیح بخاری۔ مکتوبات نبوی۔ مختصر تاریخ دمشق۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عبداللہ بن حذافہ کی طبیعت میں مزاج بہت زیادہ تھا۔ لوگوں نے حضور سے شکایت کی تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو، یہ میرا خاص آدمی ہے۔ اور یہ اپنی طبیعت سے مجبور ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔“

(زاد العاد۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن حذافہ نے عہد صدیقی اور عہد فاروقی کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ایران اور شام سے لڑائی کا آغاز ہوا تو حضرت عبداللہ بن حذافہ شام جانے واسطے مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے رومیوں کے خلافت کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ پھر حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ مل کر مصر کی لڑائیوں میں بھی حصہ لیا۔ عین شمس کی لڑائی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ حضرت عمرو بن العاص نے اسکندریہ کی فتح کے بعد انہیں وہاں کا خلیفہ اور عامل مقرر کیا۔

(مختصر تاریخ دمشق۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن حذافہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے حضرت عثمان غنی کے عہد خلافت میں مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ جرنل صحابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

حضرت عبداللہ بن مغلؓ (عالم وفاضل مصاحب الشجرہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن مغلؓ ۶ ہجری میں ایمان لائے اور پھر بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے۔ آپ کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: مصر کی مشہور شاخ مزینہ سے آپ کا تعلق تھا جو نجد میں آباد تھے۔ والد کا نام مغل بن عبدنم تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: عالم وفاضل صحابی حضرت عبداللہ بن مغلؓ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ خیبر، غزوہ فتح مکہ اور غزوہ تبوک میں آپ رسول اللہ کے ساتھ رہے۔

(طبقات۔ صحیح بخاری۔ المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے کس خلیفہ راشدؓ نے حضرت عبداللہ بن مغلؓ کو بصرہ میں تعلیم و تدریس کیلئے بھیجا تھا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں رسول اللہ کے وصال کے بعد حضرت عبداللہ بن مغلؓ مدینہ چھوڑ کر اپنے وطن چلے گئے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بصرہ آباد ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مغلؓ کو بھی بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ لوگوں کی تعلیم کے لئے بصرہ بھیج دیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن مغلؓ نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپ عراق عرب جانے والے لشکر میں شامل ہو گئے اور ایرانی فوجوں کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ ان میں ۷ ہجری میں خوزستان کی فتح خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس میں بصرہ کے حاکم حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی

سرکردگی میں مجاہدین نے لشکر کشی کی تھی۔ (استیعاب - الفاروق - تاریخ طبری)
سوال: حضرت عبداللہ بن مغفل نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بصرہ میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا کہ ۵۹ یا ۶۰ ہجری میں شدید بیمار ہوئے اور انتقال فرما گئے۔ حضرت ابو بزرہ اسلمیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان سے ۳۳ حدیثیں مروی ہیں۔ (طبقات - اسد الغابہ - استیعاب)

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد (صاحب اشجرہ)

سوال: ۶ ہجری سے کچھ پہلے اسلام لائے۔ حدیبیہ میں بیعت کی۔ ابو محمد کنیت کے ان صحابی کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: عبداللہ بن ابی حدرد نام اور قبیلہ بنو اسلم سے تعلق رکھتے تھے۔ (طبقات - اسد الغابہ - اصابع)

سوال: حضرت عبداللہ بن ابی حدرد نے غزوہ خیبر، فتح مکہ، غزوہ حنین اور غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ بتائیے حضورؐ نے انہیں کوئی خاص مہم پر بھیجا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں نالک بن عوف نصری کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ (طبقات - اسد الغابہ - ستر ستارے)

سوال: حضرت عبداللہ بن ابی حدرد نے مہم خضرہ یا سرزمین محارب یا سرزمین اضم میں بھی حصہ لیا۔ بتائیے یہ واقعہ کب ہوا؟

جواب: شعبان ۸ ہجری میں حضورؐ نے حضرت ابو قتادہ انصاریؓ کی سرکردگی میں دس صحابیہ کو بنو غطفان کی طرف روانہ فرمایا کیونکہ وہ مسلمانوں پر حملے کی سازش

کر رہے تھے۔ یہ مہم کامیاب ہوئی۔ (طبقات - اسد الغابہ)
سوال: حضرت عبداللہ بن ابی حدرد حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ شام بھی گئے تھے۔

بتائیے انہوں نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: ۷۱ ہجری میں ۸۱ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے۔

(اصابہ - اسد الغابہ)

حضرت محمود بن مسلمہ (انصاری صحابی / صاحب الشجرہ)

سوال: مشہور صحابی حضرت محمد بن مسلمہ کے بھائی محمود بن مسلمہ کس جنگ میں شہید ہوئے تھے؟

جواب: غزوہ خیبر کے موقع پر تھک کر قلعہ ناعم کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ کسی یہودی نے ایک بھاری پتھر یا بجلی کا پاٹ اوپر سے گرا دیا۔ شدید زخمی ہوئے اور تیسرے دن انتقال کر گئے۔ (طبقات - اصابہ - یرالصحابیہ)

سوال: حضرت محمود بن مسلمہ انصاری ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ کن اہم موقعوں پر حضور کے ساتھ رہے؟

جواب: سب سے پہلے غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ پھر غزوہ خندق اور بیعت رضوان کے موقع پر بھی رسول اللہ کے ہمراہ تھے۔ (تاریخ اسلام - اسد الغابہ - المغازی)

حضرت وہب بن سعد عامری (بدری / صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت وہب بن سعد کا تعلق قریش کی شاخ بنی عامر بن لوی سے تھا۔ آپ نے کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور پھر مدینہ آ کر حضرت کلوث بن ہدم انصاری کے مہمان بنے۔ حضور نے مواخاۃ کے موقع انہیں حضرت سوید بن عمرو کا دینی بھائی بنا دیا۔ (طبقات - اصابہ - اسوۃ صحابہ)

سوال: اہلبیت رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرت وہب بن سعد نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: ابن اسحاق نے اصحاب بدر میں شامل نہیں کیا جبکہ بعض دوسرے سیرت نگاروں کے مطابق وہ بدری صحابی ہیں۔ اس کے علاوہ احد، احزاب اور خیبر کے غزوات میں شامل ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ اصحاب بدر)

سوال: بتائیے حضرت وہب بن سعد نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۸ ہجری میں رسول اللہ نے اپنے سفیر حضرت حارث بن عمیر ازدی کے خون کا بدلہ لینے کے لئے موتہ لشکر روانہ کیا تو اس میں حضرت وہب بن سعد بھی تھے۔ وہ اسی جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ صحابہ)

فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے

اور کم سن صحابہ

حضرات: ابن ابی ادنیٰ، اسماء بن حارث اسلمی، اسیر، اسود بن سریع، اقرع بن حابس، امرؤ القیس، انیس بن ابی مرثد غنوی، ابہان بن صلی، احن بن حزم، بدیل بن ورقاء، بسر بن سفیان، تمیم بن اسد بن عبدالعزی، تمیم بن ربیعہ، تمامہ بن اثال، ثوبان، جابر بن مسلم، جارود بن عمرو، جبیر بن مطعم، جرید بن رزاح، جرید بن عبداللہ بکلی، جعال بن سراقہ، جشم الخیرم جمیل بن عمر، جندب بن کعب، حارث بن عمیر ازدی، حارث بن نوفل، حارث بن ہشام، حجر بن عدی، جمیل بن جابر، حکم بن جارت، حکم بن عمرو غفاری، حکم بن کیسان، حمزہ بن عمرو، حظلہ بن ربیع، حویطت بن عبدالعزی، خارجہ بن حدافہ سہمی، خالد بن عرفطہ، حزیمہ بن فاتک، خفاف بن ایما، ذویب بن طلحہ، ربیع بن کعب اسلمی، رفاعہ بن زید، زاہر بن حرام، زبیر بن بدر، زید بن خالد جمہمی، زید بن سہل، سراقہ بن مالک،

سبرہ بن معبد، سعد بن خولی، سعد الاسود، سعد بن عائذ، سعید بن العاص، سعید بن یزید، سفینہ، سلیمان بن عمرو، سواد بن قارب، سمیل بن عمر، شیبہ بن عتبہ، شیبہ بن عثمان، صعصعہ بن ناجیہ، صفوان بن امیہ، صفوان بن معطل، ضحاک بن سفیان، ضرار بن ازور، ضداد بن ثعلبہ، ضمام بن ثعلبہ، عامر بن اکوع، عائذ بن عمرو، عباس بن مرداس، عبداللہ بن ارقم، عبداللہ بن امیہ، عبداللہ بن نضیر، عبداللہ بن بدر، عبداللہ بن بدیل، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن ابی حدرد، عبداللہ بن زبیری، عبداللہ بن زمعہ، عبداللہ بن عامر، عبداللہ بن عبدنہم، عبداللہ بن معقل، مزنی، عبداللہ بن وہب، عبیداللہ بن عباس، عبدالرحمن بن سبرہ، عتاب بن اسید، عتبہ بن ابی لہب، عثمان بن ابی العاص، عداہ بن خالد، عدی بن حاتم، عروہ بن مسعود ثقفی، عکرمہ بن ابی جہل، علاء حضرمی، عمران بن حصین، عمرو بن حتم، عمرو بن مرہ، عویص بن حرملہ، عیاض بن حمار، غالب بن عبداللہ، فرود بن مسیک، فضالہ لیشی، فیروز دیلمی، حضرت قباث بن اشیم، قثم بن عباس، قیس بن خزیمہ، قیس بن عاصم، کرز بن جابر فہری، کعب بن جبیر، کعب بن عمیر غفاری، کھمس الہلانی، لیبید بن ربیعہ، ماغر بن مالک، شعی بن حارث شیبانی، مجسم بن ادوع، محمد بن طلحہ، مسلم بن حارث، مسور بن مخزوم، مطیع بن اسود، معاویہ بن حکم معقل بن سنان، معقل بن یسار، ناجیہ بن حبذب، نیشہ الخیر، وائلہ بن اسقع، وائل بن حجر، وحشی بن حرب، وہب بن قابوس، ہاشم بن عتبہ، ہشام بن حکیم، ہند بن حارث، یاسر بن عامر، یزید بن ابی سفیان، یزید بن شجرہ رہادی، ابوامامہ ہاشمی، ابولبیسر، ابوبکرہ، ابوجہم بن حدیفہ، ابوجندل بن سمیل، ابولعبسہ خثعمی، ابورفاعہ عدوی، ابوسفیان بن حارث، ابوسفیان بن حرب، ابوشریح، ابوالعاص، ابوعامر اشعری، ابویعب، حضرت ابومردین حفص، ابومالک اشعری، ابوجحش ثقفی، ابوعمزورہ، ابوداؤد لیشی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

﴿کم سن صحابہ﴾

حضرات:

ابراہیم، قاسم، عبداللہ، امام حسن، امام حسین، اسامہ بن زید، ابو طفیل لیشی، سعید بن عاص، سمرہ بن حبذب، سعد بن حبیب، عبداللہ بن جعفر، عمیر بن سعد، عبداللہ بن عمر، عبداللہ

بن عباس، عبداللہ بن زبیر، محمد بن طلحہ، مسلمہ بن مخلد، مستور بن شداد، مغیرہ بن نوفل، محمد بن عبداللہ بن جحش، نعمان بن بشیر، عمیر بن ابی وقاص، عبداللہ بن عامر، عبداللہ بن حنظلہ، عبداللہ بن شداد، عمیر بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن مطیع، عبداللہ بن ہشام، عبدالرحمن بن ہشام، عبدالرحمن بن حارث، عبدالرحمن بن حاطب، عبدالرحمن بن زید، عبیداللہ بن عمر، عمر بن ابی سلمہ، عمرو بن محمد بن مسلمہ، غصیف بن حارث، قثم بن عباس، قرہ بن ایاس، یوسف بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند کم سن صحابہؓ

حضرت ابوالطفیلؓ لیشی (کم سن صحابی)

سوال: صحابہؓ میں سب سے آخر میں کون سے صحابی فوت ہوئے؟ ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: اصل نام عامرؓ بن واثلہ تھا اور کنیت ابو الطفیل کے نام سے مشہور تھے۔ قبیلہ بنو کنانہ کی شاخ بنو لیشی سے تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابو الطفیلؓ لیشی کے والد حضرت واثلہؓ بھی صحابی تھے۔ بتائیے حضرت ابو الطفیلؓ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: آپ ۳ ہجری میں غزوہ احد کے سال پیدا ہوئے۔ پیدائشی مسلمان تھے اور عہد رسالت میں کم سن تھے۔ (اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو الطفیلؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے طویل عمر پائی اور ۱۱۰ ہجری میں فوت ہے۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ اب روئے زمین پر میرے سوا کوئی ایسا نہ ملے گا جو کہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

حضرت سعیدؓ بن عاص (کم سن صحابی، عالم و فاضل)

سوال: حضرت سعیدؓ بن عاص کم سن صحابی تھے۔ ان کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: بنو امیہ سے تعلق تھا۔ ان کے دادا ابوالصیہ سعد بن عاص کو مکہ والے ذوالتاج کہتے تھے۔ بدر کے مقتول عاص کے بیٹے تھے۔ عبدمناف پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ سے جا ملتا ہے۔ ماں ام کلثوم قریش کے خاندان عامر بن لوی سے تھیں۔
(تاریخ ابن ساکر۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت سعیدؓ بن عاص کو حضورؐ سے کسب فیض کا موقع کم ملا۔ پھر بھی وہ فضلاء صحابہؓ میں شمار ہوتے ہیں۔ آخر کیوں؟

جواب: بہادر اور دانشمند ہونے کے علاوہ عربی زبان پر عبور حاصل تھا اور لہجہ رسول اللہؐ سے ملتا تھا۔ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور بہت سے دوسرے صحابہؓ سے علم حاصل کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: دور عثمانی میں قرآن پاک کے نسخے نقل کرنے والے صحابہؓ میں حضرت سعیدؓ بن عاص بھی تھے۔ کوفہ کی گورنری کے دوران آپؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: ۲۹ ہجری میں حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ کی جگہ سعیدؓ بن عاص کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ اس دوران آپؓ نے بہت سی فتوحات میں حصہ لیا۔ جرجان اور طبرستان پر چڑھائی کی۔ پھر آذربائیجان کی بغاوت ختم کی۔ حضرت سعیدؓ چار پانچ سال کوفہ کے گورنر رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے کوفیوں کی شکایت پر انہیں عہدے سے ہٹا دیا۔
(طبقات۔ تاریخ ابن کثیر۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت سعیدؓ نے دوسرے نوجوانوں کے ساتھ مل کر حضرت عثمانؓ کی حفاظت کی۔ ناکامی کے بعد آپؓ کا کیا رد عمل ہوا؟

جواب: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد آپؓ مکہ جا کر گوشہ نشین ہو گئے۔ جنگ جمل

اور جنگ صفین میں حصہ نہیں لیا۔ (اصابہ - طبقات - سیر الصحابہ)
سوال: بتائیے حضرت سعید بن غاصب کب مدینے کے گورنر رہے اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہ نے اپنے دور خلافت میں انہیں مدینہ کا گورنر بنا دیا۔ پھر کچھ دنوں بعد معزول کر کے مروان بن الحکم کو گورنر بنا دیا۔ حضرت سعید نے مدینہ کے قریب العقیق میں سکونت اختیار کر لی۔ ۵۷۷، ۵۸۰، ۵۹۱ ہجری میں وہیں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (اصیاب - معجم البلدان - اسد الغابہ)
حضرت سعید بن جبیر (کم سن مجاہد سپاہی)

سوال: ابن جبیر کے نام سے مشہور تھے۔ تعلق قبیلہ بخیلہ سے تھا اور بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ صحابی کا نام و نسب بتادیں؟
جواب: حضرت سعید بن جبیر - والد کا نام بکیر بن جعافہ تھا۔ والدہ حبیبہ بنت مالک کے نام سے شہرت پائی۔ والدہ اس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھیں اور صحابیہ کا شرف حاصل کیا۔ (اصیاب - اسد الغابہ - استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن جبیر نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟
جواب: غزوہ بدر اور احد کے موقع پر کم سن تھے۔ پہلی بار غزوہ خندق میں شریک ہوئے بعد میں دوسرے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ ۶ ہجری میں سریہ عینہ بن حصن فزاری میں بھی حضرت ابو قتادہ اور حضرت سلمہ کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ (طبقات - اسد الغابہ - اصیاب - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سعید بن جبیر نے کب اور کہاں وفات پائی؟
جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں کوفہ آباد ہوا تو مستقل طور پر کوفہ میں

سکونت اختیار کر لی۔ وہیں چند سال بعد انتقال فرمایا۔ حضرت زید بن ارقم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہ بن جعفر (کم سن صحابی)

سوال: رسول اللہ کے پچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے اس بیٹے کا نام و نسب بتادیں جن کا لقب بجز الجؤد تھا؟

جواب: حضرت جعفر طیار (ذوالجنادین) اور حضرت اسماء بنت عمیس کے اس بیٹے کا نام عبداللہ بن جعفر اور کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اور ان کے والد حضرت جعفر طیار غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن جعفر کب اور کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: ان کے والدین ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ وہاں بارہ تیرہ سال رہے۔ اسی دوران وہاں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے ۶ ہجری کے آخری یا ۷ ہجری کے شروع میں جب واپس مدینہ آئے تو حضرت عبداللہ سات آٹھ برس کے تھے۔ (اشعاب۔ اسوۃ صحابہ۔ اصابہ)

سوال: ”الہی تو جعفر کے اہل و عیال کی سرپرستی فرما اور عبداللہ کے دانے ہاتھ کے کاروبار میں برکت دے۔“ رسول اللہ نے یہ دعا کس کے بارے میں فرمائی تھی؟

جواب: حضرت جعفر بن ابی طالب کے بیٹے حضرت عبداللہ کے بارے میں۔ ایک اور موقع پر آپ نے خوش ہو کر فرمایا: ”الہی اس بچے کے ہاتھ کے کام میں برکت دے۔“ (مسند احمد۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ متدرک حاکم)

سوال: حضرت عبداللہ حضور کے بیٹھے تھے اور شکل و صورت میں حضور سے مشابہہ

تھے۔ حضور ان کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟
 جواب: آپ فرماتے: ”عبداللہ خلتقا اور خلقا مجھ سے مشابہہ ہے۔“
 (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ کا حضرت علی سے کیا رشتہ تھا؟
 جواب: وہ حضرت علی کے بھتیجے بھی تھے اور داماد بھی۔ ان کی شادی حضرت زینب بنت علی سے ہوئی میان بیوی کے تعلقات انتہائی خوشگوار تھے۔ حضرت عبداللہ فرمایا کرتے تھے: زینب بہترین گھر والی ہے۔ ”یہ شادی عہد فاروقی میں ہوئی۔“
 (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن جعفر کا ذریعہ معاش تجارت تھا آپ نے یہ کاروبار کب شروع کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں آپ نے تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ حضور کی دعا کے اثر سے کاروبار میں برکت ہوئی اور مال و دولت کی فراوانی ہو گئی لیکن وہ اس سے کہیں زیادہ سخی اور فیاض تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو بحرالوجود (سخاوت کا سمندر) کہا جانے لگا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن جعفر نے عہد فاروقی اور عہد عثمانی کے بعض معرکوں میں حصہ لیا۔ حضرت علی کے دور خلافت میں آپ کی مصروفیات کیا رہیں؟

جواب: جنگ صفین میں شامی فوج کے خلاف لڑے اور التوائے جنگ کے معاہدے میں حضرت علی کی طرف بطور گواہ دستخط کئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ الاخبار الطوال)

سوال: ذی الحجہ ۶۰ ہجری میں حضرت حسین کو ذہ روانہ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن جعفر ان کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟

جواب: وہ نہیں چاہتے تھے کہ حضرت حسینؑ کوفہ جائیں اور انہوں نے روکنے کی کوشش کی۔ حضرت حسینؑ نے کا مشورہ قبول نہ کیا۔ تاہم حضرت عبداللہؑ نے اپنی بیوی زینبؑ کو بھائی کے ساتھ جانے سے نہ روکا۔ دشت کربلا میں شہادت حسینؑ کے بعد حضرت زینبؑ ہی قافلے کو پہلے دمشق اور پھر مدینہ لے کر پہنچیں۔ حضرت عبداللہؑ کے دو نو عمر صاحبزادوں نے بھی کربلا میں شہادت پائی۔ (تاریخ اسلام۔ ہیرالصحابیہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؑ بن جعفرؑ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۸۰ ہجری اور روایات کے مطابق ۸۵، ۸۷ یا ۹۰ ہجری میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ نے کب فرمایا تھا: ”میں دنیا اور آخرت دونوں میں آل جعفر کا ولی ہوں؟“

جواب: حضرت جعفر طیارؑ کی شہادت کی خبر کے موقع پر آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہؑ بن جعفرؑ کا ہاتھ پکڑ کر یہ الفاظ فرمائے۔ یہ بھی فرمایا کہ الہی! تو جعفر کے اہل و عیال کی سرپرستی فرما۔ (مسند احمد۔ اصابہ)

حضرت عمیر بن سعد (کم سن صحابی / انصار صحابی / عالم و فاضل)

سوال: حضرت عمیر بن سعد نے اپنے سوتیلے باپ حضرت جلاس کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: وہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے اور ان کے والد سعد بن عبید ان کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ سعد بن عبید (عمیر کی والدہ) سے جلاس بن سوید نے نکاح کر لیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انصار صحابہ)

سوال: ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سچے ہیں اور تم یقیناً گدھوں سے بدتر ہو۔“ یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حضرت عمیرؓ بن سعد نے اس وقت کہے تھے جب ان کے سوتیلے والد جلاسؓ نے ایک مرتبہ منافقین کے بہکاوے میں آکر کہہ دیا تھا۔ ”اگر محمدؐ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔“ (یرالصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمیرؓ بن سعد کو ان کے سوتیلے باپ نے کیوں گھر سے نکال دیا تھا؟

جواب: حضرت عمیرؓ کے الفاظ سن کر اس نے غصے میں انہیں گھر سے نکال دیا۔ عمیرؓ نے رسول اللہؐ سے فریاد کی تو آپؐ نے جلاسؓ کو بلا کر پوچھا۔ تو وہ اس سے صاف انکار کر گئے۔ اسی وقت وحی نازل ہوئی اور حضرت عمیرؓ کی بات کی تصدیق ہو گئی۔ جلاسؓ نے معافی مانگ لی۔ (طبقات۔ اشعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: ”لا کے تیرے کان نے ٹھیک سنا۔“ سرکارِ دو عالمؐ نے کس صحابیؓ سے فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے حضرت عمیرؓ بن سعد کا ہاتھ شفقت سے پکڑا اور مسکراتے ہوئے فرمایا تھا۔ (طبقات۔ اصحاب۔ یرالصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمیرؓ بن سعد سے پہلے کس غزوے میں شریک ہوئے؟

جواب: آپؐ اگرچہ کم سن تھے لیکن اس کے باوجود سب سے پہلے غزوہ تبوک (جیش العسرة) میں شریک ہوئے اور سفر کے دوران مشکلات کا مقابلہ کیا۔

(المغازی۔ اصحاب۔ سیرۃ النبی)

سوال: دویر فاروقی میں حضرت عمیرؓ بن سعد نے امارت اسلامی کی کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں مجاہدین کے ایک لشکر کا امیر بنا کر جہاد کیلئے شام

روانہ کیا جہاں انہوں نے رومیوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے انہیں فوجی خدمات سے سبکدوش کر کے حمص کا گورنر مقرر کر دیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت عمیر بن سعد کتنا عرصہ حمص کے گورنر رہے اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ کی شہادت تک حمص کے امیر رہے اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں فوت ہوئے۔ اہل سیر کا یہ بھی کہنا ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی زندگی میں ہی حمص کی امارت چھوڑ کر مدینہ کے قریب رہائش اختیار کر لی وہیں وفات پائی اور قبرستان بقیع غرقہ میں دفن ہوئے۔ اپنے زہد و تقویٰ، خوف خدا اور علم و حکمت کی بدولت آپؓ کا شمار فضلاء صحابہؓ میں ہوتا ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ یر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (کم سن صحابی)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد مہاجر گھرانے میں سب سے پہلے کونسا بچہ پیدا ہوا تھا؟ اسے پہلی خوراک کونسی ملی؟

جواب: حضرت زبیر بن العوام اور حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقہؓ کے گھر میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے۔ اس خوشی میں مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا تو پوری وادی گونج اٹھی۔ آپؓ نے اسے گود میں لیا۔ کھجور دہن مبارک میں ڈال کر چبائی اور نومود کو چٹا کر خیر و برکت کی دعا کی۔

(محمد عربی انساکیو پیڈیا۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن زبیر کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: قریش کے خاندان بنو اسد سے تعلق رکھنے والے عبداللہ بن زبیر حضورؐ کے

چھو بھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ بن العوام کے بیٹے اور حضورؐ کے بھتیجے تھے۔
حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت عبداللہؓ کی خالہ تھیں۔ اس لحاظ سے حضورؐ ان کے
خالو بھی تھے۔ (اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابیات۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کب پیدا ہوئے اور ان کی کنیت کیا تھی؟

جواب: آپؓ ہجری میں پیدا ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ ہجرت کے تیس باہ بعد
۲ ہجری میں۔ حضورؐ نے ان کی کنیت ابو بکر رکھی۔ دوسری کنیت ابو ضییب تھی۔
تقریباً سات آٹھ برس کی عمر میں ان کی والدہ نے انہیں حضورؐ سے بیعت
کرایا۔ (اصابہ۔ مندرک حاکم۔ استیعاب)

سوال: عہد رسالت اور عہد صدیقی میں حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کسی جنگ میں شریک
نہ ہوئے۔ بتائیے آپؓ نے سب سے پہلے کس جنگ میں حصہ لیا؟

جواب: عہد فاروقی میں پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ جنگ یرموک میں
شریک ہوئے۔ والد نے جہاد کے شوق میں انہیں گھوڑے پر سوار کرا کے ایک
مجاہد کو نگران بنا دیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: خلفائے راشدین کے دور میں حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ نے کن معرکوں میں
حصہ لیا؟

جواب: ۱۹ ہجری میں حضرت عمرو بن العاص کے جنگی معرکوں میں اپنے والد کے ساتھ
فتح مصر کے لئے گئے۔ حضرت عثمانؓ نے ۲۶ ہجری میں حضرت عبداللہؓ بن سعد
کو تخیر طرابلس کے لئے بھیجا تو بعد میں حضرت عبداللہؓ ابن زبیرؓ کو کمک دے
کر روانہ کیا۔ طرابلس کے بعد افریقہ کے دوسرے شہر فتح ہوئے تو حضرت
عبداللہؓ بن زبیرؓ تمام معرکوں میں بہادری سے لڑے ۲۹-۳۰ ہجری میں حضرت
سعید بن العاص نے طبرستان پر فوج کشی کی تو عبداللہؓ بن زبیرؓ بھی ان کے

ساتھ تھے۔ حضرت عثمانؓ کے محاصرے کے دوران باغیوں کے خلاف لڑنا چاہتے تھے لیکن حضرت عثمانؓ نے منع کر دیا۔ جنگ جمل میں وہ ام المؤمنینؓ کی پیدل فوج کے افسر تھے۔ جنگ صفین میں حصہ نہیں لیا۔ اور گوشہ نشین ہو گئے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر حضرت عبداللہؓ بن زبیر نے بیعت کر لی تھی۔ بتائیے کن لوگوں نے یزید کی بیعت نہیں کی؟

جواب: امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی ہی میں اکثر لوگوں سے یزید کی بیعت لے لی تھی۔ سیدنا حضرت حسینؓ اور حضرت عبداللہؓ بن زبیر نے بیعت نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہؓ نے یزید کے تخت پر بیٹھتے ہی حضرت حسینؓ کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ نے کب اور کیسے خلافت کا اعلان کیا؟

جواب: مکہ میں حضرت عبداللہؓ بن زبیر اور دوسرے صحابہؓ کے مشورے کو حضرت حسینؓ نے قبول نہ کیا اور کوفہ کے لوگوں کے بلانے پر وہاں تشریف لے گئے۔ آخر ۱۰ محرم ۶۱ء میں کربلا کا دردناک سانحہ پیش آیا۔ اس واقعہ کی خبر حضرت عبداللہؓ ابن زبیرؓ کو ملی تو انہیں شدید صدمہ ہوا۔ اہل مکہ کو مسجد الحرام میں اکٹھا کر کے یزید کے خلاف تقریر کی اور فضائل حسینؓ بیان کئے۔ پھر لوگوں کے اصرار پر آپؓ نے ان سے بیعت لی۔ اور یزید کی معزولی کا اعلان کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے خانہ کعبہ کو کس طرح نقصان پہنچا؟

جواب: یزید نے مسلم بن عقبہ کو فوج دے کر مدینے کے لوگوں سے بیعت کے لئے روانہ کیا۔ لوگوں نے حضرت عبداللہؓ بن حنظلہ کی سرکردگی میں مقابلہ کیا لیکن

شامی فوج نے تین دن تک مدینے میں قتل و غارت کی۔ پھر مکہ روانہ ہو گئی۔ راہ میں مسلم بن عقبہ فوت ہو گیا تو حصین بن نمیر سپہ سالار بنا۔ مکہ کے قریب حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے شہر سے باہر نکل کر مقابلہ کیا لیکن زبردست دباؤ کی وجہ سے محصور ہو گئے۔ حصین بن نمیر نے مخفیوں سے خانہ کعبہ پر آتشبازی اور سنگ باری کی۔ جس سے کعبہ کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ (طبقات - تاریخ طبری - سیرت ابن اسحاق)

سوال: مسرت عبداللہ ابن زبیر کو یزیدی فوج سے کیسے چھٹکارا حاصل ہوا؟

جواب: مکہ کے محاصرے کے دوران ہی یزید کا انتقال ہو گیا۔ حصین بن نمیر نے محاصرہ اٹھالیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ محاصرہ ختم ہونے کے بعد حصین بن نمیر کی درخواست پر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حرم کے دروازے کھول دیئے تھے۔ لشکر کے لوگ طواف کر کے دوسرے دن شام چلے گئے۔

(اسد الغابہ - سیرت ابن ہشام - تاریخ طبری)

سوال: کعبہ کی عمارت کو خالص نقصان پہنچا تھا۔ بتائیے اسے از سر نو کس نے تعمیر کیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے پرانی عمارت گرا کر بنیادوں سے نئی عمارت اس طرح تعمیر کی جس طرح حضورؐ چاہتے تھے۔ انہوں نے عظیم کا چھوٹا ہوا حصہ بھی کعبہ کی خدو میں شامل کر دیا اور اس کام پر خاصی بڑی رقم خرچ کی۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے حجرا اسود پر چاندی پڑھوائی تھی کیونکہ آتشبازی اور سنگ باری سے اس میں دراڑیں پڑ گئی تھیں۔

(سیرت ابن ہشام - تاریخ ابن خلدون - تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور میں اسلامی سلطنت دو حکمرانوں میں کیسے تقسیم ہو گئی؟

جواب: یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہ تخت پر بیٹھا۔ وہ دیندار خدا ترس اور نرم مزاج تھا اور حکومت سنبھالنا نہیں چاہتا تھا اس لئے جلد ہی خلافت سے دستبردار ہو گیا۔ مصر، حجاز، عراق اور جنوبی عرب میں ابن زبیر کی خلافت تسلیم کر لی گئی۔ حتیٰ کہ شام میں بنو امیہ کے مخالفین نے بھی انہیں خلیفہ مان لیا۔ ابن زبیرؓ نے مدینہ منورہ سے بنو امیہ کے عمال اور دوسرے سرکردہ افراد کو نکال دیا جن میں مروان بن عبدالحکم اور اس کا بیٹا عبدالملک بھی تھا۔ مروان نے بنو امیہ کے حامیوں کو ساتھ ملا کر ابن زبیرؓ کی حامی فوج کو شکست دے کر شام پر قبضہ کر لیا اور پھر عمرو بن سعید بن عاص نے مصر پر تسلط قائم کر لیا۔ اس طرح شام اور مصر پر مروان کی حکومت قائم ہو گئی اور حجاز اور عراق پر حضرت عبداللہ بن زبیر کی مروان کے بعد اس کے بیٹے عبدالملک نے حکومت سنبھالی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عبداللہ بن زبیر کی حکومت کیسے ختم ہوئی؟

جواب: عبدالملک اور عبداللہ بن زبیرؓ میں کشمکش کا آغاز ہوا تو سب سے پہلے عبدالملک نے قرقیشیا میں حضرت ابن زبیرؓ کی طرف سے مقرر کردہ والی زمز بن حارث کو شکست دی۔ پھر عراق میں ابن زبیرؓ کے بھائی مصعب بن زبیرؓ کو شکست دی۔ (مصعب لڑتے ہوئے مارے گئے) اور عراق پر قبضہ کر لیا۔ حضرت ابن زبیرؓ مدینہ منورہ اور مکے تک محدود ہو کر رہ گئے۔

(تاریخ ابن اثیر۔ مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانے میں کس نے دوبارہ بیت اللہ کا گھیراؤ کر کے سنگ باری کی تھی؟

جواب: حضرت ابن زبیرؓ میں تھے۔ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو تیس ہزار

سواروں کے ساتھ مکہ پر فوج کشی کا حکم دیا۔ وہ احکانات کے مطابق طائف میں ٹھہرا اور چھوٹے دستے مکہ پر حملے کے لئے بھیجتا رہا جنہیں ابن زبیرؓ کے سپاہی مار بھاگتے۔ کئی مہینے گزر گئے تو حجاج نے عبدالملک سے مزید کمک طلب کی اور مکہ کا محاصرہ کرنے کی اجازت مانگی۔ پانچ ہزار سپاہیوں کے پہنچتے ہی حجاج نے مکہ کا محاصرہ کیا اور بیت اللہ پر محققوں سے پتھر اور آگ کے گولے برسائے شروع کر دیئے۔ تقریباً سات ماہ محاصرہ جاری رہا۔ اس عرصہ میں دس ہزار آدمی حضرت ابن زبیرؓ کا ساتھ چھوڑ کر حجاج سے جا ملے۔

(تاریخ ابن اثیر - اسد الغابہ - استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور کس طرح شہید ہوئے؟

جواب: ۷۲ ہجری میں جبکہ حجاج نے مکہ کا محاصرہ کر رکھا تھا وہ اپنی والدہ حضرت اسماء سے ملے اور تلوار سنبھال کر میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ صرف چند جاثرا آپ کے ساتھ تھے۔ دو بیٹے حمزہ اور ضعیب بھی ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ صرف ایک بیٹا زبیرؓ ساتھ تھا۔ بہتر برس کی عمر میں بھی حضرت ابن زبیرؓ دونوں ہاتھوں سے تلوار چلاتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ ان کے ساتھی ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ انہوں نے شامیوں پر زبردست حملہ کیا۔ ایک شامی کا زوردار پتھر لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ خون زیادہ نکل جانے سے نقابت بڑھ گئی۔ اسی اثنا میں شامیوں نے گھیرے میں لے کر تلواروں سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ شامیوں نے ان کا سر کاٹ لیا۔ حجاج نے سر عبدالملک کے پاس دمشق بھجوادیا اور ان کا دھڑ بلند مقام پر سولی پر لٹکا دیا۔ تیسرے دن ماں نے لاش کو غسل دلا کر حجون میں دفن کر دیا۔ (اسد الغابہ - سیر الصحابہ - اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے تقریباً بارہ برس حکومت کی۔ بتائیے علم و فضل میں

آپؐ کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: آپؐ قرآن حکیم کے قاری اور عالم تھے۔ کبھی کبھی قرآن حکیم کی سورتوں کی تفسیر بھی کرتے۔ قرات بہت خوبصورت انداز میں کرتے۔ حضرت عثمانؓ نے قرآن حکیم کی نقل تیار کرنے کا کام جن صحابہ کرامؓ کے سپرد کیا تھا ان میں حضرت ابن زبیرؓ بھی شامل تھے۔ انہیں عربی کے علاوہ سات غیر ملکی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا۔ ان کی خطابت میں فصاحت و بلاغت کا رنگ نمایاں ہوتا۔ ان سے ۳۳ حدیثیں مروی ہیں۔ (متدرک حاکم۔ تاریخ ابن کثیر۔ اصابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ درہم کس نے ڈھلوائے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے پہلی مرتبہ گول درہم ڈھلوائے ان کی ایک طرف محمد رسول اللہؐ نقش تھا اور دوسری طرف امر اللہ بالوفاء والعدل۔

(طبقات۔ تاریخ ابن کثیر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سہل و صورت میں اپنے نانا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مشابہ تھے۔ آپؓ کی اولاد و ازواج کی تعداد کی تھی؟

جواب: اولاد و ازواج کی صحیح تعداد کے بارے میں اختلاف ہے مگر ایک بیوی خولہ بنت منظور اور چار بیٹوں ضیب، عباد، حمزہ اور زبیر کا ذکر اکثر کتب میں ملتا ہے۔ (متدرک حاکم۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت محمدؐ بن طلحہؓ (کم سن صحابی)

سوال: اس صحابی کا نام و نسب بتادیجئے جن کو تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ سجاد کا لقب ملا؟

جواب: قریش کے خاندان بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے حضرت ابوالقاسم محمدؓ بن طلحہؓ ان کے والد حضرت طلحہ بن عبید اللہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ والدہ حضرت حمزہؓ

بنت جحش ام المؤمنین حضرت زینبؓ بنت جحش کی حقیقی بہن اور عظیم صحابیہ تھیں۔ کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کا نام سجاد مشہور ہو گیا۔

(متدرک حاکم۔ اصابہ۔ انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت محمد بن طلحہؓ کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن حضرت حنیئہ کے بیٹے (حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے) یعنی آپ کے بھانجے تھے۔

(اصابہ۔ میرالصحابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت محمدؐ بن طلحہؓ نے دور رسالت اور خلفائے راشدینؓ میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپ کم سن ہونے کی وجہ سے غزوات نبوی میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں جوان تھے اور کاشانہ خلافت کا محاصرہ کرنے والے باغیوں کا دوسرے نوجوان صحابہؓ کے ساتھ مل کر مقابلہ کیا۔ حضرت علیؓ کے دور حکومت میں ان کے ساتھ تھے۔ (متدرک حاکم۔ اسوۃ صحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت محمدؐ بن طلحہؓ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ جمل میں اگرچہ دلی میلان حضرت علیؓ کی طرف تھا مگر والد حضرت طلحہؓ کی خاطر ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے اپنے لشکر میں اعلان کر دیا کہ سیاہ ٹوپی والے (محمدؐ بن طلحہؓ) پر کوئی ہاتھ نہ اٹھائے۔ لیکن جنگ کی شدت میں کسی کو ہوش نہ رہا یا دانستہ کسی نے انہیں شہید کر ڈالا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ میرالصحابہ۔ طبقات)

حضرت عبداللہؓ بن عامر (کم سن صحابی رسپہ سالار صحابی)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر کا شمار کم سن صحابہ میں ہوتا ہے۔ عہد رسالت اور دور

فاروقی میں وہ کم سن تھے۔ بتائیے وہ کس خاندان سے تھے اور کب مسلمان ہوئے؟

جواب: وہ قریش کے خاندان بنو عبد شمس سے تھے۔ والد کا نام عامر بن کریم تھا۔ وہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن عامر کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کے والد عامر بن کریم حضورؐ کی پھوپھی بیضاء بنت عبدالمطلب کے بیٹے یعنی حضورؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اس نسبت سے حضرت عبداللہؓ بن عامر حضورؐ کے بھتیجے ہوتے تھے۔ عبدمناف پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ کے نسب سے جا ملتا تھا۔ حضورؐ کے والد حضرت عبداللہؓ اور ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب تو ام پیدا ہوئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر کی خلیفہ دوم حضرت عثمان غنیؓ سے کیا رشتہ داری تھی؟

جواب: حضرت ام حکیم بیضاء کی بیٹی اور حضرت عبداللہؓ بن عامر کی پھوپھی اردوی بنت کریم حضرت عثمانؓ کی والدہ تھیں۔ یعنی ام حکیم بیضاء حضرت عثمانؓ کی نانی تھیں۔ اس نسبت سے حضرت عثمان غنیؓ حضرت عبداللہؓ بن عامر کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ (انساب الاشراف۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد فاروقی میں حضرت عبداللہؓ بن عامر جوان تھے۔ بتائیے انہوں نے سیستان کی فتح میں کیسے حصہ لیا؟

جواب: سیستان اگرچہ عہد فاروقی میں فتح ہو چکا تھا مگر کابل ابھی تک فتح نہیں ہوا تھا جو اس کا ایک حصہ تھا۔ ۲۵ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں اس مہم پر روانہ کیا۔ وہ کابل پر حملہ آور ہوئے اور کابل قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ اہل قلعہ باہر نکل کر لڑے لیکن حضرت عبداللہؓ بن عامر کی فوجوں نے انہیں شکست دے کر کابل

فتح کر لیا۔ لیکن عرب فوج کے واپس جاتے ہی اہل کابل نے پھر بغاوت کر دی۔ (تاریخ سندھ۔ پچاس صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن عامر کو کب بصرہ کا گورنر مقرر کیا گیا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے ۲۹ ہجری میں حضرت عبداللہؓ بن عامر کو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی جگہ بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ انساب۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر نے بصرہ کا گورنر بننے کے بعد صوبہ فارس کے کن علاقوں کو فتح کیا؟

جواب: انہوں نے ایک بڑے لشکر کے ساتھ فارس پر چڑھائی کی اور اصطر کے باغیوں کو شکست دینے کے علاوہ دراب، جرد اور جور پر قبضہ کر کے اس صوبے کو مکمل طور پر اسلامی سلطنت کا حصہ بنا دیا۔ پھر کاربان اور قیش جان کے شہروں پر اسلام کی حکمرانی قائم کی۔ مجاہدین کا ایک لشکر کرمان فتح کرنے کے لئے روانہ کیا جو کامیاب ہوا۔

(تاریخ سندھ۔ فوج البلدان۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن عامر کی امارت کے دوران کابل کس طرح دوبارہ فتح ہوا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عامر نے اہل کابل کی بغاوت ختم کرنے کے لئے حضرت عبداللہؓ بن عمیریشی کو سیستان کا حاکم بنا دیا۔ انہوں نے مجاہدین کے ایک لشکر کے ساتھ کابل پر یلغار کی۔ انہوں نے باغیوں کو شکست دے کر کابل پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ (فوج البلدان۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر نے ۳۰ ہجری میں خراساں کی تسخیر کا کام شروع کیا

اور دو تین سال میں مرو، بلخ اور ہرات تک کا علاقہ فتح کر لیا۔ بتائیے ان کے حکم سے ماتحت افسروں نے کن علاقوں کو اسلامی سلطنت میں شامل کیا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عامر کے ایک جرنیل حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ نے بلوچستان کے کئی مقامات فتح کئے۔ انہوں نے عبداللہؓ بن عمیر لیشی کو سیستان، عبدالرحمنؓ بن عمیس کو کرمان، ربیعؓ بن زیاد حرثی کو سیستان اور جاشعؓ بن مسعود کو کرمان کا والی مقرر کیا۔ ان صحابہؓ نے ان علاقوں کے باغیوں کو شکست دے کر وہاں امن وامان قائم کیا۔ حضرت احنفؓ بن قیس نے قہستان کے ترکوں سے صلح کر کے یابزور ششیر اس علاقے کو اپنا مطیع بنایا۔ یزید جرشئیؓ نے رستاق کے علاقے پر حملہ کر کے باخرز، رستاق زام اور جوین فتح کئے۔ اسود بن کلثومؓ اور ادھم بن کلثومؓ نے رستاق بہت فتح کیا۔ عید اللہ بن معمر نے مکران کی بغاوت ختم کی۔ سیستان میں باغیوں نے دوبارہ سراٹھایا تو حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ نے سیستان دوبارہ فتح کیا اور زرنج پر اسلامی تسلط قائم کیا۔ اس طرح ہندوستان کی سرزمین پر پہلا حملہ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں حضرت عبداللہؓ بن عامر کی بصرہ کی گورنری کے وقت حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ نے کیا اور فاتح بنے۔ انہوں نے داؤن، زابل اور بست بھی فتح کئے۔

(تاریخ ابن اثیر۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ تاریخ سندھ)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں نیشاپور کا صوبہ کس صحابی کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب: بصرہ کے گورنر حضرت عبداللہؓ بن عامر نے خود اشعید، زادہ، بشت، اسفرائن، خواف، رخ اور ارمیان فتح کرتے ہوئے نیشاپور کے دار الحکومت ابرشہر پر قبضہ کیا۔ اس طرح تمام صوبہ اسلامی سلطنت میں شامل ہوا۔

(تاریخ ابن اثیر۔ فتوح البلدان۔ تاریخ سندھ)

سوال: بتائیے نیشاپور کی فتح کے بعد حضرت عبداللہ بن عامر کے ماتحت جرنیلوں نے دوسرے کون سے علاقے فتح کئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عامر کے حکم سے عبداللہ بن خازم نے خونساء اور سرخس کے علاقے اور یزید بن سالم کی سرکردگی میں فوج بھیج کر کیف اور نینیتہ کے شہر فتح کرائے۔ طوس کے حاکم نے عبداللہ بن عامر سے بل بکخراج دینا قبول کر لیا اور اطاعت منظور کی۔ حاکم ہرات نے بھی خود اطاعت قبول کی۔ حضرت عبداللہ بن عامر کے حکم سے حضرت اخف بن قیس نے طخارستان فتح کیا۔ حضرت اقرع بن حابس نے جوزجان فتح کیا۔ حضرت اخف بن قیس نے طالقان اور فاریاب فتح کئے تو اہل بلخ نے چار لاکھ درہم سالانہ جزیہ دینے پر صلح کر لی۔ (عثمان غنی - خلفائے راشدین - تاریخ ابن اثیر - اسد الغابہ - فوج البلدان)

سوال: حضرت عبداللہ بن عامر کے ہاتھوں عہد عثمانی میں کونسی شاندار فتوحات ہوئیں؟

جواب: حلوان، اصفہان، کرمان، سرخس، غرنی، کابل، ہرات، مرو، اصطخر، نیشاپور اور ماورائے النہر کے علاقوں حضرت عبداللہ بن عامر اور ان کے ماتحت جرنیلوں کے ہاتھوں پہلی یا دوسری مرتبہ فتح ہوئے۔ (عثمان غنی - تاریخ ابن اثیر - فوج البلدان)

سوال: حضرت علیؑ اور بعد کے ادوار میں حضرت عبداللہ بن عامر کی کیا سرگرمیاں رہیں؟

جواب: جنگ جمل میں حضرت عبداللہ بن عامر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ تھے اور انصار، بنو قیس اور بنو ثقیف کی قیادت کی۔ جنگ صفین میں امیر معاویہ کا طرفدار ہونے کے باوجود حصہ نہیں لیا بلکہ التوائے جنگ کے معاہدے میں بطور گواہ دستخط کئے۔ حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؑ ان کے جانشین بنے تو امیر معاویہ نے حضرت عبداللہ بن عامر کو ہراول دستے کے

ساتھ ان سے مقابلے کے لئے بھیجا۔ حضرت حسنؓ مدائن تشریف لائے اور ساباط میں خیمہ زن ہوئے۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر کی مصالحتانہ کوشش سے حضرت حسنؓ چند شرائط پر امیر معاویہؓ کے حق میں دستبردار ہو گئے۔

(تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین۔ طبقات۔ اخبار الطوال)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر کب بصرہ کے دوبارہ گورنر بنے اور بغاوتوں کو کس طرح ختم کیا؟

جواب: ۴۱ ہجری میں امیر معاویہؓ نے انہیں دوبارہ بصرہ کا گورنر بنا دیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ بعض علاقوں نے اسلامی سلطنت کے خلاف بغاوت کر دی ہے، چنانچہ ان کے حکم سے قیس بن الہیشم نے خراسان کے باغیوں کا خاتمہ کرتے ہوئے بلخ شہر فتح کیا اور مشہور آتش کدہ نوبہار مسمار کر دیا۔ عبداللہ بن حزم نے ہرات، بوشہ اور باغیس کی بغاوت ختم کی۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن سرہ نے خواش بست، رزان، ریح فتح کرنے کے بعد، غترنہ، قدهار اور کابل کو دوبارہ فتح کیا اور باغیوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ ۴۳ ہجری میں عبداللہ بن سوار عبدی نے مکران کی بغاوت ختم کی اور قیقان کے سرکش لوگوں کو سزا دی۔ ۴۴ ہجری میں مہلب بن ابی صفرہ نے سندھ کے سرحدی علاقے فتح کئے۔ بعض مؤرخین کے مطابق مہلب درہ خیبر کے راستے داخل ہوئے تھے کیونکہ اس زمانے میں پشاور سے ملتان تک کا سارا علاقہ سندھ میں شامل تھے۔

(تاریخ سندھ۔ تاریخ ابن اثیر۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمنؓ بن عامر نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: وہ دوبارہ تین سال بصرہ کے گورنر رہے۔ امیر معاویہؓ نے انہیں معزول کر دیا تو وہ مدینہ یا مکہ آ کر گوشہ نشین ہو گئے۔ ۵۷۔ ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔

(اساب۔ یہ الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: ”یہ بچہ بڑا ہو کر مسقی (سیراب کرنے والا) بنے گا۔“ رسول اللہ نے یہ پیش گوئی کس صحابی کے بارے میں فرمائی اور یہ کیسے پوری ہوئی؟

جواب: رسول اللہ نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عامر کے بارے میں فرمائی تھی۔ یہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ انہوں نے بصرہ میں دو نہریں کھدوائیں۔ اہلہ کی نہر تعمیر کروائی۔ میدان عرفات میں حاجیوں کے لئے تالاب اور حوض بنوا کر پانی کا انتظام کیا۔ مختلف مقامات پر کنوئیں کھدوا کر پینے کے لئے اور خشک زمینوں کے لئے پانی مہیا کیا۔ بہت سے رفاہی کام کئے۔

(النبہاج اور قرطیبین میں شجر کاری کی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

﴿بزرگ صحابہ﴾

حضرات: ابوقحافہ، ابولکبیر، یسار، جمیل بن معمر، خارجہ بن زید، رفاعہ بن دقش، سعید بن یربوع، عویم بن ساعدہ، عاصم بن عدی، کلثوم بن الہدم، قیس بن سعد، قیس بن سائب، قیس بن خرمہ، لیبید بن ربیعہ، یامین بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند بزرگ صحابہ:

حضرت ابوقحافہؓ (بزرگ صحابہ)

سوال: حضرت ابوقحافہؓ عثمان بن عامر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: فتح مکہ کے وقت انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال تھی۔ ان کی اہلیہ سلمیٰؓ پہلے ہی اسلام لائیں تھیں۔ حضرت ابوقحافہؓ خاندان تیم سے تھے اور مرہ بن کعب پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ سے جا ملتا ہے۔ والدہ کا نام آمنہ تھا۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ امایہ)

سوال: حضرت ابوقحافہؓ بوزھے اور نایاب صحابی تھے۔ بتائیے انہوں نے کب وفات

پائی؟

جواب: انہوں نے دور فاروقی میں ۱۳ ہجری میں ۹۷ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کی چار پشتوں کو شرف صحابیت حاصل تھا۔ (اسد الغابہ - اصحابہ - اعیان)

حضرت حسیلؓ بن الیمان

سوال: غطفان کے خاندان عیس سے تعلق رکھنے والے صحابی حسیلؓ، یا حسل کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان صحابیؓ کی کنیت ابو حذیفہ تھی اور اسی کے نام سے وہ مشہور ہوئے۔ والد کا نام جابر بن عمرو ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حسیلؓ کے دادا کا نام یمان تھا اس لئے ان کے والد بھی یمان کے نام سے مشہور ہو گئے۔ حسیل یا ان کے دادا نے بنو عبدالاشہل کی خاتون ربابؓ بنت کعب سے شادی کر لی۔ چونکہ یمنی تھے اس لئے یمنی کہلانے لگے۔ (اعیان - اسد الغابہ - الانساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضرت ابو حذیفہ حسیلؓ بن یمان نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ بیٹے حذیفہؓ کے ساتھ ہی ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہجرت کی اور آپؐ کی تشریف آوری کے بعد حضرت حسیلؓ، ان کی اہلیہ ربابؓ بنت کعب اور دو بیٹے حذیفہؓ اور صفوانؓ نے اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ - اصحابہ - ہر الصحابہ)

سوال: حضرت حسیلؓ اپنے بیٹے حذیفہؓ کے ساتھ جنگ بدر کیلئے روانہ ہو گئے لیکن انہوں نے جنگ میں کیوں شرکت نہیں کی؟

جواب: غزوے کے لئے نکلے لیکن راستے میں مشرکین مکہ کے ہتھے چڑھ گئے۔ مشرکین نے ان سے قسم لے کر چھوڑا کہ وہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گے۔ انہوں

نے یہ واقعہ رسول اللہ کو سنایا تو آپ نے فرمایا: ”اپنے عہد پر قائم رہو اور گھر واپس جاؤ۔ باقی رہی فتح و نصرت تو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم اسی سے طلب کرتے ہیں۔“ (صحیح مسلم۔ پچاس صحابہ)

سوال: غزوہ احد میں حضرت حسیلؓ شامل ہوئے تھے۔ بتائیے وہ کیسے شہید ہوئے؟

جواب: ۳ ہجری میں اس غزوے میں آپ نے اپنے بیٹے حضرت حذیفہؓ کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت حسیلؓ ضعیف العزمتھے۔ حضورؐ نے انہیں ایک دوسرے صحابی حضرت ثابتؓ بن قیس کے ہاتھ عورتوں اور بچوں کے پاس حفاظت کیلئے ایک ٹیلے پر بٹھادیا۔ میدان جنگ میں شدت آئی تو دونوں بزرگوں کو جوش آ گیا اور تلواریں سونت کر میدان میں کود پڑے۔ حضرت ثابتؓ کو مشرکین نے شہید کر دیا۔ حضرت حسیلؓ کو مسلمان افراتفری میں پہچان نہ سکے اور ان پر تلواریں چلا دیں۔ اس طرح وہ مسلمانوں کے ہاتھوں ہی شہید ہو گئے۔ ان کے پانچ بیٹے حذیفہؓ، سعدؓ، صفوانؓ، مدحؓ اور لیلےؓ تھے۔ (اصابہ اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت حذیفہؓ کو اپنے والد حسیلؓ کی شہادت کا بے حد صدمہ ہوا۔ آپ نے کس ردعمل کا اظہار کیا؟

جواب: انہوں نے صبر سے کام لیا اور قاتلین تکے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ رسول اللہؐ نے اپنی جیب خاص سے ان کی دیت ادا فرمائی لیکن حضرت ابو حذیفہؓ نے اسے مسکینوں پر تقسیم فرمادیا۔ (اصابہ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت خارجہؓ بن زید انصاری (عقی بن بدری انصاری بزرگ صحابی)

سوال: حضرت خارجہؓ بن زید نے ۱۳ نبوی میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: خزرج کے خاندان حارث بن خزرج یا انر سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے

خاندان کے رئیس تھے۔ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لاپچکے تھے اور بعد میں بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ سیرالصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضورؐ نے کس صحابی کو حضرت خارجہؓ بن زید کا دینی بھائی بنایا تھا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ ہجرت کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے ان کے ہاں قیام کیا تھا۔ دہری روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ کے میزبان حضرت ضعیبؓ بن اساف تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت خارجہؓ بن زید انصاری نے کس خلیفہ راشدؓ سے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی؟

جواب: انہوں نے اپنی بیٹی حبیبہؓ کا نکاح حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کر دیا جن سے حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ (خلفائے راشدین۔ سیرالصحابہ۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت خارجہؓ بن زید نے غزوہ بدر میں کس مشرک کو قتل کیا تھا؟

جواب: انہوں نے مشہور مشرک امیہ بن خلف کو کچھ دوسرے صحابہ کے ساتھ مل کر قتل کیا۔ (المغازی۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت خارجہؓ بن زید جنگ احد میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ بتائیے کس مشرک نے ان کی بے حرمتی کی؟

جواب: وہ لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو کر گر پڑے تو امیہ بن خلف کے بیٹے صفوان نے انہیں پہچان لیا۔ اس نے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے ان کے ہونٹ، کان، ناک اور دوسرے اعضاء کاٹ دیئے۔ انہیں ان کے بھتیجے حضرت سعدؓ بن ربیع کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ ایک بیٹی حبیبہؓ اور دو بیٹے زیدؓ اور سعدؓ اپنے پیچھے چھوڑے۔ (المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت رفاعہؓ بن وقش انصاری (بزرگ صحابی نرانصار صحابی)

سوال: ضعیف العمر صحابی حضرت رفاعہؓ بن وقش کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: وہ انصاری قبیلے اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ - اشعاب - سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے بزرگ صحابی حضرت رفاعہؓ بن وقش کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں رسول اللہؐ نے انہیں اور حضرت حسینؑ ایمان کو ایک قلعے میں

عورتوں اور بچوں کے ساتھ بٹھادیا۔ لیکن جذبہ جہاد نے جوش مارا تو دونوں

بزرگ صحابی تلواریں لے کر میدان جنگ میں کود پڑے۔ حضرت رفاعہؓ مشرکوں

کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ (اصابہ - سیر الصحابہ - سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت سعیدؓ بن ربیع مخزومی (بزرگ صحابی)

سوال: ”یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ مجھ سے بہت بڑے اور

بہتر ہیں۔ البتہ میں آپ سے پہلے پیدا ہوا تھا۔“ یہ الفاظ کن صحابی کے ہیں؟

جواب: ایک بزرگ صحابی حضرت سعیدؓ بن ربیع سے جب رسول اللہؐ نے پوچھا کہ

مجھ میں اور آپؐ میں کون بڑا ہے تو انہوں نے یہ جواب دیا۔ (اصابہ - اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ سعیدؓ بن ربیع کب اسلام لائے؟

جواب: ہجرت نبوی کے وقت حضرت سعیدؓ ستر سال کے تھے۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ

پہلے مدینہ طیبہ میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ پہلے حرم نام تھا۔ حضور اقدسؐ نے

بدل کر سعید رکھ دیا۔ (سیر الصحابہ - اسد الغابہ - اشعاب)

سوال: حضرت سعیدؓ بن ربیع غزوہ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ بتائیے آپ نے اور

کس غزوہ حصہ لیا؟

جواب: آپ غزوہ حنین میں بڑے جوش و خروش سے بنو ہوازن کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ نے حنین کے مال غنیمت میں سے انہیں پچاس اونٹ عطا فرمائے۔ (سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: بتائیے حضرت سعیدؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن ربیع نے ۵۴ ہجری میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری

(سابقون الاولون انصار، عقبی صحابی، بزرگ صحابی، بدری صحابی)

سوال: حضرت عویمؓ بن ساعدہ کو رسول اللہ نے ”مرد صالح“ کے لقب سے نوازا۔ وہ کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور ہجرت نبوی سے پہلے ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ ان کی بیعت عقبہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ تینوں عقبوں میں شریک تھے۔ وہ انصار اولیٰ میں سے ہیں۔ جنہوں نے کئے جا کر سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ بیعت عقبہ ثانی میں شامل تھے۔ وہ دو عقبوں میں شریک ہوئے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیعت عقبہ کبیرہ میں حاضر ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت عویمؓ بن ساعدہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور انہیں کس مسلمان کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ عمرو بن عوف سے تھا جو قباء میں آباد تھے۔ رسول اللہ نے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو ان کا دینی بھائی

بنایا۔ (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

سوال: حضرت عوم بن ساعدہ انصاری کی صفائی پسند طبیعت کی کس

طرح تعریف فرمائی؟ (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

جواب: آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن صفائی پسند اصحاب کو پسند فرمایا ہے، ان

میں حضرت عوم بن ساعدہ بھی ہیں۔ (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

سوال: (بدری صحابی) حضرت عوم بن ساعدہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور قند

ارتداد کے معرکوں میں بھی حصہ لیا، بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟ (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں پچیسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

امیر المؤمنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دو بچے عقبہ اور عبیدہ پیچھے چھوڑے۔ ایک

حدیث بھی مروی ہے۔ (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

حضرت عاصم بن عدی (بدری صحابی / انصاری صحابی / بزرگ صحابی)

سوال: حضرت عاصم بن عدی کو بلوی انصاری کیوں کہا جاتا تھا؟ آپ کب اسلام

لائے؟ (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

جواب: آپ قبیلہ قضاعہ کے خاندان ابلی سے تعلق رکھتے تھے اور انصاری قبیلہ اوس کی

شاخ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ اس لئے آپ بلوی انصاری کہلائے۔

(اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

(انساب الاشراف، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق، اصحاب بدر)

سوال: حضرت ابو عمرو عاصم بن عدی ہجرت کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتائیے وہ

غزوہ بدر میں عملاً کیوں شریک نہ ہو سکے؟ (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر) (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔ (اصحاب بنی نضیر)۔

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں راستے ہی سے قہا اور عموالی کا امیر مقرر کر کے واپس بھیج

دیا۔ آپؐ نے غزوہ بدر کے مالِ غنیمت سے انہیں حصہ دیا۔

(اسد الغابہ، سیر الصحابہ، اصابہ)

سوال: حضرت عاصمؓ بن عدی تمام غزواتِ نبویؐ میں شامل رہے۔ بتائیے آپؐ نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ ۴۵ ہجری میں امیر معاویہؓ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان سے 6 حدیثیں مروی ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری (انصاری بزرگ صحابی)

سوال: ہجرت کے بعد رسول اللہؐ قبائلیں کس انصاری صحابی کے مہمان ہوئے؟

جواب: اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے حضرت کلثومؓ بن ہدم کو آپؐ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ وہ عمرو بن عوف کی شاخ بنو عبید کے سردار تھے اور انہوں نے ہجرتِ نبویؐ سے کچھ پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عامرؓ بن فہرہ بھی ان کے گھر پر ٹھہرے تھے۔ (انساب الاشراف۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: معمر صحابی حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کا لقب رَحْل رسولؐ تھا۔ انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: ہجرتِ نبویؐ کے تھوڑی دیر بعد آپؐ نے وفات پائی اور وہ پہلے صحابی تھے جو ہجرتِ نبویؐ کے بعد فوت ہوئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: قبائلیں رسول اللہؐ کا قیام حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے ہاں تھا۔ آپؐ لوگوں سے ملاقات کہاں فرماتے تھے؟

جواب: آپؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دن کو حضرت سعدؓ بن زید کے گھر پر لوگوں

ملاقات فرماتے اور رات کو حضرت کلثومؓ بن ہدم کے مکان پر آرام فرماتے تھے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ الریح الختم)

حضرت قیسؓ بن سعدؓ ساعدی (بزرگ صحابی و مجاہد سپاہیِ رعالم و فاضل)

سوال: ”الہی اپنی رحمت اور مہربانی سعد پر نازل فرما۔“ رسول اللہؐ نے یہ دعا کب اور کس صحابی کے لئے فرمائی تھی؟

جواب: حضرت قیسؓ کے والد حضرت سعدؓ بن عبادہ کے لئے اس وقت یہ دعا فرمائی جب انہوں نے موٹے کپڑے کی ایک چادر حضورؐ کی خدمت میں پیش کی تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: ابو الفضل حضرت قیسؓ بن سعد کا حسب و نسب بیان کریں؟

جواب: والد کا نام سعدؓ بن عبادہ اور والدہ کا نام فکیہہ بنت عبید دلیم تھا۔ یہ دونوں خنزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھے۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت قیسؓ بن سعدؓ لمبے قد کے اور بڑے جسم کے تھے۔ گدھے گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگتے تھے۔ آپ نے کن غزوات نبویؐ میں شرکت کی؟

جواب: آپ عہد نبویؐ کے بہت سے غزوات وہرایا میں شریک ہوئے۔ ان میں سر یہ سیف البحر اور غزوہ فتح مکہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: ”فیاضی اور سخاوت اس گھرانے کا خاصہ ہے۔“ یہ الفاظ حضورؐ نے کب اور کس کے لئے فرمائے؟

جواب: سر یہ سیف البحر یا حبشہ الخبط کے دوران ایک موقع پر سامانِ رسد ختم ہو گیا اور

مجاہدین درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ حضرت قیسؓ نے یہ حالت دیکھی تو تین مرتبہ تین تین اونٹ قرض لے کر ذبح کرائے اور مجاہدین کی خوراک کا بندوبست کیا۔ مدینہ واپس آ کر حضور کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔
(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ کا خاص علم کس صحابی کو دیا گیا تھا؟

جواب: پہلے یہ علم حضورؐ نے حضرت سعدؓ بن عبادہ کو عطا فرمایا۔ پھر ان کے بیٹے حضرت قیسؓ بن سعد کو اور پھر ان سے لے کر حضرت زبیرؓ بن العوام کو دیا گیا۔
(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت علیؓ کے دور خلافت اور بعد میں حضرت قیسؓ بن سعد کی مصروفیات کیا تھیں؟

جواب: حضرت علیؓ نے انہیں مصر کا والی مقرر کیا تو بہتر طریقے سے نظام حکومت چلایا۔ پھر اہل کوفہ کی شکایت پر حضرت علیؓ نے ان کی جگہ محمد بن ابی بکرؓ کو والی بنا دیا۔ حضرت قیسؓ پہلے مدینہ اور پھر کوفہ چلے گئے۔ جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے، حضرت حسنؓ کا بھی ساتھ دیا۔ امیر معاویہؓ اور حضرت حسنؓ کے درمیان صلح کا معاہدہ طے پایا تو امیر معاویہؓ کی بیعت کر لی۔
(تاریخ طبری۔ طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت قیسؓ بن سعد نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۶۰ ہجری میں علیل ہوئے اور مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے۔ ایک بیٹا عامر اپنے پیچھے چھوڑا۔
(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

حضرت یامینؓ بن عمیر (اہل کتاب صحابی بزرگ صحابی)

سوال: ”یامین تم نے اپنے بھائی کی حرکت دیکھی؟ وہ مجھے دھوکے سے قتل کرنا چاہتا

تھا مگر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کے ذریعے مجھے اس کے بد ارادے سے آگاہ کر

دیا۔ رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کتب اور کس نے فرمائے تھے؟

جواب: قبیلہ بنو نضر کے حضرت یامینؓ (یا ابن یامینؓ) سے۔ یہود بنو نضر کے ایک شخص عمرو بن جاش نے رسول اللہؐ کو ایک مکان کے نیچے بٹھا کر کوئی وزنی چیز (پتلی کا پات) گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔ رسول اللہؐ کو اس کا علم ہو گیا اور سازش ناکام ہو گئی۔ یہ شخص یامینؓ کا چچا زاد بھائی تھا۔ حضرت یامینؓ کے قبول اسلام کے بعد ایک دن حضورؐ نے حضرت یامینؓ سے یہ فرمایا تھا۔

(مسندک حاکم۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ کو شہید کرنے کی سازش کرنے والے یہودی کو کس صحابی نے قتل کیا تھا؟

جواب: اس یہودی عمرو بن جاش کو اس کے چچا زاد بھائی حضرت یامینؓ بن عمیر نے قتل کیا۔

سوال: ۹ ہجری میں حبشہ عمرہ یعنی غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت یامینؓ نے مسلمانوں کی کیا خدمت کی؟

جواب: اس سال خشک سالی کی وجہ سے زادراہ بھی کم تھا اور سفر بھی انتہائی مشکل۔ حضرت یامینؓ نے دو نادار صحابیوں حضرت عبداللہ بن معقل اور حضرت عبدالرحمن بن کعب کو دو سواریاں یا ایک سواری اور کچھ زادراہ دیا۔ ان کا شمار بڑے صحابہ میں ہوتا تھا۔

(اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

﴿اہل کتاب صحابہ﴾

حضرات:

ابراہیم، ادریس، اسید بن سعید، احمد بن سعید، اسد بن کعب القرظی، اسید بن کعب القرظی، اشرف حبشی، بکیر حبشی، بشیر بن معاویہ، تمام، تمیم الحبشی، تمیم داری، ثعلبہ بن سعید

الہدی، ثعلبہ بن سلام، ثعلبہ بن قیس، ثعلبہ بن ابی مالک، جارود بن عمرو، جبر، جبل، حیر، نجرہ، درید الراہب، ذودجن، ذوحجر، ذومانحسب، ذومہدم، رافع القرظی، رفاعۃ بن السؤال، رفاعۃ القرظی، زید بن سعید، سعد بن وہب، سعید بن عامر، سلام، سلمہ بن سلام، سلمان فارسی، سمعان بن خالد، میمونہ بلقاوی، شمعون، صالح القرظی، عامر الشامی، عبدالمجارت بن السنی، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمن بن زبیر، عداس، عدی بن حاتم، عطیہ القرظی، علی بن رفاعۃ، عمرو بن سعد، عمیر بن امیہ، کثیر بن السائب، کرز بن علقمہ، کعب بن سلیم، محرب، محمد بن عبداللہ بن سلام، مخزق، میمون بن یامین، مابور، نافع، یامین بن عمیر، یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند اہل کتاب صحابہ:

حضرت تمیمؓ بن اوس داری (اہل کتاب رعالم اور فاضل)

سوال: ”اگر میری کوئی لڑکی ہوتی تو میں اس کا نکاح اس شخص سے کر دیتا۔“ بتائیے رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کب اور کس بارے میں فرمائے؟

جواب: حضرت تمیمؓ بن اوس داری کے بارے میں اس وقت فرمائے جب انہوں نے مسجد نبویؐ میں پہلی مرتبہ باقاعدہ روشنی کا انتظام کیا۔ اس طرح یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قدیلین جلا کر مسجد میں روشنی کی ابتدا کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ ابن ماجہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت تمیمؓ بن اوس شام کے رہنے والے اور دین مسیح کے پیرو تھے۔ آپ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: مشہور قبیلہ لُحْم سے تعلق تھا اور اجداد میں ایک مقتدر شخص دار کی نسبت سے داری کہلائے۔ (الانساب الاشراف۔ سید الصحابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت تمیمؓ بن اوس داری نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے ۹ ہجری میں اپنے بھائی نعیم کے ساتھ مدینہ میں رحمت عالمؐ کے ہاتھ

پر اسلام قبول کیا اور پھر مدینے میں مقیم ہو گئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت تمیم بن اوس داری کو خیر اہل المدینہ کا خطاب ملا۔ بتائیے آپ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک اور اس کے بعد کے سرایا میں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت تمیم بن اوس انجیل کا علم رکھتے تھے۔ بتائیے قرآن کے ساتھ کیسا شغف تھا؟

جواب: آپ صحبت نبوی سے فیض یاب ہوئے اور قرآن کے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ جن صحابہؓ نے عہد رسالت میں قرآن جمع کیا حضرت تمیمؓ بھی ان میں شامل تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے قرآن سے شغف کی وجہ سے انہیں نماز تراویح باجماعت کیلئے عورتوں کا امام مقرر کیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت جارد بن عمرو (اہل کتاب صحابی)

سوال: ۹ یا ۱۰ ہجری میں قبیلہ عبدالقیس کا وفد مدینہ منورہ آیا تھا۔ ان کے سردار نے اسلام قبول کر لیا۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: یہ قبیلہ بحرین میں آباد تھا اور بیس یا چالیس رگی اس وفد کے سردار حضرت جارد بن عمرو عبدی تھے۔ وہ اہل کتاب میں سے تھے اور اصل نام بشر اور کنیت ابو منذر تھی۔ جارد ان کا لقب تھا۔ والد کا نام عنش اور العلاء بھی بتایا گیا ہے۔

(طبقات۔ انسائیکلو پیڈیا۔ سیر الصحابہ۔ وفد عرب پارگاہ رسالت میں)

سوال: حضرت جاردو بن عمرو نے قبول اسلام سے پہلے حضورؐ سے پوچھا تھا، کیا میرے تبدیل مذہب سے آپؐ میری نجات کی ضمانت دیتے ہیں؟ آپؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا تھا: ”ہاں میں ضامن ہوں۔ اسلام تمہارے دین سے بہتر ہے۔“ (سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ دؤدرب بارگاہ نبوت میں اسباب)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت جاردو سے فرمایا: جاردو تم نے اور تمہاری قوم نے آنے میں بہت دیر کر دی ہے۔“ انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہؐ! میں نے انجیل میں آپؐ کی صفات پڑھی ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے آپؐ کے آنے کی بشارت دی ہے۔ اب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔“ (تاریخ ابن ساسر۔ پچاس صحابہ)

سوال: صحابی رسولؐ حضرت جاردوؓ میں کیا خاص خوبیاں تھیں۔ جن کی وجہ سے اپنے علاقے میں مشہور تھے؟

جواب: ان کا شمار اپنے قبیلے کے رئیسوں میں ہوتا تھا۔ وہ بہادر اور مہم جو شخص تھے۔ وہ اچھے شاعر بھی تھے اور قبول اسلام کے بعد انہوں نے بارگاہ رسالت میں اشعار بھی پیش کئے تھے۔ فتنہ ارتداد میں ان کا قبیلہ بھی منحرف ہوا لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ (طبقات۔ اسباب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت جاردوؓ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: آپؓ نے بصرہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی اور فارس یا نہادیم کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ (اسباب۔ سیر الصحابہ)

حضرت زید بن سعیدؓ (اہل کتاب صحابی)

سوال: حضرت زید بن سعیدؓ یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ بتائیے وہ کب اور کیسے

اسلام لائے؟

جواب: رسول اللہ مدینہ تشریف لائے تو حضرت زید بن سعید نے دیکھا کہ توریت میں بتائی گئی تمام نشانیاں آپؐ میں موجود ہیں۔ انہوں نے خود ان علامات کی تحقیق کی اور پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(اہل کتاب صحابہ۔ مستدرک حاکم۔ یہ تیرے پر اہل کتاب سے)

سوال: حضرت زید بن سعید نے قبول اسلام کے بعد اپنا نصف مال صدقہ کر دیا تھا۔ بتائیے وہ کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: اسلام لانے کے بعد وہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ تبوک میں بہادری سے لڑتے ہوئے زخمی ہو گئے اور مدینہ واپسی پر راستے میں شہید ہو گئے۔ (مستدرک حاکم۔ اہل کتاب صحابہ۔ اصابہ)

حضرت عبداللہ بن سلام (اہل کتاب صحابی برحافظہ و عالم)

سوال: اہل کتاب صحابی حضرت عبداللہ بن سلام کی کنیت ابو یوسف تھی۔ ان کا اصل نام اور نسب بتادیتے؟

جواب: اصل نام حصین تھا۔ یہ یثرب مدینہ کے خاندان قیقان سے تعلق تھا جن کا پیشہ صنایع اور زراعت اور آہن گرمی و زرگری میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ جہدیب الحدیب۔ اشد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن سلام بنو قیقان کے رئیس اور تورات کے سب سے بڑے عالم تھے۔ رسول اللہ کے بارے میں ان کا کیا عقیدہ تھا؟

جواب: انہوں نے تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانیاں پڑھی ہوئی تھیں۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ کا زمانہ پائیں اور دین حق کے پیروکار بنیں۔ وہ

اس بات کا اکثر تذکرہ بھی کیا کرتے تھے۔

(استیعاب۔ اسدالغابہ۔ تذکرۃ الحفاظ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: ۱۱ نبوی کے موسم حج میں مدینے کے چھ افراد اسلام لائے تو حضرت عبداللہؓ کے دل میں کیسے اشتیاق بڑھ گیا؟

جواب: انہوں نے رسالت مآب کا تذکرہ کیا تو حضرت عبداللہؓ بن سلام نے رسولؐ کی علامتیں دریافت کیں۔ یہ وہی علامتیں تھیں جو وہ تورات میں پڑھ چکے تھے۔ چنانچہ وہ حضورؐ کی زیارت کے لئے بے تاب رہنے لگے۔

(اسدالغابہ۔ سیرالصحابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: ۱۳ نبوی میں رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہؓ بن سلام کو کیسے علم ہوا؟

جواب: وہ اپنی پھوپھی خالدہ بنت حارث کے ساتھ اپنے باغ میں پھل اتروارہے تھے کہ کسی نے حضورؐ کی آمد کا بتایا۔ انہوں نے خوشی سے نعرہٴ تکبیر بلند کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ چالیس جاناڑ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن سلام کب اسلام لائے؟

جواب: ۱۳ نبوی میں رسول اللہؐ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری کے فوراً بعد آپؐ اپنی پھوپھی خالدہ بنت حارث کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ حضورؐ نے ایک اور موقع پر فرمایا: ”اب سے تم حصین نہیں عبداللہ ہو۔“

(طبقات۔ چالیس جاناڑ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سلام نے اسلام لانے سے پہلے حضورؐ سے کون سے سوالات کئے؟

جواب: رسول اللہ بنو نجار کے محلے میں حضرت ابویوب انصاریؓ کے ہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے حاضر ہو کر عرض کیا: ”میں آپ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ علامات قیامت میں سے پہلی علامت کونسی ہے؟ دوسری یہ کہ اہل جنت کو کھانے کے لئے سب سے پہلے کونسی چیز ملے گی اور تیسری یہ کہ کس وجہ سے بچہ کبھی ماں کی شکل پر ہوتا ہے اور کبھی باپ کی شکل پر؟“ (صحیح بخاری۔ طبقات اہل کتاب صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے ان تینوں سوالوں کے کیا جواب دیئے؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”پہلے سوال کا جواب یہ کہ وہ ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جنتیوں کی پہلی خوراک مچھلی کا جگر ہوگا۔ تیسرے سوال کا جواب یہ کہ ماں کا مادہ تولید غالب ہو تو بچہ ماں کی شکل پر اور باپ کا مادہ تولید غالب ہو تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے۔“ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: غزوہ بدر اور احد میں حضرت عبداللہ بن سلام کی شرکت کا پتہ نہیں چلتا۔ غزوہ احزاب اور بنو نضیر میں آپ کس طرح شامل ہوئے؟

جواب: غزوہ احزاب میں مدینہ کی حفاظت کرنے والے مجاہدین میں شامل تھے اور غزوہ بنو نضیر کے موقع پر حضورؐ نے جن مسلمانوں کو بنو نضیر کا محاصرہ کرنے اور ان کے نخلستان صاف کرنے کا حکم دیا ان میں آپ بھی شامل تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بیت المقدس کے صلح نامے پر بطور گواہ حضرت عبداللہ بن سلام نے بھی دستخط کئے تھے۔ یہ صلح نامہ کہاں ہوا تھا؟

جواب: بیت المقدس کے قریب جابہ کے مقام پر یہ معاہدہ لکھا گیا۔ حضرت عمرؓ مدینے

سے چند مہاجرین و انصار کو ساتھ لے گئے تھے۔ (الفاروقؓ - فوج البلدان - طبقات)
 سوال: حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں باغیوں کے سامنے کس صحابی نے خطبہ دیا تھا؟
 جواب: جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو حضرت عبداللہؓ بن سلام نے ان کے کہنے پر مجمع کے سامنے خطبہ دیا۔

(عثمان ذوالنورینؓ - چالیس جاناڑ - اہل کتاب صحابہ)
 سوال: ”امیر المؤمنین! اگر آپؓ نے اس وقت رسول اللہؐ کا منبر چھوڑ دیا تو پھر زندگی میں شاید ہی اس کی زیارت نصیب ہو۔“ یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟
 جواب: حضرت عبداللہؓ بن سلام نے حضرت علیؓ کو مدینہ چھوڑ کر کوفہ جانے کے لئے منع کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ (چالیس جاناڑ - اصابہ - اہل کتاب صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن سلام نے کب اور کہاں وفات پائی؟
 جواب: ۴۳ ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ دو بیٹے یوسفؓ اور محمدؓ یادگار چھوڑے۔ (طبقات - اصابہ - چالیس جاناڑ)
 سوال: حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن سلام کو جنت کی بشارت دی تھی۔ بتائیے ان کا قرآن سے کیا خصوصی تعلق تھا؟

جواب: آپؐ مدینہ میں اہل کتاب کے سب سے بڑے عالم تھے اور اسلام لانے کے بعد قرآن کے حافظ اور بہت بڑے عالم بن گئے۔ (اصابہ - تذکرۃ الحفاظ)
 سوال: رسول اللہؐ نے ایک موقع پر حضرت عبداللہؓ بن سلام کے خواب کی کیا تعبیر بتائی؟
 جواب: آپؐ نے فرمایا: ”تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو گے۔“ (طبقات - استیعاب - چالیس جاناڑ)

حضرت عداسؓ (اہل کتاب صحابی)

سوال: ”اے سیدۂ نساء قریش! آپ واقعی جبریل کے بارے میں کچھ جانا چاہتی

ہیں تو جان لیجئے کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے امانت دار فرشتے ہیں۔ موسیٰ اور عیسیٰ کو وہی اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ یہ الفاظ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ نے کس نے کہے تھے؟

جواب: دین مسیحی کے پیرو عداس نے یہ الفاظ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے اس وقت کہے تھے جب وہ پہلی وحی کے نزول کے بعد حضور کو ان کے پاس لے کر گئی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کو بعض لوگوں نے بتایا تھا کہ وہ توریت اور انجیل پر عبور رکھتے ہیں۔ (موسیٰ بن عقبہ۔ زرکانی۔ سلیمان حمی)

سوال: بتائیے حضرت عداس کون تھے؟

جواب: حضرت عداس عراق کے شہر موصل کے ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہ بنو عبد شمس کے رئیس عقبہ بن ربیعہ کے غلام تھے۔ (موسیٰ بن عقبہ۔ زرکانی۔ سلیمان حمی)

سوال: بتائیے حضرت عداس کی دوسری ملاقات کب اور کیسے ہوئی؟

جواب: حضورؐ ۱۰ نبوی میں اہل طائف کو اسلام کی تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ قبیلہ بنو تھیف کے عمرو بن عمیرا بن عوف ثقفی کے تین بیٹے عبدیاللیل، مسعود اور حبیب وہاں کے رئیس تھے۔ انہوں نے نہ صرف خود رسول اللہؐ سے بدتمیزی کی بلکہ وہاں کے اباہشوں کو آپؐ کے پیچھے لگادیا جو آوازیں کتے اور پتھر مارتے۔ حضورؐ نے زخمی حالت میں ایک باغ میں پناہ لی۔ اس باغ کے مالک مکہ کے رئیس عقبہ و شیبہ تھے۔ وہ اپنے باغ میں غلام عداس کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت عداس کو بھیجا کہ ان مسافروں کو انگور پیش کرے۔ (تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رسول اللہؐ نے بسم اللہ پڑھ کر انگوروں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حضرت عداس

نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے کہا: ”خدا کی قسم اس ملک کے باشندوں سے تو میں نے کبھی ایسا کلمہ نہیں سنا۔“
(تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: ”اچھا تو تم مرد صالح یونس بن متی کے ہم وطن ہو؟“ حضورؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے؟

جواب: حضورؐ کے پوچھنے پر حضرت عداس نے جب یہ بتایا کہ وہ ارض خینوا کے رہنے والے ہیں اور دین مسیحی کے پیروکار ہیں تو آپؐ نے یہ بات کہی۔

(تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت عداسؓ کب اور کیسے ایمان لائے؟

جواب: حضرت عداسؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ وہ یونس بن متی کو کیسے جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”یونس میرے بھائی ہیں۔ وہ بھی خدا کے نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔“ حضرت عداسؓ یہ اعلان نبوت سن کر فوراً ایمان لے آئے اور حضورؐ کے سراقدم اور ہاتھوں کو چوما۔

(تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: عقبہ اور شبیہ کو حضرت عداسؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: یہ دونوں دور سے دیکھ رہے تھے۔ واپس جانے پر انہوں نے حضرت عداسؓ سے یہ ماجرا دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ”صاحبو! یہ مسافر ایک بلند مرتبہ ہستی ہے۔ آج روئے زمین پر اس سے بہتر کوئی انسان نہیں۔ اس نے مجھے ایک ایسی بات بتائی جو ایک نبی کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی۔“

(تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: جنگ بدر کے موقع پر حضرت عداؓ نے اپنے آقاؤں عقبہ اور شیبہ رضی اللہ عنہم کیا کہا تھا؟
 جواب: انہوں نے دونوں کو جنگ میں حصہ لینے سے منع کیا تھا اور فرمایا: "خدا کی قسم! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام مخلوق خدائی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے ہیں۔ جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا وہ تباہ ہوگا۔"
 لیکن وہ باز نہ آئے اور بدر میں مارے گئے۔

(تاریخ اسلام۔ اصحاب۔ یہ تیرے پار ۷)

چند دیگر اہل کتاب صحابہؓ

سوال: حضرت ابرہہؓ شام اور حبشہ کے رہنے والے عیسائی تھے۔ بتائیے وہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: ابرہہؓ حبشی یا ابرہہ الشامی کے قبول اسلام کا زمانہ معلوم نہیں تاہم سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ جب مکہ سے بعض صحابہ کرامؓ ہجرت کر کے حبشہ گئے تو یہ اسلام لائے۔ یہ بھی خیال ہے کہ ان کے آباؤ اجداد شامی ہوئے اور وہ پھر حبشہ چلے گئے۔ حضرت ابرہہؓ کو نجاشی کے دربار میں رسائی حاصل تھی اور ان کی وجہ سے اہل حبشہ اسلام سے واقف ہوئے۔

(اصحاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تجرید)

سوال: بتائیے حضرت ابرہہؓ نے کب رسول اللہؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا؟
 جواب: یمن سے طوک حیر کا جو وفد رسول اللہؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا اس میں حضرت ابرہہؓ بھی شامل تھے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ حضرت جعفر طیارؓ مدینہ آئے تو اس قافلے میں حضرت ابرہہؓ بھی تھے۔

(اسد الغابہ۔ مشن العلوم۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابرہہؓ اور دوسرے اہل کتاب کے بارے میں کوئی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: سورۃ قصص کی آیات ”جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے کتابیں دیں وہ اس پر ایمان لائے ہیں اور قرآن پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی وجہ سے دہرا ثواب ملے گا۔“ اسی طرح سورۃ مائدہ آیت ۱۱ میں ہے: ”مسلمانوں سے محبت رکھنے میں قریب تر آپ ان لوگوں کو پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان میں سے بہت سے عالم اور بہت سے زاہد درویش ہیں اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔ جب وہ سنتے ہیں اس کو جو رسول کی طرف اتارا گیا (قرآن) تو دیکھیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔“ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: شام یا حبشہ کے رہنے والے حضرت ادریسؓ بھی پہلے عیسائی تھے۔ آپ کب مسلمان ہوئے اور کب مدینہ آئے؟

جواب: آپؓ نے بھی حضرت ابرہہؓ کے ساتھ اسلام قبول کیا اور حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ آنے والے وفد میں مدینہ آئے۔ حضورؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور واپس چلے گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت اسیدؓ بن سعیدؓ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ بنو قریظہ کی شاخ ہدل سے تعلق رکھتے تھے جو مدینہ کے نواح میں آباد تھی۔

(اصابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت اسیدؓ بن سعیدؓ کب اور کیسے اسلام لائے؟

جواب: بنو قریظہ نے غداروں کی تو حضورؐ کے حکم پر حضرت سعدؓ بن معاذ نے فیصلہ دیا کہ بنو قریظہ کے باغ مزد قتل کر دیئے جائیں اور عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا

جائے۔ حضرت اسید بن سعید اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ (استیعاب۔ اہل کتاب صحابیہ)

سوال: حضرت اسید بن سعید نے اسلام لانے سے پہلے اپنے قبیلے سے کیا کہا؟
 جواب: حضرت اسید بن سعید اور بعض دوسرے افراد نے حضرت سعد بن معاذ کا فیصلہ سن کر بنو قریظہ سے کہا: ”اے یہود! اللہ سے ڈرو اور اس نئے نبی کی پیروی کرو۔ تمہیں ابن الہییمان کی بات یاد نہیں کہ کیا وعدہ کیا تھا؟“

(استیعاب۔ اہل کتاب صحابیہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت اسید بن سعید اسلام لائے تو یہود نے انہیں ستانا شروع کر دیا۔ بتائیے اس پر کونسی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ آل عمران کی آیت ترجمہ: ”سب اہل کتاب برابر نہیں۔ ان میں ایک جماعت ہے جو دین پر قائم ہے اور رات کے اوقات میں وہ اللہ کی آیات کی تلاوت کرتی ہے۔ اور وہ نمازی بھی ہیں۔“ (استیعاب۔ اصحاب۔ عبدالغاب)

سوال: حضرت اسد بن عبید اہل کتاب صحابی تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا تعلق بنو قریظہ کی شاخ ہدل سے تھا۔ انہوں نے بھی بنو قریظہ کو سمجھایا۔ وہ نہ مانے تو اپنے اہل خانہ سے تعلق توڑ کر اسلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔

(تاریخ ابن ہشام۔ تجرید۔ اہل کتاب صحابیہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اشرف حبشی کون تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: وہ حبشہ یا شام کے رہنے والے تھے اور عیسائی تھے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ادریسؑ کے ساتھ ہی اسلام لائے۔ (اصحاب۔ اسد الغاب۔ استیعاب)

سوال: حضرت اشرفِ حبشیؓ علمائے نصاریٰ میں سے تھے۔ آپؓ نے کب رسول اللہ کی زیارت کی؟

جواب: حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ اہل حبشہ کا جو وفد مدینہ آیا تھا اس میں آپ بھی شامل تھے۔ انہوں نے حضور اقدسؐ کی زیارت کی اور کچھ دن بعد واپس چلے گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت اسیدؓ بن کعب قرظی کون تھے اور کب مسلمان ہوئے؟ ان کے ایک بھائی بھی مسلمان ہوئے وہ کون تھے؟

جواب: یہودی قبیلے بنو قرظہ کے ایک فرد تھے۔ والد کا نام کعب بن اسد تھا۔ اپنے بھائی اسدؓ بن کعب کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے۔

(اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت اسیدؓ بن کعب کے بارے میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ آل عمران کی آیت من اهل الكتاب..... کے بارے میں حضرت اسیدؓ بن کعب کا نام بھی لیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ان دونوں بھائیوں کے بارے میں بھی تھی۔ (استیعاب۔ تفسیر طبری۔ اصابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: صحابی رسولؐ بجز احمسیؓ کا تعلق کس علاقے اور مذہب سے تھا؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ شام یا حبشہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا نصرانی عقیدہ تھا۔ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ جعفر طیارؓ کے وفد میں شامل ہو کر مدینہ آئے اور حضورؐ کی زیارت کی۔ (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ۔ استیعاب۔ تجرید)

سوال: اہل کتاب صحابی حضرت بشیرؓ بن معاویہ کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: آپ کی کنیت ابو علقمہ تھی اور باپ کا نام معاویہ۔ حضرت بشیرؓ اسقف بجران کے بھائی تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت بشیرؓ بن معاویہ نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے اہل بجران کو دعوتِ اسلام کیلئے نامہ مبارک ارسال کیا۔ اہل بجران نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے ایک وفد مدینے بھیجا۔ اس میں حضرت بشیرؓ بن معاویہ بھی تھے۔ یہ وفد واپس جا رہا تھا کہ حضرت بشیرؓ کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی۔ اس پر انہوں نے حضورؐ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے۔ وفد کے رئیس نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ وہ سچے نبی ہیں۔ حضرت بشیرؓ کے دل میں یہ بات گھر کر گئی۔ انہوں نے کہا: جب وہ سچے نبی ہیں تو خدا کی قسم جب تک ان کی خدمت میں نہ پہنچ جاؤں اونٹنی کا کجاوہ نہیں کھولوں گا۔ چنانچہ وہ واپس حضورؐ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کر لیا۔

(اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ۔ تاریخ ابن ہشام)

سوال: حضرت تمامؓ اور حضرت تمیمؓ الحسینیؓ اہل کتاب صحابی تھے۔ یہ دونوں کہاں کے رہنے والے تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: یہ دونوں صحابی شام یا حبشہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت تمامؓ نصرانی اور حضرت تمیمؓ الحسینیؓ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ مدینہ آنے والے دونوں اصحاب نے رسول اللہؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ (اصابہ۔ تجرید۔ اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: ثعلبہ نام کے چار اہل کتاب صحابہ ہیں۔ ان کا پورا نام بتادیجئے؟

جواب: بنو قریظہ کی شاخ بدل سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ثعلبہ بن سعید الہمدیؓ، حضرت ثعلبہ بن سلام ان کا تعلق بنو قریظہ سے تھا۔ حضرت ثعلبہ بن

قیس یہ بھی یہود مدینہ سے تھے اور حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور علمائے یہود میں سے تھے۔ (اسد الغابہ۔ اسباب تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن سلام کا حسب و نسب بتادیں؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: یہود مدینہ کے خاندان بنو قینقاع سے تھے۔ اور سلسلہ نسب حضرت یوسفؑ تک پہنچتا تھا۔ والد کا نام سلام بن حارثؓ آپ حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بھائی تھے۔ دونوں بھائی قبیلہ خزرج کے خاندان بنی عوف کی شاخ قواقل کے حلیف تھے۔ ثعلبہؓ حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بعد اسلام لائے۔

(اسباب۔ اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن قیس حضرت عبداللہؓ بن سلام کے ساتھ ہجرت نبوی کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتائیے ان کے بارے میں کوئی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: اہل کتاب صحابہؓ کے بارے میں مختلف آیات نازل ہوئیں تاہم بعض مفسرین کے مطابق سورۃ الشعراء کی دو آیات اولصویکن خاص طور پر حضرت ثعلبہؓ بن قیس کے بارے میں نازل ہوئیں۔ اسی طرح سورۃ نساء کی آیات۔

(اسباب۔ تفسیر طبری۔ استیعاب۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک مدینے کے علماء یہود میں سے تھے۔ ان کا اصل وطن یمن تھا۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ بنو قریظہ کے واقع کے بعد ایمان لائے۔ تاہم ان کے ایمان لانے کے وقت کے تعیین کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ مثلاً وہ بنو قریظہ کے واقع کے وقت سن شعور کو پہنچ چکے تھے۔ وہ حضورؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے آنحضرتؐ کی زیارت کی اور روایت بھی کی۔ غزوہ بنو قریظہ کے روز جو بچے نابالغ ہونے کی بنا پر چھوڑ دیئے گئے تھے ان میں حضرت ثعلبہؓ بن ابی

مالک بھی تھے۔ غزوہ بنو قریظہ کے وقت وہ بڑے تھے۔

(اسد الغابہ - اصحابہ تہذیب - تاریخ الکبیر)

سوال: عبداللہ بن حضرمی کے کون سے غلام سورۃ یوسف بن کر مسلمان ہوئے؟ اور

کب اپنے اسلام کا اعلان کیا؟

جواب: حضرت جبرؓ انہوں نے اپنے آقا کے ڈر سے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ فتح

مکہ کے موقع پر اعلان کیا تو حضورؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ برتنوں کی

صفائی اور قلعی کا کام کرتے تھے۔ (اصحابہ اہل کتاب صحابہ - مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت جبرؓ کے بارے میں کونسی آیت قرآن نازل ہوئی تھی؟

جواب: ان کے آقا کو کسی طرح علم ہوا تو اس نے ظلم کیا۔ حضرت جبرؓ نے بظاہر اسلام

سے لاتعلقی کا اظہار کیا لیکن دل کا وہی معاملہ تھا۔ اس پر آیت وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ

بالایمان نازل ہوئی۔ بعض دوسری آیات کے سبب نزول میں بھی ان کا بھی

آتا ہے۔ (اصحابہ - تفسیر طبری - اسد الغابہ)

سوال: قبیلہ ذبیان سے تعلق تھا مگر یہود بنی قریظہ کے ساتھ مدینے میں رہتے تھے۔ یہ

اہل کتاب صحابی جبلؓ بن جوالؓ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ نے غزوہ بنو قریظہ کے بعد اور غزوہ خیبر سے پہلے کسی وقت اسلام قبول

کیا۔ (اسد الغابہ - اصحابہ)

سوال: حضرت جبلؓ بن جوالؓ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ آپ کی شاعری کیسی تھی

اور آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے زیادہ تر رسول اللہؐ کی شان میں مدعیہ

اشعار کہے اور رزمیہ شاعری کی۔ آپ کے اشعار عربی ادب میں شامل ہیں۔

آپ نے حضرت علیؓ کے دور خلافت کے بعد کسی وقت انتقال فرمایا۔

(اصحابہ - استیعاب)

سوال: بتائیے کس یہودی سے آپؐ نے قرض لیا تھا اور پھر وہ آپؐ کے طرز عمل سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا؟

جواب: حیرنجرہ سے آپؐ نے قرض لیا۔ جس وقت واپسی کا تقاضا کیا تو حضورؐ کے پاس دینے کے لئے رقم نہیں تھی۔ اس لئے مزید مہلت مانگی۔ اس نے کہا میں اس وقت تک آپؐ کو نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک آپؐ میری رقم واپس نہ کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے اسے لعنت ملامت کرنی شروع کر دی۔ آپؐ نے صحابہؓ کو منع فرمایا اور فرمایا کہ میرے رب نے مجھے اس سے روکا ہے کہ میں اپنے کسی معاہدہ پر ظلم کروں۔ حیرنجرہ نے حضورؐ کے اس طرز عمل سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ (اصابہ)

سوال: حضرت حیرنجرہؓ نے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلا عمل کیا کیا؟

جواب: آپؐ نے اسلام قبول کرتے ہی اپنی دولت کا بڑا حصہ برضا و رغبت خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔ (اصابہ)

سوال: حضرت درید الراہبؓ عیسائی تھے اور حبشہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت جعفرؓ طیارؓ کے ساتھ آنے والے وفد میں شامل تھے۔ بتائیں حضرت ذوقنؓ کون تھے؟

جواب: حضرت ذوقنؓ بھی حبشی تھے اور وفد میں شامل تھے۔ اصل نام علقمہ تھا اور حضرت ہودؓ کی اولاد میں سے تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے کون سے بھتیجے ۷۴ آدمیوں کے وفد کے ساتھ مدینہ آئے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کی زیارت کے لئے جو وفد مدینہ آیا اس میں شاہ حبشہ نجاشی کے بھتیجے ذوقنؓ یا ذوقنؓ بھی تھے۔ (طبقات۔ البدایہ۔ تہذیب۔ تجرید)

سوال: حضرت ذوالحجہ حضور کے خدام میں شمار ہوتے تھے اور حضر میں اکثر آپ کے ساتھ رہتے۔ آپ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہ کے وصال تک آپ مدینہ میں رہے۔ پھر شام میں مستقل رہائش اختیار کرنی اور وہیں وفات پائی۔ آپ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تہذیب الحدیث)

سوال: حضرت ذومناحب یا ذومناحب بھی وفد میں شامل تھے اور آپ حضور کے موالی تھے۔ حضرت ذومہند کون تھے؟

جواب: حبشہ کے وفد میں شامل تھے اور رسول اللہ کی زیارت کے لئے مدینہ آئے تھے۔ (اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت رافع القرظی یہود مدینہ بنو قریظہ کی شاخ زباج سے تھے۔ رسول اللہ نے انہیں کیا تحریر لکھ کر دی تھی؟

جواب: انہیں اپنے متعلق کچھ خطرہ تھا۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر امان طلب کی۔ آپ نے تحریر لکھ دی: ”اپنے کئے پر (غلط کام پر) قابل مؤاخذہ ہوں گے اس کے علاوہ کوئی کچھ نہیں کہے گا۔“ (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت صفیہ کے ماموں حضرت رفاعہ بن سموال کب اسلام لائے؟

جواب: ان کی اسلام لانے کے وقت کا تعین نہیں ہو سکا تاہم غزوہ بنو قریظہ کے روز ایک عورت کے کہنے پر حضور نے انہیں قتل سے بری کر دیا تھا۔ ان کا والد سموال ایک بڑا شاعر تھا۔ (اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت رفاعہ القرظی قتل ہونے سے کس طرح بچ گئے اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: چونکہ وہ کم سن تھے اس لیے غزوة بنو قریظہ کے دن قتل ہونے سے بچ گئے اور پھر ایک وفد کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ جن دس اہل کتاب کے بارے میں آیات نازل ہوئیں۔ ان میں آپؐ بھی تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ تجرید۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعد بن وہب یہود کے قبیلے بنو نضیر سے تھے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: بنو نضیر کو بدعہدی کی وجہ سے مدینہ سے نکالا گیا تو حضرت سعد بن وہب نے اسلام قبول کر لیا۔

سوال: حضورؐ کے یہ صحابی تیماء کے رہنے والے تھے اور عقیدے اور نسب کے لحاظ سے یہودی تھے۔ بتائیے حضرت علیؑ کے دور میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: وہ حضرت علیؑ کے خصوصی معاونین میں شامل تھے اور ان سے خاص تعلق تھا۔

(اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: اہل کتاب صحابی حضرت سعید بن عامر یہود کے قبیلہ لخم سے تھے۔ ان کے بارے میں بھی آیات نازل ہوئیں۔ بتائیے حضرت سلامؓ کون تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن سلام کے بھانجے تھے اور ان کے ساتھ ہی اسلام لائے۔ جن یہود کے بارے میں بعض آیات نازل ہوئیں یہ بھی ان میں شامل تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تفسیر طبری۔ طبقات)

سوال: حضرت سلمہ بن سلام حضرت عبداللہ بن سلام کے بھائی اور اہل کتاب صحابی تھے۔ قبول اسلام کا زمانہ بتادیں؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبوی کے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت سمان بن خالد یہود کے قبیلے بنو قریظہ سے تھے۔ رسول اللہ کے پاس آئے تو آپ نے کس شفقت کا اظہار فرمایا؟

جواب: اس اہل کتاب صحابی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ ان سے کچھ احادیث بھی مروی ہیں۔

(اہل کتاب صحابہ۔ اصابہ۔ ترجمہ)

سوال: حضرت یسویہ انصار صحابہ میں سے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: آپ کا نام یسویہ یا یسیناء تھا۔ نسب اور عقیدے کے لحاظ سے نصرانی تھے۔ بلقا کے رہنے والے تھے اس لئے بلقائی کہلائے۔ ایک نصرانی عابد تھے بعد میں مسلمان ہو گئے۔ ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ (اصابہ الغابہ۔ اصابہ)

سوال: امام المؤمنین حضرت زین العابدین کے والد بھی حضور کے صحابی تھے۔ ان کا نام و نسب کیا ہے؟

جواب: بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے حضرت شمعون بن یزید حضرت زین العابدین کے والد تھے۔ رسول اللہ کے ساتھ ایک دو غزوات میں بھی شریک ہوئے اور بعض احادیث کے بھی راوی ہیں۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ نسائی۔ طبرانی)

سوال: حضرت شمعون بن یزید عالم و فاضل صحابی تھے۔ قرآن سے بے حد شغف تھا۔ بتائیے آپ نے کہاں انتقال فرمایا؟

جواب: عہدِ قادی میں تسخیر دمشق میں حصہ لیا۔ شام میں رہتے تھے کچھ عرصے کے لئے مصر گئے اور پھر شام میں واپس آ گئے۔ وہیں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ استیعاب)

سوال: قبیلہ قریظ سے تعلق رکھنے والے اہل کتاب صحابی حضرت صالح القرظیؓ کب مدینہ تشریف لائے؟

جواب: شاہِ مصر مقوقس نے جب حضرت ماریہ قبطیہؓ کو حضورؐ کی خدمت میں بھیجا تو یہ بھی ان کے ساتھ مدینہ آئے۔ حضورؐ نے انہیں حضرت ابویوب انصاریؓ کے مکان میں ٹھہرایا۔ (اسد الغابہ۔ تجزیہ۔ اصاہب)

سوال: حبشہ یا شام کے رہنے والے ۱۹ اہل کتاب صحابی جن میں حضرت عامر الشامی بھی تھے حضرت جعفر طیارؓ کے وفد میں شامل ہو کر مدینہ آئے۔ ان آنے والوں کے بارے میں کون سی آیات نازل ہوئی تھیں؟

جواب: الذین آیتنا ہم الکتاب جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (تفسیر طبری۔ اصاہب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبدالجبارؓ یا عبدالرحمنؓ کا تعلق نجران سے تھا۔ فتنہ ارتداد میں انہوں نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کی خبر نجران پہنچی تو وہاں بھی فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔ آپؐ نے اہل نجران کے سامنے خطبہ دیا۔ بہت سے لوگ آپؐ کی کوششوں سے مرتد ہونے سے بچ گئے۔ (اصاہب۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمنؓ بن زبیر باطیابود کے قبیلے بنو قریظ سے تھے۔ وہ اسی بھی مشہور تھے۔ بتائیے حضرت عبطہؓ القرظیؓ کون تھے؟

جواب: یہ بنو قریظ کے ان یہودیوں میں سے تھے جو بنو قریظ کے روز تابالغ سمجھ کر چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہ لوگ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصاہب)

سوال: ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اس کی سچائی کی وجہ سے نجات دی۔“ رسول اللہؐ

نے یہ کس صحابی کے لئے ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: یہود کے قبیلے بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عمرو بن سعدی کے بارے میں۔ (اصابہ اہل کتاب صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے حضرت عمرو بن سعدی کے بارے میں یہ الفاظ کب فرمائے تھے؟

جواب: غزوہ بنو قریظہ کے دن جب یہود جلاوطن کئے گئے تو حضرت عمرو بن سعدی ان کے پاس آئے اور انہیں اپنا عہد یاد دلایا اور غداری پر لعنت ملامت کی۔ پھر ان سے الگ ہو کر مسجد میں رات گزاری اور اسلام قبول کیا۔ اور دوسرے روز مدینے سے باہر چلے گئے۔ ان کے قبول اسلام پر رسول اللہ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ (اصابہ اہل کتاب صحابہ البدایہ والنہایہ)

سوال: اہل کتاب صحابی عمیر بن امیہ نے اپنی بہن کو کیوں قتل کر دیا تھا؟

جواب: وہ مختلف طریقوں سے رسول اللہ کو تکلف دیتی تھی۔ حضرت عمیر نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے لڑکوں نے کسی اور کو قاتل سمجھ کر بدلے میں قتل کرنا چاہا تو حضرت عمیر نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حقیقت حال سے آگاہ کر دیا۔ آپ نے لڑکوں کو حضرت عمیر کا نام بتا دیا اور انہیں سمجھا بچھا کر معاملہ رفع دفع کر دیا۔ (اصابہ اہل کتاب صحابہ)

سوال: خاندان بنو قریظہ کے حضرت کثیر بن سائب کو بھی غزوہ بنو قریظہ کے دن نابالغ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا اور وہ بعد میں اسلام لائے۔ بتائیے حضرت کرڑ بن علقمہ کیسے اسلام لائے؟

جواب: قبیلہ بکر بن وائل کے کرڑ بن علقمہ نجران میں اپنے بھائی ابو حارثہ کے ساتھ مقیم ہو گئے تھے اور نصرانیت قبول کر لی تھی۔ نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ آیا تو

دونوں بھائی بھی اس میں شامل تھے۔ حضرت کرڑ بن علقمہ نے کچھ دن بعد اسلام قبول کیا۔ (اصابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت کعب بن سلیم قرظی اور اوسی قبیلہ قرظہ سے تھے اور اوس کے حلیف تھے۔ نابالغ ہونے کی وجہ سے غزوہ قرظہ کے دن قتل ہونے سے بچ گئے اور پھر اسلام لائے۔ بتائیے حضرت محرب کون تھے اور حضورؐ نے انہیں کہاں کا سفیر بنایا؟

جواب: نام محربؓ اور عیسائی کا ہن رباب کے بیٹے تھے۔ رسول اللہؐ نے انہیں عمان کے والی ابن اہلکندی کے پاس بطور سفیر بھیجا تھا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سلام کے ساتھ ان کے بیٹے محمد بن عبداللہ اسلام لائے۔ بتائیے میمون بن یامین کب اسلام لائے؟

جواب: یہ یہود کے قبیلے قرظہ کے رئیسوں اور علماء میں سے تھے۔ رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فتح الباری)

سوال: بتائیے یہودیوں نے حضورؐ کی تصدیق کرنے کے لئے کس کو حکم مانا تھا؟

جواب: آپؐ نے مدینہ کے یہودیوں سے فرمایا کہ میری تصدیق کے لئے تم لوگ اپنے اور میرے درمیان حکم مقرر کر لو۔ انہوں نے حضرت میمونؓ کو حکم مقرر کیا۔ انہوں نے رسول اللہؐ کی تصدیق کی لیکن یہودی پجز بھی نہ مانے۔ ایسا واقعہ حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فتح الباری)

سوال: یہودیوں نے حضرت میمونؓ کے فیصلے سے انکار کیا تو کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: آپؐ کی شان میں قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی: **قُلْ اَرِيسْمَ اِنْ كُنَّا.....**

(اصابہ - اسد الغابہ - فتح الباری)

سوال: حضرت مابورؓ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے چچا زاد یا ماموں زاد بھائی تھے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا اور کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: شاہ مقوقسؓ نے حضرت ماریہ قبطیہؓ اور ان کی بہن حضرت نسیرینؓ کے ساتھ

انہیں حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ دونوں بہنوں نے اسلام قبول کر لیا جبکہ

حضرت مابورؓ چند دن بعد مسلمان ہوئے۔ وہ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے لئے

لکڑیاں اور پانی فراہم کرتے تھے۔ (اصابہ - اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت نافع حبشہ سے تھے اور علماء نصاریٰ میں اہم مقام رکھتے تھے۔ مہاجرین

حبشہ کے ساتھ مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا۔ آپؐ کے لئے کون سی آیات

نازل ہوئی تھیں؟

جواب: آپؐ کا شمار ان صحابہؓ میں ہوتا ہے جن کے لئے سورۃ مائدہ کی آیات

والتجدد..... نازل ہوئیں۔

(القرآن - تفسیر طبری - اصابہ - اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو سعیدؓ بن وہب بنو نضیر سے تھے اور ان کی جلاوطنی کے دن اسلام

لائے۔ حضرت ابو مالکؓ کون تھے؟

جواب: یہ اہل کتاب صحابہؓ میں سے تھے۔ عبداللہ نام تھا۔ یمن کے رہنے والے تھے

اور مدینہ میں آجسے تھے۔ بنو قریظہ کی کسی عورت سے شادی کی اور یمنی ہرقظی

نے مشہور ہوئے۔ انہوں نے تورات میں موجود آنحضرتؐ کی صفات کی تصدیق

کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

﴿چند خاص صحابہؓ﴾

حضرات:

ابوالعاص بن ریح، ابوشریح عدوی، حارث بن اوس، مسیل الیمان، حکم بن حزام، سعد الاسود، ضمام بن ثعلبہ، طفیل ذوالنور، عمرو بن عبسہ، عباس بن ریشم، عبدیاسیل ثقفی، عقریتہ الجبلی، عوسجہ بن حنملہ، عتاب بن اسید، عثمان بن طلحہ عبدی، عظیم بن حارث، عداء بن خالد، فضل بن عباس، کرز بن جابر فہری، مسلم بن حارث، ولید بن ولید، وہب بن قابوس، وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ابوالعاصؓ بن ریح

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ، رسول اللہؐ کے خویش (داماد) تھے۔ تیسرے داماد کا نام بتائیے؟

جواب: حضرت ابو العاصؓ بن ریح۔ ان کا نام لقیط، ہشتم یا ششم تھا۔ لیکن اپنی کنیت ابوالعاص سے مشہور ہوئے۔ ان کا تعلق قریش کے خاندان بنو عبد شمس سے تھا۔ اور عبد مناف پر ان کا سلسلہ نسب رسول اللہؐ سے جا ملتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ مہمۃ انساب العرب۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ابوالعاصؓ کا حضورؐ سے اور کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضورؐ کی زوجہ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے بھانجے تھے۔ یعنی حضرت خدیجہؓ کی بہن حضرت ہالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ اس لحاظ سے حضورؐ ان کے خالو ٹکے۔ حضرت خدیجہؓ انہیں بیٹوں کی طرح پیار کرتی تھیں۔

(۱-صاب۔ تذکار صحابیات۔ نیر الصحابیات)

سوال: حضور امین کے لقب سے مشہور تھے۔ بتائیے آپؐ کے کس داماد کو بھی امین کہا

جاتا تھا؟

جواب: حضرت ابوالعاصؓ کو۔ وہ تجارت پیشہ اور امیر فرد تھے۔ لوگ ان کی دیانت اور حسن معاملہ پر اعتماد کرتے تھے۔ ان کی بہادری کی وجہ سے انہیں شیر حجاز بھی کہا جاتا تھا۔ (اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابوالعاصؓ کا نکاح بنت رسولؐ حضرت زینبؓ سے کب ہوا تھا؟ اور وہ کب ایمان لائے؟

جواب: بعثت سے کچھ عرصہ پہلے آپؐ نے اپنی بڑی بیٹی حضرت زینبؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ حضرت زینبؓ تو بعثت نبویؐ کے بعد حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہی ایمان لے آئیں لیکن حضرت ابوالعاصؓ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے لیکن انہوں نے حضورؐ کے خلاف کسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیا۔ متاکہ قریش کے چند افراد کے کہنے پر حضرت زینبؓ کو طلاق نہیں دی۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابیات)

سوال: بتائیے حضورؐ نے یہ الفاظ کب فرمائے تھے: ”ابوالعاصؓ نے ہماری دامادی کا حق ادا کر دیا؟“

جواب: جب مشرکین مکہ نے رسول اللہؐ اور آپؐ کے جامی ہاشمیوں اور مطلبیوں کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تو حضرت ابوالعاصؓ اپنی جان پر کھیل کر کھانے پینے کی اشیاء شعب کے اندر پہنچاتے تھے۔ اس کا اعتراف کرتے ہوئے حضورؐ نے ان کی تعریف فرمائی۔ (تاریخ الخوارج۔ پچاس صحابہ)

سوال: میدان بدر میں حضرت ابوالعاصؓ نے کس طرح حصہ لیا اور کیسے قید ہو گئے؟

جواب: چونکہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اس لئے قریش مکہ کی طرف سے لڑے اور ایک انصاری حضرت عبداللہ بن جبیر کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔

(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو العاصؓ کی رہائی کیلئے حضرت زنیبؓ بنت رسولؐ نے کیا کہا؟

جواب: دوسرے قیدیوں کے ساتھ وہ بھی مدینہ پہنچے۔ مکہ والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے اپنے اپنے عزیزوں کی رہائی کیلئے فدیہ زدوانہ کیا۔ حضرت زنیبؓ نے بھی اپنے دیور عمرو بن ربیع کے ہاتھ ایک ہار اپنے شوہر ابو العاصؓ کی رہائی کیلئے بھیجا۔ یہ ہار انہیں والدہ حضرت خدیجہؓ نے شادی پر دیا تھا۔

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زنیبؓ کا ہار دیکھ کر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں صحابہؓ سے فرمایا: ”اگر مناسب سمجھو تو زنیبؓ کو یہ ہار واپس بھیج دو۔ یہ اس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابو العاصؓ کا فدیہ یہ ہے کہ وہ مکے جا کر زنیبؓ کو مدینہ بھیج دے۔“ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ میرالصحابیات)

سوال: حضرت ابو العاصؓ نے حضرت زنیبؓ کو فوری طور پر کیوں نہ بھیجا؟ وہ کب مدینہ آئیں؟

جواب: حضرت ابو العاصؓ نے وعدے کے مطابق حضرت زنیبؓ کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ مگر مشرکین نے تعاقب کر کے انہیں ذی طویٰ کے مقام پر گھیر لیا۔ ایک مشرک ہبار بن اسود کے نیزے سے حضرت زنیبؓ اونٹ سے گر کر زخمی ہو گئیں اور حمل ساقط ہو گیا۔ کنانہ نے غصے سے لاکارا تو ابوسفیان نے بیچ بچاؤ کرادیا۔ اس نے کہا ابھی زنیبؓ کو واپس لے چلو پھر چھپ کر لے جانا۔ چنانچہ چند دن بعد کنانہ چپکے سے انہیں لے کر رات کو نکلے اور مدینہ پہنچا دیا۔ ایک روایت یہ بھی کہ حضورؐ نے حضرت زنیبؓ بن جارث کو حضرت ابو العاصؓ کے ساتھ بھیجا تھا۔ وہ بطن یا نج میں ٹھہرے رہے اور کنانہ حضرت زنیبؓ کو وہاں تک لائے اور پھر حضرت زنیبؓ مدینہ لے آئے۔ مشرکین نے زنیبؓ کو طلاق دینے پر مجبور کیا مگر حضرت ابو العاصؓ نے

مانے۔ (اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم انسا کی پیدیا) (اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم انسا کی پیدیا)
سوال: بتائیے حضرت ابو العاصؓ کیسے مدینے پہنچے؟

جواب: حضرت ابو العاصؓ کو حضرت زینبؓ سے بے حد محبت تھی۔ وہ ہر وقت بے چین رہتے۔ انہی دنوں ۶ ہجری کے آخر میں وہ تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے عیض کے مقام پر چھاپہ مارا اور تمام مال لوٹ لیا۔ حضرت ابو العاصؓ بھی مدینے پہنچے اور حضرت زینبؓ کے ہاں پناہ لی۔ انہوں نے فجر کی نماز کے وقت بلند آواز سے کہا، مسلمانو! میں نے ابو العاصؓ بن ربیع کو پناہ دے دی ہے۔ (رحمۃ اللعالمینؐ۔ اسد الغابہ۔ استیاب)

سوال: صحابہؓ نے حضرت ابو العاصؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
جواب: صحابہؓ نے اس پناہ کو تسلیم کیا اور حضورؐ کے حکم پر لوٹا ہوا مال بھی واپس کر دیا۔

(اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم انسا کی پیدیا) (اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم انسا کی پیدیا)

سوال: بتائیے حضرت ابو العاصؓ کب مسلمان ہوئے اور انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: آپ مال لے کر بکے پہنچے۔ قریش کو ان کی امانتیں واپس کیں اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ یہ محرم ۷ ہجری کی بات ہے۔ پھر داماد رسولؐ حضرت ابو العاصؓ نے کسی غزوے میں حصہ نہیں لیا۔ کیونکہ وہ حضورؐ کی اجازت سے دوبارہ مکے آ کر اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ وہ صرف ایک سرے میں شریک ہوئے جو حضرت علیؓ کی سرکردگی میں یمن بھیجا گیا تھا۔

(اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم انسا کی پیدیا) (اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم انسا کی پیدیا)

سوال: حضرت ابو العاصؓ کی زوجہ حضرت زینبؓ بنت رسولؐ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت زینبؓ نے ۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ایک بیٹا علیؑ اور ایک بیٹی امامہؓ تھی۔ (احتیاب۔)

سیرالصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابوالعاصؓ کب فوت ہوئے؟

جواب: ان کی وفات کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ ۱۳ ہجری میں فوت ہوئے اور دوسرے یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں میلہ کذاب کے خلاف یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ (احتیاب۔ تاریخ ابن مندہ۔ پچاس صحابہ)

حضرت ابوشریحؓ عدوی

سوال: بنو خزاعہ کی شاخ بنو عدی کے حضرت ابوشریحؓ خویلد (یاہانی یا کعب) بن عمرو حجاجہ الوداع میں بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ بتائیے فتح مکہ کے موقع پر انہیں کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں بنی کعب کا ایک نشان عطا فرمایا۔

(اصابہ۔ ابوداؤد۔ صحیح بخاری۔ احتیاب)

سوال: حضرت ابوشریحؓ صاحب الرائے اور عالم وفاضل صحابی تھے۔ انہوں نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۶۸ ہجری میں عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں مدینہ میں انتقال ہوا۔ ان سے ۲۰ حدیثیں مروی ہیں۔ (سیرالصحابہ۔ اصابہ۔ احتیاب)

حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک

سوال: حضرت حارثؓ بن اوس خاندان زعورا بن جشم سے تھے۔ زعورا بن جشم کون تھا؟

جواب: زعورا بن جهم اوس کا خاندان تھا اور زعورا عبدالاشہل کا بھائی تھا۔ اس خاندان کے لوگ عبدالاشہل کے بھائی کہلاتے تھے اور اسی خاندان میں بھی شمار کئے جاتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ حجرة انساب العرب۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت حارث بن اوس کب اسلام لائے اور کس غزوے میں شرکت کی؟
جواب: انہوں نے غزوہ بدر کے بعد اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔

(المغازی۔ یرالصحابیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: فقہ ارتداد کے خاتمے کیلئے حضرت حارث بن اوس بن عثیک کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: اس فتنے کے خاتمے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا تو وہ اس لشکر میں شامل ہو گئے۔ آخر ۱۳ ہجری میں اجنادین کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ (تاریخ طبری۔ اصحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت سعد الاسود

سوال: سیاہ رنگت بے ذول جسم اور بھرے چہرے والے صحابی حضرت سعد کا نام رنگت کی وجہ سے الاسود پڑ گیا تھا۔ بتائیے حضور کے یہ جانثار کب اسلام لائے تھے؟
جواب: قبیلہ بنو سہم سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبوی کے کچھ عرصہ بعد مسلمان ہوئے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد حضور کے حکم سے حضرت عمرو بن وہب کی بیٹی کا نکاح ان سے ہوا۔ (اسد الغابہ۔ سویدی)

سوال: بتائیے حضرت سعد الاسود نے کس طرح میدان جنگ کا راستہ اختیار کیا اور شہادت حاصل کی؟

جواب: شادی کے بعد بارگاہ رسالت سے اٹھ کر بازار گئے تاکہ بیوی کے لئے تحائف خریدیں۔ ابھی کوئی چیز نہیں خریدی تھی کہ اعلان کی آواز کان میں پڑی۔ ”اے اللہ کے شہسوارو، جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ اور جنت کی بشارت لو۔“ تحائف خریدنے کا خیال دل سے نکال کر گھوڑ، تلوار اور نیزہ خریدا۔ اور سر پر امامہ باندھ کر رسول اللہ کی قیادت میں جہاد پر جانے والے لشکر میں شامل ہو گئے۔ میدان جنگ میں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

(اصابہ۔ سوثیدائی۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت سعدؓ الاوس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی اور ترکہ کے بارے میں کیا ارشاد ہوا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ سعدؓ کا متروکہ سامان عمرو بن وہب کی لڑکی کا ہے جس سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ اور ان کے ماں باپ سے کہہ دو کہ اب خدا نے سعدؓ کو تمہاری لڑکی سے بہتر لڑکی عطا کر دی اور اس کی شادی جنت میں ہو گئی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت ضمام بن ثعلبہ

سوال: اوجیبہ اور خوبصورت نوجوان قبیلہ بنو سعد کے رئیس حضرت ضمام بن ثعلبہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کے قبیلے نے انہیں اپنا نمائندہ منتخب کر کے مدینے بھیجا اور رسول اللہ سے گفتگو کے بعد وہ ایمان لے آئے۔ یہ بھی قیاس ہے کہ بنو سعد میں حضور کے مبلغین کی تبلیغ سے وہ پہلے ہی ایمان لائے تھے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر احکام اسلام کی پابندی کا اقرار کیا۔ (بخاری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ قریش)

سوال: ”لات اور عزى ذليل و خوار ہیں۔“ یہ الفاظ کس صحابی نے کہے؟

جواب: حضرت ضمام بن ثعلبہ نے حضورؐ سے رخصت ہو کر اپنے قبیلے میں جا کر کہے۔ پھر انہوں نے پورے قبیلے کو ایک دن میں مشرف یہ اسلام کیا۔

(اصابہ السدقاء۔ سیر الصحابہ)

حضرت طفیل ذوالنورؓ

سوال: قبیلہ دوس کے اس خوش گو شاعر اور صاحب حیثیت فرد کا نام بتا دیجئے جو حق کی بات نہیں سنا چاہتے تھے؟

جواب: حضرت طفیل بن عمرو دوسی مکہ گئے تو انہوں نے مشرکین مکہ کے کہنے پر کانوں میں روٹی ٹھونس لی تھی تاکہ رسول اللہ کی تبلیغ حق کی آواز نہ سن سکیں۔ لیکن اتفاق سے دوسرے دن کسی طرح حضور کی تلاوت کی آواز کان میں پڑ گئی۔ پھر مزید سنا چاہا تو حضور نے سورۃ اخلاص اور معوذتین سنائیں۔ اور یوں وہ حرم کعبہ میں بیٹھے بیٹھے مسلمان ہو گئے۔ (سیر الصحابہ۔ تیس پروانے)

سوال: حضرت طفیل ذوالنورؓ نے کلام الہی کی تلاوت سن کر کیا کہا تھا؟

جواب: وہ بے اختیار بول اٹھے: ”خدا کی قسم میں نے آج تک نہ اس سے بہتر کلام سنا اور نہ آپ کی باتوں سے بڑھ کر کوئی پر حکمت اور منصفانہ بات سنی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ کی دعوت مجھے دل و جان سے قبول ہے۔“ (الہدایہ والنہایہ۔ حیاة الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: قبیلے کے سردار حضرت طفیل ذوالنورؓ نے حضورؐ سے تبلیغ دین کی اجازت مانگی تو کیا خواہش کی؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی ایسی نشانی

عطا فرمائے کہ دعوت کا کام میرے لئے آسان ہو جائے۔“

(سیر الصحابہ: مختصر سیرۃ الرسول - اصحاب)

سوال: ”الہی اس کو کوئی نشانی عطا فرما۔“ حضورؐ نے یہ دعا کس کیلئے فرمائی اور اسے کیا نشانی عطا ہوئی؟

جواب: حضرت طفیلؓ کے لئے۔ وہ حضورؐ کی دعا لے کر گھٹا ٹوپ اندھیرے میں روانہ ہو گئے۔ راستے میں ان کا چہرہ روشن ہو گیا اور نکلنے والی روشنی نے ارد گرد کے ماحول کو بھی منور کر دیا۔ انہوں نے خدا سے دعا کی کہ چہرے کی بجائے کسی اور جگہ روشنی منتقل کر دے۔ چنانچہ یہ روشنی ان کے ہاتھ کے عصا میں منتقل ہو گئی اور یہ کوڑا مشعل کا کام کر رہا تھا۔ اسی نشانی کی وجہ سے وہ ذوالنور کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (اشتیاب - تیس پروانے)

سوال: بتائیے حضرت طفیلؓ ذوالنورؓ کے ہاتھوں سب سے پہلے کن لوگوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: سب سے پہلے ان کے ضعیف العمروالد اور پھر ان کی بیوی نے۔ ان کی والدہ نے بھی ان کی تبلیغ پر اللہ کے دین کو قبول کر لیا۔

(مختصر سیرۃ الرسول - اشتیاب - اسد الغابہ)

سوال: اپنے سردار کی تبلیغ سے قبیلہ دوسن کا صرف ایک شخص مسلمان ہوا۔ بتائیے وہ کون تھا؟

جواب: بعض مؤرخوں کے نزدیک پورے قبیلے میں سے صرف حضرت ابو ہریرہؓ اسلام لائے تھے۔ (تیس پروانے - اسد الغابہ)

سوال: حضرت طفیلؓ دوسنؓ نے حضورؐ سے شکایت کر کے اپنے قبیلے کے لئے بددعا کا کہا تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”الہی دوس کو ہدایت دینے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: ”اور ان پر رحمت برسا۔“ پھر آپ نے طفیل سے فرمایا: ”جاؤ اور اپنے قبیلے کو نرمی اور محبت کے ساتھ حق کی دعوت دو۔“ چنانچہ پھر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ (استیعاب۔ اصحاب۔ صحابہ)

سوال: مشرکین مکہ نے رسول اللہ پر ظلم کی انتہا کر دی تو حضرت طفیلؓ نے حضور سے کیا درخواست کی؟

جواب: انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا: ”آپ ہمارے قلعے میں تشریف لے آئیے۔ دوس کا بچہ کٹ مرے گا۔ لیکن آپ پر کوئی آج نہیں آنے دے گا۔“

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت طفیلؓ ذوالنور دوسیؓ نے سب سے پہلے کس غزوے میں حصہ لیا؟

جواب: آپ ۷ ہجری میں اپنے قبیلے کے ۸۰ افراد کے ساتھ سب سے پہلے غزوہ خیبر میں شریک ہوئے۔ حضور نے ان کی خواہش پر دوسی مجاہدین کو خیبر پر حملہ کرنے والی فوج کے میمنہ پر مقرر فرمایا۔ پھر یہ لوگ فتح مکہ تک حضور کے ساتھ رہے۔ (طبقات۔ المغازی۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: فتح مکہ کے بعد کس غزوے میں حضرت طفیلؓ کی شمولیت کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: غزوہ طائف میں چار سو ساتھیوں کے ساتھ شرکت کی اور پھر حضور کے وصال تک مدینہ میں رہے۔ (طبقات۔ المغازی۔ استیعاب)

سوال: آپ جانتے ہیں کہ ذوالکفین نام کا بت کس نے مہار کیا تھا؟

جواب: یہ قبیلہ دوس کا بت تھا۔ حضور کے حکم پر طفیلؓ ذوالنور دوسیؓ نے یہ بت برباد کیا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے قبیلہ دوس کے سردار طفیلؓ دوسیؓ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ جموٹے نبی مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کے لئے بھیجی جانے والی فوج میں شامل ہو گئے، اور جنگ یمامہ میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان کے ایک ہی بیٹے عمروؓ تھے جو جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

(الغازی۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

حضرت عمرو بن عبسہ (دین ابراہیمی کے پیروں کے خفا)

سوال: ابونجیح کیت تھی اور نام عمرو۔ حسب نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام عبسہ بن عامر اور والدہ کا نام رملہ بنت وقیعہ تھا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت عمرو بن عبسہ کے اخیانی (ماں جائے) بھائی تھے۔

(الانساب الاشراف۔ جمرۃ الانساب۔ اسد الغابہ۔ مستدرک)

سوال: حضرت عمرو بن عبسہ دین ابراہیمی کے پیروکار تھے۔ بتائیے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: نبوت کے چوتھے سال کے آغاز میں آپ نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ آپ کا تعلق بنو سلیم سے تھا۔ (اصابہ۔ چالیس جاٹاڑ)

سوال: ”یا رسول اللہ! وہ قرآن مجھے بھی پڑھائیے (سکھائیے) جو آپ پر نازل ہوا ہے۔“ یہ الفاظ کن صحابی کے ہیں؟

جواب: مدینہ ہجرت کرنے کے بعد حضرت عمرو بن عبسہ کے۔ پھر انہوں نے آپ سے دین کی تعلیم سیکھی۔ (اصابہ۔ طبقات ابن

سعد۔ صحیح مسلم)

سوال: غزوہ فجع مکہ کے بعد حضرت عمروؓ نے غزوہ طائف میں شرکت کی۔ حضورؐ نے اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: محاصرے کے دوران آپ نے مسلمانوں سے فرمایا۔ ”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے گا اس کیلئے جنت میں ایک دروازہ کھل جائے گا۔“ حضورؐ کا

ارشاد بن کر حضرت عمرو بن عبسہ نے یکے بعد دیگرے سولہ تیر چلائے۔
(مسند احمد بن حنبل - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن عبسہ نے کب وفات پائی؟
جواب: آپؓ نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ آپؓ سے ۴۸
(اصابہ - مسند احمد - چالیس جاٹا)

حضرت قباثؓ بن اشیم کنانی (شامی)

سوال: حضرت قباثؓ ابن اشیم غزوہ بدر میں مسلمانوں کے خلاف لڑنے پھر ہر معرکے
میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے بتائیے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی غزوہ بدر کے بعد ہجرت کیا۔ ساتھ ساتھ سال کی
عمر میں اسلام لائے۔
(اصابہ - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حضرت قباثؓ بن اشیم سے پوچھا کہ آپ
بڑے تھے یا رسول اللہؐ تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے کہا: ”رسول اللہؐ مجھ سے بڑے تھے۔ بہت بڑے۔ البتہ میری عمر
حضورؐ سے زیادہ تھی۔“
(اصابہ - یہ تیرے پر امرار بندے)

سوال: جنگ یرموک میں حضرت قباثؓ کے ہاتھوں کئی نیزے اور تلواریں ٹوٹیں تو
آپؓ نے کیا کہا؟

جواب: ”کوئی ہے جو اس شخص کو ہتھیار دے جس نے اللہ سے اقرار کیا ہے کہ میدان
جنگ میں سے بچے گا تو مر کر بٹے گا۔“ لوگ ان کے ہاتھ میں تلوار یا نیزہ دیتے
جاتے۔ آپؓ نے تسخیر شام کے بعد دمشق میں اقامت اختیار کر لی اور وہیں
فوت ہوئے۔
(اصابہ - استیعاب - سیر الصحابہ)

حضرت عبدیاللیل رضی اللہ عنہ

سوال: مفسرین نے قریمین سے مراد مکہ اور طائف کے شہر لئے ہیں۔ بتائیے اس شہر کے ایک رئیس عبدیاللیل کب اسلام لائے؟

جواب: طائف کے نامور قبیلے بنو ثقیف کے رئیس عبدیاللیل۔ یا عبدیاللیل ۹ ہجری میں پانچ افراد کا وفد لے کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ سے بہت سے سوال و جواب کے بعد اسلام قبول کیا۔ وہ اپنے تحریری معاہدے سے دستبردار ہو گئے اور رسول اللہؐ کے تجویز کردہ معاہدے پر دستخط کئے۔

(حضورؐ عرب بارگاہ نبوی میں۔ اسد الغابہ۔ کتاب الاموال۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: اہل طائف اپنے مقامی بتوں "لات" و "یالیل" کی پوجا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ بنو ثقیف میں تبلیغ دین کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے کیا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: طائف کے بنو ثقیف پر عمرو بن عمیر کے تین بیٹے عبدیاللیل، مسعود اور حبیب حکمران تھے۔ رسول اللہؐ ۱۰ نبوی میں دعوت اسلام کیلئے تشریف لے گئے تو ان تینوں نے غصے میں بہت بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ اور پھر غنڈوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ وہ آوازے کتے اور پتھر مارتے۔ جس سے آپؐ شدید زخمی ہو گئے۔

سوال: بتائیے حضورؐ نے فتح مکہ کے بعد طائف کا کب محاصرہ کیا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: آپؐ نے ۸ ہجری میں لشکر اسلام کے ساتھ طائف کا سختی سے محاصرہ کر لیا۔ مضبوط فیصل کی وجہ سے شہر ناقابل تخریب تھا۔ اہل طائف نے سال بھر کی رسد جمع کر رکھی تھی۔ محاصرے کے دوران مسلمانوں نے بار بار حملے کئے لیکن

محصورین نے زبردست مزاحمت کی۔ چنانچہ تین ہفتے کے بعد حضورؐ نے قلعے کا محاصرہ اٹھالیا اور مدینہ تشریف لے گئے۔ اس محاصرے کے دوران بارہ یا تیرہ مسلمان شہید ہوئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ اسدالغابہ۔ زادالعاد)

سوال: رسول اللہؐ نے اہل طائف کو ان کے حال پر چھوڑتے وقت کیا دعا فرمائی تھی؟
جواب: آپؐ نے فرمایا تھا: ”الہی ثقیف کو ہدایت دے کہ میرے پاس حاضر ہو جائیں۔“ یہ دعا قبول ہوئی اور ۹ ہجری میں ان کا وفد خود مدینہ آ گیا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ اسدالغابہ۔ وفد عرب بارگاہ نبویؐ میں۔ زادالعاد)

سوال: حضرت عبدیالہل کی سربراہی میں آنے والا وفد چند روز مدینہ میں رہا۔ واپس جاتے وقت حضورؐ نے کس صحابی کو امام مقرر فرمایا؟

جواب: انہوں نے حضورؐ سے درخواست کی کہ ہمارے لئے کوئی امام مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے ان کے ایک نوجوان عثمان بن ابی العاص کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”یہ دانا آدمی ہے اور یہی تمہارا امیر اور امام ہوگا۔“ (اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عقریہؓ الجبنی

سوال: ”کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہو۔“ یہ الفاظ رسول اللہؐ نے کس سے فرماتے تھے؟

جواب: حضرت عقریہؓ کی شہادت پر ان کا کم سن بیٹا رونے لگا تو آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (مسندک حاکم۔ اصابہ اسدالغابہ)

سوال: بنو جہنیہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عقریہؓ الجبنی نے کب شہادت پائی؟

جواب: آپ ۳ ہجری میں غزوہ احد کے موقع پر بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (مغازی رسولؐ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہ)

حضرت عوجہ بن حرمہ

سوال: حضرت عوجہ بن حرمہ کا تعلق قبیلہ جہینہ سے تھا اور وہ شام کے صحرائی علاقے کے رہنے والے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے انہیں ایک ہزار مجاہدین کا امیر مقرر فرمایا۔ آپؐ نے انہیں ایک تحریری فرمان کے ذریعے ایک وسیع جاگیر عطا کی۔ وہ فرمان کا تب رسول ﷺ بن عقبہ نے لکھا۔ فرمان بتا دیجئے؟

جواب: ”یہ وہ عطیہ ہے جو محمدؐ نے عوجہ بن حرمہ جہنی کو دیا۔ ذی المردہ اور بلکہ کے درمیان سے لے کر ظبیہ، جعلات اور جبل قبیلہ تک ان کا ہے۔ اس میں کوئی دوسرا حق دار نہیں۔ جو حق بتائے اس کا حق نہیں حق انہی کا ہے۔“

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت عتاب بن أسید اموی (امیر مکہ)

سوال: فتح مکہ کے بعد رسول اللہؐ نے غزوہ حنین سے پہلے یا اسی دوران مکہ میں کس صحابی کو عامل مقرر کیا؟

جواب: میں اکیس سال کے نوجوان حضرت عتاب بن اسید کو۔ وہ مکہ کے پہلے عامل تھے جنہوں نے حسن انتظام اور بہتر کارکردگی سے حضورؐ کی نیابت کا حق ادا کر دیا۔ (اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت سرور عالم۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بتائیے ۸ ہجری کا حج کس صحابی کی امارت میں ہوا اور حضرت عتاب کتنا عرصہ مکہ کے امیر رہے؟

جواب: ۸ ہجری حج کے موقع حضرت عتاب بن اسید امیر مکہ اور سب سے پہلے امیر الحج تھے۔ آپ چار پانچ سال تک امیر رہے۔ (اسد الغابہ۔ جامع السیرۃ۔ اصابہ)

سوال: فتح مکہ سے پہلے مدینہ میں حضورؐ نے کن چار صحابہؓ کے اسلام کی طرف رجحان کا

سوال: ذکر کیا تھا؟

جواب: حضرت عتابؓ بن اسید، حضرت سہیلؓ بن عمرو، حضرت حکیمؓ بن حزام اور حضرت جبیرؓ بن مطعم۔ یہ چاروں اسلام لائے۔ (مستدرک حاکم۔ چالیس جاناڑ)

سوال: امارت مکہ کے دوران حضرت عتابؓ کا رویہ بہت سخت تھا۔ حضورؐ نے ان کیلئے کیا پیغام بھیجا؟

جواب: آپؐ نے حکم دیا کہ ”تمام امور میں اعتدال سب سے اچھی روش ہے۔“ اس کے بعد ان کا رویہ بہتر ہو گیا۔ (اساب۔ صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضورؐ نے حضرت علیؓ کو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دی تو اس کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت علیؓ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا تو مصعب الزبیری کی روایت کے مطابق حضرت عتابؓ بن اسید نے ابو جہل کی بیٹی الحفائے سے نکاح کیا۔

(جمہرۃ الانساب۔ چالیس جاناڑ)

سوال: عبد فاروقی میں بھی حضرت عتابؓ مکہ کے امیر رہے۔ بتائیے آپؐ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؐ نے ۱۳ ہجری میں ۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بعض روایتوں کے مطابق ۱۳ ہجری اور ۲۲ ہجری کے درمیان وفات پائی اور وہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بھی مکہ کے امیر تھے۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ انساب۔ الفاروق۔ سیر الصحابہ)

حضرت عثمانؓ بن طلحہ عبد ریی

سوال: ”جو شخص یہ کبھی تم سے چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔“ رسول اللہؐ نے یہ بات کس سے فرمائی تھی؟

جواب: قریش کی شاخ بنی عبد الدار سے تعلق رکھنے والے حضرت عثمانؓ بن طلحہ عبدہری سے ان کی والدہ کا نام سلامہ یا سلامہ تھا جو مدینہ کی رہنے والی تھیں اور والد طلحہ بن ابی طلحہ زمانہ جاہلیت سے خانہ کعبہ کا کلید بزدار تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کی ہجرت مدینہ کے موقع پر کس شخص نے انہیں مدینہ پہنچایا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن طلحہ عبدہری نے جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ام سلمہؓ اکیلی تھیں اور اپنے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہؓ کے پاس جا رہی تھیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: ”خدا کی قسم میں نے عثمانؓ بن طلحہ سے بڑھ کر ساتھ دینے والا شریف کوئی نہیں دیکھا۔“ یہ الفاظ کس کے ہیں؟

جواب: ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ بن طلحہ کے بارے میں یہ الفاظ کہے تھے۔

(اسابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ بن طلحہ نے ۶ ہجری میں فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور پھر مدینہ آگئے۔ بتائیے آپ کے کب گئے؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر مکہ گئے۔ حنین اور طائف کے غزوات کے بعد حضورؐ کے ساتھ مدینہ واپس آئے اور آپ کے وصال کے بعد پھر مکہ آگئے۔ اور ۴ ہجری میں وہیں وفات پائی۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضورؐ کعبے کی کنجی پہلے حضرت عثمانؓ بن طلحہ کو کیوں نہیں دینا چاہتے تھے؟

جواب: کعبے کی کنجی حضرت عثمانؓ کی والدہ کے پاس تھی جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئی تھی۔ وہ کنجی دینا نہیں چاہتی تھی۔ حضرت عثمانؓ نے اس سے زبردستی کنجی

لے کر حضور کو دی۔ آپ ﷺ کعبہ کے بعد پہلے اس لئے کنجی نہیں دینا چاہتے تھے کہ وہ اپنی نان کو سنے دیں گے اور وہ پھر واپس نہیں کرے گی لیکن جب پارہ ۵ رکوع ۵ کی آیت ان اللہ یا سرکھہ۔ نازل ہوئی تو آپ نے کنجی حضرت عثمان بن طلحہ کے حوالے کر دی۔

(طبقات۔ استیاب۔ یہ تیرے پر سرار بندے)

حضرت عظیم بن حارث

سوال: ۱۰ ہجری میں قبیلہ بنو محارب د وفد حضور کی خدمت میں آیا۔ اس میں ایک رئیس حضرت عظیم یا عسیم بن حارث بھی تھے۔ بتائیے رسول اللہ نے ان کیلئے کس عنایت و محبت کا اظہار کیا؟

جواب: حضرت عظیم بن حارث نے حضور کو گھوڑی کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اسے قبول فرمایا اور اپنی اوثق فرعا ان کو عطا فرمائی۔ رخصت ہوتے وقت آپ نے انہیں ایک فرمان کے ذریعے رخ نامہ چشمہ یا تالاب اود اس کے ارد گرد کے ٹیلے بطور جاگیر عطا فرمائے۔ یہ تحریر حضرت ارقم بن ابی الارقم نے لکھی تھی۔ اس کے الفاظ تھے: ”یہ تحریر محمد رسول اللہ کی طرف سے عظیم بن حارث الحارثی کے حق میں ہے کہ اس کا چٹیل میدان اور اس کے ریت کے ٹیلے ان کے ہیں۔ اس میں کوئی دوسرا اپنا حق نہ جتائے۔“

(رحمۃ اللعالمین۔ اسابہ۔ تحریر۔ مکاتیب النبی)

حضرت عداء بن خالد

سوال: قبیلے بنو عامر بن صعصعہ کے حضرت عداء بن خالد نے ۹ ہجری میں اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ نے انہیں ایک تحریری فرمان کے ذریعے کوئی جاگیر عطا فرمائی؟

جواب: کاتب رسول حضرت خالد بن سعید نے رسول اللہ کی طرف سے تحریر لکھی: ”یہ

وہ عطیہ ہے جو محمد الرسول اللہ نے عداۃ بن خالد اور بنو ربیعہ کو جو عامر مکرمہ سے ہیں، مضیاعہ (یا صباعہ) سے لے کر زنج اور لواشہ تک عطا فرمایا۔“

(اسد الغابہ۔ اصابع۔ فرامین نبوی۔ طبقات)

سوال: حضرت عداۃ بن خالد حجۃ الوداع میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ بتائیے آپ نے کب وصال فرمایا؟

جواب: وہ طویل عرصہ تک زندہ رہے اور تقریباً سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

(طبقات۔ اصابع۔ اسد الغابہ)

حضرت فضلؓ بن عباسؓ (حضورؐ کی رشتہ دار صحابی)

سوال: والد کا نام عباسؓ اور والدہ کا ام الفضل لیا۔ صحابی کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضورؐ کے چچا زاد بھائی ابو محمد فضلؓ بن عباسؓ۔ جو قدیم الاسلام تھے مگر فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اپنے والدین کے ساتھ مدینے ہجرت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت فضلؓ بن عباسؓ سواری پر حضورؐ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ اور زنی جمار کے وقت چادر تانے پشت کے پیچھے کھڑے تھے۔ بتائیے کن غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے؟

جواب: فتح مکہ اور غزوہ حنین میں آپ کو حضورؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔

(مسند ابوداؤد۔ اسد الغابہ۔ اصابع۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ آخری خطبہ دینے کے لئے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے تو حضرت فضلؓ نے ایک دوسرے کے ساتھ آپ کو سہارا دے رکھا تھا۔ بتائیے حضرت فضلؓ کو ایک دوسری سعادت کونسی نصیب ہوئی؟

جواب: رسول اللہؐ کو غسل دینے کی سعادت جن اعزہ کو حاصل ہوئی ان میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت فضلؓ یابی ڈالتے تھے اور حضرت علیؓ غسل دیتے تھے۔

(استیعاب۔ محمد عربی انسابکوبیڈیا)

سوال: حضرت فضلؓ کا شمار راویان حدیث کے طبقہ پنجم میں ہوتا ہے۔ آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: بعض اہل سیر کے مطابق ۱۷-۱۸ ہجری میں طاعون عمواس میں فوت ہو گئے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ ۱۳ ہجری میں جنگ اجنادین میں شہادت پائی۔

(اصابہ۔ یرالصحابہ۔ الفاروق)

حضرت کرز بن جابر فہری

سوال: ۲ ہجری میں کس شخص نے اہل مدینہ کے مویشی لوٹ لئے تھے اور پھر وہ اسلام لائے اور صحابی رسول کہلائے؟

جواب: حضرت کرز بن جابر فہری نے۔ ۲ ہجری میں اس قریشی سردار نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مدینے سے باہر کوہ جماء کی چراگاہ سے مویشی لوٹ لئے۔ حضورؐ نے حضرت زید بن حارثہ کو مدینے کا حاکم بنایا اور خود وادی سفوان تک لیٹروں کا پیچھا فرمایا۔ اسے غزوہ بدر اولیٰ یا غزوہ سفوان کہا گیا ہے۔ اس سردار نے کچھ عرصہ بعد اسلام قبول کر لیا۔ (الرحیق المختوم۔ زاد المعاد۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت کرزؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہؐ سے جا ملتا ہے۔ بتائیے رسول اللہؐ نے انہیں کن لیٹروں کا پیچھا کرنے کا حکم دیا؟

جواب: ۶ ہجری میں بنو قضاعہ کی ایک شافی بنو عکمل اور بنو بجیلہ کی ایک شاخ بنو عریبہ کے آٹھ آدمی اسلام قبول کر کے مدینہ میں مقیم ہو گئے آپؐ وہو اس نہ آنے سے وہ بیمار پڑ گئے۔ حضورؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے انہیں جتا کے قریب ایک مقام ذی الجدر جانے کی ہدایت فرمائی۔ جہاں آپؐ کے مویشی چرتے تھے۔ تاکہ وہ اونٹنیوں کا دودھ پی کر تندرست ہو جائیں۔ چنانچہ جب وہ تندرست ہوئے تو انہوں نے غدازی کی اور حضورؐ کے غلام یسار کے ہاتھ پانچ کات دینے

آنکھوں اور زبان میں کانٹے چھبویئے اور پندرہ اونٹ لے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ کو خبر ہوئی تو آپ نے بیس سواروں کے ساتھ حضرت کرز بن جابر فہری کو ان کا تعاقب کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ وہ لوگ راستے میں پکڑ کر مدینے لائے گئے اور انہیں سزا دی گئی۔ (سیرۃ النبیؐ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت کرز بن جابر فہری نے کب شہادت پائی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضرت کرزؓ اس دستے میں شامل تھے جس کی قیادت حضرت خالد بن ولید کر رہے تھے۔ بنو بکر، بنی حارث اور ہذیل کے ساتھ جھڑپ میں مشرکین کے ۲۳ یا ۲۸ آدمی مارے گئے اور مسلمانوں کی طرف سے حضرت کرزؓ بن جابر اور حضرت حیش الاشعرؓ شہید ہوئے۔

(سیرت النبیؐ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت مسلم بن حارث تمیمی

سوال: حضرت مسلم بن حارث تمیمی کو رسول اللہ نے سفارشی تحریر کیوں عطا فرمائی تھی؟

جواب: بنو تمیم کے ان صحابی کو رسول اللہ نے ایک مرتبہ کسی دشمن قبیلے کی طرف بھیجے جانے مجاہدین کے ساتھ روانہ فرمایا۔ دشمن قلعہ بند ہو گیا۔ ایک دن حضرت مسلم بن حارث کے سمجھانے پر اہل قلعہ نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ بے حد خوش ہوئے اور آئندہ آنے والے خلفاء اور آئمہ کے نام حسن سلوک کے لئے سفارشی تحریر عطا فرمائی۔ یہ صحابی بنو امیہ کے دور حکومت میں انتقال فرما گئے۔

(طبقات۔ سوشیدائی۔ اسد الغابہ)

حضرت ولید بن ولید

سوال: حضرت خالد بن ولید کے کون سے بھائی غزوہ بدر میں گرفتار ہوئے اور پھر مسلمان ہو گئے تھے؟

جواب: حضرت ولید بن ولید بن مغیرہ جنگ بدر میں حضرت عبداللہ بن جحش کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ ان کے بھائیوں خالد بن ولید اور ہشام بن ولید نے فدیہ دے کر رہا کرایا اور کئے لے چلے۔ راتے میں وہ بھاگ کر مدینہ آ گئے اور مسلمان ہوئے۔ (طبقات - اسد الغابہ - اصابہ)

سوال: حضرت ولید بن ولید کیسے مشرکین مکہ کے ہاتھوں اسیر ہوئے اور پھر رہائی پائی؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت ولید بن ولید واپس مکہ گئے تو مشرکین نے قید کر دیا۔ ایک دن موقع پا کر بھاگ نکلے اور مدینہ آ گئے۔ ۸ ہجری میں انتقال کر گئے۔ (اسد الغابہ - اعیان - اصابہ)

حضرت وہب بن قابوس (شہید احد)

سوال: بتائیے قبیلہ منقر کی شاخ مزینہ سے تعلق رکھنے والے کون سے دو صحابی غزوہ احد کے دن میدان جنگ میں اسلام لائے تھے؟

جواب: حضرت وہب بن قابوس مزنی اور ان کے بھتیجے حضرت حارث بن عقبہ ۳ ہجری میں غزوہ احد کے دن میدان جنگ میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور بے جگری سے لڑتے ہوئے دونوں شہید ہو گئے۔ (طبقات - مغازی رسول - سیرت ابن اسحاق)

حضرت وائل بن حجر

سوال: ”وہ سلاطین حضرموت کی یادگار ہیں۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت قبول کر لی ہے اور وہ طویل فاصلہ طے کر کے مدینہ آ رہے ہیں۔“ بتائیے یہ الفاظ حضور نے کس صحابی کے لئے فرمائے؟

جواب: حضرت ابوہندہ وائل بن حجر کے لئے۔ پھر جب وہ آئے تو آپ نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور اپنی ردائے مبارک ان کے لئے بچھادی۔ پھر انہوں

نے اسلام قبول کیا۔

(اصابہ۔ یرالصحابیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت وائل بن حجر کے لئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپ نے دعا فرمائی: ”الہی! وائل، ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد پر برکت ازل فرما اور ان کو حضرموت کے سرداروں کا حاکم بنا۔“ انہوں نے حضور سے بیعت بھی کی۔ آپ نے انہیں حضرموت میں جاگیر عطا فرمائی۔ (مجم صغیر۔

استیعاب۔ اصابہ)

سوال: کوفہ آباد ہوا تو حضرت وائل بن حجر کوفہ میں مستقل رہائش پذیر ہو گئے۔

حضرت علیؑ کے دور میں کس کا ساتھ دیا؟

جواب: انہوں نے پر جوش انداز میں حضرت علیؑ کا ساتھ دیا اور حضرموت کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا۔ امیر معاویہؓ کے عہد میں کسی وقت انتقال کر گئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ یرالصحابیہ)

خصوصی اہلیت و اعزاز کے حامل صحابہ رضوان اللہ علیہم

﴿کاتبان وحی﴾

حضرات:

ابوبکر صدیق، ابویوب انصاری (خالد بن زید)، ابوذر داء عموم بن مالک، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد، ابوزید سعد بن عبید، ابوسفیان صحز بن حرب، ابوموسیٰ اشعری، ابان بن سعید، ارقم بن ابی الارقم، ابی بن کعب، بربیدہ بن حصیب، ثابت بن قیس، جعفر بن ابی طالب، جہم بن سعد، جہیم بن حلت، حاطب بن ابی بلتعہ، حذیفہ بن یمان، حصین بن نمیر، حظلہ بن ابی عامر، حظلہ بن زنج، حاطب بن عمرو، حویطب بن عبدالعزیٰ، خالد بن سعید، خالد بن ولید، زبیر بن العوام، زید بن ثابت، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، سعد بن ابی وقاص، سعید بن جبیر، سعید بن سعید بن عمرو، شرییل بن حسنہ، طلحہ بن عبیداللہ، عامر بن قہیرہ، عبادہ بن صامت، عباس بن عبدالمطلب، عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن ارقم زہری، عبداللہ بن جش، عبداللہ بن رواجہ، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن مسعود، عثمان بن عفان، عقبہ بن عامر، علاء بن عبداللہ حفری، علاء بن عقبہ، علی بن ابی طالب، عمر بن خطاب، عمرو بن العاص، قیس بن سکن، قیس بن ابی حصصہ، لبید بن ربیعہ، محمد بن مسلمہ، مصعب بن عمیر، معاذ بن جبل، معاویہ بن ابی سفیان، معقیب، بن ابی فاطمہ، مغیرہ بن شعبہ، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند کاتبان وحی صحابہؓ:

حضرت ابان بن سعید (شاعر کاتب وحی / مہاجر مدینہ)

سوال: اس صحابی کا نام کونساں بتادیں جو شام کے تجارتی سفر میں ایک راہب سے رسول اللہ کا ذکر سن کر متاثر ہوئے تھے؟

جواب: قریش کے خاندان بنو امیہ کے فرد حضرت ابان بن سعید نے ایک عیسائی راہب سے حضور کی صفات سنی تھیں۔ ان کے والد کا نام ابو اجمہ سعید تھا اور ذوالحج کے لقب سے مشہور تھے۔ والدہ ہند یا صفیہ بنو مخزوم سے تھیں۔

سوال: حضرت ابان بن سعید کے دو بھائی خالد بن سعید اور عمرو بن سعید پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔ حضرت ابان کب اسلام لائے؟

جواب: وہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شریک ہوئے اور آخر ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ایمان لے آئے۔

(اسدالغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ نے حضرت ابان کو بعض سریوں کا امیر بنایا تھا۔ آپ نے ان کو اور کن انتظامی امور کی ذمہ داری سونپی تھی؟

جواب: فتح مکہ کے کچھ عرصہ بعد انہیں حضرت علاء الحضرمی کی جگہ بحرین کا حاکم بنایا۔ اس سے پہلے انہیں بحرین کا محصل زکوٰۃ و جزیہ مقرر کیا گیا تھا۔ حضور کی رحلت پر وہ مدینہ آ گئے۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ النبیؐ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت ابان بن سعید کاتب وحی بھی تھے۔ انہوں نے دور عثمانی میں کیا خدمت انجام دی؟

جواب: رسول اللہ ان سے کبھی کبھی وحی کی کتابت بھی کراتے تھے۔ اور روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے مصحف عثمانی کی کتابت انہی کی نگرانی میں کی تھی۔

(اسدالغابہ۔ اصابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتائیے حضرت ابان بن سعید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے شام کے جہاد میں حصہ لیا اور وہ اجنادین یا مرج الصفر یا یرموک کی کسی جنگ میں شہید ہوئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ وہ ۲۹ ہجری میں دور عثمانی میں فوت ہوئے۔

(اسدالغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت ابو زید سعد بن عبید انصاری (بدری صحابی، انصاری صحابی، حافظ قرآن)

سوال: حضرت سعد بن عبید کی کنیت ابو زید تھی۔ آپ کا تعلق انصار کے کس قبیلے سے تھا؟

جواب: آپ اوس کے خاندان بنو ضعیعہ یا عمرو بن عوف سے تھے اور ہجرت کے فوراً بعد اسلام لائے۔ (طبقات۔ اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن عبید انصاری سعد القاری کے نام سے کیوں مشہور تھے؟

جواب: آپ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ کے دور میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور آپ کا شمار بہترین قاریوں میں ہوتا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ حافظ صحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعد بن عبید انصاری کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت سعد بن عبید انصاری ۶۳ برس کی عمر میں جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ یہ جنگ فاروق اعظم کے دور میں ۱۵ ہجری میں لڑی گئی۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ حافظ صحابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت حنظلہ بن ابی عامر (انصاری، غمیل الملائک)

سوال: بتائیے کس صحابی کو غمیل الملائک اور تقی کے القاب سے یاد کیا جاتا تھا؟

جواب: حضرت حنظلہ کو۔ ان کا تعلق اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔ والد ابی عامر اپنے قبیلے کا بااثر رئیس تھا۔ وہ توریت اور انجیل کا عالم بھی تھا۔

(انساب الاشراف۔ یہ الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت حنظلہ بن ابی عامر انصاری کیسے شہید ہوئے؟

جواب: وہ غزوہ احد کے دن اپنی اہلیہ کے پاس خلوت میں تھے کہ جنگ پر جانے کا

اعلان ہوا۔ انہیں غسل کا خیال ہی نہ رہا اور ہتھیار سجا کر میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ لڑائی زوروں پر تھی۔ ان کا سامنا مشرکین کے سپہ سالار ابوسفیان سے ہو گیا۔ انہوں نے ابوسفیان کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور ابوسفیان پر حملہ کرنے ہی والے تھے کہ شداد بن اسود لیشی نے تلوار کا وار کر کے شہید کر دیا۔ انہوں نے ایک بیٹا عبداللہ اپنے پیچھے چھوڑا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت حنظلہؓ کا لقب غسیل الملائک کیوں پڑا؟

جواب: لڑائی کے بعد رسول اللہؐ نے میدان جنگ کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: "حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں" مدینہ آ کر ان کی اہلیہ سے کیفیت دریافت کی گئی تو آپؐ نے فرمایا، اسی لئے فرشتے حنظلہ کو غسل دے رہے تھے۔ اس دن سے انہیں غسیل الملائک کہا جانے لگا۔ (استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

حضرت حنظلہؓ بن ربیع (کاتب رسول۔ سابقون الاولون)

سوال: کنیت ابو ربیع تھی اور حکیم عرب اشم بن صفی کے بھتیجے تھے۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: بنو تمیم کے حضرت حنظلہؓ بن ربیع۔ ان کے والد کا نام ربیع بن ضعی تھا۔ حضرت حنظلہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: غزوہ طائف کے موقع پر حضورؐ نے حضرت حنظلہؓ بن ربیع کو مصالحت کے لئے بھیجا تھا۔ بتائیے آپ کو کاتب رسول کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کی طرف سے حکمرانوں، رئیسوں اور دوسرے لوگوں کو بھیجے جانے

والے خطوط کی کتابت کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ مکتوبات نبوی۔ فرامین رسول)

سوال: حضرت حظلہؓ نے بعض غزوات نبوی میں بھی حصہ لیا۔ بتائیے خلفائے راشدین کے دور میں کونسی بڑی لڑائی میں شریک ہوئے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں لڑی جانے والی خونریز لڑائی قادسیہ میں حصہ لیا۔ (تہذیب العزیز۔ اصحابہ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حظلہؓ بن زبج نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: کوفہ آباد ہوا تو حضرت حظلہؓ وہاں چلے گئے۔ جنگ جمل کے بعد قرسیا میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ وہیں امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں کسی وقت انتقال فرمایا۔ ان سے آٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصحابہ سیر الصحابہ۔ سوئڈی)

حضرت حاطب بن عمروؓ (بدری صحابی سابقون الاولون اور نہماجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتائیے آپ نے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی آپ اپنے دو بھائیوں حضرت سکران بن عمرو اور حضرت سلیط بن عمرو کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو کا تعلق قریش کے کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنو عامر بن لوئی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے عامری قریشی کہلائے۔ ان کی والدہ انشاء بھی اسی قبیلے سے تھیں۔ (انساب الاشراف۔ حمیرۃ انساب العرب۔ استیعاب)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو نے پہلی مرتبہ کب حبشہ ہجرت کی اور واپس آ کر کس

کی پناہ حاصل کی؟

جواب: انہوں نے ۵ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ تقریباً دو ماہ بعد قریش کے بارے میں مصالحت کی خبر سننے پر واپس آگئے لیکن مکہ کے قریب آ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ وہ اپنے خاندان کے ایک رئیس حویطب بن عبدالعزیٰ کی پناہ لے کر مکہ میں آگئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

سوال: ۶ نبوی میں حضرت حاطبؓ بن عمرو نے دوبارہ حبشہ ہجرت کی آپ واپس کب آئے؟

جواب: آپ سات آٹھ سال تک حبشہ میں مقیم رہنے کے بعد غزوہ بدر سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ سے مدینہ آگئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری کے مہمان بنے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: وہ بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کرنے کے بعد جنگ احد میں بھی شریک ہوئے۔ (اصابہ۔ بیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ (مہاجر صحابہ)

سوال: قبول اسلام کے وقت حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں رسول اللہؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل کیا اور حضورؐ نے انہیں حنین کے مال سے سواونٹ دیئے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: خطرناک حالات میں حضرت عثمانؓ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے والوں اور دفن کرنے والوں میں تقریباً سو برس کے ایک بزرگ ابو محمد بھی تھے۔ ان کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: قریش کے خاندان عامر بن لوی سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی عبدالعزیٰ بن ابوقیس کے بیٹے حضرت حویطبؓ تھے۔ وہ اپنے قبیلے کے رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ الانساب الاشراف)

سوال: حضرت حویطبؓ دور جاہلیت ہی سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ بعثت نبویؐ کے وقت ساٹھ سال کے تھے۔ بتائیے آپؐ کب اسلام لائے؟

جواب: انہوں نے جب بھی اسلام لانا چاہا بنو امیہ کے رئیس حکم بن امیہ نے منع کر دیا۔ فتح مکہ کے وقت ڈر کے مارے گھر سے بھاگ گئے اور عوف کے باغ میں پناہ لی۔ اچانک ابوذرؓ سے ملاقات ہوئی اور ان کے سمجھانے بچھانے پر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔

(مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ سیرالصحابیہ)

سوال: بتائیے حضرت حویطبؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: غزوہ طائف کے بعد آپؓ مکہ سے مدینہ چلے گئے تھے اور امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں تقریباً سو سو سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ اپنے پیچھے دو فرزند ابوسفیان اور عبداللہ چھوڑے۔

(مستدرک حاکم۔ اصحاب اسدالغابہ)

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ (شہید طائف رہا جز مدینہ)

سوال: بتائیے ہجرت کے سفر میں غار ثور میں تین دن حضورؐ کی میزبانی کا شرف کسے

حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چھوٹے بیٹے عبداللہ اپنی جان جو کھوں میں ڈال کر یہ خدمت انجام دیتے اور حضور کو قریش مکہ کی دن بھر کی کارروائیوں سے آگاہ کرتے رہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ بخت کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ماں کا نام قتیلہ بنت عبدالعزیٰ تھا جو قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں۔ اسلام نہ لانے پر حضرت ابوبکرؓ نے اسے طلاق دے دی تھی۔ حضرت عبداللہؓ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ (طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ نے کب مدینے ہجرت کی؟

جواب: ہجرت نبوی کے فوراً بعد حضرت عبداللہؓ اپنی سوتیلی والدہ حضرت ام رومانؓ، حضرت اسماء اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ساتھ لے کر مدینے پہنچے اور بنو حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت حارث بن نعمان انصاری کے مکان میں قیام کیا۔ (تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: کس صحابی نے بیوی کی وجہ سے جہاد ترک کر دیا تھا لیکن پھر شمولیت کرتے رہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کی شادی نہایت حسین و جمیل اور عاقلہ فاضلہ صحابیہ حضرت عائشہ بنت زید سے ہوئی تھی۔ جو حضرت سعید بن زید کی ہمسرہ تھیں۔ حضرت عبداللہؓ کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ جہاد تک ترک کر دیا۔ حضرت عائشہؓ نے بھی انہیں جہاد پر جانے کیلئے مجبور نہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ عائشہؓ کو طلاق دے دیں۔ والد کے اصرار پر انہوں نے طلاق دے دی لیکن پریشان اور دل آزرہ رہنے لگے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے بیٹے

کو رجعت کرنے کی اجازت دے دی۔ حضرت عبداللہؓ نے فتح مکہ، حنین اور طائف کے غزوات میں شرکت کی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: طائف کے محاصرے میں ابو بکرؓ ثقفی کے تیر سے شدید زخمی ہوئے۔ بظاہر زخم مندمل ہو گیا لیکن شوال ۱۱ ہجری میں زخم عود کر آیا اور اسی سے وفات پائی۔ حضرت ابوبکرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

حضرت عبداللہ بن ارقم (کاتب رسول / مہاجر مدینہ)

سوال: دربار نبوت کے خاص راز دان حضرت عبداللہ بن ارقم سے حضورؐ کیا خدمت لیتے تھے؟

جواب: انہیں تحریر اور کتابت میں مہارت حاصل تھی اس لئے حضورؐ نے انہیں اپنا کاتب خاص مقرر فرمایا۔ آپؐ سلاطین و امراء کو خطوط انہی سے لکھواتے تھے۔

(اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ)

سوال: انتہائی پوشیدہ خطوط بھی حضرت عبداللہ بن ارقم کے پاس رہتے۔ بتائیے حضورؐ سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ رسول اللہؐ کے رشتہ میں بھتیجے تھے کیوں کہ ان کے والد ارقم حضورؐ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ (مستدرک حاکم۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن ارقم فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور مدینہ ہجرت کر گئے۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان زہرہ سے تھے۔ والد کا نام ارقم بن عبد ینوث تھا۔

عبدمناف پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ سے جا ملتا تھا۔

(انساب الاشراف۔ جہرۃ النساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں بھی حضرت عبداللہ بن ارقمؓ مراسلات کی کتابت کرتے تھے۔ بتائیے دور فاروقؓ اور دور عثمانی میں آپ کی کیا ذمہ داریاں تھیں؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کتابت کے علاوہ بیت المال کی نگرانی کا کام بھی سونپ دیا۔ وہ خلیفہ ثانی کی مجلس شوریٰ میں بھی شامل تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں بھی وہ کاتب اور بیت المال کے نگران رہے۔ تاہم کچھ عرصہ بعد انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ (اسد الغابہ۔ مستدرک۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن ارقمؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: وہ آخری عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے اور ۳۵ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرما گئے۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم۔ اصابہ)

حضرت عبداللہ بن زید النصاری

(صاحب الشجرہ انصار صحابی رسابقون الاولون)

سوال: حضرت ابو محمد عبداللہ بن زید بن عاصم کس مشہور صحابیہ کے بیٹے تھے؟

جواب: حضرت نسیمہ بنت کعب جو اپنی کنیت ام عمارہ کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے والد زید بن عاصم نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ حضرت عبداللہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھے۔ (انساب الاشراف۔ جہرۃ النساب العرب۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن زید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کی اولادہ حضرت ام عمارہؓ حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ یہ اس وقت پہنچے تھے اس لئے ساتھ ہی مسلمان ہوئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہ مسلمان ہوئے۔ ہو سکتا ہے اس وقت حضورؐ سے بیعت کی ہو۔

(طبقات - اسد الغابہ - سیر الصحابہ - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن زید کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ آپؓ دوسرے کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: غزوہ احد میں اپنی والدہ حضرت ام عمارہؓ اور حضرت حبیبؓ بن زید کے ساتھ شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ پھر فتح مکہ اور غزوہ حنین میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ غزوات کے علاوہ صلح حدیبیہ اور عمرہ القضاء میں بھی رسول اللہؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام - اسوۃ صحابہ - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن زید نے مسیلمہ کے خلاف جنگ یمامہ میں حصہ لیا۔ بتائیے آپؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۶۳ ہجری میں یزیدی لشکر کے خلاف لڑتے ہوئے مدینہ میں اپنے دو بیٹوں غلام اور علی سمیت شہید ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی۔

(اسد الغابہ - سیر الصحابہ - سیر الصحابہ - طبقات)

حضرت لبید بن ربیعہ (شاعر صحابی / بزرگ صحابی)

سوال: حضرت لبید بن ربیعہ بنو عامر سے تعلق رکھتے تھے بتائیے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ ۹ ہجری میں قبیلہ بنو جعفر بن کلاب کے وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ۹۰ یا ۱۱۳ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ (اسد الغابہ - اصحاب - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت لبید بن ربیعہ کو اسلام لانے سے پہلے کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: ان کا شمار نامور شعراء میں ہوتا تھا اور وہ ان سات شاعروں میں سے تھے جن کا کلام زمانہ جاہلیت میں اہل مکہ نے کعبہ میں آویزاں کیا ہوا تھا۔

(اسد الغابہ - اصابہ - طبقات)

سوال: حضرت لبید بن ربیعہ کو قبول اسلام کے بعد کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہ نے ان کے بعض اشعار کو بہت پسند فرمایا خاص طور پر یہ مصرع الاکل شیء ما خلا اللہ باطل بہت پسند تھا۔ آپ فرماتے تھے: ”شعراء کے کلام میں لبید کا یہ کلام بہت اچھا ہے۔“ حضرت لبید کا کلام چھپ چکا ہے۔

(طبقات - سوشیائی - اصابہ)

سوال: حضرت لبید بن ربیعہ ۳۱ ہجری میں ۱۱۳ یا ۱۳۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے شعر گوئی کم کر دی تھی اور کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: آپ فرمایا کرتے تھے: ”اللہ نے مجھے شعر کے عوض سورۃ بقرہ اور آل عمران دی ہیں۔“

(استیعاب - اصابہ - اسد الغابہ)

﴿سپہ سالار صحابہ﴾

حضرات:

ابو موسیٰ اشعری، ابو عبیدہ بن الجراح، ابو حذیفہ ہشیم بن عقبہ، ابوقادہ حارث بن ربیع، اسامہ بن زید، ارقم بن ابی ارقم، بشیر بن سعد، براء بن عازب، براء بن مالک، مریدہ بن الحصیب، ثابت بن ارقم، ثابت بن حداد، ثابت بن قیس، جعفر بن ابی طالب، جریر بن عبد اللہ الجہلی، حذیفہ بن الیمان، صفوان بن معطل، صخر بن حرب، ضار بن ازد، طلحہ بن عبید اللہ، حارث بن نعمان، حمزہ بن ابی طالب، حاطب بن ابی بلتعہ، خالد بن ولید، خالد بن زید، خالد بن زید، خزیمہ بن ثابت، زید بن حارثہ، زبیر بن العوام، زید بن خطاب، زید

بن اسہل ابوظہر، سعد بن ابی وقاص، سلمہ بن قیس، سعید بن العاص، سعید بن عامر، سعید بن زید، سلمہ بن اکوع، سلمہ بن ہشام، سماک بن خرشہ، سراقہ بن عجم، سعد بن جبہ، شرجیل بن حسہ، شماس بن عثمان، عمرو بن العاص، عبدالرحمن عوف، عبداللہ بن حبش، عاصم بن ثابت، عتبہ بن غزووان، عکرمہ بن ابی جہل، عکاشہ بن محسن، عبداللہ بن حذافہ، عبداللہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی عبیدہ بن حارثہ، عقبہ بن عامر، عمرو بن قیس، عامر بن اکوع، عامر بن ربیع، عامر بن فہیرہ، عبادہ بن بشر، عبداللہ بن امیس، عبدالرحمن بن اسمرہ، عبداللہ بن عامر، عثمان بن ابی العاص، عبداللہ بن بدیل، عمرو بن معدیکرب، فراس الاقرع، قعقاع بن عمرو، قتادہ بن نعمان، کعب بن مالک، محمد بن مسلمہ، مقداد بن عمرو، قتی بن حارثہ، معاویہ بن ابوسفیان، مغیرہ بن شعبہ، نعمان بن مقرن، یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند سپہ سالار صحابہ

حضرت ابوموسیٰ اشعری (تاجر سپہ سالار / حافظ / مہاجر مدینہ)

سوال: ”ابو عبداللہ بن قیس کی خطائیں بخش دے اور قیمت کے دن جنت میں اس کو باعزت داخل کر۔“ حضور نے یہ دعا کس مشہور صحابی کے لئے فرمائی؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری کے لئے جن کا اصل نام عبداللہ تھا۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ اور اپنے قبیلے اشعر کے رئیس تھے۔ (الہدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعری تجارت کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کا سفر کرتے تھے۔ آپ کیسے اسلام لائے؟

جواب: مکہ میں حاضر ہو کر رسول اللہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور بنو عبد شمس سے حلیفانہ تعلق قائم کر کے واپس وطن چلے گئے۔ قبیلے کو تبلیغ سے مسلمان کیا جن میں ان کی والدہ طیبہ بنت وہب بھی شامل تھیں۔ (الہدایہ والنہایہ۔ استیعاب۔ حقیقات)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کب اور کیسے مدینہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ کی ہجرت مدینہ کا سن گزرا چھ ماہ سے زائد نو مسلموں سمیت کشتی میں

سوار ہو کر مدینے کے لئے روانہ ہوئے، طوفان کی وجہ سے حبشہ پہنچ گئے۔ حبشہ میں مکہ کے مہاجرین سے ملاقات ہوئی تو ان کے مشورے سے وہیں ٹھہر گئے۔ ۶ ہجری کے آخر میں حضرت جعفر بن ابیطالب اور دوسرے مہاجرین کے ساتھ فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ کے پاس پہنچے۔

(استیعاب۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فتح مکہ اور غزوہ حنین اور غزوہ تبوک میں حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ نے آپ کو کہاں کا عامل مقرر فرمایا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں یمن کے ضلع مآرب کا حاکم مقرر فرمایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو زبید اور ساحل کے علاقے کا عامل بنایا گیا۔ تعلیم قرآن اور تحصیل زکوٰۃ ان کے ذمے تھے۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے عراق عرب کی تسخیر میں کیسے حصہ لیا؟

جواب: آپ حضرت سعدؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ ۱۷ ہجری میں الجزیرہ کا شہر نصیبین فتح کیا۔ بصرہ کے گورنر مقرر ہوئے تو دربار خلافت کے حکم سے خوزستان کے شہر ابواز پر شدید مزاحمت کے بعد قبضہ کیا۔ مناظر کا محاصرہ کیا تو اہل شہر پامردی سے مقابلہ کرنے کے باوجود مغلوب ہو گئے۔ ایک دوسرے اہم شہر سوس پر قبضہ کرنے کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے رامہر مز کے پہاڑی شہر کی طرف فوج بھیجی۔ اہل شہر محاصرے کی تاب نہ لاسکے اور خراج دینا منظور کر لیا۔ (فتوح البلدان۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: ہرمزان نے خوزستان کے صدر مقام کو ناقابل تسخیر بنا دیا تھا۔ مسلمان سپہ سالاروں نے اسے کیسے فتح کیا؟

جواب: حضرت جریر بن عبداللہ بجلي، حضرت انس بن مالک، حضرت براء بن مالک اور حضرت براء بن عازب جیسے مسروں نے بیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی ہرکردگی میں شہر کا محاصرہ کر لیا۔ شاہی افسروں نے چند شرائط پر اسلام لانے کی پیشکش کی۔ حضرت موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کے مشورے پر شرطیں قبول کر لیں۔ تمام ایرانی شاہسواروں نے اسلام قبول کر لیا اور مسلمانوں کے شانہ بشانہ لڑنے لگے۔ آخر ہرمزان نے صلح کا معاہدہ کر کے تتر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ ہرمزان کو حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا دیا گیا جہاں اس نے اسلام قبول کر لیا۔

(اخبار الطوال۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ عقد التریخ)

سوال: تباہیِ خوزستان کی فتح کیسے مکمل ہوئی؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے تتر کے بعد جندی سابور کا محاصرہ کر لیا اور اس کی تسخیر کے ساتھ ہی خوزستان مکمل طور پر مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ایک مجاہد اور فاتح کے ساتھ ساتھ بہترین منتظم بھی تھے۔ انہوں نے بصرہ کا انتظام کیسے چلایا؟

جواب: بصرہ میں پہلی مرتبہ اینٹ گارے کے مکانات بنوائے۔ انہوں نے بصرہ کے تین سو حفاظ قرآن کی فہرست حضرت عمرؓ کو بھیجی۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ صفحہ ۱۰۰)

سوال: نہادند کی فتح کو فتح الفتح کہا جاتا ہے۔ یہ فتح کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: حضرت نعمان بن مقرن اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی قیادت میں ۲۱ ہجری میں یزدگرد کے ایک نامی جرنیل مردان شاہ کی ڈیڑھ لاکھ فوج کو شکست ہوئی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے اور کون سے علاقے حضرت موسیٰ اشعریؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے؟ اور وہ کب کوفہ کے گورنر بنے؟

جواب: ۲۲ ہجری میں اصفہان فتح کیا اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ فارس اور کرمان بھی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کی خواہش پر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو بصرہ سے تبدیل کر کے کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ اگلے ہی سال ۲۳ ہجری میں انہیں پھر بصرہ تبدیل کر دیا گیا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی ۲۳ ہجری میں انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا لیکن ۲۹ ہجری میں کردوں کے ساتھ اختلاف ہو گیا اور ان کے مطالبے پر حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو معزول کر دیا۔ پھر اہل کوفہ کے اصرار پر آپ کو بصرہ کا گورنر بنایا گیا۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ اردو واٹرہ معارف)

سوال: بصرہ کی امارت کے دوران حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا تھا؟

جواب: دریائے دجلہ سے اہل بصرہ کو پانی فراہم کرنے کے لئے انہوں نے حضرت عمرؓ کے ایما پر بصرہ شہر تک چھ میل لمبی ایک نہر کھدوائی۔ یہ نہر اب تک نہر ابی موسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ الفاروق۔ اسلامی شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کیا اہم خدمات انجام دیں؟

جواب: انہوں نے مسلمانوں کو ہر قیمت پر خانہ جنگی سے بچانے کی کوشش کی۔ پھر شام کے کسی غیر معروف گاؤں میں گوشہ نشین ہو گئے اور جنگ جمل میں حصہ نہیں لیا۔ صفین کی معرکہ آرائیوں میں بھی غلوت نشین رہے حتیٰ کہ حضرت علیؓ نے انہیں بلا کر اپنی طرف سے حکم مقرر فرمایا۔ پھر آخر دم تک ملکی معاملات سے

کنارہ کش رہے۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ تذکرہ الحفاظ)

سوال: بتائیے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کب وفات پائی؟
 جواب: انہوں نے ۳۲ ہجری ۳۳ ہجری یا ۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے تین سو ساٹھ احادیث مروی ہیں اور ان کا شمار راویانِ حدیث کے طبقہ سوم میں ہوتا ہے۔ (تذکرہ الحفاظ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

حضرت ابو قتادہ حارث (حافظِ رسپہ سالارِ عالم و فاضلِ راجاِ حفظِ حدیث)

سوال: بتائیے فارسِ رسولؐ کس صحابی کا لقب تھا؟ انہیں یہ لقب کیسے ملا؟
 جواب: حضرت ابو قتادہ حارث بن ربیع کا۔ وہ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھے۔ والدہ کا نام کبشہ بنت مظہر تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے انہیں بہترین شہسوار قرار دیا تھا اس لئے وہ فارسِ رسول یعنی رسول اللہؐ کے شہسوار کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (فتوحاتِ ربانیہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: واحد صحابی جن کی کنیت ابو قتادہ تھی، کب مسلمان ہوئے؟
 جواب: بعثت نبویؐ کے دوسرے یا تیسرے سال پیدا ہوئے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد کسی وقت اسلام لائے اور انصار کے سابقون الاولون کہلائے۔

(مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ بیہ الصحابہ۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہ)
 سوال: انصاری صحابی حضرت ابو قتادہؓ اچھے شہسوار، بہترین نیزہ باز اور ماہر شمشیر زان تھے۔ بتائیے آپ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے علاوہ عہد رسالت کے تمام غزوات میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ جن میں احد، خندق، حنین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے بعض سزایا میں بھی شرکت کی۔ (اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: غزوہِ ثابہ میں حضورؐ نے حضرت ابو قتادہؓ کو بہترین شہسوار کہا تھا۔ بتائیے یہ

غزوہ کب اور کیوں ہوا؟

جواب: ۶ ہجری میں بنو فزارہ نے عینہ بن فزاری کی سرکردگی میں مدینہ کی چراگاہوں میں لوٹ مار کی۔ گلہ بان حضرت ذر بن ابوذر غفاری کو شہید کر دیا اور حضورؐ کی بیس اونٹنیاں لے گئے۔ حضرت سلمہ بن اکوع اور حضورؐ کے غلام رباح اتفاق سے ادھر آ نکلے۔ انہوں نے مدینہ کے لوگوں کو آوازیں دیں اور خود لٹیروں کا پیچھا کیا۔ حضورؐ کا حکم ملتے ہی حضرت ابوققادہ، مقداد بن اسود اور اخرم اسدی گھوڑوں پر دوڑے۔ حضورؐ بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ پیچھے روانہ ہوئے۔ انہوں نے لٹیروں کو جالیا۔ مقابلے میں حضرت اخرم شہید ہو گئے۔ حضرت ابوققادہ، سلمہ اور مقداد نے اپنے نیزوں سے لٹیروں کو مار بھگایا۔ ان کا سردار مارا گیا۔ واپس ذی قرد پہنچے تو رسول اللہؐ بھی پانچ سو سواروں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ سارا واقعہ سن کر حضورؐ نے تینوں جانبازوں کی تعریف کی اور حضرت ابوققادہ کو بہترین سوار قرار دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیرۃ النبی)

سوال: ۸ ہجری میں حضورؐ نے حضرت ابوققادہ کو کن دوسریوں کا امیر مقرر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے پندرہ صحابہ کے ساتھ حضرت ابوققادہ کو نجد کے مقام خضرہ میں بنو غطفان کی گوشالی کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے چھپتے چھپاتے اچانک دشمن پر حملہ کیا۔ بعض لوگوں نے مزاحمت کی بعض بھاگ نکلے۔ حضرت ابوققادہ بہت سے قیدیوں اور مال غنیمت کے ساتھ مدینہ واپس آئے۔ اسے سریہ محارب بھی کہتے ہیں۔ اس کے چند دن بعد آپؐ نے انہیں آٹھ آدمیوں کے ساتھ بطن ارم بھیجا لیکن کسی سے مقابلہ نہیں ہوا۔ پھر یہ صحابہ مقام سقیہ پر فتح مکہ کے لئے جانے والے صحابہ سے جا ملے۔ (طبقات۔ زاد المعاد۔ المغازی۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: رسول اللہ نے سلام بن ابی العقیق یہودی کو قتل کرنے کے لئے جو سلسلہ کے کن پانچ صحابہ کو روانہ فرمایا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عتیک امیر تھے اور عبداللہ بن سنان، عبداللہ بن انیس، خزاعی بن اسود اور ابو قتادہ انصاری۔ یہ قتل ۶۱۵ ہجری میں ہوا۔

(صحیح بخاری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: ”اے اللہ ابو قتادہ کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح اس نے آج رات میری حفاظت کی۔“ یہ الفاظ رسول اللہ نے کب فرمائے تھے؟

جواب: ایک سفر میں رسول اللہ کو سواری پر ہی اونگھ آتی رہی تو حضرت ابو قتادہ نے آپ کی چوکیداری فرمائی۔ (مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ اصابہ۔ یرانصار)

سوال: بتائیے خلفائے راشدین کے دور میں حضرت ابو قتادہ کی کن خدمات کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: ۱) ہجری میں رسول اللہ کی رحلت کے بعد فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔ مختلف علاقوں کو گیارہ لشکر بھیجے گئے۔ حضرت ابو قتادہ بھی حضرت خالد بن ولید کے لشکر میں شامل تھے۔ حضرت علیؓ کے دور میں حضرت ابو قتادہ کچھ عرصہ مکہ کے امیر رہے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں وہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

عہد روان کے مقام پر خوارج سے جنگ کے وقت حضرت علیؓ نے انہیں پیدل فوج کا افسر بنایا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: حضرت ابو قتادہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بعض روایات کے مطابق آپ نے ۴۰ ہجری میں حضرت علیؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ ۵۰ ہجری اور ۶۰ ہجری کے درمیان کسی وقت مدینہ میں وفات پانے کا ذکر ہے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان سے ایک سو ستر احادیث

مردی ہیں۔ بیوی سلافہ بنت اہزاء صحابیہ تھیں۔ چار بیٹے عبداللہ، عبدالرحمن، معبد اور ثابت چھوڑے۔ (سیر انصار۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ جرنل صحابہ)

حضرت ابو طلحہ زید بن سہل (سپہ سالار بدری صحابی عالم و فاضل)

سوال: ”اے اللہ کے رسول! آپ کے سینے مبارک سے پہلے میرا سینہ اور آپ کی جان سے پہلے میری جان حاضر ہے۔“ یہ الفاظ کس صحابی نے کب کہے تھے؟

جواب: جنگ احد میں حضرت ابو طلحہ زید بن سہل آپ کے سامنے کھڑے ہو کر تیر اندازی کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ (مسند احمد۔ صحابہ کرام کا عہد زریں۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو طلحہ انصاریؓ اس خاندان سے تھے جسے رسول اللہ نے انصار کے سب گھرانوں سے بہتر قرار دیا تھا۔ ان کا گھرانہ اور نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت ابو طلحہ زید بن سہل انصاری قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نجار کے رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ سیر انصار۔ استیعاب)

سوال: بتائیے کونسی صحابیہ خاتون حضرت ابو طلحہ کے اسلام لانے کا باعث بنیں؟

جواب: حضرت ام سلیم، جو کہ انصار کی سابقہ خاتونوں میں سے تھیں اور حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہو چکی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر انصار)

سوال: حضرت ابو طلحہ زید بن سہل نے حضرت ام سلیمؓ کو کیا پیغام دیا؟

جواب: ۱۳ نبوی سے پہلے تک حضرت ابو طلحہ زید ایک لالہالی سے نوجوان تھے۔ انہوں نے بنو نجار کی ایک بیوہ خاتون حضرت ام سلیم بنت ملحان کو شادی کا پیغام بھیجا۔ خاتون کے بیٹے انس بن مالک بن شعور کو پہنچ چکے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ سیر انصار)

سوال: بتائیے حضرت ام سلیمؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے جواب دیا: ”میں تو خدا کے سچے رسول محمدؐ پر ایمان لاپچی ہوں۔ تم پر افسوس ہے کہ تم کٹڑی کے بتوں کو پوجتے ہو جو کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میں خدائے واحد کی عبادت کرتی ہوں اور تم بتوں کے پجاری ہو۔ میرا تمہارا نکاح کیسے ہو سکتا ہے۔“ (سیر الصحابیات: اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوطولحہ زید بن بھل انصاری کب اور کیسے مشرف بہ اسلام ہوئے؟

جواب: انہوں نے حضرت ام سلیمؓ سے پوچھا مجھے کون مسلمان کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ۔ چنانچہ وہ حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ کچھ دن غور کرتے رہے پھر حضرت ام سلیمؓ کے پاس آ کر اسلام قبول کر لیا۔ (اسد الغابہ: جرنل صحابہ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوطولحہ کے اسلام لانے سے پہلے حضورؐ نے انہیں دیکھ کر کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”ابوطولحہ اس حال میں آ رہا ہے کہ اسلام کے آثار اس کی پیشانی پر چمک رہے ہیں۔“ (سیر الصحابہ۔ سیر الصحابیات۔ جرنل صحابہ)

سوال: حضرت ام سلیمؓ نے حضرت ابوطولحہ کے اسلام لانے پر کس رد عمل کا اظہار کیا؟

جواب: خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے حضرت ابوطولحہؓ سے کہا: ”میں اب تمہارے ساتھ نکاح کرنے کو تیار ہوں۔ تمہیں دنیاوی مہر معاف کرتی ہوں اور اپنا مہر تمہارا اسلام مقرر کرتی ہوں۔“ (اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ: اصابت)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک نے اپنی والدہ ام سلیمؓ کا نکاح حضرت طولحہؓ سے پڑھایا۔ وہ کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: وہ فرمایا کرتے تھے: ”میری والدہ کا نکاح حضرت ابوطولحہؓ سے عجیب و غریب مہر پر ہوا۔“ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر الصحابیات)

سوال: حضرت ثابتؓ نے حضرت ام سلیمؓ کے مہر کے بارے میں کیا کہا تھا؟
 جواب: انہوں نے فرمایا: ”ہم نے ام سلیمؓ کے مہر سے زیادہ برکت والا مہر کبھی نہیں سنا۔“
 (جرنل صحابہؓ۔ اندالغابہ)

سوال: بتائیے کس صحابی نے گھر میں کھانے کی کمی کے باوجود مہمان کی خدمت کرنے کے لئے دیا بھجوا دیا تھا؟

جواب: حضرت ابو طلحہؓ زید بن کھل انصاری نے۔ رسول اللہؐ کے پاس ایک مسافر آیا اور قیام و طعام کی درخواست کی۔ رسول اللہؐ کے گھر میں فاقہ تھا۔ آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا تو حضرت ابو طلحہؓ مہمان کو گھر لے گئے۔ گھر میں بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا تھا۔ انہوں نے بیوی سے کہا۔ بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دو اور مہمان کے آگے جب کھانا رکھوں تو چراغ درست کرنے کے بہانے بھجا دینا۔ اندھیرے میں مہمان کھانا کھالے گا اور ہم یونہی منہ چلاتے رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ خود تمام اہل خانہ بھوکے رہے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۃ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: صبح جب حضرت ابو طلحہؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضورؐ کو خبر دے دی تھی۔ آپؐ کی زبان مبارک پر آیت وَیُسُوْثِرُوْنَ..... یعنی وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ ان پر تنگی بن رہی۔ آپؐ نے فرمایا: ”رات کو تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ برتاؤ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔“
 (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابو طلحہؓ زید بن کھل بیعت عقبہؓ بئیرہ کے بعد عقدہ مواخات میں شریک تھے۔ بتائیے ان کا دینی بھائی کسے بنایا گیا؟

جواب: رسول اللہ نے انہیں امین الامت حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کا مؤاخاتی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ اسوہ صحابہ۔ سیر انصار)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو طلحہ زید بن سہل بنے جنگ احد میں کس بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا؟

جواب: جب اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا تو آپ چند دوسرے صحابہ کے ساتھ آخر دم تک داد شجاعت دیتے رہے۔ نہایت جوش و جذبے سے تیر چلاتے۔ ان کے ہاتھ سے تین کمائیں ٹوٹیں۔ دشمن کے تیر اپنے ہاتھوں سے روکتے۔ رسول اللہ کی حفاظت کرتے کرتے ان کا ایک ہاتھ شل ہو گیا۔ حضور گردن مبارک اٹھا کر مشرکین کی طرف دیکھتے تو آپ عرض کرتے: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان، گردن اٹھا کر نہ دیکھے۔ کہیں آپ کو کوئی تیر نہ لگ جائے۔“

(مسند احمد۔ صحابہ کرام کا عہد زریں۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)

سوال: رسول اللہ نے حضرت ابو طلحہ کی بہادری پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”فوج میں ابو طلحہ کی آواز سو آدمیوں سے بہتر ہے۔“ آپ یہ بھی فرماتے۔ ”ابو طلحہ تیر چلاؤ۔“ (صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ جرنل صحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو طلحہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ حنین، میں انہوں نے کس جرات و بہادری سے حضور کا ساتھ دیا؟

جواب: ان کی زویہ حضرت ام سلیم بھی اس جنگ میں ان کے ساتھ تھیں۔ جب بنو ہوازن کے تیر اندازوں نے گھات لگا کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو بھگدڑ مچ گئی۔ حضور کے ہمراہ ثابت قدم رہنے والے لوگوں میں حضرت ابو طلحہ اور ام سلیم بھی تھے۔ حضرت ام سلیم خنجر لئے حضور کے پاس کھڑی رہیں اور حضرت ابو طلحہ

مردانہ وار لڑتے رہے۔ اس دن انہوں نے میں مشرکین کو قتل کیا۔

(مسند احمد۔ صحیح بخاری۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت ابو طلحہؓ زید بن سہل کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ نے منیٰ میں حلق کرایا تو بائیں جانب کے تمام موئے مبارک حضرت ابو طلحہؓ کو عطا فرمادیئے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی نے حضورؐ کو کھانے کی دعوت دی تو کھانے میں برکت کا معجزہ رونما ہوا؟

جواب: حضرت ابو طلحہؓ اور حضرت ام سلیمؓ نے رسول اللہؐ کو اپنے گھر کھانے پر دعوت دی۔ آپؐ تمام صحابہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ روٹیاں لائی گئیں۔ ان پر گھی لگایا گیا اور آپؐ نے دس دس صحابہؓ کو بلا کر کھانا شروع کیا۔ اسی کے قریب صحابہؓ نے سیر ہو کر کھایا۔ چونچ رہا پڑوسیوں کو بھیجا گیا۔

(بخاری۔ مسند احمد۔ اصابہ)

سوال: دور صدیقی اور فاروقی میں حضرت ابو طلحہؓ زید بن سہل نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت ابو طلحہؓ نے شام میں سکونت اختیار کر لی۔ اور عہد صدیقی اور فاروقی کی بہت سی جنگوں میں حصہ لیا۔

(الفاروق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے مجلس شوریٰ کیوں بنائی تھی۔ ان کے ارکان کون سے تھے؟

حواب: فاروق اعظمؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے جانشین کے انتخاب کے لئے چھ افراد کی مجلس شوریٰ نامزد کی۔ اتفاق سے ان دنوں حضرت ابو طلحہؓ بھی مدینہ میں تھے۔ انہیں اس مجلس کا نگران مقرر کیا اور ضروری وصیتیں کیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد انہوں نے نہایت دیانت داری اور خلوص سے عمل کیا اور کسی انتشار کے بغیر حضرت عثمانؓ و انورینؓ خلیفہ منتخب ہو گئے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت ابو طلحہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

حواب: ستر سال کی عمر تھی اور وہ مکمل طور پر گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ ایک دن تلاوت قرآن کے دوران جہاد والی آیت اَنفِرُوا اخْفَافًا..... پڑھی تو شوق جہاد سے تڑپ اٹھے۔ اہل خانہ سے کہا کہ میں جہاد پڑ جانا چاہتا ہوں۔ بیوی اور بچوں نے منع کیا مگر بعند ہوئے تو انہوں نے تیاری کر دی۔ ہجری ۵۱ میں روانہ ہو رہی تھی پیری اور ضعف کے باوجود اس کے ساتھ ہوئے۔ ایک دن جب جہاز طوفان میں الجھولے لگا رہا تھا تو ان کی روح پرواز کر گئی۔ سات دن بعد جہاز ایک جزیرے کے کنارے لگا۔ جسم تروتازہ تھا وہیں تجہیز و تکفین کے بعد دفن کر دیا گیا۔ ان کے سوتیلے بیٹے حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ نے امیر معاویہؓ کے عہد میں ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ اور وہ اس ہجری مہم میں شریک ہوئے جو امیر معاویہؓ نے قسطنطیہ کی تسخیر کیلئے روانہ کی تھی۔ یہ بھی روایت ہے کہ ۷۰ سال کی عمر میں ۲۳ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ استیعاب۔ جزئیات صحابہ)

سوال: کس صحابی کا ٹھوڑا ”مندوب“ رسول اللہؐ کے سوار ہوتے ہی تیز ہو کر لگا

تھا؟

جواب: ایک رات مدینہ میں دشمن کی افواہ پھیل گئی کہ حملہ کرنے والا ہے۔ آپ نے حضرت ابوطلمحہ کا گھوڑا مندوب منگوایا اور اس پر اکیلے ہی صورت حال معلوم کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی دیر میں چکر لگا کر واپس آگئے۔ وہ گھوڑا اتنا تیز نہیں دوڑتا تھا جتنا رسول اللہ کے سوار ہونے سے دوڑنے لگا۔

(سیرالصحابہ۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوطلمحہ زید بن سہل فضلاء صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟ آپ کے عالم بیٹے کا نام کیا تھا؟

جواب: انہوں نے ۹۲ حدیثیں روایت کی ہیں۔ حضرت ام سلیم سے حضرت ابوطلمحہ کی کئی اولادیں ہوئیں لیکن سوائے ایک بیٹے عبداللہ کے کوئی زندہ نہیں رہا۔ اسی سے نسل چلی اور وہ بڑے صاحب فضل وکمال ہوئے۔

(سیرالصحابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوطلمحہ بغلی قبر کھودنے کے ماہر تھے اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح صندوق قبر کھودنے کے۔ بتائیے رسول اللہ کی قبر مبارک کھودنے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: چونکہ رسول اللہ بغلی قبر پسند فرماتے تھے۔ صحابہ نے دعا فرمائی حضرت ابوطلمحہ پہلے پہنچ گئے۔ چنانچہ یہ شرف انہیں حاصل ہوا۔ حضرت ابوطلمحہ دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی قبریں اور لحد بنایا کرتے تھے۔

(زادالعیاد۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت ابوطلمحہ کے پیارے بیٹے کم سنی میں فوت ہو گئے۔ حضور کی دعا سے انہیں کیا نعم البدل ملا؟

جواب: اُن کے پیارے بیٹے ابو عمیر کم سنی میں فوت ہو گئے بیوی نے خود بھی صبر سے کام لیا اور حضرت ابو طلحہؓ گھر آئے تو انہیں بھی خبر نہ کی۔ کھانا کھلایا اور اطمینان سے بہتر پر لٹا دیا۔ پھر انہیں بتایا کہ اللہ نے امانت دی تھی واپس لے لی۔ حضرت ابو طلحہؓ نے اناللہ پڑھا اور صبر کرتے ہوئے کہا پہلے کیوں نہ بتا دیا۔ صبح رسول اللہؐ کو واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں گذشتہ رات بڑی برکت دی۔ حضورؐ نے دعا فرمائی کہ اللہ تمہیں اور ام سلمہؓ کو ابو عمیر کا نعم البدل وے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی طلحہؓ اسی واقعہ کے بعد پیدا ہوئے۔

(صحیح بخاری - صحیح مسلم - استیعاب - اصابت)

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ (مہاجر مدینہ رسپہ سالارِ کم سن صحابی)

سوال: اہجرى میں رسول اللہؐ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا تو کس اٹھارہ سالہ نوجوان کو منتخب فرمایا؟

جواب: حضورؐ نے شام بھیجے کے لئے سات نوجوانوں کا لشکر تیار فرمایا تو اس کا سپہ سالار اٹھارہ سالہ نوجوان حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو منتخب فرمایا۔

(طبقات - سيرت ابن ہشام - المغازی - زاد المعاد)

سوال: حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو شام کیوں روانہ کیا جا رہا تھا اور اس لشکر میں کون سے اکابر صحابہ شامل تھے؟

جواب: یہ لشکر بہرہ موتہ کا انتقام لینے کے لئے بھیجا جا رہا تھا۔ جس میں حضرت اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالبؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور کئی دوسرے صحابہؓ نے شہادت پائی تھی۔ دوسرے اس کا مقصد شام سے لٹنے والی سرحدوں میں فتنہ و فساد کو دبانا تھا۔ اس لشکر میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور

حضرت سعید بن زید کے علاوہ بہت سے دوسرے عظیم صحابہ شامل تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بعض صحابہ نے حضرت انس بن زید کے انتخاب پر حیرت کا اظہار کیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: اتنے کم عمر جرنیل کی سربراہی پر بعض صحابہ نے حیرت کا اظہار کیا رسول اللہ نے علالت کے باوجود سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لا کر پر زور انداز میں حضرت اسامہؓ کو امارت کا اہل ٹھہرایا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے حضرت اسامہؓ کو علم عطا فرمایا اور لشکر کو روانگی کا حکم دیا۔

(طبقات۔ زاد العاد۔ اسد الغابہ۔ الریق المختوم)

سوال: بتائیے لشکر اسامہؓ کی روانگی کیوں ملتوی ہوئی؟

جواب: لشکر اسامہؓ نے ابھی مدینہ کے قریب جرف کے مقام پر پڑاؤ ڈالا ہوا تھا کہ آقا کے آخری لمحات کی اطلاع ملی۔ آپ بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ مدینے واپس آ گئے۔ حضور نے وصال فرمایا تو چہیز و تکفین میں شریک ہوئے۔ آپ کا جسد اطہر قبر مبارک میں اتارنے والوں میں حضرت اسامہؓ بھی شامل تھے۔

(صحیح بخاری۔ محمد ربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت اسامہؓ بن زیدؓ طویل القدر صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کا تعلق بنو قضاعہ کی شاخ بنو کلب سے تھا۔ کنیت ابو محمد اور ابو زید تھی۔ باپ کا نام حضرت زید بن حارثہ اور والدہ کا نام حضرت برکتہ تھا۔ جو اپنی کنیت ام اسمن کے نام سے مشہور ہوئیں۔ حضرت زید حضور کے آزد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ زاد العاد)

سوال: کیا حضرت اسماءؓ نے نبویؐ میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ پیدائشی مسلمان تھے۔ کیونکہ آپ کے والدین بعثت نبویؐ کے ابتدائی دنوں میں اسلام لائے تھے۔ آپ اپنے اسلامی ماحول میں پرورش پائی۔ (طبقات۔ اصحاب)

سوال: حضرت اسماءؓ نے کب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی؟

جواب: ہجرت نبویؐ کے وقت حضرت اسماءؓ سات برس کے تھے۔ ان کے والد نے ۱۳ نبویؐ میں حضورؐ کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔ حضرت اسماءؓ اپنی والدہ حضرت ام ایمن کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ۱۴ نبویؐ میں حضورؐ مدینہ ہجرت کر گئے۔ تو چند ماہ بعد حضورؐ کے حکم سے حضرت زینبؓ اپنے بیوی بچوں کو مدینہ لے کر آئے۔ (ابودالغائب۔ اصحاب۔ یہ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت اسماءؓ نے کن غزوات و سرایا میں شرکت کی؟

جواب: کم عمر ہونے کی وجہ سے حضورؐ نے انہیں کسی غزوے میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ پندرہ برس کے ہوئے تو آپؐ نے ۸ ہجری میں انہیں ایک اہم مہم کا امیر بنا کر حرقہ کی طرف بھیجا۔ اسے سر یہ حرقہ (حرقات) کا نام دیا گیا۔ حضرت اسماءؓ نے دشمن کو شکست دی غلطی سے ان کے ہاتھوں ایک شخص قتل ہو گیا۔ اس کا نام ہرداس بن نہیک تھا۔ (صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: ”عائشہ! اگر یہ لڑکی ہوتا تو میں اسے خوب زیور پہناتا اور بنانا سنوارتا کہ اس کے حسن و جمال کی شہرت ہوتی اور لوگ جگہ جگہ سے اس کے رشتے کے لئے پیغام بھیجتے۔“ بتائیے یہ الفاظ سرورِ درو جہاں نے کس صحابی کے لئے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت اسماءؓ کے بارے میں آپؐ نے یہ الفاظ ازراہ شفقت اور مزاح کے انداز میں فرمائے تھے۔ (طبقات۔ یہ اصحاب)

سوال: ”الہی میں ان دونوں بچوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں اپنا محبوب بنالے۔“ رسول اللہ ﷺ دو بچوں کے بارے میں فرماتے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ حضرت اسماءؓ بن زیدؓ کو ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسنؓ کو دوسری ران پر پھر یہ الفاظ فرماتے۔

(مسند احمد۔ حیات صحابہ کے درد خشاں پہلو۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضورؐ یوں تو تمام بچوں سے محبت کرتے تھے لیکن حضرت اسماءؓ سے محبت کا انداز کیا تھا؟

جواب: وہ بچپن میں بھی کاشانہ نبوی میں آزادانہ آسکتے تھے۔ اور حضورؐ وضو فرماتے تو اکثر حضرت اسماءؓ کو پانی ڈالنے کی سعادت نصیب ہوتی آپؐ ان کو سفر میں بھی اکثر اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ صحابہ نے آپؐ کو جب الہمی کا لقب دیا۔ (صحیح بخاری۔ سوشیڈائی)

سوال: بتائیے حضرت اسماءؓ بن زیدؓ کی پہلی شادی کب اور کس سے ہوئی؟

جواب: ۱۳ برس کی عمر میں ان پہلی شادی حضرت زینبؓ بنت حظلہ سے ہوئی۔ لیکن دونوں میاں بیوی میں ناچاتی ہوگئی اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت اسماءؓ کی دوسری شادی کس صحابیہ سے ہوئی؟

جواب: حضورؐ نے ان کی دوسری شادی حضرت نعیمؓ بن عبد اللہ انخام کی صاحبزادی سے کر دی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: سریہ حرقہ میں حضرت اسماءؓ سے کیا غلطی ہوئی جس کے بعد آپؐ نے سوچا کہ کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا؟

جواب: ۷ یا ۸ ہجری میں ہونے والے اس تریہ میں آپ کے ہاتھوں مرداس بن نہیک نامی شخص قتل ہو گیا۔ اس نے آپ کی تلوار کی زد میں آتے ہی کلمہ پڑھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا، اسامہؓ تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا، حالانکہ وہ بگلمہ شہادت پڑھتا تھا۔ یہ فرمان رسالت سن کر آپ کو ندامت ہوئی اور آپ نے دل میں یہ الفاظ کہے۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر حضرت اسامہؓ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ رسول اللہؐ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ محمد عربی انسایکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے حضورؐ کے وصال کے بعد لشکر اسامہؓ اور کس نے روانہ کیا؟ اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکر اسامہؓ کو روانہ کیا۔ یہ لشکر ارض شام میں دور تک یلغار کرتا ہوا، خال الثریت تک پہنچ گیا اور پھر دمشق کے قریب الہمزہ کے مقام پر چند دن قیام کر کے مدینہ واپس آ گیا۔ اس طرح فتح شام کا آغاز ہوا۔ اس مہم پر چالیس دن یا اس سے کچھ زیادہ دن صرف ہوئے۔ (فتوح الشام و مصر۔ المغازی۔ سیرت صدیق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسامہؓ کس خلیفہ راشد کے دور میں جانشین مقرر ہوئے؟

جواب: ذوالقعدہ ۱۱ ہجری میں جب حضرت ابوبکر صدیقؓ مرتد بانہوں سے جنگ کے لئے الابرق تشریف لے گئے تو انہوں نے حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ (تاریخ طبری۔ اسوۃ صحابہ۔ سوشیائی)

سوال: حضرت اسامہؓ نے خلفائے راشدین کے دور میں کیا خدمات انجام دیں؟ اور

خلفاء کا آپ کے ساتھ کیا رویہ تھا؟

جواب: تمام صحابہؓ آپ کو عزیز رکھتے تھے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے جب صحابہ کے لئے وظائف مقرر کئے تو ان کے لئے چار ہزار درہم مقرر کئے۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان ہونے والی جنگوں میں بھی حصہ نہیں لیا۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت اسامہ بن زیدؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت اسامہؓ نے ۵۴ یا ۵۸ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس وقت وہ جرف میں مقیم تھے تاہم مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ اس وقت امیر معاویہؓ کا دور حکومت تھا۔ آپ سے ایک سو ساٹھ احادیث مروی ہیں۔

(طبقات۔ دائرہ معارف۔ اسلامیہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت اسامہؓ نے اپنے پیچھے کن لوگوں کو سوگوار چھوڑا؟

جواب: حضرت اسامہؓ نے حضرت زینب سے شادی کی جن سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ بنت نعیم سے ابراہیم بن اسامہؓ پیدا ہوئے۔ درۃ بنت عدی سے محمد اور بندہ پیدا ہوئے۔ ایک بیوی ام حکم بنت عتبہ تھیں۔ ایک اور بیوی فاطمہ بنت قیس سے جبیر، زید اور عائشہ پیدا ہوئے۔ ایک بنت ابی ہمدان سہمی تھیں۔ ایک اور بیوی برزہ بنت ربیع کے بطن سے حسنؓ اور حسینؓ پیدا ہوئے۔

أَرْقَمُ بْنُ أَبِي أَرْقَمٍ (بدری صحابی) مہاجر مدینہ (سپہ سالار)

سوال: ”یا رسول اللہ! میرا وسیع مکان کوہ صفا کے دامن میں، بیت اللہ کے قریب ہے۔ میں اسے آپ کی نذر کرتا ہوں، مسلمان اس میں اکٹھے ہو کر جو چاہیں کریں“ بتائیے یہ الفاظ کس صحابیؓ نے حضورؐ سے کہے تھے؟

جواب: حضرت ارقم بن ابی الارقم نے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بعثت کے تین سال بعد جب مسلمانوں پر مشرکین نے ظلم و ستم شروع کیا تو انہوں نے حضور کو یہ پیشکش کی۔ اس طرح ان کا گھر اسلام کا پہلا مرکز اور مسلمانوں کی پناہ گاہ بنا۔ ۶ نبوی حضرت عمرؓ کے قبول اسلام تک یا ۷ نبوی شعب ابی طالب کی محصوری کے آغاز تک اس گھر کو یہ حیثیت حاصل رہی۔

(سیرۃ النبیؐ - سیر الصحابہؓ - اصیابہ - اسد الغابہ)

سوال: حضرت ارقمؓ ہجرت نبویؐ سے تیس برس قبل پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب کیا ہے اور آپ کب اسلام لائے؟

جواب: قریش کے معزز قبیلہ بنو مخزوم سے تعلق تھا زمانہ جاہلیت میں جس کا کام فوج کی سپہ سالاری اور فوجی کیمپ کا انتظام کرنا تھا۔ والد کا نام ابی الارقم عبد مناف اور والدہ کا نام امیمہ تھا جو بنو خزاعہ یا بنو سہم سے تعلق رکھتی تھیں۔ مرہ بن کعب پر حضرت ارقم کا سلسلہ نسب آنحضرتؐ کے نسب سے مل جاتا ہے۔ بعثت نبویؐ کے وقت حضرت ارقمؓ ۱۶-۱۷ سال کے تھے۔ ابتدائی تین برسوں میں اسلام لائے اور ساتویں۔ گیارہویں یا بارہویں مسلمان ہیں۔

(طبقات - سیرت ابن ہشام - اسد الغابہ - مہاجرین)

سوال: حضرت ارقمؓ نے ہجرت ہدینہ کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ نے وہاں کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے ہجرت کے پانچ ماہ بعد مہاجرین اور انصار میں موآخات قائم فرمائی تو حضرت ارقمؓ کو حضرت ابو طلحہؓ کا اسلامی بھائی بنایا۔ آپ نے انہیں مستقل قیام کے لئے مدینہ منورہ کے محلہ بنی زریق میں زمین کا ایک قطعہ بھی مرحمت فرمایا۔

(طبقات - مہاجرین - سیر الصحابہؓ - اسد الغابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت ارقمؓ کو تحصیل زکوٰۃ کی ذمہ داری بھی دی تھی۔ بتائیے آپؐ نے کن غزوات میں حصہ لیا تھا؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوات کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپؐ نے بدر، احد، احزاب، خیبر اور حنین کے علاوہ بہت سے دوسرے غزوات و سرایا میں حصہ لیا۔ جنگ بدر میں رسول اللہؐ نے انہیں ایک تلوار عطا فرمائی تھی جس سے انہوں نے میدان کا رزار میں شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ (اسد العالیہ۔ المغازی۔ مہاجرین۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ارقمؓ نے کب وفات پائی اور اپنے پیچھے کتنے افراد سوگوار چھوڑے؟

جواب: حضرت ارقمؓ رسول اللہؐ کے وصال کے بعد ۴۲ یا ۴۳ سال زندہ رہے اور ۵۳ یا ۵۵ھ میں ۸۳ یا ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ کو یثرب کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپؓ نے اپنے پیچھے دو لڑکے عبید اللہ اور عثمان کے علاوہ تین لڑکیاں صفیہ، مریم اور امیہ (طبقات۔ اصحاب۔ چالیس جائزہ۔ سیر الصحابہ) چھوڑیں۔

سوال: کیا آپ دار ارقم کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟

جواب: یہ صحابی رسولؐ حضرت ارقمؓ بن ابی الارقم کا گھر تھا جسے مشکل حالات میں دار السلام بننے کا شرف حاصل ہوا۔ شعب ابی طالب کی محسوری سے پہلے تک اس مکان کو دعوت اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ حضورؐ اس گھر میں تشریف فرما رہتے اور اہل حق کے ساتھ مکان کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھتے۔ نئے لوگ بھی یہاں آکر اسلام قبول کرتے۔ حضرت ارقمؓ نے اس مکان کو وقف کر دیا تھا۔ یہ مکان ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد کے قبضے میں رہا۔ اس میں ایک مسجد بھی تھی۔ ۱۴۰ھ میں دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے

اسے حضرت ارقمؓ کے پوتے عبداللہ بن عثمان اور دوسرے وارثوں سے منگے داموں خرید لیا۔ بعد میں خلیفہ مہدی کی جاریہ الخیز ران کے قبضے میں چلا گیا۔ اس نے اسے اپنی مرضی کے مطابق دوبارہ تعمیر کرایا۔ دقت کے ساتھ ساتھ اس میں کئی تبدیلیاں آئیں لیکن یہ جگہ دار ارقم کے نام سے ہمیشہ مشہور رہی۔

(طبقات۔ چالیس جانشا۔ تاریخ مکہ)

حضرت بریدہ بن الحصیب (سپہ سالار)

سوال: اس صحابی کا نام بتادیں جو ہجرت کے دن انعام کے لالچ میں رسول اللہ کی تلاش میں نکلے لیکن مسلمان ہو گئے؟

جواب: قریش مکہ نے رسول اللہ کو لانے کیلئے سواوٹ انعام دینے کا اعلان کیا۔ قبیلہ اسلم کی شاخ بنو سہم کے بریدہ بن الحصیب اسلمی ستر اسی افراد کے ساتھ حضورؐ کی تلاش میں نکلے۔ ایک مقام پر ملاقات ہو گئی۔ حضرت ابوبکرؓ بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ سے بات چیت ہوئی تو تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔

(دلائل النورۃ۔ جریل صحابہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی)

سوال: حضرت بریدہ اسلمیؓ کے قبول اسلام کے بارے میں دو مختلف روایات کون سی ہیں؟

جواب: ایک روایت یہ ہے کہ جب رسول اللہ سفر ہجرت کے وقت راستے میں ایک بستی الغیم میں ٹھہرے تو حضرت بریدہؓ اس وقت اسی خاندانوں کو ساتھ لے کر مسلمان ہوئے۔ پھر حضرت بریدہؓ اسی وقت حضورؐ کے ساتھ یا ہجرت کے فوراً بعد مدینہ آئے اور چند دن قیام کے بعد واپس چلے گئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ وہ غزوہ بدر کے بعد مسلمان ہوئے۔ ۶ ہجری یا کچھ پہلے مدینہ آ کر مستقل سکونت اختیار کر لی۔

(طبقات۔ اہلبیت۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضورؐ کس صحابی کے مشورے پر جھنڈے کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوئے تھے؟

جواب: حضرت بریدہ بن حبیبؓ اہلسی نے مشورہ دیا اور اپنا عمامہ کھول کر نیزے سے باندھا اور آگے آگے چل کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے انہیں روکا اور فرمایا: ”تم لوگ ابھی یہیں رہو۔ جب مناسب وقت آئے گا میں تم لوگوں کو بلا لوں گا۔“ (دلائل النبوۃ - اسدالتاب - سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی اور اس کے قبیلے کے افراد نے سفر ہجرت میں حضورؐ کی اقتداء میں نماز پڑھی؟

جواب: حضرت بریدہ بن حبیب اہلسی نے جنگل میں حضورؐ کی اقتداء میں عشاء کی نماز پڑھی۔ آپؐ نے انہیں سورۃ مریم کی ابتدائی آیات بھی سکھائیں اور ان سب کے لئے دعا بھی فرمائی۔ (دلائل النبوۃ - جریئل صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے حضرت بریدہ بن حبیب کو کب پروانہ عطا فرمایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ ایک سفر کے دوران غدیر الا شطاط نامی کنوئیں پر ٹھہرے تو قبیلہ بنو اسلمہ کے سردار حضرت بریدہ نے حاضر ہو کر قوم کا سلام پیش کیا اور کہا کہ ان کی بستی کے کچھ لوگ ہجرت کر کے مدینہ جا چکے ہیں باقی یہیں ہیں۔ اب جیسے حکم فرمائیں۔ رسول اللہؐ نے انہیں وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور ایک پروانہ امن عطا فرمایا۔ یہ پروانہ حضرت علاء بن حضرمی نے لکھا تھا۔

(المغازی - طبقات - اسابہ)

سوال: حضرت بریدہ بن حبیب نے کن غزوات نبویؐ میں شرکت کی؟

جواب: حضرت بریدہ نے سب سے پہلے ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کی۔ پھر آپؐ نے ۱۶، ۱۹، ۱۹ غزوات میں حصہ لیا۔ جن میں غزوہ بنو مصطلق، غزوہ

خیبر، غزوہ فح مکہ، غزوہ حنین، طائف اور تبوک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سند احمد۔ المغازی)

سوال: غزوہ نجر-سیح یا بنو مصطلق کے قیدیوں کا نگران کس صحابی کو مقرر کیا گیا تھا؟

جواب: مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو حضورؐ نے بنو مصطلق کے افراد کی مشکلیں باندھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ انہیں قیدی بنا کر حضرت بریدہؓ کو ان کا نگران بنایا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: ۹ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ کو تبلیغ اسلام کے لئے کس جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یمن بھیجا تو اس جماعت میں حضرت بریدہؓ بن حصیب بھی شامل تھے۔

(طبقات۔ جریل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ بن حصیب کو کہاں کا محصل زکوٰۃ مقرر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے انہیں قبیلہ غفار اور اسلم کا محصل مقرر فرمایا۔ وہ ان سے زکوٰۃ و صدقات وصول کر کے مدینے آئے۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیر الصحابہ)

سوال: لشکر اسامہؓ کی جہاد کیلئے روانگی کے وقت جہنڈا کون اٹھائے ہوئے تھا؟

جواب: حضرت اسامہؓ کا جہنڈا حضرت بریدہؓ بن حصیب نے اٹھا رکھا تھا۔ رسول اللہؐ کے وصال کی وجہ سے لشکر کی روانگی ملتوی ہوگئی پھر جب روانگی ہوئی تو وہ جہنڈا لے کر لشکر اسامہؓ کے ساتھ شام گئے۔ پھر جہنڈا واپس ان کے گھر پہنچایا۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ جریل صحابہ)

سوال: ۱۰ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ کو حضرت علیؓ کے ساتھ کہاں بھیجا تھا؟

جواب: حضرت بریدہ بن حصیب ان تین سواروں میں شامل تھے جنہیں حضورؐ نے حضرت علیؑ کی سرکردگی میں یمن کے قبیلے مذحج کو دعوت اسلام دینے کے لئے بھیجا۔ اس قبیلے نے اسلام قبول کرنے کی بجائے جنگ چھیڑ دی۔ مسلمانوں نے فتح پائی اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے۔

(مسند احمد بن حنبل - اسد الغابہ - مغازی)

سوال: بتائیے خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت بریدہ بن حصیب نے کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ کے دور میں بصرہ آباد ہوا تو بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ وہاں مکان تعمیر کر کے رہائش اختیار کر لی۔ دور عثمانی میں خراسان کی فتح کے وقت کئی معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

(طبقات - فتوح البلدان - اصحاب)

سوال: حضرت بریدہ بن حصیب نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۵۱ ہجری میں خراسان چلے گئے اور مستقل رہائش اختیار کر لی۔ وہیں مرو میں ۶۰ یا ۶۱ ہجری میں انتقال فرمایا۔ آپؓ مرو میں انتقال کرنے والے آخری صحابی تھے۔
(سیر الصحابہ - فتوح البلدان - اسد الغابہ)

سوال: حضرت بریدہؓ کئی سال تک فیضان نبوی سے مستفیض ہوتے رہے۔ آپؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپ کا شمار راویان حدیث صحابہ کرام کے طبقہ سوم میں ہوتا ہے اور آپ ایک سو چونسٹھ احادیث کے راوی ہیں۔ ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلیمان نے ان سے کئی اچھا حدیث روایت کی ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل - جریڈل صحابہ - استیعاب)

حضرت بشیرؓ بن سعد انصاری (بدری صحابی / انصار صحابی / عقبی)

سوال: خزرج کی شاخ حارث بن خزرج سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد کب اسلام لائے؟

جواب: آپؓ نے ۱۲ نبوی میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ (تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے ۷ ہجری میں عمرہ کے موقع پر آپ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ اس مسلح دستے کے سالار تھے جو جناب رسالتؐ کی حفاظت کے لئے تھا۔ (طبقات۔ خیر الصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابونعمان بشیرؓ بن سعد انصاری نے دوسرا یا کی قیادت بھی کی تھی۔ نام بتادیتے؟

جواب: ۷ ہجری میں سریہ بنی مرہ کی جو تیس جانبازوں کے ساتھ بنی مرہ کے خلاف فدک کی طرف اور دوسری سریہ بشیرؓ بن سعد تھی۔ جو تین سو مجاہدین کے ساتھ بنو غطفان کی طرف۔ (الغزای۔ حیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت بشیرؓ بن سعد نے فتنہ ارتداد کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: مسئلہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ اور بہت سی دوسری لڑائیوں میں۔ (فتوحات شام۔ فتنہ ارتداد۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت سعدؓ بن بشیرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ عراق، ایران اور شام کی کن لڑائیوں میں حصہ لیا؟

جواب: ابلہ، نزار، دلجا، النیس، امغیضیا، حیرہ، انبار اور عین اتمر کے علاوہ بہت سے

معرکوں میں شامل ہوئے۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن بشر نے کب سفر آخرت اختیار کیا؟

جواب: وہ ۱۲ ہجری میں عراق عرب کے آخری معرکے عین التمر میں شریک ہوئے اور لڑائی کے دوران شہید ہوئے یا زخمی ہو کر بعد میں وفات پائی۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ توہمات شام۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعد بن بشر کی ازدواجی زندگی اور اولاد کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: ان کی ایک بیوی شاعر رسول حضرت عبداللہ بن رولہ کی بہن حضرت عمرہ تھیں ان سے ایک صاحبزادے حضرت نعمان بن بشر تھے۔ یہ ہجرت کے بعد انصار کے گھرانے میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: اس قد آور صحابی کا نام و نسب بتادیں جو گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگتے تھے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ حارث بن خزرج کے حضرت بشر بن سعد۔ ان کی کنیت ابو نعمان تھی۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیر کی دعوت دین پر اسلام لائے۔ اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ ثانی میں حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشر بن سعد نے کن غزوات نبوی اور سرایا میں شرکت کی؟

جواب: بدر سے لے کر تبوک تک کے تمام غزوات میں شریک ہونے کے علاوہ دو مہموں کی قیادت بھی کی۔ پہلی مہم سریہ بنی مرہ شعبان ۷ ہجری میں بنی مرہ کے خلاف مذک کی طرف روانہ کی گئی۔ دوسری مہم سریہ بشر بن سعد بھی چند دن

بعد ۷ ہجری میں بنو غطفان کی طرف روانہ کی۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ الہدایۃ النہایۃ۔ اصحاب)

سوال: ۷ ہجری میں حضورؐ عمرہ کے لئے مکہ تشریف لے گئے تو کون سے صحابیؓ ان کی حفاظت پر مامور تھے؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد اس مسلح دستے کے امیر تھے جو رسول اللہؐ کی حفاظت پر مامور تھا۔ ایک سال پہلے صلح حدیبیہ میں طے پایا تھا کہ مسلمان اگلے سال عمرہ کریں گے اور غیر مسلح ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ اس موقع پر تمام مسلمانوں نے ہتھیار اتار دیئے اور حضرت بشیرؓ بن سعد کی قیادت میں سو مسلح سواروں نے مکہ سے باہر ان کی حفاظت کی اور باقی مسلمانوں نے اطمینان سے عمرہ کیا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ الہدایۃ والنہایۃ۔ اسد الغابہ۔ الریض المجوم)

سوال: حضرت بشیرؓ بن سعد نے بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا اور وہ زمانہ جاہلیت میں بھی عربی لکھ لیتے تھے۔ بتائیے وہ کن چودہ ہو جانثاروں میں شامل تھے؟

جواب: صلح حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے چودہ صحابہؓ میں شامل ہو کر انہوں نے بھی اصحاب الشجرہ کا لقب پایا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب۔ الہدایۃ والنہایۃ)

سوال: غزوہ خندق میں بہت سے موقعوں پر حضورؐ سے معجزات کا ظہور ہوا۔ بتائیے کس صحابیؓ کے کھانے میں برکت کا معجزہ ہوا؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد کی اہلیہ عمرہ بنت رواحہ نے اپنی بیٹی کے ہاتھ بچوہ کھجور کا ایک پیالہ حضرت بشیرؓ بن سعد اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے لئے بھیجا۔ چھوٹی بچی ان دونوں کو تلاش کر رہی تھی کہ حضورؐ کی نظر پڑی۔ آپؐ نے بچی کو

بلایا کھجوریں لے کر خندق میں کپڑا بچھوا کر اس پر کچھ ڈال دیں۔ پھر حضرت جمال بن سراقہ غفاری سے فرمایا کہ اہل خندق کو کھانے کے لئے بلاؤ۔ تمام صحابی آتے گئے اور کپڑے پر سے کھجوریں کھا کر جاتے رہے۔ تمام صحابہ کھا چکے لیکن آپؐ ابھی تک پیالے میں سے کھجوریں نکال کر ڈالتے رہے۔

(الغازی۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت بشیرؓ بن سعد نے فتنہ ارتداد کو ختم کرنے میں کس طرح مدد کی؟

جواب: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا تو اسے ختم کرنے میں آپؐ نے بھرپور حصہ لیا۔ وہ سیلہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کے شانہ بشانہ لڑے اور فتنہ ارتداد کی بہت سی دوسری لڑائیوں میں بھی بہادری کے جوہر دکھائے۔ (اسدالغابہ۔ استیاب۔ یرۃ صدیقؐ۔ یرالصحابہ)

سوال: دور فاروقی میں عراق عرب کے کن معرکوں میں حضرت بشیرؓ بن سعد نے شرکت کی اور کب شہید ہوئے؟

جواب: وہ ایک سپاہی کی حیثیت سے حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل ہو گئے عراق عرب کے کئی مقامات پر ایرانیوں کو شکست سے دو چار کیا۔ ۱۲ ہجری میں جنوبی عراق کے معرکہ عین التمر میں زبردست جنگ کے بعد قلعہ پر قبضہ ہو گیا لیکن بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ حضرت بشیرؓ بن سعد بھی شہید ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ شدید زخمی ہو گئے اور بعد میں انتقال فرمایا۔ بیوی عمرہؓ اور صاحبزادے نعمانؓ کے علاوہ اور بھی اولاد تھی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ہشتم)

حضرت ثابتؓ بن اقرم النصارى (سپہ سالار بدری رانصارى)

سوال: قبیلہ بلی اور مدینہ منورہ میں انصار کے حلیف نام و نسب بتادیں؟

جواب: حضرت ثابت بن اقرم نام۔ ہجرت نبوی سے کچھ دیر پہلے حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ (جریئل صحابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ثابت بن اقرم اصحاب بدر سے تھے۔ بتائیے دوسرے کن غزوات میں وہ رسول اللہ کے ہمراہ کاب لڑے؟

جواب: وہ اپنے قبیلے کے شہسواروں میں سے تھے اور عہد رسالت کے تمام غزوات میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ (الغزازی۔ انصار صحابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بنو قریظہ کے محاصرے میں حضرت ثابت بن اقرم بھی شامل تھے۔ آپ نے جنگ بدر میں کس مشرک کو قیدی بنایا؟

جواب: آپ نے مشرکین کے ایک شہسوار فروہ بن حمیس کو قید کیا۔ اسے چھڑانے کے لئے عمرو بن قیس نے چار ہزار درہم دیئے۔

(الغزازی۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: ۶ ہجری میں کس سزے میں صرف حضرت ثابت بن اقرم زخمی ہوئے؟

جواب: رسول اللہ نے حضرت عکاشہ بن محسن کی سرکردگی میں چالیس افراد پر مشتمل سر یہ غمروانہ فرمایا۔ اس میں حضرت ثابت بن اقرم بھی تھے۔ تمام لوگ کثیر مال غنیمت لے کر صحیح و سالم واپس لوٹے۔ صرف حضرت ثابت بن اقرم معمولی زخمی ہوئے تھے۔ (زاد العادہ۔ سیرت ابن ہشام۔ الغزازی)

سوال: اس مشہور جنگ کا نام بتادیتے جس میں حضرت ثابت بن اقرم بھی شریک تھے اور حضور نے واپس آنے والوں کی تعریف کی؟

جواب: جنگ موتہ سے مجاہدین واپس آئے تو لوگوں نے انہیں بھگوڑے سمجھ کر طعنہ زنی کی۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں یہ بھگوڑے نہیں، بلکہ اللہ نے چاہا تو پلٹ کر حملہ کرنے والے ہیں۔“ (سیرت حلبیہ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرۃ النبی)

سوال: جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے کسے امیر بنایا؟

جواب: چونکہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ ان تینوں کی شہادت کے بعد جسے چاہے امیر منتخب کر لیں۔ چنانچہ حضرت ثابتؓ بن اقرم کی شجاعت کا اعتراف کرتے ہوئے مسلمانوں نے اسلامی علم ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر علم حضرت خالدؓ کے حوالے کر دیا کہ آپ مجھ سے زیادہ ماہر جنگ ہیں۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت ثابتؓ بن اقرم کے گھوڑے کا کیا نام تھا؟

جواب: ان کے گھوڑے کا نام محبہ تھا اور حضرت عکاشہؓ کے گھوڑے کا نام رزام تھا۔

(جریئل صحابہؓ۔ اصحابہ اسد الغابہ)

سوال: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد کو دبانے کیلئے حضرت خالدؓ بن ولید کو بھیجا۔ اس میں حضرت ثابتؓ بن اقرم بھی تھے۔ حضرت ثابتؓ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: حضرت خالدؓ کو جھوٹے مدعی نبوت طلحہ بن خویلد کی طرف روانہ کیا گیا۔ انہوں نے قبائل طے اور جدیلہ کو مطیع کرنے کے بعد حضرت عکاشہؓ بن محسن اور حضرت ثابتؓ بن اقرم کو دشمن کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا۔

(جریئل صحابہؓ۔ تاریخ طبری۔ المہدیہ والنہایہ۔ اسوۃ صحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت ثابتؓ بن اقرم کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: طلحہ بن خویلد کے لشکر کا پتہ لگانے اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار تھے کہ اتفاق سے طلحہ کے ایک بھائی سے سامنا ہو گیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اطلاع ملنے ہی طلحہ اپنے دوسرے بھائی سلمہ کے ساتھ نکلا۔ سلمہ نے اچانک حضرت

ثابت بن اقرم پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ پھر طلحہ اور سلمہ دونوں نے مل کر حضرت عکاشہؓ کو شہید کر دیا۔ وہیں بزانہ میں انہیں دفن کیا گیا۔

(استیعاب۔ انساب۔ اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ)

حضرت ثابتؓ بن دحداح (سپہ سالار صحابی)

سوال: قبیلہ بلی کے خاندان عجلان یا ایف سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ثابت بن دحداح کب اسلام لائے؟

جواب: ہجرت نبویؐ کے کچھ عرصہ بعد قبیلہ اوس اور خزرج کے باقی ماندہ لوگ بھی اسلام لے آئے۔ ان میں ان کا حلیف قبیلہ بلی بھی شامل تھا۔ چنانچہ حضرت ثابت بن دحداح بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔

(انساب الأشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ثابت بن دحداح غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ غزوہ احد میں آپ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: اتفاقی لغزش سے انتشار پیدا ہوا تو آپ نے پکار کر کہا: ”اے انصار کے لوگو! ادھر آؤ میں ثابت بن دحداح ہوں۔ اگر رسول اللہؐ شہید ہو گئے تو اللہ زندہ ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔ تمہارا فرض ہے کہ دین کے لئے لڑو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں غلبہ دینے والا اور تمہاری مدد کرنے والا ہے۔“

(الغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ثابت بن دحداح جنگ احد میں کس کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں۔ وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ یہ زخم

شدید تھا اور بعض روایات میں ہے کہ اسی موقع پر شہید ہو گئے اور بعض روایات کے مطابق زخمی حالت میں اٹھا کر مدینہ لائے گئے۔ علاج سے زخم بظاہر مندمل ہو گیا لیکن صلح حدیبیہ کے بعد ایک دن پھر زخم تازہ ہو گیا اور اسی وجہ سے انتقال کیا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ثابت بن دحاح کی کنیت کیا ہے؟ اور آپ کیا کاروبار کرتے تھے؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ آپ غزوہ احد میں شہید ہونے والے آخری مسلمان تھے۔ آپ کی کنیت ابو الاحداح یا ابوالاحداح تھی۔ مدینے میں آپ کے کھجوروں کے باغ تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ میرالصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے حضرت ثابت بن دحاح کا ترکہ کس صحابی کو دیا؟

جواب: چونکہ وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد اور امیہ زندہ نہیں تھی۔ اس لئے آپ نے ان کا ترکہ ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر کو عطا فرمایا۔ (اصحاب۔ میرالصحابہ۔ استیعاب)

سوال: جب سورۃ الحدید کی آیت من ذالذی کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن دحاح نے کیا کیا؟

جواب: آپ نے اپنا سب سے قیمتی باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ اس میں کچھ روں کے چھ سو درخت تھے اور رہائشی مکان تھا۔ (اصحاب۔ اسد الغابہ۔ تفسیر قرطبی)

حضرت جریر بن عبد اللہ الجبلی (سپہ سالار صحابہ)

سوال: ”جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز فرد آئے تو اس کی عزت کرو۔“ رسول اللہ نے یہ الفاظ کب فرمائے تھے؟

جواب: رمضان المبارک ۱۰ ہجری میں قبیلہ جبلیہ کا ایک وفد اسلام لانے کیلئے مدینہ

منورہ آیا۔ وفد کے قائد حضرت جریر بن عبداللہ الجبلی کے لئے آپ نے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور مسلمانوں سے مخاطب ہو کر یہ الفاظ کہے تھے۔

(اسد الغابہ - اسباب - سیر الصحابہ - تیس پر دانے)

سوال: حضرت جریر بن عبداللہ الجبلی کی کنیت ابو عمر تھی۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: آپ بنو بجیلہ کے سردار تھے اور آپ کے اجداد کسی زمانے میں یمن کے فرمانروا تھے۔ یہ خوب روٹو جوان فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد اسلام لائے۔

(انساب الاشراف - طبقات - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت جریر بن عبداللہ الجبلی نے کن غزوات و سرایا میں حصہ لیا؟

جواب: آپ چونکہ عہد رسالت کے آخر میں ایمان لائے اس لئے کسی غزوہ میں شریک نہ ہو سکے۔ تاہم حجۃ الوداع میں حضور کے ساتھ تھے اور ایک سریے میں حصہ لیا۔

(طبقات - صحیح بخاری - اسباب)

سوال: حضرت عمر فاروق نے معرکہ جسر کے بعد حضرت ثنی کے لئے فوجی امداد میں کس طرح اضافہ کیا؟

جواب: ابو عبید ثقفی کی شہادت کے بعد حضرت عمر نے حضرت ثنی کو عراق میں اسلامی لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ پھر قبیلہ بجیلہ کے سردار حضرت تریر بجلی کو ایک زبردست لشکر دے کر ان کی مدد کے لئے روانہ کیا جو بویب میں ان سے آئے۔

(طبقات - اسد الغابہ - فوج البلدان - مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: معرکہ بویب میں حضرت ثنی نے ایرانی لشکر کو کس طرح شکست دی؟

جواب: ایرانی سردار رستم نے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بارہ ہزار جنگجو اپنے سپہ سالار مہران بن مہرویہ کی سربراہی میں بویب روانہ کیا۔ دریائے فرات کے

دوسرے کنارے پر مسلمان ابھی ہتھیار سنبھال رہے تھے کہ ایرانی فوج نے حملہ کر دیا۔ حضرت ثنیٰ اور ان کے ساتھی اس جوش سے لڑے کہ کسی بات کا ہوش نہ رہا۔ ایرانی فوج کا سپہ سالار قتل ہوا تو فوج بھاگ اٹھی۔ حضرت ثنیٰ نے فوج کے چند طاقتور دستوں کے ساتھ دشمن کا پیچھا کیا اور اس طرح ایک لاکھ کے قریب ایرانی مارے گئے۔ جبکہ صرف ایک سو مسلمان شہید ہوئے۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ فوج الثام)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے معرکہ بویب کے بعد خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا کیوں ارادہ کیا تھا؟

جواب: بویب کی شکست سے سارے ایران میں کہرام مچ گیا۔ ایرانیوں نے ملکہ پوران دفت کو تخت سے اتار کر نوجوان شہزادے یزدگرد کو تخت پر بٹھا دیا۔ مسلمانوں کے مقبوضہ علاقوں میں بھی بغاوت ہو گئی اور مسلمان خطرات میں گھر گئے۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو انہوں نے عرب قبیلوں سے لوگوں کو جہاد کیلئے تیار کیا اور خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا ارادہ کیا لیکن اکابر صحابہؓ نے کہا کہ آپ کا مدینے میں رہنا مناسب ہے۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ثنیٰؓ کو کیا حکم بھیجا؟

جواب: اس نازک صورتحال میں حضرت عمرؓ نے حضرت ثنیٰؓ کو حکم بھیجا کہ اپنی فوجیں سمیٹ کر عرب کی سرحد پر آ جاؤ۔ اور ربیعہ اور مضر کے قبیلوں کو بھی اپنی مدد کیلئے بلاؤ۔ ثنیٰؓ نے خلیفہ کے حکم کے مطابق اپنی فوج ذوقار کے مقام پر جمع کر لی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ عراق کی مہم کے لئے روانہ فرمایا جو حضرت ثنیٰؓ کی آٹھ ہزار فوج کے ساتھ مل

گئے۔ (تاریخ اسلام۔ الفاروق۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: شراف کے مقام پر اسلامی فوجیں اکٹھی ہوئیں۔ بتائیے حضرت ثنیٰؓ اس فوج میں کیوں شامل نہ ہو سکے؟

جواب: معرکہ جسر میں حضرت ثنیٰؓ کو شدید زخم آئے تھے جو بظاہر ٹھیک ہو گئے۔ معرکہ بویب میں انہوں نے اجان کی بازی لگا کر اسلامی لشکر کو کامیاب کرایا۔ قیام ذوقار کے دوران ان کے زخم بگڑ گئے اس لئے وہ شراف میں شریک نہ ہو سکے۔ انہوں نے ذوقار میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ جرنل صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: ذوقار کے بارے میں ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: کئی سال پہلے جب معرکہ ذوقار میں قبیلہ بنو شیبانہ کی ایک شاخ ربیعہ کو ایرانیوں کے مقابلے میں فتح حاصل ہوئی تھی تو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا: ”آج عرب، عجم کے مقابلے میں برابر کی سطح پر آ گئے ہیں۔“ (اسد الغابہ۔ جرنل صحابہ)

سوال: حضرت جریر بن عبد اللہ الجلی نے کس ایک سرینے میں حصہ لیا تھا؟

جواب: یہ دراصل ذی الخلفہ کے بتوں کو توڑنے کی مہم تھی جس پر انہیں حضورؐ نے روانہ فرمایا تھا۔ اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ سرینہ حجۃ الوداع سے پہلے ہوا۔ جب حضورؐ نے بیعت کے فوراً بعد انہیں بتوں کو توڑنے کے لئے روانہ فرمایا اور اس مہم کی کامیابی کی اطلاع حضرت جریرؓ نے خود حضورؐ کو دی۔ دوسری روایت کے مطابق یہ واقعہ حجۃ الوداع کے بعد ہوا اور حضورؐ کو اس کی کامیابی کی اطلاع حضرت جریرؓ کے قاصد حضرت ابورطابہؓ کے ذریعے ملی تھی۔

(نبیات۔ صحیح بخاری۔ میں پروائے)

سوال: اس مہم کی کامیابی پر حضور اقدسؐ نے کیا رد عمل ظاہر فرمایا؟

جواب: حضورؐ بے حد مسرور ہوئے اور اس مہم پر جانے والوں کے لئے پانچ مرتبہ خیر و برکت کی دعا فرمائی۔
(طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ کی رحلت کے وقت حضرت جریرؓ کہاں تھے؟

جواب: آپ اس وقت یمن میں تھے اور حضورؐ کے وصال کے تین دن بعد عمرو نامی یمنی سے یہ خبر سنی تو مدینے روانہ ہوئے۔ راستے میں چند سواروں سے بھی اس خبر کی تصدیق ہو گئی اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کا بھی علم ہوا۔ چنانچہ مدینہ آ کر حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی اور واپس وطن چلے گئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بنو بجیلہ کے مختلف قبائل عرب میں بکھرے ہوئے تھے۔ انہیں کس طرح یکجا کیا گیا؟

جواب: حضرت جریرؓ نے آقاؐ سے قبائل کو جمع کرنے کی درخواست کی تھی مگر ابھی اس پر عمل نہیں ہوا تھا کہ حضورؐ رحلت فرما گئے۔ انہوں نے حضرت صدیق اکبرؓ سے درخواست کی مگر دوسرے مسائل میں الجھے ہونے کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ دور فاروقی میں ۱۳ ہجری میں جسر کا معرکہ ہوا جس میں ایرانیوں کے ہاتھوں اسلامی سپہ سالار حضرت ابو عبیدہؓ ثقفی سمیت ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے عرب خطیبوں اور نقیبوں کے ذریعے تمام قبائل عرب کو بیدار کیا۔ حضرت جریرؓ کی درخواست پر انہوں نے بنو بجیلہ کو ایک جگہ جمع کر کے بنو بجیلہ سمیت تمام قبائل کا امیر حضرت جریرؓ کو مقرر کیا۔

(الانصار الطوال۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے عبد فاروقی میں حضرت جریرؓ بن عبد اللہ نے سب سے پہلے کس معرکہ میں شرکت کی؟

جواب: حضرت ثقیؓ بن حارثہ عراقی ہیں ایرانیوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے

ان کی مدد کے لئے حضرت جریرؓ کو روانہ کیا۔ تعلیمیہ کے مقام پر حضرت ثنیٰ ان سے آٹے اور متحدہ لشکر کوفہ کے قریب بویب کے مقام پر خیمہ زن ہوا۔ دریائے فرات کے دوسرے کنارے پر ایرانی حکومت کے آرمیڈوہ جرنیل مہران بن مہرویہ ہمدانی کے لشکر سے مقابلہ ہوا۔ ثنیٰؓ اسلامی لشکر کے مینمہ کے سردار تھے اور جریرؓ مسیرہ اور قلب کے پہلے ایرانیوں نے اسلامی لشکر کو پیچھے دھکیل دیا۔ پھر ان دونوں تجربہ کار مسلمان جرنیلوں کے ساتھ مجاہدین اس قدر جوش و جذبے سے لڑے کہ ایرانی لشکر کو شکست ہوگئی۔ مہران قتل ہوا تو ایرانی بھاگ نکلے۔ ہزاروں بھاگتے ہوئے مارے گئے اور ہزاروں دریا میں ڈوب مرے۔ یہ حضرت جریرؓ کا پہلا معرکہ تھا۔ اس کے بعد مسلمان عراق میں دور دور تک پھیل گئے۔ (الغزاق - تاریخ طبری - جرنیل صحابہ)

سوال: بویب کی شکست کے بعد سب سے بڑا معرکہ قادیسیہ کے مقام پر ہوا۔ اس جنگ میں حضرت جریرؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: ایرانیوں کی بڑے پیمانے پر جنگی تیاریوں کی خبر ملی تو حضرت عمر فاروقؓ نے سارے عرب سے جہاز کے لئے مسلمانوں کو مدینے اکٹھا کیا اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو امیر لشکر مقرر کر کے عراق روانہ کیا۔ حضرت ثنیٰؓ معرکہ بویب کے زخموں کی وجہ سے وفات پا گئے تو حضرت جریرؓ اپنے لشکر کو لے کر عراقی سرحد کے قریب حضرت سعدؓ سے آٹے۔ قادیسیہ کے مقام پر ایرانی سپہ سالار رستم کی فوجوں سے مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں نے اپنے جن جانناز سرداروں کے ساتھ جان کی بازی لگا کر یہ جنگ جیتی ان میں حضرت جریرؓ بھی تھے۔

(الغزاق - تاریخ طبری - جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے قادیسیہ کی فتح کے بعد حضرت جریرؓ نے کون سے علاقے فتح کئے؟

جواب: اسلامی لشکر نے مدائن اور جلولاء پر قبضہ کیا۔ پھر حضرت جریرؓ نے قرہی شہر طلوان پر حملہ کر کے ایرانیوں کے خطرناک گروہ کو شکست دی۔ اسی طرح انہوں نے اہواز اور تستر کے معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ قادسیہ کے بعد نباوند کا معرکہ سب سے سخت تھا۔ اس میں بھی انہوں نے کمال شجاعت کا مظاہرہ کیا اور حذیفہؓ بن الیمان کی قیادت میں بنو بجیلہ اور دوسرے قبائل کو ساتھ لے کر ایرانیوں پر زبردست حملہ کیا۔ (الفاروقؓ - تاریخ طبری - اخبار الطوال - جریئل صحابہ)

سوال: دور عثمانی اور حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں حضرت جریرؓ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے دینی اور ملی خدمات کی وجہ سے انہیں ہمدان کا گورنر مقرر کیا۔ حضرت علیؓ کی بیعت کی اور اپنے علاقوں کے لوگوں سے ان کی بیعت لے کر کوفہ آگئے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت وہ سرزمین جبل کے عامل تھے۔ حضرت علیؓ نے والی شام امیر معاویہؓ کو بیعت کی دعوت کا خط حضرت جریرؓ کے ہاتھوں بھجوایا تھا۔ (الفاروقؓ - اخبار الطوال - جریئل صحابہ - طبقات)

سوال: حضرت جریرؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۵۴ ہجری میں قرقیسیا میں وفات پائی۔ پانچ لڑکے اپنی یادگار چھوڑے۔

(سیر الصحابہ - اسد الغابہ)

حضرت حذیفہؓ بن الیمان (سپہ سالار عالم و فاضل حافظ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ایران کے سابقہ پایہ تخت مدائن کے گورنر رہے۔ نام بتادیتے؟

جواب: یعنی خدوخال اور میانہ قد کے دبلے پتلے اس صحابی رسولؐ کا نام حضرت حذیفہؓ

بن الیمان تھا۔ (مسند احمد بن حنبل - الفاروق - اسوۃ صحابہ - استیعاب)

سوال: حضرت حذیفہؓ کا تعلق کس خاندان سے تھا اور ان کے والد کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: آپ بنو عطفان کے خاندان ہمیس سے تعلق رکھتے تھے۔ والد کا اصل نام حسل یا حسیل تھا لیکن الیمان (یمان) کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت حذیفہؓ خاندانی اعتبار سے مکی اور پیدائشی اعتبار سے مدنی تھے۔

(استیعاب۔ انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت حذیفہؓ کے والد یمن سے مدینہ کب اور کیوں آئے تھے؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں انہوں نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور قصاص کے ڈر سے بھاگ کر مدینہ آ گئے۔ یہاں ایک ایشلی خاتون رباب بنت کعب سے شادی کر لی جن سے حضرت حذیفہؓ پیدا ہوئے۔ یہ اس کے خاندان عبدالاشہل کے حلیف تھے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت حذیفہؓ اور ان کے والد نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ بعد میں ان کی والدہ ربابؓ اور ایک بھائی صفوانؓ بھی ایمان لے آئے۔ (اصابہ۔ صحابہ۔ اردو واٹرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ جنگ بدر میں شریک ہونا چاہتے تھے مگر رسول اللہؐ نے فرمایا:

”تم اپنا عہد پورا کرو۔ اور واپس جاؤ۔ ہم کو اللہ کی مدد درکار ہے۔“ کیوں؟

جواب: غزوہ بدر کے موقع پر یہ دونوں باپ بیٹا مکہ میں تھے۔ اس میں شرکت کے لئے مکہ سے روانہ ہوئے۔ راستے میں مشرکین نے پکڑ لیا اور کہا کہ ہمیں تمہارے مدینہ جانے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ محمدؐ کی حمایت میں ہمارے خلاف نہیں لڑو گے۔ دونوں نے مجبوراً شرط مان لی۔ مدینہ پہنچ کر رسول اللہؐ سے واقعہ عرض کیا۔ اس وقت افرادی قوت کم تھی مگر حضورؐ نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت حذیفہؓ کے والد کس جنگ میں اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: غزوہٴ احد میں دونوں باپ بیٹا شریک ہوئے۔ حضورؐ نے حضرت یمانؓ اور ایک دوسرے صحابی رفاعہؓ کو عورتوں اور بچوں کی حفاظت کیلئے ایک بلند ٹیلے یا قلعے پر بھیج دیا۔ دونوں صحابی ضعیف العمر تھے تاہم جب اتفاقی غلطی سے مسلمانوں میں افراتفری پھیلی تو یہ دونوں بھی جوش جہاد میں میدان میں جا پہنچے۔ حضرت رفاعہؓ مشرکوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے اور حضرت یمانؓ غلطی سے مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت حذیفہؓ کے والد یمانؓ کی دیت کس نے ادا کی تھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے اپنی جیب خاص سے حضرت یمانؓ کی دیت ادا کی جسے حضرت حذیفہؓ نے غریب مسلمانوں پر صدقہ کر دیا۔

(حیات صحابہ کے درخشاں پہلو۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: ”صاحب السر رسول اللہؐ“ کن صحابی کا لقب تھا؟

جواب: حضرت ابو عبد اللہ حذیفہ بن الیمانؓ کو صاحب السر رسول اللہؐ یعنی رسول اللہؐ کے محرم راز یا محرم اسرار نبوت۔ اس کی وجہ یہ تھی آپؐ نے انہیں منافقین کے نام بتادیئے تھے جن کو وہ راز داری سے ذہن نشین رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)

سوال: ”حذیفہ جاؤ یہ کام تم کرو لیکن خبردار کسی مشرک پر حملہ نہ کر بیٹھنا۔“ رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کب فرمائے؟

جواب: غزوہٴ احزاب کے موقع پر حضورؐ نے انہیں مشرکین کے لشکر کی نقل و حرکت اور ارادوں کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا اور اس کے بدلے میں جنت میں اپنا ساتھی ہونے کی بشارت دی۔ (مغازی۔ یہ الصحابہ۔ تاریخ ابن کثیر۔ جرنیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ اور رسول اللہؐ کا باہم محبت کا کیا انداز تھا؟

جواب: حضرت حذیفہؓ اٹھنے بیٹھنے۔ چلنے پھرنے غرض ہر عادت میں حضورؐ کی پیروی کرتے تھے۔ حضورؐ کو طہارت کے لئے پانی مہیا کرتے۔ باقاعدگی سے دربار رسالت میں حاضر ہوتے۔ حضورؐ کو بھی ان سے شبے پناہ محبت تھی۔ بعض اوقات ان سے تخلیہ میں گفتگو فرماتے۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ لوگوں کے سامنے اپ کے سینے سے ٹیک لگائے تشریف فرما ہوئے۔ (استیعاب۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ نے جنگ خیبر، بیعت رضوان، فتح مکہ اور دوسرے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ آپ نے مدینہ کب چھوڑا؟

جواب: رسول اللہؐ کی وفات کے بعد دل برداشتہ ہو کر عراق چلے گئے۔ اسی زمانے میں الجزیرہ کے شہر نصیبین کی ایک خاتون سے شادی کی اور پھر مدائن چلے گئے۔ (اسد الغابہ۔ تیس پر دانے)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت حذیفہؓ کے ذمے کیا خاص کام لگا رکھا تھا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں منافقین کے نام بتادیئے تھے اور انہیں حکم دیا کہ منافقین کی حرکتوں کا خیال رکھیں تاکہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ان کی سازشوں کو ناکام بنایا جاسکے۔ حضورؐ نے یہ راز ان کے سوا کسی کو نہیں بتایا اس لئے انہیں راز دان رسول ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(شرح احیاء العلوم۔ استیعاب۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے کس خلیفہ راشد نے حضرت حذیفہؓ بن یمان کو عامل مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے مفتوحہ علاقوں میں عمال مقرر کیے تو حضرت حذیفہؓ بن یمان کو وجہلہ کے نواحی علاقوں کا عامل مقرر کیا۔ آپ نے اپنے فقر و استغناء اور انتظامی صلاحیتوں سے حکومت کی آمدنی میں معقول اضافہ کیا۔

(استیعاب۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے فاتح خوزستان کن صحابی کو کہا جاتا ہے؟ انہوں نے اور کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت حذیفہ بن یمان فاتح خوزستان تھے۔ آپ نے عراق عرب کے کئی معرکوں میں شجاعت کے جوہر دکھائے۔ وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے معرکہ نہادند کے لئے کوفہ سے اپنا لشکر لے کر حضرت نعمان بن مقرن کی مدد کو پہنچے۔ نہادند کی فتح کے بعد انہوں نے آذر بایجان، موتقان اور جیلان فتح کیا۔

(فتوح البلدان۔ الفاروق)

سوال: حضرت حذیفہؓ کو نہادند کی مہم کا سپہ سالار مقرر کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت حذیفہؓ کے بارے میں صحابہؓ کے مجمع عام میں حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”بخدا اس شخص کا سینہ سب سے پہلے نیزوں کیلئے سپر بنے گا۔“ اور آپ نے ہدایت کی کہ حضرت نعمان بن مقرن کی شہادت کے بعد حضرت حذیفہؓ امیر لشکر ہوں گے۔

(الفاروق۔ جرنیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کس خلیفہ نے حضرت حذیفہؓ کو گورز مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں فوجی خدمات سے سبکدوش کر کے مدائن کا گورز مقرر کر دیا تھا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں حضرت حذیفہؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: کچھ عرصہ مدائن کے گورز رہے پھر ۳۰ ہجری میں جہادی لشکر میں شامل ہو کر خراسان، رے اور آرمینیا کے معرکوں میں حصہ لیا۔ ۳۱ ہجری میں خاقان نزر کے خلاف مہم میں شریک ہوئے۔ باب کی تفسیر کے لئے تین مرتبہ فوج کشی میں حصہ لیا۔ عبد عثمانی کے آخری دور میں مدائن کی گورزی پر واپس

سوال: حضرت حذیفہؓ کو علم و حکمت کے شہسوار بھی کہا جاتا ہے۔ بتائیے کیوں؟
 جواب: انہوں نے قرآن براہ راست رسول اللہؐ سے سیکھا۔ تفسیر وفقہ کے ماہر تھے۔
 زبان کے فصیح و بلیغ تھے۔ ان کے اقوال نصیحت آمیز اور حکمت سے بھرپور
 ہوتے تھے۔ ادبی میدان میں بھی ان کو عمتل سلیم اور بصیرت حاصل تھی۔

(تفسیر قرطبی۔ مسند احمد۔ احتیاج۔ طلیح الاولیاء)

حضرت صحز بن حرب (سپہ سالار)

سوال: ابو سفیانؓ کے نام سے مشہور ہونے والے صحابی کا اصل نام و نسب بتادیتے؟
 جواب: صحز بن حرب بن امیہ نام تھا۔ چوتھی پشت میں ان کا سلسلہ نسب حضورؐ کے
 نسب سے جا ملتا ہے۔ بنو ہاشم کے بعد بنو امیہ کا دوسرا درجہ تھا۔ وہ قریش کی علم
 برداری، فوجی قیادت اور قافلہ سالاری کے مناصب پر فائز تھے۔ تاہم بنو ہاشم
 اور بنو امیہ کے مابین عرصے سے حریفانہ کشمکش چلی آ رہی تھی۔

(اصاب۔ حمرة السبب العرب۔ انساب الاشراف۔ اسد الغاب)

سوال: حضرت ابو سفیانؓ فتح مکہ تک مسلمان نہیں ہوئے۔ بتائیے ان کے گھرانے کے
 کون سے افراد ایمان لا چکے تھے؟

جواب: ان کی صاحبزادی رملہؓ (جو بعد میں ام المؤمنین بنیں اور اپنی کنیت ام حبیبہؓ کے
 نام سے مشہور ہوئیں) بعثت نبویؐ کی شروع دنوں میں اسلام لائیں۔ دوسری
 بیٹی فارغہؓ بھی شروع میں مسلمان ہو گئیں۔ ان دونوں بیٹیوں کے شوہر عبید اللہ
 بن جحش اور ابواحدین جحش بھی ابتداء ہی میں مسلمان ہوئے۔ رسول اللہؐ ان
 کے ماموں زاد بھائی تھے۔ خاندان بنو امیہ میں سے ہی حضرت عثمانؓ بن
 عفان، عمرؓ بن سعید بن عاص اور خالدؓ بن عاص بھی شروع دنوں میں اسلام

لے آئے تھے۔ (طبقات - طبقات - تہ کار صحابیات)

سوال: بتائیے حضرت ابوسفیان نے اسلام لانے سے پہلے مسلمانوں کے خلاف کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ بدر کے موقع پر وہ شام گئے ہوئے تھے۔ اسی قافلے کو پہچانے کے لئے کفار مسلمانوں پر چڑھ دوڑے تھے۔ ۳ ہجری میں غزوہ احد میں ابوسفیان نے لشکر کفار کی قیادت کی۔ اس جنگ میں ان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے بھی گرم جوشی سے حصہ لیا۔ وہ مردوں کو لڑائی پر ابھارتی تھی اور حضرت حمزہ کی شہادت پر ان کی لاش کا مثلہ کیا۔ ۵ ہجری میں غزوہ خندق میں بھی ابوسفیان ہی مشرکین کا سردار تھا۔ (سیرت حلبیہ - سیر الصحابہ - زاد المعاد)

سوال: ۶ ہجری میں حضور نے قیصر روم کو دعوت اسلام کا خط کس کے نام بھیجا تھا؟ اور قیصر نے کیا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: قیصر روم ہرقل اس وقت بیت المقدس یا ایلیا میں مقیم تھا۔ حضور کا خط ملا تو اس نے حجاز کے تاجروں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔

(سیرۃ النبی - طبقات - سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتائیے ہرقل کی حضور کے بارے میں کس صحابی سے بات ہوئی؟

جواب: اتفاق سے اسی زمانے میں ایک تجارتی قافلے کے ساتھ ابوسفیان بھی شام میں تھا۔ ان سب کو حاضر کیا گیا تو ہرقل نے پوچھا کہ تم میں سے کون مدعی نبوت کا سب سے زیادہ قریبی عزیز ہے۔ ابوسفیان کے اعتراف کرنے پر ہرقل اور ابوسفیان کی گفتگو ہوئی۔ (صحیح بخاری - سیر العابد - زاد المعاد)

سوال: ہرقل کے پوچھنے پر ابوسفیان نے رسول اللہ اور مسلمانوں کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب: اس نے کہا: ”وہ نہایت شریف النسب ہے۔ اس سے پہلے اس کے خاندان میں کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کو ماننے والے زیادہ تر کمزور لوگ ہیں اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی شخص اس کا دین قبول کرنے کے بعد نہیں پھرا اس نے اس دعوے سے قبل کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس سے جنگیں ہوئی ہیں جن میں کبھی وہ جیتا کبھی ہم۔“

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ کی تعلیمات کے بارے میں ابوسفیان نے ہرقل سے کیا کہا؟

جواب: اس نے بتایا ”وہ کہتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔ کسی کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ۔ اپنے آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ دو۔ نماز پڑھو۔ سچ بولو، جسی بے زاہروی سے بچو، خیرات کرو، عزیز واقربا اور تعلق داروں سے بیکلی، رحم اور فیاضی کا سلوک کرو۔“

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبی)

سوال: ہرقل نے ابوسفیان کی باتیں سن کر کیا جواب دیا؟

جواب: ”اے سردار قریش! جو کچھ تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو یہ دعویٰ نبوت بلاشبہ سچا پیغمبر ہے۔ مجھ کو یہ خیال ضرور تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ عرب میں پیدا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ میرے پاؤں کے نیچے کی اس مٹی پر قبضہ کرے گا۔ میں اس کی صداقت کا اعتراف کرتا ہوں۔ ہو سکتا تو میں جاتا اور اس کے پاؤں دھوتا۔“

(سیرت حلبیہ۔ سیرت دہلانیہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے ہرقل نے علیحدگی میں حضرت دجیہ کلبی سے کیا کہا تھا؟

جواب: ایک روایت میں ہے کہ ہرقل نے تنہائی میں حضرت دجیہ کلبی سے کہا تھا: ”میں جانتا ہوں کہ رسول عربی اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ لیکن میں اپنی جان

اور حکومت کے خوف سے علی الاعلان ان کا دین اختیار نہیں کر سکتا۔“

(سیدہ صحابہؓ استیعاب۔ اسما)

سوال: ہر قتل کے رد عمل پر ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کیا کہا؟

جواب: دربار سے باہر آ کر ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ”ارے ابن کبشہ (حضورؐ) کا معاملہ اب اس حد تک پہنچ گیا کہ زوی گوروں کا بادشاہ بھی ان سے ڈرنے لگا۔“ (صحیح بخاری۔ تیس پر دانے)

سوال: بتائیے حضرت ابوسفیانؓ کی بیٹی رملہؓ (ام حبیبہ) بنت ابوسفیان کا نکاح حضورؐ سے کیسے ہوا؟

جواب: حضرت رملہؓ نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حضورؐ کے حکم سے حبشہ ہجرت کی تو ان کے شوہر عبید اللہ بن جحش بھی ساتھ تھے۔ عبید اللہ بری صحبت میں پڑ کر مرتد ہو گیا اور شراب نوشی شروع کر دی۔ حضرت ام حبیبہؓ نے اسی وقت اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ عبید اللہ کثرت بارہ خوری سے ہلاک ہو گیا۔ ام حبیبہؓ تنہا بیوگی کے دن بڑے صبر سے گزار رہی تھیں۔ رسول اللہ کو علم ہوا تو حضرت عمرو بن امیہ ضمیری کے ذریعے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا۔ (یہ بھی روایت ہے کہ اس سے پہلے آپؐ نے ابوسفیان سے اجازت لی تھی)۔ شاہ حبشہ نجاشی کو پیغام ملا تو اس نے اپنی لونڈی ابرہہ کے ذریعے حضرت رملہؓ کو آپؐ کا پیغام دیا۔ انہوں نے بخوشی قبول کیا اور حضرت خالد بن سعید کو اپنا وکیل مقرر کیا۔ حضرت خالدؓ یا حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے خطیبہ نکاح پڑھا۔ بادشاہ نے چار سو دینار بطور مہر حضورؐ کی طرف سے خالد بن سعد کو ادا کئے اور حاضرین کو کھانا کھلایا۔ کچھ عرصہ بعد بحری جہاز کے ذریعے حضرت ام حبیبہؓ رملہؓ مدینہ آئیں۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: حضورؐ سے حضرت ام حبیبہؓ رملہ کے نکاح کی اطلاع پر ابوسفیان نے کیا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: ابوسفیان نے اس نکاح کی خبر پر حضورؐ کے لئے تعریفی کلمات کہے۔ اس کی زبان سے بے اختیار نکلا: ”محمدؐ میری بیٹی کے لئے بہتر ہیں۔“ یہ نکاح ۶ یا ۷ ہجری میں ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر۔ نزاکات صحابیات مشفقہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ کے بارے میں ابوسفیانؓ کے دل میں کب نری پیدا ہوئی؟

جواب: حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح کے بعد ان کا دل حضورؐ کے بارے میں نرم ہوا۔ اسی زمانے میں کچھ تحائف کا بھی تبادلہ ہوا۔ حضورؐ نے مکہ میں قحط کا سنا تو کئی سو دینار حضرت ابوسفیانؓ کو بھجوائے۔ (تفسیر ابن کثیر۔ اختیاب۔ مشفقہ)

سوال: بتائیے حدیبیہ کا معاہدہ ختم کرنے کی نوبت کیوں آئی؟

جواب: ۶ ہجری میں معاہدہ حدیبیہ کے بعد اٹھارہ مہینے امن و سکون رہا۔ پھر مکہ کے بنو بکر قبیلے نے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ (یہ قبیلہ مسلمانوں کا حلیف تھا) بے رحمی سے عورتوں اور بچوں کو قتل کیا۔ حرم میں پناہ لینے والوں کو بھی نہ چھوڑا۔ اس طرح معاہدہ صلح عملاً ختم ہو کر رہ گیا۔ بنو خزاعہ نے عمر بن سالم خزاعی کے سربراہی میں چالیس افراد کا وفد مدینہ بھیجا۔ جس نے حضورؐ کے آگے اپنی مظلومی کی فریاد پیش کی۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ الریح الختم)

سوال: رسول اللہؐ نے قریش کے پاس قاصد بھیج کر کون سی تین شرطیں پیش کیں؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک منظور کر لی جائیں۔ پہلی یہ کہ مقتولوں کا خون بہا دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ قریش بنو بکر کی حمایت ترک کر دیں۔ تیسرا یہ کہ معاہدہ حدیبیہ ٹوٹنے کا کھلم کھلا اعلان کر دیا جائے۔

(طبقات۔ یہ ۶ ہجری۔ غیا۔ الثبنی)

سوال: قریش مکہ نے حضور کی شرائط سن کر کیا جواب دیا؟
 جواب: انہوں نے بڑے تکبر سے کہا: ”جاؤ ہم محمد کی رعیت نہیں ہیں، جو ہم نے چاہا کیا، ہمیں معاہدے کی پرواہ نہیں ہے۔“

(سیرت رسول عربی - نیرت دہلوی - سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے قریش مکہ نے ابوسفیانؓ کو اپنا سفیر بنا کر کئے کیوں بھیجا؟
 جواب: جواب دینے کے بعد غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے معاہدہ صلح حدیبیہ کی تجدید کے لئے فوراً ابوسفیانؓ کو مدینہ روانہ کیا۔ (اصابہ - استیعاب - اسوۂ صحابہ)

سوال: ابوسفیانؓ پہلے بیٹی کے گھر پہنچے بستر پر بیٹھنا چاہا تو بیٹی نے کیا کہا؟
 جواب: ابوسفیانؓ اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے گھر پہنچے۔ رسول اللہؐ کے بستر مبارک پر بیٹھنا چاہا تو انہوں نے فوراً بستر پلیٹ دیا اور بولیں: ”یہ رسول اللہ کا بستر ہے۔ آپ چونکہ مشرک ہونے کی وجہ سے ناپاک ہیں اس لئے اس بستر پر نہیں بیٹھ سکتے۔“ (تاریخ اسلام - تذکار صحابہ - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے الفاظ پر ابوسفیانؓ نے کیا رد عمل ظاہر کیا؟
 جواب: انہوں نے کہا: ”بیٹی مجھ سے جدا ہو کر تو خرابیوں میں مبتلا ہو گئی ہے یعنی اپنے دین کی خاطر باپ سے یہ سلوک کیا۔“ (اصابہ - اسد الغابہ - استیعاب)

سوال: ابوسفیانؓ تجدید معاہدہ کے لئے مدینے گئے تھے۔ بتائیے وہ کیوں ناکام واپس لوٹے؟

جواب: رسول اللہؐ کو قریش کی حرکتوں پر شدید دکھ تھا۔ اس لئے آپؐ نے تجدید معاہدہ کی حامی نہ بھری۔ ابو بکر صدیقؓ نے بھی سفارش نہ کی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی اس معاملے میں مداخلت سے انکار کر دیا۔ ایک روایت یہ بھی

ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ حضرت حسنؓ رسول اللہؐ کو بے حد عزیز ہیں۔ ان سے اپنے ابا کو کہلواؤ لیکن حضرت فاطمہؓ نے بھی معذرت کر دی۔ پھر خود ہی (یا حضرت علیؓ کے مشورے سے) مسجد نبویؐ میں کھڑے ہو کر معاہدے کی ایک طرف تجدید کا اعلان کر کے چلے گئے۔

(سیرة وطلابہ۔ سیرة النبی۔ ضیاء النبی۔ طبقات)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیانؓ کیسے رسول اللہؐ تک پہنچے اور امان حاصل کی؟

جواب: رمضان ۸ ہجری میں دس ہزار کے لشکر کے ساتھ حضورؐ نے مکہ کے قریب مرا الظہر ان میں پڑاؤ ڈالا۔ رات کے وقت ابوسفیانؓ، بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام معلومات لینے نکلے تو دور دور آگ کی روشنی دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ ادھر حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی قریش مکہ کو پیغام بھیجنے نکلے کہ خیریت چاہتے ہو تو حضورؐ سے امان طلب کر لو۔ آپس میں آنا سامنا ہو گیا تو حضرت عباسؓ نے دوسرے دونوں حضرات کو مکہ واپس بھیج دیا اور ابوسفیانؓ کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کے حکم پر حضرت عباسؓ نے ابوسفیانؓ کو اپنے خیمے میں سلا دیا اور پھر صبح انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ فتح مکہ سے ایک دن یا دو دن پہلے۔ (سیرة ابن ہشام۔ اصابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: حضورؐ نے ابوسفیانؓ کے اسلام لانے پر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ ابوسفیانؓ کے اسلام لانے پر اتنے خوش ہوئے کہ فرمایا: ”جو شخص ابوسفیانؓ کے گھر میں پناہ لے گا۔ اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔“ حضورؐ کا ارشاد سن کر ابوسفیانؓ نے مکہ جا کر لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ قبول اسلام کے وقت ان کی عمر ۷۱ سال تھی۔

(اصابہ۔ سیرة النبی۔ صحیح بخاری۔ استیعاب)

سوال: ابوسفیان کے اسلام لانے پر ان کی اہلیہ ہند بنت عتبہ نے کیا کہا اور ابوسفیان نے کیا جواب دیا؟

جواب: ہند بنت عتبہ نے کہا: ”اے آل غالب یہ بڑھا بھیا گیا ہے۔ تمہیں اپنے باپ دادا کے دین سے پھر جانے کی تلقین کرتا ہے۔ کیوں نہیں اس کو ختم کر دیتے۔“ حضرت ابوسفیان نے اس ڈانٹ کر کہا: ”خدا کی قسم اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو میں تیری گردن مار دوں گا۔ تیرا ناس جاننے محمد رسول برحق ہیں تو اپنے گھر میں بیٹھ اور خاموش رہ۔“ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابوسفیان نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: آپ غزوہ حنین میں سب سے پہلے شریک ہوئے اور فتح کے بعد رسول اللہ نے انہیں چالیس اوقیہ سونا اور سو اونٹ عطا فرمائے۔ پھر غزوہ طائف میں شریک ہوئے۔ پھر آپ نے انہیں اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کو مشرکین کا ایک بت خانہ گرانے کے لئے بھیجا۔ (فتوح العجم۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: کس جنگ میں حضرت ابوسفیان کی آنکھ ضائع ہوئی اور انہوں نے اسی طرح رہنا پسند کیا؟

جواب: غزوہ طائف میں دشمن کے ایک تیر سے ان کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل کر لٹکنے لگا۔ اسی حالت میں حضور کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ”اگر آپ کی خواہش ہو تو دعا کروں کہ آپ کی آنکھ اچھی ہو جائے۔ لیکن اگر آپ پسند کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں آپ کو جنت دے گا۔“ انہوں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں جنت چاہتا ہوں۔“

(سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے دور صدیقی دور فاروقی میں حضرت ابوسفیان نے کن جہادی سرگرمیوں

میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوسفیانؓ نے پہلے تو حضرت ابو بکرؓ کی بیعت میں توقف کیا پھر کچھ عرصہ بعد بیعت کر لی۔ تاہم کسی جہاد میں حصہ نہیں لیا۔ دور فاروقی میں اپنے سارے کنبے کے ساتھ شام چلے گئے اور ۸۰ برس کی عمر میں بھی جہاد شام میں حصہ لیا۔ یرموک کی خونریز لڑائی میں شریک ہوئے۔ گھسان کی لڑائی میں ان کی اچھی آنکھ پر تیر یا پتھر لگا اور یہ آنکھ بھی راہ خدا میں جاتی رہی۔

(فتوح الشام۔ فتوح البلدان۔ طبقات)

سوال: حضرت صحرا بن حرب کی ایک کنیت ابوسفیان اور دوسری ابو حظلہ تھی۔ آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: دونوں آنکھوں سے محروم ہونے کے بعد گوشہ نشین ہو گئے اور آخری عمر میں مدینہ منورہ میں مقیم ہوئے۔ وہیں حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ۳۳ ہجری کے آخر یا ۳۴ ہجری کے شروع میں ۸۸ یا ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور ان سے چندا حدیث بھی مروی ہیں۔

(سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ام حبیبہؓ کے علاوہ حضرت ابوسفیانؓ کی کون کون سی اولاد تھی؟

جواب: بیٹوں میں امیر معاویہؓ اور یزید الخیر تاریخ اسلام میں نامور ہوئے۔ تین بیٹیاں فارعہ، آمنہ اور عذہ تھیں۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صحابیات۔ اصحاب)

حضرت ضرار بن ازور اسدی (سپہ سالار صحابی)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ سے کس صحابیؓ نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہؐ جانوروں کی

بولیوں سے شگون لینا کیسا ہے۔ اور خط کشی یعنی رمل کے بارے میں آپؐ کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ کے مال دار شخص حضرت ضرار بن ازور اسدی کے ساتھ آنے والے وفد نے۔ انہوں نے ۸ ہجری میں فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا اور ۹ ہجری عالم الوفود میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری کے دوران یہ سوال کیا گیا۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: رسول اللہؐ نے قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ کے لوگوں کے سوالوں کا کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: جانوروں سے شگون لینا ناجائز ہے اور خط کشی (رمل) بلاشبہ ایک علم ہے۔ بشرطیکہ کوئی اسے جانتا ہو۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: حضرت ضرار بن ازور کے قبول اسلام کے بعد حضورؐ نے انہیں پہلا حکم کیا دیا؟

جواب: چونکہ آپؐ کو کچھ عرصہ حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین سیکھنے کا موقع ملا تھا اس لئے آپؐ نے انہیں بنو صیدا اور بنو ہذیل میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے ارشاد نبویؐ کی تعمیل کی۔ (استیعاب۔ تیس پروانے)

سوال: بتائیے جھوٹے مدعی نبوت طلحہ بن خویلد اسدی کے ساتھ پہلا معرکہ کس صحابی کی سرکردگی میں پیش آیا؟

جواب: طلحہ بن خویلد، حضرت ضرار کے قبیلے سے تھا۔ اس نے سیرا کو اپنا ٹھکانہ بنا کر لوگوں کو بھگانا شروع کیا تو آقائے اس کی سرکوبی کیلئے حضرت ضرار بن ازور کو اپنے عمال اور قبائل کے پاس جہاد کیلئے روانہ فرمایا۔ اس پاس کے قبائل نے حضرت ضرار کے جھنڈے تلے جمع ہو کر واردات کے مقام پر مردین کو شکست دی۔ طلحہ بھاگ کر بزاخذ میں مقیم ہو گیا۔ (غلیظہ الرسول حضرت صدیق اکبرؓ طبقات)

(غلیظہ الرسول حضرت صدیق اکبرؓ طبقات)

سوال: دور صدیقی میں مرتدین کے خلاف جنگ میں حضرت ضرار بن ازور کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ نے مرتدین کے خاتمے کے لئے دستے بھیجے تو حضرت ضرارؓ بھی حضرت خالد بن ولیدؓ کے دستے میں شامل ہو گئے۔ طلحہ نے طے، فزارہ اور اسد کو بھی اپنے جھنڈے تلے جمع کر لیا لیکن حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے شکست دی اور وہ شام کی طرف بھاگ گیا۔ پھر بطاح میں مکرین زکوٰۃ کو شکست دی۔ پھر جنگ یرامہ میں (مسیلہ کذاب کے خلاف لڑائی) میں حصہ لیا۔ (طبقات - سیرۃ ابن ہشام - سیرۃ النبی)

سوال: بتائیے حضرت ضرارؓ بن ازور نے مالک بن نویرہ کو کیوں قتل کیا تھا؟

جواب: مالک بن نویرہ بطاح میں بنو حنظلہ کا رئیس تھا۔ اس نے اپنے قبیلے کی زکوٰۃ بارگاہ خلافت میں نہیں بھیجی تھی اور نبوت کی جھوٹی دعویٰ سراج بنت حارث کا بھی ساتھ دیا۔ وہ بظاہر مسلمان ہو کر اسلام کا دم بھرنے لگا۔ حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھیوں نے انہیں گرفتار کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے مالک بن نویرہ اور اس کے ساتھیوں کو ایک خیمے میں محبوس کر دیا تاکہ بعد میں فیصلہ کیا جاسکے۔ رات کو سخت سردی تھی۔ حضرت خالدؓ نے اعلان کر دیا کہ اپنے قیدیوں کو گرمی پہنچاؤ۔ بعض عرب قبائل کی زبان میں ان عربی الفاظ کا مطلب یہ بھی تھا کہ اپنے قیدیوں کو قتل کر دو۔ حضرت ضرارؓ بن ازور نے یہی مطلب سمجھا چنانچہ مالک بن نویرہ اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔

(استیعاب - اسد الغابہ - طبقات)

سوال: کون سے صحابیؓ کو رومی لشکر جن کے نام سے پکارتے تھے؟

جواب: حضرت ضرارؓ بن ازور دشمن پر اس طرح ٹوٹ پڑتے تھے کہ جدھر رخ کرتے

رومی انہیں جن آیا، جن آیا کہہ کر بھاگ اٹھتے تھے۔

سوال: بتائیے کس صحابیؓ کی بہن نے شام کے معرکوں میں اپنے بھائی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا؟

جواب: حضرت ضرارؓ بن ازور کی بہن حضرت خولہ بنت ازور نے شام کے معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ (الغازی۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: ۱۳ ہجری میں دمشق کے محاصرے کے موقع پر حضرت ضرارؓ بن ازور کی کیا ذمہ داری تھی؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے انہیں دو ہزار سواروں کے ساتھ تھلائیے کا افسر مقرر کیا۔ تمام لشکر اسلام کے گرد چکر لگا کر ان کی حفاظت کرنا ان کے ذمے تھا۔ (انساب۔ استیعاب۔ فوج الشام)

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت ضرارؓ بن ازور کس جنگ میں رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے؟

جواب: دمشق کے محاصرے کے دوران حضرت خالدؓ بن ولید کو اطلاع ملی کہ حضور امین کو بچانے کیلئے رومیوں کا لشکر آ رہا ہے۔ انہوں نے حضرت ضرارؓ کو پانچ سو سواروں کے ساتھ ان کا راستہ روکنے کے لئے بھیجا۔ لشکر کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن دس ہزار سے کم نہیں۔ لیکن مسلمانوں نے پیچھے ہٹنا مناسب نہ سمجھا اور انہوں نے مزوہڑ کی بازی لگادی۔ دوران جنگ حضرت ضرارؓ کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ نیچے گر پڑے۔ رومیوں نے انہیں اور کچھ دوسرے مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ (انساب۔ فوج الشام۔ سیرالصحابہ)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید کو حضرت ضرارؓ کی گرفتاری کا کیسے علم ہوا اور انہوں نے

کیا اقدام کیا؟

جواب: حضرت عبدالرحمنؓ بن ابی بکر کے آزاد کردہ غلام اور حضرت سالمؓ کسی طرح رومیوں کی قید سے بھاگ نکلے اور حضرت خالدؓ کو اطلاع دی۔ انہوں نے حضرت میسرہؓ بن مسروق کو ایک ہزار سپاہیوں کے ساتھ محاصرے پر چھوڑا اور باقی فوج لے کر حضرت ضرارؓ کو چھڑانے روانہ ہو گئے۔

(طبقات - اسد الغابہ - اصاہ)

سوال: ”جس قوم میں تمہارے جیسی بیٹیاں ہوں، اسے دشمن کبھی مغلوب نہیں کر سکتا۔“ بتائیے یہ الفاظ حضرت خالدؓ بن ولید نے کس سے کہے تھے؟

جواب: حضرت ضرارؓ کو چھڑانے والی فوج میں ایک نقاب پوش بھی تھا۔ وہ بھی رومیوں کے خلاف بے جگری سے لڑ رہا تھا۔ حضرت خالدؓ اس کے قریب پہنچے۔ اس کی جرات کی داد دی اور نقاب ہٹانے کا اصرار کیا۔ اس نے نقاب ہٹا کر بتایا کہ وہ حضرت ضرارؓ کی بہن خولہ بنت ازور ہے۔ تب حضرت خالدؓ نے یہ الفاظ کہے تھے۔
(تاریخ طبری - طبقات - اصاہ - اسد الغابہ)

سوال: حضرت خالدؓ نے رومیوں پر زبردست حملہ کر کے ایک دستے کو گرفتار کیا اور حضرت ضرارؓ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کیا بتایا؟

جواب: رومیوں نے کہا: ”اس شخص کو ہمارے سردار نے سواروں کی حفاظت میں حمص روانہ کر دیا ہے تاکہ اسے بادشاہ (ہرقل) کے سامنے پیش کر کے بتایا جائے کہ رومیوں کو کس قسم کے جنوں سے واسطہ پڑا ہے۔“

(البدایہ والنہایہ - طبقات - اصاہ - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ضرارؓ بن ازور کو رومیوں کی قید سے کب اور کیسے رہائی ملی؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت رافعؓ بن عمیرہ طائی کو سواروں کے ساتھ

حضرت ضرارؓ کو چھڑانے کے لئے روانہ کیا۔ حضرت خولہؓ بھی ساتھ تھیں۔ انہوں نے جلد ہی رومیوں کو جالیا اور زبردست حملہ کر کے حضرت ضرارؓ اور ان کے ساتھیوں کو چھڑا لیا۔ (اسد الغابہ - سیر الصحابہ - طبقات)

سوال: حضرت ضرارؓ نے محاصرہ دمشق کے بعد کن بڑی بڑی جنگوں میں حصہ لیا؟
جواب: دمشق اور اجنادین کی فتح کے بعد جنگ نخل اور یرموک کی جنگ میں حضرت ضرارؓ نے دوسرے مجاہدین کے ساتھ جانبازی کا مظاہرہ کیا۔

(تاریخ طبری - البدایہ والنہایہ - اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت ضرارؓ کی بہن حضرت خولہؓ کن جنگ میں قید ہوئی اور انہیں کس نے قید سے چھٹکارا دلایا؟

جواب: اجنادین میں رومیوں کے جمع ہونے کی اطلاع ملی تو حضرت خالدؓ دمشق کا محاصرہ عارضی طور پر اٹھا کر اجنادین روانہ ہوئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ عورتوں اور بچوں کے ساتھ لشکر کے پیچھے تھے۔ محصورین میں سے دو رومی سردار پیٹر اور پال نے سولہ ہزار سپاہیوں کے ساتھ مسلمانوں کے عقب پر حملہ کیا اور کچھ مسلمان عورتوں کو گرفتار کر کے پیچھے لوٹ گئے۔ ان میں حضرت خولہؓ بھی تھیں۔ رومیوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو عورتوں نے خیموں کی چوٹیں اکھاڑ کر رومیوں پر حملہ کر دیا۔ مجاہدین کو بھی خبر ہوئی تو پلٹ کر حملہ آور ہوئے اور قیدیوں کو چھڑا لیا۔ حضرت ضرارؓ نے پیٹر کو قتل کیا۔ (تاریخ طبری - البدایہ والنہایہ - اسد الغابہ)

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت ضرارؓ کب اور کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: روایت ہے کہ جنگ یرمانہ میں شہید ہوئے۔ جب کہ وہ اس کے کئی سال بعد شہید ہوئے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اجنادین کی جنگ میں شہید ہوئے۔ تاہم یہ وضاحت نہیں ملتی کہ پہلی جنگ اجنادین میں (۱۳ ہجری) یا دوسری جنگ

اجنادین میں (۱۵ ہجری)۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ وہ شہید نہیں ہوئے اور جنگ یرموک کے بعد حلب اور انطاکیہ کی جنگوں میں بھی حصہ لیا۔ ۱۸ ہجری میں فتح شام کے بعد طاعوس عمواس کی وبا میں فوت ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ فتوح الشام)

حضرت حارثہ بن نعمان (سپہ سالار انصاری بدری صحابی)

سوال: اس سپہ سالار اور سخی صحابی کا نام و نسب بتادیں جنہوں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیلؑ کی زیارت کی؟

جواب: حضرت ابو عبد اللہ حارثہ بن نعمان۔ وہ انصاری قبیلہ خزرج کی شاخ بنو ثعلبہ یا بنی نجار سے تھے۔ وہ ہجرت نبوی کے قریبی زمانے میں اسلام لائے۔ ان کی والدہ حضرت جعدہ بنت عبید انصاریہ تھیں۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت حارثہ نے حضرت جبرائیلؑ کو تکب اور کیسے دیکھا؟ جبرائیلؑ نے ان کے بارے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے ایک مرتبہ صوزین کے مقام پر حضرت وحیہؑ کلبی کی صورت میں دیکھا جب وہ بنو قریظہ پر چڑھائی کے وقت پاش سے گزرے۔ دوسری مرتبہ جنگ صفین کے روز جب وہ حضورؐ سے بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت حارثہ نے انہیں باتوں میں مصروف دیکھ کر سلام نہیں کیا۔ رسول اللہؐ کے بتانے پر حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔ ”حنین کے روز سو ثابت قدم رہنے والوں میں سے ہیں۔ جن کے رزق کا اللہ تعالیٰ نے جنت میں کفیل ہونے کا وعدہ کیا ہے۔

اگر یہ ہمیں سلام کرتے تو ہم اسے جواب دیتے۔“

(الہدایہ والنہایہ۔ یہ اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ)

سوال: کس صحابی نے حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو ایک مکان ایسے کر دیا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؑ کے نکاح کے بعد حضورؐ نے رخصتی کا ارادہ فرمایا تو حضرت علیؑ نے جو مکان تلاش کیا وہ کچھ دور تھا۔ حضورؐ انہیں اپنے قریب رکھنا چاہتے تھے۔ حضرت حارثہ بن نعمان کو علم ہوا تو انہوں نے اپنا ایک مکان حضرت فاطمہؑ کو ہبہ کر دیا۔ (طبقات۔ واقدی۔ تذکار صحابیات)

سوال: بتائیے حضرت حارثہ بن نعمان نے کن اہمات المؤمنینؓ کے لئے اپنے مکانات خالی کئے؟

جواب: حضرت صفیہؓ بنت حمی سے حضورؐ نے نکاح فرمایا تو انہیں بھی حضرت حارثہؓ ہی کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ پھر انہوں نے یہ مکان حضورؐ کیلئے خالی کر دیا۔ حضرت ماریہؓ قبطیہؓ مہر سے آئیں تو انہیں بھی حضرت حارثہؓ کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ حضرت حارثہؓ کے بہت سے مکانات آپؐ کے مکان کے قریب تھے۔ جب بھی آپؐ نکاح فرماتے تو حضرت حارثہؓ آپؐ کے لئے اپنا مکان خالی کر دیتے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اہمات المؤمنین)

سوال: حضرت حارثہ بن نعمان کے لئے حضورؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؑ نے حضورؐ سے کہا تھا کہ حارثہ بن نعمان سے کہیں ہمارے لئے ایک مکان خالی کر دیں تو آپؐ نے فرمایا تھا: اب مجھے حارثہ سے حیا آنے لگی ہے۔ وہ بار بار ہمارے لئے اپنے مکان کو خالی کر دیتے ہیں۔

(طبقات۔ شبرا صحابہ۔ اہمات المؤمنین)

سوال: بذریعہ صحابی حضرت حارثہ بن نعمان نے بذریعے نبوک ننگ تمام غزوات میں حصہ لیا۔ آپؐ نے ہزاروں میں سے کئی قیدی بنایا تھا؟

جواب: ایک بشرک عثمان بن عبد شمس ان کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ جسے جیسر بن مطعم نے

تقدیر بھیج کر رہا کرایا۔ (اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت حارث بن نعمان نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زمانے میں ۵۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ عہد رسالت کے آخر میں وفات پا گئے۔ آخر عمر میں ان کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔ (البدایہ والنہایہ۔ جرنیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت حارث بن نعمان کی آواز کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”میں نے جنت میں کسی کے پڑھنے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارث بن نعمان ہیں۔“ امام احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں۔ وہاں میں نے ایک پڑھنے والے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارث بن نعمان ہیں۔ میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت ایسی ہی کرنی چاہیے۔ یعنی ماں کی اطاعت سے انہیں یہ درجہ ملا۔“ وہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ سند احمد بن حنبل۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت حارث بن نعمان انصاری کس قبیلے سے تھے؟

جواب: آپ قبیلہ خزرج کی شاخ بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا نام نعمان بن اَسَاف تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت حارث بن نعمان تمام غزوات میں شریک تھے۔ بتائیے آپ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ نے ۸ ہجری میں موتہ کے مقام پر ہوتے والی جنگ میں شہادت حاصل کی۔ (اصابہ۔ طبقات۔ مغازی رسول۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب (بدری صحابی رشتہ سالار مہاجر مدینہ)

سوال: غزوہ احد میں مشرکین نے بہت سے شہداء کی لاشوں کا مثلہ کیا تھا۔ ان میں حضورؐ کے ایک چچا بھی تھے۔ ان کی لاش کی کس طرح بے حرمتی کی گئی؟

جواب: سید الشہداء حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب۔ پدبختوں نے ان کے نہ صرف ہونٹ، ناک اور کان کاٹ لئے تھے بلکہ شکم کو بھی پھاڑ ڈالا تھا۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے ان کا جگر نکال کر چبا ڈالا۔ (طبقات۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: حضرت حمزہؓ کا لقب اور کنیت بتادیتے؟

جواب: آپؐ کا لقب سید الشہداء، اسد اللہ اور اسد الرسول تھا۔ کنیت ابو عمارہ بھی تھی اور ابو یعلیٰ بھی۔ (اشیاب۔ اسد الغابہ۔ اصاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت حمزہؓ کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپؐ حضورؐ کے چچا تھے کیونکہ حضورؐ کے والد حضرت عبداللہؓ، حضرت حمزہؓ کے علائی بھائی تھے۔ حضرت حمزہؓ، حضورؐ کے چچا زاد بھائی بھی تھے کیونکہ حضورؐ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب، حضرت حمزہؓ کی والدہ ہالہ بنت امیب یا وہیب کی چچا زاد بہن تھیں۔ تیسرا تعلق یہ تھا کہ حضورؐ حضرت حمزہؓ کے دودھ رضاعی بھائی بھی تھے۔ ابوہب کی لوطی ثویبہؓ نے حضرت حمزہؓ اور رسول اللہؐ کو دودھ پلایا تھا۔ (حضورؐ کی رضای ماہیں۔ اشیاب۔ اسد الغابہ۔ اصاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حمزہؓ کو شمشیر زنی، تیر اندازی اور شکار سے لگاؤ تھا۔ بتائیے آپؐ کب پیدا ہوئے؟ آپؐ حضورؐ سے کتنے بڑے تھے؟

جواب: حضرت حمزہؓ عمر میں تقریباً آپؐ کے برابر تھے۔ وہ حضورؐ سے دو سال قبل پیدا ہوئے۔ بعض نے چار سال قبل بھی بتایا ہے۔

(طبقات۔ اصاب۔ حضورؐ کی رضای ماہیں۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حمزہؓ نے بعثت نبوی کے چھ سال تک اسلام قبول نہیں کیا۔ بتائیے پھر قبول اسلام کی کیا وجہ بنی؟

جواب: حضورؐ سے محبت کے باوجود آپؐ نے اسلام کی طرف توجہ نہیں دی۔ ایک دن ابو جہل نے حضورؐ کو بے تحاشا گالیاں دیں۔ آپؐ پر مٹی اور گوبر پھینکا۔ اور آپؐ پر ہاتھ بھی اٹھایا۔ بنو تیم کے رئیس عبداللہ بن جدعان کی آزاد کردہ لونڈی یہ واقعہ دیکھ رہی تھی۔ حضرت حمزہؓ شکار سے واپس آئے تو انہیں بتایا۔ حضرت حمزہؓ کی رگ حمیت پھڑک اٹھی۔ ابو جہل مشرکین کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ اپنی کمان اس کے سر پر ماری کہ خون نکل آیا۔ حضرت حمزہؓ نے اس موقع پر اپنے دین کا اعلان بھی کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حمزہؓ تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہے۔ بتائیے حضرت حمزہؓ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت حمزہؓ نے جوش حمیت میں اپنے اسلام کا اعلان تو کر دیا مگر بعد میں احساس ہوا تو اسے حقیقت میں بدلنے کے لئے دار ارقم میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ یہ ۶ نبوی کی بات ہے۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتائیے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت حمزہؓ نے کہاں قیام کیا؟

جواب: حضرت حمزہؓ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت سعد بن خنیسہ انصاریؓ یا حضرت کلثوم بن الہدم کے مہمان ہوئے۔ بعد میں حضورؐ نے انہیں اسلامی بھائی بنایا۔ مکہ میں وہ حضرت زید بن حارثہ کے دینی بھائی تھے۔ (طبقات۔ المغازی۔ پالیس جانا)

سوال: اسلام میں سب سے پہلے علم حضرت حمزہؓ کو ۱ ہجری میں سر یہ حمزہؓ کے موقع پر عطا ہوا۔ بتائیے حضرت حمزہؓ نے کتنے غزوات میں حصہ لیا؟

جواب:- ۲ ہجری میں غزوہ ودان یا غزوہ ابواء کے وقت حضرت حمزہؓ فوج کے قائد اور علیؓ سردار تھے۔ اسی سال غزوہ ذوالعشرہ میں بھی علیؓ سرداری کا شرف حاصل ہوا۔ غزوہ بدر میں حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں مشرکین کا سردار شیبہ قتل ہوا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت حمزہؓ کا مقابلہ عقبہ سے ہوا تھا۔ غزوہ بدر میں حضرت حمزہؓ اس شان سے لڑے کہ دستار پر شتر مرغ کی قلنی تھی اور دونوں ہاتھوں سے کھوار چلار رہے تھے۔ ۲ ہجری میں غزوہ بنو قینقاع میں بھی فوج کے علیؓ سردار تھے۔ غزوہ احد میں جوش و خروش سے حصہ لیا اور شہادت پائی۔

(طبرانی۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی)

سوال:- غزوہ احد میں حضرت حمزہؓ اس دستے کے افسر تھے جس کا کوئی مجاہد زہر پوش نہیں تھا۔ بتائیے آپؓ نے کس مشرک سردار کو قتل کیا تھا؟

جواب:- عثمان بن ابی طلحہ کو جو طلحہ کا بھائی تھا۔ طلحہ بن ابی طلحہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ حضرت حمزہؓ نے ایک اور سردار سباع بن عبدالعزیٰ کو بھی قتل کیا۔

(سیرۃ النبئی۔ استیعاب۔ مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ)

سوال:- بتائیے غزوہ احد میں حضرت حمزہؓ نے کس دشمن کے ہاتھوں شہادت پائی تھی؟

جواب:- جبیر بن مطعم کے حبشی غلام وحشی نے (جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) نیزہ مار کر آپؓ کو شہید کر دیا۔ جبیر بن مطعم نے جنگ بدر میں قتل ہونے والے اپنے چچا طیمہ بن عدی کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے وحشی کو مقرر کیا تھا۔

(سیرۃ النبئی۔ زاد المعاد۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرامؓ کا عہد زریں)

سوال:- احد کے دن حضورؐ سب سے زیادہ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر زوئے۔ آپؓ نے کیا فرمایا؟

جواب:- ”تم پر خدا کی رحمت ہو کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے تم قرابت داروں کا

سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔“

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ یرالصحابہ۔ جالیس جاٹار)

سوال: حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھ کر آنحضرتؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میرا جذبہ تو یہ ہے کہ حضرت حمزہؓ کی لاش اسی حالت میں پڑی رہے اور قیامت کے روز اس کے اجزا درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع ہوں۔ مگر اس جذبہ پر عمل اس لئے نہیں کرتا کہ پھر یہ ایک سنت بن جائے گی۔ ان کے علاوہ حضرت حمزہؓ کی بہن صفیہؓ اس کو برداشت نہیں کریں گی۔“

(صحابہ کرامؓ کا عہد زریں۔ سیرت حلبیہ۔ طبقات)

سوال: ”ایسا دردناک منظر میری نظر سے نہیں گزارا۔ حمزہؓ ساتوں آسمانوں میں شیر خدا اور شیر رسول لکھے گئے۔“ حضورؐ نے یہ الفاظ کب ارشاد فرمائے؟

جواب: غزوہ احد کے دن حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھ کر اسی موقع پر حضورؐ نے حضرت حمزہؓ کو سید الشہداء کا لقب عنایت فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ یرالصحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ آپؐ کو کیسے دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت حمزہؓ کی بہن صفیہؓ نے کفن کے لئے دو چادریں دیں مگر ایک دوسرے صحابی کو بھی ایک چادر پہنا دی گئی۔ چادریں چھوٹی تھیں اس لئے حضورؐ کے حکم پر سر اور چہرہ ڈھانپا گیا اور پاؤں پر گھاس ڈال دی گئی۔ آنحضرتؐ نے سب سے پہلے حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک ایک کر کے شہدائے احد کے جنازے حضرت حمزہؓ کے پہلو میں رکھے گئے اور حضورؐ نے ہر ایک پر الگ الگ نماز جنازہ پڑھائی۔ اس طرح حضرت حمزہؓ کی ستر مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ (طبقات۔ یرالصحابہ۔ اسد الغابہ۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: ”تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا سکتے ہو تو چھپالو“ یہ الفاظ حضورؐ نے کس سے کب

فرماتے تھے؟

جواب: حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی بن حرب چند سال بعد جب اسلام قبول کر کے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ کا غم تازہ ہو گیا۔ تب آپؐ نے ان سے یہ الفاظ کہے۔ چنانچہ وہ پھر ساری عمر حضورؐ کی خدمت میں نہ جاسکے۔

(طبقات - سیرۃ النبی - سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حمزہؓ نے اپنی زندگی میں کئی شادیاں کیں بیویوں اور بچوں کے نام بتادیں؟

جواب: خولہ بنت قیس، ان سے عمارہ پیدا ہوئے۔ پہلی بنت عمیس۔ ان سے امامہؓ پیدا ہوئیں۔ بنت لہبہ بن مالک۔ ان سے دولہ کے یعلیٰ اور عامر پیدا ہوئے۔

سوال: بتائیے حضورؐ کے کس اچچا نے حضرت جبرئیلؑ کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی؟

جواب: حضرت حمزہؓ نے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ان کو دیکھنے کی آپ میں طاقت نہیں مگر حضرت حمزہؓ نے اصرار کیا۔ ایک دن حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے تو آپؐ نے حضرت حمزہؓ سے فرمایا اپنی نگاہ اوپر اٹھائیے اور دیکھئے۔ حضرت جبرئیلؑ اپنی اصل شکل میں تھے۔ حضرت حمزہؓ صرف پاؤں دیکھ کر ہی غش کھا گئے۔

(طبقات - چالیس جاٹا)

حاطب بن ابی بلتعہ (بدری صحابی رسیفی رسول ربیمنی رشاعر)

سوال: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہؐ نے والی مصر مقوقس کے پاس کس صحابی کو بھیجا تھا؟

جواب: والی مصر مقوقس کو مکتوب نبوی پہنچانے کی ذمہ داری چالیس سالہ صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے سپرد تھی۔ جن کی بدولت والی مصر نے خود ان کی

ذہانت کا اعتراف کیا بلکہ سرور کونین کی دانائی اور حکمت بھی تسلیم کی۔

(کتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو محمد تھی۔ خاندانی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: آپؓ یمن کے رہنے والے تھے اور قبیلہ بنو لخم بن عدی سے تعلق تھا۔ بعض روایات میں انہیں قحطانی النسل کہا گیا ہے اور بعض میں بنو مذحج کا رکن بتایا گیا ہے۔ عہد جاہلیت میں مکہ آئے اور بنو اسد بن عبد العزیٰ سے حلیفانہ تعلقات قائم کر لئے۔ انہیں بنو اسد کے ایک شخص عبید اللہ بن حمید کا مکاتب اور بعض نے حضرت زبیرؓ بن العوام کا حلیف بھی بتایا ہے۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ چالیس جاثاؓ)

سوال: حضرت حاطبؓ زمانہ جاہلیت کے مشہور شہسواروں میں سے تھے۔ بتائیے آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ بعثت نبوی کے ابتدائی برسوں میں حضرت زبیرؓ بن العوام کے ساتھ ہی اسلام لائے اور سابقین الاولون کی جماعت میں شامل ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر اکیس یا بیس سال تھی۔ (اسد العالیہ۔ ایر الصحابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے کب مدینہ منورہ ہجرت کی؟ اور کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب: ۱۳ نبوی میں رسول اللہؐ کی ہجرت مدینہ سے چند دن پہلے آپ مدینے آ گئے اور عصبہ کے محلے میں حضرت منذرؓ بن محمد انصاری کے ہاں قیام کیا۔ مہاجرین و انصار میں مؤاخات کے موقع پر حضورؐ نے ان کو حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری کا دینی بھائی بنا دیا۔ (یر الصحابہ۔ انصار صحابہ۔ مہاجرین۔ چالیس جاثاؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے دور رسالت کے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: آپ نے بدر کے بعد احد، احزاب، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں شمولیت کی۔ ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں شریک ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

(الغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر۔ مہاجرین)

سوال: آنحضرت نے ۶ ہجری میں حضرت حاطب کو والی مصر مقوقس کے نام خط دے کر بھیجا۔ اس کا کیا رد عمل ہوا؟

جواب: مقوقس حضرت حاطب کی تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ لیکن ساتھیوں کی بغاوت کے ڈر سے اسلام قبول نہ کیا۔ تاہم اس نے حضرت حاطب کی خوب آؤ بھگت کی اور پانچ دن کے بعد جب وہ رخصت ہوئے تو نہایت احترام سے اور تحائف دے کر رخصت کیا۔ (سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ النبی)

سوال: والی مصر مقوقس نے آنحضرت کیلئے جو تحائف بھیجے ان کی تفصیل بتا دیجئے؟

جواب: باریہ اور سیرین نام کی دو کنیریں اور ایک کنیر جس کا نام کتب میں نہیں ملتا۔ ایک نخر جس کا نام دلدل تھا۔ ایک گدھا جس کا نام یعفور تھا۔ ایک نیزہ، حریر کا ایک جلد اور بعض قیمتی جوڑے۔ ایک ہزار مثقال سونا۔ ایک سو مثقال سونا حضرت حاطب کو انعام دیا۔ (سیرت ابن ہشام۔ ذوالعاد۔ طبقات۔ مکتوبات نبوی)

سوال: بتائیے حضور نے شاہ مقوقس کے تحائف کیسے تقسیم کئے؟

جواب: آپ نے تحائف قبول فرمائے۔ باریہ قبلیہ کو اپنی خدمت میں رکھا ان سے حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ سیرین حضرت حسان بن ثابت کو عطا کی گئیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے۔ ایک

کنیز حضرت جہم بن حذیفہ کو عنایت فرمائی۔ یعفور حضورؐ کی سواری کیلئے استعمال ہوتا رہا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر راستے میں مر گیا۔ دلدل پر بھی کچھ عرصہ حضورؐ نے سواری کی اور پھر حضرت علیؑ کو دے دیا۔

(طبقات۔ ہرت ابن ہشام۔ سیرۃ حلبیہ۔ چالیس جانشاڈ)

سوال: مشرکین مکہ نے معاہدہ صلح حدیبیہ توڑ دیا تو حضورؐ نے کیا اقدامات فرمائے؟
جواب: حضورؐ تجدید معاہدہ پر رضا مند نہ ہوئے تو ابوسفیان نے (مدینے میں) مسجد نبویؐ میں جا کر خود ہی دس سال کیلئے تجدید معاہدہ کا اعلان کر دیا۔ حضورؐ نے خاموشی سے مکہ پر لشکر کشی کی تیاریاں شروع کر دیں اور صحابہ کرامؓ پر بھی اپنا ارادہ ظاہر نہ کیا۔
(الرحیق المختوم۔ المغازی۔ زاد العاد۔ طبقات)

سوال: حضرت حاطبؓ نے اپنی فراست سے سمجھ لیا کہ مکہ پر حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں تو انہوں نے کیا اقدام کیا؟
جواب: حضرت حاطبؓ کے اہل خانہ مکہ میں تھے۔ انہیں خدشہ ہوا کہ ان کی حفاظت ممکن نہیں ہوگی۔ چنانچہ آپؐ نے ایک خط لکھ کر مکہ جانے والی سارہ نام کی ایک عورت کے سپرد کیا اور خط پوشیدہ رکھنے اور مکہ میں عکرمہ بن ابی جہل کے حوالے کرنے کی تاکید کر دی۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم۔ زاد العاد)

سوال: حضورؐ کو اس خط کا کیسے علم ہوا اور آپؐ نے کیا تدابیر کیں؟
جواب: آپؐ کو وحی کے ذریعے اس خط کا علم ہو گیا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت مقدادؓ بن اسود کو حکم دیا کہ عورت کا تعاقب کر کے خط چھین لیں۔ تینوں شہسواروں نے عورت کو روضہ خانہ کے مقام پر جالیا اور خط چھین لائے۔ حضورؐ نے حضرت حاطبؓ کے سچ بولنے پر انہیں معاف کر دیا۔ حضورؐ نے سارہ کو بھی معاف فرمایا۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم۔ بیون الاثر)

سوال: رسول اللہ کے وصال کے بعد حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کب اور کہاں دوبارہ سفیر بن کر گئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں سفیر بنا کر واپس مصر مقوقس کے پاس بھیجا۔ جس کے بعد خلافت اسلامیہ اور حکومت مصر کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ طے پا گیا۔ جس کی کئی سال تک پابندی ہوتی رہی۔ بعد میں ایسے اسباب پیدا ہو گئے جن کی بنا پر حضرت عمرؓ کے زمانے میں مصر پر حملہ کرنا پڑا۔

(استیعاب - چالیس جانات)

سوال: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے زندگی کا آخری دور کہاں گزارا اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت حاطب نے باقی زندگی مدینہ میں گزاری اور تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے عہد حکومت میں ۳۰ ہجری میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(استیعاب - طبقات - مسند احمد بن حنبل)

حضرت خالد بن ولید (سپہ سالار)

سوال: ”مکہ نے اپنے جگر گوشے تمہاری طرف پھینک دیئے ہیں۔“ بتائیے رسول اللہ نے یہ الفاظ کس کے بارے میں فرمائے تھے؟

جواب: حضرت خالد بن ولید اور حضرت عمرو بن العاص کے بارے میں یہ الفاظ اس وقت فرمائے جب وہ اسلام لانے کے لئے مدینہ منورہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضرت خالد کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی دولت عطا فرمائے۔ (انساب - اسد الغابہ - مستدرک - جرنل صحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت خالد بن ولید کے اسلام لانے پر ان سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”خالد! تیری عقل و دانش اور فہم و فراست کی بنا پر مجھے بہت امید تھی کہ تم ایک نہ ایک دن ضرور اسلام قبول کر لو گے۔“ پھر آپؐ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ خالد کی ہر وہ خطا معاف فرما دے جو اس نے تیری راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے کی ہو۔“ (جرنل صحابہؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید کی کنیت ابو سلیمان اور ابو الولید تھی۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کا تعلق قریش کے معزز خاندان بنو مخزوم سے تھا۔ والد کا نام ولید بن مغیرہ تھا۔ والدہ لبا بۃ الصغریٰ بنت حارث بن حزن ہلالی تھیں۔ بعض مؤرخین کے مطابق وہ اسلام لے آئی تھیں اور بعض کے نزدیک اسلام نہیں لائیں۔ حضرت خالدؓ کا والد ولید بن مغیرہ بنو مخزوم کا سردار تھا۔ مکہ کی شہری ریاست کی فوجی قیادت اس خاندان کے ہاتھ میں تھی۔ قیادت کے دونوں منصب القتیہ اور ابرا غتہ اسی خاندان میں تھے۔ حضرت خالدؓ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں رسول اللہؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے جا ملتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ جمرۃ انساب العرب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ سے حضرت خالدؓ بن ولید کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید کی والدہ لبا بۃ الصغریٰ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ بنت حارث اور ام الفضل لبا بۃ الکبریٰ (حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی اہلیہ) کی بہن تھیں۔ اس نسبت سے آپؐ اور حضرت عباسؓ، حضرت خالدؓ بن ولید کے خالو تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: رئیس باپ کے بیٹے حضرت خالدؓ بن ولید بخت نبویؐ سے تقریباً ۲۷ برس پہلے

اور ہجرت نبوی سے چالیس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ لیکن صلح حدیبیہ تک دولت اسلام سے محروم رہے۔ ان کے حقیقی بھائی ولید بن ولید بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ انہوں نے صلح حدیبیہ سے واپس جا کر اپنے بھائی خالد کو خط لکھ کر اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا اور مسلمان ہونے کی دعوت دی۔ اس خط نے انہیں اسلام کی طرف مائل کر دیا اور مدینہ حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ وہ صفر ۸ ہجری میں اسلام لائے۔ (سیر الصحابہ - اسد الغابہ - رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: غزوات نبوی کے دوران حضرت خالد بن ولید نے کس انداز سے جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: والد کی وفات کے بعد القبۃ اور الاعنہ کی ذمے داریاں ان کو سپرد ہوئیں اور وہ کفر و اسلام کی جنگوں میں پیش پیش رہے۔ بدر، احد اور خندق میں مشرکین کی طرف سے شامل تھے۔ غزوہ بدر میں کوئی کارنامہ نہ دکھاسکے۔ احد میں مکہ کے شہسوار ذمے کی قیادت کرتے تھے۔ دڑنے کی طرف سے حملہ کر کے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ غزوہ احزاب میں مکہ کے ابن شہسواروں میں سے تھے جو تمام دونوں خندق کے گرد پکڑ لگا کر حملے کا موقع تلاش کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین نے انہیں دو سو سواروں کے ساتھ مسلمانوں کا راستہ روکنے کے لئے بھیجا، لیکن مسلمان راستہ بدل کر نکل گئے۔ عمرۃ القضا کے وقت خالد بن ولید شہر چھوڑ گئے تاکہ مکہ میں مسلمانوں کے داخلے کا منظر نہ دیکھ سکیں۔

(اصابہ - طبقات - جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت خالد بن ولید نے مسلمان ہونے کے بعد سب سے پہلی کوئی جنگ لڑی؟

جواب: انہوں نے سب سے پہلے جنگ موتہ میں ایک سپاہی کی حیثیت سے حصہ لیا۔ (طبقات - المغازی - اسد الغابہ - رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: جنگ موتہ میں حضرت خالد بن ولید کے ہاتھوں میں فوج کی قیادت کس طرح آئی؟

جواب: رسول اللہ کے حکم کے مطابق حضرت زید بن حارث، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ باری باری فوج کی قیادت سنبھالتے رہے اور شہادت کے درجے پر فائز ہوتے رہے۔ آخر مسلمانوں نے اتفاق رائے سے حضرت خالد بن ولید کو اپنا سپہ سالار منتخب کر لیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت خالد بن ولید کو سیف اللہ کا خطاب کب اور کس نے دیا تھا؟

جواب: غزوہ موتہ کی خونریز لڑائی میں جہاں ڈیڑھ دو لاکھ رومیوں سے تین ہزار مسلمان مجاہدین کا مقابلہ ہوا حضرت خالد بن ولید کے ہاتھوں میں فوجتواریں ٹوٹیں اور ایک یعنی تلوار ہاتھ میں رہ گئی۔ رسول اللہ کے سامنے میدان جنگ کا نقشہ کر دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد فرما۔“ اس دن سے آپ کو سیف اللہ کہا جانے لگا۔

(طبقات۔ صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ جرنل صحابہ)

سوال: غزوہ فتح مکہ میں حضور نے حضرت خالد بن ولید کو لشکر اسلام کے سینہ کا افسر مقرر فرمایا۔ بتائیے ان کا کس سے مقابلہ ہوا؟

جواب: عکرمہ ابن ابی جبل اور صفوان بن امیہ قبیلہ بن کبر اور دوسرے لوگوں کو ساتھ ملا کر حضرت خالد بن ولید کے دستے پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کو مجبوراً تلوار اٹھانی پڑی۔ اس جھڑپ میں اٹھائیس مشرک ہلاک ہوئے۔ دو مسلمان حضرت کرز بن جابر فہری اور حیشہ اشعر مسلمانوں سے بچھڑ گئے۔ مشرکین نے انہیں اکیلے پا کر شہید کر دیا۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ پچاس صحابہ)

سوال: فتح مکہ کے بعد حضرت خالد بن ولید نے کونسا بڑا بت توڑا تھا؟

جواب: رسول اللہ نے انہیں تیس سو اسی سو سو آدمیوں کے ساتھ وادیِ نخلة میں قریش کا ایک بڑا بت العزلی توڑنے کے لئے بھیجا۔ کنانہ اور مضر کے ہشتر کین اس بت کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حضرت خالد بن ولید نے عزیلی کو منہدم کر دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے حضرت خالد بن ولید کو کس علاقے میں تبلیغ کے لئے بھیجا اور ان سے کیا غلطی ہوئی؟

جواب: آپ نے تین سو پچاس صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت خالد بن ولید کو بونکانہ کی ایک شاخ بنو جذینہ کی طرف تبلیغ دین کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ لوگ پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اسلام کا اظہار صحیح تلفظ میں نہیں کر سکتے تھے۔ غلط لفظ کے استعمال کی وجہ سے حضرت خالد بن ولید نے سمجھا کہ یہ اپنے بے دین ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ حضور کو اطلاع ملی تو آپ کو بے حد افسوس ہوا۔ آپ نے حضرت علیؑ کو مقتولین کی دیت دے کر روانہ فرمایا۔

(صحیح بخاری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت خالد بن ولید نے فتح مکہ کے بعد کن دوسرے غزوات و سرایا میں حصہ لیا؟

جواب: ۹ ہجری میں حضورؐ حضرت خالد بن ولید سمیت دوسرے تیس ہزار ساتھیوں کے ہمراہ تبوک تشریف لے گئے لیکن رومی لشکر مقابلے پر نہ آیا۔ رسول اللہ نے حضرت خالد بن ولید کو چار سو آدمیوں کے ساتھ ذمۃ الجندل کے رئیس اکتیر بن عبد الملک نصرانی کو مطع کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ ۱۰ ہجری میں آپ کو

چار سو سوار دے کر نجران کی طرف بنو عبدالمدان کے پاس دعوت اسلام کے لئے بھیجا۔ ۱۰ ہجری ہی میں رسول اللہ نے انہیں تبلیغ دین کے لئے یمن بھیجا۔ پھر حضرت علیؓ کو بھی یمن روانہ فرمایا۔ ۱۰ ہجری میں انہیں حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: دور صدیقی میں مرتدین کے خلاف جنگ میں حضرت خالدؓ بن ولید نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو ایک لشکر کے ساتھ جھونے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد اسدی اور مالک بن نویرہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے بزانہ کے مقام پر طلیحہ کے لشکر کو شکست دی۔ طلیحہ نے بنو کلب میں پناہ لی اور بعد میں دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ طلیحہ کے شکست خوردہ لوگوں نے بنو فزازہ کی ایک مرتد عورت ام زل سلمیٰ بنت مالک کے پاس پناہ لی اور ایک بڑا لشکر تیار کر لیا۔ حوآب کے مقام پر زبردست مقابلہ ہوا ام زل اور بہت سے ساتھی قتل ہوئے۔ باقی مرتدین بھاگ گئے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے بطاح پہنچ کر مالک بن نویرہ کو گرفتار کیا۔ مالک بن نویرہ غلطی سے قتل ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کی دیت ادا کر دی۔ پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے یمامہ میں خوزیر اور شدید لڑائی کے بعد مسیلہ کذاب کو شکست دی۔ اور اس طرح عرب کو مرتدین اور مانعین زکوٰۃ سے پاک کر دیا۔ (تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ سیرۃ جلیہ)

سوال: بتائیے حضرت خالدؓ بن ولید نے عراق عرب کی لڑائیوں کا آغاز کیسے کیا؟

جواب: ۱۲ ہجری میں فتنہ رده کے خاتمے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو حضرت ثنیٰ بن حارثہ کی مدد کیلئے عراق عرب پہنچنے کا حکم دیا۔ ایک

روایت یہ ہے کہ حضرت خالدؓ نے پہلے اُبلہ میں ایرانیوں کو شکست دی۔
دوسری روایت یہ ہے کہ وہ بائقیا اور بارسوما کو فتح کر کے اُبلہ پہنچے۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ تیرت ابن اسحاق)

سوال: ایرانیوں اور مجاہدین اسلام کے درمیان سب سے پہلے معرکہ کہاں اور کس کی
قیادت میں ہوا؟

جواب: اُبلہ کے مقام پر ایرانی فوج اور مجاہدین اسلام کے درمیان سب سے پہلا
بڑا مقابلہ ہوا۔ ایرانی فوج کا سپہ سالار ہرمز تھا اور اسلامی لشکر کی قیادت حضرت
خالدؓ بن ولید کر رہے تھے۔ معرکہ کو ذات السلاسل اور جنگ کاظمہ کے علاوہ
جنگ ہزیر کا نام بھی دیا گیا ہے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے ایرانیوں اور اسلامی لشکر کے درمیان سب سے پہلی بڑی جنگ کو ذات
السلاسل، جنگ کاظمہ یا جنگ ہزیر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ایرانیوں نے ثابت قدم رہنے کے لئے اپنے آپ کو زنجیروں سے باندھ رکھا
تھا۔ اس لئے اسے ذات السلاسل کہا گیا۔ یہ لڑائی کاظمہ اور ہزیر کے مقامات
کے درمیان ہوئی اس لئے اسے یہ نام بھی دیئے گئے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: نزار میں حضرت خالدؓ بن ولید کا مقابلہ کس ایرانی جرنیل سے ہوا اور اس کا کیا
نتیجہ نکلا؟

جواب: ازدشیر شاہ ایران نے اپنے ایک جرنیل قارن کو ہرمز کی مدد کیلئے بھیجا تھا۔ وہ
نہر شعی کے کنارے خیمہ زن ہوا۔ ہرمز کے شکست خوردہ افسر قباذ اور انوش جان
بھی اس کے ساتھ آئے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے پیش قدمی کر کے نزار میں
ایرانیوں کا مقابلہ کیا۔ اس خونریز لڑائی میں قارن، قباذ اور انوش جان کے علاوہ

تیس ہزار ایرانی مارے گئے۔ بہت سے بھاگتے ہوئے نہرثی میں ڈوب گئے۔ مسلمانوں کو اتنا مال غنیمت ملا کہ ایک ایک سوار کے حصے میں تیس تیس ہزار درہم آئے۔ اس سے پہلے ذات السلاسل میں بھی مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت ملا تھا۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری)

سوال: ولجہ کی لڑائی میں حضرت خالد بن ولید نے تھوڑے سے مجاہدین کے ساتھ کثیر تعداد میں ایرانی لشکر کو کیسے شکست دی؟

جواب: شاہ ایران ازد شیر نے نزار میں ایرانیوں کو شکست کے بعد اپنے دو جرنیلوں اندرزغر اور بہمن کو دو بڑے لشکر دے کر مسلمانوں سے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ یہ لشکر ولجہ کے مقام پر اکٹھے ہوئے تو حیرہ اور کسکر کے درمیان آباد بہت سے عربی النسل عیسائی بھی ان سے آئے۔ حضرت خالد نے اطلاع ملتے ہی سویڈ بن مقرن کو چند دستوں کے ساتھ وہیں چھوڑا اور خود باقی فوج لے کر ولجہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے تھوڑی تھوڑی فوج نشینی علاقوں میں چھپا دی اور چند مضبوط دستوں کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ شدید لڑائی ہوتی رہی اور جب ایرانی فوج تھک گئی تو چھپے ہوئے مجاہدین نے ایک دم سے حملہ کر دیا۔ بہت سے ایرانی قتل ہوئے اور باقی بھاگ گئے۔

(تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: معرکہ الیس میں حضرت خالد بن ولید نے کس طرح فتح حاصل کی؟

جواب: عربی النسل عیسائیوں کے بہت سے لوگ مارے گئے تو الیس میں جمع ہو کر لڑائی کی تیاریاں کرنے لگے۔ ایرانی سپہ سالار بہمن نے دوبارہ ایران سے ایک بڑا لشکر لاکر اس علاقے کے ایرانی حاکم جابان کے سپرد کر دیا اور خود شاہ ایران سے مشورے کے لئے چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید تیزی سے وہاں

پہنچے اور بہمن کے واپس آنے سے پہلے ہی ایرانی فوج پُر زبردست حملہ کیا۔ جس میں ستر ہزار عیسائی اور ایرانی مارے گئے۔

(تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: ”اے معشر قزلباش! تمہارے شیر نے ایک شیر پر حملہ کیا اور غار میں داخل ہو کر اس پر غلبہ پایا۔ اب عورتیں خالد جیسا دلاور پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔“ بتائیے یہ الفاظ کس نے کب اور کس کے بارے میں کہے تھے؟

جواب: حضرت خالد بن ولید نے امغیشا پر بلا حراحت قبضہ کیا تو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ حضرت خالد بن ولید نے فتح کی خوشخبری کے ساتھ مال غنیمت کا پانچواں حصہ دربار خلافت میں بھیجا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ الفاظ حضرت خالدؓ کے بارے میں فرمائے تھے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حیرہ بانقیا اور باروساء ایرانیوں کے مضبوط شہر تھے۔ بتائیے مسلمانوں نے اس پر کس طرح قبضہ کیا؟

جواب: ایرانی حاکم آزادبہ یا ارادبہ نے اپنے بیٹے کو ایک بڑی فوج کے ساتھ حیرہ کی طرف روانہ کیا۔ وہ امغیشا اور حیرہ کے درمیان دریائے فرات کے کنارے خیمہ زن ہو گیا۔ دریا پر بند باندھ کر اس سے نکلنے والی نہروں میں ڈال دیا۔ پانی کا رخ بدلنے سے مسلمانوں کی کشتیاں کچھڑ میں پھنس گئیں۔ حضرت خالد بن ولید نے انہیں گھوڑوں پر آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے گھوڑوں پر دریا عبور کرنے میں آزادبہ پر اچانک حملہ کر دیا۔ وہ بدحواس ہو گیا اور اپنی فوج سمیت مارا گیا۔ مسلمانوں نے بند توڑ کر دریا کو معمول پر آہنے دیا۔ اسی دوران شاہ ایران اور دثیر کا انتقال ہو گیا۔ آزادبہ اپنے لشکر سمیت بھاگ گیا تو مسلمانوں نے حیرہ کے غریبیں اور قرا بیض کے درمیان ڈیرے ڈال

دیئے۔ لوگ قلعہ بند ہو گئے۔ اور پتھر پھینکنے لگے۔ اسلامی لشکر نے جوابی تیر اندازی کی۔ آخر محصورین نے ۱۲ ہجری میں چند شرائط پر صلح کر لی اور حیرہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔
(تاریخ طبری۔ طبقات۔ فتوح البلدان)

سوال: انبار ایرانیوں کا ایک مضبوط گڑھ تھا۔ حضرت خالد بن ولید نے اس پر قبضہ کے لئے کیا اقدامات کئے؟

جواب: انہوں نے حیرہ پر حضرت قعقاعؓ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود ایرانیوں کے مضبوط گڑھ انبار کی طرف بڑھے۔ اہل انبار نے قلعہ کے گرد خندق کھودی اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ مسلمان قریب گئے تو ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ حضرت خالد بن ولید کے حکم پر مسلمانوں نے تاک کر نشانے لگائے تو تیروں سے ایک ہزار ایرانیوں کو نشانہ بنایا۔ ایرانی سپہ سالار شیرزاد نے صلح کے لئے ناقابل قبول شرطیں پیش کیں۔ آخر حضرت خالد بن ولید نے حکم دیا کہ جہاں خندق کم چوڑی ہے بیماردار ناکارہ اونٹ ذبح کر کے وہاں ڈال دیئے جائیں۔ اس طرح ایک بل بن گیا تو مسلمانوں نے خندق عبور کر کے ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ آخر ایرانیوں نے حضرت خالدؓ کی شرائط پر صلح کر لی۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ خالد بن ولید)

سوال: حضرت خالد بن ولید نے حضرت زبرقان بن بدر کو انبار میں اپنا نائب بنایا۔ بتائیے انہوں نے عین اہتر کیسے فتح کیا؟

جواب: نامور ایرانی جرنیل مہران ایک بڑے لشکر کے ساتھ جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔ تغلبہ، ایاد اور نمر کے عیسائی بھی اس کے ساتھ مل رہے تھے۔ اس کا سردار عقدہ تھا۔ حضرت خالد بن ولید نے اس لشکر کو کرخ کے مقام پر جا لیا۔ حضرت خالدؓ صفوں کو چیرتے ہوئے عقدہ کے قریب پہنچے اور اسے کند ڈال کر گرفتار

کر لیا۔ فوج سردار کی گرفتاری سے حواس باختہ ہو کر بھاگی۔ مسلمانوں نے سینکڑوں عیسائیوں کو گرفتار کر لیا۔ باقی فوج نے عین اتر کے قلعے میں پناہ لے لی۔ مہران عیسائی عربوں کا حشر دیکھ کر بھاگ گیا۔ مسلمانوں نے قلعہ عین اتر کا محاصرہ کر لیا۔ شدید دباؤ ڈالنے پر قلعے کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حضرت خالدؓ نے تمام عیسائی عربوں کو گرفتار کر کے عقبہ سمیت سب کو قتل کر دیا۔

(فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عیاضؓ بن غنم نے مل کر کن علاقوں کی بغاوت کا خاتمہ کیا؟

جواب: دومتہ الجندل میں کلب، بہراء، غسان، توح اور ضحائم کے قبائل نے اپنے سرداروں اکیدر اور جودی کی سرکردگی میں بغاوت کردی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عیاضؓ بن غنم کو ان کی بغاوت کچلنے کیلئے بھیجا۔ اکیدر دوسرے باغی سردار کا ساتھ چھوڑ کر بھاگا تو حضرت خالدؓ نے اس کا پیچھا کر کے گرفتار کیا اور قتل کر دیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عیاضؓ بن غنم نے دومتہ الجندل کو دونوں طرف سے گھیر لیا۔ عربی النسل عیسائی بھی باغیوں سے جا ملے۔ شدید جنگ کے بعد مسلمانوں نے دشمن کو شکست دی۔ جودی اور ولید گرفتار ہوئے اور باقی فوج قلعہ بند ہو گئی۔ بنو کلب نے حضرت عاصمؓ بن عمرو سے رحم کی درخواست کی تو حضرت خالدؓ نے انہیں معاف کر دیا۔ پھر قلعے کا پھانک اکھاڑ کر تمام باغیوں کو قتل کر دیا گیا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں مسلمانوں کے متحدہ لشکر نے صحیح کس طرح فتح کیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت قعقاعؓ، حضرت اعبدہ اور حضرت عردہ کو حکم

دیا کہ صبح کی طرف روانہ ہوں۔ اور خود بھی مقررہ رات ان کے پاس پہنچ گئے۔ اس متحدہ اسلامی لشکر نے ان کی قیادت میں ایرانیوں اور ان کے حمایتوں پر شب خون مارا۔ عیسائی عربوں کا سردار ہذیل بن عمران بچ نکلا لیکن باقی تمام عیسائی عرب اور ایرانی قتل کر دیئے گئے۔

(فوج البلدان۔ خالد سیف اللہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بنو تغلب ایرانیوں کے ساتھ مل کر اکثر مسلمانوں پر حملے کرتے تھے۔ حضرت خالد بن ولید نے ان کی طاقت کا کیسے خاتمہ کیا؟

جواب: انہوں نے حضرت قحطاع اور حضرت ابولیسٰ کو بنو تغلب کے شہروں الشنی اور البشر پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر خود ان کے ساتھ مل کر شب خون مارا الشنی کے تمام مردوں کو قتل کر دیا۔ پھر حضرت خالد نے ایک ہی حملے میں البشر کو بھی فتح کر لیا۔ پھر الرضاب فتح ہوا۔

(فوج البلدان۔ خالد سیف اللہ۔ جرنل صحابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: اہم جنگی مقام الرضاب پر قبضے کے لئے حضرت خالد بن ولید نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: حضرت خالد بن ولید الرضاب پہنچے تو ایرانی اور شامی افواج نے تغلب، نمر اور ایاد کے عربی النسل قبیلوں کو بھی ساتھ ملا لیا اور دریائے فرات عبور کر کے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اسلامی لشکر نے حضرت خالد بن ولید کی سرکردگی میں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بہت سے ایرانی اور شامی قتل ہوئے اور بہت سے بھاگتے ہوئے دریائے فرات میں ڈوب گئے۔ یہ واقعہ ۱۲ ہجری کی بات ہے۔

(۱۔ العاقبہ۔ تاریخ طبری۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت خالد کو حیرہ واپس پہنچنے ہی شام جانے کا حکم ملا۔ بتائیے آپ نے

عراق عرب میں کتنا عرصہ گزارا؟

جواب: وہ عراق عرب کے مفتوحہ علاقوں کا انتظام حضرت ثقیؓ بن حارثہ کے حوالے کر کے شام روانہ ہو گئے۔ محرم ۱۲ ہجری سے صفر ۱۳ ہجری تک ایک سال دو ماہ عراق عرب میں رہے۔ پندرہ جنگیں لڑیں اور سب میں کامیاب ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید شام میں کس طرح اسلامی لشکر تک پہنچے؟

جواب: انہوں نے خطرناک اور دشوار گزار راستے سے ہوتے ہوئے وسیع و عریض صحرا بادیا الشام یا جہم پار کیا اور اٹھارہ دن کے بعد سوئی (موجودہ بیڑپسا) پہنچ گئے۔ اہل سوئی نے اچانک لشکر اسلامی کو سز پر دیکھ کر معمولی مزاحمت کے بعد ہتھیار ڈال دیئے۔ حضرت خالدؓ ارک، تدمیر، قریتیں، حوارین اور قسم فتح کر کے مرج رابط پہنچ گئے۔ یہاں رومیوں کے ایک بڑے لشکر کو شکست دے کر وادی یرموک کے درے درعا میں داخل ہوئے۔ درعا کے قریب رومیوں کے ایک زبردست لشکر سے مقابلہ ہوا۔ لیکن دشمن نے شکست کھائی۔ حضرت خالدؓ بن ولید جبل حوران کے دامن میں چلتے ہوئے شام میں اسلامی لشکر سے جا ملے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کو شام پر یلغار کرنے والی چاروں فوجوں کا سپہ سالار اعلیٰ مقرر فرمایا تھا۔ بعد میں یہ ذمے داری کس مسلمان جرنیل کے سپرد ہوئی؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید شام پہنچے تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے تمام افواج کی قیادت ان کے سپرد کر دی۔ (اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ صحابہ)

سوال: حضرت خالدؓ نے بھڑائی شہر پر حملہ کیا تو وہاں کے حاکم نے جزیہ دینے کی شرط پر صلح کر لی۔ بتائیے اجنادین کے مقام پر حضرت خالدؓ بن ولید کو کس دشمن کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کو فلسطین فتح کرنے کی ذمہ داری دی تھی۔ رومی فوجیں دو جرنیلوں قبھلار اور تذارق کی سرگردگی میں اجنادین کے مقام پر جمع ہو گئیں۔ حضرت خالدؓ اور حضرت ابوسعیدہؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ ۱۳ ہجری میں اجنادین کے مقام پر رومیوں کو مسلمانوں نے عبرتناک شکست دی۔ (فتوح البلدان۔ جرنیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کس جنگ کے دوران مسلمانوں کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات اور حضرت عمر فاروقؓ کے خلیفہ بننے کی اطلاع ملی؟

جواب: ۱۳ ہجری میں پہلی جنگ یرموک کے دوران حضرت ابوبکرؓ کی وفات اور حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کا پتہ چلا۔ (خلفائے راشدین۔ تاریخ اسلام۔ الفاروق)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید کو کب اور کیوں معزول کیا گیا؟

جواب: پہلی مرتبہ ۱۳ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں سپہ سالار اعلیٰ سے ہٹا کر بطور نائب لانے کا حکم دیا کیونکہ وہ حضرت ابوسعیدہؓ بن الجراح کو ان سے زیادہ موزوں سمجھتے تھے۔ دوسری مرتبہ ۱۷ ہجری میں عام سپاہی کی طرح لڑنے کا حکم دیا اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ انہوں نے ایک شاعر اشعث بن قیس کو ایک ہزار دینار انعام دیئے تھے۔ کیونکہ یہ اسراف تھا اس لئے حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں معزول کر دیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے دونوں مرتبہ خلیفہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا۔

(الفاروق۔ خالد سیف اللہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت خالد بن ولید نے حضرت ابو عیینہ بن الجراح کے نائب اور سپاہی کے طور پر کین معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دمشق، حمص، یرموک کی دوسری لڑائی۔ قسریں، حلب، انطاکیہ، عرعر، حصن حرث اور بہت سے دوسرے معرکے حضرت خالد کی سرکردگی میں یا حضرت ابو عبیدہ کی نیابت میں فتح کئے۔ (المبارق۔ فتوح البلدان۔ خالد سیف اللہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت خالد بن ولید بیت المقدس فتح کرنے والے لشکر میں بھی شامل تھے۔ بتائیے آپ کو کس علاقے کا گورنر مقرر کیا گیا؟

جواب: سپہ سالاری سے معزول ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں رہا، حران، آمد اور لرتہ کے علاقوں کا گورنر مقرر کیا۔ انہوں نے ایک سال تک بطور گورنر کام کیا پھر استعفیٰ دے دیا۔ (مسندک حاکم۔ پچاس صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت خالد بن ولید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۲۲ یا ۲۱ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں مدینہ طیبہ یا حمص میں وفات پائی۔ ان کے چار بیٹوں سلیمان، عبداللہ، مہاجر اور عبدالرحمن کا پتہ چلتا ہے۔ ان سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔

(استیعاب۔ المغازی۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن اثیر۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتائیے کس صحابی نے رسول اللہ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں سلوائے تھے؟

جواب: حضرت خالد بن ولید نے رسول اللہ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں سلوائے تھے اور وہ اسی کو پہن کر لڑائی میں حصہ لیتے تھے۔ (اصابہ۔ یہ اصحاب۔ پچاس صحابہ)

حضرت خالد بن زید (حافظ سپہ سالار انصاری ربدری صحابی)

سوال: مدینہ میں حضورؐ کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت ابویوب

انصاریؓ کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: ان کا اصل نام خالد بن زید تھا۔ وہ خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھے جو حضورؐ کے نانہالی رشتہ دار تھے۔ ان کی والدہ کا نام ہندیا زہرا بنت سعد تھا۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتائیے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ ۳۰ عام الفیل میں ہجرت نبوی سے اکتیس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے ہجرت نبوی سے قبل اسلام لاپچکے تھے۔

(سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ۔ طبقات)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک حضرت ابو ایوبؓ کے گھر کو رسول اللہؐ کی میزبانی کا شرف کیسے حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ کے مدینہ میں داخل ہونے پر ہر مسلمان کی خواہش تھی کہ آپؐ اس کے ہاں تشریف فرما ہوں۔ مگر آپؐ قصویٰ پر سوار تھے اور آپؐ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو۔ یہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔“ قصویٰ بنو نجار کے محلے میں پہنچی اور ایک دو منزلہ مکان کے آگے بیٹھ گئے۔ یہ مکان حضرت ابو ایوب خالد بن زید کا تھا۔ آس پاس کے لوگوں نے بھی اپنا اپنا گھر پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا، قرعہ ڈال لو۔ قرعہ بھی حضرت ابو ایوبؓ کے نام نکلا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ النبیؐ۔ رتہ العلماءین)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کس منزل میں قیام فرمایا؟

جواب: حضرت ابو ایوب انصاریؓ چاہتے تھے کہ آپؐ اوپر والی منزل میں تشریف فرما

ہوں۔ لیکن آپؐ نے فرمایا: ”نہیں میرے پاس لوگوں کی آمدورفت رہے گی۔ اس لئے بجلی منزل ہی میرے قیام کے لئے بہتر ہے۔“ اس طرح مدینے میں حضرت ابو ایوبؓ کے گھر کو دعوت اسلام کا مرکز بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ گھر بنو مالک بن نجار کے محلے میں تھا۔ بعد میں آپؐ اوپر والی منزل میں تشریف لے گئے۔ (بجلی طبقات۔ محمد غربی انسائیکلو پیڈیا۔ نیا، النبی)

سوال: رسول اللہؐ کتنا عرصہ حضرت ابو ایوبؓ کے گھر میں رہے اور آپؐ نے اس دوران پہلا کام کیا گیا؟

جواب: آپؐ ۶ یا ۷ ماہ حضرت ابو ایوبؓ کے مہمان رہے۔ آپؐ نے سب سے پہلے اس مکان کے سامنے والی خالی زمین خرید کر مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ مسجد کے اردگرد آپؐ اور آپؐ کی ازواج مطہراتؓ کیلئے حجرے بنائے گئے تھے۔ آپؐ ان میں منتقل ہو گئے۔ حضرت ابو ایوبؓ آپؐ کے سب سے قریبی ہمسایے تھے۔ (سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

سوال: اوپر والی منزل پر پانی کا برتن پھوٹ گیا تو حضرت ابو ایوبؓ خالد بن زید نے کیا تدابیر اختیار کی؟

جواب: وہ پریشان ہو گئے کہ پانی نیچے بہنے سے رسول اللہؐ کو تکلیف ہوگی۔ گھر میں ایک ہی لحاف تھا۔ اس لحاف کی روٹی سے پانی جذب کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: رسول اللہؐ حضرت ابو ایوبؓ کے گھر میں اوپر والی منزل پر کیوں منتقل ہو گئے تھے؟

جواب: حضرت ابو ایوبؓ اور ان کی اہلیہ ہر وقت پریشان رہتیں کہ ہم اوپر ہیں اور حضورؐ نیچے والی منزل میں ہیں۔ ایک رات انہیں یہ احساس اتنی شدت سے ہوا کہ

دونوں میاں بیوی چھت کے ایک کونے میں سکر کر بیٹھ گئے اور ساری رات اسی طرح گزار دی۔ صبح خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ماجرا بیان کیا اور درخواست کی کہ ہم آپ کے قدموں کے نیچے رہنا پسند کرتے ہیں آپ اوپر تشریف لے چلیے۔ چنانچہ کریم آقا نے یہ درخواست قبول کر لی۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: بتائیے حضرت ابو ایوب خالد بن زید کھانے میں کس طرح برکت حاصل کرتے تھے؟

جواب: وہ آقا کے لئے کھانا بھیجتے تھے۔ آپ جب اپنا بچا ہوا کھانا واپس فرماتے تو حضرت ابو ایوب اور حضرت ام ایوب آپ کے تاول فرمانے کی جگہ سے لیتے اور برکت حاصل کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ جرنل صحابہ)

سوال: مسجد نبوی جس جگہ تعمیر کی گئی اس کی قیمت کس نے ادا کی؟

جواب: صحابہ کے مشورے سے حضور نے یتیم بچوں ہبل و سہیل کی زمین کی قیمت دس مثقال (پونے چار تولے) سونا بتعین فرمائی۔ رسول اللہ کی طرف سے یہ قیمت کس نے ادا کی۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ قیمت حضرت ابو ایوب انصاری نے ادا کی۔

(فتح الباری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ النبی۔ طبقات)

سوال: ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب نے رات بھر کا شانہ نبوی پر پہرہ دیا تھا۔ آپ نے انہیں کیسے دعا دی؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”اے ابو ایوب خدا تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے کیونکہ تم نے اس کے نبی کی تمہائی کی۔“ (اسد الغابہ۔ سیرۃ النبی۔ جاز معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت ابو ایوب انصاری نے بدر سے حنین تک تمام غزوات میں شرکت کی۔

سوال: بتائیے وہ دوسرے کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ہمراہ رہے؟
 جواب: بیعت رضوان، حجۃ الوداع اور فتح مکہ کے وقت بھی وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔
 (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کس صحابی کو حضرت ابویوبؓ کا دینی بھائی بنایا؟
 جواب: مدینہ منورہ میں اسلام کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مصعب بن عمیر کو حضرت ابویوب انصاریؓ کا دینی بھائی بنایا۔
 (سیرت ابن اسحاق۔ سیر الصحابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: دور فاروقی میں حضرت ابویوب انصاریؓ نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟
 جواب: آپؓ مجاہدین اسلام میں شامل تھے۔ اور مصر کے معرکوں خصوصاً بیسان کی لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرو بن العاص نے شمالی افریقہ کی تسخیر کے لئے جو لشکر روانہ کیا اس میں بھی حضرت ابویوب انصاریؓ شامل تھے۔
 (المنہاجی۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: غزوہ خیبر سے واپسی پر رات کو کس صحابی نے حضورؐ کے خیمے پر پہرہ دیا تھا؟
 جواب: خیبر فتح ہوا۔ حضرت صفیہ بنت حی قید ہوئیں۔ پھر ان کا رسول اللہؐ سے نکاح ہوا۔ آپؐ نے خیبر کے قریب پڑاؤ کیا۔ رات ہوئی تو حضرت ابویوبؓ نے رات بھر پہرہ دیا۔ رسول اللہؐ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ دشمن کے خطرے کا ڈر تھا اس لئے میں آپؐ کے قریب رہنا چاہتا تھا۔
 (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: باغیوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کا محاصرہ کئے رکھا تو مسجد نبویؐ میں امامت کے فرائض کس صحابی نے انجام دیئے؟

جواب: جن ایام میں باغیوں نے محاصرہ کئے رکھا ان میں حضرت ابو ایوب خالد بن زید مسجد نبوی میں مسلمانوں کی امامت کراتے رہے۔

(اسوۃ صحابہ۔ سیر انصار۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے دور خلافت میں حضرت ابو ایوبؓ کا کتنا وظیفہ مقرر تھا؟

جواب: پہلے انہیں پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ حضرت علیؓ نے بیس ہزار درہم کر دیا۔ پہلے آٹھ غلام ان کی زمین کاشت کرتے تھے پھر حضرت علیؓ نے چالیس غلام دے دیئے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت خالد بن زید کو کب مدینہ کا امیر مقرر کیا؟

جواب: ۳۶ ہجری میں حضرت علیؓ نے مدینہ کے اس وقت کے امیر حضرت سہل بن حنیف کو کوفہ بلوایا اور حضرت ابو ایوب خالد بن زید کو مدینہ کا امیر بنا دیا۔ جنگ جمل اور جنگ صفین کے وقت وہ مدینہ کے امیر تھے۔ حافظ ابن عبدالبر نے انہیں ان جنگوں میں شریک بتایا ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: ۳۶ ہجری میں خوارج کے خلاف جنگ نہروان میں حضرت ابو ایوب خالد نے کس جرات کا مظاہرہ کیا؟

جواب: وہ حضرت علیؓ کی طرف سے مقدمہ لکھیش کے امیر تھے اور حضرت علیؓ نے اپنا مشہور علم راء الایمان ان کے سپرد کیا تھا۔ انہوں نے اس جنگ میں دوسرے مجاہدین کے ساتھ مل کر دشمنوں کے منہ پھیر دیئے۔ (اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت ابو ایوب انصاری گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ انہوں نے آخری مرتبہ کب جہاد میں حصہ لیا؟

جواب: ۴۸-۴۹ یا ۵۰-۵۱ ہجری میں امیر معاویہؓ نے قسطنطنیہ کی تسخیر کے لئے لشکر روانہ کیا تو حضرت ابو ایوبؓ بھی اس میں شامل ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر

اسی سال کے قریب تھی۔ وہ عام سپاہی کی طرح شریک ہوتے۔

(طبقات۔ اصبا۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ)

سوال: قسطنطنیہ کے محاصرے کے دوران حضرت ابو ایوب خالد بن زید بیمار ہو گئے۔

آپؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بعض دوسرے مجاہدین کی طرح وہ بھی آب و ہوا کی خرابی کی وجہ سے آنٹوں

کے مرض میں مبتلا ہو کر انتقال فرما گئے۔ وصیت کے مطابق تمام فوج ہتھیار

سجا کر انہیں قلعہ قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے لے گئی اور رات کے وقت دفن کر دیا

گیا۔ محاصرہ اٹھایا گیا۔ ۸۵۷ ہجری میں سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کیا

تو مزار تلاش کر کے گنبد اور مسجد تعمیر کی۔

(اصبا۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے گورنر مصر عقبہ بن عامر کے دور میں حضرت ابو ایوبؓ کتنی مرتبہ مصر گئے؟

جواب: آپؓ نے اس دوران دو مرتبہ مصر کا سفر کیا۔ ایک مرتبہ طلب حدیث کیلئے اور

دوسری مرتبہ غزوہ روم میں شرکت کیلئے۔ (مشند احمد بن حنبل۔ طبقات)

سوال: علم و فضل میں حضرت ابو ایوبؓ کو اہم مقام حاصل تھا۔ اشاعت قرآن و حدیث

کیلئے آپؓ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: آپؓ حافظ قرآن تھے اور قرآن و حدیث میں بلند مقام رکھتے تھے۔ بڑے

بڑے صحابہؓ آپ سے مسائل کا حل دریافت کرتے تھے۔ انہیں احادیث سننے

کا بھی بہت شوق تھا۔ خود بھی ایک سو پچاس احادیث کے راوی تھے۔ آپ

نے وفات سے پہلے بھی دو احادیث روایت کیں جو پہلے کبھی نہیں کیں۔ وہ

آپ کی وفات کے بعد عام اعلان کے ذریعے لوگوں تک پہنچائی گئیں۔

(مشند احمد بن حنبل۔ صحیح بخاری۔ انصار صحابہ)

سوال: ایک شہسوار ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟
 جواب: وہ بنونجار کے خوش حال لوگوں میں سے تھے۔ دو منزلہ مکان اور کھجوروں کے باغ کے مالک تھے۔ اصل پیشہ تو کھیتی باڑی تھا مگر معاشی آسودگی کیلئے پارچہ بانی کا پیشہ بھی اختیار کیا ہوا تھا۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے یہ پیشہ ترک کر دیا۔ (تاریخ ابن اثیر۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ سیر انصار)

سوال: حضرت ابو ایوب انصاری کے اہل و عیال کے بارے میں کچھ بتادیتے؟
 جواب: آپ نے دو شادیاں کیں۔ ایک بیوی ام حسن بنت زید بن ثابت سے ایک بیٹی عبدالرحمن پیدا ہوئے جو جوانی میں فوت ہو گئے۔ دوسری اہلیہ اپنی کنیت ام ایوب کے نام سے مشہور ہوئیں۔ یہ صحابیہ تھیں۔ ان سے تین بیٹے ایوب، خالد اور محمد اور ایک بیٹی عمرہ تھیں۔ (سیر انصار۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: افغانستان، پاکستان اور ہندوستان میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی نسل کن بزرگوں سے ہے؟

جواب: افغانستان میں خواجہ عبداللہ انصاریؓ جبکہ پاکستان اور ہندوستان میں حضرت یوسف انصاریؓ اور حضرت علاء الدین انصاریؓ کا تعلق حضرت ابو ایوب خالد بن زید کی اولاد سے ہے اور یہ یہاں کے انصاریوں کے مورث اعلیٰ ہیں۔ (تاریخ اسلام۔ حیاة الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

حضرت زید بن حارثہ

(سابقوں الاولون رسپہ سالار صحابی صاحب الشجرہ / خدمتگار و غلام رسول)

سوال: بتائیے کس صحابی کو ابن محمد یعنی فرزند رسول کہا جاتا تھا؟
 جواب: حضرت زید بن حارثہ کو جو حضور کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ نے انہیں بیٹا

بنایا ہوا تھا۔ اسی لئے حضورؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا: ”میں زید کا وارث ہوں اور زید میرا وارث ہے۔“ آپؐ محبوب رسولؐ کے نام سے مشہور تھے۔ (اساب۔ اسم الغابہ۔ جرنیل صحابہ۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت زید بن حارثہ یمن کے قبیلہ بنو قضاہ (بنو کلب) کے رئیس حارثہ بن شراحیل کے بیٹے تھے۔ آپؐ کی والدہ اور بہن بھائیوں کا نام بتادیں؟

جواب: والدہ قبیلہ طے بنو معن کی پاک میریت خاتون سعدی بنت ثعلبہ تھیں۔ ان کا ایک بھائی جبلہ اور بہن اسماء تھیں۔ زید اور جبلہ ان کے سوتیلے بھائی تھے اور زید آٹھ سال کی عمر میں اغوا ہو گئے۔

(استیعاب۔ اسم الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ التساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضرت زید بن حارثہ مکے کیسے پہنچے؟ اور پھر رسول اللہ کے دامن شفقت میں کیسے پناہ ملی؟

جواب: ان کی والدہ اپنے بیٹے زید کو لے کر ایک قافلے کے ساتھ اپنے والدہ کے گھر جا رہی تھیں کہ راستے میں بنی قین بن جسر کے لوگوں نے چھاپہ مار کر مال و اسباب لوٹ لیا اور بیٹا بھی چھین کر لے گئے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹی کو نتھال لے گئے تھیں وہیں فوت ہو گئیں۔ حارثہ اپنے بیٹے جبلہ اور بیٹی اسماء کو اپنے پاس لے آئے اور زید بنانا کے پاس رہے۔ کچھ مدت بعد بنو فزارہ نے قبیلہ طے پر چھاپہ مارا اور مال و اسباب کے ساتھ زید کو بھی اغوا کر کے لے گئے۔ باپ جگہ جگہ بیٹے کو ڈھونڈتا رہا۔ اغوا کرنے والے اس بچے کو مکہ کے قریب عکاظ کے بازار میں لے گئے۔ وہاں ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بھتیجے حکیم بن حزام نے خرید کر اپنی پھوپھی کی نذر کر دیا۔ رسول اللہ کی شادی حضرت خدیجہ سے ہوئی تو آپؐ نے

ان سے حضرت زیدؓ کو مانگ لیا۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

(اسد الغابہ۔ میرالصی۔ طبقات۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت زیدؓ کے والد کو ان کے بارے میں اطلاع کیسے ملی؟

جواب: ایک سال بنو کلب کے کچھ لوگ حج کے لئے مکہ آئے جو کہ بنو قضاہ کے عزیز تھے۔ حارث بن شراحیل نے اپنے بیٹے کے غم میں نوحہ کہا تھا۔ یہ لوگ وہ نوحہ پڑھ رہے تھے کہ حضرت زیدؓ ادھر سے گزرے۔ بنو کلب کے لوگوں کی نظر پڑی تو پہچان لیا۔ زیدؓ سے پوچھا تو اندازہ درست ہوا۔ زیدؓ کو والد کی پریشانی بتائی اور ساتھ چلنے کو کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ حاجیوں نے واپس جا کر ان کے والد کو اطلاع کر دی۔

(اسد الغابہ۔ صفحہ ۱۵۶۰۔ حیاة الصحابہ)

سوال: حضرت زیدؓ کے والد نے آنحضرتؐ سے کیا کہا؟

جواب: حاجیوں کا پیغام سن کر حضرت زیدؓ کے والد شراحیل اپنے بھائی کعب اور بیٹے جبلہ کے ساتھ مکہ پہنچے اور رسول اللہؐ سے کہا: ”اے صاحب قریش! اے ابن عبدالمطلب۔ اے حرم کی متولی۔ اے غریبوں کے والی۔ اے مصیبت زدوں کے دست گیر۔ میں ایک دل نگار مصیبت زدہ شخص ہوں۔ خدا کیلئے لخت جگر کو مجھ سے ملا دیں۔ اور مجھے اجازت دیں کہ اے اپنے ساتھ لے چلوں۔ اس کی آزادی کے لئے میں اپنا سارا مال و دولت دینے کو تیار ہوں۔“

(اسد الغابہ۔ تمیں پروانے۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زیدؓ کے والد کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ کے پوچھنے پر جب یہ بتایا گیا کہ زید ان کا بیٹا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ”جو زید پسند کرے وہی مجھے منظور ہے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو مجھے کوئی عذر نہیں۔ میں کوئی فدیہ لئے بغیر اس کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔“

اگر وہ میرے ساتھ رہنا چاہے تو میں ایسا نہیں کہ اسے زبردستی اپنے سے جدا کروں۔“ (اسد الغابہ۔ حیرت ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت زیدؓ نے اپنے چچا اور بھائی کو پہچان لیا۔ لیکن ان کے ساتھ جانے سے کیوں انکار کر دیا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں ساتھ جانے کی اجازت دی تو حضرت زیدؓ نے کہا: ”میرے آقا! آپ کی ذات گرامی پر میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ لہٰذا مجھے اپنے قدموں سے جدا نہ کیجئے۔“ والد کے زور دینے پر انہوں نے کہا: ”میرے آقا مجھ پر اس قدر مہربان ہیں کہ حقیقی والدین بھی اپنی اولاد کے حق میں اتنے رحیم و شفیق نہیں ہوتے۔ اس لئے میں ان کی غلامی کو ہزار آدمیوں پر ترجیح دیتا ہوں۔“ (اسد الغابہ۔ حیا الصحابہ۔ حیرت ابن ہشام)

وال: بتائیے حضرت زیدؓ کا انکار سن کر رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

واب: آپؐ نے اسی وقت حضرت زیدؓ کو آزاد کر دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ میں جا کر مجمع عام میں اعلان کیا: ”لوگو! گواہ رہنا کہ زیدؓ آج سے میرا فرزند ہے۔ میں اس کا وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہے۔“

(مجمع مسلم۔ حیرت الصحابہ۔ حیا صحابہ کے درخشان پہلو)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زیدؓ کو بیٹا بنایا تو وہ زیدؓ بن محمدؐ کے نام سے پکارنے جانے لگے۔ اس کی ممانعت کے احکام کب نازل ہوئے؟

جواب: جب آیت کریمہ اذْعُوْهُمْ لَآبَاءِہُمْ نَازِل ہوئی تو آپؐ کو زیدؓ بن حارثہ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ حیرت الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ حضرت زیدؓ کو حقیقی بیٹے کی طرح چاہتے تھے۔ اس لئے وہ حسب رسول یعنی محبوب رسول کہلائے۔ بتائیے آپؐ کب اسلام لائے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت خدیجہ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ اسلام لائے اس کے ساتھ ہی آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بھی ایمان لے آئے۔ اس طرح وہ سابقون الاولون میں سے تھے۔

(مستدرک حاکم۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت زیدؓ سے محبت کا نبوی انداز کیا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔ تبلیغ کے لئے جارہے ہیں تو حضرت زیدؓ اونٹنی پر پیچھے سوار ہوتے۔ حضورؐ پیدل جارہے ہیں تو زیدؓ ساتھ ہوتے۔ زیدؓ کو ہدیے عطا فرمائے جارہے ہیں۔

(مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: نبوت کے دسویں سال رسول اللہ ﷺ حضرت زیدؓ کو ساتھ لے کر کن قبائل میں تبلیغ دین فرمائی؟

جواب: پہلے قبیلہ بنو بکر میں تشریف لے گئے۔ پھر قبیلہ قحطان اور پھر طائف میں بنو ثقیف کے پاس تشریف لے گئے ان تمام قبائل نے دین حق قبول کرنے سے انکار کیا۔ طائف کے تینوں سردار بھائی عبدالمیل، مسعود اور حبیب سخت بد اخلاقی سے پیش آئے اور آوارہ لوگوں کو حضورؐ کے پیچھے لگا دیا جو آوازے کتے اور پتھر مارتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی شدید زخمی ہوئے اور حضرت زیدؓ بھی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اصحابہ۔ الرجیح المختوم)

سوال: ہجرت سے چند سال پہلے حضرت زیدؓ نے ام ایمنؓ سے نکاح کیا۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ”جو شخص کسی جنتی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو وہ ام ایمنؓ سے شادی کر لے۔“ حضرت زیدؓ نے حضورؐ کی خوشنودی کی خاطر ان سے نکاح

کر لیا۔ کیونکہ وہ عمر میں بھی ان سے بڑی تھیں اور رنگت بھی کالی تھی۔ ام ایمنؓ حضورؐ کی آیا تھیں اور آپؐ انہیں ”میری ماں“ فرمایا کرتے تھے۔

(سیر الصحابہ۔ تذکار صحابیات۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت زیدؓ نے مدینہ ہجرت کی تو کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب: حضرت زیدؓ کے اہل خانہ مکہ میں ہی تھے اور یہ ہجرت کر گئے۔ مدینہ میں

حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری یا حضرت سعدؓ بن خنیسہ انصاری کے مہمان ہوئے۔ مؤاخات میں انہیں قبیلہ عبدالاشہل کے رئیس حضرت اسیدؓ بن حذیر کا

اسلامی بھائی بنایا گیا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے ہجرت کے بعد حضرت زیدؓ کو کن دو موقعوں پر مکہ بھیجا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں دوسرے صحابہ کے ساتھ اپنے اہل و عیال لانے کے لئے مکہ

بھیجا۔ وہ حضرت فاطمہؓ، حضرت ام کلثومؓ، ام ابیہؓ، حضرت سوہہؓ اور اپنی اہلیہ

حضرت ام ایمنؓ کو لے کر مدینہ آگئے۔ کچھ عرصہ بعد آپؐ نے اپنی بیٹی

حضرت زینبؓ کو لانے کے لئے انہیں مکہ بھیجا۔ اس طرح وہ اہانت دار بھی

تھے۔ (صحابہ۔ اسد الغابہ۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت زیدؓ مشہور تیر انداز بھی تھے۔ آپؐ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟ اور کن

دوسرے اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: آپؐ نے بدر، احد اور خندق کے غزوات میں بھر پور حصہ لیا۔ وہ صلح حدیبیہ اور

فتح مکہ کے موقع پر بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ اس طرح اصحاب الشجرہ

کہلائے۔ (طبقات۔ اسوۂ صحابہ۔ اصحاب بدر۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے انہیں کب مدینہ میں اپنا نائب بنایا تھا؟

جواب: جب آپؐ غزوہ مرسع کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ میں حضرت زیدؓ کو اپنا

سوال: نامب مقرر فرمایا۔ (اسد الغابہ۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)
رسول اللہ نے غزوہ بدر کے بعد فتح کی بشارت دے کر کن دو صحابہ کو مدینہ بھیجا تھا؟

جواب: آپ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو اہل عالیہ کی طرف اور حضرت زید کو اپنی اہلی عصباء پر اہل مدینہ کی طرف روانہ فرمایا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)
سوال: یوں تو حضرت زید ہر لمحہ خدمت گاری کے لئے حضور کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی ایک خاص ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: حضرت زید، رسول اللہ کے اسلحے کے نگران تھے۔ جب رسول اللہ کا ارادہ لڑائی کا نہ ہوتا تو حضور اپنا اسلحہ حضرت علیؓ یا حضرت زید کو دیتے تھے۔

(طبقات۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)
سوال: بتائیے حضور نے کن جنگوں میں حضرت زید کو امیر لشکر بنایا؟

جواب: حضرت زید کا شمار حضور کے ماہر تیر اندازوں میں ہوتا تھا۔ آپ نے انہیں با اختلاف روایت سات یا نو لڑائیوں میں لشکر کا امیر بنایا۔ ان میں سریہ قرہہ، سریہ جموم یا جموع، سریہ عیص، سریہ حسی، سریہ طرف، سریہ ام قرظہ فزاریہ یا سریہ وادی القرظی اور غزوہ موہہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی)
سوال: ۴ ہجری میں حضرت زید کی دوسری شادی کن صحابیہ سے ہوئی تھی؟

جواب: حضور کی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب سے ہوئی تھی مگر آپس میں نباہ نہ ہو سکا اور طلاق ہو گئی۔ (سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت زید سے علیحدگی کے بعد حضرت زینب بنت جحش کا نکاح کس

سے ہوا؟

جواب: ان کی عدت پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ اس طرح حضرت زینبؓ کو ام المؤمنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(سیرۃ النبیؐ - اسوۃ صحابہؓ - طبقات)

سوال: بتائیے کس صحابیؓ کا نام قرآن پاک میں آیا ہے؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ واحد صحابی ہیں۔ جن کا نام قرآن پاک کی سورۃ احزاب میں آیا ہے۔ (القرآن - طبقات - تفسیر ابن کثیر)

سوال: سریہ ام قرفہ فزاریہ حضرت زید بن حارثہ کی سب سے کامیاب مہم تھی۔ بتائیے اس کیلئے لشکر کیوں بھیجا گیا تھا؟

جواب: رمضان المبارک ۶ ہجری میں حضرت زیدؓ ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام روانہ ہوئے۔ وادی قردنی کے مقام پر بنو فزارہ کے ایک گروہ نے قافلہ پر چھاپہ مارا اور سامان لوٹ لیا۔ حضرت زیدؓ بڑی مشکل سے جان بچا کر مدینہ منورہ پہنچے۔ حضورؐ نے حضرت زیدؓ کو ایک فوجی دستہ دے کر روانہ فرمایا۔

(اسد الغابہ - تاریخ طبریؒ - زاد المعاد رسول اللہؐ کے جرنل صحابہؓ)

سوال: رمضان ۶ ہجری میں سریہ ام قرفہ پیش آیا۔ بتائیے ام قرفہ کون تھی؟

جواب: یہ وادی قرنی کے رہنے والے قبیلہ فزارہ کے قذاقوں کی سربراہ تھی۔ جنہوں نے حضرت زید بن حارثہ کے تجارتی قافلے کو لوٹا تھا۔

(استیعاب - سیرۃ ابن ہشام - اسد الغابہ - طبقات)

سوال: بتائیے سریہ ام قرفہ یا وادی القرنی کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ احتیاط سے رات کو چھپتے اور دن کو سفر کرتے اچانک بنو

فزارہ پر نوٹ پڑے۔ وہ مقابلہ کرنے کی بجائے بھاگ نکلے۔ ان کی سردار ام قرقہ بنت ربیعہ بن بدر اور اس کی بیٹی گرفتار ہوئی۔

(طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت زید غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ بتائیے یہ غزوہ کب اور کیوں پیش آیا؟
 جواب: جمادی الاول ۸ ہجری میں غزوہ موتہ پیش آیا۔ رسول اللہ نے حضرت حارث بن عمیر ازدی کو دعوت اسلام کا خط دے کر بصرہ کے حاکم کے پاس بھیجا۔ ابھی وہ دمشق کے قریب موتہ کے مقام پر تھے کہ بقاء کے رئیس شریل بن عمرو غسانی نے انہیں شہید کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ خط پہنچا کر واپس آ رہے تھے۔ حضور نے اپنے سفیر کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے تین ہزار مجاہدین کو روانہ فرمایا۔ (تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ نے لشکر روانہ فرمایا تو کیا حکم دیا؟
 جواب: آپ نے حضرت زید بن حارثہ کو لشکر کا امیر مقرر فرمایا اور انہیں روانہ کرتے وقت فرمایا: "اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے۔ وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ اور ان کی شہادت کے بعد اتفاق رائے سے جسے چاہے امیر بنا لیا جائے۔"

(طبقات۔ الریح النجوم۔ زاوالعاد۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: موتہ کے مقام پر ایک لاکھ مشرکین عرب اور ایک لاکھ نیمائیوں سے اسلامی لشکر کا مقابلہ ہوا۔ رسول اللہ نے میدان جنگ کا نقشہ کس طرح بیان فرمایا؟
 جواب: نہایت خونریز جنگ ہوئی۔ حضرت زید جرات اور استقامت سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جب لڑائی زوروں پر تھی تو ان کے سینے میں ایک نیزہ لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ حضرت جعفر نے علم سنبھالا۔ کافی دیر

مقابلہ کرنے کے بعد وہ بھی شہید ہو گئے تو علم حضرت عبداللہ بن رواحہ نے سنبھال لیا۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید نے فوج کی قیادت کی اور دشمن پر مسلسل حملے کر کے اسے شکست دی۔ اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ کا نقشہ آنحضرت کے سامنے کر دیا اور آپ مسجد نبوی میں رونق افروز تھے اور صحابہؓ کو جنگ کی تفصیل بتا رہے تھے۔ اس طرح حضور کو فتح کی خبر پہلے ہی مل گئی تھی۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: رسول اللہ کو لشکر اسلام کے امیروں کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے کیا فرمایا؟
جواب: آپ نے فرمایا: ”یہ میرے بھائی، میرے مولس اور مجھ سے بات چیت کرنے والے تھے۔“ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت زیدؓ کی کم سن صاحبزادی باپ کی شہادت کا سن کر رونے لگی تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضورؐ پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔ حضرت سعد بن عبادہ نے حیرت سے پوچھا تو فرمایا: ”یہ جذبہ محبت ہے جو ہر محبت کے دل میں اپنے محبوب کے لئے ہوتا ہے۔“ (حیات صحابہ کے درخشاں پہلو۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: شہادت کے وقت حضرت زیدؓ کی عمر ۵۱-۵۲ سال تھی۔ آپ کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب: قد پست، ناک چپٹی اور رنگ گہرا گندمی (کھلا ہوا گندمی بھی بتایا گیا ہے)۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زیدؓ بن حارث کی ازواج و اولاد کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: آپ نے اپنی زندگی میں پانچ شادیاں کیں۔ حضرت ام ایمنؓ، حضرت زینب بنت جحشؓ، حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط۔ حضرت ذرہ بنت ابی لہب اور ہند بنت عوام۔ ان میں سے تین اولادیں ہوئیں۔ حضرت ام ایمنؓ سے

حضرت اسماءؓ بن زید اور حضرت ام کلثومؓ سے زید بن زید اور رقیہ بنت زید۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت زید بن خطاب (بدری صحابی / مہاجر مدینہ / صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت زید بن خطاب کا لقب ابو عبدالرحمن تھا۔ بتائیے ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: باپ کی طرف سے حضرت زید بن خطاب کا تعلق بنو عدی سے تھا اور والدہ بنو اسد سے تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ الانساب الاشراف)

سوال: بتائیے حضرت زید بن خطاب کا حضرت عمر فاروقؓ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت عمرؓ ان کے سوتیلے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت وہب تھا۔ (اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت زید بن خطاب نے کب اسلام قبول کیا اور مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام لائے اور قریش کے مظالم سے تنگ آ کر ۱۳ ہجری میں مہاجرین کے پہلے یا تیسرے قافلے کے ساتھ مدینہ پہنچے۔ پہلے قبا میں حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتائیے حضورؐ نے کن صحابی کو حضرت زید بن خطاب کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ حضرت معنؓ بن عدی انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(استیعاب۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ۔ سوشیائی)

سوال: حضرت زیدؓ اصحاب بدر میں سے ہیں۔ بتائیے آپؓ نے اور کن معرکوں میں

حصہ لیا؟

جواب: غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ فتح مکہ، غزوہ حنین کے علاوہ جنگ اوپاس اور طائف میں بھی شریک ہوئے۔ بیعت رضوان اور حجتہ الوداع کے موقع پر بھی حضرت زیدؓ رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ (طبقات - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد کو روکنے کیلئے حضرت زیدؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؓ نے مرتدین کے خلاف کئی معزکوں میں حصہ لیا۔ مسیلہ کذاب سے لڑنے کیلئے حضرت خالد بن ولید کو حکم ہوا تو ان کی مدد کیلئے مدینہ سے تازہ دم فوج بھیجی گئی اس میں مہاجرین کے امیر حضرت زیدؓ بن خطاب تھے۔ وہ مرتدین کے خلاف بڑی جرأت سے لڑے۔ (تاریخ طبری - طبقات - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت زیدؓ بن خطاب کن جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ یمامہ میں حضرت زیدؓ بن خطاب نے مرتدین پر زور دار حملہ کیا اور ان کی صفوں کو درہم برہم کر دیا۔ آخر مرتدین نے انہیں زرنے میں لے کر تلواروں اور برچیوں کے وار کئے جس سے آپ شہید ہو گئے۔ (طبقات - استیعاب - خالد بن ولید - تاریخ اسلام)

سوال: حضرت زیدؓ بن خطاب ۱۱ ہجری میں شہید ہوئے۔ بتائیے آپ کے بیوی بچوں کی تعداد کیا تھی؟

جواب: حضرت زیدؓ نے دو بیویوں لباہ اور جلیلہ کے علاوہ ایک بیٹا عبدالرحمن لباہ سے اور ایک بیٹی اسماء ان کی بیوی جلیلہ سے تھی۔ (استیعاب - اسد الغابہ - اصحاب)

حضرت سلمہ بن قیس (سپہ سالار صحابی)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ایران کے صوبے اہواز کو فتح کرنے کے لئے کس سپہ

سالار کی ذمہ داری لگائی؟

جواب: انہوں نے ایک بہادر اور تجربہ کار صحابی حضرت سلمہ بن قیس کو یہ ذمہ داری سونپتے ہوئے فرمایا: ”سلمہ! میں نے تجھے ایران کے مغربی صوبے اہواز پر حملہ آور ہونے والے لشکر کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے۔ مجھے امید ہے تم اس منصب کا حق ادا کرو گے۔“
(جرنل صحابہ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت سلمہ بن قیس نے صوبہ اہواز کس طرح فتح کیا؟

جواب: انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے حکم کے مطابق پہلے اس صوبے کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے اور جزیہ دینے سے بھی انکار کر دیا تو مجاہدین جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ دونوں طرف سے گھسان کی جنگ ہوئی اور آخر کار لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔۔۔

(جرنل صحابہ۔ فوج البلدان۔ طبقات)

حضرت سعید بن عامر (مہاجر سپہ سالار)

سوال: حضرت سعید بن عامر غزوہ خیبر سے پہلے اسلام لائے۔ انہوں نے دور رسالت کے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: خیبر، فتح مکہ، حنین، تبوک اور دیگر تمام معرکوں میں جرات اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔
(الغزای۔ اسدالغابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن عامر خلافت صدیقی کی کن مہمات میں شریک ہوئے؟

جواب: رسول اللہ کی وفات کے بعد وہ دل شکستہ ہو گئے لیکن دور صدیقی میں شام پر لشکر کشی ہوئی تو شوق جہاد میں وہ بھی مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ جنگ قفسرین کی مہم میں حصہ لینے والے دس آزمودہ کار سپاہیوں میں حضرت سعید بھی عامر

بن شام تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ فتوح الشام)

سوال: حضرت سعید بن عامر نے جنگ یرموک میں ایک ہزار سواروں کے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی مدد کی۔ بتائیے وہ کب گوشہ نشین ہو گئے؟

جواب: عہد فاروقی میں ہی آپ نے شام کے بعض معرکوں میں حصہ لیا اور پھر مدینہ آ کر عبادت الہی میں مصروف ہو گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ فتوح الشام)

سوال: ”تم لوگوں نے خلافت کی ذمہ داریوں کا فلاوہ تو میری گردن میں ڈال رکھا ہے اور خود کسی قسم کی ذمہ داری قبول کرنے سے گریز کرتے ہو۔ خدا کی قسم میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ تمہیں حص کی امارت ضرور سنبھالنی ہوگی۔“ حضرت عمر فاروقؓ نے غصے میں یہ الفاظ کس صحابیؓ سے کہے تھے؟

جواب: حضرت سعید بن عامر سے اس وقت کہے تھے جب عیاض بن غنم کی وفات پر حضرت عمرؓ نے ان کی جگہ حضرت سعید بن عامر کو امیر مقرر کرنا چاہا تھا۔ حضرت سعید نے بشکل یہ عہدہ قبول کیا تھا۔

(طبقات۔ فتوح الشام۔ الفاروق۔ اسد الغابہ)

سوال: ”امیر المؤمنین! میں گلہ بانی کے ساتھ گلہ کی غمخواری بھی کرتا ہوں۔“ بتائیے یہ الفاظ کن صحابیؓ کے ہیں؟

جواب: یہ الفاظ حص کے امیر حضرت سعید بن عامر نے اس وقت کہے تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تھا کہ شام کے لوگ ان کی شیدائی کیوں ہیں۔

(فتوح الشام۔ الفاروق۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن عامر نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپؓ ۱۹ یا ۲۱ ہجری میں حص میں چالیس سال کی عمر میں خالق حقیقی سے

جاٹے۔

(سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت سعید بن زیدؓ (بدری صاحب الشجرہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعید بن زید کا لقب ابو الاعدود تھا۔ آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت زید کا تعلق قریش کے قبیلے بنو عدی سے تھا جو کہ عمرو بن نفیل کے بیٹے اور حضرت عمر فاروقؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت سعید کی والدہ فاطمہ بنت بجزہ کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے دین ابراہیمی کے پیروکار کس شخص کو تنہا ایک امت کے برابر کہا؟

جواب: حضرت سعید کے والد حضرت زید کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا: ”زید قیامت کے دن تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم کرے۔ ان کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔“ (طبقات۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: حضرت سعید بن زید نے قبول اسلام کا شرف کب حاصل کیا؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں آپ اور آپ کی زوجہ حضرت فاطمہ ایمان لے آئیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہ ستائیسویں مسلمان تھیں اور حضرت سعید اٹھائیسویں۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب حضرت عمرؓ کی ہمیشہ رہیں۔ (مختصر سیرۃ الرسول۔ التماروق۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے اسلام لانے پر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کون سے بہنوئی اور بہن کو پیش کیا تھا؟

جواب: حضرت سعید بن زید اور بہن حضرت فاطمہؓ کو۔ وہ حضرت خباب بن الارت سے گھر پر کبھی کبھی قرآن کی تعلیم لیتے تھے۔ حضرت عمرؓ رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے راہ میں ایک صحابی نعیم بن عبداللہ انحام مل گئے۔ انہیں حضرت عمرؓ کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بہنوئی اور بہن بھی اسلام لائے ہیں۔ چنانچہ بہن کے گھر پہنچے تو دونوں کو بے تحاشا مارا پیٹا۔ ان میاں بیوی کا استقلال دیکھ کر قرآن سنا اور رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام لے آئے۔ (سیر الصحابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: مار کھانے کے باوجود بہن نے حضرت عمرؓ سے کیا کہا؟
جواب: حضرت فاطمہؓ نے کہا: ”تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔ اسلام کا نقش ہدایت ہمارے سینے سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔“

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ الریح الخیوم۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت سعید بن زید نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کب مدینہ ہجرت کی؟ اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: آپؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینے پہنچے اور حضرت ابولبابہ انصاریؓ کے ہاں قیام کیا۔ حضورؐ نے مواخات قائم کرائی تو حضرت سعیدؓ کو حضرت رافعؓ بن مالک یا حضرت ابی بن کعب کا اسلامی بھائی بنایا۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ تہذیب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن زید نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی تھی؟
جواب: صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؓ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تاہم بعض دوسری روایات میں ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہؐ نے آپؓ کو کسی

خاص کام کے لئے حضرت طلحہؓ کے ساتھ شام بھیج دیا۔ واپس آئے تو غزوہ ختم ہو چکا تھا۔ حضورؐ نے آپؓ کو بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور ثواب کی بشارت بھی۔
(بخاری المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید کو بیعت رضوان کا بھی شرف حاصل ہوا۔ بتائیے آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد تمام غزوات مثلاً احد، خندق، خیبر، حنین، طائف اور تبوک میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر ایک دستے کے امیر تھے۔

(بخاری۔ المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد صدیقی میں کس مشہور معرکہ میں حضرت سعیدؓ بن زید شریک ہوئے؟

جواب: ۱۱۳ ہجری میں اجنادین کا ہولناک معرکہ ہوا جس میں نوے ہزار رومیوں نے اپنے جنگجو سردار وردان کی قیادت میں بیس ہزار مسلمانوں سے لڑائی کی۔ اس میں دوسرے جانبازوں کے ساتھ حضرت سعیدؓ نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا۔

(الفاروق۔ المغازی۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں دمشق فتح ہوا۔ اس لڑائی میں حضرت سعیدؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے فوج کا ایک حصہ حضرت سعیدؓ کی سرکردگی میں محاصرے کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر نے رومیوں کی امدادی فوج سے مقابلے کے لئے دمشق سے ایک منزل دور پڑاؤ کیا۔ رومی فوج نے حملہ کیا تو سب سے پہلے حضرت سعیدؓ والا دستہ اس کی زد میں آیا۔ حضرت سعیدؓ نے بڑی جرات اور بہادری سے حملہ کو روکا اور پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے رومیوں کے میسرہ پر اور حضرت معاذؓ بن جبل نے یمینہ پر زور دار حملہ کیا۔ آخر رومیوں

کو شکست ہوئی۔ (الفاروق۔ الہدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ فتح البلدان)

سوال: بتائیے ۱۳ ہجری میں فتح دمشق کیلئے لڑی جانے والی جنگ کا کیا نام ہے؟

جواب: یہ لڑائی یوم مرج الصفر کے نام سے مشہور ہے جس میں دشمن اپنے سینکڑوں آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: قسریں، بعلبک اور حمص کی فتح کے بعد مسلمانوں کو کونسی بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: رجب ۱۵ ہجری میں یرموک کی خونریز جنگ ہوئی جس میں حضرت سعید بن زید پیدل فوج کے افسر تھے۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ فوج البلدان)

سوال: بتائیے حضرت سعید بن زید کتنا عرصہ دمشق کے حاکم رہے؟

جواب: سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت سعید کو دمشق کا حاکم مقرر کر دیا۔ لیکن آپؓ جہاد کرنا چاہتے تھے چنانچہ جلد ہی انہوں نے حضرت ابو عبیدہ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا کہ آپؓ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ لہذا میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ پھر دمشق کی امارت چھوڑ کر جہاد میں حصہ لینے لگے۔ فتح شام کے بعد مدینہ آ کر گوشہ نشین ہو گئے (الفاروق۔ فوج البلدان۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعید بن زید نے کب اور کہاں وفات پائی؟ آپؓ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: مدینہ کے نواح میں عقیق کے مقام پر ۵۰، ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں جمعہ کے روز وفات پائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غسل دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں کوفہ میں وفات پائی۔ والی کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپؓ کی

عمر اسی برس کے قریب تھی۔ چودہ لڑکے اور بیس لڑکیاں تھیں۔

۱: (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اصحابِ بڑے)

حضرت سلمہ بن ہشام (سپہ سالار صحابہ عالم و فاضل رہنما جہاد)

سوال: حضرت سلمہ بن ہشام دشمن اسلام ابو جہل کے صلیبی بھائی تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے اور کیا سزا پائی؟

جواب: وہ دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئے لیکن ابو جہل اور دوسرے مشرکین تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔ آخر حضورؐ کے حکم پر حبشہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سلمہ بن ہشام ابو جہل کی قید میں کس طرح پہنچے؟

جواب: حبشہ میں مہاجرین کو پتہ چلا کہ مشرکین مکہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسلمان خوشی خوشی واپس مکہ آ گئے۔ یہاں آ کر پتہ چلا کہ خبر غلط ہے۔ واپس جانے کی کوشش کی تو حضرت سلمہ بن ہشام کو ابو جہل نے پکڑ کر بیڑیاں ڈال دی اور کوفٹری میں بند کر دیا۔ وہ انہیں بھوکا پیاسا رکھتا اور تشدد کرتا۔ یہاں دو اور صحابہ ابو عبد الرحمن عیاش اور ولید بن ولید بھی قید تھے۔

(سیر الصحابہ۔ اصحاب۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔ آپ کو ان قیدیوں کے بارے میں کیسے اطلاع ملی؟

جواب: تینوں قیدیوں میں سے ایک دن موقع پا کر ولید بن ولید اپنے آپ کو قید سے آزاد کرنے میں کامیاب ہو گئے اور مدینہ حاضر ہو کر حضورؐ کی خدمت میں حالات عرض کئے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ نے ان مظلوموں کا حال سن کر حکم دیا کہ کون انہیں چھڑا کر لائے گا۔ کس صحابی نے خدمت انجام دی؟

جواب: حضرت ولید بن ولید نے اپنی خدمات پیش کیں تو آقا نے فرمایا: ”تم ہی جاؤ اور مکہ پہنچ کر ایک لوہار کے ہاں ٹھہرو۔ وہ مسلمان ہو چکا ہے۔ اس کے ذریعے سلمہ اور عیاش سے بلو اور ان سے کہو کہ مجھے رسول اللہ نے بھیجا ہے۔ تم دونوں میرے ساتھ نکل بھاگو۔“ حضرت ولید کے پہنچ کر لوہار سے ملے تو معلوم ہوا کہ مشرکین حضرت ولید کے فرار کے بعد قید خانہ بدلتے رہتے ہیں۔ حضرت ولید تلاش میں رہے۔ ایک دن ایک عورت کو کھانا لے جاتے دیکھا تو پوچھا کس کا کھانا ہے۔ اس نے بتایا کہ سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کا۔ وہ بے دین ہو گئے ہیں۔ حضرت ولید بن ولید نے چپکے سے اس کا پیچھا کیا۔ قید خانہ دیکھ کر لوہارہ کو بتایا۔ اس نے زنجیر کاٹنے کا طریقہ بتایا۔ رات کو حضرت ولید پہنچے۔ قید خانہ چھت کے بغیر تھا۔ زیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے۔ حضور کا پیغام دیا۔ زنجیریں کاٹیں اور حضرت ولید کے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ (صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: ام سلمہ بنت ہشام کو حضرت سلمہ بن ہشام کے فرار کا پتہ چلا تو اس نے کیا کہا؟

جواب: اس نے رجزیہ اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا: ”اے اس کعبے کے مالک جس کے سامنے ساری مخلوق تیرے لئے عاجزی کرتی ہے۔ سلمہ کو ہر دشمن پر غالب فرما۔“ (اسد الغابہ۔ استنباب۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت سلمہ بن ہشام نے کن غزوات نبوی اور دوسری جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: وہ غزوہ بدر کے علاوہ تمام غزوات نبوی میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔ دور صدیقی میں شام کے جہاد میں حصہ لیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ۱۳ ہجری میں مرج روم کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ اور شام میں دفن ہوئے۔

(فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے ۸ ہجری میں موت کی لڑائی کے بعد حضرت سلمہ بن ہشام نے گوشہ نشینی کیوں اختیار کر لی تھی؟

جواب: لشکر اسلام کو فتح ہوئی اور وہ گھوڑے دوڑاتے ہوئے مدینہ پہنچے۔ بعض مسلمانوں نے ان پر مٹی پھینکی اور طعنہ دیا کہ بھگوڑے۔ اللہ کی راہ میں بھاگے ہیں۔ رسول اللہ کو علم تھا کہ یہ فاتح ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا: ”یہ بھگوڑے نہیں۔ یہ تو پلٹ کر حملہ کرنے والے ہیں۔“ حضرت سلمہ بن ہشام کو لوگوں کے اس جملے نے تکلیف دی۔ وہ گھر میں گوشہ نشین ہو گئے نماز کیلئے بھی نہ نکلے۔ حضور تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”نہیں وہ بھگوڑے نہیں۔ وہ تو دوبارہ حملہ کرنے والے ہیں۔ انہیں باہر نکلتا چاہیے۔“ چنانچہ وہ باہر نکل آئے۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب۔ یرالصحابہ۔ جرنیل صحابہ)

حضرت سماک بن خرشہ (ابودجانہ) (بدری صحابی)

سوال: غزوہ بدر ۲ ہجری میں مشرکین کے ایک قوی ہیمل اور نامور جنگجو کو ایک ایسے صحابی نے قتل کیا جنہوں نے سر پر سرخ پٹی باندھ رکھی تھی۔ بتائیے وہ کون تھے؟

جواب: وہ حضرت سماک بن خرشہ ساعدی تھے۔ انہوں نے مشرک جنگجو عاصم بن ابی عوف کو قتل کیا اور پھر ایک اور جنگجو معبد بن وہب کلبی کو جہنم رسید کیا۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

- سوال: حضرت سماکؓ بن خرشہ کی کنیت ابودجانہ تھی۔ آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
- جواب: مدینہ منورہ کے ممتاز خاندان بنی ساعدہ سے تعلق تھا جو خزرج کی ایک شاخ تھی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)
- سوال: حضرت ابودجانہ سماکؓ مدینہ کے نامور بہادر تھے۔ آپ کب مسلمان ہوئے؟
- جواب: بعض یثربیوں سے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی دعوت کا تذکرہ سن کر غائبانہ ایمان لے آئے۔ (انصار صحابہ۔ اصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)
- سوال: بتائیے مدینہ منورہ میں حضرت ابودجانہ سماکؓ کے دینی بھائی کون تھے؟
- جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عتبہؓ بن غزوہ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ وہ ایک ہجری میں مشرکین مکہ سے جان چھڑا کر مدینہ آئے تھے۔ (اسوۃ صحابہ۔ انصار صحابہ۔ اسد الغابہ)
- سوال: غزوہ احد کے موقع پر کس صحابیؓ نے کہا: ”یا رسول اللہ! اس تلوار کا حق میں ادا کروں گا؟“
- جواب: رسول اللہؐ نے ایک تلوار اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا: ”اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا؟“ حضرت ابودجانہ سماکؓ نے خواہش ظاہر کی تو حضورؐ نے تلوار انہیں دے دی۔ (صحیح مسلم۔ مستدرک)
- سوال: ”اس تلوار سے کسی مسلمان کو نہ ہارنا اور اسے لے کر کسی کافر سے مت بھاگنا۔“ یہ الفاظ رسول اللہؐ نے کس سے فرمائے؟
- جواب: جنگ احد کے موقع پر حضرت ابودجانہ سماکؓ سے ارشاد فرمائے۔ (مستدرک حاکم۔ جالیس جاثار)
- سوال: حضرت ابودجانہؓ نے تلوار لی اور تینے اکڑتے میدان جنگ کی طرف چلے تو

حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: ”اگرچہ (متکبرانہ) چال اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے لیکن ایسے موقع پر کچھ حرج نہیں۔“
(اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: غزوہ احد میں حضرت ابو جحشؓ کی ڈھال بنے رہے۔ آپؐ نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر واحد کے بعد تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ غزوہ بنو نضیر میں حضورؐ بنے اپنے مال سے انہیں حصہ دیا۔ (طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو جحشؓ کو کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابو جحشؓ حضرت ابو بکرؓ کے دور میں مسیلہ کذاب کے خلاف یمامہ کی جنگ میں شامل ہوئے۔ وہ مسیلہ کذاب کو مارنے کی کوشش کر رہے تھے کہ مرتدین نے نرغے میں لے کر برچیوں اور تلواروں سے چھلنی کر دیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت سراقہؓ بن جعشم (مجاہد سپاہی رشاعر)

سوال: حضرت سراقہؓ بن جعشم کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ابوسفیان کنیت رکھنے والے اس صحابی کا نام سراقہؓ بن مالک اور سراقہ بن جعشم بھی بتایا گیا ہے۔ باپ کا نام مالک اور دادا کا نام جعشم تھا۔ قبیلہ کنانہ کی شاخ بنو مدلج سے تعلق تھا۔ مکہ اور مدینہ کے راستے میں قدید کے مقام پر آباد تھے۔ ہراتہؓ اپنے قبیلہ کے رئیس اور بہادر شہسوار تھے۔ شعر و شاعری میں بھی روک رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے ہجرت کے سفر میں رسول اللہؐ کا پیچھا کرنے پر کس شخص کا گھوڑا زمین

میں تین بار دھنس گیا تھا؟

جواب: مشرکین مکہ نے حضور کو تلاش کر کے لانے پر بہت بڑا انعام مقرر کیا تو حضرت سراقہؓ جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے آپؐ کی تلاش میں نکلے۔ حضورؐ رابع کے قلعے اور ساحل سمندر کے درمیان سے گزر رہے تھے۔ سراقہ حضورؐ کے قریب پہنچے تو آپؐ کی دعا سے گھوڑا پاؤں تک زمین میں دھنس گیا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا آخر سراقہؓ بن عشم نے صدق دل سے توبہ کی۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضورؐ نے سراقہؓ سے وعدہ لیا کہ کسی کو آپؐ کے بارے میں اطلاع نہیں دیں گے۔ انہیں امان نامہ کس نے لکھ کر دیا؟

جواب: ان کی درخواست پر حضورؐ نے بطور نشانی۔ ایک امان نامہ حضرت عامرؓ بن فہیرہ یا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لکھوا کر دیا جو چمڑے کے ٹکڑے پر لکھا گیا تھا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: ”اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اپنی ان سچھے دار بالوں سے اٹی ہوئی کلائیوں میں کسرئی کے کنگن پہنو گے۔“ رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے تھے اور یہ پیش گوئی کب پوری ہوئی؟

جواب: حضرت سراقہؓ بن عشم کی کلائیوں پر گنجان بال دیکھ کر آپؐ نے فرمایا تھا۔ اور یہ پیش گوئی حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس وقت پوری ہوئی جب ایران کا دارالحکومت مدائن فتح ہوا اور کسرئی کا خزانہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ مال غنیمت میں تاج، زیور، لباس اور دوسرا شاہی خزانہ تھا۔ یہ چیزیں دربار خلافت میں پہنچیں تو حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سراقہؓ بن مالک کو بلا کر کسرئی کا تاج ان کے سر پر رکھا اور شاہی کنگن ان کو پہنائے۔

(اصابہ۔ روض الانف۔ زاد العاد۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سراقہؓ بن جحشم نے کب اسلام قبول کیا تھا اور ان کا انتقال کب ہوا؟
 جواب: فتح مکہ کے وقت حضورؐ کا عطا کردہ امان نامہ آقاؐ کو دکھایا اور پھر مسلمان ہو گئے۔ ۲۳ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ان سے اٹھارہ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت شرحبیلؓ بن حَسَنہ

(کاتب رسولؐ سپہ سالار سابقون الاولونؓ / مہاجرین حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو عبد اللہ کنیت اور شرحبیل نام۔ حسب و نسب بتا دیجئے؟
 جواب: والد کا نام عبد اللہ بن مطار یا عبد اللہ بن عمرو بن مطار۔ ماں کا نام حَسَنہ تھا اور اسی کنیت سے مشہور ہوئے۔ بنو تمیم یا کندی قبیلے سے تعلق تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ حمزہ انساب العرب)

سوال: حضرت شرحبیلؓ سابقون الاولونؓ میں سے تھے۔ بتائیے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت شرحبیلؓ ان کی والدہ حَسَنہؓ، ان کے سوتیلے والد سفیانؓ بن معمر اور سوتیلے بھائیوں نے اہل نبویؐ میں اسلام قبول کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت شرحبیلؓ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کب واپسی ہوئی؟
 جواب: وہ اپنے خاندان کے ہمراہ ۶ نبویؐ میں دوسری حبشہ میں شریک ہوئے اور ۶ ہجری میں واپس آئے۔ نجاشی نے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کو ان کی نگرانی میں مدینہ روانہ کیا تھا۔ تیرہ سال تک حبشہ میں رہے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مسند احمد بن حنبل۔ نسائی۔ طبقات)

سوال: کاتب رسولؐ حضرت شرحبیلؓ کو کب وحی نکلنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے اور بعد میں مختلف موقعوں پر آپ نے کتابت وحی کی خدمت انجام دی۔ (اناب الاشراف۔ استیعاب۔ اصاب)

سوال: حضرت شرمیلؓ نے مدینہ میں بنو زریق کے نعلے میں قیام کیا۔ بتائیے آپ کی شادی کس صحابیہؓ سے ہوئی؟

جواب: مشہور صحابیہ حضرت شفاء بنت عبد اللہ کی صاحبزادی سے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیات)

سوال: حضورؐ نے حضرت شرمیلؓ کو مصر میں سفیر بھی بنا کر بھیجا تھا۔ بتائیے آپؓ نے رسول اللہؐ کے ساتھ کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ غزوہ خیبر کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔

(طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۱ ہجری میں خلافت صدیقی کے آغاز میں قنہ ارتداد کے موقع پر حضرت شرمیلؓ کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: چھوٹے مدعیان نبوت اکی سز کو بی کیلئے حضرت شرمیلؓ کو بھی ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر حضرت عکرمہ بن ابی جہل کی مدد کیلئے بھیجا گیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید بھی خلیفہ المسلمین کے حکم سے اپنے لشکر کے ساتھ ان سے آئے۔ یمامہ کی جنگ میں میلہ کو شکست دینے کے بعد حضرت شرمیلؓ نے قنہ ارتداد کے کئی دوسرے محاذوں پر بھی بہادری کے جوہر دکھائے۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ الہدایہ والنہایہ)

سوال: ۱۱ ہجری عہد صدیقی اور فاروقی میں فتوحات شام میں حضرت شرمیلؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: ۱۳ ہجری میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت شرمیلؓ کو اردن کی فتح کیلئے

روانہ کیا۔ راستے میں آپ نے تبوک کے مقام حضرت یزید بن ابی سفیان کی مدد کر کے رومیوں کو شکست دی۔ پھر حضرت خالد بن ولید کے ساتھ مل کر بصری میں رومیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ جمادی الاول ۱۳ ہجری کو حضرت شرحبیلؓ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت یزید بن ابوسفیان اور حضرت عمرو بن العاص کے متحدہ لشکر نے اجنادین کے مقام پر ایک خونریز لڑائی میں رومیوں کو شکست دی۔ اس متحدہ لشکر نے دمشق کا محاصرہ کیا اور طویل محاصرے کے بعد رجب ۱۴ ہجری میں مسلمانوں نے دمشق پر اسلامی لشکر لہرا دیا۔ جنگ فجل میں حضرت شرحبیل نے نمایاں کارنامے انجام دیئے اور اردن کے تمام شہر اور دوسرے مقامات فتح کر لئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت شرحبیلؓ کو اردن کا والی مقرر کر دیا۔

(الفاروق۔ فوج الشام۔ طبقات۔ جریئل صحابہ)

سوال: حضرت شرحبیلؓ نے جنگ یرموک میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس کے بعد انہوں نے کونسے علاقے فتح کئے؟

جواب: قسریں، انطاکیہ، حلب، مرعش، بوتا، جرمہ اور کئی دوسرے علاقے فتح کرنے کے بعد بیت المقدس کا محاصرہ کرنے والی فوج میں شامل ہوئے۔ عیسائیوں نے چند ماہ محصور رہنے کے بعد صلح کر لی۔

(تاریخ طبری۔ استیعاب۔ عمر فاروق اعظم۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت شرحبیلؓ کی ساری زندگی میدان جہاد میں گزری۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۱۸ ہجری میں طاعون عمواس کی ہولناک وبا میں مبتلا ہو کر ۶۷ یا ۶۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے دو حدیثیں مروی ہیں۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ جریئل صحابہ)

حضرت عمرو بن العاصؓ سہمی (سپہ سالار رتاجر)

سوال: حضرت عمرو بن العاص کو فاتح مصر کہا جاتا ہے۔ آپ کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ابو عبد اللہ آپ کی کنیت تھی۔ مشہور دشمن رسول عاص بن وائل سہمی کے بیٹے تھے۔ ماں کا نام نابذ بنت حرمہ بن حارث، زمانہ جاہلیت میں مقدمات کا فیصلہ کرنا بنو سہم کے ذمے تھا۔ حضرت عمرو بن العاص کا تعلق قریش کے خاندان بنو سہم سے تھا۔ (أنساب الأشراف - اعیان - اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص کب پیدا ہوئے اور وہ کن خوبیوں کے مالک تھے؟

جواب: وہ عام الفیل کے چھ برس بعد پیدا ہوئے۔ باپ نے ان کی پیدائش کی خوشی میں دس اونٹ ذبح کئے۔ بڑے ہو کر انہوں نے باپ کی طرح تجارت کو پیشہ بنایا۔ بہت اچھے سپاہی اور شمشیر زن تھے۔ (اسد الغابہ - اصابع - سیر الصحابہ)

سوال: حضورؐ کے حکم سے بہت سے مسلمان ۵ اور ۶ ہجری میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ مشرکین مکہ نے اس پر کیا اقدام کیا؟

جواب: انہوں نے مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوانے کے لئے شاہ حبشہ کے پاس ایک وفد بھیجا جس کے سرگرم رکن عمرو بن العاص تھے۔ (جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے) (طبقات - سیرت ابن ہشام - اعیان)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن العاص نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟ انہوں نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب: غزوہ بدر اور احزاب تک حضرت عمرو بن العاص مشرکین مکہ کے ساتھ تھے۔ پھر وہ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ میں جا کر مقیم ہو گئے۔ اسی دوران رسول

جواب: فلسطین کے مقام اجنادین میں ہرقل کے دو تجربہ کار جرنیلوں تذارق اور قبتلار کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ دوسری اسلامی فوجیں بھی حضرت خالد بن ولید، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت شرمیل بن حسنہ اور حضرت یزید بن ابی سفیان کی قیادت میں اجنادین پہنچ گئیں۔ دونوں فوجوں میں گھمسان کا رن پڑا رومیوں کو شکست ہوئی اور ہزاروں رومی سپاہی اپنے جرنیلوں سمیت مارے گئے۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عمرو بن العاص نے دمشق، نخل اور بیسان کے معرکوں میں کس انداز سے حصہ لیا؟

جواب: آپ اسلامی لشکر کے ایک حصے کے افسر تھے۔ دمشق کا محاصرہ کئی ماہ تک جاری رہا۔ (اسی دوران حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ہو گیا اور حضرت عمر فاروقؓ مسند خلافت پر بیٹھے) حضرت عمرو بن العاص نے بابِ توما پر رومیوں پر مسلسل دباؤ ڈالے رکھا آخر مسلمان فاتح بنے اور دمشق فتح ہو گیا۔ نخل اور بیسان میں رومیوں کو شکست دینے میں بھی حضرت عمرو بن العاص کی بہادری اور جنگ حکمت عملی کا بڑا دخل ہے۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ جرنیل صحابہ)

سوال: جنگ یرموک میں مسلمانوں کے چالیس پچاس ہزار مجاہدین نے رومیوں کی دو لاکھ فوج کو شکست دی۔ بتائیے حضرت عمرو بن العاص نے اس جنگ میں کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: آپ اس جنگ میں اسلامی لشکر کے سینہ کے سردار تھے۔ کئی خونریز معرکوں میں آپ بے جگری سے لڑے۔ انہوں نے اپنی پر جوش تقریروں سے بھی جوش ایمانی کو ابھارا۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ نیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص نے فلسطین کی فتح کو کس طرح مکمل کیا؟

جواب: انہوں نے فلسطین کا کچھ حصہ فتح کیا تھا کہ دمشق، فحل اور یرموک کے معرکے پیش آ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے غزہ، نابلس، رلدہ، بیت جبرون اور عمواس فتح کر کے بیت المقدس کے سوا فلسطین کے تمام علاقوں کو اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا۔
(فتوح البلدان - فتوح الشام - جریز صحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص نے رومی سپہ سالار کو لکھا کہ بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کر دو، تو اس نے کیا جواب دیا؟

جواب: اس نے کہا: ”اب عمرو بن العاص کو اس زمین کے ایک بچے پر بھی قبضہ نہیں کرنے دیا جائے گا۔“ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔
(تاریخ اسلام - طبقات - البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے بیت المقدس کیسے فتح ہوا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح بھی قسطنطین فتح کر کے اپنی فوج کے ساتھ بیت المقدس پہنچ گئے۔ رومی سپہ سالار ارطوبون اپنی فوج لے کر مصر چلا گیا تھا۔ شہر کے لوگوں نے جلد ہمت ہار دی۔ اور اس شرط پر شہر مسلمانوں کے حوالے کرنے پر راضی ہو گئے کہ خلیفہ المسلمین خود آئیں۔ چنانچہ حضرت عمرو بن خطاب خود تشریف لے گئے۔ معاہدہ صلح لکھا گیا اور بیت المقدس مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔

(تاریخ طبری - فتوح البلدان - فتوح الشام)

سوال: طاعون عمواس میں حضرت عمرو بن العاص اور ان کی فوجیں کس طرح محفوظ رہیں؟

جواب: واکہ شام اور اسلامی سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور ہزاروں دوسرے مسلمان طاعون عمواس کی وبا سے فوت ہو گئے۔ حضرت معاذ بن جبل ان کے جانشین بنے۔ تو حضرت عمرو بن العاص نے انہیں وہاں سے فوجیں بٹانے کا

مشورہ دیا لیکن وہ نہ مانے۔ وہ خود بھی وفات پا گئے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمرو بن العاص نے اس علاقے سے فوجیں ہٹالیں۔ اس طرح باقی سب لوگ محفوظ رہے۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ خلفائے راشدین)

سوال: جہاد شام کے بعد حضرت عمرو بن العاص نے کن علاقوں کی تسخیر میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے مصر کے وسیع و عریض ملک کو اسلامی لشکر میں شامل کیا اور طرابلس الغرب تک کے علاقے فتح کئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی اجازت سے وہ چار ہزار فوج کے ساتھ ۱۸ ہجری کے آخر میں مصر کی طرف بڑے۔ سب سے پہلے بابلوں کے مقام پر مصری فوج کو شکست دی۔ پھر العریش سے آگے دریائے نیل کے کنارے قدیم شہر فرما پہنچے۔ ایک ماہ کے مقابلے کے بعد کامیاب ہوئے۔ حضرت عمرو بن العاص بلیس اور ام دینین فتح کر کے عین شمس پہنچے۔ جو بعد میں حطاط کے نام سے دوبارہ آباد ہوا۔ وہاں کے مضبوط قلعے قصر شمع کا محاصرہ کر لیا۔ مصری فوج نے بے جگری سے مقابلہ کیا۔ محاصرے نے طول پکڑا تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر فاروقؓ سے مدد طلب کی۔ چنانچہ دربار خلافت سے دس ہزار یا بارہ ہزار مجاہدین روانہ کئے گئے۔ جن کی قیادت حضرت زبیر بن العوام کر رہے تھے۔ فوج کے دوسرے افسروں میں حضرت مقداد بن الاسود، حضرت عبادہ بن صامت انصاری اور حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری شامل تھے۔ حضرت عمرو نے قیادت حضرت زبیر کے حوالے کر دی۔ سات ماہ کے محاصرے کے بعد مصریوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کر لی۔

(فتوح البلدان۔ البدایہ۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے مصر کا اہم شہر اسکندریہ کس کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب: قصر شمع کی فتح کے بعد حضرت عمرو بن العاص اشمون، عالیا، خوف، گرلون، کوم

اور دوسرے علاقے فتح کرتے ہوئے اسکندریہ پہنچ گئے جہاں پچاس ہزار رومی فوجی تھے اور ایک بحری بیڑہ بھی موجود تھا۔ حضرت عمرو بن العاص نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ رومی دستے باہر نکلتے اور تھوڑی تھوڑی جھڑپیں ہوتی رہیں آخر ایک دن عام لڑائی شروع ہوئی۔ رومی پیچھے ہٹتے ہٹتے قلعہ کے اندر گھس گئے مسلمانوں نے تعاقب کیا۔ رومیوں نے سنبھل کر مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو قلعے سے باہر نکال دیا۔ چار مجاہدین اندر رہ گئے ان میں حضرت عمرو بن العاص اور حضرت مسلمہ بن مخلد بھی تھے۔ چاروں نے مقابلہ کیا پھر رومیوں کی شرط پر حضرت مسلمہ بن مخلد نے ایک رومی کو مقابلہ کر کے مار ڈالا تو رومیوں نے اقرار کے مطابق انہیں قلعہ سے باہر نکال دیا۔ اسکندریہ کے قلعے کا محاصرہ دو سال تک جاری رہا۔ آخر ایک دن حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عبادہ بن مسامت کو سپہ سالار مقرر کیا۔ مجاہدین نے ان کی قیادت میں زبردست حملہ کر کے اسکندریہ پر قبضہ کر لیا۔ (فتوح البلدان - تاریخ طبری - جرنل صحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص نے فتح مصر کی خوشخبری دے کر کس صحابی کو حضرت عمر فاروقؓ کے پاس بھیجا تھا؟

جواب: اسکندریہ کی فتح کے بعد حضرت عمیر بن وہب، حضرت عقبہ بن عامر جہنی اور حضرت خارجہ بن خدافہ نے حضرت عمرو بن العاص کے حکم سے اطراف کے علاقے فتح کئے۔ اس طرح تمام مصر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تو حضرت عمرو بن العاص نے معاویہ بن خدیج کو فتح مصر کی خوشخبری دے کر دربار خلافت میں روانہ کیا۔ (فتوح البلدان - تاریخ طبری - اسد الغاب)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن العاص کے ہاتھوں طرابلس الغرب کی تسخیر کیسے عمل میں آئی؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص برقہ کی طرف بڑھے اور اس کے سب سے اہم

شہر الظاہل کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے جلد اطاعت قبول کر لی اور جزیہ دنیا منظور کیا۔ ان کے حکم سے عقبہ بن نافع نے سوڈان کے سرحدی شہر زویلہ پر قبضہ کیا۔ پھر حضرت عمرو بن العاص نے بجروم کے کنارے آباد شہر طرابلس کا محاصرہ کر لیا۔ دو ماہ تک محاصرہ جاری رہا پھر ایک مخصوص راستے سے مسلمانوں نے شہر پر حملہ کیا اور فتح حاصل کر لی۔ انہوں نے فوج کا ایک دستہ بھیج کر سبرہ پر قبضہ کیا اور اس طرح لاکھوں مربع میل پر اسلام کی حکمرانی ہو گئی۔

(الفاروق۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عمرو بن العاص کو مصر کا گورنر مقرر کیا تو انہوں نے سب سے پہلے کس بات کی اجازت چاہی؟

جواب: اسکندریہ کی فتح کے بعد بہت سے رومی گھربار چھوڑ کر قیصر کی سلطنت میں چلے گئے۔ حضرت عمرو بن العاص نے اسکندریہ کو دار الحکومت بنانے کی اجازت چاہی کیونکہ وہاں بہت سے رہائشی مکان موجود تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اجازت نہ دی۔

(الفاروق۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن العاص نے مصر کا گورنر بننے کے بعد کونسا نیا شہر آباد کیا؟

جواب: انہوں نے اسکندریہ کے قریب ۲۱ ہجری میں نیا شہر فسطاط بسایا اور اسے دار الحکومت بنا دیا۔ فسطاط کے معنی ہیں خیمہ، چونکہ شہر کی آبادی خیمے سے شروع ہوئی تھی اس لئے اس شہر کا نام فسطاط پڑ گیا۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: امارت مصر کے زمانے میں حضرت عمرو بن العاص کا ایک بڑا کارنامہ شہر امیر المؤمنین کی تعمیر ہے۔ یہ کیسے اور کہاں بنائی گئی؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص نے سمندر کے راستے بھی مدینہ میں غلہ بھجوانے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن بعد میں یہ راستہ کھولنا دشوار اور مہنگا ہونے کی وجہ سے عمل ممکن

نظر نہ آیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں لکھا کہ نیل سے سمندر تک نہر کھدواؤ
چاہے اس پر تمہیں مصر کا سارا خراج صرف کرنا پڑے۔ پھر اس سلسلے میں انہیں
مدینہ میں طلب کر کے کہا کہ اگر ایک نہر کھود کر دریائے نیل کو سمندر سے ملا دیا
جائے تو مکہ اور مدینہ میں مصر سے غلہ آنے میں آسانی ہوگی۔ حضرت عمرو بن
العاصؓ نے مصر واپس جا کر فوراً کام شروع کر دیا اور فسطاط کے قریب دریائے
نیل سے بحیرہ قلزم تک تقریباً ۶۹ میل لمبی نہر کھدوائی۔ یہ چھ ماہ میں مکمل ہوئی
اور مدتوں جاری رہی۔ (الفاروقؓ - حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے نہر امیر المؤمنین کھودنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟

جواب: ۲۱ ہجری میں مدینہ منورہ اور اس کے گرد و نواح میں خشک سالی کی وجہ سے قحط کی
صورت حال پیدا ہوئی۔ انسان اور مویشی بھی متاثر ہوئے اور بازار میں اشیاء
ضرورت کم یاب اور مہنگی ہو گئیں۔ آس پاس سے ساٹھ ہزار بدوؤں نے بھوک
کے ہاتھوں تک آ کر مدینہ کو گھیر لیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے قحط پر قابو پانے
کے لئے عراق، شام اور مصر کے گورنروں سے مدد طلب کی۔ والی شام امیر
معاویہؓ نے غلے سے لدے ہوئے تین ہزار اونٹ اور تین ہزار کپڑے بھیجے۔
والی کوفہ نے دو ہزار اونٹ غلے کے بھیجے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے غلے
اور کپڑوں سے لدے ہوا اونٹوں کا ایک بہت بڑا قافلہ بھیجا۔ مصر سے خشکی کا
راستہ دور تھا۔ اس لئے سامان پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ اس لئے ضرورت محسوس
ہوئی کہ ایک نہر کھود کر دریائے نیل کو سمندر سے ملا دیا جائے تاکہ مکہ اور مدینہ
میں مصر سے غلہ آنے میں آسانی ہو اور عرب قحط اور گرانی سے محفوظ رہے۔

(صحابہ - حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط - الفاروقؓ)

سوال: حضرت عمرو بن العاصؓ کو حضرت عثمانؓ نے کیوں گورنری سے معزول کر دیا تھا؟

جواب: ۲۴ ہجری میں حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت عمروؓ بن العاص کو مصر کی شادابی اور زرخیزی کی وجہ سے لکھا کہ خراج کم کیوں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ گائے اس سے زیادہ دودھ نہیں دے سکتی۔ انہوں نے خراج کی وصولی کے فرائض حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو دے دیئے۔ (انہیں حضرت عمرؓ نے مصر کے چھوٹے تھے جسے صعید مصر کا والی بنایا تھا) کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کو معزول کر کے حضرت عبداللہ بن سعد کو سارے مصر کا مستقل گورنر بنا دیا۔ حضرت عبداللہ نے خراج کی جو رقم مصر کو بھیجی وہ اس رقم سے کہیں زیادہ تھی جو حضرت عمروؓ بن العاص بھیجا کرتے تھے۔ حضرت عمروؓ بن العاص ۲۶ یا ۲۵ ہجری میں معزول ہوئے۔ (تاریخ طبری۔ الفاروق۔ فوج البلدان)

سوال: بتائیے حضرت عمروؓ بن العاص کو دوبارہ کب مصر بھیجا گیا؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص مدینہ آگئے تو اسکندریہ کے لوگوں نے قیصر روم کی شہ پر بغاوت کر دی۔ حضرت عمروؓ بن العاص کیونکہ مصر کے حالات سے زیادہ واقف تھے۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے انہیں بغاوت ختم کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے اسکندریہ پہنچ کر باغیوں کو شکست دی اور آئندہ بغاوت سے بچنے کیلئے اسکندریہ کی فسیل منہدم کرادی۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ الکامل۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت عمروؓ بن العاص نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: معزولی کے بعد انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی اور عام طور پر فلسطین میں رہتے تھے۔ تاہم وہ مدینہ منورہ آتے رہتے تھے۔ حضرت عثمانؓ غنیؓ کے خلاف سازشیں زور پکڑ گئیں تو انہوں نے جو مجلس مشاورت بلائی اس میں حضرت عمروؓ

بن العاص بھی شامل تھے۔ جب باغیوں نے خلیفۃ المسلمین کے گھر کا محاصرہ کیا تو وہ اس وقت مدینے میں تھے لیکن بے بس تھے۔ اور پھر آخر شام چلے گئے۔ حضرت علیؑ کے دور میں بھی وہ ایک مدت تک گوشہ نشین رہے۔ وہ جنگ جمل میں شریک نہیں ہوئے۔ جنگ صفین شروع ہوئی تو امیر معاویہؓ نے انہیں اپنی فوج کا سپہ سالار بنا دیا۔ دونوں فوجوں میں گھسان کی جنگ ہوئی۔ شامی فوج مشکل میں پڑ گئی تو حضرت عمرو بن العاص کے مشورے سے انہوں نے نیزوں پر قرآن بلند کر کے قرآن کو حکم ماننے کا اعلان کر دیا۔ حضرت علیؑ کے لشکر نے جنگ روک دی اور دونوں فریقوں کے درمیان حکیم پر ثالثی ہوئی۔ امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاص حکم مقرر ہوئے اور حضرت علیؑ کی جانب سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ دونوں بزرگ دومتہ الجندل میں ایک دوسرے سے تھلپے میں ملے لیکن بات چیت کے باوجود دونوں بزرگوں کا فیصلہ ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ تاہم حکیم کے نتیجے میں جنگ ملتوی ہوئی اور دونوں فریقوں کی فوجیں اپنے اپنے علاقے میں واپس چلی گئیں۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: حضرت عمرو بن العاص کب دوبارہ مصر کے گورنر مقرر ہوئے؟

جواب: حضرت علیؑ نے محمد بن ابی بکر کو مصر کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔ ۳۸ ہجری میں امیر معاویہؓ نے حضرت عمرو بن العاص کو چھ ہزار فوج دے کر مصر روانہ کیا۔ مصر کے لوگ بھی محمد بن ابی بکر کے خلاف تھے اور حکومت کے مخالف لوگ بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ حضرت عمرو بن العاص اور محمد بن ابی بکر کی فوجوں میں خوزیر لڑائی ہوئی محمد بن ابی بکر بھاگ کر روپوش ہو گئے اور بعد میں قتل ہوئے۔ مصر پر حضرت عمرو بن العاص کا قبضہ ہو گیا۔ امیر معاویہؓ نے انہیں چند

شرائط پر مصر کا گورنر مقرر کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر اسی برس تھی۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ کن دو دوسرے صحابیوں کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا گیا اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: نہروان میں حضرت علیؑ نے خارجیوں کو شکست دی تو وہ انتقام کا پروگرام بنانے لگے۔ انہوں نے حضرت علیؑ، حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاص تینوں کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا۔ منصوبے کے مطابق ابن ملجم نے حضرت علیؑ پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ برک بن عبد اللہ نے امیر معاویہؓ پر حملہ کیا لیکن وار غلط ہو گیا جس سے وہ بچ گئے عمرو بن بکر تمیمی حضرت عمرو بن العاص کو قتل کرنے گیا۔ لیکن ان کی طبیعت ناساز تھی۔ انہوں نے اپنی جگہ خارجہ بن خدافہ کو نماز پڑھانے کیلئے بھیج دیا۔ چنانچہ وہ شہید ہو گئے اور عمرو بن العاص بچ گئے۔ (تاریخ اسلام۔ خلفائے راشدین۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن العاص نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: یکم شوال ۴۳ ہجری کو عید الفطر سے پہلے مصر میں نوے برس کی عمر میں وفات پائی۔ نماز جنازہ ان کے بیٹے عبد اللہ نے پڑھائی جبل مقطم کے وامن میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ بعض روایات میں ۴۷ ہجری میں وفات بھی بتائی گئی ہے۔ انہوں نے دو بیٹے عبد اللہ اور محمد اپنے پیچھے چھوڑے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص مرد میدان تھے۔ بتائیے انہوں نے دینی علوم میں کیا کمال حاصل تھا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص نے زیادہ عرصہ جنگوں میں گزارا تاہم انہوں نے

رسالتاً ب سے فیضان علم حاصل کیا۔ علم و فضل کے اعتبار سے انہیں خاص مقام حاصل تھا۔ قرأت قرآن سے خاص شغف رکھتے تھے۔ ان سے ۳۹ احادیث مروی ہیں۔ (سیر الصحابہ۔ اصحابہ۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن العاص شاعری اور نثر میں کس حد تک مہارت رکھتے تھے؟
 جواب: شاعری اور ادب کے علاوہ انہیں خطابت میں بھی دسترس حاصل تھی۔ ان کی تحریروں اور تقریروں میں فصاحت و بلاغت، اختصار، جامعیت اور عمدہ تشبیہات کا نمونہ ملتا ہے۔ (اصحابہ۔ اسد الغابہ۔ مختصر تاریخ دمشق)

سوال: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمرو بن العاص کی سرکردگی میں سب سے پہلی جنگ کونسی لڑی گئی؟

جواب: جمادی الثانی ۸ ہجری میں رسول اللہ نے وادی ذات القریٰ میں قبیلہ قضاہ کی طرف تین سو مجاہدین کا لشکر دے کر بھیجا۔ پھر انہوں نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی قیادت میں مزید دو سو مجاہدین کو روانہ کیا ان میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ قبیلہ قضاہ حضرت عمرو بن العاص کا نھالی قبیلہ تھا اور اس نے مدینے پر حملے کا پروگرام بنایا تھا۔ چنانچہ لشکر اسلام نے ان پر اچانک حملہ کر کے بہت سے دشمن فوجی مار ڈالے اور باقی بھاگ گئے۔

(الغازی۔ اشعاب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ نے اس کامیابی پر حضرت عمرو بن العاص سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”عمرو! نئی فتوحات کیلئے تیار ہو جاؤ۔“

(سیر الصحابہ۔ اصحابہ۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے بیک آؤٹ کا آغاز سب سے پہلے کس مسلمان جرنیل نے کیا تھا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس بات کا آغاز کیا کہ جنگ کے دوران رات کو گھروں میں روشنی نہ کی جائے یا آگ نہ جلائی جائے، اور لشکر کے پڑاؤ میں بھی ایسا ہی کیا جائے۔ اس جنگی حکمت عملی کو آج بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

(طبقات۔ المغازی۔ جرنیل صحابہ)

حضرت عاصمؓ بن ثابت (سپہ سالار سابقون انصار بدری)

سوال: انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عاصمؓ بن ثابت کب اسلام لائے؟

جواب: انہوں نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے متاثر ہو کر ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ سب سے پہلے جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: رسول اللہؐ کے حکم سے حضرت عاصمؓ بن ثابت نے بدر کے کس قیدی کو قتل کیا تھا؟

جواب: غزوہ بدر کے قیدیوں میں مشرکین مکہ کا ایک سردار عقبہ بن ابی معیط بھی تھا۔ اس نے رسول اللہؐ کو ستانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی تھی۔ ایک مرتبہ جب آپؐ مسجد حرام میں سجدے کی حالت میں تھے تو اسی بد بخت نے آپؐ کے دوش مبارک پر اونٹ کی اوجھری رکھی تھی۔ جنگ بدر کے بعد لشکر اسلام صفراء کے مقام پر پہنچا تو حضورؐ نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کے لئے حضرت عاصمؓ بن ثابت کو حکم دیا۔

(تاریخ طبری۔ یر الصحابہ۔ اسوہ صحابہ)

سوال: غزوہ احد میں حضرت عاصمؓ بن ثابت آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔ جنگ کے دوران کونسا مشرک ان کے ہاتھوں مارا گیا؟

جواب: ایک نامور جنگجو مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ پر پہلے تیر سے وار کیا پھر تلوار سے

اس کا خاتمہ کر دیا۔ وہ مشرکین کا علم اٹھائے ہوئے تھا۔

(تاریخ ابن اثیر۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: جنگ احد کے بعد کفار کا ایک مشہور شاعر کن صحابی کے ہاتھوں قتل ہوا؟

جواب: بنو جمح کا شاعر ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ اپنے اشعار میں اسلام کے خلاف بدزبانی کرتا تھا۔ جنگ بدر میں اسیر ہوا تو مفلسی کا عذر پیش کر کے فدیہ نہ دیا۔ حضورؐ وعدہ کر کے آزاد ہو گیا کہ کبھی اسلام کے خلاف اشعار نہیں کہے گا۔ لیکن وعدہ خلافی کی اور احد میں مسلمانوں کے خلاف لڑا۔ رسول اللہؐ نے اپنے جانثاروں کے ہاتھ بھاگتے ہوئے مشرکوں کا حراء الاسد تک پیچھا کیا۔ وہ لشکر سے پیچھے رہ گیا اور گرفتار ہوا۔ حضورؐ کے حکم سے حضرت عاصمؓ بن ثابت نے اسے قتل کیا۔

(طبقات۔ سوشیائی)

سوال: حضرت عاصمؓ بن ثابت واقعہ رجع میں شہید ہوئے تھے۔ یہ واقعہ کب اور کیسے پیش آیا؟

جواب: حضرت عاصمؓ ہجری میں بنو ہذیل کے سردار سفیان بن خالد نے ایک سازش کے تحت رسول اللہؐ کی خدمت میں چند آدمی بھیجے۔ جنہوں نے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ کچھ لوگوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ حضورؐ نے چھ یا دس صحابہؓ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ ان میں حضرت عاصمؓ بن ثابت بھی تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ مقتول احد طلحہ بن ابی طلحہ کی بیوی اور مسافع اور حارث بھی جو قتل ہوئے تھے ان کی ماں سلانہ بنت سعد نے سفیان بن حارث کو ترغیب دی کہ مدینہ جا کر کسی بہانے سے چند مسلمانوں کو لے آئے جن میں عاصمؓ بن ثابت بھی ہوتا کہ ان سے اپنے شوہر اور بیٹوں کا بدلہ لے سکے۔ حضورؐ نے اس جماعت کا سردار حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد یا حضرت عاصمؓ بن ثابت کو مقرر فرمایا۔ یہ

جماعت مکہ اور عسفان کے درمیان رجب کے مقام پر پہنچی تو عذاروں نے اپنے قبیلوں بنولیان، عضل اور قارہ کے ایک سویا دوسو مسلح افراد کو بلا کر ان پر حملہ کر دیا۔ حضرت عاصمؓ اور سات دوسرے صحابہ شہید ہو گئے۔ دو صحابی حضرت ضعیبؓ بن عدی اور حضرت زیدؓ بن دھنہ قید ہوئے۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے شہادت سے پہلے حضرت عاصمؓ بن ثابت نے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: آپؓ نے دعا کی: ”اللہ! میری اس طرح حفاظت کیجئے کہ نہ میں کسی مشرک کو مس کروں اور نہ کوئی مشرک مجھے چھو سکے۔“ (اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ)

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصمؓ بن ثابت کی تمنا کیسے پوری کی؟

جواب: جب وہ شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے شہد کی کھلیوں کا بھڑوں کا بہت بڑا غول بھیج دیا جو کسی مشرک کو قریب نہ آنے دیتا۔ تھک ہار کہ انہوں نے فیصلہ کیا رات کو ان کا سر کاٹ لیا جائے۔ خدا کی قدرت رات کو اس قدر بارش ہوئی کہ پانی سیلاب بن کر حضرت عاصمؓ کے جسد اطہر کو بہا کر لے گیا۔ مشرکین نے ہر ممکن تلاش کیا مگر نہ ملا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے مشرکین حضرت عاصمؓ بن ثابت کے جسد مبارک کو کیوں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے؟

جواب: حضرت عاصمؓ نے جنگ احد میں سلافہ بنت سعد کے خاوند اور تین بیٹوں کو قتل کیا تھا۔ سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ حضرت عاصمؓ کے سر کی کھوپڑی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی تو اس میں شراب پیے گی۔ اس نے انہیں زندہ یا مردہ پکڑ کر لانے والے کیلئے منہ مانگا انعام مقرر کر رکھا تھا۔

(اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ۔ سوشیڈائی)

حضرت عکرمہ بن ہشام (سپہ سالار صحابہ)

سوال: ابو جہل کے اس بیٹے کا نام بتادیجئے جو اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا لیکن بعد میں اسلام کا عظیم سپہ سالار بنا؟

جواب: عکرمہ بن عمرو (ابو جہل) بن ہشام۔ اس کا تعلق قریش کی مشہور شاخ بنو مخزوم سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں فوج کی سپہ سالاری اور فوجی کمپوں کے انتظام اور دیکھ بھال کی ذمہ داری اسی قبیلے کے حوالے تھی۔

(تاریخ اسلام۔ وہبی۔ انساب الاشراف۔ جرنیل صحابہ)

سوال: اسلام لانے سے پہلے حضرت عکرمہ کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ کیسا تھا؟

جواب: حضرت عکرمہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے والد ابو جہل کے ساتھ مل کر اسلام کا راستہ روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ وہ قریش کے ان جابر اور ظالم لوگوں میں سرفہرست تھے جنہوں نے ایمان لانے والوں کو ہر ممکن عذاب سے دو چار کر دیا تھا۔ اور پھر اسلام کے خلاف جنگوں میں حصہ لیا۔

(تاریخ اسلام۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ۔ حیات صحابہ کے درشتاں پہلو)

سوال: حضرت عکرمہ کے باپ کو مشرکین مکہ نے ابوالحکم کا لقب دے رکھا تھا۔ مسلمانوں سے کیا لقب دیا؟

جواب: اس کی بددماغی، تکبر اور اسلام دشمنی کی وجہ سے اہل حق سے اسے ابو جہل (جاہلوں کا باپ) کا لقب دیا۔ جنگ بدر میں وہ ہلاک ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا: "اس امت کا فرعون مر گیا۔" (طبقات۔ استیعاب۔ اصحابہ)

سوال: جنگ بدر میں حضرت عکرمہ نے حضرت معاذ پر کیوں حملہ کیا تھا؟

جواب: حضرت عکرمہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جب حضرت معاذ نے ان

کے والد ابو جہل کو قتل کر دیا تو باپ کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے حملہ کر کے حضرت معاذؓ کا بازو کاٹ ڈالا۔ حضرت معاذؓ نے ان کا مقابلہ کیا تو وہ گھوڑا دوڑا کر دوسری طرف چلے گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: جنگ احد میں حضرت عکرمہؓ مشرکین کی فوج کے افسروں میں سے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو شکست دینے کے لئے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: وہ غزوہ احد میں میسرہ کے افسر تھے۔ جنگ کے شروع میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی تو درہ پر متعین تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ حضرت عکرمہؓ اور حضرت خالدؓ بن ولید نے اپنے سواروں کے ساتھ اس طرف سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اس طرح جنگ کا پانسلاٹ گیا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: ۵ ہجری میں جنگ خندق کے موقع پر حضرت عکرمہؓ نے کس طرح اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا؟

جواب: وہ بنو کنانہ کو جوش دلا کر اپنے ساتھ لے گئے اور مسلمانوں کو ختم کر دینے والے لشکر میں شامل ہو گئے۔ جن چند سواروں نے خندق کو عبور کیا ان میں عکرمہؓ سب سے آگے تھے۔ حضرت علیؓ نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا تو ان کا ساتھی نذول فرار ہونے کے لئے پیچھے مڑا۔ وہ اور اس کا گھوڑا خندق میں گر گیا۔ حضرت عکرمہؓ بھی خوفزدہ ہو کر تیزی سے پیچھے مڑے اور بھاگ گئے۔

(تاریخ اسلام ذہبی۔ رسول اللہؐ کے جرنل صحابہ)

سوال: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھا گیا۔ اسے عملاً توڑنے میں کن لوگوں نے حصہ لیا؟

جواب: بنو خزاعہ مسلمانوں کا حلیف تھا اور قبیلہ بنو بکر قریش کا۔ ان دونوں قبیلوں میں

عزضے سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔ صلح نامہ کے تقریباً ۱۸ ماہ بعد بنو بکر نے آج تک بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور بنے رجمی نے عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا۔ حرم میں پناہ لینے والوں کا بھی قتل عام کیا۔ قریش کے جن سرداروں نے بنو بکر کی مدد کی ان میں عکرمہؓ بھی شامل تھے۔ (اصابہ اسلام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر مشرکین کے کس گروہ نے مسلمانوں کی مزاحمت کی تھی؟

جواب: اگرچہ اکثر قریش نے بیت اللہ میں مسلمانوں کے داخلے کو قبول کر لیا تھا مگر اس وقت بھی عکرمہؓ نے اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے ایک دستے کی راہ روکنے کی کوشش کی تھی مگر شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اس میں ان کے دستے کے چوبیس آدمی قتل ہوئے۔ (اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ)

سوال: فتح مکہ کے وقت عکرمہؓ کی اہلیہ ام حکیمؓ بنت حارث مسلمان ہو گئیں لیکن عکرمہؓ مسلمان نہیں ہوئے۔ ان کی اہلیہ نے حضورؐ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت عکرمہؓ مکہ سے فرار ہو کر یمن جانے کے لئے ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ ان کی اہلیہ نے بارگاہ رسالتؐ میں حاضر ہو کر درخواست کی: ”یا رسول اللہ! عکرمہؓ میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا شوہر بھی ہے۔ وہ جان کے خوف سے روپوش ہو گیا ہے۔ اگر آپ اس کو امان دیں تو میں اسے تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کروں۔“ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”تیرے شوہر کو امان ہے اس کو لے آؤ۔“ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عکرمہؓ واپس حضورؐ کی خدمت اقدس میں کس طرح پہنچے؟

جواب: حضرت عکرمہؓ کشتی میں سوار ہو گئے۔ کچھ دور جا کر کشتی طوفان میں الجھو لے کھانے لگی۔ حضرت عکرمہؓ نے لات وعزنی کو پکارا۔ غلاحوں نے کہا کہ اب لات وعزنی کو پکارنے کا وقت نہیں۔ انہوں نے بے اختیار پکارا کہ اے اللہ!

اگر میں طوفان سے زندہ بچ گیا تو خود کو محمدؐ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ وہ بڑے رحیم و کریم ہیں مجھے سزا نہیں دیں گے۔ دعا قبول ہوئی۔ کشتی کنارے لگی۔ اسی دوران ان کی اہلیہ بھی پہنچ چکی تھیں۔ انہوں نے امان کے بارے میں بتایا۔ اور حضرت عکرمہؓ کو ساتھ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ آپؐ نے ان کا خیر مقدم کیا اور وہ اسلام قبول کر کے مسلمانوں میں شامل ہو گئے۔ (مسند رک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عکرمہؓ نے دور رسالت کی کن جنگوں میں حصہ لیا اور ان کے علاوہ کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؐ حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں شامل ہوئے۔ ۱۰ ہجری میں حضورؐ نے آپؓ کو صدقات کی وصولی کیلئے قبیلہ ہوازن کی طرف عامل بنا کر روانہ کیا۔ جب حضورؐ کا انتقال ہوا تو آپؓ یمن کے ایک شہر تہالہ میں تھے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ طبرانی)

سوال: بتائیے دور ضد لقی میں حضرت عکرمہؓ نے فتنہ ارتداد کے خاتمے کے لئے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ نے مرتدین کے خاتمے کے لئے جو لشکر روانہ کئے ان میں سے ایک کی قیادت حضرت عکرمہؓ کو سونپی اور انہیں مسیلہ کذاب کی سرکوبی کیلئے یمامہ بھیجا۔ بعد میں حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ کو ان کی مدد کیلئے روانہ کیا۔ انہوں نے حضرت شرحبیلؓ کے پہنچنے سے پہلے ہی مسیلہ کی کثیر التعداد فوج کے ساتھ جنگ چھیڑ دی لیکن انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔ پھر انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کے حکم سے حضرت حذیفہؓ اور حضرت عرفیہؓ کے ساتھ مل کر عمان اور مہرہ کے مرتدین کا خاتمہ کیا۔ وہاں قبیلہ ازد کے مرتدین نے اپنے سردار لقیط بن مابک کی سرکردگی

میں دیا کے مقام پر اسلامی لشکر کا مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ اس لڑائی میں دس ہزار مرتدین مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے۔ پھر انہوں نے قبیلہ کندہ کے مرتدین کا خاتمہ کرنے کیلئے حضرت مہاجر بن امیہ کی مدد کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ خلیفۃ الرسول۔ ابو بکر صدیق)

سوال: شام اور ایران کی کن جنگوں میں حضرت عکرمہؓ نے حصہ لیا؟
جواب: رومی اور اسلامی فوجوں کے درمیان کئی خونریز جنگیں ہوئیں جن میں حضرت عکرمہؓ نے کمال بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اجنادین کی جنگ میں انہوں نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ معرکہ نخل میں بھی جان بازی سے لڑے پھر حمص کے معرکہ میں حصہ لیا اور آخر یرموک کے میدان جنگ میں رومی نوجوانوں سے مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں ان کے دو بیٹے بھی شریک تھے۔

(طبقات۔ تاریخ ابن خلدون۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عکرمہؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟
جواب: ان کی شہادت کے سال اور مقام کے بارے میں سخت اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یرموک میں شہید ہوئے۔ بعض نے اجنادین لکھا ہے اور بعض نے نخل بتایا ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ جنگ مرج الصفر سے پہلے شہید ہو چکے تھے۔ اسی طرح ۱۳ ہجری، ۱۴ ہجری اور ۱۵ ہجری سال شہادت بتایا گیا ہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر بائیس سال تھی۔

(تاریخ واندی فتوح البلدان۔ اصابع۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عکرمہؓ کو دو مرتبہ رسول اللہؐ نے جنت کی بشارت دی۔ جب آپ قبول اسلام کیلئے آرہے تھے تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟
جواب: آپؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: ”تمہارے پاس عکرمہؓ ایمان کی حالت میں اور

ہجرت کی نیت سے آرہا ہے۔ تم اس کے باپ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ مردوں کو برا بھلا کہنا زندوں کو تکلیف دیتا ہے اور یہ باتیں مردوں کو تو تکلیف نہیں پہنچاتیں۔“
(تاریخ دمشق۔ رسول اللہ کے جرنیل صحابہ)

حضرت عبادہ بن صامت انصاری

(فضلا صحابہ، کاتب صحابہ، حفاظ صحابہ، اصحاب عقبہ)

سوال: اس صحابی کا نام بتادجئے۔ جو سب سے پہلے فلسطین میں محکمہ قضاء کے والی مقرر ہوئے؟

جواب: فقیر، عالم، قاضی، محدث اور قاری قرآن حضرت عبادہ بن صامت انصاری۔
وہ اصحاب صفہ کے معلم بھی تھے۔ (طبقات۔ حفاظ صحابہ۔ سیر انصار۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: ابوالولید حضرت عبادہ بن صامت کا حسب و نسب بتادیں؟ وہ کب ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے؟

جواب: ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سالم سے تھا۔ والدہ کا نام قرۃ العین بنت عبادہ جو بیٹے کے ہاتھ پر ایمان لائیں۔ انہوی میں حضرت عبادہ بن صامت نے اسلام قبول کیا اور پھر اگلے سال بیعت عقبہ اولیٰ یا بیت النساء میں شریک ہوئے۔ ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شامل ہونے والے ۵۷ اہل ایمان میں بھی شامل تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ اصحاب)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ کے بعد حضورؐ نے انصار کو بارہ نقیب مقرر کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبادہ بن صامت کس قبیلے کے نقیب تھے؟

جواب: انہیں دینی امور کیلئے حضورؐ نے بنو قائل کا نقیب مقرر فرمایا۔ وہ خزرجی نقیبہ میں سے تھے۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ رمز اللعالمین)

سوال: حضرت عبادہ بن صامت انصار کے سابقوں الاؤلون میں سے تھے اور عقبہ ثانی کے نقیب بھی۔ بتائیے آپ کے دینی بھائی کون سے تھے؟

جواب: رسول اللہ نے ہجرت کے چند ماہ بعد انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت ابو مرثد غنوی کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(متدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر انصار۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: ہجرت نبوی سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت دو مرتبہ مکہ کیوں گئے تھے؟

جواب: بیعت عقبہ کبیرہ سے واپس آ کر دیدار حبيب کیلئے بے چین رہنے لگے۔ چنانچہ تھوڑے دنوں کے وقفے سے دو مرتبہ حضور کی زیارت کیلئے مکہ گئے۔

(مسند احمد بن حنبل)

سوال: رسول اللہ نے بنو قریظہ کے اخراج کی نگرانی کے لئے کس صحابی کو مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت عبادہ بن صامت کے بنو قریظہ سے حلیفانہ تعلقات تھے۔ لیکن جب اللہ کا حکم نازل ہوا کہ اے مسلمانوں یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، تو انہوں نے بنو قریظہ سے پرانے تعلقات ختم کر لیے اور بڑی ہوشیاری سے انہیں شہر سے نکالنے کے کام کی نگرانی کی۔ (متدرک حاکم۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بیعت رضوان اور فتح مکہ میں حضور کے ساتھ رہنے والے صحابی حضرت عبادہ بن صامت سے حضور کس درجہ محبت فرماتے تھے؟

جواب: یوں تو آقا اپنے تمام صحابہ سے بے حد پیار کرتے تھے مگر بعض صحابہ آپ کو زیادہ محبوب تھے۔ ان میں حضرت عبادہ بن صامت بھی تھے۔

(متدرک۔ مسند احمد۔ اصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبادہ بن صامت نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: عہد فاروقی میں شام پر لشکر کشی کرنے والے مجاہدین میں شامل ہو گئے اور کئی معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرؓ کے بقول انہیں ایک ہزار سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اسکندریہ فتح کرنے والے مجاہدین کے چار بڑے افسروں میں آپ بھی شامل تھے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ بے جگری اسے لڑے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں فلسطین کا قاضی بنایا۔ جبکہ امیر شام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے انہیں حمص کا نائب بنایا۔ اس دوران انہوں نے لازقیرہ فتح کیا۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں شام سے واپس بلالیا۔ پھر وہ دوبارہ چلے گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ منہاج۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبادہ بن صامت نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۳۷ سال کی عمر میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ۳۳ ہجری میں وفات پائی۔ بیت المقدس یارملہ میں دفن ہوئے۔ ایک سو اکیاسی احادیث کے راوی تھے۔ (منہاج۔ اصابہ۔ یر الصحابہ)

حضرت عبداللہ بن عبداللہ انصاری (بدری صحابی رعالم وفاضل رکاتب وحی)

سوال: باپ کا نام بھی عبداللہ اور بیٹے کا نام بھی عبداللہ۔ باپ کو بدبختی ملی اور وہ رئیس النافقین کہلایا۔ بیٹا جلیل القدر صحابی بنا۔ یہ کون اور کس خاندان کے لوگ تھے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو حلیہ کے حضرت عبداللہ بن عبداللہ کا شمار انصار کے سابقون الاولون میں ہوتا ہے۔ باپ ابو حباب عبداللہ بن ابی اسلام ہاشمی اور منافقت کی وجہ سے منافقون کا سردار بنا۔ عبداللہ بن ابی اپنی دادی سلول کے

نام کی وجہ سے عبداللہ بن ابی بن سلولہ کے نام سے مشہور ہوا۔ بنو خزاعہ کی ایک عورت سلولہ سے ابن ابی کے دادا نے شادی کی تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: جنگ بدر میں ۷۰ مشرکین مارے گئے اور اتنے ہی قید ہوئے۔ قیدیوں کو کپڑے دیئے گئے تو حضرت عباسؓ کو کس نے کپڑے دیئے؟

جواب: حضورؐ نے قیدیوں کو کپڑے دیئے تو حضرت عباسؓ کو کرتہ پورا نہیں آیا۔ اس موقع پر عبداللہ بن ابی نے انہیں اپنا کرتہ دیا کیونکہ وہ بھی لمبے قد کا تھا۔ حضورؐ ابن ابی کی منافقتوں کے باوجود اس کے اس احسان کو کبھی نہیں بھولے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ زاد العاد۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: احد میں حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ کے اگلے دو دانت شہید ہو گئے تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: لڑائی کے بعد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: ”تم سونے کا دانت بنالو۔“ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(اسد الغابہ۔ سیر انصار۔ انصہ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوہ بنو مصلط سے واپسی پر مریض میں پانی کی تقسیم پر کن دو افراد میں جھگڑا ہوا تھا؟

جواب: حضورؐ چند دن وہاں ٹھہرے۔ ایک دن ایک مہاجر ججہاہ بن مسعود غفاری (جو کہ حضرت عمر فاروقؓ کے غلام تھے) اور خزرج کے حلیف ایک انصار صحابی سنان بن عمرو الجعفی کے درمیان پانی کی تقسیم پر جھگڑا ہو گیا۔ نوبت ہاتھ پائی تک پہنچ گئی۔ ججہاہ نے مہاجرین کو مدد کیلئے پکارا اور سنانؓ نے انصار کو۔ ابن ابی کو موقع مل گیا۔ اس نے انصار کو خوب ابھارا۔ قریب تھا کہ آپس میں لڑائی بڑھ

جاتی، رسول اللہ ﷺ شورش کر تشریف لائے۔

(اصابہ- سیرۃ ابن ہشام- سیرۃ ابن اسحاق- اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا اور اس کا کیا رد عمل ہوا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ جاہلیت کی دہائی کیسی؟ تم لوگوں کا جاہلیت کی اس دہائی سے کیا واسطہ۔ اسے چھوڑو۔ یہ بہت گندی چیز ہے۔“ حضور ﷺ کا ارشاد سن کر کچھ صحابہ نے ججاء اور شان کو گلے ملوایا اور معاملہ ختم ہو گیا۔

(اسد الغابہ- استیعاب- سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ کے باپ ربیع بن منافقین ابن ابی نے کیا ہرزہ سرائی کی؟

جواب: منافقین کو معاملہ دب جانا پسند نہ آیا۔ وہ انصار منافقین سے کہنے لگا: ”یہ سب کچھ تمہارا اپنا کیا دھرا ہے۔ تم لوگوں نے خود انہیں اپنے ہاں لا کر بسایا ہے۔ ان پر اپنے مال تقسیم کئے۔ یہاں تک کہ وہ پر پرزے نکال کر ہمارے منہ کو آنے لگے۔ ہماری اور ان کنگلوں کی مثال تو ایسی ہے کہ اپنے کتے کو کھلا پلا کر موٹا کر تا کہ تجھی کو پھاڑ کھائے۔ اگر تم لوگ مہاجرین کی امداد اور تعاون سے الگ ہو جاؤ تو وہ خود ہی مدینہ چھوڑ دیں گے۔ خدا کی قسم مدینے واپس جا کر ہم میں سے جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو شہر سے نکال باہر کرے گا۔“

(اصابہ- سیر الصحابہ- سیرت ابن ہشام- زاد المعاد)

سوال: کس صحابی نے رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن ابی کی اس حرکت سے آگاہ کیا؟ اور اس کا فیصلہ کیسے ہوا؟

جواب: ایک کم عمر صحابی حضرت زید بن ارقم انصاری کو ابن ابی کی باتوں پر غصہ آیا اور انہوں نے حضور ﷺ کو بتایا۔ حضور ﷺ نے ابن ابی کو بلا کر پوچھا تو وہ صاف مکر گیا۔ اور قسمیں کھانے لگا کہ یہ لڑکا جھوٹ بولتا ہے۔ انصار حضرت زید پر ناراض

ہوئے اور وہ دل گرفتہ ہو کر اپنے وجہ خیمے میں جا کر سو گئے۔ رحمت الہی جوش میں آئی اور حضورؐ پر سورۃ المنافقون کی آیت ۸ نازل ہوئی۔ جس کا ترجمہ ہے: ”یہ (منافقین) کہتے ہیں کہ ہم مدینے واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔“ (تفسیر ابن کثیر۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زیدؓ بن ارقم انصاری سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے زیدؓ بن ارقم انصاری کو بلایا اور پھر ہنستے ہوئے ان کا کان پکڑ کر فرمایا: ”لڑکے کا کان سچا تھا۔ اللہ نے خود اس کی تصدیق کر دی۔“

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ جلیہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ابن ابی کی حرکت پر کس طرح غصے کا اظہار کیا؟ حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے رسول اللہؐ سے عرض کیا: ”یا رسول اللہؐ آپ اجازت دیں تو میں اس منافق کا سر اڑا دوں اور اگر آپؐ یہ مناسب نہ سمجھیں تو انصاریوں سے معاذ بن جبل، عباد بن بشر، محمد بن مسلمہ یا کسی اور کو حکم دیں کہ وہ اس کا کام تمام کر دے۔“ آقا حضورؐ نے فرمایا: ”نہیں ایسا مت کرو، لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں ہی کو قتل کر رہا ہے۔“ (اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: ابن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے حضورؐ سے کیا درخواست کی؟ حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہؐ میرے باپ نے آپؐ کو ذلیل کہا۔ خدا کی قسم وہ خود ذلیل ہے۔ اگرچہ تمام خنزرج میں مجھ سے بڑھ کر کوئی اپنے باپ کا اطاعت گزار نہیں، لیکن آپؐ حکم دیں تو میں ابھی جا کر اس کا سر قلم کر دیتا ہوں۔ کوئی دوسرا اسے قتل کرے گا تو شاید میرے دل میں

انتقام کا جذبہ پیدا ہو جائے اور میں اپنی آخرت خراب کر لوں۔“ کریم آقا نے ان کو بھی وہی جواب دیا جو حضرت عمرؓ کو دیا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: لشکر اسلام مدینہ میں داخل ہونے لگا تو حضرت عبداللہؓ نے کیا اقدام کیا؟
جواب: ان کے دل میں اپنے باپ ابن ابی سے ناراضی اور نفرت موجود تھی۔ انہوں نے تلوار سونت کر باپ کا راستہ روکا اور بولے: ”تم نے کہا تھا کہ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل کو نکال دے گا۔ اب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عزت تمہاری ہے یا اللہ اور اس کے رسولؐ کی۔ خدا کی قسم رسول اللہؐ کی اجازت کے بغیر میں تمہیں مدینہ میں ہرگز داخل نہ ہونے دوں گا۔“

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ محمد عربیؐ انسایکلو پیڈیا۔ سیرت رسول عربیؐ)

سوال: روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے باپ سے کہا کہ تم اپنے ذلیل ہونے اور محمدؐ کے عزیز ہونے کا اقرار کرو۔ نبی محترمؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے کیا حکم دیا؟
جواب: ابن ابی چلانے لگا۔ حضور اقدسؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے حضرت عبداللہؓ کو کہلا بھیجا کہ اپنے باپ کو گھر آنے دو۔ انہوں نے تعمیل ارشاد میں راستہ چھوڑ دیا اور کہا: ”رسول اللہؐ کا حکم ہے تو اب تم شہر میں داخل ہو سکتے ہو۔“

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ ضیاء النبیؐ۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضرت عبداللہؓ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے آپؐ نے کب کہا تھا: ”جو کچھ اللہ نے اپنے پیارے محبوبؐ اور مسلمانوں کے ساتھ کیا وہ بہت ہی بہتر ہے؟“

جواب: جنگ احد میں رسول اللہؐ اور بہت سے صحابہؓ زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہؓ زخمی حالت میں گھر واپس آئے تو ان کے باپ ابن ابی نے بیٹے سے کہا:

”میری برائے کے مطابق تیرا این جہاد میں نکلنا صحیح نہیں تھا۔ کیونکہ محمدؐ نے میری نافرمانی کی اور نوجوانوں کی بات مانی۔ جس سے اتنے مسلمان بھی شہید ہوئے۔“ حضرت عبداللہؓ نے جواب میں وہ الفاظ کہے تھے۔

(الشیعاب۔ جزئیل صحابہ۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ کو مدینہ کا امیر کب مقرر فرمایا تھا؟

جواب: ہجرت کے چوتھے سال شعبان کے مہینے میں آپؐ اور صحابہ ابوسفیان کی طرف سے کئے گئے وعدے پر مقام بدر تشریف لے گئے تھے تو مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔ اس غزوے کو بدر صغریٰ، بدر موعده، بدر ثانی اور بدر آخرہ بھی کہتے ہیں۔ (المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: حضرت عبداللہ نے اپنے باپ ابن ابی کے ساتھ اس کی موت پر کیا سلوک کیا؟

جواب: ۹ ہجری میں رئیس المنافقین فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ نے حضورؐ سے آپؐ کی قیص مبارک مانگی اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ رسول اللہؐ نے (اپنے چچا حضرت عباس کے کھڑے کے بدلے میں) اپنی قیص عطا فرمادی۔ جنازہ قبرستان میں پہنچا تو آپؐ نے اپنے گھٹنوں پر ابن ابی کی میت رکھ کر اسے اپنی قیص مبارک پہنائی اور اپنا لعاب مبارک اس کے منہ پر ملا۔ اور پھر نماز جنازہ کیلئے کھڑے ہو گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ مسلم)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے اس موقع پر کیا عرض کیا اور جواب میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ! آپ اس منافق کی نماز پڑھیں گے جن کے لئے کہا گیا ہے: ”توان کے لئے بخشش مانگ یا نہ مانگ۔ اگر ان کے لئے ستر بار بخشش مانگے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔“ (سورۃ توبہ) آپ نے فرمایا: ”اے عمر مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ استغفار سے منع نہیں کیا گیا۔ استغفار کروں یا نہ کروں۔ یہ اللہ کا کام ہے کہ ان کو معاف نہ کرے۔“ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ مسلم۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہ نے حضرت عبداللہ کے والد ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھی تو کیا آیت نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ توبہ کی آیت ۸۴ وَلَا تُصَلِّیْ عَلٰی اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔

(تفسیر ابن کثیر۔ سیرۃ حلبیہ۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن عبداللہ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: دور صدیقی میں مرتدین اور جھوٹے نبیوں کے خلاف لشکر بھیجے گئے تو آپ بھی حضرت خالد بن ولید کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ یمامہ کے میدان میں مسلحہ کذاب کے خلاف جنگ میں آپ بھی بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ شہید ہو گئے۔ آپ کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر انصار۔ الاستبصار)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی (عالم و فاضل، حافظ، شاعر، خدمتگار، سپہ سالار)

سوال: ”اب تم سواری پر بیٹھو اور میں اس کی مہار پکڑوں گا۔“ رسول اللہ نے کس صحابی سے فرمایا؟

جواب: ایک سفر میں حضرت عقبہ بن عمرؓ چٹنی سے فرمایا، اور پھر صحابی رسولؐ سواری پر بیٹھے اور رسولؐ سواری کی مہارت تھامے آگے آگے چل رہے تھے۔

(طبقات - میرۃ الصحابہ)

سوال: مدینہ کے نواح میں رہنے والے خطیب اور شاعر صحابی حضرت عقبہ بن عامر نے کب بیعت کی؟

جواب: حضورؐ کی مدینہ تشریف آوری کے وقت بیعت ہجرت کی اور مدینہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ (طبقات - ائد الغابہ - استیاب)

سوال: حضرت عقبہ بن عامرؓ سفر میں حضورؐ کی سواری کھینچتے تھے۔ آپؐ کو حضورؐ نے کن دوسورتوں کی خاص طور پر تعلیم دی تھی؟

جواب: سورۃ ہود اور سورۃ یوسف۔ آپؐ نہ صرف قاری قرآن اور عالم تھے بلکہ حدیث، فقہ اور فرائض میں بھی امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل - اصابہ - میر الصحابہ)

سوال: حضرت عقبہ بن عامرؓ نے تمام غزوات نبویؐ میں شرکت کی۔ آپؐ نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور صدیقیؓ میں فتنہ روم کے استیصال کے بعد شام کے معرکوں میں شامل ہوئے اور رومیوں کے خلاف متعدد لڑائیاں لڑیں۔ دمشق کی فتح کے بعد حضرت ابو عبیدہؓ کے حکم سے انہوں نے فتح کی خبر حضرت عمرؓ کو پہنچائی۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں رومیوں کے خلاف کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ حضرت امیر مغانیہؓ کے ظرفداروں میں سے تھے اور ان کی طرف سے جنگ صفین میں شامل ہوئے۔ مصر کے امیر الخراج اور امام نماز مقرر ہوئے۔

(الفاروق - خلفائے راشدین - اصابہ)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر نے ۵۸ ہجری میں وفات پائی آپ کا شمار کس طرح فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے؟

جواب: آپ نے دس سال تک براہ راست رسول اللہ سے تعلیم پائی۔ حافظ قرآن، فقیہ، خوش گو شاعر اور فرائض کے ماہر تھے۔ (اساب۔ تذکرہ الحفاظ۔ تہذیب الحدیث)

حضرت عامرؓ بن فہیرہ ازدی (بدری صحابی رہماجر مدینہ)

سوال: رنگت سیاہ۔ نحیف جسم۔ ہجرت کے وقت غار ثور میں سرکارِ دو عالم اور حضرت ابوبکرؓ کو دودھ پہنچاتے تھے۔ بتائیے وہ کون تھے؟

جواب: حضرت عامرؓ بن فہیرہ۔ ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ سیاہ قام حبشی تھے۔ حضرت عائشہؓ کے اخیانی بھائی طفیلؓ بن عبد اللہ کے غلام تھے۔

(اساب۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: حضرت عامرؓ بن فہیرہ حضورؐ کے دارالرقم میں قیام سے پہلے ہی ایمان لے آئے۔ بتائیے غلامی سے کب آزاد ہوئے؟

جواب: مشرکین مکہ اس بے بس غلام کو بیدردی سے زد و کوب کرتے۔ گرم ریت اور کانٹوں پر گھسیٹتے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے انہیں ایک دن اس حال میں دیکھ لیا۔ انہوں نے اسی وقت حضرت عامرؓ کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے سفر میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تیسرے شخص کون تھے؟

جواب: سفر ہجرت میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ ان دو ہستیوں کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھایا ہوا تھا۔

(طبقات۔ اساب۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: قبائلی قبائل میں حضرت عامر بن فہیرہ حضرت سعد بن خبیثہ انصاری کے مہمان تھے۔

سوال: بتائیے آپ کے مؤاخاتی بھائی کون تھے؟

جواب: رسول اللہ نے مہاجرین اور انصار میں مواخاۃ قائم کی تو حضرت حارث بن

انصاری اور آپ کا اسلامی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: مدینے کی آب و ہوا اس نہ آئی تو حضرت عامر بن فہیرہ بھی علیل ہو گئے۔

سوال: شدت مرض میں آپ کو کیا شعر بار بار پڑھتے؟

جواب: ترجمہ: اللہ کی قسم! میں اپنے رب سے کہتا ہوں کہ میری موت

میں نے موت ایسے پہلے موت کا جزا چکھ لیا ہے۔

سوال: آپ کی موت کی خبر ان کے اوپر سے کیسے

ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق کوشش کرتا ہے۔

سوال: جس طرح اہل اپنے سینگ سے اپنی ناک کی حفاظت کرتا ہے

محبوب اللہ نے دعا فرمائی۔ عدائینے کی آبت و ہوا اس آئی اور تمہاجرین ابھی

صحت یاب ہو گئے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عامر بن فہیرہ نے جنگ بدر میں شرکت کی۔ بتائیے آپ شہید کس

جنگ میں ہوئے؟

جواب: آپ بہت سے دوسرے صحابہ کے ساتھ واقعہ بیئر معونہ میں شہید ہوئے۔

سوال: واقعہ بیئر معونہ کی تاریخ بتائیے۔ (زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے واقعہ بیئر معونہ کب اور کیسے ہوا؟

جواب: رسول اللہ نے صفر، ہجری میں ابو براء کلابی کی درخواست پر ستر صحابہ کو تبلیغ دین

کیلئے نجد کی طرف روانہ کیا۔ ان میں اکثر صحابہ حافظ قرآن تھے۔ ان میں

حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی تھے۔ یہ اصحاب بیہرہ معونہ کے قریب پہنچے تو بنو کلاب کے سردار عامر بن طفیل نے غداروں کی اور دوسرے مشرکین کو ساتھ ملا کر ان صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ (طبقات۔ الریح الختم۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بیہرہ معونہ کے واقعے میں کون سے قبائل شامل تھے اور کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: رعل اور ذکوان قبیلوں کے مشرکین نے اچانک حملہ کیا اور حضرت عمرؓ و بن امیہ ضمری کے سوا تمام صحابہؓ شہید ہو گئے۔ (زاد العاد۔ سیرت ابن ہشام۔ الریح الختم)

سوال: بتائیے حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو کب اور کس نے شہید کیا؟

جواب: بیہرہ معونہ کے مقام پر مشرکین کے ایک آدمی جبار بن سللی کلابی نے پشت پر پوری قوت سے نیزہ مار کر شہید کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے مرتے وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: تیر لگنے پر آپؓ نے گرتے ہوئے بے ساختہ فرمایا: ”خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔“ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سوشیدائی)

سوال: شہادت کے وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی عمر کیا تھی اور آپؓ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: شہادت کے وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی عمر چونتیس یا چالیس برس تھی۔ آپؓ کو کہیں دفن نہیں کیا گیا۔ جب آپؓ کو شہید کیا گیا تو آپؓ کی لاش تڑپ کر آسمان کی طرف بلند ہوئی اور غائب ہو گئی۔ حضرت عروہ کا بھی بیان ہے کہ شہداء بیہرہ معونہ میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی لاش تلاش کی گئی تو نہیں ملی۔ حضرت عامرؓ کے قاتل جبار بن سللی نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سوشیدائی)

حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ (سپہ سالار صحابی)

سوال: بت کدہ ہند میں سب سے پہلے اذان حق دینے والے مجاہدین کے قائد کون تھے؟

جواب: حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ۔ اصل نام عبدالکعبہ بن سمرہ تھا۔ ان کے پردادا عبدالشمس حضور کے پردادا ہاشم کے نسلے بھائی تھے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ میرا صحابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا۔ آپ نے سب سے پہلے کس غزوہ میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ تبوک میں سب سے پہلے شریک ہوئے اور پھر دیگر غزوات میں رسول اللہ کے ہمراہ رہے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں سیستان کیسے فتح ہوا؟

جواب: اس زمانے میں ایرانی صوبوں میں مکران اور سیستان کی سرحدیں موجودہ صوبہ بلوچستان سے ملتی تھیں۔ حضرت عثمانؓ نے والی بصرہ حضرت عبداللہ بن عامر کو حکم دیا سیستان، کابل مکران اور کرمان کے علاقوں کو باغیوں سے پاک کریں۔ چنانچہ ابن عامر نے اس مہم پر ربیع بن زیاد کو مامور کیا۔ انہوں نے ۳۰ ہجری میں سیستان پر پرتجم اسلام لہرایا۔ وہ دو سال سیستان میں مقیم رہے۔ ان کے واپس آنے پر سینتائیوں نے پھر بغاوت کردی۔ اب عبداللہ بن عامر نے حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ کو سیستان فتح کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ یہ بھی روایت ہے کہ خود حضرت عثمانؓ نے انہیں روانہ کیا۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ نے آٹھ ہزار سرفروشوں کے ساتھ دشوار گزار راستے طے کر کے سیستان کے شہر زرنج کا محاصرہ کر لیا۔ حاکم سیستان نے مقدور بھر مقابلہ کیا پھر بیس لاکھ درہم اور دو ہزار غلام دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔ زرنج کو مسخر کرنے کے بعد تمام علاقوں کو فتح کر لیا۔ عرب مؤرخین کے مطابق یہ تمام

علاقے پاکستانی بلوچستان میں شامل ہیں۔

(فتوح البلدان - تاریخ طبری - تاریخ سندھ)

سوال: بتائیے حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ کے ہاتھوں اور کونسی فتوحات ہوئیں؟

جواب: تیسری سیستان کے بعد حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ رنج کی طرف بڑھے اور دادن یا دواء کے اہم شہر میں داخل ہو گئے۔ لوگوں نے بھاگ کر مندر میں پناہ لی جو ایک مضبوط قلعے کی صورت میں ایک پہاڑ پر بنایا گیا تھا۔ اس پہاڑ کو جبل زور یا کوہ زور کہا جاتا تھا کیونکہ اس میں زور نامی بت نصب تھا۔ حضرت عبدالرحمنؓ نے مندر کا محاصرہ کیا تو چند دن میں مندر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ حضرت عبدالرحمنؓ نے بت توڑ دیا جو خالص سونے کا تھا۔ سونے اور ہیرے یا قوت مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔

(فتوح البلدان - تاریخ طبری - تاریخ سندھ)

سوال: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ بتائیے وہ کب دوبارہ میدان جہاد میں آئے؟

جواب: عہد عثمانی میں حضرت عبدالرحمنؓ سیستان کے والی تھے۔ پھر گوشہ نشین ہو گئے۔ امیر معاویہؓ نے عبداللہ بن عامر کو دوبارہ بصرہ کا والی بنایا تو سیستان کو مطیع رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عبدالرحمنؓ بن سمرہ کو دوبارہ سیستان کا والی مقرر کر کے باغیوں کو قابو کرنے کی ذمہ داری سونپی وہ علاقے پر علاقے فتح کرتے کابل تک پہنچ گئے۔ کابل کے لوگ قلعہ بند ہو گئے تو لشکر اسلام نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ سخت مقابلے کے بعد کابل پر قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے خواش، بست، رزان، طخارستان، خشک، رنج، غزنہ اور پھر قندھار فتح

کیا۔ ۲۳-۲۴ ہجری میں ایک سال کے قلیل عرصے میں اس عظیم جرنیل نے دشوار گزار پہاڑی علاقے فتح کر کے عظیم کارنامہ انجام دیا۔

(طبقات - فوج الشام - اسد الغابہ - تاریخ سندھ)

سوال: بتائیے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۴۶ ہجری میں والی خراسان زیاد نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ کو اپنے عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ لیکن انہوں نے سینستان میں مستقل رہائش اختیار کر لی اور اسی جگہ ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔ ایک لڑکے عبید اللہ کا نام کتب تاریخ میں ملتا ہے۔

(طبقات - فوج البلدان - اصحاب)

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی (عالم و فاضل رسپنڈنٹ سالانہ)

سوال: ۹ ہجری میں بنو ثقیف کے وفد نے مدینہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان میں حضرت عثمان بن ابی العاص بھی تھے۔ بتائیے اس موقع پر انہیں کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: حضور نے انہیں تبرکاً قرآن پڑھایا اور پھر حضرت ابی بن کعب سے قرآن کریم اور دینی مسائل کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضور اقدس نے انہیں بنو ثقیف کی امارت اور امامت پر مقرر فرمایا۔ پھر وہ دور صدیقی اور فاروقی میں بھی امیر رہے۔

سوال: حضرت عثمان بن ابی العاص نے فتنہ ارتداد میں اپنے قبیلے بنو ثقیف کو ثابت قدم رکھا۔ بتائیے دور فاروقی میں آپ کو کیا ذمہ داری دی گئی تھی؟

جواب: ۱۴ ہجری میں بصرہ آباد ہوا تو حضرت عمر فاروق نے وہاں کے لوگوں کی تعلیم کیلئے جن صحابہ کو بصرہ بھیجا ان میں حضرت عثمان بن ابی العاص بھی تھے۔ پھر

حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بحرین اور عمان کا گورنر بھی بنا دیا۔ حضرت عثمانؓ بن ابی العاصؓ خود عمان میں رہے اور اپنے بھائی حکمؓ بن العاصؓ کو بحرین میں اپنا نائب بنایا۔ (طبقات۔ اصحابہ۔ الفاروقؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: دور فاروقی میں کس صحابی نے بحری بیڑہ تیار کر کے ہندوستان پر حملہ کیا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن ابی العاصؓ نے گجرات اور کون بھٹی (کاٹھیاواڑ) پر حملے کے لئے بحری بیڑہ روانہ کیا۔ جس نے بھٹی کی سرحد پر واقع بندرگاہ تھانہ پر قبضہ کیا۔ یہ ہندوستان پر پہلا بحری حملہ تھا۔

(فتوح البلدان۔ الفاروق۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بحری قزاقوں کے خاتمے کے لئے مسلمانوں نے دوبارہ ہندوستان پر کب حملہ کیا؟

جواب: دوسری مرتبہ حضرت عثمانؓ بن ابی العاصؓ نے اپنے بھائی مغیرہ بن العاصؓ کو دہلیل پر حملے کے لئے بھیجا جو کامیاب ہوئے۔ پھر ان کے بھائی حکمؓ بن العاصؓ نے بھڑوچ فتح کیا۔ (فتوح البلدان۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے دور فاروقی اور دور عثمانی میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاصؓ نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے دوسرے جرنیلوں کے ساتھ مل کر اور بعض مہمات میں بطور افسر بھی حصہ لیا۔ ان میں اصطر، ساہور، اردشیر، جزیرہ ابرکاوان، توج، رامشہر، جرہ، کازون نوبند خان، شیراز، ارجان، حصن جنایا، داراب جرد، جرم اور تقریباً سارا فارس فتح ہوا۔ حضرت عثمانؓ غنیؓ کے دور میں اصطر اور ساہور کے لوگوں نے بغاوت کی تو ۲۶ اور ۲۷ ہجری میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاصؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے ان بغاوتوں کو سختی سے کچل دیا۔

سوال: عظیم مجاہد اور عالم و فاضل صحابی حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ۲۹ حدیثیں مروی ہیں۔ (استیعاب - تہذیب و تہذیب)

حضرت عبداللہ بن بدیلؓ (پہ سالار صحابہ)

سوال: ۸ ہجری میں مکہ پر لشکر کشی کی وجہ بننے والے قبیلے کا نام اور لشکر کشی کا سبب بتادیں؟

جواب: قریش کے حلیف قبیلے بنو بکر نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور مشرکین مکہ کو ساتھ ملا کر قتل و غارت کی۔ بنو خزاعہ کا ایک وفد اپنے سردار بدیل بن ورقہ کی سربراہی میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدد کی درخواست کی۔ اس وفد میں بدیل بن ورقہ کے بیٹے عبداللہ بن بدیل بھی تھے۔ (امابہ - طبقات - محمدؐ عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عبداللہ بن بدیل کب مسلمان ہوئے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: حضرت عبداللہ اپنے والد کے ساتھ ہی فتح مکہ کے فوراً بعد مسلمان ہو گئے۔ وہ غزوہ حنین اور غزوہ تبوک میں شریک ہوئے اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضور اقدسؐ کے ساتھ تھے۔ ان کے والد بھی ان موقعوں پر موجود تھے۔

(طبقات - المغازی - اہد النابہ - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے غزوہ حنین میں رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن بدیل کو کیا ذمہ داری سونپی؟

جواب: انہیں مشرک قیدیوں اور مال غنیمت کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا۔

(اصاب۔ بیرالصحابہ۔ بیرة ابن ہشام)

سوال: فتنہ ارتداد میں حضرت عبداللہ اور ان کا قبیلہ ثابت قدم رہا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت عبداللہ نے کن جنگی مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی مدد اور اصفہان پر لشکر کشی کے لئے ایران روانہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں پورے اصفہان کو مسخر کر لیا۔
(فتوح البلدان۔ طبقات۔ اصاب۔ استیعاب)

سوال: بتائیے عہد عثمانی میں کرمان، طبرستان اور کرین کس صحابی کی سرکردگی میں فتح ہوئے؟

جواب: ۲۸ ہجری میں امیر بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے حکم پر حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب نے یہ علاقے فتح کئے۔
(فتوح البلدان۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا۔ استیعاب)

حضرت عمرو بن معدیکرب (شاعر صحابی رسپہ سالار)

سوال: حضرت عمرو بن معدیکرب کی کنیت ابو ثور تھی۔ بتائیے انہیں زبیدی کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: بڑے قد کاٹھ اور جسامت والے ان صحابی کا تعلق یمن کے قبیلہ مذحج کی شاخ بنی زبید سے تھا۔ اس لئے انہیں زبیدی کہا جاتا تھا۔ وہ ایک کہنہ مشق شاعر اور شعلہ بیان خطیب تھے۔
(اسد الغابہ۔ اصاب۔ استیعاب)

سوال: زمانہ جاہلیت میں ڈاکہ زنی اور قتل و غارت حضرت عمرو بن معدیکرب کا پیشہ تھا۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا نام وہشت کی علامت تھا۔ ۱۰ ہجری میں بنو زبید کے ایک وفد نے مدینہ

”منورہ میں رسول اللہ ﷺ نے خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول لیا۔ اس وفد میں حضرت عمرو بن معدیکرب بھی تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۹ ہجری میں بنی مراد کے وفد کے ساتھ مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔“

(طبقات - اصحابہ - صحابہ - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے عمرو بن معدیکرب کس جھوٹے نبی کے فریب میں آ گئے تھے اور پھر کیسے گرفتار ہوئے؟

جواب: ذہ وطن واپس لوٹے تو مدعی نبوت اسود غنسی کے جال میں پھنس گئے۔ اسود غنسی نے رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عمال سے جنگ شروع کی تو ایسی ہی ایک لڑائی میں حضرت عمرو بن معدیکرب کا سامنا یمن کے عامل حضرت خالد بن سعید سے ہو گیا۔ شدید جنگ میں عمرو اپنا گھوڑا اور تلوار چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اسود غنسی نے مسلمان عمال کو علاقے سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ آخر یمن کے ایک مسلمان امیر حضرت فیروز ویلی نے اسود غنسی کو قتل کر دیا۔ اس کے پانچ دن بعد رسول اللہ ﷺ کی رحلت کی خبر سن کر عمرو بن معدیکرب اور قیس بن عبد یغوث نے صنعاء پر قبضہ کر لیا۔ اطلاع ملتے ہی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اشعرین، سکس و ساسک اور یمن کے حاکموں کو حضرت فیروز ویلی کی مدد کیلئے حکم دیا۔ ف سب نے مل کر حملہ کیا اور صنعاء پر قبضہ کر لیا۔ عمرو بن معدیکرب اور قیس بن یغوث بھاگ گئے اور پھر ایک بڑا لشکر اکٹھا کر لیا۔ اسی دوران حضرت بہاجر بن امیہ بھی فوج بلے کر یمن پہنچے اور مرتدین کو شکست دے کر عمرو بن معدیکرب اور قیس بن یغوث کو گرفتار کر کے مدینہ بھجوا دیا۔

(تاریخ طبری - سیرۃ ابن ہشام - زاد المعاد)

سوال: حضرت عمرو بن معدیکرب نے توبہ کی اور اسلام کی سر بلانہ کیلئے عمر کا کیا

انہوں نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کیا کارنامے سرانجام دیئے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انہیں شام کے محاذ پر بھیجا تو انہوں نے یرموک کی خوزیز جنگ کے علاوہ کئی لڑائیوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل اور حضرت عمروؓ بن معدیکرب کی سرکردگی میں مسلمان مجاہدین نے قیصر روم کی بہت بڑی فوج کو شکست دی۔ قادیسیہ کی لڑائی سے پہلے بھی وہ اپنے قبیلے کے بہت سے افراد کے ساتھ مل کر سپہ سالار حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی فوج میں شامل ہو گئے۔ (سیر الصحابہؓ۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے جنگ قادیسیہ میں ایرانی جرنیل رستم کا مقابلہ کرنے کے لئے امیر المؤمنینؓ سے مزید فوج طلب کی تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: شاہ ایران یزدگرد رستم کی سربراہی میں ایک لاکھ اسی ہزار فوج اور تین سو جنگی ہاتھی لے آیا تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار نے دربار خلافت سے مزید کمک طلب کی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا: ”تمہارے لشکر میں بالکؓ بن عوف، حنظلہؓ بن ربیعہ، طلیحہؓ بن خویلد، عمروؓ بن معدیکرب اور ان جیسے دوسرے عرب شہسوار اور جانباز مجاہد ہیں جن کے دلوں میں ثواب اور جہاد کی لگن ہے۔ اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے دعا مانگو۔“ ایک اور خط میں لکھا: ”طلیحہؓ بن خویلد اور عمروؓ بن معدیکرب سے جنگی معاملات میں مشورہ کرو کیونکہ ہر کار گیر اپنی صنعت سے واقف ہوتا ہے۔“ ایک اور خط میں انہوں نے حضرت سعدؓ سے کہا: ”میں نے تمہاری انداز دو ہزار آدمیوں کے ساتھ کی ہے۔ ایک عمروؓ بن معدیکرب اور ایک طلیحہؓ بن خویلد۔“

(۲۲ ابن حلدون۔ تاریخ طبری۔ ازالہ الخلفاء۔ حضرت عمر کے سرکاری خطوط)

سوال: جنگ قادسیہ میں لڑائی سے پہلے شاہ ایران کے پاس چند سفیر کیوں بھیجے گئے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو حکم دیا کہ جنگ سے پہلے چند بہادر، جرات مند اور صاحب الرائے لوگوں کو سفیر بنا کر شاہ ایران یزدگرد کے پاس بھیجیں۔ چنانچہ انہوں نے چودہ آدمیوں کی جو سفارت روانہ کی اس میں حضرت عمرو بن معدیکربؓ بھی تھے۔ ان کے قائد حضرت نعمان بن مقرن تھے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ الفاروقؓ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت نعمان بن مقرن نے دعوت اسلام، جزئیہ یا تلوار میں سے ایک چیز قبول کرنے کی بات کی شاہ ایران نے کیا کہا؟

جواب: وہ غصے سے آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے کہا: ”اگر انچیلوں کا قتل جائز ہوتا تو آج تم میں سے کوئی بھی زندہ بچ نہ جاتا۔ اے دوسروں کا ملک لوٹنے والو، تمہیں یہ خاک اٹلے گی“ پھر اس نے ہٹی کا ایک ٹوکرا منگوا کر مسلمانوں سے کہا اسے لے جاؤ۔ (تاریخ طبری۔ الفاروقؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: مسلمان جرنیلوں نے یزدگرد کی اس حرکت پر کیا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: حضرت عمرو بن معدیکربؓ یا ایک دوسری روایت کے مطابق عاصم بن عمرو نے مٹی اپنی چادر میں ڈال لی اور واپس لشکر گاہ میں آ گئے۔ اور حضرت سعدؓ سے کہا کہ دشمن نے خود اپنی زمین ہمارے حوالے کر دی۔ اب ہم انشاء اللہ اس سرزمین پر قابض ہو جائیں گے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ استیعاب)

سوال: جنگ قادسیہ کے آغاز سے پہلے مسلمانوں نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: حضرت سعدؓ نے مزید دو سفارتیں رستم کے پاس بھیجیں مگر لڑائی کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ حضرت سعدؓ نے جن چند مجاہدوں کو دشمن کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے بھیجا۔ ان میں حضرت عمرو بن معدیکربؓ بھی تھے۔ مسلمان شعراء اور

خطیب مجاہدین میں جوش جہاد بڑھانے کے لئے لشکر میں پھیل گئے۔ ان میں حضرت عمرو بن معدیکرب بھی تھے۔ قاری صحابہ سورۃ انفال کی تلاوت کرتے رہے۔ (تاریخ اسلام۔ الفاروقؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۃ صحابہؓ)

سوال: تین دن کی شدید لڑائی کے بعد مسلمانوں نے جنگ قادسیہ میں فتح حاصل کر لی۔ حضرت عمرو بن معدیکرب نے کس بہادری سے یہ جنگ لڑی؟

جواب: وہ مجاہدین کو جوش دلانے کے ساتھ ساتھ دشمن پر تابڑ توڑ حملے کرتے رہے۔ انہوں نے بے شمار ایرانیوں کو قتل کیا۔ ایک موقع پر انہوں نے تن تنہا ایرانیوں پر حملہ کر دیا اور ان کے بہت سے آدمی مار ڈالے۔ حضرت عمرو بن معدیکرب، طلحہؓ اور قرظہؓ نے رستم پر حملہ کیا اور وہ کسی ایک کی تلوار سے مارا گیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ زخمی ہو کر بھاگا اور قرظہؓ ہی نہر میں چھلا بگ لگا دی۔ ہلال بن علقمہ نامی مجاہد نے اسے باہر گھسیٹ کر سر قلم کر دیا اور اس کے تخت پر چڑھ کر رستم کے قتل کا اعلان کر دیا۔ ایرانی فوج میں بھگڑ مچ گئی۔

(نوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ اخبار الطوال۔ الفاروقؓ۔ واقفی)

سوال: حضرت عمرو بن معدیکرب نے مدائن کی تسخیر میں بھی حصہ لیا۔ بتائیے انہوں نے زندگی کا آخری معرکہ کونسا لڑا؟

جواب: یرموک شام کی سب سے بڑی جنگ تھی۔ قادسیہ عراق عرب کی سب سے بڑی جنگ تھی اور جنگ نہاوند عراق عجم کی سب سے بڑی جنگ تھی جن میں مسلمانوں نے فتح حاصل کی۔ مسلمان سپہ سالار حضرت نعمان بن مقرن تیس ہزار سپاہوں کے ساتھ کوفہ سے نہاوند پہنچے۔ ایرانی لشکر پہلے تو قلعہ بند ہو گیا مگر مسلمانوں کی تدبیر سے ایک دن باہر نکلے اور فریقین میں گھسان کی لڑائی ہوئی۔ حضرت نعمان بن مقرن شہید ہوئے تو حضرت حذیفہ بن الیمان نے علم

سنجیالا اور ان کے ساتھ حضرت طلحہؓ اور حضرت عمرو بن معدیکرب نے جرات و شجاعت سے دشمن پر اس قدر شدید حملے کئے کہ ان کی کمر توڑ دی اور وہ بھاگ نکلا۔ (ابن القایہ فتوح البلدان - القاروق - میر الصحابہ)

سوال: بتائیے کہ بڑے مشفق شاعر اور بزرگ صحابی حضرت عمرو بن معدیکرب کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ نہاد میں مرزادہ وار کرتے ہوئے شدید زخمی ہو گئے۔ میدان جنگ سے اٹھا کر لایا گیا اور علاج کے باوجود روڑہ نامی قبضہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ (اصابہ - اسد الغابہ - استیعاب)

حضرت فراس الاقرع تمیمی (اقرع بن حابس)

(شاعر عالم و فاضل مجاہد)

سوال: قبیلہ تمیمی کے سردار اور شاعر صحابی فراس الاقرع یا اقرع بن حابس کے کون سے تین القاب اور نسبی نام تھے؟

جواب: ان کے سر کے بال اڑے ہوئے تھے اس لئے الاقرع کہا جاتا، ایک پیر میں لنگ تھا اس لئے الاعرج کہلاتے اور بہادری کی وجہ سے انہیں جرار کہا جاتا۔ (نسب نسبی تعلق کی وجہ سے ابی، مجاشعی، واری اور حظلی کہلاتے تھے۔)

(انساب الاشراف - اسد الغابہ - طبقات - اصابہ)

سوال: حضرت اقرع بن حابس واناؤں میں شمار ہوتے اور جھگڑنے ہنساتے تھے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ایک راویت ہے کہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ

۹ ہجری میں بنو تمیم کے وفد کے ساتھ مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا۔

(اسابہ۔ استیعاب۔ کتاب الحجر۔ القاموس)

سوال: حضرت اقرع بن حابس نے غزوہ حنین، طائف اور فتح مکہ میں شرکت کی۔

آپ نے خلفائے راشدین کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: فتنہ ارتداد کے خاتمے کے لئے جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ دومتہ الجندل

کے معرکوں میں حصہ لیا اور ایرانیوں کے خلاف کئی معرکے لڑے۔

(اسابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ تجرید السامیہ الصحابہ۔ فتوح الشام)

سوال: حضرت اقرع بن حابس کو دور رسالت میں کیا اعزازات حاصل ہوئے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد اعتماد تھا۔ آپ نے انہیں بنو دارم کے صدقات کی

وصولی کے لئے عامل مقرر فرمایا۔ بخران کے عیسائیوں کو عہد نامہ لکھ کر انہیں

امان دی تو اس پر بطور گواہ حضرت اقرع کے بھی دستخط تھے۔

(اسابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے حضرت اقرع بن حابس نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: شاطی کے بقول ۱۵ ہجری میں جنگ یرموک میں شہید ہو گئے۔ یہ بھی روایات

ہیں کہ عہد عثمانی میں خراسان کے معرکوں میں حصہ لیا اور پھر جوزجان کی تسخیر

کے وقت شدید زخمی ہو کر شہید ہوئے۔ (فتوح البلدان۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسابہ)

حضرت قَعْقَاعُ بن عمرو (شاعر نامور بہادر جرنیل سپہ سالار صحابی)

سوال: بتائیے عرب کی رزمیہ داستانوں اور نظموں میں کس صحابی کو خراج عقیدت پیش

کیا گیا؟

جواب: عرب کے مشہور قبیلے بنو تمیم کے نامور بہادر اور شاعر حضرت قَعْقَاعُ بن عمرو۔

(طبقات۔ الانساب الاشراف۔ استیعاب)

سوال: حضرت قعقاعؓ عہد رسالت کے آخر میں ایمان لائے۔ بتائیے عہد صدیقی میں فتنہ ارتداد کو دبانے کے لئے آپ نے کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: ابجری میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ طلحہ اسدی کی سرکوبی کیلئے براہِ راست گئے اور ان کے شانہ بشانہ لڑے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ برصاحبہ)

سوال: حضرت قعقاعؓ نے عراق عرب کی تسخیر میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ۔ حضرت قعقاعؓ اور حضرت ثئی بن حارثہ جیسے جرنیلوں نے اپنے اٹھارہ ہزار مجاہدین کے ساتھ کاظمہ کے قریب حیفیر کے مقام پر ایرانی گورنر ہرمز کو شکست دی۔ اس میں ایک لشکر جزار مسلمانوں کے مقابلے پر آیا۔ اس جنگ کو ذات السلاہل کا نام دیا گیا۔ پھر نزار، دلجہ، الیس اور اغیشیاء کے مقابلوں میں فتح حاصل کی۔ حیرہ اور اس کے آس پاس کے علاقے فتح کر کے حضرت خالدؓ نے حضرت قعقاعؓ کو حیرہ کی حفاظت کیلئے چھوڑا۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ الفاروق۔ خالد بن ولید)

سوال: دو ایرانی سرداروں نے زرمہر اور روزبہ نے فوجیں جمع کر کے حیدر اور فغانس پر چڑھائی کی تو حضرت قعقاعؓ نے انہیں کیسے شکست دی؟

جواب: حضرت قعقاعؓ حیدر اپنے فوجیوں کے متحدہ لشکر کو شکست دی اور زرمہر کو قتل کر دیا۔ ایک دوسرے مجاہد عصمہ بن عبد اللہ نے روزبہ کو موت کے گھاٹ اتارا۔ حضرت ابولہلی فغانس اپنے فوجیوں کو مزاحمت کے شہر پر قبضہ کر لیا۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے حضرت قعقاعؓ نے اسلامی سلطنت کو وسعت دینے کے لئے کن کن معرکوں میں شرکت کی؟

جواب: اسلامی فوج اور قائدین نے مسیح میں مقیم ایرانی لشکر کو شکست دی۔ حضرت

تقعاق اور ابو لیلیٰ نے بنو تغلب کی بستوں حتی و بشر پر یلغار کی۔ پھر رضاب اور فراض میں دشمنوں کے متحدہ لشکر کو تیس تیس نہیں کر دیا۔

(تاریخ اسلام۔ الفاروقؓ۔ فتوح البلدان)

سوال: شام کی رومی سلطنت کو شکست دینے کیلئے حضرت تقعاق نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ حدود شام میں داخل ہوئے تو حضرت تقعاق بھی ان کے ساتھ تھے۔ سوئی، تدمر، قسّم اور مرج راہط کے بعد اجنادین کی جنگ میں رومیوں کو شکست دی۔ آخر دمشق کا محاصرہ کر لیا گیا۔ شہر پناہ کے نیچے پانی سے بھری خندق، حضرت خالدؓ اور ان کے ساتھیوں نے مشک کے ذریعے پارکی اور کند کے ذریعے قلعے کی فصیل پر چڑھ گئے۔ فتح دمشق کے بعد بعلبک، نخل، مرج الروم، حمص اور لاذقیہ کے معرکوں میں بھی رومیوں نے شکست کھائی۔

(تاریخ اسلام۔ الفاروقؓ۔ فتوح الشام۔ فتوح البلدان)

سوال: جنگ یرموک کو شام کی فیصلہ کن لڑائی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اس کے بعد قیصر روم کبھی مسلمانوں کے خلاف اتنا بڑا لشکر جمع نہ کر سکا۔ وہ شکست کی خبر سن کر کہنے لگا۔ ”الوداع اے شام“ پھر شام چھوڑ کر قسطنطیہ چلا گیا۔ فتح یرموک کے موقع پر حضرت تقعاقؓ اور کئی دوسرے عرب شعراء نے شعر کہے۔

(طبقات۔ عمم البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: یزدگرد نے رستم کو ایک لاکھ اسی ہزار فوج کے ساتھ قادیسہ روانہ کیا۔ بتائیے

حضرت تقعاقؓ کو جنگ قادیسہ کا بطل خاص کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت تقعاقؓ نے اپنی مختصر فوج کے ساتھ ایرانی لشکر اور ان کے ہاتھیوں کا مقابلہ کیا تھا۔ قادیسہ کی شکست نے تحت کسریٰ کی بنیادیں ہل گئیں۔ ایرانیوں

کا قومی پرچم درفش کا دیانی بھی اسی جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور بے شمار مال غنیمت ملا۔
(المغاروق - فتوح البلدان - خالد بن ولید)

سوال: بتائیے ایرانیوں کو حضرت قعقاع نے اور کن معرکوں میں شکست دی؟
جواب: انہوں نے اپنے چھ سو چنان بازوں کے ساتھ دریائے دجلہ میں گھوڑے ڈال دیئے اور مدائن فتح کیا۔ بارہ ہزار سپاہیوں کو ساتھ لے کر جلولا پر قبضہ کیا۔ اور پھر حلوان بھی مسخر ہو گیا۔ پھر حمص اور نہاوند کے معرکوں میں اپنے جوہر دکھائے۔
(عز بن خطاب - المغاروق - تاریخ ابن کثیر - تاریخ طبری)

سوال: حضرت قعقاع نے کب اور کہاں وفات پائی؟
جواب: انہوں نے کوفہ میں مستقل اقامت اختیار کر لی تھی اور وہیں حضرت علیؑ یا حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔
(استیعاب - اسد الغابہ - سیر الصحابہ)

حضرت محمد بن مسلمہ انصاری

(کاتب رسپہ سالار / عالم و فاضل / بدری صحابی / سابق قون الاؤلون)

سوال: بتائیے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کی کیوں ضرورت پیش آئی؟
جواب: کعب بن اشرف یہودیوں کا بہت بڑا شاعر تھا۔ حضورؐ اور مسلمانوں کی شان میں جھوٹے اشعار کہتا۔ وہ رئیس بھی تھا۔ اس نے علماء یہودیوں کی تنخواہیں مقرر کر رکھی تھیں تاکہ اسلام کی مخالفت میں تقریریں کریں۔ قریش مکہ کے ساتھ مل کر سازشیں کرتا اور مکہ جا کر خلاف کعبہ کو پکڑا کر قسم کھائی کر مقتولین بدر کا بدلہ لیں گے۔ اس نے مقتولین بدر کے پر سوز مرثیے بھی کہے۔
(فتح الباری - تاریخ یعقوبی - سیرۃ النبی - تاریخ فیس)

سوال: رسول اللہؐ نے کس صحابی کی سرکردگی میں کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے مہم روانہ فرمائی؟

جواب: ۳ ہجری میں نوجوان صحابی حضرت محمدؐ بن مسلمہ انصاری کی سرکردگی میں پانچ دوسرے صحابہؓ کو بھیجا۔ کعب بن اشرف نے اپنی حفاظت کے لئے قوی ہیکل اور جنگجو ملازم رکھے ہوئے تھے۔ اس کا قلعہ بھی ناقابلِ تسخیر تھا۔ حضرت محمدؐ بن مسلمہ رات کے وقت چار ساتھیوں کے ساتھ اس کے محل میں داخل ہو گئے۔ ہوشیاری اور کمال مہارت سے اسے زنان خانے سے باہر بلایا۔ کچھ دیر اس سے باتیں کرتے رہے اور پھر اچانک حملہ کر کے اس کا سر کاٹ لیا۔ اس بد فطرت شخص کا سر لاکر حضورؐ کے قدموں میں ڈال دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ دہلوی)

سوال: حضرت ابو عبدالرحمن محمدؐ بن مسلمہ انصاری کے قبیلے اوس سے تھے۔ بتائیے آپ نے کب اسلام کی دعوت قبول کی؟

جواب: ہجرت نبوی سے پینتیس سال پہلے پیدا ہوئے۔ اللہ نے فطرت سلیم عطا کی تھی۔ بہادر نوجوان تھے اور بنو عبدالاشہل سے حلیقانہ تعلقات قائم کر رکھے تھے۔ حضرت مصعبؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا اور اوس کے سابقوں الاؤلون میں شمار ہوئے۔ (زاد المعاد۔ اشعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت محمدؐ بن مسلمہ انصاری کو بنو قینقاع کے محاصرے میں کیا ذمہ داری سونپی گئی؟

جواب: بنو قینقاع کو سزا دینے کے لئے ان کے قلعوں کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت محمدؐ بن مسلمہؓ بھی لشکر اسلام میں شامل تھے۔ اس موقع پر رسول اللہؐ نے بنو قینقاع کے یہود سے مال وصول کرنے کا فرض سونپا۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ اشعاب۔ سیر الصحابہ۔ سیر انصار)

سوال: ۳ ہجری میں بنو نضیر کی مدینہ سے بے دخلی میں حضرت محمدؐ بن مسلمہ نے اپنا فرض کینے پورا کیا؟

جواب: بنو نضیر کی غزازی پر انہیں مدینہ سے نکلنے کا حکم حضورؐ نے حضرت محمدؐ بن مسلمہ کے ذریعے بھیجا اور دس دن کی مہلت دی۔ بنو نضیر مقابلے پر اتر آئے۔ حضورؐ نے ان کے محلے کا محاصرہ کر لیا۔ آخر وہ اس شرط پر راضی ہو گئے کہ جتنا مال لے جائیں لے جائیں گے۔ رسول اللہؐ نے ان کی شرط مان لی اور حضرت محمدؐ بن مسلمہ کی نگرانی میں یہ کام مکمل ہوا۔ (امداد الغابہ: تاریخ طبری۔ زاد المعاد)

سوال: بنو قریظہ کے یہودیوں کو موت کی سزا دی گئی تو اس کام کی نگرانی کس صحابی نے کی؟

جواب: حضرت محمدؐ بن مسلمہ کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ وہ باغی مردوں کو عورتوں اور بچوں سے الگ کر کے ان کے ہاتھ باندھ دیں۔ (امداد الغابہ: تاریخ طبری۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت محمدؐ بن مسلمہ جنگ احد میں کس صحابی کا پیغام رسول اللہؐ کے پاس لائے تھے؟

جواب: حضرت سعدؓ کا پیغام لائے اور رسول اللہؐ سے عرض کیا: ”میں نے ان کو دیکھا۔ ان کا آخری سانس تھا۔ سعدؓ نے مجھے وصیت کی پہلے میرا سلام رسول اللہؐ تک پہنچا دینا اور مسلمانوں سے کہنا کہ اللہ پاک کے ہاں تمہارا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا، اگر تم نے حضورؐ کی حفاظت میں پلک جھپکنے کے برابر بھی غفلت کی۔“ (صحابہ کرام کا عہد ذریں۔ زاد المعاد۔ نیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں حضرت محمدؐ بن مسلمہ کو کس تمہم پر روانہ کیا تھا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

جواب: مدینہ کے مشرق میں ایک قبیلے عامر بن صعصعہ کی شاخ قرطاء نے مدینے پر حملے کا منصوبہ بنایا۔ رسول اللہ کو اطلاع ملی تو آپؐ نے محمد بن مسلمہ کو تیس سواروں کے ساتھ روانہ فرمایا۔ انہوں نے چھپتے چھپاتے اچانک حملہ کیا تو جنہوں نے مقابلہ کیا وہ قتل ہو گئے اور باقی روپوش۔ حضرت محمد بن مسلمہ ۱۵۰ اونٹ اور تین ہزار بکریاں لے کر انیس دن بعد کامیاب واپس لوٹے۔ یہ بھی روایت ہے کہ نجدی سردار ثمامہ بن اثال بھی اسی موقع پر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تھے۔ (طبقات۔ المغازی۔ یہ الصحابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: ۶ ہجری میں حضورؐ نے حضرت محمد بن مسلمہ کے ہمراہ دس آدمی ذی القصد کیوں روانہ فرمائے تھے؟

جواب: بعض روایات ہیں کہ دعوت دین کے لئے اور بعض میں کہا گیا ہے کہ مدینے سے چوبیس میل دور اس علاقے میں بنو ثعلبہ کی گوشمالی کے لئے بھیجا۔ یہ لوگ مدینے پر حملے کی تیاری کر رہے تھے۔ بنو ثعلبہ کے سوا افراد نے نیزوں اور تیروں سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ حضرت محمد بن مسلمہ کے سوا سب شہید ہو گئے۔ وہ ٹخنے کی شدید چوٹ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ راہ چلتے مسلمان نے کندھے پر اٹھا کر انہیں مدینہ پہنچایا۔ رسول اللہ کو شدید صدمہ ہوا۔ شہدائے ذی القصد کا بدلہ لینے کے لئے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ چالیس مسلمان بھیجے مگر بنو ثعلبہ بھاگ چکے تھے۔

(طبقات۔ المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد العاد)

سوال: مارس رسولؐ کا لقب حاصل کرنے والے صحابی حضرت محمد بن مسلمہ نے جنگ خیبر میں کس جرات کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضرت محمد بن مسلمہ اور ان کے بھائی محمود بن مسلمہ اس جنگ میں زبردست

جوش و جذبے سے لڑے۔ جمہور اہل سیر کا کہنا ہے کہ مرحب کو حضرت علیؑ نے قتل کیا اور اسی بات پر زیادہ تر مؤرخین کا اتفاق ہے۔ تاہم ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور واقدیؒ کا کہنا ہے کہ مرحب کو حضرت محمدؐ بن مسلمہ نے قتل کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ المغازی۔ سیر الصحابہ)
سوال: حضرت محمدؐ بن مسلمہ انصاری بیعت رضوان میں شامل ہوئے اور ۷ ہجری میں عمرۃ القضاء کے موقع پر بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ بتائیے ان کے ذمہ کیا خدمت تھی؟

جواب: آپؐ نے انہیں ہراول دنتے کا امیر بنا کر آگے روانہ فرمایا۔ انہوں نے مرانظر ان پہنچ کر پڑاؤ کیا۔ پھر حضورؐ بھی تشریف لے آئے اور سب نے بیت اللہ میں داخل ہو کر عمرہ کیا۔
(طبقات۔ سیر انصار۔ استیعاب)
سوال: بتائیے حضرت محمدؐ بن مسلمہ انصاری غزوہ تبوک میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: ۹ ہجرت میں رسول اللہؐ غزوہ تبوک کیلئے روانہ ہوئے تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا اور حضرت محمدؐ بن مسلمہ، حضرت سباع بن عرفطہ اور حضرت ابن امیہ مکتومؓ کو ان کی نیابت کے لئے مدینہ چھوڑا۔ ان چاروں کے نام بھی بطور امیر (کسی ایک کو) بتائے جاتے ہیں۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن اسحاق)
سوال: بتائیے اسلامی حکومت میں احتساب کا محکمہ کب اور کس نے قائم کیا؟ سب سے پہلے محتسب اعلیٰ کون تھے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عمال کے احتساب اور تحقیق و تفتیش کے لئے سب سے پہلے یہ محکمہ قائم کیا۔ اس کے محتسب اعلیٰ حضرت محمدؐ بن مسلمہ تھے۔ انہوں نے نہایت دیانت داری اور احسن طریقے سے اپنے فرائض انجام

دئیے۔ (الفاروقؓ - مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت محمدؐ بن مسلمہ انصاری نے دور عثمانی اور دور علوی میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بھی محتسب اعلیٰ رہے۔ ان کی شہادت کے بعد اپنے عہدے سے الگ ہو گئے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کو چھوڑ کر ربذہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے دور میں سیاسی معاملات اور فتنوں سے کنارہ کش رہے۔

(مسند احمد بن حنبل - سیر الصحابہؓ - اسد الغابہؓ - اسوۃ صحابہؓ - طبقات)

سوال: بتائیے حضرت محمدؐ بن مسلمہ انصاری کو کب اور کس نے شہید کیا؟

جواب: صفر ۴۶ ہجری میں ایک شامی نے اس وقت شہید کر دیا جب وہ مدینہ منورہ میں اپنے گھر میں مصروف عبادت تھے۔ اس وقت ان کی عمر اسی برس تھی۔ مدینہ کے حاکم مروان بن الحکم نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ دس لڑکے اور چھ لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑیں۔ ان سے احادیث مروی ہیں۔ آپ کا تب بھی تھے اور متعدد مرتبہ وحی کی کتابت کی۔

(مسند احمد بن حنبل - اصحابہؓ - اسد الغابہؓ - سیر انصارؓ)

سوال: حضرت محمدؐ بن مسلمہ حضرت عمرؓ کے حکم پر کن علاقوں میں تشریف لے گئے؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں قبیلہ جبلیہ سے زکوٰۃ و صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا۔ پھر کسی معاملے کی تحقیق کیلئے مصر بھی روانہ فرمایا۔ (طبقات - جرنیل صحابہؓ - الفاروقؓ)

حضرت مقدادؓ بن عمرو (بدری / مہاجر حبشہ / مدینہ / حفاظ صحابہ)

سوال: کنہدی اور حضرمی کہا جانے والے صحابی کا نام و نسب بتادیتے؟

جواب: نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ اور کنیت الاسود کے نام سے مشہور تھے۔ مقداد بن عمرو بہراوی، مقداد بن عمرو کندی، مقداد بن اسود الکندی الحضرمی اور مقداد بن الاسود قرشی الزہری کے ناموں سے بھی جانے جاتے تھے۔ کیونکہ آباؤ اجداد کا وطن بہراء تھا یا بنو قضاہ کی شاخ بہراء کے قبیلے سے تھے۔ ان کے والد عمرو بن ثعلبہ نے کندی خاتون سے شادی کی اور حضرت مقداد اسی خاتون کے بطن سے کندہ میں پیدا ہوئے اس لئے کندی اور حضرمی کہلائے۔ مکہ میں اسود بن عبدیغوث قرشی الزہری کے حلیف اور متبنی بنے تو مقداد بن اسود قرشی الزہری مشہور ہو گئے۔ (انساب الاشراف۔ جمرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت مقداد بن الاسود نے کب اسلام قبول کیا اور کب حبشہ ہجرت کی؟
جواب: آپ قدیم الاسلام تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھے۔ حضور کے حکم پر دوسری ہجرت حبشہ کے 83 مسلمان مردوں میں شامل تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مہاجر صحابہ)

سوال: حضرت مقداد بن الاسود نے کب مدینہ ہجرت کی اور کس کے ہاں قیام کیا؟
جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ آپ حضور کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے مدینہ آ گئے تھے اور حضرت کلثوم بن الہدم کے ہاں ٹھہرے دوسری یہ کہ آپ کے بعد مدینے پہنچے۔ شوال ۱ ہجری میں دو مشرکین عکرمہ بن ابی جہل یا ابوسفیان کی قیادت میں مسلمانوں کی جاسوسی کیلئے مدینہ روانہ ہوئے۔ حضور کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت عبیدہ بن الحارث کی سرکردگی میں سات مجاہدین کو ان سے نبرہ آزما ہونے کیلئے بھیجا۔ حضرت مقداد اور حضرت عتبہ بن غزوہ بھی کسی بہانے سے مشرکین کے ساتھ ہو گئے تھے۔ مشرکین مسلمانوں سے لڑے بغیر واپس چلے گئے اور یہ دونوں صحابی موقع پا کر مسلمانوں میں

شامل ہو کر مدینہ پہنچے۔ یہ واقعہ مزیدہ رابغ کے نام سے مشہور ہوا۔

(طبقات۔ اصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے ابتدائی ایام میں حضرت مقدادؓ مفلوک الحال تھے۔ بتائیے ان کی کفالت کس نے اپنے ذمہ لی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت مقدادؓ اور دو دوسرے مہاجرین کی کفالت کا ذمہ لیا۔

(صحیح مسلم۔ تیس پروانے)

سوال: ۲ ہجری میں جنگ بدر سے پہلے حضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا تو حضرت مقدادؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؐ نے کہا: ”یا رسول اللہ! ہم وہ نہیں ہیں جو موسیٰؑ کی قوم کی طرح کہہ دیں، تو اور تیرا رب جا کر لڑے۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں چلیے جدھر آپؐ کو آپؐ کا رب حکم دے رہا ہے اس طرف چلے۔ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے، اور جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ہم آپؐ کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے۔ واللہ جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کرتی ہے آپؐ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔“

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ الریح الختم۔ زاد المعاد)

سوال: جنگ بدر میں بے سرو سامانی کا یہ عالم تھا کہ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ گھوڑ سواروں کے نام بتادیتے؟

جواب: ایک گھوڑے کے سوار حضرت حارث بن سراقہ انصاری تھے اور دوسرے کے

(اصحابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت مقدادؓ بن اسود۔

سوال: بتائیے میدان بدر کے تباہ شہسوار اسلام کون تھے؟

جواب: حضرت مقداد بن الاسود۔ بدر پہنچ کر حضرت حارثہ غزوہ سے پانی پنی رہے تھے کہ ایک مشرک خبان بن العرقہ نے تاک کر نیزہ مارا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ میدان جنگ میں مشرکین کے ایک سوزرہ پوش ہواروں کے مقابلے میں صرف حضرت مقداد تباہ شہسوار تھے۔ وہ گھڑ سواری، تیر اندازی، نیزہ بازی اور شمشیر زنی میں اس قدر ماہر تھے کہ ایک ہزار بہادروں کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ جنگ بدر کے بعد جنگ احد، احزاب اور دوسرے مشہور غزوات میں حصہ لیا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت مقداد بن الاسود اور کن اہم مواقعوں پر رسول اللہ کے ساتھ رہے؟

جواب: ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۰ ہجری میں حضرت مقداد حجۃ الوداع میں رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ وہ حافظ قرآن تھے اور فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ (اعجاز القرآن۔ الہدایہ والنہایہ۔ اسوۃ صحابہ۔ اصحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص نے مصر پر فوج کشی کی تو حضرت عمرؓ نے کن صحابہ کو ان کی مدد کیلئے بھیجا؟

جواب: چارافسروں حضرت زبیر بن العوام، حضرت مقداد بن عمرو، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت مسلمہ بن مخلد کی سربراہی میں چار ہزار سپاہی روانہ کئے اور انہیں لکھا کہ ایک ایک افسر ہزار ہزار سپاہی کے برابر ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت مقداد نے اس سے پہلے جہاد شام (خصوصاً جنگ یرموک) میں بھی حصہ لیا تھا۔ (الہدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے حضرت مقداد بن عمرو (الاسود) نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ آخر عمر میں مدینہ کے قریب جرف میں مقیم ہو گئے تھے۔ وہیں سے نماز

کی عمر میں ۳۳ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)۔

سوال: عہد رسالت میں حضرت مقدادؓ بن عمرو کے کیا فرائض تھے؟

جواب: جو صحابہؓ ہجر منوں کی گردن مارنے پر مقرر تھے حضرت مقدادؓ ان میں سے ایک تھے۔ وہ تجارت بھی کرتے رہے۔ (صحیح بخاری۔ تیس پروانے)

سوال: بتائیے حضورؐ سے حضرت مقدادؓ بن عمرو کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپؐ نے اپنی بیچا زاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے حضرت مقدادؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ ان سے صرف ایک لڑکی کریمہ تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت ثنیٰ بن حارثہؓ (پہ سالار)

سوال: حضرت ثنیٰ بن حارثہؓ کا تعلق قبیلہ بنو بکر بن وائل کی شاخ بنو شیبان سے تھا؟ بتائیے وہ کب حلقہ گویش اسلام لائے؟

جواب: ۹ ہجری عام الوفود کا سال ہے۔ جس میں کثرت سے وفود بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ اسی سال بنو شیبان کے ایک وفد نے مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ اس وفد میں ثنیٰ بن حارثہؓ بھی تھے۔ وہ اپنے قبیلے کے سرکردہ رئیسوں میں سے تھے اور بڑے بہادر اور جنگی معاملات کے ماہر تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت ثنیٰ بن حارثہؓ کی رسول اللہؐ سے پہلی ملاقات کب اور کہاں ہوئی تھی؟

جواب: نبوت کے دسویں سال موسم حج میں جب وہ اپنے قبیلے کے افراد کے ساتھ مکے آئے ہوئے تھے۔ تو منیٰ میں حضورؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ بعض

سیرت نگار کہتے ہیں کہ وہ اس وقت اسلام لائے۔ بعض کے بقول اسلام سے متاثر ہوئے تھے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ جریل صحابہ۔ اصحاب)

سوال: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد کو ختم کرنے کے لئے حضرت ثقیؓ بن حارثہ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: بحرین کے مرتدین نے یوشیمان کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن حضرت ثقیؓ بن حارثہ نے انہیں اس کام سے باز رکھا اپنے قبیلے کے کسی فرد کو مرتدین کی مدد نہیں کرنے دی۔ حضرت علاء بن حضری نے بحرین کے مرتدین کو شکست دی تو حضرت ثقیؓ نے اپنے قبیلے کے جنگجو افراد کے ساتھ ان کے ساتھ جا ملے اور مرتدین کے تمام راستے بند کر دیئے۔

سوال: ۱۲ ہجری میں حضرت ثقیؓ بن حارثہ نے ایرانیوں کے خلاف جمل جدوجہد کا آغاز کیا اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: ایرانی حکام اپنے مقبوضہ یا زیر اثر عربوں کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کرتے تھے۔ ثقیؓ بن حارثہ کی جانب سے ایرانیوں پر حملے کرتے اور ان کے ساتھ سوید، بلخ کی طرف سے۔ اس طرح انہوں نے ایران کے خلاف چھاپ مار جنگ کا آغاز کیا۔ جن ایرانی حکام نے بحرین کے مرتدین کو بغاوت کے دوران اکسایا تھا۔ حضرت ثقیؓ نے ان سے بھی خوب بدلہ لیا اور خلیج فارس کے ساتھ ساتھ فرات تک ایرانی دستوں اور ان کے حامی قبائل کو زبردست نقصان پہنچایا۔

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں عراق عجم کی طرف منظم پیش قدمی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: حضرت ثنیٰ بن حارثہ نے اگرچہ سرحدی علاقوں میں ایرانی حکومت کی سرگرمیوں کو دبا دیا تھا تاہم ایرانیوں نے عربوں کی مزاحمت کے لئے منظم ہونا شروع کر دیا تھا۔ حضرت ثنیٰ بن حارثہ نے پہلے خط کے ذریعے اور پھر خود جا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مدد طلب کی۔ چنانچہ خلیفہ المسلمین نے حضرت خالد بن ولید کو حکم بھیجا کہ ایک طاقتور لشکر لے کر حضرت ثنیٰ بن حارثہ کی مدد کریں تاکہ عراق عرب میں منظم طریقے سے پیش قدمی کی جائے۔

(حیاء الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ثنیٰ بن حارثہ کے لشکر کا ایرانیوں کے ساتھ پہلا مقابلہ کس مقام پر ہوا؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ دو ہزار مجاہدین لے کر روانہ ہوئے۔ راستے میں قبائل مضر اور ربیعہ کے آٹھ ہزار افراد ان سے مل گئے۔ حضرت ثنیٰ بن حارثہ اپنے آٹھ ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کے منتظر تھے۔ سارے لشکر کی قیادت حضرت خالدؓ نے سنبالی اور حضرت ثنیٰ بن حارثہ ان کے دست راست بن گئے۔ وہ عراق کے چپے چپے سے واقف تھے اور ایرانیوں کی عادات کو بخوبی سمجھتے تھے۔ کاظمہ کے مقام پر ایرانی گورز ہرمز کے ساتھ اسلامی لشکر کا خوزین معرکہ ہوا جس میں ایرانیوں کو عبرتناک شکست ہوئی۔ اس جنگ کو جنگ سلاسل بھی کہا جاتا ہے۔ (تاریخ طبری۔ نوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ثنیٰ بن حارثہ کا ایرانیوں کے ساتھ دوسرا بڑا معرکہ کہاں ہوا؟

جواب: حضرت خالدؓ نے انہیں بھاگنے والے ایرانیوں کا تعاقب کرنے کا حکم دیا۔ دو ایرانیوں کے دو مضبوط قلعے فتح کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ راستے میں انہیں اطلاع ملی کہ مدائن سے نامور ایرانی سپہ سالار قارن کی سرکردگی میں ایک

بڑا لشکر شکست کا بدلہ لینے کے لئے آ رہا ہے۔ حضرت شعیب بن حارثہ نے نذار کے مقام پر ڈیرے ڈال دیئے اور حضرت خالدؓ کو اس صورت حال کی اطلاع کر دی۔ جب قارن حضرت شعیب بن حارثہ کے لشکر پر حملہ کرنے والا تھا تو حضرت خالدؓ بن ولید پہنچ گئے۔ اسلامی لشکر نے ایرانیوں کو شکست فاش دی اور نذار کی لڑائی کے بعد دلجہ، الین، یوم المہقر، حیرہ، عین التمر، دومتہ، حصید، مفتح، شعی اور فراض کے معرکوں میں مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی۔

(فتوح البلدان - تاریخ طبری - سیر الصحابہ - تاریخ اسلام)

سوال: کس مسلمان تیز سالار نے سب سے پہلے عرب مسلمانوں میں ایرانیوں کے ساتھ لڑنے کی جرات پیدائی؟

جواب: حضرت شعیب بن حارثہ نے دربار خلافت سے ایرانیوں کے مقابلے کی اجازت لی اور ایرانیوں کے رعب اور دبدبے کے باوجود ان کا جرات سے مقابلہ کیا۔ عراق کی سرزمین پر تازہ بر توڑ حملے کرنے کے اس طرح پہلے اسلامی قائد ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ (سیر الصحابہ - تاریخ اسلام - جرنیل صحابہ)

سوال: حیرہ کی فتح میں حضرت شعیب بن حارثہ نے اسلامی لشکر کو کس طرح کامیابی دلائی؟

جواب: ایرانی قوم نے حیرہ کے محلات میں پناہ لی۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے چند بریلوں کو ان محلات کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا ان میں حضرت شعیب بن حارثہ بھی تھے۔ انہوں نے عمرو بن بقیلہ کے محل کو گھیرنے میں لے لیا۔ دشمن نے اس محلات کی شکل وقت میں ایک لاکھ نوے ہزار درہم سالانہ ٹیکس دینے کی شرط پر صلح کی اور درخواست کر دی۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی اجازت سے یہ شرط منظور کر لی گئی۔

(تاریخ اسلام - تاریخ طبری - جرنیل صحابہ)

سوال: روم کے ساتھ جنگوں کے آغاز میں حضرت ثنیٰ بن حارثہ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: ہرقل روم نے اسلامی لشکر کو ایرانی فوج کے ساتھ الجھا ہوا دیکھ کر اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اس نے اپنی فوج کو تیاری کا حکم دے دیا۔ دربار خلافت کے حکم سے حضرت خالد بن ولید نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور عراق کی امارت حضرت ثنیٰ بن حارثہ کے سپرد کر کے خود شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ بیشتر مواقع پر مفتوحہ علاقے کا انتظام حضرت ثنیٰ بن حارثہ کے سپرد کر کے آگے روانہ ہوئے تھے۔ (تاریخ اسلام - اصحابہ - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے شاہ ایران نے اس صورتحال سے فائدہ اٹھانے کی کس طرح کوشش کی؟

جواب: شاہ ایران کو جب پتہ چلا کہ اسلامی لشکر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے تو اس نے ایرانی جرنیل ہرمز کی قیادت میں ایرانی سپاہ کو لڑائی کا حکم دیا۔ ایرانی لشکر مدائن سے پچاس میل کے فاصلے پر تھا کہ حضرت ثنیٰ بن حارثہ نے اس کا راستہ روک لیا۔ ان کے دو بھائی مسعود اور معنی بھی ان کے ساتھ تھے۔ ایرانی فوج کو لڑائی میں شکست ہوئی۔ ان کے ہزاروں آدمی مارے گئے۔ شاہ ایران اسی غم میں یہاں ہو کر مر گیا۔ ثنیٰ بن حارثہ چند دن بعد بشیر بن خصاصیہ کو اپنا قائم مقام بنا کر خود مدینہ چلے گئے۔ (اصحابہ - اسد الغابہ - طبقات - جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت ثنیٰ بن حارثہ مدینہ پہنچے تو حضرت ابو بکرؓ علاقہ کے باعث انتقال کر گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کس محاذ کی طرف روانہ فرمایا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی وصیت کے مطابق حضرت ثنیٰ بن حارثہ کو جہاد کیلئے عراق روانہ کیا اور پھر ایک ہزار نوجوان حضرت ابو عبیدہؓ کی سرکردگی میں ان کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ حضرت ثنیٰ بن حارثہ نے سرحدی علاقوں

میں بغاوت کے آثار دیکھے تو اپنی فوج کو حیرہ سے ہٹا کر خنان لے آئے۔

(توح البلدان۔ تاریخ طبری۔ توح العجم۔ الفاروق)

سوال: بتائیے معرکہ جسر میں حضرت ابو عبیدہ ثقفیؓ نے کس جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: خنان میں ابو عبیدہ ثقفیؓ بھی اس لشکر سے آئے جس نے لشکر کئی ہزار نوجوانوں پر مشتمل ہو گیا۔ ابو عبیدہؓ نے نمارق کے مقام پر ایرانی لشکر کو شکست دی۔ ان کا سردار باجان گرفتار ہوا۔ کسر کی ہولناک جنگ میں ایرانی شکست کھا کر بھاگے۔ ابو عبیدہؓ نے شئی اور کئی دوسرے افسروں کو چھوٹے چھوٹے دستے دے کر ادھر ادھر پھیلا دیا جنہوں نے قبائل کی بغاوت ختم کر دی۔ نزی اور جالینوس کی شکست کے بعد رستم اپنے نامور افسر زوالحاجب بہمن جاوید کو بھاری لشکر کے ساتھ ایران کا قومی جھنڈا درفش کاویانی دے کر روانہ کیا۔ ان میں کوہ پیکر جنگی ہاتھی بھی تھے۔ یہ لشکر دریائے فرات کے کنارے خیمہ زن ہوا۔ ابو عبیدہؓ اسلامی فوج کو دریا کے پار لے گئے اور پھر شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ ابو عبیدہؓ اور کئی دوسرے جرنیل گھوڑوں سے کود کر ہاتھیوں سے لڑے۔ ابو عبیدہؓ کو ایک ہاتھی نے کچل ڈالا۔

(تاریخ طبری۔ توح البلدان۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابو عبیدہ ثقفیؓ کی شہادت کے بعد حضرت شئی بن حارث نے ایرانی لشکر کا کس طرح مقابلہ کیا؟

جواب: ابو عبیدہؓ کی شہادت کے بعد ان کے بھائی حکم بن مسعود ثقفی نے علم سنبھالا۔ وہ بھی شہید ہو گئے تو حضرت شئی بن حارث نے علم سنبھال لیا۔ ہاتھیوں کے خوفناک ریلے نے مسلمانوں کی صفیں توڑ دی تھیں۔ حضرت شئی بن حارث نہایت جرات اور استقامت سے لڑے اور مسلمانوں کو فتح سے ہم کنار کیا۔

اس معرکہ جسر یا پل کی لڑائی میں نو ہزار سے چھ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ الفاروقؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے معرکہ جسر کے بعد حضرت ثنیؓ کے لئے فوجی امداد میں کس طرح اضافہ کیا؟

جواب: ابو عبیدہ ثقفیؓ کی شہادت کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ثنیؓ کو عراق میں اسلامی لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ پھر قبیلہ بجیلہ کے سردار حضرت تریز بنجلیؓ کو ایک زبردست لشکر دے کر ان کی مدد کے لئے روانہ کیا جو بویب میں ان سے آئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: معرکہ بویب میں حضرت ثنیؓ نے ایرانی لشکر کو کس طرح شکست دی؟

جواب: ایرانی سردار رستم نے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بارہ ہزار جنگجو اپنے سپہ سالار مهران بن مہرویہ کی سربراہی میں بویب روانہ کیا۔ دریائے فرات کے دوسرے کنارے پر مسلمان ابھی ہتھیار سنبھال رہے تھے کہ ایرانی فوج نے حملہ کر دیا۔ حضرت ثنیؓ اور ان کے ساتھی اس جوش سے لڑے کہ کسی بات کا ہوش نہ رہا۔ ایرانی فوج کا سپہ سالار قتل ہوا تو فوج بھاگ اٹھی۔ حضرت ثنیؓ نے فوج کے چند طاقتور دستوں کے ساتھ دشمن کا پیچھا کیا اور اس طرح ایک لاکھ کے قریب ایرانی مارے گئے۔ جبکہ صرف ایک سو مسلمان شہید ہوئے۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے حضرت عمرؓ نے معرکہ بویب کے بعد خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا کیوں ارادہ کیا تھا؟

جواب: بویب کی شکست سے سارے ایران میں کہرام مچ گیا۔ ایرانیوں نے ملکہ پوران دفت کو تخت سے اتار کر نوجوان شہزادے یزدگرد کو تخت پر بٹھا دیا۔

مسلمانوں کے مقبوضہ علاقوں میں بھی بغاوت ہو گئی اور مسلمان خطرات میں گھر گئے۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو انہوں نے عرب قبیلوں سے لوگوں کو جہاد کیلئے تیار کیا اور خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا ارادہ کیا لیکن اکابر صحابہؓ نے کہا کہ آپ کا مدینے میں رہنا مناسب ہے۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ثنیٰؓ کو کیا حکم بھیجا؟

جواب: اس نازک صورتحال میں حضرت عمرؓ نے حضرت ثنیٰؓ کو حکم بھیجا کہ اپنی فوجیں سمیٹ کر عرب کی سرحد پر آ جاؤ۔ اور ربیعہ اور مضر کے قبیلوں کو بھی اپنی مدد کیلئے بلاؤ۔ ثنیٰؓ نے بنی خلیفہ کے حکم کے مطابق اپنی فوج ذوقار کے مقام پر جمع کر لی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ عراق کی مہم کے لئے روانہ فرمایا جو حضرت ثنیٰؓ کی آٹھ ہزار فوج کے ساتھ مل گئے۔ (تاریخ اسلام۔ الفاروق۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: شراف کے مقام پر اسلامی فوجیں اکٹھی ہوئیں۔ بتائیے حضرت ثنیٰؓ اس فوج میں کیوں شامل نہ ہو سکے؟

جواب: معرکہ جمرہ میں حضرت ثنیٰؓ کو شدید زخم آئے تھے جو بظاہر ٹھیک ہو گئے۔ مگر کہہ دو یہ کہ وہ شراف میں انہوں نے جان کی بازی لگا کر اسلامی لشکر کو کامیاب کرایا۔ قیام ذوقار کے دوران ان کے زخم بگڑ گئے اس لئے وہ شراف میں شریک نہ ہو سکے۔ انہوں نے ذوقار میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: ذوقار کے بارے میں ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: کئی سال پہلے جب معرکہ ذوقار میں قبیلہ بنی شیبان کی ایک شاخ ربیعہ کو

ایرانیوں کے مقابلے میں فتح حاصل ہوئی تھی تو رسول اللہ نے فرمایا تھا: ”آج عرب، عجم کے مقابلے میں برابر کی سطح پر آگئے ہیں۔“ (اسدالغابہ۔ جرنل صحابہ)

حضرت امیر معاویہؓ (سپہ سالار و کاتب وحی و شاعر حکمران)

سوال: بتائیے فتح مکہ کے وقت ابوسفیان کے کس بیٹے نے اسلام قبول کیا تھا جو خلیفہ بھی بنے تھے؟

جواب: امیر معاویہؓ بن ابوسفیان نے۔ آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ والد کا نام صخر (ابوسفیان) بن حرب اور والدہ کا ہنذہ بنت عتبہ۔ ان کا شجرہ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہ سے مل جاتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ حمزہ انساب العرب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ نے امیر معاویہؓ کو امین، مہدی اور ہادی کے نام دیئے۔ آپ نے ان کیلئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب لکھا دے۔ اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔“ (البدایہ والنہایہ۔ ترمذی۔ کنز العمال)

سوال: بتائیے امیر معاویہؓ کا حضور اقدسؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ حضورؐ کی زوجہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان کے بھائی تھے۔

(ازادوج مطہرات۔ اسدالغابہ۔ اصحاب)

سوال: ظہور اسلام کے وقت قریش میں صرف سترہ افراد لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان میں ایک امیر معاویہؓ بھی تھے۔ رسول اللہ نے ان کو کیا ذمہ داری دی تھی؟

جواب: آپ نے امیر معاویہؓ کی دینی اور علمی قابلیت کی بنا پر انہیں کتابت وحی پر مامور فرمایا۔ حضورؐ ان سے بھی وحی لکھواتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ اسدالغابہ۔ سیر الصحابہ۔ کاتبان وحی)

سوال: امیر معاویہؓ نے غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں شرکت کی۔ بتائیے دور صدیقی میں آپ نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام لشکر روانہ فرمایا تو امیر معاویہؓ کے بھائی یزید بن سفیان لشکر کے امیر تھے اور امیر معاویہؓ ہر اول دستے کے علمبردار تھے اور فتوحات میں شریک ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء۔ تاریخ الامم الاسلامیہ۔ نوح الثام)

سوال: دور عثمانی میں شام کے ساحلی علاقوں کی تسخیر کس صحابی کے ہاتھوں ہوئی؟

جواب: حضرت یزید بن ابوسفیان کی قیادت میں لڑی جانے والی ان جنگوں میں مقدمہ الجیش کی کمان امیر معاویہؓ کے ہاتھ میں تھی۔ ان علاقوں کے بیشتر حصے امیر معاویہؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ (نوح الثام۔ نوح البلدان۔ عثمان نبی)

سوال: بتائیے امیر معاویہؓ کو حضرت عمرؓ فاروق نے کن علاقوں کا گورنر مقرر کیا؟

جواب: ۱۸ ہجری میں طاعون عمواس میں یزید بن ابی سفیان کے انتقال کے بعد امیر معاویہؓ کو دمشق کا والی مقرر کیا گیا۔ پھر حضرت عمیرؓ کی جگہ حمص کا گورنر بنایا گیا۔ اور اسی طرح حضرت شریہیل بن حنہ کی جگہ جابہ کا گورنر مقرر تو اس طرح شام کا پورا صوبہ حضرت امیر معاویہؓ کے سپرد ہوا۔

(الفاروقؓ۔ استیاب۔ ترمذی۔ تاریخ کبیر۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ نے فلسطین، اردن اور لبنان کا علاقہ بھی امیر معاویہؓ کے سپرد کر دیا۔ بتائیے دور عثمانی میں امیر معاویہؓ نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: مصر اور شام کی فتوحات کے علاوہ قبرص کے جزیرے پر اسلامی پرچم لہرایا۔

(فتح الباری۔ الہدایہ والتبایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے اسلامی تاریخ میں سب سے پہلا بحری لشکر کس نے تیار کیا اور قبرص

کیسے فتح ہوا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ کی اجازت سے قبرص پر لشکر کشی کے لئے پانچ سو جہازوں کا ایک بحری بیڑہ تیار کیا۔ یہ بیڑہ قبرص پہنچ لنگر انداز ہوا تو اہل قبرص نے چند شرائط پر صلح کر لی۔ کچھ عرصہ بعد معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اہل قبرص نے مسلمانوں کے خلاف ردیوں کی مدد کی۔ ۳۳ ہجری میں امیر معاویہؓ نے قبرص پر لشکر کشی کر کے اسے فتح کر لیا۔

(فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ اصابع)

سوال: حضرت امیر معاویہؓ کتنے عرصے تک گورزر ہے اور کب خلیفہ بنے؟

جواب: آپ ۱۸ ہجری نے ۴۱ ہجری تک بائیس سال دمشق اور دوسرے علاقوں کے گورزر ہے۔ حضرت امام حسنؓ کی خلافت سے دستبرداری کے بعد ۴۱ ہجری میں باقاعدہ طور پر خلیفہ بنے اور اموی خلافت کی بنیاد رکھی۔ اس سال کو عام الجماعت کا نام دیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء۔ تاریخ طبری۔ مروج الذهب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے امیر معاویہؓ کے عہد میں کن علاقوں کی بغاوتوں کا خاتمہ کیا گیا؟

جواب: اندرونی شورش کی وجہ سے بہت سے مفتوحہ علاقوں میں بغاوتیں ہوئیں۔ جنہیں امیر معاویہؓ کے جرنیلوں نے سختی سے کچل دیا۔ خراسان کے والی قیسؓ ہشتم نے بلخ، ہرات اور باغیس کے علاقوں کی بغاوتیں ختم کیں۔ عبدالرحمنؓ بن سرہ نے کابل کی بغاوت کا خاتمہ کیا اور پھر غزنی تک کا علاقہ دوبارہ فتح کیا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں فتوحات کو وسعت ملی۔ بتائیے ہندوستان کے کون سے علاقے فتح ہوئے؟

جواب: ہندوستان پر لشکر کشی سے سندھ کی فتوحات کا سلسلہ آگے بڑھا۔ اسلامی لشکر

نے مہلب بن ابی صفر، عبداللہ بن عامر، شان بن ابی انسان، راشد بن عمرو ازدی اور بعض دوسرے مسلمان جرنیلوں کی سرکردگی میں قلات، قندھار، قیقان، کمران، سیستان اور بہت سے دوسرے علاقے فتح کئے۔

(فتح نامہ- فوج البلدان- استیعاب)

سوال: امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں عبید اللہ بن زیاد اور سعید بن عثمان نے ترکستان کے کن علاقوں کو تسخیر کیا؟

جواب: بخارا اور اس کے ارگرد کے علاقے، سمرقند اور ترمذ مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ (فتح البلدان- اسد الغابہ- تاریخ طبری)

سوال: بتائیے شمالی افریقہ اور شام کے کون سے علاقے امیر معاویہؓ کے دور میں اسلامی سلطنت کا حصہ بنے؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زمانے میں شمالی افریقہ کی فتوحات میں وسعت ہوئی۔ عقبہ بن نافع، معاویہ بن خدیج، روفیع بن ثابت، عبداللہ بن عبدالعزیز، عبدالملک اور بعض دوسرے صحابہؓ نے بہت سے علاقوں میں نہ صرف بغاوتیں ختم کیں بلکہ نئی فتوحات بھی ہوئیں۔ (البدایہ والنہایہ- فوج البلدان- تاریخ طبری)

سوال: امیر معاویہؓ کے دور میں رومیوں کے ساتھ کئی معرکے ہوئے۔ بتائیے قسطنطینہ کی تاریخی فتح کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: ۴۹ ہجری میں امیر معاویہؓ نے حضرت سفیان بن ازدی کو ایک بڑی فوج کیساتھ قسطنطینہ پر فوج کشی کا حکم دیا۔ اسلامی بیڑہ بحر روم سے گزر کر قسطنطینہ پہنچا اور قلعے کا محاصرہ کیا۔ رومیوں نے اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ کئی خونریز معرکے ہوئے اور قسطنطینہ فتح ہو گیا۔ اس طرح رسول اللہ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ (استیعاب- البدایہ والنہایہ- فوج البلدان)

سوال: مسلمانوں نے جزائر روڈس اور ارواڈ کب فتح کئے؟

جواب: امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں ۴۲ ہجری میں جنادہ بن امیہ کی سرکردگی میں جزیرہ روڈس اور ۵۴ ہجری میں جزیرہ ارواڈ فتح ہوا۔

(فتوح البلدان۔ عجم البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: ایک کامیاب جرنیل اور حکمران کی حیثیت سے امیر معاویہؓ میں کیا خوبیاں تھیں؟

جواب: وہ جنگی انتظامات کے ماہر تھے۔ سپاہیوں کیلئے دو دو ہزار درہم مقرر کئے اور ان کی محاذ جنگ پر روانگی کے بعد ان کے اہل خانہ کی خبر گیری کرتے۔ ہر طرح کے ملکی حالات سے باخبر رہتے۔ دمشق کو دار الحکومت اور عالم اسلام کا مرکز بنایا۔ چوری قتل اور دوسرے جرائم کا خاتمہ کیا۔

(تاریخ طبری۔ اخبار القوال۔ تاریخ کبیر۔ عقد الفرید۔ مروج الذهب)

سوال: بتائیے اشاعت اسلام کے لئے امیر معاویہؓ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: بیت اللہ کی خدمت کیلئے متعدد غلام مقرر کئے اور بیت اللہ پر دیا و حریر کا عمدہ غلاف چڑھایا۔ پرانی مساجد کو مرمت کروا کے نئی مساجد تعمیر کرائیں۔ وہ خود مسجدوں کی حالت کا جائزہ لیتے اور احکامات جاری کرتے۔

(تاریخ یعقوبی۔ اصاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رفاہ عامہ کیلئے امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں کون سے اہم کام ہوئے؟

جواب: مجاہدین کے بچوں کے وظائف دودھ چھوڑنے کے بعد سے جاری ہو جاتے۔ مردم شماری کے لئے سرکاری اہل کار مقرر کئے۔ نہریں کھدوا کر سینکڑوں ایکڑ اراضی سیراب کی۔ نہروں اور تالابوں کے ذریعے زراعت کو ترقی دی۔ نئے شہر مثلاً قیروان آباد کئے اور اسلامی نوآبادیاں قائم کیں۔ ڈاک کا نظام بہتر

بنایا۔ محکمہ قضا و عدالت کو ترقی دی۔ خبر رسائی اور ڈاک کے لئے برید کے نام سے مستقل محکمہ بنایا اور سرکاری فرامین جمع کرانے کیلئے دیوان خاتم۔

(تاریخ البلدان - مروج الذهب - تاریخ یعقوبی - مروج الذهب)
سوال: فوج اور پولیس کے نظام کو ترقی دینے کیلئے امیر معاویہؓ نے کیا اقدامات کئے؟
جواب: فوجیوں کی تنخواہیں دو گناہ کر دیں۔ رضا کار فوج کو تنخواہ دار فوج بنایا۔ سردیوں اور گرمیوں میں لڑنے والی الگ الگ فوج تیار کی۔ بربریز اور فوج تشکیل دی۔ بحری فوج کے لئے بحری بیڑہ تیار ہوا اور جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے۔ سب سے پہلا کارخانہ ۵۴ ہجری میں مضر میں قائم ہوا۔ سب سے پہلے منہجق کا استعمال امیر معاویہؓ کے دور میں ہوا۔ قلعوں اور فوجی چھاؤنیوں کی تعمیر عمل میں آئی۔ قیام امن کے لئے پولیس کے نظام کو ترقی دی اور بد معاشوں کے نام بھی پہلی مرتبہ رجسٹر کروائے گئے۔ دمشق میں مجلس مشاورت کی طرز پر پارلیمنٹ بنائی گئی اور مختلف صوبوں میں بھی اسی طرز پر اسمبلیاں بنائیں۔ دارالضرب یعنی نکسال بنایا گیا اور ملک کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے مختلف محکمے قائم کئے۔

(تاریخ البلدان - مروج الذهب - تاریخ الامم الاسلامیہ)

سوال: بتائیے امیر معاویہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟
جواب: ۶۰ ہجری میں دمشق میں انتقال ہوا۔ ضحاک بن قیس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ متعدد شادیاں کیں لیکن دو بیویوں سے اولاد ہوئی۔

(تاریخ طبری - البدایہ والنہایہ - اسد الغابہ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ
(سپہ سالار و صاحب الشجرہ زکات بن وکی ر خادم رسول بر عالم و فاضل)

سوال: حضرت مغیرہ بن شعبہ کب مسلمان ہوئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: آپ نے ۵ ہجری میں اسلام قبول کیا اور طائف سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام لانے سے پہلے انہوں نے اپنے وطن میں چند آدمی قتل کر دیئے تھے اور رئیس بنو ثقیف عروہ بن مسعود نے ان کی دیت ادا کر دی تھی لیکن وہ مدینہ آئے۔ اسلام لائے اور پھر حضور سے بیعت کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب طبقات)

سوال: حضرت مغیرہ بن شعبہ کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: وہ طائف کے مشہور قبیلے بنو ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ وہی قبیلہ ہے جس نے طائف کے سفر میں رسول اللہ کو زخمی کیا تھا۔

(تاریخ اسلام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت مغیرہ بن شعبہ کیا خدمات سر انجام دیتے تھے؟

جواب: حضور اقدس کی بارگاہ میں زیادہ وقت گزارتے اور حکم کی تعمیل کرتے۔ آپ کے لئے وضو کا پانی لاتے کا شانہ مبارک کی حفاظت کرتے۔ آپ کے اونٹ چراتے۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اس لئے کبھی کبھی کتابت و وحی بھی کر دیتے تھے۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: سب سے آخر میں رسول اللہ سے جدا ہونے کا شرف حضرت مغیرہ بن شعبہ کو حاصل ہوا۔ بتائیے وہ کیسے؟

جواب: آقا کے جسد اطہر کو لحد میں اتار دیا گیا۔ اس دوران حضرت مغیرہ بن شعبہ پاس کھڑے بے چینی اور پریشانی سے اپنے ہاتھ مل رہے تھے کہ انگلی سے انگوٹھی نکل کر قبر مبارک میں گر گئی۔ حضرت علی نے کہا قبر میں اتر کر نکال لو۔ وہ قبر مبارک میں اترے۔ انگوٹھی اٹھائی۔ آقا کے قدم مبارک کو ہاتھ لگایا اور لوگوں سے مٹی ڈالنے کا کہا۔ جب تھوڑی مٹی ڈالی جا چکی تو باہر نکل آئے۔

(محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: ”تجھے معلوم نہیں کس سے بات کر رہے ہو۔ خبردار اب ہاتھ آگے نہ بڑھانا۔“
یہ الفاظ کس نے کب کہے تھے؟

جواب: حضرت مغیرہ بن شعبہ نے عروہ بن مسعود ثقفی سے (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) اس وقت کہے تھے جب وہ صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کے نمائندہ بن کر حضورؐ سے گفتگو کر رہے تھے اور حضورؐ کی ریش مبارک کی طرف بار بار ہاتھ بڑھاتے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بیعت رضوان کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کن غزوات نبویؐ میں حصہ لیا؟

جواب: صلح حدیبیہ کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ رسول اللہؐ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو حضرت ابوسفیانؓ بن حرب یا خالد بن ولید کے ہمراہ بنو ثقیف کا بت لات توڑنے کے لئے بھیجا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: دور صدیقی میں حضرت مغیرہ بن شعبہ نے مرتدین کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ بتائیے دور فاروقی میں آپ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: وہ عراق عرب کی تسخیر کے لئے جانے والے مجاہدین میں شامل تھے۔ انہوں نے ۱۳ ہجری میں معرکہ بویب میں حصہ لیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے مدائن میں یزدگرد کے پاس جو سفیر بھیجے ان میں حضرت مغیرہ بن شعبہ بھی تھے۔ انہیں رستم کے پاس بھی سفیر بنا کر بھیجا۔ قادیسہ کی خونریز جنگ کے بعد انہوں نے کئی دوسرے معرکوں میں شرکت کی۔ ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بصرہ کا گورنر بنایا۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بصرہ کے گورنر کی حیثیت سے کیا کام کئے؟

جواب: میسان اور اس کے آس پاس کے علاقے فتح کئے۔ انتظامی امور کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے ایک دفتر قائم کیا۔ جہاں سے سپاہیوں کو تنخواہیں، وظیفہ خواروں کو وظیفے اور وثیقہ پانے والوں کو وثیقہ ملتے تھے۔

(الفاروقؓ - طبقات - اصحابہ - متدرک حاکم)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کو شکایت ملنے پر حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بصرہ کی گورنری سے سبکدوش کر دیا گیا۔ وہ کوفہ کے گورنر کب بنے اور اس دوران انہوں نے اسلامی سلطنت کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: ۲۱ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ حضرت نعمانؓ بن مقرن کی سرکردگی میں لڑی جائے والی جنگ نہاوند میں میسرہ کے افسر تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ہمدان فتح کیا۔ (بعض مؤرخین کے مطابق ہمدان حضرت نعیمؓ بن مقرن نے فتح کیا)

(استیعاب - فتوح البلدان - طبقات)

سوال: بتائیے دور عثمانی، دور علوی اور بعد میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بحرین کا گورنر بھی مقرر کیا تاہم ان کی شہادت کے وقت وہ کوفہ کے گورنر تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے حکومت سنہالی تو ان کی جگہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ حضرت علیؓ کی خلافت کے موقع پر وہ شروع شروع میں حضرت علیؓ کے حامی تھے لیکن پھر مکہ معظمہ اور بعد میں طائف چلے گئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حصہ نہیں لیا۔ ۴۱ ہجری میں امیر معاویہؓ نے تحت نشین ہونے کے بعد انہیں کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ وہ نو سال تک کوفہ کے گورنر رہے۔

(انسابہ - اسد الغابہ - اخبار الطوال - تہذیب المتذیب)

سوال: حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟
 جواب: ۵۰ ہجری میں کوفہ میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت مغیرہ بن شعبہ بھی اس میں مبتلا ہو گئے اور ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے تین بیٹے عروہ، حزنہ اور عمار تھے۔ ان سے ۱۳۳ حدیثیں مروی ہیں۔

(تہذیب المجذیب۔ اصحاب۔ متدرک حاکم)

حضرت نعمان بن مقرن المزنی (سپہ سالار صحابی)

سوال: عرب کے دور دراز علاقے سے پہلے کونسا وفد حضور کی خدمت میں آیا جس میں ایک مشہور صحابی بھی تھے؟

جواب: فتح مکہ سے پہلے بنو مزینہ کا چار سو افراد پر مشتمل وفد اپنے سردار بلال بن حارث کے ساتھ مدینے آیا اور سبھی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان میں صحابی رسول حضرت نعمان بن مقرن المزنی بھی تھے۔

(وفد عرب بارگاہ نبوی میں۔ سیرۃ النبی)

سوال: حضرت نعمان نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ فتح مکہ میں انہیں حضور نے اپنے قبیلے کا جھنڈا عطا فرمایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر علیبردار بلال بن حارث تھے۔ (سیرۃ النبی۔ اصحاب۔ استیعاب)

سوال: بتائیے قنہ ارتداد کے زمانے میں حضرت نعمان بن مقرن نے کیا کام کیا؟

جواب: بنو اسد، بنو فرزاہ اور بنو عطفان نے مدینہ پر حملے کی تیاری کی تو حضرت ابو بکر صدیق ان مکرین زکوٰۃ قبائل کی طرف لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت نعمان بن مقرن بھی اپنے فوجی دستے کے ساتھ ان کے ہمراہ تھے۔ ربذہ کے مقام پر دشمن کو شکست ہوئی۔ (اسد الغابہ۔ قنہ ارتداد عرب)

سوال: عراق عرب کی مہم میں رومیوں اور ایرانیوں کے خلاف حضرت نعمان بن مقرن نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت نعمانؓ عراق کے تمام معرکوں میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ رہے۔ جب حضرت سعدؓ عراق میں اسلامی فوج کے سپہ سالار بنے تو نعمانؓ ان کے ہرا دل دستے میں بھی شریک رہے۔ تین دن تک شدت سے ہونے والی جنگ قادسیہ میں بھی حضرت نعمانؓ بن مقرن نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ ۱۶ ہجری میں کوفہ آباد ہوا تو حضرت نعمانؓ کوفہ چلے گئے۔ شومتر کی تسخیر میں ایک ہزار فوج لے کر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پہلو یہ پہلو لڑائی میں حصہ لیا۔ خوزستان کے شہر رامہر مز اور ایزج بھی حضرت نعمانؓ نے فتح کئے جنگ نہادند میں ایرانیوں کی بہت بڑی فوج کو شکست دی۔

(الفاروقؓ۔ فتوح البلدان۔ عمر فاروق اعظمؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: ”بخدا میں کل ایک ایسے شخص کو اس مہم کا سپہ سالار مقرر کروں گا۔ جو دشمنوں کے نیزوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔“ یہ الفاظ حضرت عمرؓ نے کس کے بارے میں کہے؟

جواب: حضرت نعمانؓ بن مقرن کو جنگ نہادند کیلئے اسلامی لشکر کا سپہ سالار مقرر کرتے وقت کہے۔ (الاجابار القوال۔ عمر فاروق اعظمؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت نعمانؓ بن مقرن کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ نے جنگ نہادند میں شہادت پائی۔ اس لڑائی نے ایرانیوں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ اس لئے اسے فتح الفتوح کا نام دیا گیا۔

(تاریخ طبری۔ الفاروقؓ۔ صحابہ)

سوال: کس صحابی نے نہادند کی فتح اور حضرت نعمانؓ بن مقرن کی شہادت کی خبر

حضرت عمرؓ تک پہنچائی؟

جواب: حضرت خدیفہؓ بن یمان نے بیک وقت دونوں خبریں حضرت عمر فاروقؓ کو سنائیں تو وہ رو پڑے۔
(عمر فاروق اعظمؓ - یہ تیرے پر امرار بندے)

حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ (پہ سالار صحابہ)

سوال: اہل مکہ کس صحابی کو یزید الخیر کے لقب سے یاد کرتے تھے؟ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت یزید بن ابوسفیان فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے۔ ان کا تعلق قریش کی شاخ بنو امیہ سے تھا۔ پہ سالار قریش ابوسفیان کے بیٹے تھے۔ انہیں ذہانت، بہادری اور نیکی کی وجہ سے یزید الخیر کہا جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی انہوں نے کبھی مسلمانوں کو ایذا نہیں پہنچائی۔ (طبقات - نیرۃ ابن اسحاق - اصحاب - یرا صحابہ)

سوال: دور رسالت میں حضرت یزید بن ابوسفیان کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین میں شریک ہوئے۔ حضورؐ نے مال غنیمت میں سے چالیس اوقیہ سونا یا چاندی اور سو اونٹ انہیں دیئے۔ غزوہ حنین کے بعد انہیں بنی فراس کا امیر بنایا۔ (اصحاب - طبقات - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: حضرت یزید بن ابوسفیان کی کنیت ابو خالد تھی۔ شام کیلئے لشکر کی روانگی کے وقت حضرت ابوبکرؓ نے علم کس کو دیا؟

جواب: حضرت یزید بن ابوسفیان مدینہ منورہ سے روانہ ہونے والے سب سے پہلے لشکر کے امیر تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں رخصت کرتے وقت فرمایا تھا: "یزید! میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ تم پر خدا کی رحمت و سلامتی

سوال: ہو۔ تم میرے سب سے پہلے سپہ سالار ہو۔“ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

بتائے حضرت یزید بن ابوسفیان نے خلفائے راشدین کے دور میں کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ مل کر شام کا سرحدی شہر بصری تسخیر کیا۔ پھر اجنادین کی جنگ میں رومیوں کے خلاف لڑے۔ اجنادین کی فتح کے بعد اسلامی لشکر نے دمشق کا محاصرہ کیا تو حضرت یزید بن ابوسفیان باب کیسان پر متعین ہوئے۔ چھ ماہ کے محاصرے کے بعد دمشق فتح ہوا۔ اس کے بعد یزید بن ابوسفیان نے حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ مل کر اردن اور ساحلی علاقے فتح کئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ حمص گئے تو یزید بن ابوسفیان کو دمشق میں اپنا قائم مقام بنایا۔ جنگ یرموک میں اسلامی لشکر کے میسرہ پر یزید بن ابوسفیان متعین تھے۔ اس معرکے میں وہ بڑی بے جگری سے لڑے۔

(طبقات۔ فوج البلدان۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بیت المقدس کی فتح کے وقت حضرت عمرؓ تشریف لے گئے تو جابیہ کے مقام پر کن صحابہؓ نے ان کا استقبال کیا؟

جواب: حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح، حضرت خالد بن ولید، حضرت یزید بن ابوسفیان اور دوسرے افسروں نے۔ (الفاروق۔ فوج البلدان۔ فوج الشام)

سوال: حضرت یزید بن ابوسفیان کب شام کے والی مقرر ہوئے اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں لشکر اسلام میں طاعوس عمواس کی وبا پھیلی تو ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح بھی اس سے وفات پا گئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کی جگہ حضرت یزید بن ابوسفیان کو شام کا والی مقرر کر دیا اور قیساریہ کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا۔ محاصرے کے دوران وہ بیمار ہو گئے اور اپنے بھائی

امیر معاویہؓ کو اپنا جانشین بنا کر دمشق واپس آ گئے۔ یہیں ۱۹ یا ۱۸ ہجری میں وفات پائی۔ (الفاروقؓ - انسائیکلو پیڈیا آف اسلام - فوج البلدان)

سوال: بتائیے حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان کا رسول اللہؐ سے کیا رشتہ تھا؟
 جواب: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان حضرت یزیدؓ کی علاقائی بہن (ماں کی طرف سے سوتیلی) تھیں۔ اس نسبت سے وہ حضورؐ کے برادر نسبی (سائل) تھے۔ (انساب الاشراف - اسد الغابہ از واج مطہرات)

﴿عالم و فاضل اور محدث صحابہ﴾

حضرات:

ابن ابی ادنی، ابو ہریرہ، ابو ہریرہ اسلمی، ابوسعود بدری، ابوامامہ ہاشمی، ابوبکرہ، ابورافع، ابوقادہ، ابوطحہ زید بن سہل، ابوذر غفاری، اسود بن سریح، الس بن مالک، ابوسعود بدری، ابوالدیشی، ابولعبہ خثعمی، براہ بن عازب، تمیم بن اوس داری، ثوبان، ثابت بن قیس، جبیر بن مطعم، جابر بن عبد اللہ بن عمرو، حذیفہ بن یمان، حارث بن ہشام، حذیفہ بن عدی، رافع بن خدیج، زید بن ارقم، زیاد بن لیید، زید بن خالد، زید بن ثابت، سعید بن عاص، سلمہ بن ہشام، سلمہ بن حبیب، سعد بن مالک، صفوان بن معطل، عبد اللہ بن سلام، عکاشہ بن حصین، عقبہ بن عامر، عمران بن حصین، عمیر بن سعد، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمرو، عباد بن بشر، عبادہ صامت، عبد اللہ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن طارق، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن مغفل، عتبان بن مالک، عثمان بن ابی العاص، عمرو بن مرہ، عقبہ بن مسعود، غیلان بن سلمہ، فضالہ بن عبید، فراس الاقرع، قیس بن سعد، کعب بن عجرہ، معاذ بن جبل، مصعب بن عمیر، محمد بن مسلمہ، مثنیہ بن شعبہ، معقل بن یسار، نعمان بن بشر، واظلہ بن اسقع، ہاشم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند عالم و فاضل صحابہ

حضرت انسؓ بن مالک (خادم رسول ربدری صحابی رصاحب اشعرہ عالم و فاضل)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک ۹-۱۰ سال کی عمر میں رسول اللہؐ کے خادم بنے۔ آپ کا

حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: آپ کی کنیت ابو حمزہ بھی تھی اور ابو ثمامہ بھی۔ خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھے اور خادم رسول اللہ کے لقب سے مشہور تھے۔ والد کا نام مالک بن نصر تھا اور والدہ مشہور صحابیہ حضرت ام سلیم تھیں۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت انسؓ بن مالک نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کی عمر سات آٹھ برس تھی جب مدینے میں اسلام پھیلا۔ حضرت انسؓ کی والدہ نے اسلام قبول کر لیا اور اپنے بیٹے کو بھی دین کی تعلیم دی۔ البتہ حضرت انسؓ کے والد مالک بن نصر سخت ناراض ہوئے اور کشیدگی بڑھی تو وہ ناراض ہو کر مدینہ سے شام چلے گئے۔ وہیں فوت ہوئے یا کسی دشمن کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کس صحابی نے اپنی والدہ کا نکاح پڑھایا تھا؟

جواب: حضرت انسؓ بن مالک نے۔ ان کی والدہ بیوہ ہو گئیں تو قبیلے کے ایک شخص ابو طلحہ نے نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت انسؓ اس وقت نو سال کے تھے۔ ابو طلحہ مشرک تھے۔ چنانچہ ان کی اسلام لانے کی شرط پر یہ شادی ہوئی اور حضرت انسؓ بن مالک نے ان کا نکاح پڑھایا۔ (طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک سے حضورؐ نے حد محبت کرتے۔ نقصان بھی ہو جاتا تو اف تک نہ کہتے۔ پیار سے بیٹا یا انیس کہہ کر بلاتے۔ بتائیے حضرت انسؓ کیا خدمت انجام دیتے؟

جواب: ان کو اکثر یہ شرف و سعادت ملی کہ نماز فجر سے پہلے حضورؐ کے لئے وضو کا سامان مہیا کرتے۔ ان کی والدہ ان کے ہاتھ کوئی چیز بھجواتیں۔ وہ حضورؐ کو کھانا کھلاتے۔ اپنے والد مالک بن نصر کے شیریں کنویں کا پانی حضورؐ کی خدمت

میں پیش کرتے۔ حضورؐ ان سے ہنسی مذاق کر لیتے۔ ایک مرتبہ فرمایا: ”اے دو

کانوں والے“۔ (شعیب الامان۔ ہند احمد۔ انبیا الاشراف۔ اصحاب)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت انسؓ بن مالک کے لئے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اے اللہ تو اس کے مال اور اولاد میں کثرت بخش اور اسے

جنت میں داخل کر“۔ (طبقات۔ اصحاب۔ سویدائی)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک جنگ بدر کے وقت ۱۲ سال کے تھے۔ انہیں بدری

صحابی کیوں کہا جاتا ہے؟ کیا وہ غزوہ احد میں شریک تھے؟

جواب: وہ کم عمری کے باوجود میدان بدر میں پہنچ گئے تھے اور رسول اللہؐ کی خدمت

کرتے رہے۔ اسی طرح غزوہ احد میں بھی وہ کم عمر ہونے کے باوجود رسول

اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (الغازی۔ طبقات۔ میرزا ابن اسحاق۔ صحیح بخاری)

سوال: بتائیے حضرت انسؓ بن مالک نے کن دوسرے غزوات اور اہم موقعوں پر

حضورؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپؐ غزوہ خندق، غزوہ بنو قریظہ، بیعت الرضوان، غزوہ خیبر، عمرہ القضاء، حنین

اور تبوک کے موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (الغازی۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: دس سال تک رسول اللہؐ کی خدمت کرنے والے صحابی حضرت انسؓ بن مالک

نے دور صدیقی میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں حضرت عمرؓ فاروقؓ کے مشورے سے بحرین کا

عالم مقرر فرمایا۔ حضرت انسؓ نے مرتدین کے خلاف بعض لڑائیوں میں بھی

حصہ لیا۔ جن میں مسلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ بھی

تھی۔ (الغازی۔ طبقات۔ اصحاب۔ یہ الصحابہ)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک نے دور فاروقی کے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۱۳ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کی اجازت سے جہاد ایران کے لئے چلے گئے اور بہت سے معرکوں میں داد شجاعت دی۔ ان میں معرکہ حریق اور فتح شوشتر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان بہت سے معرکوں میں ان کے بھائی حضرت براءؓ بن مالک بھی ساتھ تھے۔ معرکہ شوشتر میں حضرت انسؓ بن مالک پیدل فوج کے افسر تھے۔ اسی جنگ میں ایرانیوں کی شکست کے بعد ہرمزان گرفتار ہوا تو سپہ سالار حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اسے حضرت انسؓ کی سرکردگی میں تین سو سواروں کے ساتھ مدینہ منورہ بھیجا دیا۔

(الفاروقؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت انسؓ بن مالک کب اور کیسے بصرہ منتقل ہوئے؟

جواب: بصرہ آباد ہونے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں کو فقہ کی تعلیم کے لئے جو نو دس عالم و فاضل صحابی بھیجے تھے ان میں حضرت انسؓ بن مالک بھی تھے۔ وہ وہاں مستقل طور پر آباد ہو گئے تھے۔ (الفاروقؓ۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ اصحاب)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت انسؓ بن مالک گوشہ نشین رہے۔ بتائیے عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں حجاج نے حضرت انسؓ کے ساتھ کیا ظلم کیا؟

جواب: اس نے حضرت انسؓ پر بنو امیہ کی حمایت کا الزام لگا کر سختی کی اور ان کی گردن پر مہر لگوا دی۔ حضرت انسؓ نے سزا برداشت کی اور پھر گھر آ کر عبدالملک کو خط میں صورتحال سے آگاہ کر دیا۔ عبدالملک نے حجاج کو سخت خط لکھا تو حجاج نے اپنے مصاحبوں سمیت آ کر حضرت انسؓ سے معافی مانگی۔

(اساب۔ ایر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۹۳ ہجری میں ایک سو تین سال کی عمر میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ قطن بن مدرک کلابی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بصرہ کے قریب طف کے مقام پر دفن کر دیا گیا۔ اسی لڑکے تین لڑکیاں اور بیس سے زیادہ پوتے موجود تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سوئدائی)

سوال: خادم رسول حضرت انسؓ علم و فضل میں بھی کمال رکھتے تھے۔ بتائیے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: وہ روایت حدیث کے اعتبار سے صحابہ کرام کے طبقہ اول میں سے تھے۔ ان سے ۱۲۸۶ حدیثیں مروی ہیں۔ وہ علم فقہ میں بھی کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ مستدرک۔ سیر الصحابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: ”قیامت کے دن رسول اللہؐ کی زیارت نصیب ہوگی تو عرض کروں گا یا رسول اللہؐ آپ کا ادنیٰ غلام انسؓ حاضر ہے۔“ یہ الفاظ کس انسؓ کے تھے؟

جواب: خادم رسول اللہؐ حضرت انسؓ بن مالک نے ایک دن آقاؐ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کے بعد فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: ”جانتے ہو، یہ چہرہ رسول اللہؐ کے روئے انور سے مشابہ ہے۔“ بتائیے یہ الفاظ عبید اللہ بن زیاد سے کس نے کہے تھے؟

جواب: کربلا کے دلدوز سانچے کے بعد حضرت امام حسینؑ کا سراقدس عراق کے گورنر عبید اللہ بن زیاد کے دربار میں لایا گیا تو حضرت انسؓ بن مالک بھی وہاں موجود تھے۔ عبید اللہ نے اپنے ہاتھ کی چھڑی سیدنا حسینؑ کی آنکھ پر ماری اور آپؐ کے خدو خال کے بارے میں گستاخانہ کلمات کہے تو حضرت انسؓ نے غصے سے یہ الفاظ کہے تھے۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ سوئدائی)

حضرت ابو ہریرہؓ (عالم و فاضل صحابی)

سوال: حضرت ابو ہریرہؓ کے نام سے مشہور ہونے والے صحابی کا نام و نسب بتا دیجئے؟
 جواب: خاندانی نام عبد شمس اور اسلامی نام عباد الرحمن یا عمیر تھا۔ والد کا نام عامر بن عبد ذی الشریٰ۔ قبیلہ ازد کی شاخ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ بلایاں پالنے کی وجہ سے ابو ہریرہ کہلائے۔ حضورؐ ان کو پیار سے ابو ہر یا ابو ہریرہ کہتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ انساب الاشراف۔ حمرة انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو ہریرہؓ کب اسلام لائے؟ اور کسی غزوے میں سب سے پہلے حصہ لیا؟
 جواب: قبیلے کے رئیس طفیل بن عمرو دوسی اسلام لائے تو ان کی تبلیغ سے جو چار لوگ مسلمان ہوئے ان میں حضرت ابو ہریرہؓ بھی تھے۔ پھر حضورؐ کی دعا کے اثر سے قبیلے کے زیادہ تر افراد اسلام لے آئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ ۷ ہجری میں قبیلے کے بعض افراد (ان میں ان کی والدہ بھی تھیں) پہلے مدینے پھر خیبر پہنچے اور غزوہ میں شریک ہوئے۔ حضورؐ نے دوسی مسلمانوں کو فوج کے میمنہ کی ذمہ داری سونپی۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: مدینہ منورہ آنے سے حضورؐ کے وصال تک (۷ ہجری تا ۱۱ ہجری) کا عرصہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کیسے گزارا؟

جواب: بیشتر وقت رسول اللہؐ کی صحبت میں رہتے۔ خود کہتے: ”یا رسول اللہ! آپؐ کا مشاہدہ جمال میری روح کی تسکین و راحت اور بنیوی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“ دن رات حضورؐ کے فیض صحبت سے لطف اٹھاتے اور علم و آگہی سے اپنا دامن دل بھرتے۔

(صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم۔ اصحابہ)

سوال: آستانہ نبوی کے طالب علم حضرت ابو ہریرہؓ نے خیبر کے علاوہ کن غزوات میں

حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے فتح مکہ، غزوہ حنین اور غزوہ تبوک کے علاوہ بعض دوسرے سرایوں میں شرکت کی۔ (اصابہ - مسند احمد - سنن ابی ماجہ - البدایہ والنہایہ)

سوال: ۹ ہجری میں حضرت ابو بکرؓ کی امارت میں روانہ ہونے والے قافلہ حج میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت جابرؓ بن عبد اللہ اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو منادی اور معلم بنا کر روانہ فرمایا۔

(سیر اعلام النبلاء - البدایہ والنہایہ - سنن ابن ماجہ - اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو ہریرہؓ نے خلفائے راشدینؓ کے عہد میں اور ان کے بعد کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: عہد صدیقی میں فتنہ ارتداد کے خلاف جہاد کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بحرین کا والی مقرر کیا۔ جنگ یرموک میں بھی شرکت کی اور شام کے بعض معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ عہد فاروقی کے آخر میں آذربائیجان پر لشکر کشی کرنے والی فوج میں شامل تھے۔ عہد عثمانی میں بلخ، جیلان اور جرجان کے شہروں کی تسخیر میں حصہ لیا۔ پھر مدینہ واپس آ کر اشاعت حدیث میں مصروف ہو گئے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے خلافت شورش میں امیر المؤمنینؓ کے دفاع کے لئے آئے اور ان کے گھر میں موجود رہے۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں جنگ جمل اور صفین سے کنارہ کش رہے۔ بعض موقعوں پر اہل مدینہ کو نماز بھی پڑھائی۔ حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں بعض اوقات مروان بن الحکم کی جگہ مدینے کے قائم مقام والی بھی مقرر ہوتے رہے۔

(البدایہ والنہایہ - اصابہ تاریخ - سیر اعلام النبلاء - اصابہ - مسند الغابہ - مسند احمد)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ پسماندگان کی تعداد بتادیں؟

جواب: انہوں نے ۵۷، ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں مدینہ منورہ میں ۷۸-۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ نماز جنازہ والی مدینہ ولید بن عتبہؓ نے پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ انہوں نے سرکارِ دو عالمؐ کے وصال کے بعد شادی کی۔ ایک بیوہ اور چار بچے المحرر، عبدالرحمن، بلال اور ایک صاحبزادی اپنے پیچھے چھوڑے۔

(الہدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: ۵۳۷ھ میں حضرت ابوہریرہؓ اور کن علومِ دینیہ میں دسترس رکھتے تھے؟

جواب: علم و فضل کے لحاظ سے ان کا مقام بلند تھا۔ وہ فقہ اور اجتہاد میں بھی ماہر تھے اور مدینہ کے فقہاء میں شمار کئے جاتے تھے۔ عربی کے علاوہ فارسی بھی جانتے تھے۔ لکھنا پڑھنا جاننے کے علاوہ تو رات کے مسائل پر بھی عبور رکھتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ منہاج۔ صحیح مسلم۔ طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ دمشق)

سوال: رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ کو مالِ غنیمت دینا چاہا تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے کہا: ”یا رسول اللہؐ میری خواہش تو یہی ہے کہ میں آپؐ سے علم سیکھتا رہوں۔ مال میرے کس کام کا ہے۔“ وہ خود فرماتے ہیں کہ جب میرے پیٹ میں کچھ پڑ جاتا تو میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا (تا کہ ارشاداتِ نبویؐ سن سکوں) نہ کبھی خمیری روٹی کھائی، نہ عمدہ کپڑا پہنا نہ خادم میسر آیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلا)

حضرت ابوہریرہؓ سلمیٰ (بدری / فضلاء صحابہ / بصری صحابی)

سوال: نام نھلہ، قبیلہ سلم بن انس۔ کنیت اور قبولِ اسلام کا زمانہ بتادیں؟

جواب: کنیت ابوہریرہ اور پورا نام نھلہ بن عبداللہ۔ ان کا قبیلہ بنو سلم مر الظہر ان

کے آس پاس آباد تھا۔ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ یرالصحابہ)

سوال: حضرت ابو بزرہؓ اہلسی نے دور نبوی کی کن جنگوں میں حصہ لیا اور خلفائے راشدین کا دور کس طرح گزارا؟

جواب: آپ تقریباً تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔ دور رسالت اور عہد فاروقی میں مدینہ میں رہے پھر بصرہ چلے گئے۔ خلافت کے مسئلے پر حضرت علیؓ کی حمایت کی اور جنگ صفین میں شامی فوجوں کے خلاف لڑے۔ جنگ نہروان میں خارجیوں کا مقابلہ کیا۔ خراسان کی مہم جوئی میں بھی فوج میں شامل تھے۔

(طبقات۔ اساب۔ فوج البلدان)

سوال: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر حضور نے حضرت ابو بزرہؓ کو کس مشرک کے قتل کا حکم دیا تھا؟

جواب: جن چند اشخاص کو حضور نے واجب القتل قرار دیا تھا ان میں عبد اللہ بن ظہل بھی تھا۔ اس نے اپنی دو کنبڑوں کو گانے کیلئے حضور اور صحابہؓ کی ہجو کے اشعار حفظ کر رکھے تھے۔ حضورؐ مکہ میں داخل ہوئے تو یہ بد بخت خلاف کعبہ سے لپٹ لٹ گیا تاکہ امان مل جائے۔ آپ نے حضرت ابو بزرہؓ کو حکم دیا کہ اسے قتل کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔

(سند احمد۔ زاد العاد۔ یرالصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت ابو بزرہؓ نے ۶۵ ہجری میں وفات پائی۔ علم و فضل میں آپ کا کیا مقام تھا؟

جواب: آپ کو رسول اللہ سے براہ راست فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ علم و فضل میں بلند مقام تھا۔ ۶۴ حدیثیں مروی ہیں۔ کثیر تعداد میں شاگرد تھے۔ حب رسول جو دو سخا اور شوق علم و جہاد میں خصوصی اہمیت کے حامل تھے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

حضرت ابو مسعودؓ بدری (بدری / انصاری / عالم و فاضل)

سوال: حضرت ابو مسعودؓ کا نام عقبہ تھا اور تعلق خزرج کے خاندان بنو حارث سے۔ آپ کو بدری کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: عقبہ بن عمرو نام کے اس جلیل القدر صحابی کا لقب بدری اس لئے پڑا کہ وہ بدر میں رہتے تھے۔ بعض سیرت نگاروں کے مطابق وہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ احد اور بعد کے تمام غزوات میں ان کی شرکت پر تمام اہل سیر متفق ہیں۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ صحیح بخاری و مسلم۔ اصحاب)

سوال: ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ کبیرہ کے سب سے کم عمر صحابی کا نام بتادیتے؟

جواب: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو۔ آپ ہجرت نبوی سے ایک دو سال پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ (سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت ابو مسعودؓ دور عثمانی تک مدینہ میں رہے۔ پھر کوفہ چلے گئے۔ خلفائے راشدین اور بعد کے ادوار میں ان کی کیا سرگرمیاں رہیں؟

جواب: آپ نے جنگ صفین اور جنگ جمل میں حصہ نہیں لیا۔ البتہ حضرت علیؓ کی پرزور حمایت کی۔ حضرت علیؓ جنگ صفین کے لئے کوفہ سے روانہ ہوئے تو کوفہ میں حضرت ابو مسعودؓ کو اپنا جانشین بنایا۔ جنگ صفین کے بعد وہ پھر مدینہ آگئے۔ (اصحاب۔ استیعاب۔ سیرۃ حضرت علیؓ)

سوال: بتائیے حضرت ابو مسعودؓ بدری نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں ۴۱ سے ۵۰ ہجری کے دوران وفات پائی۔ ۶۰ ہجری بھی بتایا جاتا ہے۔ ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی پیچھے چھوڑے۔ صاحبزادی حضرت حسینؓ سے بیاہی گئیں۔ صاحبزادے بشیر نے دور رسالت

نہیں پایا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: علم و فضل کے لحاظ سے حضرت ابو مسعود کا شمار صحابہ کبار کے کس طبقے میں ہوتا ہے؟

جواب: وہ راویاں حدیث صحابہ کے طبقہ سوم میں شمار کئے جاتے ہیں اور ان سے ایک سو دو احادیث مروی ہیں۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت ابو ذر غفاریؓ (سابقون الاولون حافظ عالم و فاضل)

سوال: خلیل رسول اللہ لقب ملا اور ابو ذر کی کنیت سے مشہور ہوئے۔ ان صحابہ کا نام و نسب بتادیتے؟

جواب: اصل نام جناب (بابریر) بن جنادہ تھا۔ ماں کا نام رملہ بنت ربیعہ۔ کنانہ بن خزیمہ کی نسل سے قبیلہ بنو غفار سے تعلق تھا۔ بدر کے قریب آباد یہ قبیلہ لوٹ مار اور ڈاکہ زنی میں مشہور تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ حیات صحابہ کے درخشان پہلو۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابو ذر نے اپنے بھائی انیس کو رسول اللہ کے بارے میں معلوم کرنے مکہ بھیجا تو انہوں نے آکر کیا بتایا؟

جواب: انیس خود ایک بلند پایا شاعر تھے۔ حضرت ابو ذر نے قبول اسلام سے پہلے تحقیق کیلئے بھیجا تو انہوں نے آکر بتایا: ”لوگ اسے شاعر، کاہن، اور جادوگر کہتے ہیں لیکن خدا کی قسم میں نے اسے ایسا نہیں پایا۔ وہ نہ شاعر ہے، نہ کاہن اور نہ جادوگر۔ وہ تو لوگوں کو گھص بھلائی کی طرف بلاتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔“ (استیعاب۔ تہذیب الحمزب۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابو ذر غفاری خود تحقیق کیلئے مکہ پہنچے۔ بتائیے وہ کیسے اسلام لائے؟

جواب: انہوں نے کعبے میں قیام کیا۔ حضور کو پہچانتے نہیں تھے، کسی سے پوچھنا

مناسب نہ سمجھا۔ کئی دن اسی طرح گزر گئے۔ ایک دن حضرت علیؑ نے چپکے سے پوچھ لیا۔ مقصد بتایا تو حضرت علیؑ بارگاہ نبوی میں لے گئے۔ حضورؐ نے اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گئے۔

(حیات صحابہ کے درخشاں پہلو۔ صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوذر غفاریؓ جو تھے یا پانچویں مسلمان تھے۔ بتائیے آپ نے مشرکین مکہ کے سامنے کیا اعلان کیا؟

جواب: آپ نے کچھ دن رسول اللہ کی خدمت میں رہ کر دین سیکھا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے قبیلے میں جاؤ اور اسے توحید کی دعوت دو۔ جانے سے قبل حضرت ابوذرؓ حرم کعبہ میں گئے اور مشرکین کے گروہ سے مخاطب ہو کر کہا: ”اے خاندان قریش! میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔“

(حیات صحابہ کے درخشاں پہلو۔ طبقات۔ اصحاب۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے مشرکین مکہ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: یہ سن کر مشرکین مکہ ان پر ٹوٹ پڑے اور ماریاں کر لہو لہان کر دیا۔ حضرت عباسؓ نے انہیں بچایا۔ دوسرے دن پھر یہی صورت حالت ہوئی۔ پھر حضرت عباسؓ نے انہیں بچایا اور لوگوں کو سمجھایا کہ یہ بنو غفار کا آدمی ہے۔ اگر تم نے اسے مار ڈالا تو تمہارا کوئی تجارتی قافلہ ان کی بستی سے نہیں گزر سکے گا۔

(اصحاب۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو۔ طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو کیا حکم دیا تھا؟

جواب: آپ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا تھا کہ وہ اپنے علاقے اور قبیلے میں رد کر دین کی دعوت دیں۔ جب انہیں اطلاع ملے کہ اللہ نے اپنے نبی کو غالب

سوال: کر دیا ہے تو ان کے پاس آجائیں۔ چنانچہ حضرت ابوذر غزویہ بدر، احد اور خندق کے بعد مدینہ طیبہ آگئے۔ (اصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوذر غفاریؓ سے اکریم آقاؐ نے حدیث فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ وہ آئے تو آپؐ نے انہیں دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”آسمان کسی ایسے شخص پر سایہ نکلن نہیں ہوا اور زمین نے کسی ایسے شخص کو کندھوں پر نہیں اٹھایا جو ابوذرؓ سے زیادہ سچی زبان رکھتا ہو۔“ (احمد الغابہ۔ اصحابہ۔ صحابہ)

سوال: حضرت ابوذر غفاریؓ نے خود کو رسول اللہؐ کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔ حضورؐ نے کیا کام ان کے ذمے لگایا؟

جواب: آپؐ نے بتیں شیردار اونٹنیاں ان کے سپرد کیں تاکہ بہتر دیکھ بھال ہو سکے۔ وہ انہیں لے کر مدینہ منورہ سے بارہ میل دور ذی قرد کے قریب ایک جنگل میں مقیم ہو گئے۔ (اصحابہ۔ صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے مسیح الاسلام کس صحابی کا لقب تھا؟

جواب: زہد و تقویٰ اور اللہ و رسول سے بے پناہ محبت کی بنا پر آپؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو مسیح الاسلام کا لقب عطا فرمایا۔ (استیعاب۔ طبقات۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: مرض الموت میں رسول اللہؐ نے کس صحابی کو بلایا اور ان کا ہاتھ اپنے جسم اطہر سے لگایا؟

جواب: حضرت ابوذر غفاریؓ سے اتنی محبت تھی کہ آپؐ نے مرض الموت میں بھی انہیں بلایا۔ وہ والہانہ آپؐ پر بچکے تو آپؐ نے ان کا ہاتھ اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیا۔ (اصحابہ۔ طبقات۔ صحابہ)

سوال: رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوذر غفاریؓ کہاں جا بے تھے اور پھر کب واپس آئے؟

جواب: آقا کی وفات کے بعد اس قدر دل برداشتہ ہوئے کہ مدینہ چھوڑ کر شام چلے گئے۔ وہ فقر و فاقہ کی زندگی گزارتے تھے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے تھے۔ اسی بنا پر والی شام امیر معاویہؓ کے ساتھ بھی بکشمش رہی۔ لشکر اسلام قبرص پر چڑھائی کیلئے گیا تو اس میں شامل ہو گئے۔ قبرص فتح ہونے کے بعد واپس آ گئے۔ امیر معاویہؓ سے کشیدگی بڑھ گئی تو حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں مدینہ بلا لیا۔ انہوں نے وہاں بھی اپنا پیغام لوگوں کو سنانا شروع کر دیا۔ آخر خلیفۃ المسلمین حضرت عثمانؓ کے مشورے پر ربذہ میں گوشہ نشین ہو گئے۔

(اسوۃ صحابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت ابوذر غفاریؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۳۲ یا ۳۱ ہجری میں ربذہ کے مقام پر انتقال فرمایا۔ ان کی اہلیہ اور ایک لڑکی پاس تھی۔ حج کے ایام تھے۔ ایک قافلہ حج کیلئے ادھر سے گزرا۔ اس وقت آپ پر نزع کا عالم طاری تھا۔ اس قافلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود بھی تھے۔ انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی اور ربذہ میں دفن کر دیا گیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)

سوال: صحابی رسولؐ حضرت ابو ذری غفاریؓ کے اہل و عیال کی تعداد بتا دیجئے؟

جواب: ایک بیوی لیلیٰ تھی اور ایک بیٹا ذر اور بیٹی ان کے اہل خانہ میں تھے۔ ان کے بیٹے ذر کو ۶ ہجری میں بنو غنغان کے لیروں نے اس وقت شہید کر دیا تھا جب وہ ذی قرد میں حملہ کر کے رسول اللہ کی اونٹنیوں کو لے گئے تھے۔ صحابہ کو بروقت خبر ہو گئی اور وہ اونٹنیاں اور ان کی بیوی لیلیٰ کو چھڑا لائے۔ حضرت

ابو ذرؓ کی وفات کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود ان کی بیوی اور بیٹی کو اپنے ساتھ مکہ لے گئے اور پھر حضرت عثمانؓ کے سپرد کر دیا۔ ایک روایت یہ بھی حضرت عثمانؓ غنیؓ خود انہیں ربذہ سے مدینہ لے گئے اور پھر ہمیشہ ان کی کفالت کرتے رہے۔ (طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت اسود بن سریح (شاعر صحابی، عالم و فاضل)

سوال: شاعر اور عالم و فاضل صحابی حضرت اسود بن سریح کب اسلام لائے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور چار غزوات میں حصہ لیا۔ (الغازی۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت اسود بن سریح نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۴۰ ہجری میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے آٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (تہذیب المعجم۔ تین سو صحاب)

حضرت براء بن عازب

(عالم و فاضل، ۱۰ سالہ تاجر، انصاری، اصحاب الشجرہ)

سوال: ابو عمارہ حضرت براء بن عازب کے والد اور ماموں ہجرت نبوی سے پہلے ہی اسلام لائے تھے۔ بتائیے حضرت براء بن عازب کب مسلمان ہوئے؟

جواب: حضرت براء بن عازب نے حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا اور رسول اللہؐ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے قرآن کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی تھی۔ اور سورہ سج اسم ربک الاعلیٰ حفظ کر لی تھی۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ جرحل صحابہ)

سوال: اوس کی شاخ بنو حارثہ کے نوجوان صحابی حضرت براءؓ کم سنی کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ آپؓ نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ احد کے وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی چنانچہ غزوہ احد کے علاوہ غزوہ خندق، غزوہ خیبر، غزوہ حنین، غزوہ طائف اور دوسرے بہت سے غزوات میں شرکت کی۔ ان کا اپنا قول ہے کہ انہوں نے پندرہ غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہنے کا شرف حاصل کیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جرنل صحابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: بتائیے حضرت براءؓ بن عازب غزوات کے علاوہ کن دوسرے اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے؟

جواب: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ میں بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا۔ فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ جرنل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے حضرت براءؓ بن عازب کو کب یمن بھیجا؟

جواب: آپؐ نے انہیں حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ غزوہ طائف کے کچھ عرصہ بعد تبلیغ دین کیلئے یمن بھیجا۔ بعد میں حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اس مقصد کیلئے یمن بھیجا۔ حضرت خالدؓ واپس آگئے اور حضرت براءؓ بن عازب حضرت علیؓ کے ساتھ مل کر دین کا کام کرتے رہے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: دور صدیقی میں اور دور فاروقی میں حضرت براءؓ بن عازب نے کن جنگی مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: فتح ارتداد کے خاتمے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بھرپور ساتھ دیا اور پھر شام ایران کے معرکوں میں بھی پچیس سال کی عمر میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

ریے اور ستر کے معرکوں میں انہوں نے دوسرے مسلمان سپہ سالاروں کے دوش بدوش جہاد میں حصہ لیا۔ امیر معاویہؓ کے خلاف حضرت علیؓ کا ساتھ دیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سیاست سے کنارہ کش ہو گئے اور تعلیم و تدربیس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ (طبقات۔ منہاج بن ضحیل۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت براہ بن عازب نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: انہوں نے کوفہ میں بصرکان بنایا تھا اور وہیں زہائش پذیر ہو گئے۔ اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ کب مدینہ واپس آئے۔ تاہم آپؓ نے ۷۲ یا ۷۳ ہجری میں ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپؓ تین سو پندرہ احادیث کے راوی تھے۔ (طبقات۔ جرئیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری

(انصاری، عالم و فاضل، عقبی صحابی، رضاجب الشجرہ)

سوال: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟

جواب: آپؓ ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر ایمان لائے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے پہلے ہی اسلام لائے تھے۔ حضرت جابرؓ ہجرت نبوی کے وقت انیس سال کے تھے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ منہاج۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جابر بن عبد اللہ کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کے والد کا نام عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھا۔ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے دادا اپنے قبیلے کے رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت جابرؓ بن عبد اللہؓ اپنے والد کے حکم پر بدر اور احد میں شریک نہ ہو سکے۔ بتائیے انہوں نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: ان کے والد حضرت عبد اللہؓ نے انہیں بدر اور احد کے موقع پر گھر میں بہنوں کی حفاظت کے لئے روک لیا تھا اور خود ان جنگوں میں شریک ہو گئے تھے۔ تاہم حضرت جابرؓ بن عبد اللہؓ نے اس کے بعد عہد رسالت کے تمام غزوات اور بعض سرایا میں جوش و خروش سے شرکت کی۔ وہ تقریباً ۱۹ غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ (مسند احمد - المغازی - سیرت ابن اسحاق)

سوال: ”یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، مجھ پر اور میرے شوہر پر درود پڑھئے۔“ یہ درخواست حضورؐ سے کس نے کی تھی؟

جواب: حضرت جابرؓ بن عبد اللہ بن حرام کی اہلیہ حضرت سہیلہ بنت مسعود نے۔ ایک مرتبہ حضورؐ ان کے گھر تشریف لے گئے تھے۔ میاں بیوی نے حضورؐ کو کھانا پیش کیا اور پھر کھانے کے بعد دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے حضرت جابرؓ بن عبد اللہ اور ان کی اہلیہ پر درود پڑھا۔ (مسند احمد بن حنبل - سؤیدیائی)

سوال: بیعت رضوان اور فتح مکہ کے موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہنے والے حضرت جابرؓ بن عبد اللہ خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن اہم موقعوں اور جنگوں میں موجود تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد فرط غم سے نڈھال ہو گئے اور مسجد نبوی میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تاہم حضرت علیؓ کے دور میں ان کی طرف سے جنگ صفین میں حصہ لیا اور پھر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ حجاج بن یوسف نے حضرت علیؓ کی حمایت کرنے پر اپنے دور امارت میں ان کے ہاتھوں اور گردن پر مہریں لگوائیں۔ (اسد الغابہ - اصحاب - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۴۷ھ ہجری میں ۹۴ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ حجاج بن یوسف یا حضرت عثمان غنیؓ کے صاحبزادے امامؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ایک بیوی سہیلہؓ اہام جارش کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں پیچھے چھوڑیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مستدرک)

سوال: حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا شمار روایان حدیث کے طبقہ اول میں ہوتا ہے۔ بتائیے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث مروی ہیں۔ وہ تقریباً دس برس تک حضورؐ کی زبان مبارک سے احادیث سنتے رہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ میرا صحابہ)

حضرت جبیر بن مطعم (فضلاء صحابہ / مہاجر صحابہ)

سوال: کس صحابی کے والد نے شعب ابی طالب کا ظالمانہ معاہدہ ختم کرنے کیلئے بھر پور کوشش کی تھی؟

جواب: حضرت جبیر بن مطعم کے والد مطعم بن عدی نے ۱۰ نبوی میں اس معاہدے کو ختم کرنے کے لئے دوسرے شرفاء مکہ کے ساتھ مل کر جدوجہد کی تھی۔ ابو محمد جبیر کا تعلق بنو عبد مناف کی شاخ بنی نوفل سے تھا اور ان کے پردادا نوفل حضورؐ کے پردادا ہاشم کے بھائی تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتائیے طائف سے واپسی پر رسول اللہؐ کو کس صحابی کے والد نے اپنی حمایت میں لے لیا تھا؟

جواب: حضرت جبیر کے والد مطعم بن عدی نے آپؐ کی حمایت کی اور ہر ممکن حفاظت

کی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ محمد عربیؐ انساب کی پڑیا)

سوال: ۲ ہجری میں جنگ بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے لئے مشرکین مکہ نے اپنے کس رئیس کو مدینے بھیجا؟

جواب: حضرت جبیرؓ بن مطعم نے (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تاہم وہ قیدیوں کو چھڑانے کیلئے مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لیکن آپؐ نے ندیہ لئے بغیر قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار فرمایا۔ (طبقات۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جبیرؓ بن مطعم کو کیا جواب دیا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا تھا: ”اگر مطعم بن عدی (حضرت جبیر کا والد) زندہ ہوتا اور مجھ سے ان مجرموں کے بارے میں بات کرتا تو میں اس کی خاطر ان کو چھوڑ دیتا۔“ (ابوداؤد۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: ”اے گروہ قریش! سن لو کہ میں نے محمدؐ کو اپنی حمایت میں لے لیا ہے۔ کوئی شخص ان پر ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ کرے۔“ یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حضرت جبیرؓ بن مطعم کے والد مطعم بن عدی نے حضورؐ کی طائف سے واپسی پر انہیں پناہ دیتے ہوئے کہے تھے۔ حضورؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز ادا کر کے کاشانہ نبویؐ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران مطعم بن عدی اور اس کے بیٹوں نے آپؐ پر اپنی تلواروں کا سایہ کئے رکھا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ انساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: حضرت جبیرؓ بن مطعم صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں مسلمان ہوئے۔ بتائیے آپؐ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: آپؐ نے غزوہ حنین میں رسول اللہؐ کی ہر کالی کا شرف حاصل کیا۔

(صحیح بخاری۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کی نماز جنازہ کس صحابیؓ نے پڑھائی تھی؟

جواب: حضرت جبیر بن مطعمؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے جنوب مشرقی

حصے میں دفن کیا۔ (استیعاب۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت جبیر بن مطعمؓ کے چند اہم فضائل بیان کریں؟

جواب: انہیں علم الانساب میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ یہ فن انہوں نے حضرت

ابوبکر صدیقؓ سے سیکھا تھا۔ قرآن و حدیث کا عالم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ

قریش کے نہایت حلیم الطبع افراد میں سے تھے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت جبیر بن مطعمؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں ۵۷ ہجری میں وفات پائی۔

ان کے دو بیٹے محمدؓ اور نافعؓ تھے۔ ان سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت حارث بن ہشام (عالم و فاضل صحابی)

سوال: ابوجہل کفر کی حالت میں مرا۔ بتائیے اس کے کس بھائی کو ایمان کی سعادت

حاصل ہوئی؟

جواب: حضرت حارث بن ہشام کو۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ اور ابو مخزوم سے

تعلق رکھتے تھے۔ حضورؐ نے ان کے ایمان لانے کے لئے دعا فرمائی تھی۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حارث بن ہشامؓ غزوہ بدر اور احد میں مشرکین کی طرف سے شریک

ہوئے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو حضرت حارثؓ بن ہشام اور زبیرؓ بن امیہ نے حضورؐ کی چچا زاد بہن حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب کے گھر میں پناہ لے لی۔ پھر حضرت ام ہانیؓ ان دونوں کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا: ”جس کو تو نے پناہ دی، اسے میں نے بھی پناہ دی۔“ اسی وقت دونوں مسلمان ہو گئے۔ ان کی اہلیہ فاطمہؓ بنت ولید اور بیٹی ام حکیمؓ نامور صحابیات میں سے تھیں۔ (اسابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حارثؓ بن ہشام غزوہ حنین میں شامل ہوئے تو حضورؐ نے مال غنیمت میں سے انہیں سوا اونٹ دیئے۔ دور صدیقی میں انہوں نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: معرکہ آرائیوں کا آغاز ہوا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے دوسرے رئیسوں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی جہاد میں شرکت کی دعویٰ دی۔ وہ شام جانے والے مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے کئی معرکوں میں حصہ لیا جن میں فحل، اجنادین اور یرموک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ نوح الثام)

سوال: حضرت حارثؓ بن ہشام جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ ان کی شہادت کے وقت کیا خاص واقعہ ہوا؟

جواب: وہ شدید زخمی ہو کر گر پڑے۔ نزع کی حالت میں پانی مانگا۔ ایک مجاہد دوڑ کر پانی لائے۔ ان کے منہ کو لگایا ہی تھا کہ دوسرے زخمی سپاہی نے پانی مانگا۔ حضرت حارثؓ نے پانی کا پیالہ ہٹا دیا اور اس زخمی کی طرف اشارہ کیا۔ مجاہد اس کی طرف پانی لے کر بڑھا۔ ابھی اس کے منہ سے پیالہ لگایا ہی تھا کہ ایک اور زخمی نے پانی مانگا۔ دوسرے نے پانی ہٹا کر اس کی طرف اشارہ کیا۔

تیسرے کی طرف پانی بلایا گیا۔ تو وہ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ مجاہد واپس دوسرے کی طرف آیا تو وہ بھی شہید ہو چکے تھے۔ پھر پہلے والے یعنی حضرت حارثؓ بن ہشام کے پاس آیا تو وہ بھی واصلِ جنت ہو چکے تھے۔

(استیاب۔ سوشیدائی)

حضرت رافعؓ بن خدیج انصاری (سابقون الاولون عالم وفاضل صحابی)

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج کو کم سنی کی وجہ سے جنگ بدر میں شرکت کی اجازت نہ ملی۔ آپ سب سے پہلے کس جنگ میں شریک ہوئے؟

جواب: ۱۵ سال کی عمر میں سب سے پہلے غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ حضرت سمرہؓ نے (جو ان سے چھوٹے تھے) انہیں کشتی میں بچھاڑ دیا تھا تاہم حضورؐ نے ان دونوں کو جنگ میں شرکت کی اجازت دے دی۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ المغازی)

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج قبیلہ اوس کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بتائیے وہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: ابو عبد اللہ کنیت رکھنے والے یہ صحابی ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے گیارہ سال کی عمر میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لائے۔ ان کے باپ داود قبیلہ بنو حارثہ کے رہیں تھے۔

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج انصاری اکثر غزوات میں شریک رہے۔ بتائیے

خلفائے راشدینؓ کے دور میں آپ نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: وہ زیادہ تر تعلیمی سرگرمیوں میں مشغول رہے۔ حضرت علیؓ کے دور میں وہ جنگ صفین میں شامل ہوئے اور حضرت علیؓ کے پرچوں حامیوں میں شمار ہوتے تھے۔

(تاریخ طبری۔ یہ الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بنو حارثہ کے سردار حضرت رافع بن خدیج نے کب انتقال فرمایا؟
 جواب: غزوہ احد میں تیر کی نوک ان کے جسم کے اندر رہ گئی تھی۔ بہت بعد میں اسی کے زہر سے شدید بیمار ہو گئے۔ امیر معاویہؓ کے دور حکومت کے آخر میں یا عبدالملک بن مروان کے ابتدائی دور میں اسی برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(مسند امام طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت رافع بن خدیج کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔ بتائیے ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: ان سے اٹھتر احادیث مروی ہیں اور راویوں میں جلیل القدر صحابہ اور تابعین شامل ہیں۔
 (مسند امام۔ مسند ابوداؤد۔ صحیح مسلم۔ سیر الصحابہ)

حضرت زید بن ثابتؓ (انصاری) کا تب (وہی)

سوال: اس انصاری کا صحابی کا نام بتادیں جو حضورؐ کی مدینہ آمد سے پہلے کچھ سورتیں حفظ کر چکے تھے؟

جواب: حضرت زید بن ثابتؓ ابھی بچے تھے مگر حضورؐ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے سترہ سورتیں حفظ کر چکے تھے۔
 (طبقات۔ محمد غربی انسائیکلو پیڈیا۔ کاتبان وہی)

سوال: حضرت زید بن ثابتؓ کے والد اور والدہ کا نام بتادیتے؟

جواب: آپ کے والد کا نام ثابت بن ضحاک اور والدہ کا نام نوار بنت مالک تھا۔
 (انساب الاشراف۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کاتب وہی حضرت زید بن ثابتؓ کی کنیت اور القاب کیا تھا؟

جواب: ان کی کنیت ابو خارجہ بھی تھی اور ابو سعید بھی۔ ابو عبدالرحمن بھی بتائی جاتی ہے۔
 حرم الامت (امت کے بہت بڑے عالم) کاتب الوہی، مقرئ (قرآن کی

قرات کرنے والے) اور فرضی (فرائض میں مہارت رکھنے والے) ان کے القاب تھے۔
(سیر الصحابہ طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت زید بن ثابت کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی گیارہ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ (سرور کائنات کے چچاں صحابہ اصحابہ حیات الصحابہ)

سوال: حضرت زید بن ثابت نے حضور کے حکم پر کون سی زبانیں سیکھیں؟

جواب: عبرانی اور سریانی زبانیں سیکھیں تاکہ ان زبانوں میں خط و کتاب آسان ہو سکے۔ (سیر الصحابہ تاریخ اسلام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے کاتب رسول حضرت زید بن ثابت عبرانی اور سریانی کے علاوہ اور کون کون سی زبانوں کے ماہر تھے؟

جواب: وہ حبشی، قطبی، رومی اور فارسی زبانوں میں بھی مہارت رکھتے تھے۔

(سرور کائنات کے چچاں صحابہ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت زید بن ثابت وحی کی کتابت کے علاوہ اور کیا کام کرتے تھے؟

جواب: وہ وحی کی کتابت کے علاوہ حضور کی طرف سے سلاطین والیابن ملک کے خطوط کے جواب لکھتے تھے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ فرامین نبوی)

سوال: غزوہ خندق کے موقع پر کن صحابی نے حضرت زید بن ثابت کے ہتھیار اتار لئے تھے؟

جواب: وہ اس وقت نولہ برس کے تھے۔ ہو گئے تو حضرت عمارہ بن حزم انصاری نے ان کے ہتھیار اتار لئے۔ وہ رشتہ میں ان کے بیچا تھے۔

(الغازی۔ طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ”اے نیند کے باپ اٹھ!“ یہ الفاظ حضورؐ نے کب اور کس کے لئے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت زید بن ثابت سے۔ جب وہ جنگ خندق کے موقع پر سو گئے تھے۔

(طبقات: تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن جمع کرنے کی ذمہ داری کس کو سونپی تھی؟

جواب: حضرت زید بن ثابت کو ان کی مدد کے لئے بکھبھڑا صحابہ رسولؐ کی ایک جماع تھی۔
(سرور کائنات کے پچاس صحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب)

سوال: حضرت زید بن ثابت کن خلفاء کے دور میں کاتب کے فرائض سرانجام دیتے رہے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے ادوار میں۔

(تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کے درمیان جھگڑا ہوا تو مقدمہ کی اس عدالت میں پیش ہوا تھا؟

جواب: حضرت زید بن ثابت کی عدالت میں۔

(زاد المعاد۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ الفاروقؓ)

سوال: حضرت زید بن ثابت کو امیر المؤمنین عمر فاروقؓ نے کب اپنا جانشین بنایا؟

جواب: ۱۲ھ اور ۱۷ھ میں جب وہ حج کے لئے گئے اور پھر جب شام گئے تو مدینہ منورہ میں حضرت زید بن ثابت کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ بھی جب حج کے لئے جاتے تو کاروبار خلافت ان کے سپرد کر جاتے۔

(سرور کائنات کے پچاس صحابہ۔ الفاروقؓ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت زید بن ثابت کو اہلبیہ کا نام اور کنیت بتادیتے؟

جواب: نام جبیلہ اور کنیت ام العلاء اور ام سعد تھی۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زید بن ثابت نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپ نے ۴۵ ہجری یا ۴۶ ہجری میں چھپن سال کی عمر میں وفات پائی۔ وہ بانوے احادیث کے راوی تھے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ حیا الصحابہ)

حضرت سعد بن مالک خدری (انصاری) صاحب الشجرہ عالم و فاضل

سوال: اپنی کنیت اور خاندان کی نسبت سے ابو سعید خدری مشہور ہوئے۔ اصل نام و نسب بتادیتے؟

جواب: ان کا نام سعد بن مالک خدری تھا۔ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان خدرہ سے تھے۔ والدہ کا تعلق خاندان عدی بن نجار سے تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے انصاری صحابی حضرت ابو سعید سعد بن مالک خدری نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ اپنے والد حضرت مالک بن سنان اور والدہ امیہ بنت ابی حارثہ کے ساتھ ہی ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حدیث وفقہ کے بہت بڑے عالم حضرت ابو سعید خدری نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: کم سنی کی وجہ سے غزوہ بدر واحد میں شریک نہ ہو سکے۔ غزوہ بنو مصطلق، صلح حدیبیہ، غزوہ خیبر، سریہ فدک، غزوہ فتح مکہ، جہ ابوداع، سریہ علقمہ، غزوہ حنین اور تبوک جیسے غزوات اور اہم موقعوں پر وہ حضور کے ساتھ رہے۔ بارہ

غزوات میں شرکت کی۔ (الغزازی۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ اصابہ)
سوال: حضرت ابوسعید خدری نے مدینہ منورہ میں حلقہ درس قائم کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے ۷۴ ہجری میں ۸۶ سال کی عمر میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔ دو بیویاں زینب بنت کعب اور ام عبداللہ کے علاوہ تین بیٹے عبدالرحمن، حمزہ اور سعید پیچھے چھوڑے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: دس سال تک رسول اللہ سے علم حاصل کرنے والے صحابی حضرت ابوسعید سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: ان سے ایک ہزار ایک سو ستر احادیث مروی ہیں اور روایان میں بہت سے جلیل القدر صحابی اور تابعین شامل ہیں۔ (صحیح بخاری۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوسعید خدری کی خلفائے راشدین اور بعد کے ادوار میں کیا خدمات تھیں؟

جواب: دور علوی میں خوارج کے خلاف جنگ میں حضرت علی کی طرف سے شریک ہوئے۔ حضرت امام عالی مقام حسین ابن علی کو کربلا جانے سے روکنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت عبداللہ ابن زبیر نے خلافت کا اعلان کیا تو حضرت ابوسعید خدری نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ ۶۳ ہجری میں حرہ کے دلدوز واقعہ کے وقت آپ مدینہ میں موجودہ تھے لیکن خونریزی میں حصہ نہیں لیا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ تاریخ الخلفاء۔ اسد الغابہ)

سوال: حق گوئی، تحمل، سادگی، انکساری اور قیاموں پر شفقت میں وہ رسول اللہ کی پیروی کرتے تھے۔ ابوسعید خدری نے حضور کی ایک خاص سنت پر عمل بھی کیا۔ بتائیے وہ کیا تھی؟

جواب: انہوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ کے دستِ اقدس میں کھجور کی ایک چھڑی دیکھی تھی۔ وہ بھی اپنے ہاتھ میں ایسی ہی چھڑی لے کر چلتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل - طبقات - یہ تیزے پراسرار بندے)

حضرت سلمان فارسیؓ (عالم و فاضل)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ کا والد آتش پرست تھا اور حضرت سلمان فارسی آتش کدے کی آگ جلاتے تھے مصروف رہتے۔ بتائیے ان کا والد کون تھا؟

جواب: اصفہان کے قریبی گاؤں جی کے خاندان آب الملک کا سردار یوشان بن معور سلمان۔ وہ ایک بڑا زمیندار اور آتش کدے کے مہتمم تھا۔ اور آتش پرست تھا۔ (طبقات - سیر الصحابہ - اسد الغابہ - اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ کا قدیم نام مار بہ تھا۔ بتائیے انہوں نے اپنے گاؤں سے مدینہ تک کا سفر کیسے طے کیا؟

جواب: ایک دن انہیں والد نے کھتیوں کی دیکھ بھال کے لئے بھیجا۔ راستے میں عیسائی اپنے گرجے میں عبادت کر رہے تھے۔ ماہہ ان کی آواز سن کر گرجے جس چلا گیا۔ ان کی عبادت سے متاثر ہوا۔ اپنے مذہب سے بیزار ہو گیا۔ ان کی خواہش پر عیسائیوں نے انہیں اپنے دین میں داخل کر لیا۔ انہوں نے ماہہ کو بتایا کہ دین عیسوی کا مرکز شام ہے۔ شام کو گھر آ کر ماہہ نے ساری روداد والد کو بتائی تو وہ ناراض ہوا اور ماہہ کے پاؤں میں زنجیریں ڈال کر قید کر دیا۔ ایک دن ماہہ نے کسی طریقے سے زنجیروں سے نجات پائی اور عیسائیوں کے ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام پہنچا۔ وہاں کے سب سے بڑے مذہبی رہنما سے تعلیم حاصل کرنے لگا۔ اور ریکا کار رہا اور ظاہری طور پر عابد لیکن اندرون خانہ عیش و عشرت اور مال و دولت جمع کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اس کا انتقال ہوا تو

ایک اور عابد و زاہد اس کا جانشین بنا۔ یہ پادری واقعی نیک تھا۔ اس نے مرتے وقت ماہ سے کہا کہ تم موصل میں فلاں مسیحی کے پاس چلے جاؤ۔ وہ اس پادری کے پاس پہنچا اور علم حاصل کرنے لگا۔ تھوڑی دنوں بعد وہ بھی مرنے لگا تو اس نے ماہ سے کہا کہ تم نصیبین میں فلاں شخص کے پاس چلے جانا۔ وہ تمہیں دین حق کی تعلیم دے گا ماہ نے نصیبین کے پادری سے علم حاصل کرنا شروع کر لیا۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے ماہ کو عموریہ کے ایک شخص کے پاس دین مسیحی کی تعلیم کے لئے جانے کو کہا۔ عموریہ کے اسقف سے تحصیل علم شروع کی ہی تھی کہ اس کا پیغام اجل آ گیا۔ ماہ کے پوچھنے پر ایک نے کہا، اب کوئی ایسا شخص نہیں جس کے پاس تمہیں بھیجوں، البتہ اب نبی آخر الزماں کے ظہور کا وقت آ گیا ہے۔ وہ صحرائے عرب سے آٹھ کر دین حنیف کو زندہ کرے گا۔ اور اس زمین کی طرف ہجرت کرے گا جس پر کھجور کے درختوں کی کثرت ہوگی۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ وہ ہدیہ قبول کر لے گا۔ لیکن صدقہ کو اپنے لئے حرام سمجھے گا۔ اگر تم اس پاک نبی کا زمانہ پاؤ تو اس کی خدمت میں ضرور حاضر ہونا۔ پادری کے مرنے کے بعد ماہ نبی آخر الزمان کے لئے بے چین ہو گیا۔ آخر ایک دن قبیلہ بن کلب کے ایک قافلے کے ساتھ عرب روانہ ہو گیا۔ وادی قرنیٰ میں قافلے والوں نے ماہ کو غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا۔ کچھ دنوں بعد اس یہودی کا ایک عزیز ماہ کو اپنے ساتھ مدینے لے گیا۔ اس طرح ماہ (سلمان فارسی) نے مدینہ کی مقدس سرزمین پر قدم رکھا۔ (شیخ رسالت کے تیس پروانے۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرتؐ تک کس طرح پہنچے؟

جواب: وہ یہودی آقا کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے کہ شہر سے ایک یہودی آیا۔

اس نے بتایا کہ بنو قیلہ کے لوگ قبا کی طرف بھاگے جا رہے ہیں کیونکہ وہاں ایک ایسا شخص آیا ہے جو خود کو نبی کہتے ہیں۔ ماہ نے یہ آواز سنی تو نیچے اتر کر پھر پوچھا۔ یہودی آقا نے غصے سے تھڑسید کر دیا۔ چند دنوں کے بعد موقع پا کر ماہ کھانے کی کچھ کھجوریں لے کر حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا کہ صدقہ قبول کیجئے۔ آپؐ نے وہ چیزیں صحابہؓ میں تقسیم کر دیں خود کچھ نہ کھایا۔ دوسرے دن ماہ کچھ اور چیزیں خرید کر لے گیا اور عرض کیا۔ یہ ہدیہ ہے قبول کیجئے۔ آپؐ نے ہدیہ قبول کیا۔ خود بھی کھایا اور صحابہؓ کو بھی کھلائیں۔ ماہ کو یقین ہو گیا کہ دو نشانیاں پوری ہو گئیں۔ چند دنوں کے بعد حضورؐ ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقہ تشریف لائے۔ ماہ وہاں پہنچے اور پشت مبارک کی طرف کھڑے ہو کر کپڑا اٹھنے کا انتظار کرنے لگا تاکہ مہر نبوت دیکھ سکے۔ آقاؐ نے کیفیت دیکھ کر پشت مبارک سے کپڑا ہٹا دیا۔ ماہ نے مہر نبوت کو چوم لیا اور بے اختیار رونے لگا۔ حضورؐ نے اسے تسلی دی اور تمام صحابہؓ کو ان کی داستان سنوائی۔ قبول اسلام کے ساتھ ہی آپؐ نے ماہ ماہ کا اسلامی نام سلمان رکھا۔ (صحیح رسالت کے تیس پرانے۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت سلمان فارسیؓ کو یہودی کی غلامی سے کس طرح نجات ملی؟

حواب: غلامی کی وجہ سے حضرت سلمان فارسیؓ غزوہ بدر اور احد میں شرکت نہ کر سکے۔ حضورؐ کے حکم سے یہودی آقا سے قیمت طے کی تو اس نے چالیس اوقیہ ہونا اور تین سو پودے لگانے کا مطالبہ کیا۔ حضورؐ کے حکم سے صحابہؓ نے پورے جمع کئے۔ سرکارِ دو جہاں نے اپنے دست مبارک سے پودے لگائے۔ چند دنوں بعد ایک غزوہ میں حضورؐ کو چالیس اور قید سونا مل گیا۔ آپؐ نے یہ سونا سلمانؓ کو دے دیا۔ انہوں نے سونا یہودی کو دے کر آزادی حاصل کر لی۔

(اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ۵ ہجری میں غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سلمانؓ فارسی کے مشورے سے خندق کھودی گئی۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ایک موقع پر بحث چھڑ گئے۔ انصار کہتے ہیں سلمانؓ ہمارے ساتھ ہیں۔ مہاجرین کہتے ہیں ہمارے ساتھ ہیں۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا سلمانؓ میرے اہل بیت سے ہیں۔ آپؐ نے انہیں سلمان الخیر کا لقب دیا۔

(حیاء الصحابہ۔ یرت ابن ہشام۔ اسباب)

سوال: بتائیے دور فاروقی میں حضرت عثمانؓ نے کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت سلمانؓ نے عراق میں سکونت اختیار کر لی۔ ایران پر لشکر کشی کے وقت مجاہدین میں شامل ہو گئے اور کئی معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں مدائن کا گورنر مقرر کیا اور چار یا پانچ ہزار درہم تنخواہ مقرر کی۔ مگر وہ اسے مسکینوں میں تقسیم کر دیتے۔

(اسباب۔ یر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے ۳۵ ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ عمر ۸۰ سال۔ ۱۵۰ سال اور ۲۵۰ سال بھی بتائی گئی ہے۔

(اسباب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت سمرہؓ بن جندب (عالم و فاضل / انصار صحابی / کم سن صحابی / بصری)

سوال: حضرت سمرہؓ بن جندب کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کے باپ جندب کا انتقال ہوا تو ان کی والدہ نے مری بن شیبان سے شادی کر لی۔ سوتیلے باپ نے پرورش کی۔ انصار کے حلیف تھے اس لئے

انصار کہلائے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ انتیاب)

سوال: کم سن صحابی سمرہ بارہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ وہ غزوہ احد میں کس طرح شریک ہوئے؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ احد کے موقع پر کم سن تھے اس لئے شریک نہ ہوئے۔ غزوہ احد کے موقع پر اپنے سے بڑی عمر کے ہم جولی صحابی حضرت رافعؓ بن خدیج کو کشتی میں پھنچا دیا تو حضورؐ نے جنگ میں شرکت ہونے کی اجازت دے دی۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت سمرہؓ بن جندب نے احد اور بعد کے تمام غزوات نبویؐ میں شرکت کی۔ بتائیے انہوں نے حضورؐ کی تلوار کی کس طرح نقل کی تھی؟

جواب: انہوں نے رسول اللہؐ کے پاس ایک خاص قسم کی تلوار حنیفیہ دیکھی تو اسی قسم کی تلوار بنا کر ہمیشہ اپنے پاس رکھی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ یہ تیرے پر اسرار بندے)

سوال: بتائیے حضرت سمرہؓ بن جندب کب اور کہاں کے نائب گورنر مقرر ہوئے؟

جواب: دور فاروقی میں بصرہ آباد ہوا تو حضرت سمرہؓ بن جندب بصرہ چلے گئے۔ ۵۰ ہجری میں والی بصرہ و کوفہ زیاد بن سہم نے حضرت سمرہؓ کو اپنا نائب مقرر کر دیا۔ (اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: ۵۳ ہجری میں بصرہ اور کوفہ الگ صوبے بنے تو حضرت سمرہؓ کوفہ کے گورنر بنائے گئے۔ بتائیے وہ کب فوت ہوئے؟

جواب: ۵۴ ہجری میں امیر معاویہؓ نے انہیں گورنر کے عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ اسی سال بیمار ہوئے اور ۶۶ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ دو لڑکوں سلیمان اور سعد کے نام ملتے ہیں۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: زبردست قوت حافظہ کے مالک حضرت سمرہؓ بن جندب حفاظت حدیث صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ وہ کتنی احادیث کے راوی تھے؟

جواب: وہ ایک سو تیس احادیث کے راوی تھے، اور ان کی روایات کا ایک بڑا مجموعہ ان کے بیٹے کے پاس تھا، جو علم کا بہت بڑا خزانہ تھا۔

(اسد الغابہ - تہذیب احمدیہ - اصابہ)

حضرت عمرانؓ بن حصین کعسی (عالم و فاضل بصری)

سوال: ابو نعید کنیت اور عمرانؓ بن حصین نام تھا۔ یہ صحابی رسول کب ایمان لائے؟

جواب: مراظہم ان اور اس کے قرب و جوار میں آباد قبیلے بنو کعب سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی اپنے والد اور ہمشیرہ کے ساتھ ہجرت مدینہ سے کچھ دیر پہلے یا بعد میں ایمان لائے۔ فقہ اور حدیث کے علم میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔

(طبقات - اصابہ - جامع ترمذی)

سوال: بتائیے حضرت عمرانؓ بن حصین نے کب غزوات میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے مدینہ ہجرت نہیں کی لیکن بعض غزوات میں شامل رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو کعب کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ حنین اور طائف کے معرکوں میں بھی شریک ہوئے۔ ۵۲ ہجری میں بصرہ میں وفات پائی۔

(مسند احمد - اصابہ - سیر الصحابہ)

سوال: خلفائے راشدینؓ اور بنو امیہ کے دور میں حضرت عمرانؓ بن حصین کی کیا ذمہ داریاں تھیں؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں سرکاری طور پر فقہ کی تعلیم کے لئے مامور فرمایا۔ بصرہ میں ایک مستقل حلقہ درس قائم کیا۔ بنو امیہ کے دور میں خراسان کے محضل خراج رہے۔ تاہم روایت حدیث میں محتاط تھے اور صرف ایک سو تیس احادیث کے راوی ہیں۔

(استیعاب - اصابہ - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کن صحابیؓ سے فرشتے مصافح کرتے تھے؟

جواب: کثرت عبادت، عشق رسولؐ اور پاکبازی کی بنا پر فرشتے حضرت عمران بن حصین سے مصافح کرتے تھے۔ (طبقات - مسند احمد - جامع ترمذی - صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (عالم و فاضلِ کرم بن صحابی)

سوال: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ترجمان القرآن کہا جاتا ہے۔ ان کا ام المؤمنین حضرت میمونہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضرت میمونہؓ کے بھانجے تھے۔ اکثر خالہ کے پاس آتے اور حضورؐ کے چھوٹے موٹے کام کر دیتے۔ (سیر الصحابہ - اسوۃ صحابہ - طبقات)

سوال: بتائیے حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو کن القابات سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: آپؓ حضورؐ کے چچا زاد بھائی اور بھانجے بھی تھے (ام المؤمنین حضرت میمونہ کے بھانجے ہونے کے ناطے حضورؐ ان کے خالو تھے) آپؓ کو ابو العباسؓ، الحمر یعنی بہت بڑے عالم المحر یعنی علم کے سمندر، ترجمان القرآن اور امام المفسرین کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ کے نام سے مشہور ہوئے۔ (اسد الغابہ - طبقات - اصحاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بعد نسب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی والدہ کو اسلام لانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ نام بتادیجئے؟

جواب: حضورؐ کی چچی اور حضرت عباسؓ کی بیوی حضرت ام الفضل لبابہؓ وہ جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ (اشیاعاب - اسد الغابہ - سیر الصحابیات)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کب پیدا ہوئے اور سب ان سے پہلی لوری کون

سی سنی اور سب سے پہلی کوئی چیز ان کے پیٹ میں گئی؟

جواب: مکہ میں ہجرت نبوی سے تین سال پہلے شعب ابی طالب کی محصوری کے دوران پیدا ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے ان کو حضورؐ کی گود میں ڈالا تو آپؐ نے ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور دعائے خیر کی لوری دی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن عباس نے کب مدینہ طیبہ ہجرت کی؟

جواب: ان کی والدہ حضرت ام الفضلؓ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئی تھیں۔ حضرت عباسؓ بھی ہجرت سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے مگر اپنے اسلام کو مخفی رکھا ہوا تھا۔ فتح مکہ کے بعد وہ اپنے اہل خانہ سمیت مدینہ چلے گئے۔ حضرت ابن عباسؓ اس وقت گیارہ سال کے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: ”یا رسول اللہ! کس کی مجال ہے وہ اللہ کے رسول کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔“ یہ الفاظ کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے۔ وہ ابھی نو عمر تھے۔ حضورؐ نے ایک مرتبہ نماز کے وقت انہیں برابر کھڑے کر لیا تھا۔ حضورؐ نے نماز شروع کی تو وہ پیچھے ہٹ آئے۔ آپؐ کے پوچھنے پر انہوں نے یہ جواب دیا تھا۔

(حیات صحابہ کے درخشاں پہلو۔ اصابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو کیا دعا دی تھی؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ کا یہ جواب سن کر آپؐ نے فرمایا: ”الہی اس لڑکے کو علم کثیر عطا فرما اور اس کو زیادہ فہم و فراست سے نواز۔ ایک اور موقع پر آپؐ نے دعا

دی: ”اللہی اس پر اپنی برکت نازل فرما اور اس کو علم کا نور پھیلانے کا ذریعہ بنا۔“ ایک اور موقع پر دعا دی: ”اے اللہ! اس کو تقویٰ فی الدین عطا کر اور تاویل کا طریقہ سکھا۔“ چنانچہ حضورؐ کی دعائیں قبول ہوئیں۔ (اصابہ صحیح بخاری۔ پچاس صحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے غزوات نبویؐ میں حصہ نہیں لیا۔ وجہ بتا دیجئے؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے وقت وہ تیرہ برس کے تھے۔ کم عمری کی وجہ سے کسی غزوے میں حصہ نہ لے سکے۔ (طبقات۔ عبدالغفار۔ سیر الصحابہ)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے ادوار میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۱۸ ہجری سے ۲۱ ہجری کے دوران حضرت عمرو بن العاصؓ نے تسخیر مصر و شام کا کارنامہ انجام دیا۔ اسی دوران حضرت ابن عباسؓ بھی جہاد میں شریک رہے۔ ۱۷ ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دور میں عبداللہ بن ابی سرح نے افریقیہ پر فوج کشی کی تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ مجاہدین میں شامل تھے۔ اسی دوران حاکم جریر گریگوری کے پاس انہیں سفیر بھی بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت سعید بن العاصؓ نے حضرت عثمانؓ کے حکم سے ۲۹-۳۰ ہجری میں جرجان اور طبرستان پر حملہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی لشکر میں شامل تھے۔ ۳۵ ہجری میں اپنی محصورگی کے دوران حضرت عثمانؓ نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت پر انہوں نے حضرت علیؓ کو خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کا مشورہ دیا اور خود بھی ان کی بیعت کر لی۔ جنگ جمل میں وہ حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے اور بعد میں بصرہ کے گورنر مقرر ہوئے۔ جنگ صفین میں بھی انہوں نے حضرت علیؓ کا ساتھ دیا۔ نہروان کی جنگ میں بھی حضرت علیؓ کی طرف سے

بڑی بہادری سے لڑے۔ پھر بصرہ کے پاس باغی اضلاع میں بھی امن وامان قائم کیا۔ پھر ۳۸، ۳۹ یا ۴۰ ہجری میں بصرہ کی امارت سے استعفیٰ دے دیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ نے انہیں اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ گوشہ نشین ہو گئے۔

(استیعاب - اسد الغابہ - دائرہ معارف اسلامیہ - اصحابہ - مسند احمد - حیاة الصحابہؓ - صفحہ الصفوۃ)

سوال: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے عمر بھر درس و تدریس کا کس قدر کام کیا تھا؟

جواب: اگرچہ آپؓ نے جہاد میں بھی حصہ لیا اور محض اس شوق کے لئے امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں قسطنطنیہ فتح کرنے والے لشکر میں بھی شامل ہو گئے تھے تاہم آپؓ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو علم و فضل ہے۔ انہیں قرآن حکیم کی تفسیر میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی۔ ان کے نام تفسیر کی ایک کتاب تئویر المقیاس من تفسیر ابن عباسؓ بھی منسوب کی جاتی ہے۔ قرآن، تفسیر، حدیث فقہ کے علاوہ ادب و انشاء، زبان دانی، سیرت و مغازی، علم الانساب، شعر و شاعری اور حساب دانی میں بھی بے حد مہارت رکھتے تھے۔ ان کا شمار روایان حدیث کے طبقہ اول میں ہوتا ہے اور آپؓ نے دو ہزار چھ سو ساٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا حلقہ درس بہت وسیع تھا جس میں ہزاروں طالب علم فیض حاصل کرتے تھے۔ امام ابو بکر محمد نے ابن عباسؓ کے فتوے بیس جلدوں میں جمع کئے تھے۔ (حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو - اسد الغابہ - تجزیہ و جذبہ - دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں طائف میں قیام تھا۔ ۶۸ ہجری میں بیمار ہوئے اور سات روز کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ حضرت محمد بن حنفیہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور طائف ہی میں دفن ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر اے برس تھی۔

(صفحہ الصفوۃ - اصحابہ - حیاة الصحابہؓ - استیعاب)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ (عالم و فاضل رصاحب الشجرہ)

سوال: فقیہ الامت لقب رکھنے والے صحابی کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ کعب بن لوی پران کا سلسلہ نسب آنحضرتؐ سے جا ملتا ہے۔ ماں کا نام زنیب بنت مظعون تھا جو بنو جمح سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابن عمر کے نام سے مشہور تھے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر ان کی حقیقی بہن تھیں۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: بتائیے اسلامی تاریخ کے چار بڑے عبادلہ (عبداللہ) کون تھے؟ ان میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر کو قرآن اور اس کی تفسیر سے خصوصی شغف تھا۔ حدیث سے گہرا لگاؤ تھا۔ فقہ میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ فقہ مالکی کا تمام تر دار و مدار ان کے فتاویٰ پر ہے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ الہدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبوی میں پیدا ہوئے۔ بتائیے آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۶ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام کے وقت وہ ۵-۶ برس کے تھے۔ چنانچہ والد کے ساتھ ہی اسلام لائے۔ اور پھر ۱۳ نبوی میں اہل خانہ کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔ اس وقت ان کی عمر گیارہ برس تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجر صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرؓ جنگ بدر اور احد میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کا پہلا

غزوہ کونسا تھا؟

جواب: غزوہ بدر کے وقت وہ تیرہ برس اور غزوہ احد کے وقت چودہ برس کے تھے اس لئے کم سنی کے باعث ان جنگوں میں حصہ نہ لے سکے۔ سب سے پہلے ۵ ہجری میں انہوں نے غزوہ خندق میں شرکت کی۔

(الغزای۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرؓ اصحاب الشجرہ میں سے تھے۔ بیعت رضوان کے بعد وہ کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: وہ غزوہ خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کے معرکوں میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔ (طبقات۔ الغزای۔ زادالعاد)

سوال: بنائے خانہ کعبہ میں سب سے پہلے داخل ہونے کا شرف کسے حاصل ہوا تھا؟

جواب: رسول اللہ کے ساتھ حضرت اسامہؓ حضرت بلالؓ اور حضرت عثمانؓ بن طلحہ داخل ہوئے تو ان کے بعد سب سے پہلے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کو بیت اللہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع میں بھی حضور کے ساتھ تھے۔ (صحیح بخاری۔ پچاس صحابہ)

سوال: فقیہ الامت حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے خلفائے راشدین کے دور میں کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ایک عام سپاہی کی حیثیت سے ایران، شام اور مصر کی فتوحات میں حصہ لیا۔ دور عثمانی میں قضاء کا عہدہ قبول نہ کیا اور ۲۷ ہجری میں تیونس، الجزائر اور مراکش پر لشکر کشی کرنے والی فوج میں شامل ہوئے۔ پھر ۳۰ ہجری میں خراسان اور طبرستان کی جنگوں میں حصہ لیا۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں کنارہ کش رہے۔ خلفائے راشدین کے بعد حضرت

امیر معاویہ کے دور میں قسطنینہ کی مہم میں شریک ہوئے۔
(فتح البلدان۔ صدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟
جواب: عبدالملک کے دور حکومت میں ۷۴ ہجری میں ۸۴ سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی اور فح مہاجرین کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ ان سے ایک ہزار چھ سو احادیث مروی ہیں۔ عرب کے دیگر علوم شاعری اور خطابت وغیرہ میں بھی مہارت رکھتے تھے۔
(طبقات۔ تہذیب احمدیہ۔ اصابہ۔ استیاب)

حضرت عبداللہ بن عمرو (عالم و فاضل / حافظ صحابی)

سوال: فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص کے اس عالم اور فاضل بیٹے کا نام و نسب بتادیں جو والد سے پہلے مسلمان ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص۔ ان کی والدہ کا نام ریطہ بنت مہبہ تھا وہ قریش کے خاندان بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ ابو محمد اور ابو عبدالرحمن کنیت تھی۔ جدی پشتی رئیس ہونے کے باوجود قبول اسلام کے بعد جلد مدینہ ہجرت کر گئے اور درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔
(طبقات۔ مہاجر صحابہ۔ اصابہ۔ استیاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرو اکثر غزوات میں شریک ہوتے اور ان کے ذمہ کوئی اہم کام ہوتا۔ بتائیے احادیث نبوی کیلئے ان کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: وہ اکثر سرکار دو عالم کی خدمت میں حاضر رہتے۔ لسان نبوت سے جو سنتے لکھ لیتے اس لئے کتابت حدیث ان کا سب سے ممتاز کام ہے۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ سنن دارقطنی۔ ابوداؤد)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرو نے حضورؐ سے لکھنے کے بارے میں اجازت چاہی تو

آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”لکھو! اس اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔

اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔“ (مسندک حاکم۔ احمد بن حنبل۔ بیہقی)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے زبان رسالت سے سن کر احادیث کا جو مجموعہ لکھا، اس کا نام بتادیں؟

جواب: آپؐ نے احادیث کا جو مجموعہ مرتب کیا اس کا نام الصادقہ رکھا۔

(تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن جنگی مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: دور صدیقی میں اپنے والد حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ جہاد شام میں رومیوں کے خلاف جنگیں لڑیں۔ جنگ یرموک میں بھی جو انرودی سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں شمالی افریقہ کی تسخیر کے تمام معرکوں میں حصہ لیا۔ طبرستان، خراسان اور جرجان پر لشکر کشی کرنے والے اکابر صحابہؓ میں بھی آپؓ شامل تھے۔ جنگ صفین میں اپنے والد کے حکم سے مجبور ہو کر امیر معاویہؓ کی طرف سے حصہ لیا۔ اور ان کی طرف سے تحکیم کے معاہدے پر بطور گواہ دستخط کئے۔

(تاریخ ابن خلدون۔ اسد الغابہ۔ تذکرۃ الحفاظ۔ اخبار الطوال)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۶۵ ہجری میں مروان بن الحکم کے دور میں مصر کے شہر فسطاط میں فوت ہوئے۔ ان سے سات سو احادیث مروی ہیں۔

(طبقات۔ تذکرۃ الحفاظ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود

(خادم رسول / مہاجر حبشہ و مدینہ / خطیب و فقیہہ / بدری صحابی / صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت عبداللہ ابن مسعود نے دعوت حق کے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ بتائیے وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ابو عبدالرحمن کنیت رکھنے والے یہ صحابی بنو خنیفہ کی ایک شاخ مدرکہ کے خاندان بنو بذیل سے تھے اور ان کے والد مسعود بن عافل ایام جاہلیت میں عبد بن حارث کے حلیف تھے۔ (انساب الاشراف۔ عبدالغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود کو ”تعلیم یافتہ لڑکے“ کا خطاب دیا۔ بتائیے آپ انہیں ابن ام عبد کیوں کہتے تھے؟

جواب: ان کے والد مسعود نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کی والدہ ام عبد ایک بلند پایہ صحابیہ تھیں۔ رسول اللہ انہیں ابن ام عبد کہہ کر پکارتے تھے۔

(اصابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ سیر الصحابیات۔ طبقات)

سوال: بتائیے سب سے پہلے کس صحابی نے مکہ میں بلند آواز سے قرآن پڑھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود نے مشرکین مکہ کے سامنے سب سے پہلے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ مشرکین نے انہیں خوب مارا۔ وہ پتے جاتے اور قرآن پڑھتے جاے اور پوری سورۂ قلم کی۔ (سیر الصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ عبدالغابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضور کے حکم سے کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے حضور کے حکم پر دو مرتبہ حبشہ اور پھر مدینہ منورہ ہجرت کی اور حضرت معاذ بن جبل کے موافق بھائی بنے۔ (سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: ۲ ہجری میں غزوہ بدر میں ابو جہل کی موت کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود

سے مکالمہ ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے دوسرے کن غزوات اور اہم موقعوں میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ احد، خندق، خیبر، حنین کے معرکوں کے علاوہ آپ بیعت رضوان اور فتح مکہ کے موقعوں پر بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(مغازی رسولؐ - سیرت ابن ہشام - طبقات - اسد الغابہ)

سوال: ”آپ سر بلند ہیں۔ اللہ نے آپ کو رفعت عطا فرمائی۔“ یہ الفاظ کس صحابی نے کب کہے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود نے غزوہ حنین کے موقع پر یہ الفاظ حضورؐ سے کہے تھے۔ (طبقات - اصحاب - سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عبداللہ بن مسعود نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور فاروقی میں جنگ یرموک میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

(الفاروق - استیعاب - فتوح البلدان)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن مسعود کو کب کوفے کا قاضی مقرر کیا گیا؟

جواب: فقہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود کو ۲۰ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے کوفہ کا قاضی مقرر کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں کسی وجہ سے اس عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ وہ دس سال تک کوفہ کے قاضی رہے۔

(خلفائے راشدینؓ - اسد الغابہ - الفاروقؓ - عثمان غنیؓ)

سوال: حضرت عبداللہ بن مسعود نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: فرائض سے سبکدوش ہو کر انہوں نے حج کیا اور پھر مدینہ منورہ جا کر گوشت نشین ہو گئے۔ وہیں ۳۳ ہجری میں ۶۰ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ

سوال: حضرت عبداللہ بن مسعود رسول اللہ کے خادم خاص تھے۔ آپ کیا کیا خدمات انجام دیتے؟

جواب: وہ حضور کا بستر بچھاتے اور تہہ کرتے تھی۔ سواک کراتے اور وضو کراتے تھے۔ آپ کی سواری کی باگ چکراتے۔ آپ کا تکیہ اور جوتا سنبھال کر رکھتے اور ضرورت کے وقت پیش کرتے۔ (مسندک حاکم۔ تیس پروانے۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: تفسیر قرآن، علم حدیث اور فقہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: انہیں علم قرآن سے بے حد محبت اور فہم اور اک حاصل تھا۔ روایت حدیث میں بے حد احتیاط سے کام لیتے۔ ان سے آٹھ سو اڑتالیس احادیث مروی ہیں۔ درس و تدریس اور افتاء کے علاوہ تبلیغ دین کا فریضہ بھی سزا انجام دیتے۔ وہ بلند پایہ خطیب بھی تھے۔ ان کے فتاویٰ اگرچہ تمام مسالک کے نزدیک بہت اہم ہیں تاہم فقہ حنفی کا دارومدار تمام تر انہی کے فتاویٰ پر ہے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تیس پروانے)

حضرت عباد بن بشر (بدری صحابی عالم و فاضل)

سوال: عظیم صحابی حضرت عباد بن بشر کی کنیت اور نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: کنیت ابو رافع اور ابو بشر تھی۔ قبیلہ اوس کے خاندان عبدالاشہل سے تعلق تھا۔

(انساب الاشراف۔ برانصار۔ اشعاب)

سوال: حضرت عباد بن بشر، حضرت مصعب بن عمیر کی دعوت اسلام سے مسلمان ہوئے۔ ہجرت نبوی کے بعد حضور نے انہیں کس کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہ نے مواخات قائم کی تو حضرت عباد بن بشر کو حضرت ابوحنیفہ بن

عتبہ کا دینی بھائی بنایا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب۔ بصرہ انصار)

سوال: حضرت عباذ بن بشر نے غزوہ بدر سے تبوک تک تمام جنگوں میں حصہ لیا۔ بدر کے بعد کس اہم کام میں شامل تھے؟

جواب: ایک جرب زبان شاعر اور بااثر یہودی کعب بن اشرف مسلمانوں اور خصوصاً آقا کی شان میں گستاخیاں کرتا۔ آپ نے حضرت محمدؐ بن مسلمہ انصاری کی سرکردگی میں ۵ مسلمان اس یہودی کو قتل کرنے کے لئے بھیجے۔ ان میں حضرت عباذ بن بشر بھی تھے۔ یہ مہم کامیاب ہوئی۔

(فتح الباری۔ صحیح بخاری۔ طبقات۔ ترمذی۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عباذ بن بشر شاعر بھی تھے اور اوس کے سرداروں میں سے بھی۔ قرآن سے شغف کی بنا پر آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ تمہید پڑھنے کیلئے اٹھے۔ حضرت عباذ بن بشر کے ذکر الہی کی آواز سنی تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ان کو بخشش سے نوازے۔“

(طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ بصرہ صحابہ)

سوال: اندھیری رات میں دو صحابی رسول اللہؐ کے پاس سے اٹھ کر گھروں کو گئے تو ان کے عصا روشن ہو گئے۔ نام بتادیتے؟

جواب: حضرت عباذ بن بشر انصاری اور حضرت اسید بن حضیر۔

(بخاری مقامات۔ العلوی فی الکرامات الجلیہ۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے غزوہ تبوک میں فوج کی نگرانی کس صحابی کے سپرد تھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عباذ بن بشر کو اپنا اور تمام مسلمانوں کا چوکیدار بنا دیا۔

(تاریخ اسلام و فیات الشاہیر۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت عباؓ بنو قریظہ کی غداری کے زمانے میں چند دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حضورؐ کی قیام گاہ پر راتوں کو پہرہ دیتے رہے۔ بتائیے ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: حضورؐ چودہ صحابہؓ کے ساتھ عمرہ کیلئے تشریف لے گئے۔ مشرکین نے دو سو سواروں کے ساتھ خالدؓ بن ولید کو مسلمانوں کا راستہ روکنے کے لئے بھیجا۔ حضورؐ کے حکم سے حضرت عباؓ بن بشر نے بیس جوانوں کے ساتھ آگے بڑھ کر ان کا سامنا کیا اور پیش قدمی روک دی۔ اسی دوران حضورؐ راستہ بدل کر حدیبیہ پہنچ گئے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضورؐ نے حضرت عباؓ بن بشر کو کن علاقوں کا عامل زکوٰۃ مقرر فرمایا؟

جواب: انہیں غزوہ طائف کے بعد بنو سلیم اور بنو مزینہ سے صدقات و زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ (طبقات۔ جرنیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ۸ ہجری میں حضرت عباؓ بن بشر فتح مکہ اور پھر حنین و طائف کے معرکوں میں شریک تھے۔ ۷ ہجری میں غزوہ ذات الرقاع کے دنوں میں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضرت عباؓ بن بشر اور حضرت عمارؓ بن یاسر رات کو حضورؐ کی قیام گاہ کا پہرہ دے رہے تھے۔ دونوں نے باری باری نصف رات جاگنے اور نصف رات پہرہ دینے کا فیصلہ کیا۔ پہلے نصف میں حضرت عباؓ کی باری آئی۔ وہ نماز کی نیت باندھ کر سورۃ کہف پڑھنے لگے۔ اور حضرت عمارؓ سو گئے۔ کسی کافر نے حضرت عباؓ بن بشر کے تیر مارا جس سے خون کا فوارہ چھوٹ پڑا۔ پھر یکے بعد دیگرے دو تیر اور لگے۔ انہوں نے نماز نہ چھوڑی۔ خون زیادہ بہنے لگا تو سلام پھیر کر حضرت عمارؓ کو بتایا۔ انہوں نے کہا، مجھے پہلے ہی تیر پر جگا دیتے۔ حضرت عباؓ نے جواب دیا۔ سورۃ کہف شروع کر رکھی تھی اسے چھوڑنے کو جی

نہ چاہا۔ بعد میں ان کے زخموں کا علاج کیا گیا۔

(المغازی۔ ایراصحابہ۔ انصار صحابہ۔ ایراعلام النبلاء)

سوال: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے موقع پر تیس ہزار لشکر اسلام کی نگرانی کس نے کی؟
جواب: حضورؐ نے چند صحابہ کو لشکر کے گردگشت لگا کر پہرہ دینے کی ذمہ داری دی۔
حضرت عباڈ بن بشر ان پہرہ داروں کے افسر تھے۔

(طبقات۔ المغازی۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عباڈ بن بشر کب اور کس مقام پر شہید ہوئے؟
جواب: ۱۱ ہجری میں فتنہ ارتداد اٹھا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے مرتدین کے خاتمے اور
جھوٹے نبیوں سے جنگ کیلئے مختلف اطراف میں لشکر روانہ فرمائے۔ سب سے
شدید اور خوزیر لڑائی مسلحہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر لڑی گئی۔ اس
لشکر اسلام میں حضرت عباڈ بن بشر بھی تھے۔ وہ مرتدین کے خلاف دیوانہ وار
لڑ رہے تھے کہ آخر مرتدین نے انہیں گھیر کر تیروں، تلواروں اور برچیوں کے
وار کر کے شہید کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر ۴۵ سال تھی۔ ان سے دو احادیث
مروی ہیں۔ شہادت سے قبل کفار کے بیس آدمی قتل کئے۔

(المغازی۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت عبداللہ بن طارق انصاری (بدری انصاری) عالم و فاضل

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن طارق انصاری کو بلوی کیوں کہا جاتا ہے۔ وہ کب
مشرف بہ اسلام ہوئے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ بلبی سے تھا اور وہ اوس کے خاندان بنو ظفر کے حلیف ہونے کی
وجہ سے بلوی اور ظفیری بھی کہلاتے تھے۔ وہ ہجرت نبوی کے فوراً بعد دولت

ایمان سے مشرف ہوئے۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ)

سوال: بذری صحابی حضرت عبداللہ بن طارق انصاری غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔ بتائیے وہ مشرکین کے ہاتھوں کب گرفتار ہوئے؟

جواب: واقعہ رجیع میں چھ یا دس صحابہؓ میں سے تین صحابہ گرفتار ہوئے اور باقی سب شہید ہو گئے تھے۔ ان تین صحابہ میں حضرت خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن طارق بھی تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن طارق انصاری کافروں کی قید سے رہا ہوئے اور کب شہادت پائی؟

جواب: کفار ان تینوں صحابہ کو باندھ کر لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضرت عبداللہ بن طارق نے کسی طرح خود کو آزاد کر لیا اور تلوار سے کفار پر حملہ کرنے والے تھے کہ انہوں نے ان پر پتھر برسایا کہ شہید کر دیا۔

(امد الغابہ۔ اصابہ۔ انصار صحابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ (عالم و فاضل صاحب الشجرۃ)

سوال: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ ۶ ہجری میں ایمان لائے اور پھر بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے۔ آپ کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: منصر کی مشہور شاخ مزینہ سے آپ کا تعلق تھا جو نجد میں آباد تھے۔ والد کا نام مغفل بن عبدنہم تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ (امد الغابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: عالم و فاضل صحابی حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے کن غزوات نبویؐ میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ خیبر، غزوہ فتح مکہ اور غزوہ تبوک میں آپ رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔

(طبقات - صحیح بخاری - المغازی - سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے کن خلیفہ راشد نے حضرت عبداللہ بن مغفل کو بصرہ میں تعلیم و تدیس کیلئے بھیجا تھا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں رسول اللہ کے وصال کے بعد حضرت عبداللہ بن مغفل مدینہ چھوڑ کر اپنے وطن چلے گئے تھے۔ حضرت عمر فاروق کے دور میں بصرہ آباد ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مغفل کو بھی بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ لوگوں کی تعلیم کے لئے بصرہ بھیج دیا۔ (طبقات - اسد الغابہ - استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن مغفل نے خلفائے راشدین کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپ عراق عرب جانے والے لشکر میں شامل ہو گئے اور ایرانی فوجوں کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ ان میں ۱۷ ہجری میں خوزستان کی فتح خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس میں بصرہ کے حاکم حضرت ابو موسیٰ اشعری کی سرکردگی میں مجاہدین نے لشکر کشی کی تھی۔ (استیعاب - الفاروق - تاریخ طبری)

سوال: حضرت عبداللہ بن مغفل نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بصرہ میں درس و تدیس کا سلسلہ جاری تھا کہ ۵۹ یا ۶۰ ہجری میں شدید بیمار ہوئے اور انتقال فرما گئے۔ حضرت ابو ہریرہ سلمیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان سے ۴۳ حدیثیں مروی ہیں۔ (طبقات - اسد الغابہ - استیعاب)

حضرت عقبان بن مالک

(سابقون الاذلون انصار بدری صحابی عالم و فاضل)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے بنو سالم کی مسجد کا امام کس صحابی کو مقرر فرمایا تھا؟

جواب: خزرج کے خاندان بنو ہالم کے سردار اور عالم و فاضل صحابی حضرت عتبان بن مالک کو۔
(صحیح مسلم۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت عتبان بن مالک کو حضرت عمر فاروقؓ کا دینی بھائی بنایا گیا تھا۔ بتائیے غزوہ بدر کے بعد انہوں نے کسی اور غزوے میں شرکت کیوں نہیں کی؟

جواب: ان کی آنکھیں خراب ہونا شروع ہو گئی تھیں اور کچھ عرصہ بعد وہ بالکل نابینا ہو گئے تھے اس لئے کسی جنگ میں حصہ نہ لے سکے۔

(مغازی رسول۔ اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت عتبان بن مالک نے اپنے دینی بھائی حضرت عمر فاروقؓ سے کیا معاملہ طے کر رکھا تھا؟

جواب: حضرت عتبان بن مالک کا کاشانہ نبوی اور مسجد نبوی ہے۔ دو تین میل کے فاصلے پر تھا اس لئے آنے جانے میں دقت ہوتی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے طے کر لیا کہ باری باری حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کریں گے۔ چنانچہ ایک دن حضرت عمرؓ دن بھر حضورؐ کی خدمت میں رہتے اور شام کو جا کر حضرت عتبہؓ کو تمام ارشادات نبوی سے آگاہ کرتے دوسرے دن حضرت عتبان بن مالک ایسا کرتے۔
(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔)

(یر الصحابہ۔ اسباب)

سوال: حضرت عتبان بن مالک نے کب انتقال فرمایا؟ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپ ۵۲ ہجری کے بعد کسی وقت فوت ہوئے۔ وہ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔
(صحیح مسلمین۔ مستدرک ابن فضال۔ طبقات)

حضرت عمرو بن مرہ جہنی (سابقون الاولون / شاعر صحابی / عالم و فاضل) -

سوال: ابو مریم حضرت عمرو بن مرہ قبیلہ جہنیہ کے عمائدین میں سے تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مکہ آ کر مسلمان ہوئے اور پھر ہجرت نبوی کے بعد بھی دربار رسالت میں حاضر ہو کر دینی علوم حاصل کئے۔ مکہ میں اسلام لانے کے بعد واپس قبیلے میں گئے تو سب سے پہلے اپنے قبیلے کا بت توڑا اور لوگوں کو مسلمان کیا۔ انہوں نے حضرت معاذ بن جبل سے قرآنی تعلیم حاصل کی تھی۔

(اسابہ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن کثیر)

سوال: حضرت عمرو بن مرہ ایک اچھے شاعر بھی تھے اور مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ کے سامنے اپنے اشعار بھی پڑھے۔ دوسری مرتبہ اپنے قبیلے کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں کیا دعا دی؟

جواب: آپ نے انہیں زندگی میں برکت اور کشاکش رزق کی دعادی اور ان کے لئے ایک فرمان بھی لکھ کر دیا۔

(اسابہ۔ سوئدائی)

سوال: حضرت عمرو بن مرہ کا زیادہ وقت درس و تدریس میں گزرا۔ انہوں نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے متعدد غزوات میں شرکت کی اور حضور نے ہجری میں ان کی قیادت میں ایک مہم اپنے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن حارث کی طرف بھی بھیجی جس میں حضرت عمرو کامیاب ہوئے۔

(طبقات۔ المغازی۔ بدل التوق)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن مرہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عمر فاروق کے دور میں حضرت عمرو بن مرہ نے شام میں رہائش اختیار

کرائی۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور وہیں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور میں وفات پائی۔ (انساب۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

حضرت عتبہؓ بن مسعود (سابقون الاولون) مہاجر حبشہ و مدینہ عالم و فاضل)

سوال: حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس بھائی کا نام و نسب بتادیں جو سابقون الاولون میں سے تھے؟

جواب: حضرت عتبہ بن مسعود۔ ان کا شمار فضلا صحابہ میں ہوتا تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور مضر بن قیلے قبیلے ہذیل سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت عتبہ بن مسعود نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت عتبہ بن مسعود ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر مدینہ ہجرت کی۔ یہ بھی روایت ہے کہ غزوہ احد سے پہلے حبشہ سے مدینے گئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ طبقات۔ انساب)

سوال: حضرت عتبہ بن مسعود نے غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتائیے آپ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: حضرت عتبہ بن مسعود نے حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں انتقال فرمایا۔ (مسند رک۔ ایک سو پچاس چراغ)

حضرت فضالہ بن عبید (انصاری صحابی اصحاب الشجرہ عالم و فقیہ)

سوال: حضرت فضالہ بن عبید نے ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔ ان کا حسب و نسب بتادیتے؟

جواب: وہ انصاری قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابو محمد تھی۔ والد کا نام عبید بن نائف تھا اور والدہ عقبہ بنت محمد بن عقبہ صحابیہ تھیں۔ والد عبید اپنے قبیلے کے رئیس تھے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت فضالہ بن عبید نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا اور اہم موقعوں پر رسول اللہ کے ساتھ رہے؟

جواب: آپ نے غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بیعت رضوان اور بہت سے دوسرے اہم موقعوں پر حضور کے ساتھ رہے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ المغازی)

سوال: حضرت فضالہ بن عبید خلفائے راشدین کے ادوار میں ہونے والے کن معرکوں میں شریک ہوئے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں دور فاروقی میں شام کی جنگوں کا آغاز ہوا تو رومیوں کے خلاف معرکوں میں حصہ لیا۔ عہد فاروقی میں تسخیر مصر میں حصہ لیا۔

(المغازی۔ خلفائے راشدین۔ توح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: ۲۳ ہجری میں حضرت ابودرداء کی وفات پر دمشق کے قاضی حضرت فضالہ مقرر ہوئے۔ بتائیے امیر معاویہ کے عہد حکومت میں انہوں نے کن جنگوں میں حصہ لیا اور کون سے عہدوں پر فائز رہے؟

جواب: ۳۷ ہجری میں جنگ صفین کے موقع پر وہ دمشق میں امیر معاویہ کے جانشین تھے۔ ۳۹ ہجری میں اسلامی لشکر کی قیادت میں فتح خرہ میں حصہ لیا۔ روم کے خلاف مہم میں امیر معاویہ نے انہیں اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنایا۔ پھر امیر معاویہ نے انہیں درب کے علاقے کا عامل مقرر کیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اسباب۔ اسد الغابہ۔ انساب)

سوال: بتائیے حضرت فضالہ بن عبدالمصاری نے کب وفات پائی؟

جواب: مصر کی تخییر کے بعد انہوں نے دمشق میں مستقل سکونت اختیار کی تھی اور وہیں ۵۳ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے پچاس حدیثیں مروی ہیں۔

سوال: یہودی عالم حضرت مخزوم نے اسلام قبول کیا اور پھر غزوہ احد کے دن اپنی قوم سے کیا کہا تھا؟

جواب: ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا۔ انہوں نے غزوہ احد کے دن اپنی قوم سے کہا: ”محمد رسول موعود ہیں اس لئے تم پر ان کی مدد کرنا واجب ہے۔“ قوم نے کہا آج یوم سبت (ہفتہ) ہے ہم لڑائی میں کیسے حصہ لے سکتے ہیں۔ حضرت مخزوم نے کہا: ”اللہ کے راستے میں سبت وغیرہ کیا چیز ہے؟“ لیکن ان کی قوم نہ مانی۔ (اہل کتاب صحابہؓ - اسد الغابہ - طبقات - اصحاب)

سوال: بتائیے حضرت مخزوم نے کن غزوات نبویؐ میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ احد ان کا پہلا غزوہ تھا جس میں بہادری سے مشرکین کے خلاف لڑے اور انہوں نے چور ہو کر گرے اور جان بحق ہو گئے۔

(المغازی - اسد الغابہ - ہیرة ابن ہشام)

سوال: حضرت مخزوم نے جان بحق ہونے سے پہلے اپنے باغات حضورؐ کی ملکیت میں دینے کی وصیت کی۔ وہ کون سے باغات تھے اور ان کی آمدنی کہاں خرچ ہوتی تھی؟

جواب: ان کے سات باغ مختلف جگہوں پر تھے جن کے نام البیشر - الصائفہ - السعال، الدلال، حسن، جردہ اور مشربہ تھے۔ ان باغات کی آمدنی سے حضورؐ حاجت مند مسلمانوں کی مدد فرماتے اور صدقات دیا کرتے تھے۔ (اصحاب - اسد الغابہ - یہ تیرے پر اسرار بندے)

حضرت کعب بن عجرہ (عالم وفاضل انصاری صحابی)

سوال: حضرت کعب بن عجرہ قبیلہ بلی سے تعلق رکھتے تھے۔ بتائیے کب اسلام لائے اور کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: ابو محمد کعب بن عجرہ ہجرت نبوی کے بعد اسلام لائے اور عہد نبوی کے اکثر غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک غزوے میں ان کا ایک ہاتھ بھی شہید ہو گیا تھا۔ (مغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: حضرت کعب بن عجرہ فضلاء صحابی میں سے تھے اور ان سے ۴۷ حدیثیں مروی ہیں۔ بتائیے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: عہد فاروقی میں کوفہ آباد ہوا تو کوفہ چلے گئے۔ ۵۱ ہجری میں مدینے آئے تو یہیں انتقال ہوا۔ چار بیٹے اسحاق، محمد، ربیع اور عبد الملک تھے۔

(طبقات۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت معاذ بن جبل انصاری (انصاری ر بدری رفیقہ و عالم ر حافظ)

سوال: حضرت ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل کا نسبی تعلق بیان کریں؟

جواب: آپ انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ اودی بن سعد سے تھا۔

(انساب الاشراف۔ حمزہ العرب۔ استیعاب)

سوال: قبول اسلام کے وقت حضرت معاذ بن جبل کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ انہوں نے کس کے ہاتھوں اسلام قبول کیا؟

جواب: مدینہ میں اسلام کے داعی اڈل حضرت معصب بن عمیر کے ہاتھوں۔ پھر آپ کو ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔

(تاریخ اسلام۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے ذریعے بھائی حضرت معاذ بن جبل کو کس مسجد کا امام مقرر فرمایا؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل کو مدینہ منورہ میں بنو سلمہ کی مسجد کا امام بنایا۔

(صحیح بخاری۔ سیرۃ النبی۔ چالیس جاثا)

سوال: حضرت معاذ ہر غزوے میں شریک رہے۔ فتح مکہ کے بعد آپ کو کیا خدمت سونپی گئی؟

جواب: حضور جنین کیلئے روانہ ہوئے تو حضرت معاذ بن جبل کو مکہ کا عامل مقرر کیا وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیتے تھے۔ حضور مدینہ تشریف لائے گئے تو ان کو واپس بلا لیا اور تمام ذمہ داریاں حضرت عماب بن اسید کو سونپ دیں۔

(سیرۃ النبی۔ تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ مترجم حاکم)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت معاذ بن جبل کو کب یمن کا امیر بنا کر بھیجا؟

جواب: جنگ تبوک کے بعد یمن کے نو مسلم رؤسا کی استدعا پر حضورؐ نے آپ کو اقصائے یمن کا عامل بنا کر بھیجا۔ آپ نے اہل یمن کے نام اپنے فرمان میں لکھوایا کہ میں اپنے لوگوں میں سے بہترین شخص کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ صدقات کے حصول خزانے اور قضاء کا تعلق حضرت معاذ سے تھا۔

(طبقات اسد الغابہ۔ استیعاب صحابہ)

سوال: ”شاید اس کے بعد تم مجھ سے نہ مل سکو اور جب مدینہ واپس آؤ تو میری قبر دیکھو“ حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابی سے فرمائے؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا عامل مقرر کر کے نروانہ کرتے وقت فرمایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: ”معاذ تم پر قریش بہت ہے۔ اگر کوئی بہتیرا لے قبول

کر لینا، میری طرف سے اجازت ہے۔“ (سیر انصار۔ سیر الصحابہ۔ سند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت معاذ بن جبل نے سب سے پہلے حضرت عمرؓ بن العاص کی قیادت میں فلسطین کے معرکوں میں حصہ لیا۔ آپ فلسطین کیسے پہنچے؟

جواب: اس وقت شام کے معرکوں کا آغاز ہو چکا تھا اس لئے وہ شام جانے والے لشکر میں شامل ہو گئے۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال سمیت پہلے ہی اردن میں منتقل ہو چکے تھے۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ المغازی)

سوال: بتائیے حضرت خالد بن ولید نے حضرت معاذ بن جبل کو کن جنگوں میں میمنہ کا افسر بنایا تھا؟

جواب: اجنادین، دمشق فحل اور یرموک کی جنگوں میں انہیں یہ ذمہ داری دی گئی۔

(طبقات۔ الفاروق۔ عمر بن خطاب۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت ابو عبیدہ کی وفات کے بعد شام کا محاذ کس نے سنبھالا؟

جواب: خوبصورت رنگ و روپ والے صحابی حضرت معاذ بن جبل اسلامی لشکر کے سپہ سالار بنے۔ (سند احمد بن حنبل۔ الفاروق۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت معاذ بن جبل نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: طاغون عمواس میں ان کا اکلوتا بیٹا عبدالرحمن فوت ہوا۔ اس سے پہلے ان کی دو بیویاں بھی اس مرض میں وفات پا چکی تھیں۔ اب وہ بالکل تنہا تھے۔ انگشت شہادت میں پھوڑا نکلا اور پھر بخار کی کیفیت طاری ہوئی۔ اسی طرح تکلیف بڑھ گئی۔ آپ نے ۳۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ دریائے اردن کے کنارے جیمان میں دفن کیا گیا۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ الفاروق)

سوال: بتائیے حضرت معاذ بن جبل کے علم و فضل کی نیا کیفیت تھی؟

جواب: حضرت معاذؓ قرآن کے حافظ تھے اور علوم قرآن میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کو امام العلماء بھی کہا جاتا تھا۔ آپ نے قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم براہ راست رسول اللہؐ سے حاصل کی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ ان سے بھی مشورہ کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ میں بھی شامل تھے۔ ان سے ۱۵۷ احادیث مروی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحیح مسلم)

حضرت مصعبؓ بن عمیر (عالم فاضل، حافظ، بدری صحابی)

سوال: بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والے مکہ کے خوب نو جوان عمیر کے بیٹے حضرت مصعبؓ کب ایمان لائے؟

جواب: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے جب حضورؐ دار ارقم میں مقیم تھے۔ آپؐ کا شجرہ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہؐ سے جا ملتا ہے۔ اسلام لانے پر ان کی والدہ خناس بنت ناکل آپؐ پر بے پناہ تشدد کرتی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسوہ صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیر نے کس ہجرت حبشہ میں حصہ لیا؟ اور کب مدینے چلے گئے؟

جواب: پہلی ہجرت حبشہ کے وقت بارہ مردوں میں حضرت مصعبؓ بھی شامل تھے۔ تین مہینے بعد مشرکین کے مخالفت ترک کرنے کی خبر سن کر مکہ واپس آئے اور حضرت بن حارث یا ابو عزیز بن عمیر کی پناہ حاصل کی۔ پھر دوبارہ حبشہ ہجرت کی اور ہجرت مدینہ سے تین چار سال پہلے حبشہ سے مکہ آئے۔ پھر مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اساب)

سوال: ”چند سال پہلے میں نے اس نوجوان کو دیکھا تھا کہ سارے مکہ میں اس سے بڑھ کر ناز و نغم کا پروردہ کوئی نہیں تھا۔ خوش رو، خوش پوشاک اور خوشحال۔ لیکن آج اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی محبت پر اس نے اپنے تمام عیش و آرام کو قربان

کر دیا ہے اور حسنت سے شغف نے اس کو دنیوی لذات اور اسبابِ راحت سے بے نیاز کر دیا۔“ حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابیؓ کے بارے میں ارشاد فرمائے تھے؟

جواب: حضرت مصعبؓ بن عمیر کو عجیب لباس اور معمولی کپڑوں میں دیکھ کر آپؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔ (اصابہ طبقات - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے مدینے کی طرف اسلام کے پہلے داعی کون بھیجے گئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تربیت بطور خاص تبلیغِ دین کے لئے فرمائی تھی۔ انہیں بہت سی سورتیں فوراً یاد ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ حضورؐ کے حکم سے وہ اسلام کے سب سے پہلے داعی بن کر مدینے پہنچے۔ وہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے مکان پر ٹھہرے۔ (سیرۃ النبی - الرقی المقوم - محمد ربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: مدینہ میں سب سے پہلے کب اور کس نے نماز جمعہ باجماعت کا آغاز کیا؟

جواب: حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ نے حضرت سعدؓ بن خثیمہ کے مکان پر سب سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ (سیر الصحابہ - اسوۃ صحابہ)

سوال: ۱۳ نبوی میں ۷۳ مردوں اور دو عورتوں کو ساتھ لے کر حضرت مصعبؓ مکہ پہنچے۔ کس لئے؟

جواب: حضورؐ سے بیعت کرنا مقصد تھا۔ اس موقع پر حضرت مصعبؓ کی والدہ کو خبر ہوئی تو انہیں بلا بھیجا۔ اللہ کا دین چھوڑنے پر مجبور کرنے لگی۔ تاہم آپؐ ثابت قدم رہے۔ والدہ مسلمان نہ ہوئیں۔ حضرت مصعبؓ مکہ میں حضورؐ کے پاس ٹھہر گئے اور باقی لوگ واپس مدینہ چلے گئے۔ (اصابہ طبقات - سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ نے حضورؐ سے بارہ دن پہلے ہجرت کی۔ وہ کہاں ٹھہرے اور ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: آپؐ حضرت سعد بن معاذ کے ہاں بٹھہرے اور پھر جب حضورؐ نے مؤاخات قائم کی تو آپؐ کو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت مصعب بن عمیر کو جنگ بدر اور جنگ احد میں کیا خصوصی اعزاز حاصل ہوا؟
جواب: حق و باطل کے اس معرکے میں حضورؐ نے انہیں مہاجرین کا سب سے بڑا علم عطا فرمایا۔ جنگ احد میں بھی وہ مہاجرین کے علمبردار تھے۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ الریح المقوم)

سوال: جنگ احد میں حضرت مصعب بن عمیر ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہؐ کی شہادت کی خبر سن کر انہوں نے کیا کہا؟

جواب: ان کی زبان پر یہ آیت جاری ہو گئی: ”اور محمدؐ تو ایک رسولؐ ہیں۔ ان سے پہلے بھی رسولؐ گزر چکے ہیں۔“ اس نکتے ہاتھ نہی انہوں نے نعرہ بلند کیا: ”میں رسول اللہؐ کا علم سرنگوں نہیں ہونے دوں گا۔“ پھر ہمشیر برہنہ بے کردشمن پر ٹوٹ پڑے۔
(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت مصعب بن عمیر کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: مشرکین کے شہسوار ابن تمیہ نے تلوار کا وار کر کے دایاں ہاتھ شہید کر دیا۔ انہوں نے علم بائیں ہاتھ میں تھام لیا تو اس نے بائیں ہاتھ پر بھی وار کیا۔ انہوں نے کئے ہوئے بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم تھام لیا۔ اس بد بخت نے اس قدر زور سے نیزہ مارا کہ اس کی آئی ٹوٹ کر حضرت مصعبؓ کے سینے میں رہ گئی اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔
(أسد الغابہ۔ المغازی۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت مصعب بن عمیرؓ کا حضورؐ نے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کی شادی مشہور صحابیہ حضرت حمزہ بنت جحش (حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن اور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن) سے ہوئی تھی جن سے صرف ایک بچی زینب تھی۔ (طبقات۔ اصاب۔ تذکار صحابیات۔ اسد الغابہ)

حضرت معقلؓ بن یسار (عالم و فاضل رفاہی)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے قبیلہ مزینہ کا قاضی کس صحابی کو مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابو عبد اللہ معقلؓ بن یسار مزینی کو۔ (اسد الغابہ۔ اصاب)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر کون سے صحابی حضورؐ پر سایہ کئے ہوئے تھے؟

جواب: جب صلح نامہ حدیبیہ لکھے جانے سے پہلے تو حضرت معقلؓ بن یسار حضورؐ کے پیچھے کھڑے تھے اور بیٹوں والی ایک شاخ سے آقاؐ پر سایہ کئے ہوئے تھے۔

(مسند احمد۔ ستر ستارے)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ اہم ملکی امور میں حضرت معقلؓ بن یسار سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ بتائیے نہر معقل کیوں مشہور ہوئی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو بصرہ کے قریب نہر کھودنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کا افتتاح معقلؓ بن یسار کے ہاتھوں سے کرایا جائے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس لئے یہ نہر نہر معقل کے نام سے مشہور ہوئی۔

(الفاروق۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت معقلؓ بن یسار نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں ۴۱ یا ۵۹ ہجری میں فوت ہوئے۔ ان سے ۳۲ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصاب۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

حضرت نعمانؓ بن بشیر (کم سن صحابی رہنما جرح صحابی رعا عالم و فاضل)

سوال: حضرت نعمان بن بشیر پیدائشی مسلمان اور صحابی تھے۔ ان کا حسب و نسب کیا

ہے؟

جواب: ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو حارث سے تھا۔ والد حضرت بشیر بن سعد ابتدا میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ ان کی والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہمیشہ تھیں۔

(انساب الاشراف۔ حمزہ انساب العرب۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضور کے وصال کے وقت حضرت نعمان آٹھ سال کے تھے۔ خلفائے راشدین کے دور میں آپ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان غنی کا خون آلود کرتہ اور حضرت ناسیہ کی کٹی ہوئی انگلیاں حضرت نعمان بن بشیر حضرت امیر معاویہ کے پاس لے گئے تھے۔ حضرت علیؑ اور امیر معاویہ کے اختلاف کے دوران انہوں نے امیر معاویہ کا ساتھ دیا۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ تاریخ یعقوبی)

سوال: امیر معاویہ اور بعد کے ادوار میں حضرت نعمان بن بشیر کن عہدوں پر فائز رہے؟

جواب: امیر معاویہ نے اپنے دور حکومت میں انہیں بہت اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ ۵۳ ہجری میں انہیں پہلے دمشق کا قاضی اور پھر یمن کا امیر بنایا۔ ۵۹ ہجری میں انہیں کوفہ کا امیر بنا دیا گیا۔ ۶۰ ہجری میں یزید نے انہیں حمص کا گورنر مقرر کیا۔ واقعہ کربلا پیش آیا تو یزید نے سیدنا حضرت حسینؑ کے پسماندگان کو جن میں خواتین، حضرت علی زین العابدین بن حسین اور چند دوسرے بچے تھے، حضرت نعمان بن بشیر کے زیر حفاظت مدینہ منورہ روانہ کیا۔

(طبقات تاریخ طبری۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت زینب بن علیؑ اور حضرت فاطمہ بنت علیؑ نے حضرت نعمان بن بشیر کو کیا

عطا کیا تھا؟

جواب: یہ مصیبت زدہ قافلہ مدینہ پہنچا تو حضرت نعمان بن بشیر کے حسن سلوک کی وجہ سے ان خواتین نے اپنے کنگن اور بازو بند اتار کر پیش کئے اور معذرت کی کہ خدمت کا معاوضہ نہیں دے سکتے۔ لیکن حضرت نعمان بن بشیر نے انہیں یہ چیزیں واپس کر دیں۔ (اسد الغابہ۔ بر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: علم و فضل میں بلند مقام رکھنے والے صحابی حضرت نعمان بن بشیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی بیعت کب کی؟

جواب: یزید کی طرف سے حضرت عبداللہ بن زبیر کو بیعت پر آمادہ کرنے والے وفد میں حضرت نعمان بن بشیر بھی شامل تھے۔ مگر حضرت ابن زبیر نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ ۶۳ ہجری میں یزید کی موت اور معاویہ بن زبید کی حکومت سے دستبرداری کے بعد حضرت نعمان بن بشیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی بیعت کر لی۔ حضرت ابن زبیر نے انہیں اپنی طرف سے محس کا حاکم مقرر کر دیا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت نعمان بن بشیر کب شہید ہوئے؟

جواب: اموی خلیفہ مروان بن الحکم نے حضرت نعمان بن بشیر کا مقابلہ کرنے کے لئے خالد بن عدی الکلابی کو سواروں کا دستہ دیکر بھیجا۔ حضرت نعمان رات کو محس سے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ خالد بن عدی کے دستے نے انہیں بیران نامی گاؤں میں گھیر کر شہید کر دیا۔ ان کے اہل خانہ کو گرفتار کر لیا اور حضرت نعمان بن بشیر کا سر کاٹ کر ان کی اہلیہ کی گود میں ڈال دیا۔ ۶۵ ہجری میں ۶۳ برس کی عمر میں اس صحابی رسولؐ نے سفر آخرت کیا۔ ان سے ایک سو چوبیس احادیث مروی ہیں۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ اساب)

حضرت وائلہؓ بن اسقع (عالم وفاضل رضاحب صفہ)

سوال: حضرت وائلہؓ بن اسقع نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ نے ان کے سر پر دست اقدس پھیرا۔ بتائیے وہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ابو قریظہ نے ۹ ہجری میں غزوہ تبوک سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اور پھر وہ اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت وائلہؓ بن اسقع نے غزوہ تبوک میں حصہ لیا۔ آپ عہد فاروقی کے کن معرکوں میں شریک ہوئے؟

جواب: عہد فاروقی میں بصرہ آباد ہوا تو وہاں چلے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد دمشق کے قریب بلاط نامی گاؤں میں رہائش اختیار کر لی۔ اسلامی لشکر میں شامل ہو کر رومیوں کے خلاف کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ (فتوح البلدان۔ الفاروق۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت وائلہؓ بن اسقع نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں بیت المقدس چلے گئے اور یرشلیم میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ۸۳ یا ۸۵ ہجری میں عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں ۹۸ برس یا ۱۰۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ ۵۶ حدیثیں روایت کیں۔

(متدرک حاکم۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

حضرت ہاشمؓ بن عتبہ زہری (عالم وفاضل صحابی)

سوال: عتبہ بن ابی وقاص نے غزوہ احد میں سرکارِ دو عالم کو پتھر مار کر زخمی کر دیا تھا۔ بتائیے اس کے کس بیٹے نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا؟

جواب: قریش کے خاندان بنی زہرہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ہاشمؓ بن عتبہ زہری

نے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ان کے چچا تھے۔ ان کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں کلاب پر رسول اکرمؐ کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ ان کے دادا ابی وقاص بن مالک حضورؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ اس لحاظ سے عتبہ بن ابی وقاص آپؐ کا مامون زاد بھائی اور حضرت ہاشمؓ آپؐ کے بھتیجے تھے۔ (النساب الاشراف - استیعاب - اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کب حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کو شام روانہ فرمایا تھا؟

جواب: ۱۳ ہجری میں حضرت ابو عبیدہؓ شام کی مہم پر تشریف لے گئے تو بعد میں ان کی درخواست پر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت ہاشمؓ کو ایک ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کی مدد کیلئے شام روانہ کیا۔ (استیعاب - فتح البلدان - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ہاشمؓ بن عتبہ ایک آزمودہ کار جرنیل تھے۔ انہوں نے عہد صدیقی اور عہد فاروقی کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: فحل اور یرموک کے مشہور معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ جنگ فحل میں وہ میسرہ کے افسر تھے۔ شام کی فیصلہ کن لڑائی یرموک میں حضرت ہاشمؓ بن عتبہ پیدل فوج کے افسر تھے۔ اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ بھی شہید ہوگئی تھی۔ قادسیہ کی فیصلہ کن جنگ میں بھی انہوں نے مسلمان سپہ سالاروں کے ساتھ ایرانی فوج کا مقابلہ کیا۔ اسی جنگ میں شاہ ایران یزدگرد کا نامور سپہ سالار رستم بن فرخ زادہ بھی قتل ہوا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے حکم سے حضرت ہاشمؓ بن عتبہ نے مدائن کی طرف پیش قدمی کی اور پھر حضرت سعدؓ اپنی فوج کے ساتھ آملے اور مدائن پر اسلامی لشکر کا قبضہ ہو گیا۔

فتح قادسیہ کے بعد حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کو سوادِ دجلہ کے علاقے فتح کرنے کے لئے روانہ کیا جس میں وہ کامیاب

رہے۔ پھر حضرت سعدؓ نے انہیں بارہ ہزار جوانوں کے ساتھ جلولاء بھیج دیا۔ حضرت ہاشمؓ نے شہر کا محاصرہ کر لیا جو کئی ماہ تک جاری رہا۔ ایرانیوں نے کئی مرتبہ باہر نکل کر حملہ کیا لیکن مسلمانوں نے مار بھگا گیا۔ ایک دن وہ قلعہ سے نکل کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے گھسان کی لڑائی کے بعد حضرت ہاشمؓ اور حضرت قعقاعؓ کی فوجوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ (طبقات۔ توح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت ہاشمؓ بن عقبہ نے کیا خدمات انجام دیں؟
جواب: وہ حضرت علیؓ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ حضرت علیؓ کو بھی ان پر اعتماد تھا۔ انہوں نے جنگ جمل سے پہلے حضرت ہاشمؓ کو حضرت حسنؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کے ساتھ اہل کوفہ کو اپنی حمایت پر آمادہ کرنے کے لئے کوفہ بھیجا۔ جنگ جمل میں وہ آخر دم تک حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ پھر انہوں نے امیر معاویہؓ کے مقابلے میں حضرت علیؓ کی حمایت کی اور صفین کی لڑائیوں میں شامی فوج کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ اسی جنگ میں آپ شہید ہوئے۔ اس موقع پر سب سے بڑا نشان یا علم آپ کے پاس تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ کر کس نے کہا تھا: ”یہ علیؓ کا ہاتھ ہے اور یہ میرا۔ میں بیعت کرتا ہوں؟“

جواب: حضرت ہاشمؓ بن عقبہ کوفہ میں تھے اور حضرت علیؓ مدینہ میں۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح حضرت علیؓ کی بیعت کی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بہادر جرنیل کے علاوہ حضرت ہاشمؓ بن عقبہ کو کس خوبی کی بنا پر اہمیت حاصل تھی؟
جواب: علم و فضل کے اعتبار سے بھی حضرت ہاشمؓ بن عقبہ کا مرتبہ بلند تھا۔ ان کا شمار بہادر جرنیلوں اور بلند پایہ فضا صحابہ میں ہوتا ہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر الصحابہ)

﴿حافظ وقاری صحابہ﴾

حضرات:

ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان غنی، علی بن ابی طالب، ابوذر غفاری، ابن مسعود (عبداللہ) ابی بن کعب، معاذ بن جبل، سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص، ابوموسیٰ اشعری، عویر بن زید (ابودودا) عبداللہ بن سلام، عمران بن حصین، زید بن ثابت، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو، عقبہ بن عامر، جابر بن عبداللہ بن عمرو، ابوسعید خدری، انس بن مالک، ابن ام کلثوم، حذیفہ بن یمان، ابوعبداللہ سالم، مقداد بن عمرو، مصعب بن عمیر، حرام بن ملحان مسلمہ بن مخلد، ابوقادہ، عبادہ بن صامت، سعد بن عیید، منذر بن عمرو، حارث بن صہ، ابوزید انصاری، قیس بن سکن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند حافظ وقاری صحابہؓ

حضرت ابی بن کعب انصاری (بدری صحابی رکاتب انصار و حافظ وقاری)

سوال: ”مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قرآن سنایا کروں۔“ بتائیے یہ الفاظ حضورؐ نے کس سے فرمائے؟

جواب: حضرت ابی بن کعب سے۔ رب ذوالجلال نے ان کا نام لے کر یہ حکم دیا۔

(اسدالغابہ۔ طبقات۔ سیرالصحابہ)

سوال: بتائیے انصار میں سب سے پہلے وحی لکھنے کا شرف کس کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ابی بن کعب کو انہیں انصاری کاتبین وحی میں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔

(استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصحاب)

سوال: حضرت ابی بن کعب دو کنتوں سے مشہور تھے۔ ایک ابوظفیل تھی۔ دوسری کنیت کونسی تھی؟

جواب: بیٹے طفیل کی وجہ سے ابو طفیل اور دوسری کنیت ابوالمہذ حضورؐ نے رکھی تھی۔

(سیر الصحابہ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے سید الانصار، سید المسلمین اور سید القراء کس صحابی کے القاب ہیں۔ وہ کب ایمان لائے؟

جواب: یہ تینوں القاب ابی بن کعب کے ہیں۔ آپؓ ہجرت نبویؐ سے پہلے ایمان لائے۔ (سیر الصحابہ۔ طبقات۔ انصار صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعید بن زید حضرت ابی بن کعب کے مواعظی بھائی تھے۔ بتائیے حضرت ابو طلحہ زید سے ان کا کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت ابو طلحہ زید بن سہل انصاری حضرت ابی بن کعب کے ماموں زاد بھائی تھے۔ (سیر الصحابہ۔ انصاری صحابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابی بن کعب نے بدر سے طائف تک تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتائیے احد میں کیسے زخمی ہوئے؟

جواب: ایک تیر لگنے سے شدید زخمی ہو گئے، حضورؐ کو اطلاع ملی تو ایک طبیب بھیجا۔ اس نے رگ کو کاٹ دیا۔ حضورؐ نے اس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغ دیا جس سے زخم جلد ہی مندمل ہو گیا۔ (طبقات۔ اسوۃ صحابہ۔ المغازی۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابی بن کعب انصار کے تعلیم یافتہ لوگوں میں سے تھے۔ بتائیے انہوں نے قرآنی علوم کس سے سیکھے؟

جواب: رسول اللہؐ نے ان کی تعلیم پر خاص توجہ فرمائی۔ وہ قرآن حکیم کے حافظ بنے اور قرآنی علوم پر عبور حاصل کیا۔ حضورؐ نے انہیں اجازت دے رکھی تھی کہ وہ جب چاہیں اور جو چاہیں پوچھیں۔ رسول اللہؐ خود بھی ان کو بغیر پوچھے قرآن کے اسرار و رموز بتا دیتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے کون سے صحابی رسول اللہ کی زندگی میں ہی فتوے دیا کرتے تھے؟
 جواب: حضرت ابی بن کعب عہد رسالت میں ہی مسند افتاء پر فائز ہو گئے اور لوگ ان سے قرآن پڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف مسائل بھی پوچھتے تھے۔

(سیر الصحابہ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے ۹ ہجری میں رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب کو کہاں کا عامل صدقات مقرر فرمایا؟

جواب: انہیں قبائل بلعی، غدرہ اور بنو سعد میں عامل صدقات بنا کر بھیجا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے رسول اللہ کس صحابی سے قرآن کا دور فرمایا کرتے تھے؟
 جواب: رسول اللہ حضرت ابی بن کعب کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ ۱۱ ہجری میں اللہ کے حکم سے حضور نے آخری بار قرآن سنایا۔

(طبقات۔ تذکرہ حفاظ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو بکر صدیق نے قرآن کی تدوین کرنے والوں کا امیر حضرت ابی بن کعب کو بنایا۔ بتائیے وہ کس طرح کام کرتے تھے؟

جواب: وہ قرآن کے الفاظ بولتے جاتے تھے اور دوسرے صحابہ ان کو لکھتے جاتے تھے۔

جہاں کسی آیت کے پہلے یا بعد میں آنے پر اختلاف ہو جاتا وہاں سب مل کر

اس کو طے کرتے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ تذکرہ حفاظ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمر فاروق نے نماز تراویح باجماعت کا اہتمام کیا تو کسے امام مقرر فرمایا؟

جواب: مردوں کا امام حضرت ابی بن کعب کو اور عورتوں کا امام حضرت تمیم داری کو مقرر کیا۔

(استیعاب۔ کنز العمال۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے قرآن کا اختلاف دور کرنے کے لئے صحابہ مقرر فرمائے تو ان میں حضرت ابی کی ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: بارہ صحابہ کی اس مجلس کے امیر حضرت ابی بن کعب تھے۔ حضرت ابی بولتے جاتے اور حضرت زید بن ثابت لکھتے جاتے تھے۔

(کنز العمال - اسد الغابہ - البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت ابی بن کعب نے کب وفات پائی اور بیوی بچوں کی تعداد کیا تھی؟

جواب: انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں (۳۲ ہجری میں) وفات پائی۔ بعض روایات میں ۱۹-۲۰ یا ۲۲ ہجری بھی ہے۔ آپ کی اہلیہ ام طفیلؓ بھی صحابیہ تھیں۔ طفیل، محمد، ربیع، عبداللہ اور ام عمر اولاد میں معروف ہوئے۔

(کنز العمال - استیعاب - اسد الغابہ - سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابی بن کعب کو توریت اور انجیل پر بھی عبور تھا اور قرآنی علوم پر بھی۔ بتائیے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: وہ روایت حدیث میں محتاط تھے۔ ان سے صرف ۱۶۴ احادیث مروی ہیں۔

(طبقات - اصحاب - سیر الصحابہ)

حضرت ابو عبد اللہ سالم

(حافظ وقاری براؤلین مہاجر۔ سابقون الاولون رعالم وفاضل)

سوال: اس قاری قرآن صحابی کا نام بتادیجئے جو عربی نژاد نہیں تھے مگر خوبصورت انداز میں قرآن پڑھتے تھے؟

جواب: حضرت ابو عبد اللہ سالم ایرانی الاصل ہونے کے باوجود عالم متبحر اور فہم قرآن کا ادراک رکھنے والے اور فن قرأت کے ماہر حافظ قرآن تھے۔

(حفاظ قرآن - اسد الغابہ - تذکار حفاظ - اصحاب)

سوال: رسول اللہ نے حضرت ابو عبد اللہ سالم کی زبان سے قرأت سن کر کیا فرمایا؟
 جواب: ”ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری امت میں تمہارے جیسے شخص کو پیدا کیا۔“ ایک اور موقع پر فرمایا: ”قرآن دیکھنا ہے تو عبد اللہ بن مسعود سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ، ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبل سے سیکھو۔“

(اسد الغابہ۔ تذکرۃ الحفاظ۔ حفاظ قرآن)

سوال: بتائیے حضرت ابو عبد اللہ سالم نے غلامی سے آزادی تک کا سفر کیسے طے کیا؟
 جواب: حضرت سالمؓ یثرب کی ایک خاتون ثویبہ بنت یعار انصاریہ کی غلامی میں مدینہ پہنچے ان کے آزاد کرنے پر حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ نے اپنا بیٹا بنا لیا۔ جو مکہ کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کے فرزند تھے اور وہیں مستقل رہتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ثویبہ بنت یعار حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں اور حضرت سالمؓ لڑکپن میں ہی ان کے پاس آ گئے تھے۔ ان کا آبائی شہر ایران کا اصطر تھا۔ والد کا نام معقل یا عبید تھا۔ حضرت سالمؓ اپنے منہ بولے باپ کے گھر آزادانہ آتے جاتے تھے لیکن جب جوان ہو گئے۔ (اور یہ حکم بھی آیا کہ ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔) تو حضرت ابو حذیفہؓ کو خدشہ ہوا کہ حضرت سالمؓ کا گھر میں اس طرح آنا خلاف شرح تو نہیں۔ ان کی اہلیہ سہلہ بنت سہیلؓ نے حضورؐ سے مسئلہ دریافت کیا! آپؐ نے فرمایا تم اس کو اپنا دودھ پلا دو وہ تمہارا محرم ہو جائے گا۔ اس طرح حضرت سالمؓ حضرت ابو حذیفہؓ سہلہؓ کے رضاعی بیٹے بن گئے۔ یہ حکم صرف حضرت سالمؓ کے لئے مخصوص تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سالمؓ کو سائبہ نے آزاد کیا تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب۔ بخاری۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت سالمؓ مکہ کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ مکہ میں حضرت ابو عبیدہ بن

سوال: الجراح ان کے دینی بھائی تھے۔ بتائیے مدینہ میں ان کی مواخات کن سے ہوئی؟
 جواب: ہجرت کر کے حضور مکہ سے قبا اور پھر قبا سے مدینہ تشریف لے گئے۔ آپ کے
 بعد حضرت ابو عبد اللہ سالم نے مسجد قبا میں مستقلاً امامت کی۔ بولنے بولنے اکابر
 صحابہ نے ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں۔ مدینہ طیبہ میں حضور نے حضرت
 معاذ بن معض انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (صحیح بخاری۔ اسباب۔ استیجاب)

سوال: حضرت ابو عبد اللہ سالم نے بدر، احد، احزاب اور تمام غزوات میں رسول اللہ
 کے ساتھ حصہ لیا۔ حضرت ابو بکرؓ کے دور میں کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: یمامہ کی خونریز جنگ میں مہاجرین کا علم حضرت سالم کے پاس تھے۔ وہ
 مرتدوں کے ساتھ بے جگری سے لڑے۔ دایاں ہاتھ کٹ گیا تو علم بائیں میں
 پکڑ لیا۔ بائیں کٹ گیا تو بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم سینے سے لگا لیا۔ آخر دشمن
 نے تیروں، تلواریں اور برچھیوں کی بارش کر دی۔ (الغزوات۔ اسد الغابہ)

سوال: شدید لڑائی سے پہلے حضرت ابو عبد اللہ سالم نے کیا فرمایا؟
 جواب: آپ نے فرمایا: ”اگر میں اپنے آپ کو مسلمانوں کی علمبرداری کا اہل ثابت نہ
 کروں تو مجھ سے بڑھ کر بد بخت حال قرآن کوئی نہیں۔“ آپ لڑتے لڑتے
 شہید ہو گئے۔ ترکے میں ایک گھوڑے، ہتھیار اور معمولی اسباب کے سوا کچھ نہ
 چھوڑا۔ (اسباب خیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت منذر بن عمرو (بدری عقبی صحابی رُحافظ وقاری)

سوال: قبیلہ خزرج کے خاندان ساعدہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت منذر بن عمرو
 ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے۔ بتائیے آپ نے کب رسول اللہ سے
 بیعت کی؟

جواب: وہ ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ خزرج کے ۹ نقیبوں میں سے ایک حضرت منذر بھی تھے۔

سوال: بدری صحابی حضرت منذر بن عمرو حضرت طلیب بن عمیر یا حضرت ابوذر غفاریؓ کے دینی بھائی بنائے گئے۔ بتائیے انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں وہ اسلامی لشکر کے میسرہ کے افر تھے۔ ۳ ہجری میں تبلیغ کے لئے جانے والے ستر افراد کے امیر تھے۔ بزمعونہ کے واقع میں شہید ہونے والے صحابہ میں حضرت منذرؓ اور حضرت عمرو بن امیہؓ بچے تھے۔ بعد میں حضرت منذر بھی دشمنوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضورؐ نے ان کی شہادت کا سن کر فرمایا تھا۔ "اس نے موت کی طرف سبقت کی۔" ان کا لقب اعحق لیموت یا المعحق للموت پڑ گیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

﴿ آزاد کردہ غلام، خدمتگار اور محافظ صحابہ ﴾

حضرات:

آنسہ، ابومہدیہ روہف، ابورافع، ابوکبشہ، ابوکبرہ، ابوعمیر، ابوذر غفاری، انس بن مالک، ایمن بن عبیدرام ایمن، فلاح بن شریک، اسعد بن مالک، اسلم حبشی، بلال بن رباح، بکیر لیشی، ثوبان، ثعلبہ بن عبدالرحمن، ذکوان بن حذیب، رباح بن اسود، زید بن حارثہ، سلمان فارسی، سفینہ، سعد مولیٰ ابوبکر، سابق بن حاطب، سندر، شقران، ضحاک بن سفیان، عقبہ بن عامر، عبداللہ بن مسعود، فضالہ، مغیرہ بن شعبہ، معقیب روی، مابور قبظلی، مدعم، مہران، نہیک، ہلال بن حارث، یسار نوبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند آزاد کردہ غلام، خدمتگار اور محافظ صحابہ:

آنسہؓ مولیٰ رسولؐ (بدری صحابی سابقون الاولون / آزاد کردہ غلام)

سوال: اصحاب بدر میں سے تھے اور ابو مروح یا ابو مرث کینت تھی۔ نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضورؐ کے اس آزاد کردہ غلام صحابی کا نام آنسہؓ تھا۔ سراقہ میں پیدا ہوئے اور غلاموں کی اولاد میں سے تھے۔ (اسابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ المغازی۔ غلامان محمد)

سوال: حضرت آنسہؓ سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتائیے آپؐ نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کا حکم دیا تو وہ بھی ہجرت کر کے حضرت سعدؓ بن خیشمہ انصاری کے ہاں ٹھہرے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ غلامان محمد۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت آنسہؓ رسول اللہؐ کی کس طرح خدمت کرتے تھے؟

جواب: جب رسول اللہؐ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپؐ درباری کے فرائض انجام دیتے اور فرمانبرداری کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ کی اجازت کے بغیر کبھی نہ بیٹھتے۔

(اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت آنسہؓ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی۔ بتائیے آپؐ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؐ نے کچھ اور غزوات میں بھی حصہ لیا ہوگا۔ غزوہ بدر میں شہادت کی بھی روایت ملتی ہے۔ تاہم جہور سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپؐ نے دور صدیقی میں وفات پائی۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسابہ)

حضرت ابو رافعؓ (آزاد کردہ غلام عالم و فاضل صحابی)

سوال: حضورؐ کے آزاد کردہ غلاموں میں حضرت ابو رافعؓ کا بھی نام ہے۔ بتائیے

حضورؐ نے انہیں کب آزاد فرمایا؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ پہلے وہ حضرت عباسؓ کے غلام تھے۔ حضرت عباسؓ نے انہیں غزوہ بدر کے بعد حضورؐ کو ہبہ کر دیا۔ حضورؐ نے حضرت عباسؓ کے اسلام لانے (یا اپنے اسلام کی اطلاع دینے پر) پر انہیں آزاد کر دیا۔ (تاریخ طبری۔ مستدرک۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ابو رافعؓ کا نام و نسب کیا تھا؟

جواب: ان کا نام اسلم، ابراہیم، ہرمز اور ثابت بتایا گیا ہے۔ وہ قبلی یا حبشی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ ترمذی۔ مستدرک)

سوال: کس صحابی نے حضورؐ کا چہرہ مبارک دیکھ کر کہا تھا: ”یا رسول اللہ! اب میں قریش کے پاس واپس نہ جاؤں گا۔“

جواب: حضرت ابو رافعؓ نے۔ ابھی وہ اسلام نہیں لائے تھے کہ مشرکین مکہ نے انہیں کسی کام سے حضورؐ کے پاس بھیجا تھا۔ حضور اقدسؐ کو دیکھتے ہی انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے۔ (مستدرک حاکم۔ تہذیب المعجم)

سوال: بتائیے حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافعؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: غزوہ بدر کے بعد قریش نے انہیں کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے واپس نہ جانا چاہا تو حضورؐ نے فرمایا: ”میں عہد کو نہیں توڑتا اور قاصد کو نہیں روکتا۔“ چنانچہ وہ واپس چلے گئے اور پھر جلد ہی دوبارہ مدینے آ کر اسلام قبول کیا۔

(مستدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: ”آج میں ایک اجر سے محروم ہو گیا ہوں۔ میرے لئے سرکارؐ کی غلامی سے

بڑھ کر کون سی سعادت ہو سکتی ہے۔ میں تو عمر بھر آپؐ کا غلام رہوں گا۔“

بتائیے یہ الفاظ کس نے اور کب کہے تھے؟

جواب: حضور اقدسؐ نے اپنے غلام حضرت ابو رافعؓ کو آزاد فرمایا تو وہ رونے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ تمہیں تو آزادی ملنے پر خوش ہونا چاہیے۔ تو ان صحابیؓ نے یہ الفاظ کہے اور پھر عمر بھر حضورؐ کے غلام ہی بن کر رہے۔

(غلامان محمدیہ۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو رافعؓ کن غزوات اور اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: وہ مسلمان ہونے کے بعد عہد رسالت کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ مستدرک حاکم۔ تہذیب احمدیہ)

سوال: رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام رافعؓ آپؐ کیلئے کیا خدمات انجام دیتے تھے؟

جواب: آپؐ اکثر سفر و حضر میں رسول اللہؐ کے ساتھ ہوتے اور آپؐ کے لئے خیمہ نصب کرتے۔ کبھی کبھی آپؐ کے لئے کھانا بھی پکاتے۔ رسول اللہؐ ان کی پکائی ہوئی چیزیں بڑی رغبت سے کھاتے تھے۔ (مسند احمد۔ دارالحدیث۔ غلامان محمدیہ۔ صحیح مسلم)

سوال: بتائیے کس صحابیؓ کی اہلیہ خادمہ رسول اللہؐ کے لقب سے مشہور تھیں؟

جواب: رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافعؓ کی اہلیہ حضرت سلمیٰؓ۔ حضورؐ نے حضرت ابو رافعؓ کو آزاد کرنے کے بعد اپنی آزاد کردہ اس لونڈی سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ (اصابہ۔ یر اصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: کس صحابیؓ نے حضورؐ کو حضرت ابراہیمؑ بن محمدؑ کی ولادت کا مژدہ سنایا تھا؟

جواب: حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافعؓ نے۔ ان کی اہلیہ حضرت سلمیٰؓ اس وقت حضرت ماریہ قبطیہؓ کے پاس تھیں اور انہوں نے ذابہ کی خدمات انجام دی تھی۔ (محمد ربی انسائیکلو پیڈیا۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت ابو رافعؓ علم و فضل میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ بتائیے انہوں نے

کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں انہوں نے جہاد مصر میں حصہ لیا اور حضرت علیؓ کی خلافت کے ابتدا میں انتقال کر گئے۔ اپنے پیچھے ایک بیٹی سلمیٰ اور چار بیٹے حسنؓ، رافعؓ، عبید اللہؓ اور معتمرؓ یادگار چھوڑے۔ ان سے اڑسٹھ احادیث مروی ہیں۔
(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت ابو کبشہؓ (اصحاب صفہ بدری / سابقون الاولون / آزاد کردہ غلام)

سوال: حضرت ابو کبشہؓ ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ ان کے حسب و نسب کے بارے میں بتادیں؟

جواب: ان کا نام سلیم تھا۔ وطن اور حسب و نسب کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے مطابق یمن کا قبیلہ دوس تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ایران کے رہنے والے تھے اور بعض کے نزدیک مکہ میں پیدا ہوئے اور غلاموں کی اولاد تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ حضورؐ کے سیاہ فام غلام)

سوال: حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہؓ عرصہ تک مشرک آقا کا ظلم سہتے رہے۔ بتائیے انہوں نے مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا تو وہ بھی مدینہ ہجرت کر گئے اور قبا میں حضرت کلثومؓ بن الہدم کے مہمان ہوئے۔ حضورؐ نے غربا اور مساکین کے لئے قیام و طعام کا انتظام فرمایا تو یہ بھی اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ اس طرح شب و روز قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنے میں گزارنے لگے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ یہ الصبیحہ۔ حضورؐ کے سیاہ فام غلام)

سوال: بتائیے بدری صحابی اور حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہؓ نے کب

وقات پائی؟

جواب: انہوں نے ۱۳ ہجری میں ملائینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ حضور کے سیاہ قام غلام۔ اسوۃ صحابہ)

حضرت ابوبکرؓ (آزاد کردہ غلام برعالم و فاضل صحابی)

سوال: اصل نام نضیع۔ کنیت ابوبکر۔ بتائیے انہیں کس وجہ سے خاص شہرت ملی؟

جواب: ۸ ہجری میں طائف کے محاصرے کے دوران حضورؐ نے اعلان فرمایا کہ جو آزاد شخص ہم سے مل جائے اسے امان دی جائے گی اور جو غلام ہمارے پاس آئے گا اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ بنو ثقیف کے ایک حبشی غلام ابوبکرؓ ایک چرخی کے ذریعے فیصل شہر سے اتر کر حضورؐ کے پاس آ گئے اور اسلام قبول کیا۔ حضورؐ نے انہیں آزاد کر دیا لیکن وہ تمام عمر خود کو فخر سے متیق النبیؐ (نبی کا آزاد کردہ) ہی کہتے رہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے ۹ ہجری میں غزوہ تبوک یعنی حیش عسرة میں شریک ہوئے۔ دوسرے کن موقعوں پر وہ حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نضیع بن مرواح یا حارث شب و روز رسول اللہؐ کی خدمت میں مصروف رہتے۔ حضورؐ بھی ان سے شفقت فرماتے ہوئے کسی کام کے لئے جاتے تو انہیں ساتھ لے جاتے۔ ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر بھی وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔ (متدرک۔ اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے خلفائے راشدینؓ کا دور کیسے گزارا اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور پھر حضرت عمرؓ کے دور میں ان کی بیعت کی۔

کچھ عرصہ بعد یمن چلے گئے۔ بصرہ آباد ہوا تو وہیں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں کچھ زمینیں عطا کیں جن پر وہ کاشت بھی کرتے اور کچھ عوامی حمام بنالیے۔ اس آمدنی سے ان کا شمار امراء میں ہونے لگا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف فتنوں، جنگ جمل، اور جنگ صفین میں کنارہ کش رہے۔ امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ایک سونتیس احادیث مروی ہیں۔ (متدرک۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت ابو عسیبؓ (حضورؐ کے آزاد کردہ غلام)

سوال: حضرت ابو عسیب احمدؓ حضور اقدسؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ کب مسلمان ہوئے؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: وہ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں بصرہ آباد ہونے پر وہاں چلے گئے اور وہیں انتقال ہوا۔

(استیعاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت ایمنؓ بن ام ایمنؓ (سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ایمنؓ اپنے والد کی بجائے والدہ کی کنیت سے مشہور ہوئے ان کے والد اور والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: والد کا نام عبید بن عمرو تھا اور والدہ کا نام برکتہ تھا جن کی کنیت ام ایمن تھی۔ وہ حضورؐ کے والد حضرت عبداللہؓ کی کنیز تھیں پھر حضرت آمنہؓ کو مل گئیں۔ ان کا پہلا نکاح عبید سے ہوا جس سے حضرت ایمنؓ پیدا ہوئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ایمنؓ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے اخیالی بھائی تھے۔ بتائیے وہ رسول

اللہ کی کیا خدمت انجام دیتے تھے؟

جواب: حضرت امینؓ طہارت کے لیے رسول اللہ کو پانی دیا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت امینؓ بن عبید (ام امین) کس غزوے میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ بھی غزوہ حنین میں ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے اور اسی جنگ میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ المغازی)

حضرت اسلم حبشیؓ (حبشی غلام):

سوال: حبشی غلام تھے۔ عامر یہودی کی بکریاں چراتے تھے اس لئے راہی بھی

کہلائے۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: اسلم نام تھا جس کے رہنے والے تھے اس لئے حبشی کہلاتے۔ خیبر میں یہودی

عامر کے غلام تھے۔ (اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسلم حبشیؓ کب اور کیسے اسلام لائے؟

جواب: ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر محاصرے کے دوران وہ عامر یہودی کے

قلعہ نفاۃ میں تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے جنگی تیاریوں کا پوچھا۔ انہیں بتایا گیا

کہ محمدؐ جو خود کو نبی کہتے ہیں حملہ آور ہوئے ہیں۔ حضرت اسلمؓ، حضورؐ کے

غائبانہ شیدائی بن گئے۔ بکریاں لے کر قلعے سے باہر آئے اور دربار رسالت

میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ کے حکم پر بکریاں قلعے کی طرف ہانک

دیں۔ (اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت اسلم حبشیؓ کب شہید ہوئے؟ حضورؐ نے ان کی شہادت پر کیا

فرمایا؟

جواب: جنگِ خیبر میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ انہیں ایک وقت کی نماز پر بھی بھی نصیب نہ ہوئی۔ رسول اللہؐ نے ان کی شہادت پر فرمایا: ”اس نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ پایا۔“ ان کی لاش خیمے میں لائی گئی تو آپؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس بندہٴ حبشی کا اکرام کیا اور اس کو بہشت میں پہنچادیا۔ میں نے دیکھا کہ دو حوریں اس کے سرہانے بیٹھی ہیں۔“

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصحاب۔ سوشیائی)

حضرت ثوبانؓ (آزاد کردہ غلام/عالم و فاضل صحابی)

سوال: حضرت ابو عبد اللہ ثوبانؓ شاہی خاندان سے تھے آپؓ غلامی تک کیسے پہنچے؟

جواب: ان کے والد کا نام بجد دیا۔ بجد ر تھا۔ یمن کے مشہور حمیری خاندان سے تھے۔ نامعلوم کن مصائب سے گزر رہا تھا۔ آپؓ نے خرید کر آزاد کر دیا۔ (سیر الصحابہ۔ غلامان رسول۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ثوبانؓ سے کیا فرمایا؟ اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو اپنے خاندان میں چلے جاؤ۔ اور اگر میرے پاس رہنا چاہو تو میرے گھر والوں میں تمہارا شمار ہوگا۔“ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہؐ میں آپؐ کی خدمت میں رہوں گا۔“ پھر وہ ہمیشہ اور ہر موقع پر آپؐ کے ساتھ رہے۔ (اصحاب۔ غلامان رسول۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ثوبانؓ نے حضورؐ سے کیا عہد کیا اور اس کی کس طرح پابندی کی؟

جواب: ایک دن رسول اللہؐ نے فرمایا: ”جو شخص عہد کرے کہ وہ کبھی لوگوں سے سوال نہیں کرے گا (اور اس عہد کو پورا بھی کرے) تو میں اس کیلئے جنت کی ذمہ

داری لیتا ہوں۔“ حضرت ثوبانؓ نے عرض کی: ”یا رسول اللہؐ میں کبھی کسی انسان سے کچھ نہ مانگوں گا۔“ انہوں نے زندگی بھر اس حد تک عہد کی پابندی کی کہ سواری کے دوران کوڑا بھی ہاتھ سے گر جاتا تو خود اتر کر اٹھاتے تھے۔

(مسند ابوداؤد۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے اہل بیت کے لئے دعا فرمائی تو حضرت ثوبانؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؐ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہؐ گیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں۔“ آپؐ نے فرمایا: ”ہاں جب تک تم کسی امیر کے پاس سائل بن کر نہ جاؤ یا کسی دروازے کی چوکھٹ پر نہ جاؤ۔“ انہوں نے کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ پچاس صحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ کے غلام حضرت ثوبانؓ نے عہد فاروقی کس طرح گزارا؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد شام چلے گئے اور رملہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ پھر حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ مصر کی مہم میں شریک ہوئے۔ پھر حمص میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ وہیں ۵۳ ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ آپؓ ۱۲۷ حدیثوں کے راوی ہیں۔

(مستدرک حاکم۔ مسند احمد بن حنبل۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت ذکوانؓ بن جندب اسلمیؓ (غلامان رسولؐ / مہاجر)

سوال: بتائیے صاحب البدن رسولؐ کن صحابی کو کہا جاتا تھا؟ ناجیہ بن جندب کون تھے؟

جواب: حضرت ذکوان بن جندب قربانی کے جانوروں کی نگرانی کرتے تھے۔ ایسے جانور کو بدن کہا جاتا ہے۔ اس لئے صاحب البدن رسول ان کا لقب پڑ گیا۔
تاجیہ ان کا خطاب تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ذکوان کب اسلام لائے اور حضور کے لئے کیا خدمات انجام دیں؟
جواب: مر الظہر ان کے قریبی قبیلے بنو اسلم بن اقصیٰ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ۶ ہجری سے پہلے اسلام لائے اور مدینہ ہجرت کر گئے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور کے ساتھ تھے اور قربانی کے جانوروں کی نگرانی ان کے ذمے تھی۔ عمرہ القضاء اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی یہ کام آپ کے ذمے تھا۔

(طبقات۔ صحیح مسلم۔ اسباب)
سوال: صلح حدیبیہ کے وقت کس صحابی نے ایک دوسرے راستے سے لشکر اسلام کو مکہ پہنچایا؟

جواب: بنو خزاعہ کے سردار بدیل بن ورقانے حضور کو بتایا کہ خالد بن ولید مسلح دست لے کر مسلمانوں کے مقابلے کیلئے مکہ سے روانہ ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کون ہے جو مکہ جانے والے تمام راستوں سے واقف ہے۔“ حضرت ذکوان نے اعتراف کیا اور پھر وہ قریش کا راستہ کاٹ کر دوسرے راستے سے لشکر اسلام کو حدیبیہ لے گئے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسباب)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر پانی کی قلت کس طرح دور ہوئی تھی؟
جواب: آپ نے پانی کے چھوٹے سے برتن میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر حضرت ذکوان کو دیا کہ جا کر کسی گڑھے میں گاڑ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ خشک گڑھے میں پانی کا چشمہ ایلنے لگا۔

(صحیح بخاری۔ پچاس صحابہ)

سوال: بتائیے صلح حدیبیہ کے وقت کس صحابی نے حرم کے اندر جا کر قربانی کے جانور ذبح کئے؟

جواب: مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو حرم میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ حضرت ذکوانؓ نے جانور اندر لے جا کر ذبح کرنے کی اجازت چاہی۔ رسول اللہؐ نے اجازت دے دی تو وہ کمال ہوشیاری سے خفیہ راستوں کے ذریعے جانور اندر لے گئے اور ذبح کر کے واپس آئے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: حضرت ذکوانؓ بن جندب نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ غزوہ خیبر، فتح مکہ، صلح حدیبیہ اور عمرہ القضاء میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ انہوں نے امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔

(طبقات۔ جامع ترمذی۔ سند ابوداؤد)

حضرت شقرانؓ صالح (بدزی صحابی/آزاد کردہ غلام اور خادم/صاحب صفہ)

سوال: رسول اللہؐ کے والد حضرت عبداللہؑ کے ترکے میں حضورؐ کو کون سے غلام ملے تھے؟

جواب: حضرت شقرانؓ۔ ان کا اصل نام صالح تھا اور والد کا نام عدی جو حبشہ سے مکہ آئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت شقرانؓ حضرت عبداللہؑ کے پاس آنے سے پہلے حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کے غلام تھے۔ انہوں نے حضورؐ کی نذر کیا۔ (حضورؐ کے سیاہ فام رفقاء، اصحاب، سرور کائنات کے پچاس صحابہ)

سوال: حضرت شقرانؓ بدزی صحابی اور اہل صفہ میں سے تھے۔ بتائیے آپؓ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: جنگوں کے موقع پر حضورؐ نے ان کے ذمے اموال غنیمت اور قیدیوں کی حفاظت اور نگرانی کا کام لگایا ہوتا تھا۔ (حضورؐ کے سیاہ فام رفقاء، اصحاب، سرداران)

سوال: حضورؐ نے حضرت شقرانؓ کو آزاد کر دیا تھا۔ بتائیے ان کے بارے میں آپؐ نے کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب: حضورؐ انہیں بے حد عزیز اور قابل اعتبار جاننا سمجھتے تھے۔ آپؐ نے وصال سے پہلے خاص طور پر ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی تھی۔

(اصابہ، اسوۃ صحابہ، سرور کائنات کے پچاس صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت شقرانؓ نے جنگ بدر کے مالِ غنیمت میں سے اپنا حصہ کیوں نہیں لیا؟

جواب: غزوہ بدر میں انہوں نے قیدیوں کی نگرانی اتنی محبت اور شفقت سے کی کہ ان قیدیوں نے خوش ہو کر ان کو اتنا معاوضہ دیا کہ مالِ غنیمت سے حصہ لینے کی ضرورت نہ رہی۔

(طبقات، اسد الغابہ، اصابہ)

سوال: بتائیے غزوہ بنی مصلط میں حضورؐ نے حضرت شقرانؓ کے ذمے کیا کام لگایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں دشمن کی شکست کے بعد ان کے سامان جنگ، مال و اسباب اور مویشی وغیرہ جمع کرنے اور ان کی دیکھ بھال کا حکم دیا۔

(طبقات، اسد الغابہ، میر الصحابہ، سرور کائنات کے پچاس صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت شقرانؓ کو سب سے بڑی سعادت کیا نصیب ہوئی؟

جواب: حضورؐ کی تجہیز و تکفین میں اہل بیتؑ اور چند دوسرے صحابہؓ کے ساتھ آپؐ بھی شامل تھے۔ جد اطہر کو قبر مبارک میں اتارتے وقت حضرت شقران صالحؓ نے حضورؐ کی چادر مبارک اپنے ہاتھوں میں تھام رکھی تھی۔

(اسد الغابہ، اصابہ، سرور کائنات کے پچاس صحابہ)

سوال: حضرت شقرانؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بعض روایات کے مطابق آپؐ وفات تک مدینہ میں رہے مگر بعض روایات ہیں کہ آپؐ بصرہ چلے گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ آپؐ کی نسل ہارون الرشید کے عہد تک باقی رہی۔

(مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا، اسد الغابہ، اصحاب، سرور کائنات کے پیاس صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت شترانؓ اپنی کس خاص خوبی کی وجہ سے مشہور تھے؟

جواب: آپؓ مستورات کے ناقوں کی حدی خوانی بڑے خوبصورت اور پرسوز انداز میں کیا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ، غلامانِ محمد، ذخائرِ محمدیہ)

حضرت ضحاکؓ بن سفیان (شاعرِ محافظِ رسول)

سوال: بتائیے سیافِ رسولؐ کن صحابی کو کہا جاتا تھا؟

جواب: حضرت ضحاکؓ بن سفیان کو جن کی کنیت ابوسعید یا ابوسعید تھی اور وہ مشہور قبیلے بنو عامر کی ایک شاخ بنو کلب سے تعلق رکھتے تھے۔

(انساب الاشراف - استیعاب - سیر الصحابہ - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ضحاکؓ بن سفیان کو سیافِ رسولؐ کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: وہ اکثر تلوار اٹھائے حفاظت کی غرض سے رسولِ اکرمؐ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔ اس لئے سیافِ رسولؐ یعنی رسولِ اللہؐ کے شمشیر بردارِ محافظ کہلائے۔

(استیعاب - اصحاب - طبقات)

سوال: حضرت ضحاکؓ کا شمار اپنے قبیلے کے سربراہ اور بہادر لوگوں میں ہوتا تھا۔ بتائیے آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ فتح مکہ سے پہلے اور بعض روایات کے مطابق سائتہ بیز معونہ (صفر ۶ ہجری) سے پہلے اسلام لائے تھے۔ حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلے کا امیر یا عامل صدقات مقرر فرمایا۔

(استیعاب - اصحاب - اسد الغابہ - المغازی)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کن صحابی کو سوساروں کے برابر قرار دیا تھا؟

جواب: حضرت ضحاکؓ بن سفیان کو۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ضحاکؓ قبول اسلام کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے قنہ ارتداد میں آپؐ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: قبیلہ بنو سلیم کے مردین کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت معقیبؓ بن ابی فاطمہ (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے اور خاتم بردار رسولؐ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ نام و نسب بتادیتے؟

جواب: یمن کے قبیلے ازد کی شاخ بنو دوس سے تعلق رکھنے والے ان صحابیؓ کا نام حضرت معقیبؓ بن ابی فاطمہ تھا۔ روزگار کی تلاش میں مکہ آئے بنو عبد شمس کے حلیف بن گئے۔ والد کا نام ابی فاطمہ دوسی تھا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت معقیبؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: قبول اسلام کے بعد مکہ میں سکونت اختیار کر لی تو مشرکین کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے لگے۔ حضورؐ کی اجازت سے ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کرنے والی دوسری جماعت میں آپؐ بھی شامل تھے۔ بعض روایات کے مطابق وہ غزوہ بدر سے پہلے مدینہ آ گئے بعض کہتے ہیں کہ خیبر کے موقع پر واپس آئے۔ پہلے خیبر پہنچے پھر حضورؐ کے ساتھ ہی مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔)

سوال: خاتم بردار رسولؐ حضرت معقیبؓ کن موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: بعض روایات کے مطابق وہ بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں شامل رہے،

اور بیعت رضوان میں بھی ساتھ تھے۔ دوسری روایات کے مطابق جنگ خیبر ختم ہو چکی تھی جب یہ مہاجرین خیبر پہنچے لیکن حضورؐ نے سب کو مالِ غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔ فتح مکہ، حنین، تبوک اور حجۃ الوداع میں بھی ساتھ رہے۔

(المغازی۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے اپنی مہر مبارک کس صحابی کے سپرد کی تھی؟
جواب: رسول اللہؐ نے اپنی چاندی کی مہر مبارک جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور مکاتیب و فرامین پر لگانے کے کام آتی تھی حضرت معقیبؓ کے حوالے کر دی۔

(اصحاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت معقیبؓ خاتم برادری کے علاوہ اور کیا کام کرتے تھے؟
جواب: مستقل کاتبان وحی کی عدم موجودگی میں بعض موقعوں پر حضورؐ کے حکم سے کتابت بھی کرتے تھے۔

(استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے احوال میں حضرت معقیبؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟
جواب: حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی حضرت معقیبؓ کو مالی امور کا نگران بنایا اور کتابت کا کام بھی لیتے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے بیت المال قائم کیا تو حضرت عبداللہ بن ارقم کو اس کا افسر نگران اور حضرت معقیبؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ کو ان کا نائب مقرر کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: صحابی رسولؐ حضرت معقیبؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟
جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں حضرت معقیبؓ کو جذام کا موزی مرض لاحق ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے کافی علاج کروایا اور دویمینی طبیبوں کے علاج سے مرض واپس رک گیا، مگر ختم نہ ہوا۔ آخر عبد عثمانی میں مدینہ منورہ میں وفات

پائی۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں:

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت یسار نوبیؓ (آزاد کردہ غلام)

سوال: نوبہ (سوڈان) کے رہنے والے حضرت یسار نوبیؓ کو رسول اللہؐ نے کس طرح آزاد فرمادیا؟

جواب: ان کے مدینہ آنے، اسلام قبول کرنے اور حضورؐ کی غلامی میں آنے کی تفصیلات نہیں ملتیں تاہم نیچے چلتا ہے کہ ایک دن حضورؐ نے انہیں خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے دیکھا۔ آپؐ کو ان کا انداز اسقدر پسند آیا کہ انہیں آزاد فرمادیا۔

(اصابہ۔ غلامان رسول۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت یسار نوبیؓ نے آقاؐ سے کیا عرض کیا؟ حضورؐ نے ان کے ذمے کیا کام لگایا؟

جواب: انہوں نے عرض کی: ”یا رسول اللہؐ مجھے شرف غلامی سے محروم نہ کیجئے۔ میں زندگی آپؐ کی خدمت کر کے بسر کرنا چاہتا ہوں۔“ حضورؐ نے انہیں صدقہ کے اونٹ چرانے کی ذمہ داری سونپ دی۔ وہ قبا سے متصل چراگاہ ناحیہ الجدر میں اونٹ چرایا کرتے تھے۔

(سیرۃ النبیؐ۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت یسار نوبیؓ نے حضورؐ کے مہمان سمجھ کر کن لوگوں کی خدمت کی تھی؟

جواب: قبیلہ عسکل اور عرینہ کے آٹھ آدمی قبول اسلام کیلئے ۶ ہجری میں آقاؐ کی خدمت میں آئے۔ ان کو عظیم طحال (تلی بڑھ جانا) کا مرض تھا۔ مدینے کی آب و ہوا اس راس نہ آئی تو پیٹ پھول گئے۔ حضورؐ نے انہیں فرمایا کہ ناحیہ الجدر جاؤ، وہاں آب و ہوا بھی اچھی ہے اور اونٹنیوں کا دودھ خوب پیو۔ صحت بحال ہو جائے گی۔ حضرت یسارؓ نے انہیں رسول اللہؐ کے مہمان سمجھ کر خوب خدمت کی۔ وہ

صحت یاب ہو گئے۔

سوال: بتائیے ان نو مسلموں نے کیا غداری کی؟

جواب: قبیلہ عکل اور عرینہ کے یہ لوگ پندرہ اونٹ ہانک کر لے چلے۔ حضرت یسارؓ نے مزاحمت کی تو ان کو گرفتار کر کے باندھ دیا۔ پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور آنکھوں اور زبان میں کانٹے چھپو دیئے۔

(الرحیق المصوم۔ سیرۃ ابن ہشام۔ محمد علی انسائیکلو پیڈیا۔ ضیاء النبوی)

سوال: رسول اللہ کو حضرت یسارؓ کی شہادت کا علم ہوا تو آپؐ نے کیا حکم دیا؟

جواب: آپؐ نے بیس سواروں کے ساتھ حضرت کرز بن جابر فہری کو ان لیٹروں کے تعاقب کا حکم دیا۔ حضرت کرزؓ نے تیز رفتاری سے ان کا تعاقب کیا اور انہیں گرفتار کر کے مشکین باندھ دیں۔ ایک اونٹ لیٹے ذبح کر چکے تھے۔ حضرت کرزؓ چودہ اونٹ واپس لائے۔ حضورؐ اس وقت غابہ کے جنگلوں میں تشریف فرما تھے۔ ان غداروں کو دیکھ کر حضورؐ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جو انہوں نے حضرت یسارؓ کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ ان سب کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور انہیں حرہ میں ڈال دیا گیا۔

(محمد علی انسائیکلو پیڈیا۔ زاد العاد۔ سیرۃ النبوی)

﴿تاجر صحابہ﴾

حضرات:-

ابوبکر صدیق، ابوسفیان بن حرب، براء بن عازب، ثمامہ بن اثال، حکیم بن خزیمہ بن ثابت، طلحہ بن عبید اللہ، عباس بن عبدالمطلب، عمرو بن العاص، نواس، ہشام بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند تاجر صحابہؓ

حضرت ثمامہؓ بن اثال (تاجر شاعر و خطیب)

سوال: حضرت ثمامہؓ کی کنیت ابوامامہ تھی۔ بتائیے وہ کس علاقے اور قبیلے سے تعلق

رکھتے تھے؟

جواب: آپؐ یمامہ کے بااثر رئیس اور قبیلہ بنو حنیفہ کے مقتدر سردار تھے۔ والد کا نام اٹال یا آٹال تھا۔ (طبقات۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ثمامہؓ بن اٹال نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے رسول اللہؐ نے نجد کی طرف ایک فوجی دستہ بھیجا۔ یہ مہم کامیاب ہوئی اور ایک قیدی بھی ہاتھ لگا۔ اسے صحابہؓ نے مسجد نبویؐ میں ایک ستون سے باندھ دیا۔ یہ قیدی یمامہ کا رئیس ثمامہؓ بن اٹال تھا۔ جو نبی اکرمؐ کے حسن سلوک سے اسلام لے آیا۔ (الغزالی۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ یر اصحابہ)

سوال: بتائیے قبول اسلام کے بعد حضرت ثمامہؓ بن اٹال نے سب سے پہلے کیا کام کیا؟

جواب: آپؓ غلے کے سب سے بڑے تاجر تھے اور مکہ کے علاوہ دوسرے علاقوں کو بھی غلہ روانہ کرتے تھے۔ آپ اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے مکے گئے اور اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ پھر یمامہ آکر مکہ کو غلے کی ترسیل روک دی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: حضرت ثمامہؓ بن اٹال نے مکے کے لئے دوبارہ غلہ کیسے روانہ کیا؟

جواب: قریش مکہ نے مکہ میں غلے کی کمی کی وجہ سے رسول اللہؐ کو خط لکھا۔ آپؐ نے فوراً ثمامہؓ کو کہلا بھیجا کہ غلہ نہ روکو۔ وہ حضورؐ کے حکم پر غلہ بھیجنے لگے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ تاریخ اسلام۔ یر اصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ثمامہؓ نے فتنہ ارتداد کو دبانے میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: وہ اپنے وطن میں موجود تھے۔ نہ صرف خود اسلام پر قائم رہے بلکہ اہل قبیلہ کو بھی بچانے کی کوشش لیکن وہ سیلہ کذاب کے دام میں پھنس گئے۔ حضرت

ثمامہؓ نے حضرت علاءؓ بن حضری کے ساتھ مل کر بنو حنیفہ اور بنو قیس کے مرتدین کے خلاف لڑائیوں میں حصہ لیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ الصدیقین۔ سیرۃ الصحابہ)

سوال: حضرت ثمامہؓ بن اثال ایک اچھے مقرر اور شاعر بھی تھے۔ بتائیے انہوں نے کب شہادت پائی؟

جواب: بنو قیس کے مرتدین نے جواث کی مہم کے بعد انہیں شہید کر ڈالا۔ آپؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کے دوران اس کے خلاف بڑے زوردار اشعار بھی کہے تھے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

حضرت حکیمؓ بن حزام (مؤلفۃ القلوب)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر مکہ کے قریب مراظلمہ ان کے مقام پر رسول اللہؐ نے کس خواہش کا اظہار فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے بعض صحابہؓ سے فرمایا: ”مجھے حکیمؓ بن حزام کا شرک میں مبتلا رہنا سخت تکلیف دیتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ آپؐ نے تین اور اصحاب کے لئے بھی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ کی یہ خواہش اللہ تعالیٰ نے کس طرح پوری فرمائی؟

جواب: آپؐ ابھی اسی مقام پر تھے کہ حضرت حکیمؓ بن حزام نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس وقت ان کی عمر چوتھریس تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام نے صرف غزوۂ حنین میں شرکت کی اور مؤلفۃ القلوب کی جماعت میں شامل ہوئے۔ بتائیے دوسرے غزوات میں شرکت سے محرومی

پر آپ کیا کہتے تھے؟

جواب: آپؐ ہمیشہ افسوس کرتے کہ دوسرے غزوات میں شرکت سے محروم رہا۔ آپؐ کہتے: ”دوسرے لوگ خوش قسمت تھے کہ مجھ پر بازی لے گئے کوئی غازی بنا اور کوئی شہادت کے رتبے پر فائز ہوا۔ لیکن میں پیچھے رہ گیا۔“

(الشاہد۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: ”میں مشرک سے ہدیہ نہیں لیتا۔ اگر آپ چاہیں تو میں قیمت ادا کر کے یہ حلہ لے سکتا ہوں۔“ یہ الفاظ حضورؐ نے کس سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت حکیمؓ بن حزام سے۔ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ ایک قیمتی حلہ حضورؐ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا تھا۔ (اسدالغابہ۔ اصحاب۔ یرالصحابہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے حقیقی بھتیجے حکیمؓ بن حزام نے شعب ابی طالب کی محسوری کے دوران مسلمانوں کی خدمت کی۔ آپؐ کا حسب و نسب کیا تھا اور وہ کب ایمان لائے؟

جواب: بنو نبوی میں مشرکین نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کا مقاطعہ کیا تو حضرت حکیمؓ بن حزام کبھی کبھی چپکے سے اپنی پھوپھی کے پاس گے ہوں بھجوادیا کرتے تھے۔ ان کے والد کا نام حزام بن خویلد بن اسد تھا۔ اور والدہ کا نام فاختہ بنت زہیر بن حارث، وہ قریش کی ایک معزز شاخ بنو اسد بن عبد العزی سے تعلق رکھتے تھے۔ (استیعاب۔ اسدالغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ بتائیے وہ کب پیدا ہوئے تھے؟

جواب: واقعہ نفل سے تیرہ سال پہلے پیدا ہوئے۔ رسول اللہؐ کی بعثت کے وقت ان کی عمر ۵۳ سال تھی۔ حضورؐ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ آپؐ کے غلام حضرت

زیدؓ ان کی وساطت سے حضورؐ تک پہنچے۔ حضرت زیدؓ کو انہوں نے خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کو دے دیا تھا۔ جنہوں نے رسول اللہؐ کی خدمت پر مامور کر دیا۔ (طبقات - زاد العاد - احتیاب)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام نے بہت سے غلام آزاد کئے۔ ان کے اس عمل میں کیا خاص بات تھی؟

جواب: انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بھی سو غلام آزاد کئے تھے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی سو غلام آزاد کئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس جس غلام کو آزاد کیا اسے ایک اونٹ بھی دیا۔ زمانہ اسلام میں حج کیا تو سوا اونٹوں کی قربانی دی۔ (اسد الغابہ - الاکمال فی اسماء الرجال - اصابہ)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام فتح مکہ تک اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے۔ آپؓ مکہ کے صاحب ثروت شخص تھے۔ بتائیے آپؓ نے دوز صدیقی اور فاروقی میں وظائف لینے سے کیوں انکار کر دیا تھا؟

جواب: اگرچہ اس وقت تک آپؓ کی مالی حالت زیادہ بہتر نہیں رہی تھی لیکن چونکہ آپؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہؐ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کبھی کسی سے نہ کچھ مانگوں گا نہ لوں گا۔ آپؓ نے دونوں خلفاء کے وظائف قبول نہیں کئے۔ آخر حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دن کہا: ”لوگو! گواہ رہنا کہ میں حکیمؓ کو ان کا حق یعنی وظیفہ دیتا ہوں مگر وہ قبول نہیں کرتے۔“ (طبقات - اسد الغابہ - صحیح بخاری)

سوال: مکہ میں قریش کی دار الندوہ حضرت حکیمؓ بن حزام کے قبضے میں تھی بتائیے آپؓ نے اسے کب اور کس کے ہاتھ بیچا؟

جواب: قریش جہاں مشورے کرتے تھے وہ عمارت حضرت حکیمؓ کے قبضے میں تھی۔ آپؓ نے یہ عمارت امیر معاویہؓ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچ ڈالی۔

(اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت حکیم بن حزام نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ انہوں نے ۵۴ ہجری میں امیر معاویہ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ایک سو بیس سال تھی۔ ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت خذیمہ بن ثابت خطمی (انصاری رزوالشہادتین)

سوال: ”یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، گذشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور کی جنین مبارک کو چوم رہا ہوں۔“ یہ بات کن صحابی نے کہی اور ان کا خواب کیسے پورا ہوا؟

جواب: حضرت خذیمہ بن ثابت خطمی انصاری نے۔ آپ متسم ہو گئے اور فرمایا کہ تم اپنے خواب کی تعبیر پوری کرو۔ انہوں نے حضور کی جنین مبارک کو چوم لیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ چالیس جاٹا)

سوال: حضرت خذیمہ کی کنیت ابوہ تھی اور حضور نے ذوالشہادتیں لقب دیا۔ آپ کا نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو نضہ سے تھا۔ والدہ کبشہ بنت اوس خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ (الانساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خذیمہ، حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لائے اور بنو نضہ کے بت توڑے۔ بتائیے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ بدر میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تاہم باقی تمام غزوات میں حضور کے ہمراہ ہے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے کس صحابی کی گواہی (شہادت) کو دو آدمیوں کی شہادت

قرار دیا؟

جواب: حضرت خذیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نصاریٰ کی شہادت کو۔ اسی لئے انہیں ذوالشہادتین کہا جاتا تھا۔ (طبقات۔ مسند احمد بن حنبل۔ اصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: فتح مکہ میں بنو عظیمہ کا علم حضرت خذیمہ کے ہاتھ میں تھا۔ بتائیے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے مگر جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں حضرت علیؑ کی طرف سے لڑتے ہوئے شامیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ نے دو لڑکے اور عمر اور ایک لڑکی عمرہ پیچھے چھوڑی۔ (سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے مصاحف نقل کرتے وقت سورۃ اتراب کی آیت ۲۳ کن صحابی سے ملی؟

جواب: حضرت خذیمہ بن ثابت سے۔ آپ ۲۸ احادیث کے راوی بھی ہیں۔ (اصحابہ۔ سیر الصحابہ۔ چالیس جاٹاڑ)

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب (تاجر صحابی حضور ﷺ کے چچا)

سوال: اہل مکہ نے ذوالرائے کا خطاب دیا اور اہل مدینہ نے ساقی حرمین کہا۔ بتائیے یہ حضور کے کون سے چچا تھے؟

جواب: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب۔ ان کی کنیت ابو الفضل تھی اور حضور سے تین برس بڑے تھے۔ رسول اللہ کے والد ماجد جناب عبد اللہ بن عبدالمطلب حضرت عباسؓ کے عطائی بھائی تھے اور عمر میں تقریباً بائیس برس بڑے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: اس عرب خاتون کا نام بتادجئے جس نے سب سے پہلے بیت اللہ پر غلاف

چڑھایا؟

جواب: حضرت عباسؓ کی والدہ ثعلبہ نے سب سے پہلے دیبا و حریر کا غلاف چڑھایا۔
حضرت عباسؓ گم ہو گئے تھے۔ ملنے پر انہوں نے منت پوری کی۔

(اسد الغابہ۔ یہ تیرے پر اسرار بندے)

سوال: حضرت عباسؓ کیڑے کے تاجر تھے اور لوگوں کو سووہ پر قرض بھی دیتے تھے۔
آپ کے ذمے اور کیا کام تھا؟

جواب: خانہ کعبہ کا انتظام و انصرام اور سقایہ و اقادہ کا عہدہ آپ کے پاس تھا۔

(اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضورؐ کے کس چچا نے اپنا اسلام مخفی رکھا اور فتح مکہ تک ہجرت نہیں کی؟

جواب: حضرت عباسؓ کی اہلیہ ام الفضلؓ بنت حارث نے دعوت حق کے آغاز میں
اسلام قبول کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے بعد دوسری
خاتون تھیں۔ حضرت عباسؓ نے کچھ مصلحتوں کے پیش نظر قبول اسلام کا کھلم
کھلا اظہار نہ کیا۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اپنے اسلام کا اعلان کیا اور اسی
موقع پر مدینہ طیبہ ہجرت کی۔
(طبقات۔ امایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے اپنے کس چچا کو مدینہ ہجرت کرنے سے منع فرما دیا تھا؟

اجواب: حضورؐ کی ہجرت مدینہ کے بعد حضرت عباسؓ مشرکین کی خبریں آپ کو لکھ کر
بھیجتے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ مدینہ ہجرت کر جائیں مگر رسول اللہؐ نے
پیغام بھیجا کہ ابھی مکہ میں رہنا ہی بہتر ہے۔ (مدارج النبوۃ۔ سیرۃ النبی۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ قبل عرب کو دعوت اسلام دینے کے لئے اپنے کس چچا کو ساتھ لے
جاتے تھے؟

جواب: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کو انہوں نے حضورؐ کی ہر ممکن معاونت اور حفاظت کی۔ ۱۳ ہجری کو بیعت عقبہ کبریٰ کے موقع پر مدینہ کے حاجیوں سے ملاقات کے وقت بھی حضرت عباسؓ حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(مدارج النبوة - سیرت ابن ہشام - رحمۃ العالمین)

سوال: بتائیے حضورؐ کے کون سے چچا جنگ بدر میں مسلمانوں کے قیدی بنے اور کیسے رہائی پائی؟

جواب: حضرت عباسؓ مشرکین کے مجبور کرنے پر بادل نخواستہ جنگ میں شریک ہوئے لیکن جنگی قیدی بن گئے۔ وہ اپنا اور اپنے بھتیجیوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دے کر رہا ہوئے۔

(سنن احمد - تاریخ طبری - مدارج النبوة - صحیح بخاری)

سوال: بدر کے قیدیوں کے کپڑے پھٹ گئے تھے سب کو کپڑے مہیا کئے گئے حضرت عباسؓ کو کس کے کپڑے پہنائے گئے؟

جواب: حضرت عباسؓ کا قد لمبا تھا اس لئے کسی کے کپڑے بدن پر پورے نہ آتے تھے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ان کی طرز لیا تھا۔ اس نے گھر سے اپنے کپڑے منگوا کر پہنائے۔ حضورؐ نے ابن ابی کے مرنے پر اپنا پیرہن مبارک اسے پہنا کر احسان کا بدلہ دیا۔ (صحیح بخاری - طبقات)

سوال: غزوہ بدر کی شکست پر مکہ کے ہر گھر میں صاف ماتم بچھ گئی لیکن کون سے ایک گھر میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں؟

جواب: حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے گھر میں مسلمانوں کی فتح پر خوشی منائی گئی۔ (طبقات - تیسرے پارہ بندے)

سوال: ”جس طرح اللہ نے مجھ پر نبوت ختم کی، اسی طرح آپ پر ہجرت ختم کرے

گا۔“ حضور نے یہ الفاظ کس صحابی سے فرمائے؟

جواب: اپنے چچا حضرت عباسؓ سے انہوں نے کئی بار حضورؐ سے ہجرت کی اجازت طلب کی لیکن آپؐ نے منع فرمادیا۔ چنانچہ ۸ ہجری میں فتح مکہ سے پہلے حضورؐ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ اپنے اسلام کا کھلم کھلا اعلان کر کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ چلے گئے۔ (اسدالغاب۔ یہ تیرے پر اصرار بندے)

سوال: فتح مکہ کے بعد آپؐ غزوہ حنین میں بھی شریک ہوئے۔ آپؐ نے کس طرح ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا؟

جواب: بنو ہوازن کی زبردست تیری اندازی سے مسلمانوں میں سرا سبکی پھیل گئی تو حضرت عباسؓ نے بعض دوسرے جاٹار صحابہؓ کے ساتھ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپؐ رسول اللہؐ کی سواری کی باگ تھامے کھڑے رہے بلند آواز سے مسلمانوں کو کہتے: ”اے بھول کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والو، کہاں ہو؟“ (مسند احمد۔ طبقات۔ استیعاب۔ ضیاء النبیؐ۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: بتائیے حضرت عباسؓ نے غزوہ حنین کے بعد کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپؐ نے غزوہ طائف اور غزوہ تبوک میں شرکت کی تھی۔

(الغازی۔ سیر الصحابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: ۱۰ ہجری میں حضرت عباسؓ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود۔ عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔“

(صحیح مسلم۔ مسند ابوداؤد)

سوال: بتائیے حضرت عباسؓ نے رسول اللہ کے غسل میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت عباسؓ اور ان کے بیٹے فضل اور قثمؓ جسم مبارک کی کروٹیں بدلتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت علیؓ غسل دیتے تھے اور حضرت عباسؓ نے پرزہ کر رکھا تھا۔ (مسند ابوداؤد۔ طبقات)

سوال: ”گو میں کچھ سال رسول اللہ سے پہلے پیدا ہوا لیکن ہیں آپ ہی بڑے۔“ یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضورؐ کے چچا حضرت عباس سے جب پوچھا گیا کہ آپؓ بڑے ہیں، یا رسول اللہ تو انہوں نے یہ جواب دیا۔ (مسند احمد۔ یہ حجرے پر اسرار بندے)

سوال: بتائیے حضورؐ کے کس چچا نے اپنا مکان مسجد نبوی کی توسیع کے لئے دے دیا تھا؟

جواب: حضرت عباسؓ نے اس مقصد کیلئے اپنا مکان حضرت عمرؓ کے حوالے کر دیا تھا۔

(طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ یہ حجرے پر اسرار بندے)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عباسؓ کو کیا مقام و مرتبہ حاصل تھا؟

جواب: حضورؐ مال غنیمت کے خمس سے حضرت عباسؓ کی اعانت فرماتے تھے اور خیبر کی بنالانہ پیداوار سے بھی حصہ دیتے۔ خلفائے راشدینؓ اور دوسرے صحابہؓ نے بھی یہ عزت و مرتبہ برقرار رکھا۔ ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے اور ہر اہم کام میں ان سے مشورہ لیتے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے روز میں وظائف پر نظر ثانی کی تو حضرت عباسؓ کا وظیفہ اصحاب بدر کے وظیفہ کے برابر کر دیا۔ حضرت عمرؓ نہ صرف ان سے مشورہ کرتے بلکہ قحط کے موقعوں پر ان سے دعا کراتے۔ حضرت عثمانؓ بھی ان کی بے حد تکریم کرتے۔ ایک شخص نے حضرت عباسؓ کی توہین کی تو حضرت عثمانؓ نے اسے درے لگوائے۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ یہ اصحاب)

سوال: ایمایے حضرت عباسؓ نے کب وفات پائی؟
 جواب: حضرت عثمانؓ نہ کے دور خلافت میں ۳۲ ہجری میں ۱۸۶ یا ۸۸ سال کی عمر میں
 وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عبداللہ بن عباس
 نے لحد میں اتارا۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور آٹھ بیٹے چھوڑے۔

(اسد الغابہ - استیعاب - اصحاب - اسوۃ صحابہ)

﴿قاصد اور سفیر صحابہ﴾

حضرات
 ابوسوی اشعری، حاطب بن ابی بلتعہ، وجیہ بن خلیفہ کلبی، سلیمان بن عمرو، شجاع بن وہب
 اسدی، علاء بن عبداللہ حضرمی، عمرو بن امیہ ضمری، عمرو بن مسعود ثقفی، عبداللہ بن حدیفہ
 کعبی، عمرو بن العاص، مہاجر بن امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند قاصد اور سفیر صحابہ:

حضرت وجیہ بن خلیفہ کلبی (سفیر صحابی)

سوال: ایمایے حضرت جبرائیلؑ کبھی کبھی کس صحابی کی شکل میں حضورؐ کے پاس آتے
 تھے؟

جواب: حضورؐ کے نہایت پیارے اور مخلص صحابی حضرت وجیہ یا وجیہ کلبی کی شکل میں۔
 ان کا تعلق قبیلہ بنو کلب سے تھا۔ (طبقات - سیر الصحابہ - سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت وجیہ کلبی نے کن غزوات نبویؐ میں حصہ لیا؟

جواب: یہ اگرچہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں مسلمان ہو گئے تھے۔ تاہم کسی وجہ سے
 غزوہ احد میں شریک نہ ہو سکے۔ بعد کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ
 رہے۔ (المغازی - سیرت ابن اسحاق - زاد المعاد)

سوال: صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہؐ نے شاہ روم ہرقل کے نام خط کس صحابی کے

ہاتھ بھیجا تھا؟

جواب: حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کے ہاتھ یہ نامہ مبارک روانہ فرمایا اور تاکید کی کہ یہ خط بصری کے حاکم کو پہنچادیں وہ اسے ہرقل کے پاس بھیج دے گا۔

(صحیح بخاری۔ ذوالعاد۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ اسوہ صحابہ)

سوال: بتائیے پہلی مرتبہ حضرت دحیہ کلبی حضور کا نام مبارک حاکم بصری تک کیوں نہیں پہنچا سکے؟

جواب: وہ کچھ مال تجارت بھی لے کر شام روانہ ہوئے۔ قبیلہ جذام کے علاقے میں رہنوں نے حملہ کر کے مال چھین لیا۔ وہاں کے چند مسلمان خاندانوں نے ڈاکوؤں کے ہاتھوں سے ان کا مال چھڑایا۔ لیکن حضرت دحیہ کلبی واپس مدینہ آگئے۔ حضور نے ان کی شکایت پر حضرت زید بن حارثہ کی سرکردگی میں پانچ سو مجاہدین روانہ فرمائے۔ اس سر یہ میں وادی القریٰ کے قریب ڈاکوؤں کو شکست ہوئی۔ ایک ہزار اونٹ اور پانچ سو بکریاں ہاتھ آئیں اور ایک سو جذامی قیدی بتالیے گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی)

سوال: حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی نامہ مبارک لے کر دوبارہ حاکم بصری کے پاس کب گئے؟

جواب: حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی نے نامہ مبارک لے کر دوبارہ حاکم بصری تک پہنچایا۔ اس نے یہ نامہ مبارک حمص میں ہرقل روم کو بھیج دیا۔ بعض روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت دحیہ کلبی نامہ مبارک لے کر خود ہرقل کے پاس گئے تھے اور اس سے تھکے میں ملاقات بھی کی تھی۔ (رسول اکرم کی سیاسی زندگی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کی کب دوبارہ شاہ روم ہرقل سے ملاقات

ہوئی؟

جواب: رسول اللہؐ نے ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے موقع پر انہیں دوبارہ سفیر بنا کر ہرقل کے پاس بھیجا۔ وہ نامہ مبارک لے کر گئے تھے۔

(رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی۔ مکتوبات نبوی۔ سیرت و حلالیہ)

سوال: حضرت دجیہ کلبیؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے امیر معاویہؓ کے دور حکومت کے آخر میں انتقال فرمایا۔ ان سے دو حدیثیں مروی ہیں۔ (طبقات۔ سنن ابی داؤد)

حضرت سلیمان بن عمرو (بدری صحابی)

سوال: سلیمانؓ نام، سلسلہ نسب میں ایک بزرگ عامر کی وجہ سے عامری کہلائے۔ والد اور والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: والد کا نام عمرو بن عبد شمس اور والدہ کا نام خولہ تھا جو عمرو بن حارث کی بیٹی تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ نساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: حضرت سلیمانؓ کا شمار سابقین الاولون میں ہوتا ہے۔ آپ نے حبشہ میں کتنا عرصہ گزارا؟

جواب: وہ اپنی اہلیہ یقطہ بنت علقمہ (یا اُم یقطہ) کے ساتھ ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شریک ہوئے۔ کئی سال تک حبشہ میں رہے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تیرے پر امراء بندے)

سوال: حضرت سلیمانؓ حبشہ سے کب واپس آئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: اپنی اہلیہ کے ساتھ ۲۳ مردوں اور ۸ خواتین کے قافلے میں شامل ہو کر مکہ پہنچے۔ پھر وہاں سے مدینہ روانہ ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ جزوالعلاء۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت سلیطؑ نے کن غزوات میں شرکت کی تھی؟
 جواب: وہ غزوہ بدر، احد اور خندق کے علاوہ تمام معرکوں میں رسول اللہؐ کے شریک سفر رہے۔ (طبقات - اصحاب - اسد الغابہ - سیرت النبی)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں حکمرانوں کو خطوط لکھے تو حضرت سلیطؑ کے سپرد کیا ذمہ داری لگائی؟

جواب: عمان کے رئیس ہوزہ بن علی کو نامہ مبارک پہنچانے کا کام حضرت سلیطؑ کے سپرد کیا گیا۔ ہوزہ بن علی ایرانی بادشاہت کے ماتحت تھا اور اسے کسرئی ایران نے ایک جواہر نگار ٹوپی دی تھی جس کی وجہ سے اس کا لقب ذوالتاج یا صاحب التاج مشہور ہو گیا۔ (تاریخ اسلام - طبقات - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے ہوزہ بن علی نے حضرت سلیطؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
 جواب: ان نے حضرت سلیطؑ کی خاطر مدارت کی اور انعام و کرام دیا، لیکن نامہ مبارک کے جواب میں لکھا کہ آپؐ بہت اچھی چیز کی دعوت دیتے ہیں لیکن میں بھی بنو جنفیہ کا سردار اور عرب کا معزز فرد ہوں۔ اگر آپؐ مجھے اپنے اقتدار میں شامل کر لیں تو اسلام قبول کر لوں گا۔ آپؐ نے ہوزہ کا جواب سنا تو فرمایا کہ اگر وہ (اسلام قبول کرنے کے عوض) زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی مانگے تو میں نہیں دوں گا۔ (تاریخ اسلام - مکتوبات نبوی - طبقات - سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے اور کس سردار کی طرف حضرت سلیطؑ کو سفیر بنا کر بھیجا تھا؟
 جواب: حضورؐ نے نجد کے رئیس ثمامہ بن اثال کے پاس بھی حضرت سلیطؑ کو بھیجا تھا۔ وہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے مگر بعد میں اسلام قبول کر لیا۔

(سیرت ابن ہشام - تاریخ نبوی - سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت سلیطؑ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں ۱۳ ہجری میں سیلہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں حضرت سلیطؓ شہید ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے سلیط نام کا ایک بیٹا چھوڑا۔
(طبقات۔ فوج البلدان۔ اصحاب)

حضرت شجاعؓ بن وہب اسد بنی (بدری صحابی/سفر رسول)

سوال: حضرت شجاعؓ بن وہب کا لقب ابو وہب تھا۔ بتائیے ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟
جواب: قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے اور زمانہ جاہلیت میں ان کا خاندان بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔ خزیمہ پر ان کا نسب رسول اللہؐ کے نسب سے مل جاتا ہے۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ پچاس صحابہ)

سوال: حضرت شجاعؓ بحث نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر آپؐ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شامل ہو کر حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مدینہ واپس آئے۔ ہجرت کا حکم ہوا تو اپنے بھائی عقبہؓ بن وہب کے ساتھ مدینہ پہنچے۔
(زاز العاد، استیعاب، سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت شجاعؓ شہسواری، کتابت اور تیراکی میں مہارت رکھتے تھے۔ اس لئے ”کامل“ کہلائے۔ بتائیے آپؓ کو کن کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد حضورؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو حضرت اوسؓ بن خولی کو آپؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(تاریخ اسلام، طبقات، اسد الغابہ)

سوال: حضرت شجاعؓ کو بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بتائیے آپؓ نے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ احد، خندق اور عہد رسالت کے تمام مشہور غزوات میں شامل ہوئے۔

(طبقات، اصحابہ، اسد الغابہ، اسوۂ صحابہ)

سوال: بتائیے ۸ ہجری میں حضرت شجاعؓ نے کس سرے میں حصہ لیا؟

جواب: بنو ہوازن کی شاخ بنو عامر کے لوگوں کی سرکوبی کے لئے حضورؐ نے آپ کو چھبیس مجاہدین کا امیر مقرر کیا۔ انہوں نے مکہ اور بصرہ کی راہ میں نجد کے ایک مقام پر سستی میں آباد اس قبیلے پر اچانک حملہ کیا تو وہ بوکھلاہٹ میں سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(طبقات، اسد الغابہ، حیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں حکمرانوں اور رئیسوں کے نام خط لکھے۔ حضرت شجاعؓ کے ہاتھ کس رئیس کو خط بھیجا گیا؟

جواب: دمشق کے قریب غوطہ کے رئیس حارث بن ابی شمر غسانی اور عرب کے شمال میں تبوک کے نواحی علاقوں کے حکمران جلد بن ابہم غسانی کے پاس۔

(زاد المعاد، طبقات، تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حارث بن ابی شمر نے رسول اللہؐ کے نامہ مبارک پر کیا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: وہ اپنے مذہب پر قائم رہا لیکن سفیر کو عزت دی۔ اس کا وزیر مزی دل ہی میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آیا۔ اس نے حضرت شجاعؓ سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ اپنے اسلام کا اظہار کیا اور رسول اللہؐ کو سلام بھیجا۔

(طبقات، سرور کائناتؐ کے پچاس صحابہ، تاریخ اسلام)

سوال: جلد بن ابہم غسانی نے مکتوب نبویؐ کا کیا جواب دیا؟

جواب: اس نے اس وقت تو اسلام قبول نہ کیا لیکن چند سال بعد حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں مدینہ آکر مشرف بہ اسلام ہوا۔ کچھ عرصہ بعد حج کے موقع

پر بنو فزارہ کے ایک غریب مسلمان کو اتنے زور سے تھپڑ مارا کہ اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔ کیونکہ اس کی ازار کے نیچے گھسٹتے ہوئے کنارے پر فزاری کا پاؤں آ گیا تھا۔ حضرت عمرؓ تک شکایت پہنچی تو آپؓ نے جلد سے کہا کہ تم یا تو فزاری کو راضی کر لو یا قصاص دو۔ جلد نے دوسرے دن تک کیلئے مہلت مانگی مگر رات کو اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ گیا۔ روم کی سلطنت میں داخل ہو کر ہرقل کے پاس پناہ لی اور مرتد ہو کر مرا۔

(طبقات، اسد الغابہ، تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے حضرت شجاع بن وہب نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں مسلمانوں کے خلاف جنگ یمامہ میں چالیس سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(اصابہ، اسد الغابہ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت علاء بن عبد اللہ حضرمی (سابقون الاولون رسفیر رسول)

سوال: حضرت علاء بن عبد اللہ حضرمی سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: وہ نسلآً حضرمی تھے اور ان کے آباؤ اجداد یمن میں رہتے تھے۔ ان کے والد عبد اللہ بن ضہاد یمن چھوڑ کر مکہ آ گئے اور حرب بن امیہ کے حلیف بن گئے۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں بحرین کے گورنر المنذر بن ساویٰ اور ہجر کے مجوسیوں کے نام دعوت اسلام کا خط کس صحابی کے ہاتھ بھیجا تھا؟

جواب: حضرت علاء بن عبد اللہ حضرمی کے ہاتھ۔ فتح مکہ سے پہلے بنو خزاعہ کی ایک

شاخ بنو اسلم کیلئے پروانہ بھی حضورؐ نے ان سے لکھوایا تھا۔ ہجر کے مجوسیوں کے نام مکتوب نبوی حضرت علاءؓ لے کر گئے تو حضرت ابو ہریرہؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ مکتوبات نبوی)

سوال: رسول اللہؐ کے مکتوب کا کیا رد عمل ہوا؟

جواب: یہودیوں اور مجوسیوں کے سوا بحرین کے تمام لوگ اسلام لے آئے۔ ایرانی حکومت کی طرف سے بحرین کے گورنر المنذر بن سہادئ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے فتح مکہ کے بعد پہلے علاءؓ اور پھر حضرت ابانؓ بن سعید کو بحرین کا عامل مقرر فرمایا۔ (تاریخ اسلام۔ فوج البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علاءؓ سے کیا خدمات لیں؟

جواب: انہیں دوبارہ بحرین کا عامل مقرر کیا اور قندہ اعداد میں بحرین کے مرتدین کی سرکوبی کے لئے حکم دیا۔ انہوں نے یمامہ، ہجر، زرارہ، دارین کے مرتدین کا قلع قمع کیا۔ (ظلیفۃ الرسول۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ خلفائے راشدین۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں حضرت علاءؓ بن عبداللہ نے کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عقبہؓ بن غزوآن کے ساتھ مل کر اصطر، ابلہ، ابوازیح فتح کئے اور حضرت عرفیہؓ بن ہرثمہ کے ساتھ مل کر عراق عجم کے جنوبی حصے فتح کئے۔

(الفاروقؓ۔ طبقات۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت علاءؓ بن عبداللہ حضری نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ وہ بحرین سے روانہ ہوئے لیکن راستے میں لباس کے مقام پر انتقال فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت عمرو بن امیہ ضمری (سفران رسول)

سوال: شاہ جشہ نجاشی کی طرف رسول اللہ کا پیغام لے کر جانے والے صحابی کا نام و نسب بتادیتے؟

جواب: ابو امیہ عمرو بن امیہ ضمری۔ قبیلہ بنو ضمر بدر کے شمال میں آباد تھا۔ ۲ ہجری میں رسول اللہ نے اس قبیلے کے ساتھ ایک دوسرے کو مدد دینے کا تحریری معاہدہ کیا تھا۔ حضور نے ایک مرتبہ ان کے قبیلے کی تعریف بھی کی تھی۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عمرو بن امیہ بدور احد میں مسلمانوں کے خلاف لڑے۔ آپ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے غزوہ احد کے بعد ۳ یا ۴ ہجری میں اسلام قبول کیا ۶ ہجری میں بھی بتایا گیا ہے۔

سوال: ۶ صفر ۴ ہجری میں بڑھوٹے کا واقعہ پیش آیا۔ اس واقعے میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری کا ذکر کس حوالے سے آتا ہے؟

جواب: رسول اللہ نے بنو کلاب کے رئیس ابو براء عامر بن مالک کے کہنے پر چند صحابہ کو دعوت دین کیلئے اس کے ساتھ بھیجا۔ صبح بخاری کے مطابق آپ نے ستر صحابہ پر حضرت حرام بن ملحان انصاری کو امیر بنا کر بھیجا تھا۔ ابن اسحاق اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ چالیس صحابہ تھے جن میں حضرت عمرو بن امیہ بھی تھے۔ حضرت منذر بن عمرو انصاری کی قیادت میں روانہ فرمایا۔ راستے میں بڑھوٹے کے مقام پر دھوکے سے ان پر حملہ کر دیا۔ اس واقعے میں حضرت عمرو بن امیہ گرفتار ہوئے۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن امیہ کس طرح آزاد ہوئے؟

جواب: بنو عامر کے لوگوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل کی ماں نے کسی کام کے سلسلے میں ایک غلام آزاد کرنے کی منت مانی تھی۔ چنانچہ اس نے منت پوری کرنے کے لئے حضرت عمرو بن امیہ کو آزاد کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ ایک آدھ دن مشرکین کی قید میں رہے اور پھر موقع پا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عمرو بن امیہ نے مدینہ واپس آتے ہوئے راستے میں دو آدمیوں کو کیوں قتل کر دیا تھا؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ کو بنو عامر (یا بنو کلاب) کے دو آدمی راستے میں ملے۔ انہیں حضورؐ نے امان دی ہوئی تھی جس کا حضرت عمرو کو علم نہیں تھا۔ وہ بنو عامر کے خلاف غصے سے بھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے دونوں کو قتل کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ دونوں بنو قریظہ کے یہود تھے حضرت عمروؓ نے انہیں بنو عامر کے آدمی سمجھا۔ (سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ اللعالمین۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ کو بڑھو کے واقعے کا کس طرح علم ہوا اور آپؐ نے کیا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: حضرت عمروؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑھو کے سانحے کا بتایا تو آپؐ کو سخت صدمہ ہوا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپؐ نے مسلسل ایک ماہ تک ان صحابہؓ کے قاتلوں کے حق میں بدعا فرمائی۔ بنو عامر کے آدمیوں کے قتل پر آپؐ حضرت عمروؓ بن امیہ سے ناراض ہوئے اور ان کی دیت ادا کی۔

(صحیح بخاری۔ استیعاب۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری کو مکہ کس مہم پر بھیجا تھا؟

جواب: حضورؐ نے چھ یا دس صحابہؓ کو حضرت عاصم بن ثابت کی قیادت میں دعوت دین

کے لئے بنو غنصل وقارہ کی طرف بھیجا۔ بنو لحيان کے دو سوسواروں نے ان پر رنج کے مقام پر حملہ کیا دو کے سوا سب صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ دو صحابی حضرت ضیبؓ بن عدی اور حضرت زیدؓ بن دھنہ کو گرفتار کر کے قریش مکہ کے ہاتھ بیچ دیا۔ انہوں نے دونوں کو شہید کر دیا۔ حضرت زیدؓ کی لاش کو دفنا دیا اور حضرت ضیبؓ کی لاش کو سولی پر لٹکتا رہنے دیا۔ رسول اللہؐ نے حضرت عمروؓ بن امیہ کو ان کی لاش لینے کے لئے مکہ بھیجا۔ انہوں نے درخت پر چڑھ کر رسا کاٹا۔ حضرت ضیبؓ کا جسد مبارک زمین پر گرا اور غائب ہو گیا۔

(تاریخ طبری۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: سریہ عمروؓ بن ضمری کب اور کیوں پیش آیا؟

جواب: حضرت عمروؓ اور حضرت سلمہؓ بن اسلم انصاری، دشمن رسول ابوسفیان کو قتل کرنے کے لئے ۶ یا ۷ ہجری میں مکہ پہنچے۔ مشرکین انہیں دیکھتے ہی غصے میں آ گئے اور ایک مشتعل ہجوم نے انہیں گھیر لیا۔ حضرت عمروؓ نے حضرت سلمہؓ کو اونٹ پر سوار کرا کے بھگا دیا اور خود چکر کاٹنے لگے۔ مشرکین قریب آئے تو زقند لگا کر تیزی سے بھاگے کہ دشمن دیکھتا رہ گیا۔ راستے میں حضرت سلمہؓ بن اسلم انہیں مل گئے۔ اس مہم کے دوران راستے میں انہوں نے تین مشرکوں کو قتل کیا۔

(طبقات۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمروؓ بن ضمری کب فوت ہوئے اور اپنے پیچھے کونسی اولاد چھوڑی؟

جواب: آپؓ ۶۰ ہجری میں یا اس سے کچھ پہلے مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ تین لڑکے جعفر، فضل اور عبداللہ اپنے پیچھے چھوڑے۔ (اصابہ۔ تہذیب الکمال۔ تیس پر دانے)

حضرت عمروؓ بن مسعود ثقفی (سفر)

سوال: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کی طرف سے کون سفر بن کر آیا

تھا؟

جواب: حضرت عروہ بن مسعود ثقفی قریش مکہ کے سفیر بن کر آنے اور پھر حضور سے متاثر ہو کر واپس گئے تو مشرکین مکہ کو خوزیری سے منع کیا۔ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ (اسدالغابہ۔ اسباب۔ صحیح بخاری)

سوال: سفیر قریش حضرت عروہ بن مسعود ثقفی گفتگو کرتے ہوئے بار بار اپنا ہاتھ حضور کی ریش مبارک کی طرف بڑھاتے تو کون سے صحابی انہیں ڈانٹتے تھے؟

جواب: حضرت مغیرہ بن شعبہ تلوار سے ان کے ہاتھ کو ٹھوکا دیتے اور فرماتے: خبردار! اپنا ہاتھ حضور کی ریش مبارک سے پرے رکھو!“ (صحیح بخاری۔ سوشیائی)

سوال: ۸ ہجری میں غزوہ طائف کے بعد حضرت عروہ بن مسعود ثقفی نے اسلام قبول کیا۔ ان کے قبیلے نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: رسول اللہ کی اجازت سے وہ تبلیغ کے لئے اپنے قبیلے میں گئے۔ انہوں نے قبیلے والوں کو اسلام کی دعوت دی تو وہ بھڑک اٹھے اور حضرت عروہ بن مسعود کو ڈانٹ ڈپٹ کی۔ انہوں نے اپنے گھر کے بالا خانے میں کھڑے ہو کر فجر کی اذان دی تو بنو ثقیف کے لوگوں نے ان پر تیر برسائے۔ بنو مالک کے ایک شخص اوس بن عوف نے ان کی گردن میں شیرا مارا جس سے وہ شہید ہو گئے۔

(استیعاب۔ اسدالغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کی کنیت ابو مسعود تھی اور وہ ہم شبیہ مسیح کہلاتے تھے۔ حضور نے ان کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے ایک مرتبہ فرمایا: ”مجھے انبیاء کی مثالی صورتیں دکھائی گئیں۔ ابوبکر میرے ہم شبیہ تھے اور حضرت عیسیٰ عروہ بن مسعود کے ہم شکل تھے۔“

(استیعاب۔ سوشیائی)

سوال: بتائیے حضرت عروہ بن مسعود ثقفی نے کون سا ہنر خاص طور پر سیکھا تھا؟
 جواب: ایک صنعتی شہر جرش جا کر دباہ ضبور اور منبجق بنانے کا طریقہ سیکھا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

﴿مؤذن و مکبر صحابہ﴾

حضرات:

ابو محذورہ، بلال بن رباح، سعد القرظ، عمرو عبداللہ بن ام کتوم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت ابو محذورہ ^{رحمہ} (مؤذن رسول)

سوال: رسول اللہ نے کس صحابی کو مکہ معظمہ میں اذان دینے کیلئے مقرر فرمایا اور ان کے لئے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: ۱۶ سال کی عمر میں یہ سعادت حضرت ابو محذورہ ^{رحمہ} کو نصیب ہوئی۔ ۹ ہجری میں غزوہ حنین سے واپسی پر ایک جگہ نماز کا وقت ہوا تو مکہ کے چند شوخ نوجوانوں نے جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ مؤذن رسول کی اذان کی نقل اتاری تھی۔ حضرت ابو محذورہ کی آواز بلند تھی۔ حضور نے ان سے اذان سنی اور اصلاح فرمائی۔ وہ مسلمان ہو گئے۔ آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی: ”اللہ تیرے اندر برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے۔“

(بذل القوت۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: قریش کے خاندان بنو جح سے تعلق رکھنے والے صحابی ابو محذورہ کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: ان کا نام سلمان، سلمہ، اوس اور سرہ بتایا گیا ہے مگر کثیت ابو محذورہ سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام معیر بن لوزان تھا۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: خوش الحانی سے اذان دینے والے حضرت ابو محمد ذرہ کی آواز کی عربی شعراء بھی قسم کھاتے تھے۔ بتائیے یہ صحابی رسول کب فوت ہوئے؟

جواب: آپ عمر بھر مکہ معظمہ میں اذان دیتے رہے اور ۵۸ ہجری میں انتقال فرما گئے۔
(اسد الغابہ - سیر الصحابہ - استیعاب)

حضرت ابن ام مکتومؓ (حافظ صحابہ / مہاجر مدینہ)

سوال: بتائیے سورہ عس کی پہلی بارہ آیات کس صحابی کے بارے میں نازل ہوئی تھیں؟
جواب: نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتومؓ کے بارے میں یہ آیات اس وقت نازل ہوئی تھیں جب انہوں نے رسول اللہؐ سے دین کی بات پوچھی لیکن آپؐ نے ان کی طرف توجہ فرمانے کی بجائے زوسائے قریش کو سمجھانے کی طرف دھیان دیا۔

(القرآن - تفسیر قرطبی - طبقات - اسد الغابہ - البدایہ والنہایہ)

سوال: نبوت کے ابتدائی دور میں اسلام لانے والے صحابی حضرت ابن ام مکتوم کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: باختلاف روایت اصل نام عمرو یا عبداللہ یا حصین تھا۔ اپنی ماں کی کنیت سے ابن ام مکتوم مشہور ہو گئے۔
(اسد الغابہ - استیعاب - اساب)

سوال: حضرت ابن ام مکتومؓ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عبداللہ تھا۔ والد کا نام بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام قیس بن زائدہ تھا۔ وہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے ماموں تھے، اور ابن ام مکتومؓ ان کے ماموں زاد بھائی۔

(طبقات - استیعاب - انساب الاشراف)

سوال: اہمات المؤمنین اور تمام صحابہ کرامؓ حضرت ابن ام مکتومؓ کی انتہائی عزت کرتے

تھے۔ سورہ بئیس کے نزول کے بعد ان کا کیا روزینہ مقرر ہوا؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ شہد اور لیثوں حضرت ابن ام مکتومؓ کا روزینہ تھا۔ (مشترک حاکم۔ چالیس جاثار)

سوال: حضرت ابن ام مکتومؓ نے مدینہ ہجرت کی۔ رسول اللہؐ مدینہ تشریف لے گئے تو ان کے ذمے کیا کام لگایا؟

جواب: انہیں بھی اذان دینے کی ذمہ داری سونپی۔ رمضان المبارک میں وہ سحری کے اختتام پر اذان دیتے تھے۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ صحیح بخاری)

سوال: بتائیے حضرت ابن ام مکتومؓ جیسے معذور مسلمانوں کو جہاد کے حکم سے کب مستثنیٰ قرار دیا گیا؟

جواب: جب یہ حکم نازل ہوا کہ جو مسلمان گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں وہ رتبہ میں جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں تو حضرت ابن ام مکتومؓ نے رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر حسرت سے عرض کیا: ”اگر میں معذور نہ ہوتا تو ہرگز گھر پر نہ بیٹھتا۔“ ان کی آرزو قبول ہوئی اور سورہ النساء کی آیت میں انہیں اجازتی دے دی گئی۔ (اصابہ۔ استیعاب)

سوال: اجازت ملنے کے باوجود حضرت ابن ام مکتومؓ کس طرح جہاد میں حصہ لیتے رہے؟

جواب: آپ بعض غزوں میں اسلامی علم لے کر صفوں کے درمیان میں کھڑے ہو جاتے اور لڑائی ختم ہونے تک اپنی جگہ ڈٹے رہتے۔ (اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے متعدد موقعوں پر رسول اللہؐ نے حضرت ابن ام مکتومؓ کو کیا شرف بخشا؟

جواب: حضورؐ جب مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تو آپؐ نے متعدد موقعوں پر ابن

ام مکتومؓ کو اپنا جانشین بنایا اور نماز کا امام مقرر فرمایا۔ ان کو تیرہ مرتبہ حضورؐ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ الریح الختم)

سوال: ناپینا صحابی حضرت ابن ام مکتومؓ حافظ قرآن بھی تھے حضورؐ نے انہیں نماز باجماعت کے لئے کیا حکم دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”تم گھر پر اذان اور اقامت کی آواز سن لیتے ہو تو پھر تم ضرور مسجد ہی میں آ کر نماز ادا کیا کرو۔“ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابن ام مکتومؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: شوق جہاد نے انہیں چین نہ لینے دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت سعد بن ابی وقاص عراق عرب کی تسخیر کیلئے روانہ ہوئے تو حضرت ابن ام مکتومؓ بھی لشکر اسلام میں شامل ہو گئے۔ جنگ قادسیہ میں وہ زہر بکتر پینے، اسلامی علم اٹھائے مجاہدین کی صفوں میں شامل تھے۔ لڑائی زوروں پر ہوئی تو مسلمان اور ایرانی ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔ اس افراتفری میں حضرت ابن ام مکتومؓ بھی شہید ہو گئے۔ علامہ واقدی نے لکھا ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے تاہم زیادہ تر ارباب سیر شہادت کی روایت کو درست قرار دیتے ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

بلال بن ابی رباح رباح (بدری صحابی رضادم رسول رمہاجر مدینہ)

سوال: حضرت بلال بن رباح مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ بتائیے آپؐ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: مؤذن رسولؐ حضرت بلال حبشی النسل تھے۔ اور مؤذن ہونے کے علاوہ رسول اللہ کے شیدائی اور حضرت ابو بکرؓ کے خازن تھے۔ والد کا نام رباح اور والدہ کا

نام حمامہ تھا۔ رباح اپنی اہلیہ حمامہ کے ساتھ مکہ میں آگئے تھے اور قریش کے خاندان بنو حجاج کی غلامی اختیار کر لی تھی یا انہیں غلام بنا لیا گیا تھا۔

(چالیس جاثار۔ طبرانی۔ اسد الغابہ۔ حضور کے سیاہ نام رفقاء)

سوال: حضرت بلالؓ کی ابتدائی زندگی مکہ میں گزری۔ بتائیے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: بعثت نبوی سے تقریباً ۲۸ سال پہلے حضرت بلال غلامی میں ہی پیدا ہوئے۔ قریش کے قبیلے بنو حجاج میں ہی پرورش پائی اور بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لانے والے سات افراد میں شامل ہوئے اور سابقون الاولون کہلائے۔

(بلالؓ۔ حضور کے سیاہ نام رفقاء۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: اسلام لانے پر حضرت بلالؓ کا مالک آپؐ پر کیا ظلم کرتا تھا؟

جواب: امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کو مکہ میں حرہ کی تپتی زمین پر لٹا کر سینے پر پتھر رکھ دیتا۔ اس کے دوسرے غلام دن کے وقت ان کے کپڑے اتروا کر لوہے کی زرہ پہناتے اور دھوپ میں ڈال دیتے۔ شام کو ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک کوچھڑی میں پھینک دیتے اور رات کو مارتے پیٹتے تھے۔ ان حالات میں بھی حضرت بلالؓ کی زبان پر احد، احد ہوتا تھا۔ امیہ آپ کے گلے میں رسی ڈال کر لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور وہ انہیں گلیوں میں گھسیٹنے پھرتے۔

(طبقات۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ رمت اللعابین)

سوال: بیت اللہ میں سب سے پہلے اذان دینے کا شرف حضرت بلالؓ کو حاصل ہوا۔ بتائیے آپؐ نے امیہ بن خلف سے کیسے نجات پائی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا غلام فسطاس اور چالیس اوقیہ چاندی امیہ بن خلف کو دے کر حضرت بلالؓ کو نجات دلائی۔ بعض روایات میں ہے کہ آپؐ

نے بھاری رقم دے کر حضرت بلالؓ کو امیہ بن خلف سے خرید لیا اور پھر آزاد کر دیا۔ (طبقات: اسد الغابہ: حضورؐ کے سیاہ قام رفا، چالیس جاثار) سوال: رسول اللہؐ نے ۲ ہجری میں حضرت بلالؓ کو مسجد نبویؐ کا مؤذن مقرر فرمایا۔ بتائیے حضرت بلالؓ مدینہ کب آئے تھے؟

جواب: ۱۳ نبوی میں ہجرت کر کے مدینہ آئے اور حضرت سعد بن خثیمہ انصاریؓ کے مہمان ٹھہرے۔ حضورؐ نے جب مہاجرین اور انصار میں مؤاخات کرائی تو حضرت ابولویحہ عبداللہ بن عبدالرحمن انصاریؓ کو آپؐ کا دینی بھائی بنایا۔ حضرت بلالؓ مدینہ میں اسلام کے سب سے پہلے مؤذن بنے۔ (طبقات: سیرۃ النبیؐ - سیر الصحابہ: بلال)

سوال: حضرت بلالؓ نے بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے امیہ بن خلف کس جنگ میں قتل ہوا؟

جواب: غزوہ بدر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے امیہ بن خلف کو گرفتار کیا حضرت بلالؓ کی نظر پڑ گئی تو انہیں امیہ کی اسلام دشمنی یاد آ گئی۔ فوراً پکارے ”اے انصار اللہ و انصار الرسول! یہ امیہ بن خلف، مشرکوں کا سرغنہ ہے۔ دیکھنا بچ کر نہ جاتے پائے۔“ آواز سنتے ہی چند صحابہ کرام ادھر دوڑے اور اسے جہنم واصل کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ امیہ کے ساتھ اس کا بیٹا علی بن امیہ بھی مارا گیا۔ (طبقات: الاصابہ - چالیس جاثار)

سوال: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے وقت حضرت بلالؓ نے کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دی تھی۔ آپؐ نے بعد میں اذان دینا کیوں بند کر دی؟

جواب: فتح مکہ کے بعد حضورؐ کے ساتھ واپس مدینہ آ گئے۔ ۱۱ ہجری میں رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے جہاد پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے

بڑھا پے کی وجہ سے اجازت نہ دی۔ حضرت بلالؓ نے ان کی بات اس شرط پر مان لی کہ اب رسول اللہ کے بعد وہ کسی کے لئے اذان نہیں دیں گے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ چالیس جاناڑ۔ حضور کے سیاہ قام رفقاء)

سوال: بتائیے دور رسالت کے بعد حضرت بلالؓ نے کونسی جگہوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں جہاد کے لئے شام گئے اور رومیوں کے خلاف بہت سی لڑائیوں میں حصہ لیا۔ بیت المقدس کی تسخیر کے سلسلے میں حضرت عمرؓ فلسطین گئے اور قبلہ اذل پر توحید کا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ کے کہنے پر حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ (اصابہ۔ طبقات۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت بلالؓ شام کے کس علاقے میں رہائش پذیر تھے اور مدینہ کب آئے؟

جواب: آپؓ نے شام کے معرکوں سے فارغ ہو کر ایک گاؤں خولان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ ایک رات خواب میں حضور تشریف لائے اور فرمایا: ”اے بلالؓ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کے لئے آؤ۔“ صبح اٹھتے ہی مدینہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ چالیس جاناڑ)

سوال: مسجد نبویؐ میں کس خواہش پر حضرت بلالؓ نے دوبارہ اذان دینا شروع کی؟

جواب: روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا۔ اس موقع پر حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے خواہش ظاہر کی کہ کل فجر کی اذان دیں۔ فجر ہوئی تو روضہ رسولؐ کے قریب اذان دینے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ سارا مدینہ اذان سننے آ گیا۔ جہاں نضا اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھی وہاں لوگوں کا روتے برا حال ہو گیا۔ حضورؐ کے وصال کے بعد مدینہ میں ایسا دلدوز منظر کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت بلالؓ نے ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ بتائیے ان کی عمر کتنی تھی اور

انہوں نے کتنے افراد کو سوگوار چھوڑا؟

جواب: انہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور دمشق میں باب الصغیر کے قریب دفن ہوئے۔ آپؓ نے متعدد نکاح کئے لیکن کسی بیوی سے اولاد نہیں ہوئی۔ ان میں سے ایک بیوی ہند الخولائینہ کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا اور ایک بیوی انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان عدی بن کعب سے تھی۔

(طبقات۔ چالیس جاہار۔ ابن عساکر)

سوال: بتائیے اسلام کے اولین مؤذن حضرت بلال کے ذمے اذان دینے کے علاوہ اور کیا کام تھے؟

جواب: آپؓ حضورؐ کے افسر مہانداری تھے اور اہمات المؤمنینؓ کے نان فقہ کا انتظام کرتے تھے۔ بعض اوقات جنگ کے موقعوں پر بھی آپؓ اذان دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر صبح کی اذان حضرت بلالؓ نے دی تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ نیر اصحابہ۔ بلال)

سوال: بتائیے عیدین کے موقع پر حضرت بلالؓ کی کیا خاص ذمہ داری تھی؟

جواب: آپؓ عیدین اور نماز استقاء کے موقعوں پر حضورؐ کے آگے آگے برچھالے کر چلتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ نیر اصحابہ۔ بلال)

متفرق سوالات

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابہؓ کو کہاں کہاں مؤذن مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی میں، حضرت عمروؓ ابن مکتوم کو بھی مسجد نبوی میں یہ دونوں صحابہؓ باری باری اذان دیتے تھے۔ حضرت ابو محذورہؓ کو مکہ مکرمہ مسجد حرام میں اور حضرت سعدؓ قرظ کو مسجد قبا میں۔

سوال: دور نبویؐ کے چند حدیٰ خوانوں کے نام بتائیے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت انسؓ، حضرت عامر بن ابوع اور سلمہ بن

اکوع۔

سوال: حضرت بلالؓ تو مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ مسجد قبا کے مؤذن کون تھے؟

جواب: حضرت سعد القرظ وہ حضرت بلالؓ کی غیر حاضری میں مسجد نبوی میں بھی اذان دیتے تھے۔

سوال: حضرت سعد القرظ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: سعد بن عائد۔ وہ حضرت عمارؓ بن یاسر کے غلام تھے۔

سوال: حضرت سعد القرظ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۷۷ھ میں اور دو بیٹے عمار اور عمر یادگار چھوڑے۔

سوال: مسجد نبوی کے ایک مؤذن حضرت بلالؓ تھے دوسرے مستقل مؤذن کا نام بتائیے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن ام مکتوم، حضرت بلالؓ اذان دیتے اور یہ تکبیر کہتے۔ بعض اوقات اس کے برعکس ہوتا۔

سوال: مسجد نبوی میں اکثر فجر کی اذان کون دیتا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ (عمرو) ابن ام مکتوم۔

سوال: حضورؐ کے مکرمین میں سے کسی چھ کے نام بتائیے؟

جواب: خلفائے راشدینؓ کے علاوہ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت بلالؓ۔

سوال: بیت اللہ میں سب سے پہلے اذان دینے کا شرف کسے حاصل ہوا؟

جواب: حضرت بلالؓ کو۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی کا مؤذن مقرر فرمایا؟

سوال: اصل نام عمرو یا عبداللہ یا مالک تھا۔ والد کا نام حبیب بن عمرو۔ کن اسلامی معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور فاروقی میں حضرت ابو عبید ثقفیؓ کی سرکردگی میں عراق عرب جانے والے لشکر میں شامل ہوئے اور معرکہ جسر میں ایک رسالے کی قیادت کی۔ پھر معرکہ بویب میں بھی حصہ لیا۔ (اسد الغابہ۔ اسباب۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت ابو جحشؓ کو کیوں قید کر دیا گیا تھا؟ وہ کیوں قید سے فرار ہوئے؟

جواب: شراب پینے یا اشعار میں شراب کا ذکر کرنے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے تنگ آ کر انہیں جزیرہ حضورؐ میں قید کر دیا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی لشکر کشی کا سال سن کر کسی طرح قید سے فرار ہو گئے اور اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو حکم دے کر دوبارہ قید میں ڈال دیا۔ (اسباب۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو جحشؓ کس طرح دوبارہ قید ہونے سے نکلے اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے؟

جواب: قادسیہ کی خونریز لڑائی زوروں پر تھی۔ دوسرے دن حضرت ابو جحشؓ یہ منظر کھڑکی میں سے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی اہلیہ سلمیٰؓ کو کھڑکی کے قریب بلا کر درخواست کی کہ بیٹریاں کھول دو اور ایک گھوڑا ہتھیاروں سمیت دے دو۔ میں جنگ سے واپس آ کر پھر بیٹریاں پہن لوں گا۔ حضرت سلمیٰؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے ڈر سے ایسا نہ کیا تو جوش شجاعت میں پرورد اشعار کہے۔ حضرت سلمیٰؓ پر اثر ہوا تو اپنی باندی کو ساتھ لے کر ان کی بیٹریاں کھول دیں۔ اعلیٰ نسل کا عربی گھوڑا اور ہتھیار دے دیئے۔

وہ ایرانیوں پر ٹوٹ پڑے۔ لڑائی کا پانسلا پلٹ دیا۔ اس بہادری سے لڑے کہ لوگ انہیں کوئی فرشتہ سمجھنے لگے۔ جنگ ختم ہوئی تو انہوں نے واپس آ کر بیڑیاں پہن لیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہیں ام ولد زہراء نے آزاد کیا تھا اور گھوڑا دیا تھا۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ فوج البلدان)

سوال: بتائیے حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت ابو مجنن کی بہادری کا کیسے علم ہوا؟
 جواب: حضرت سلمیٰ کے دریافت کرنے پر حضرت سعد نے میدان جنگ کی خبریں بتائیں اور ابو مجنن کو یاد کیا۔ حضرت سلمیٰ نے بتایا کہ وہ حضرت ابو مجنن ہی تھے۔ حضرت سعد نے انہیں آزاد کر دیا۔ (تاریخ طبری۔

اصابہ۔ استیعاب۔ فوج البلدان)

سوال: حضرت ابو مجنن ثقفی نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں جلاوطن کر کے ناصع بھیج دیا۔ ۱۶ ہجری میں وہیں وفات پائی۔ بعض نے آذربائیجان بھی بتایا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت ابو جندلؓ (مہاجر صحابی و شاعر صحابی)

سوال: خطیب قریش حضرت سہیلؓ کے اس بیٹے کا نام بتادیتے جو صلح حدیبیہ کے موقع پر حضورؐ کے پاس آگئے تھے؟

جواب: حضرت ابو جندلؓ۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو والد نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر قید کر دیا۔ کئی سال قید میں رہے پھر صلح حدیبیہ کے موقع پر کسی طرح قید خانے سے اسی حالت میں بھاگ کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے صلح حدیبیہ کی شرائط طے کرنے کون رسول اللہ کے پاس آیا تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں حدیبیہ کے مقام پر پہلے عزوہ بن مسعود ثقفی اور پھر حضرت ابو جندل کے والد سمیل (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) قریش مکہ کے سفیر بن کر آئے۔ صلح کی شرائط طے کی جا رہی تھیں کہ حضرت ابو جندل پہنچ گئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ محمد عمر بن انس بن یزید)

سوال: حضرت ابو جندل نے کیا فریاد کی؟

جواب: ان کے نخنوں اور پنڈلیوں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ انہوں نے آتے ہی پکارا: ”مسلمانو! دیکھو اسلام لانے کے جرم میں میرے والد نے میری یہ گت بنائی ہے۔ کیا تم مجھے اس مصیبت سے نجات نہیں دلاؤ گے۔“ (سیرۃ ابن اسحاق۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ابو جندل کے والد نے کیا کہا؟

جواب: سمیل بن عمرو نے غصے میں کہا: اے محمد! اس صلح نامے کی تکمیل اسی صورت میں ہوگی کہ پہلے اس سرچرے کو واپس کیا جائے۔ صلح کی شرائط پورا کرنے کا یہ پہلا موقع ہے۔“ (سیرۃ ابن اسحاق۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصحابہ)

سوال: رسول اللہ نے حضرت ابو جندل کو کیوں واپس بھیج دیا؟

جواب: صلح کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ سے جو بھی شخص بھاگ کر مسلمانوں کے پاس جائے گا خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو اسے واپس کر دیا جائے گا، اور اگر کوئی مسلمان مکہ آنے کا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ حالانکہ یہ شرط ابھی لکھی نہیں گئی تھی لیکن سہل کے اصرار پر رسول اللہ نے حضرت ابو جندل کو سمیل کے حوالے کر دیا۔ (محمد عمر بن انس بن یزید۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت ابو جندلؓ کو واپس بھیجتے ہوئے حضور اقدسؐ نے کیا فرمایا؟
 جواب: ”ابو جندلؓ صبر کرو۔ ہمارے اس رویے کا جلد کوئی نتیجہ نکلے گا۔ اللہ تمہارے
 اور دوسرے مظلوم مسلمانوں کے لئے کوئی راستہ نکالے گا۔“

(زاد المعاد۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابو جندلؓ اور دوسرے مظلوم مسلمانوں نے قریش تکہ کا کس طرح
 مقابلہ کیا؟

جواب: حضرت ابو جندلؓ قید سے فرار ہو کر حضرت ابو بصیرؓ کے ساتھ جا ملے۔ جنہوں
 نے مکہ سے شام جانے والے تجارتی راستے کے قریب رہائش اختیار کر لی تھی۔
 کچھ دوسرے مسلمان بھی مکہ سے وہاں پہنچے اور سب مل کر قریش کے تجارتی
 قافلوں پر چھاپے مارتے اور مال و اسباب پر قبضہ کر لیتے۔ (طبقات۔ زاد المعاد۔ تاریخ
 ابن کثیر)

سوال: قریش مکہ نے تک آ کر رسول اللہؐ کو کیا پیغام بھیجا؟

جواب: انہوں نے ایک قاصد بھیج کر حضورؐ سے درخواست کی کہ صلح حدیبیہ کی یہ شرط ختم
 کر دی جائے۔ آئندہ جو مسلمان بھاگ جائے گا وہ آزاد ہے۔ آپؐ اسے
 واپس کرنے کے پابند نہیں ہوں گے اور ابو جندلؓ اور ابو بصیرؓ اور ان کے
 ساتھیوں کو اپنے پاس بلا لیں۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت ابو جندلؓ حضورؐ کے حکم سے مدینہ آ گئے۔ بتائیے انہوں نے کن غزوات
 میں حصہ لیا؟

جواب: وہ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ کے
 ساتھ رہے۔ (اشیاب۔ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابو جندلؓ اچھے شاعر بھی تھے۔ آپؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟
 جواب: دور فاروقی میں وہ مدینہ منورہ سے شام جانے والے مجاہدین میں شامل ہو گئے اور رومیوں کے خلاف چھ سال تک جہاد میں حصہ لیا۔ ۶ ہجری میں طاعون عمواس کی وبا میں انتقال کر گئے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ استیعاب۔ اصحاب)

ایاس بن بکیر لیشی (بدری صحابی / شاعر)

سوال: رسول اللہؐ حضرت ارقمؓ کے گھر منتقل ہوئے تو بتائیے سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت ایاسؓ اور ان کے تین بھائیوں حضرت عاقلؓ، حضرت خالدؓ اور حضرت عامرؓ نے۔ ان کا تعلق بنو کنانہ کی شاخ بنی لیث سے تھا۔ مکہ میں یہ اصحاب بنو عدی بن کعب بن لوی کے حلیف تھے اور قبول اسلام کے بعد مشرکین کے تشدد کا نشانہ بنتے رہے۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ایاسؓ بن بکیر کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ بتائیے آپؓ نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ کا حکم آیا تو حضورؐ کے فرمان سے آپؓ اپنے بھائیوں اور دوسرے اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کر کے حضرت رفاعہؓ بن عبدالمذہر کے ہاں مہمان ٹھہرے۔ رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو حضرت ایاسؓ کو حضرت حارثؓ بن خزیمہ انصاری کا دینی بھائی بنایا۔

(اصحاب۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ایاسؓ بن بکیر نے عہد رسالت کے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ایاسؓ کو سب سے پہلے بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد وہ احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، حنین اور تبوک سمیت تمام موقعوں پر رسول اللہؐ کے ہم رکاب رہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیر الصحابہ۔ تین سواصحاب)

سوال: اصحاب بدر میں شامل حضرت ایاسؓ بن بکیر شعر و شاعری بھی کرتے تھے۔ بتائیے آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ایاسؓ نے ۳۴ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ان کے ایک بیٹے محمد کا بھی کتب سیرت میں ذکر ملتا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تین سواصحاب)

حضرت ایمنؓ بن خرمیمؓ (شاعر صحابہ)

سوال: قبیلہ بنو اسد کے مشہور شاعر حضرت ایمنؓ بن خرمیمؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت خرمیمؓ بن فاتک اسدی کے یہ صاحبزادے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے خلفائے راشدینؓ کے عہد میں حضرت ایمنؓ بن خرمیمؓ کی کن سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: عہد رسالت کے کسی معرکے میں شریک نہیں تھے۔ عہد فاروقی میں شام میں رومیوں کے خلاف لڑے۔ مسلمانوں کی خانہ جنگی میں کنارہ کشی رہے۔ حضرت علیؓ کے دل سے حامی تھے تاہم لڑائیوں میں حصہ نہیں لیا۔ اموی خلفاء سے بہتر تعلقات کی وجہ سے فطیل الخلفاء کہا جاتا تھا۔ (اصابہ۔ اخبار النوال۔ سیر الصحابہ)

حضرت ثابتؓ بن قیس

(انصاری اسپہ سالار، شاعر، کاتب، خطیب، عالم و فاضل)

سوال: بتائیے خطیب رسولؐ کس صحابیؓ کا لقب ہے؟

جواب: شاعر، کاتب اور سپہ سالار صحابیؓ حضرت ثابتؓ بن قیس کا۔ انصار کے قبیلے نزرج سے تعلق رکھنے والے اس صحابیؓ کی والدہ قبیلہ طے سے تھیں۔ ہجرت نبوی سے کچھ دیر پہلے اسلام لائے۔ (اساپہ۔ یہ الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کن خوبیوں کی بنا پر آپؐ کو اپنا خطیب مقرر فرمایا تھا؟

جواب: ان کی فصاحت و بلاغت اور فنِ تقریر کی وجہ سے انصار نے ان کو اپنا خطیب بنا رکھا تھا۔ رسول اللہؐ کو ان کی یہ خوبیاں پسند آئیں تو آپؐ نے انہیں اپنا خطیب مقرر فرمایا۔ (اساپہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ انصار صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ثابتؓ بن قیس نے اپنے آپؐ کو کیوں گھر میں بند کر لیا تھا؟

جواب: آیت بیاہبا الذین آمنوا لرفعوا امنوا انکم..... نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عہد کیا کہ اپنی آوازوں کو پست رکھیں گے۔ حضرت ثابتؓ بن قیس کی آواز گرجدار تھی اس لئے مسجد نبویؐ میں وہی زیادہ بلند ہوتی تھی۔ اس آیت کے نزول کے بعد وہ گھر میں تنہائی میں بیٹھ گئے اور استغفار میں مشغول ہو گئے۔

(طبقات۔ جرنیل صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے حضرت ثابتؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: کئی دن حضرت ثابتؓ رسول اللہؐ کی مجلس میں نہ آئے تو آپؐ کی اجازت سے حضرت سعدؓ بن معاذ ان کی خبر لائے اور بتایا کہ حضرت ثابتؓ بن قیس کہتے ہیں کہ میری آواز سب سے زیادہ بلند تھی۔ اب یہ دکھ مجھے پریشان کر رہا ہے

کہ میں دوزخی ہو گیا۔ آجاً نے فرمایا: ”وہ دوزخی نہیں بلکہ اہل جنت میں سے ہے۔“ (خیر الصحابہ - اصحاب - اسوۃ صحابہ)

سوال: رسول اللہ کی مدینہ تشریف آوری کے وقت کس صحابی نے خطبہ دیا تھا؟

جواب: انصار کے خطیب حضرت ثابت بن قیس نے اپنے خطبے میں اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے وفاداری کا یقین دلایا۔ (اشیاب - اسد الغابہ - بریل صحابہ)

سوال: بتائیے حضرت ثابت بن قیس نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: حافظ ابن حجر نے انہیں اصحاب بدر میں شمار کیا ہے، لیکن سیرت ومغازی کے اکثر مصنفین کتب نے انہیں اصحاب بدر میں شامل نہیں کیا۔ اور آپ نے بعد کے بعد تمام غزوات نبوی میں شرکت کی تھی۔

(المغازی - سیر الصحابہ - اسوۃ صحابہ - دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: غزوہ مریح میں بنو مصطلق کے سردار کی کس بیٹی کو حضرت ثابت نے اسیر کیا تھا؟

جواب: بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی صاحبزادی جویریہ کو حضرت ثابت بن قیس نے اسیر کیا۔ انہیں لوٹھی بن کر رہنا گوارا نہ تھا۔ اس لئے حضرت ثابت سے ۹ اوقیہ سونے پر مکاتبت کر لی۔ جویریہ نے رسول اللہ سے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ سردار کی بیٹی ہوں۔ اس وقت مصیبت میں ہوں۔ چنانچہ آپ نے زر مکاتبت ادا کر کے انہیں آزاد کرایا اور پھر ان کی خوشی سے نکاح بکریاں اس طرح وہ ام المؤمنین بن گئیں۔

(سیرت ابن ہشام - اشیاب - زاد المعاد - سیرت حلبیہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے حضرت ثابت بن قیس کو کب اور کس وفد کے خطیب کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا؟

جواب: ۹ ہجری میں عام الوفود کے دوران بنو تمیم کا ستر یا اسی افراد کا وفد مدینہ آیا۔ ان

میں رؤساء، خطیب اور شاعر بھی تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے محاضرت کرنا چاہی۔ رسول اللہ نے ان کے خطیب عطار د بن حاجب کی تقریر کا جواب دینے کا حکم فرمایا۔ اور شاعر زبرقان بن بدر کا مقابلہ حضرت حسان بن ثابت نے کیا۔

سوال: مقابلے کے بعد بنو تمیم کے وفد نے کیا کہا ہے؟
 جواب: اقرع بن حابس نے پکار کر کہا: ”باپ کی قسم! محمد کا خطیب ہمارے خطیب سے افضل ہے اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے۔“

(طبقات۔ بارگاہ نبوی میں خود کی آمد)

سوال: زمانہ جاہلیت میں زبیر بن باطا نامی یہودی نے حضرت ثابت بن قیس پر احسان کیا تھا۔ یوم قرظہ کے موقع پر اس یہودی نے کس طرح بدلہ چاہا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: دوسرے یہودیوں کے ساتھ زبیر بن باطا بھی قید ہوا۔ اس نے حضرت ثابت بن قیس سے بدلہ چاہا۔ رسول اللہ نے حضرت ثابت کی سفارش پر زبیر بن باطا کو چھوڑ دیا۔ پھر سفارش پر اس کے اہل خانہ کو چھوڑ دیا۔ پھر سفارش پر اس کا گھر بار اور مال چھوڑ دیا۔ پھر ابن باطا نے حضرت ثابت سے پوچھا کہ اس کے قبیلے کے سرداروں اور لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ اسے بتایا گیا کہ ان سب کو قتل کر دیا گیا۔ ابن باطا نے خود بھی قتل ہو کر اپنی قوم میں شامل ہونا چاہا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (سیرۃ الصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات کتاب الاموال)

سوال: حضرت ثابت بن قیس فصاحت و بلاغت میں کمال کے علاوہ قرآن حکیم پڑھنے اور پڑھانے میں بھی بلند درجہ رکھتے تھے۔ بتائیے انہیں خطابت کے علاوہ اور کیا خصوصی ذمہ داری دی گئی تھی؟

جواب: وہ رسول اللہ کے کاتبوں میں بھی شامل تھے۔ اور اکثر کتابت وحی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے تھے۔ (کاہان رسول۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ الصحابہ)

سوال: بتائیے قنہ ارتداد کے خاتمے کیلئے حضرت ثابت بن قیس نے کیا کیا؟

جواب: دور صدیقی میں قنہ ارتداد کو دبانے کے لئے آپ نے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ حصہ لیا۔ ظلیحہ اسدی کی سرکوبی کے لئے جو لشکر بھیجا گیا تھا۔ اس میں حضرت خالد نے انہیں انصار کے گروہ کا امیر بنایا تھا۔ پھر آپ نے میلہ کذاب کے خلاف مہم میں بھی حصہ لیا۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ثابت بن قیس کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ۱۲ ہجری میں میلہ کذاب کے خلاف یمامہ کی خونریز جنگ لڑی گئی تو حضرت ثابت بن قیس نے جوش و خروش سے اس میں حصہ لیا۔ وہ جس طرف جاتے مردوں کا خاتمہ کرتے چلے جاتے۔ آخر دشمنوں نے انہیں گھیرنے میں لے کر کواڑوں اور برنجیوں کے وار کر کے شہید کر دیا۔

(اصابہ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: ایک مرتبہ رسول اللہ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ بتائیے حضرت

ثابت بن قیس نے کیا ترک چھوڑا؟

جواب: ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو حضور خود عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور دعائے صحت فرمائی۔ فقر اور رویشی کا یہ عالم تھا کہ شہادت کے بعد ان کی زرہ بیچ کر قرض اتارا گیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی۔

(مشترک حاکم۔ تہذیب الحدیث۔ اسد الغابہ)

سوال: شہادت کے وقت حضرت ثابت بن قیس کی زرہ کہاں غائب ہو گئی تھی؟

جواب: ان کے جسم پر بہت قیمتی زرہ تھی۔ شہادت کے بعد کسی مسلمان نے اتار لی۔ انہوں نے خواب میں کسی دوسرے مسلمان سے کہا کہ فلاں مسلمان نے میری زرہ اتار لی ہے۔ حضرت خالد بن ولید سے کہیں کہ اس سے لے کر زرہ بیچ کر میرا قرض اتاریں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور حضرت ابو بکرؓ نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔ (جرنل صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے وہ کون سے صحابی ہیں جن کی وصیت پر مرنے کے بعد عمل کیا گیا؟
جواب: حضرت ثابت بن قیس نے اپنی شہادت کے بعد وصیت کی جس پر عمل کیا گیا۔ (جرنل صحابہؓ۔ اسابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت حسان بن ثابت (شاعر صحابی / انصار صحابی)

سوال: حضرت حسان بن ثابت دربار رسول کے سب سے بڑے شاعر اور مداح تھے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: باپ کا نام ثابت بن منذر تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے۔ والدہ فریہ بنت خالد خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھیں اور رئیس خزرج حضرت سعد بن عبادہ کی بنت عم تھیں اور صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت حسان کا لقب شاعر رسول اور کنیت ابو الولید، ابو الحسام اور ابو عبد الرحمن بتائی جاتی ہیں۔

(انساب الاشراف۔ انصار صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت حسان بن ثابت کے خاندان میں کیا خاص بات تھی جو کسی دوسرے خاندان میں نہیں تھی؟

جواب: آپ کے باپ دادا اور پڑدادا بھی شاعر تھے اور بیٹے اور پوتے بھی۔ اس خاندان کو طویل العمری کی وجہ سے بھی منفرد مقام حاصل تھا۔ حضرت حسان

کے پڑدادا کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ دادا کی عمر بھی ایک سو بیس سال، باپ کی عمر بھی ایک سو بیس سال اور حضرت حسان کی عمر بھی ایک سو بیس سال تھی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اعتبار)

سوال: حضرت حسانؓ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا اور طویل عمر گزارنے کے بعد کب وفات پائی؟

جواب: ہجرت نبوی کے وقت حضرت حسانؓ کی عمر ساٹھ یا پینیسٹھ سال تھی۔ حضور مدینہ تشریف لائے تو حضرت حسانؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپؐ نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ ایک فرزند عبدالرحمنؓ پیچھے چھوڑا۔ (تہذیب المعجزین۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: قبول اسلام سے پہلے حضرت حسانؓ کے انداز و اطوار کیا تھے؟

جواب: آپؓ بہت بڑے شاعر تھے اور اوس اور خزرج کی باہمی جنگوں میں اپنے قبیلے کی تعریف میں شعر کہتے اور جوش دلاتے۔ عہد جاہلیت میں دوسرے شعراء کی طرح شراب کے بھی رسیا تھے لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد یہ عادت ترک کر دی اور شاعری بھی اسلام کیلئے وقف ہو گئی۔ اور انہوں نے تہجد باللہان کیا۔ حضورؐ کے حکم پر حضرت ابو بکرؓ سے مشورہ کر لیا کرتے تھے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ انساب عرب سے واقف تھے۔ (تہذیب المعجزین۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت حسانؓ بن ثابت کس قسم کے شاعر تھے؟

جواب: شعر و ادب کی اصطلاح میں آپؓ کو مخضرمی شاعر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آپؓ نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا اور اسلام بھی قبول کیا۔ ان کے اشعار میں پند و نصائح اور حکمت و دانائی کی باتیں بھی ہیں۔ دیوان حسانؓ کئی زبانوں میں چھپ چکا ہے۔ آپؓ نے مرتبے بھی کہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حسان بن ثابت کون سے غزوات میں رسول اللہ کے ہمراہ رہے؟

جواب: اگرچہ آپ تمام غزوات میں حضور کے ساتھ ہوتے تھے۔ لیکن جنگ میں عملاً ان کی شمولیت کا بہت کم ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی دل کے کمزور تھے۔ اس لئے تلوار سے جہاد نہ کر سکے لیکن اپنے اشعار کے ذریعے ہر موقع پر مجاہدین کو جوش دلاتے رہے۔ غزوہ خندق میں انہیں خواتین کی نگرانی کیلئے مقرر کیا گیا تھا لیکن جب ایک یہودی اس قلعے کی طرف آیا تو آپ اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ حضرت صفیہ نے اسے قتل کیا۔ (تہذیب الحدیب۔ اصحاب۔ اسد الغابہ)

سوال: ۵ ہجری میں غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر اہلبک کا واقعہ پیش آیا۔ بتائیے حضرت حسان کا اس واقعہ سے کیا تعلق ہے؟

جواب: اس افسوسناک واقعے میں جب منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی (جن میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی پیش پیش تھا) تو حضرت حسان بھی ایک دوسرے مسلمانوں کے ساتھ منافقین کے جھانے میں آگئے اور ان کی ہاں ملادی۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ ذوالعاد۔ طبقات۔ ازواج مطہرات)

سوال: بتائیے واقعہ اہلبک کے حوالے سے حضرت حسان کو کیا سزا دی گئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضرت عائشہ صدیقہ کو اس تہمت سے بری کر دیا تو حضور نے حضرت حسان سمیت فریب میں آنے والے مسلمانوں پر حد جاری کر دی۔ اس کے بعد حضرت عائشہ نے بھی انہیں معاف کر دیا۔ حضرت صفوان بن معطل نے جنہیں ام المؤمنین کے ساتھ تہمت میں شریک کیا گیا تھا، حضرت حسان پر تلوار چلا دی وہ بچ گئے انہوں نے حذر سے شکایت کی۔

(صحیح بخاری۔ اصحاب۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت حسان مسجد نبوی میں بیٹھ کر کس انداز میں شعر کہتے تھے؟

جواب: رسول اللہ کے حکم سے ان کے لئے منبر بچھایا جاتا اور وہ اس پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کفار کی ہجو کرتے اور آقا کی شان میں مدح سرائی کرتے۔ تمام غزوات اور اہم موقعوں پر بھی آپ نے نہایت پر جوش اشعار کہے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ حضرت حسان بن ثابت کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے؟

جواب: آپ ان کے اشعار کی تعریف فرماتے، انہیں دعائیں دیتے اور مشرکین کی خرافات کا جواب دینے کا حکم دیتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: ”محمد! باپ کی قسم تمہارا شاعر ہمارے شاعر سے اچھا ہے؟“ بتائیے یہ الفاظ کب اور کس نے کہے تھے؟

جواب: ۹ ہجری میں بنو تمیم کا وفد حضور کے پاس آیا۔ ان کے شاعر زبرقان بن بدر نے قوم کی تعریف کی۔ حضرت حسان نے اس کا جواب دیا تو رئیس بنو تمیم اقرع بن حابس نے حضرت حسان کی تعریف کرتے ہوئے بے اختیار یہ الفاظ کہے تھے۔ بعد میں زبرقان اور اقرع دونوں مسلمان ہو گئے تھے۔

(تہذیب الحدیث۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حسان کا حضور سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں والی مصر مقوقس نے حضور کی دعوت تبلیغ کے جواب میں حضرت حاطب کے ساتھ تحائف اور دو قبلی بہنیں ماریہ اور سیر بن بھیجیں جو مسلمان ہو گئیں۔ حضور نے حضرت ماریہ کو اپنے حرم میں داخل فرمایا اور حضرت سیر بن کو حضرت حسان کے حوالے کر دیا۔ اس طرح حضرت حسان حضور کے ہم زلف ہو گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

فرمائی تھی؟

جواب: ” بلاشبہ ہر قوم کی ایک پناہ گاہ ہوتی ہے۔ اور عرب کی پناہ گاہ قیس بن میلان ہے۔“ (سیرۃ ابن ہشام۔ مستدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: بتائیے کونسا واقعہ حضرت عباسؓ بن مرداس کے قبول اسلام کا باعث بنا؟

جواب: والد نے انہیں ضار نام کا ایک بت دیا اور اس کے حکم سے اس کی پوجا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آدھی رات کو پوجا کر رہے تھے تو محسوس ہوا جیسے کوئی آواز دے رہا ہے۔ ” پیغمبر آخر الزمان کا ظہور ہو چکا ہے اور ضار کی بربادی کا وقت آ گیا ہے۔“ دوسری مرتبہ کسی نے کڑک کر یہ الفاظ دہرائے اور انہیں جگایا۔ انہوں نے ضار کو آگ میں پھینکا اور مدینہ طیبہ آ کر حضورؐ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر لیا۔ آپؐ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(تہذیب الکمال۔ سیرت ابن ہشام۔ بیاس صحابہ)

سوال: حضرت عباسؓ بن مرداس نے کن غزوات میں شرکت کی اور آپؐ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر قبیلے کے ۹ سواروں کیساتھ قدیم میں لشکر اسلام سے آٹے اور فتح مکہ کے وقت اور بعد میں حنین اور اوطاس کے غزوات میں اور بعد کے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ حجۃ الوداع میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ پھر بصرے میں آباد ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

حضرت عامر بن اکوع (سپہ سالار و شاعر صحابی)

سوال: لشکر اسلام غزوہ خیبر کیلئے روانہ ہوا تو کون سے صحابی خوش الحانی سے اپنے

اشعار پڑھتے رہے؟

جواب: حضورؐ کے شاعر اور سپہ سالار صحابی حضرت عامرؓ بن اکوع دوسرے صحابہ کی فرمائش پر راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور اپنی خوبصورت آواز میں اشعار پڑھنے لگے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عامرؓ بن اکوع کے لئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: معلوم کرنے پر حضورؐ کو پتہ چلا کہ خوش الحانی سے شعر پڑھنے والے شاعر حضرت عامرؓ بن اکوع ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ اس کی مغفرت کرے۔“ لوگوں کو یقین ہو گیا کہ جنگ میں حضرت عامرؓ بن اکوع کو شہادت نصیب ہوگی۔ (مسند احمد بن حنبل۔ صحیح بخاری۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عامرؓ کے والد کا نام شان تھا۔ بتائیے آپ اکوع کے نام سے کیوں مشہور ہوئے؟

جواب: آپ کے دادا کا نام اکوع تھا۔ اس لئے دادا کی نسبت سے عامرؓ بن اکوع مشہور ہو گئے۔ آپ کا تعلق بنو قعدہ کی ایک شاخ بنو اسلم سے تھا۔ حضرت سلمہ بن اکوع ان کے ماں کی طرف سے رضاعی بھائی یا بھتیجے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت عامرؓ بن اکوع کب اسلام لائے؟ اور آپ کی ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: آپ غزوہ خیبر سے بہت پہلے اسلام لائے۔ غزوات دسرایا میں رجزیہ اشعار پڑھ کر مجاہدین اسلام کو جوش دلاتے تھے۔ (صحیح مسلم۔ احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عامرؓ بن اکوع کے لئے حضورؐ کی دعا پر حضرت عمر فاروقؓ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے فرمایا تھا: ”یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ان کی شجاعت سے فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا۔“

سوال: بتائیے حضرت عامرؓ بن کوخ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: غزوہ خیبر میں مرحب کے مقابلے پر نکلے۔ اس پر وار کیا۔ لیکن تلوار چھوٹی تھی گھوم کر ان کے گھٹنے پر لگی اور اپنی ہی تلوار سے شہید ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ مرحب کی تلوار حضرت عامرؓ کی ڈھال میں گھس گئی۔ وہ اسے زور سے چھڑانے لگے تو ان کی اپنی تلوار ان کو لگ گئی۔ (طبقات۔ جریئین صحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بعض لوگوں نے حضرت عامرؓ کی شہادت کو خود کشی کہا اور کہا کہ ان کا عمل برباد ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت سلمہؓ لوگوں کی باتیں سن کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے غلط کہا بلکہ عامرؓ کے لئے دو ہرا اجر ہے۔“

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ ہیرا الصحابہ)

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ

(صاحب الشجرہ ر بدری صحابی رشاعر صحابی ر انصاری ر کاتب)

سوال: ہر غزوے میں روانگی کے وقت سب سے آگے اور واپسی پر سب سے پیچھے رہنے والے صحابی کا نام بتادیتے؟

جواب: یہ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ تھے۔ جن کی کنیت ابو محمد تھی اور ان کا تعلق خزرج کے خاندان حارث بن خزرج سے تھا۔ والدہ کنشہ بنت واقد بھی اسی قبیلے سے تھیں۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن رواحہ اپنے قبیلے میں ممتاز اور صاحب اثر تھے۔ آپ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور قادر الکلام شاعر تھے۔ فطرت سلیم پائی تھی۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد مسلمان ہوئے اور ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ وہ اور حضرت سعد بن ربیع بنو حارثہ کے نقیب بنائے گئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے ہجرت کے بعد حضور نے کس صحابی کو حضرت عبداللہ بن رواحہ کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: مہاجر صحابی حضرت مقداد بن عمرو الاسودکندی کا۔ (اشقیاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت رسول اللہ خود بھی صحابہ کا ساتھ گارا اور اینٹیں اٹھاتے تھے۔ اس موقع پر آپ کی زبان پر کس شاعر صحابی کے شعر تھا؟

جواب: آپ حضرت عبداللہ بن رواحہ کا شعر پڑھتے جس کا مطلب تھا: الہی اجر تو بس آخرت کا ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ چالیس جانشا)

سوال: معرکہ بدر کے بعد حضور نے کن دو صحابہ کو فتح کی خوشخبری سنانے کیلئے مدینہ بھیجا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہ کو مدینے کی شمالی آبادی کیلئے اور حضرت زید بن حارثہ کو جنوبی حصہ کیلئے۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضور نے کس موقع پر حضرت عبداللہ بن رواحہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا؟

جواب: ذی القعدہ ۴ ہجری میں رسول اللہ غزوہ بدر ثانیہ یا بدر الاخریٰ کے لئے تشریف

لے گئے تو مدینہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کو اپنا نائب بنایا۔

(سیرت ابن ابن ہشام۔ طبقات۔ زاد المعاد)

سوال: بیعت رضوان کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہ کو غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر کیا خدمت سونپی گئی؟

جواب: اس نازک موقع پر حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بنو قریظہ کے یہودیوں سے گفتگو کیلئے بھیجا۔ انہوں نے واپس آ کر حضورؐ کو یہود کے ارادوں سے آگاہ کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: ۶ ہجری میں خیبر فتح ہوا تو حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو وہاں کی پیداوار کا تخمینہ لگانے کے لئے مامور فرمایا۔ بتائیے انہیں ۶ ہجری میں کونسی مہم کیلئے بھیجا گیا تھا؟

جواب: انہیں ایک خاص مہم پر مامور فرمایا جو سر یہ عبداللہ بن رواحہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ خیبر کے نواحی علاقے کا یہودی رئیس ابورافع سلام بن ابی الحقیق بنو غطفانی کو مدینے پر حملے کے لئے ابھارتا تھا۔ حضورؐ کو علم ہوا تو حضرت عبداللہ بن ہنیک کو پانچ آدمیوں کے ساتھ ابورافع کو قتل کرنے کیلئے بھیجا۔ اس کے قتل کے بعد اس کے جانشین، امیر بن رزام نے معاندانہ سرگرمیاں شروع کر دیں۔ رسول اللہؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو تیس سوار دیکر حکم دیا کہ امیر کو مدینہ لے آئیں تاکہ دونوں گفتگو ہو سکے۔ امیر خیبر جہکے تیس یہودیوں کو ساتھ لے کر مجاہدین اسلام کے ساتھ مدینہ روانہ ہوا۔ راستے میں کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان لڑائی ہوگئی اور امیر تمام یہودیوں سمیت مارا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ غلط فہمی سے ایسا ہوا۔

بعض کہتے ہیں کہ واقعی اُسیر حضرت عبداللہ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

(رحمۃ اللعالمین۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے عمرۃ القضاء کے موقع پر حضور مکہ میں داخل ہوئے تو کس صحابی نے اونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہ نے سرور عالم کے اونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور جوش و جذبے سے اپنے اشعار پڑھ رہے تھے۔ ”اے کافرو! ان کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ تمام بھلائیاں رسول اللہ کے ساتھ ہیں۔“

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہ کو منع کیا تو رسول اللہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: ”عمر! میں عبداللہ کے اشعار سن رہا ہوں۔ خدا کی قسم! ان کے اشعار شریکین پر تیر اور خنجر کا کام کرتے ہیں۔“

(طبقات۔ اسد۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: حضرت عبداللہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے موتہ کے مقام پر رومی حاکم شرجیل بن عمرو عسائی نے رسول اللہ کے سفیر حضرت حارث بن عمیر ازدی کو شہید کر دیا تھا۔ آپؐ نے جمادی الاول ۸ ہجری میں حضرت زید بن حارثہ کی سرکردگی میں تین ہزار مجاہدین حضرت حارث کے خون کا بدلہ لینے کیلئے روانہ فرمائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب لشکر کے امیر ہونگے۔ اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ قیادت کریں گے اور ان کے بعد مسلمان جسے چاہیں اپنا امیر بنالیں۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ رسول اللہ نے ان شہیدوں کی شہادت کا منظر مسجد نبوی کے منبر پر بیٹھ کر بیان

فرمایا۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبی۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضورؐ نے لشکر اسلام کو شیعۃ الوداع تک رخصت کیا آپؐ واپس تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہؓ نے کونسا شعر پڑھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کا دل بھر آیا اور آپؐ نے شعر پڑھا۔ (ترجمہ) ”اس ذات پر آخری سلام کہ میں نے جن کو کھجور کے درختوں میں رخصت کیا۔ جو مشایعت کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں اور جو سب سے بہتر دوست ہیں۔“ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کے ذمے کون سے فرائض تھے؟

جواب: حضورؐ نے کتابت کی ذمہ داری لگائی تھی اور مشرکین کی جھوگوئی کا فرض ادا کرتے۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ مشرکین پر کفر کا الزام لگاتے اور انہیں ملامت کرتے۔ آپؐ کو کفار کی جھوگوئی کے علاوہ دوسری اضافہ سخن پر بھی عبور حاصل تھا۔ وہ نبی البدیہہ شعر بھی کہتے تھے۔ رسول اللہؐ نے کئی مرتبہ آپؐ کے اشعار اپنی زبان مبارک سے دہرائے۔ صحیح بخاری اور دوسری کتب میں آپؐ کے بہت سے نعتیہ اور رجزیہ اشعار موجود ہیں۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: شاعر رسولؐ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نہایت عابد و زاہد تھے۔ آپؐ کا دیوان کتنے اشعار پر مشتمل تھے؟

جواب: آپؐ کا کوئی دیوان نہیں۔ صرف پچاس اشعار محفوظ ہیں جو زیادہ تر سیرت ابن ہشام میں ہیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ)

حضرت عمرو بن جموح (شاعر انصاری / انصار صحابی)

سوال: ”یا رسول اللہ! یہ لڑکے بھی مجھے جہاد میں شریک ہونے سے روک رہے ہیں، لیکن خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ اگر میں راہ حق میں لڑتا ہوں تو اسی پاؤں کو گھسیٹا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا۔ خدا کیلئے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔“ بتائیے کن صحابی نے یہ التجا کی تھی؟

جواب: حضرت عمرو بن جموح نے غزوہ احد پر جانے کیلئے یہ درخواست پیش کی تھی۔ یہ ضعیف العزمتھے اور ان کے پاؤں میں لنگ تھا۔ چار جوان بیٹے جہاد پر جا رہے تھے تو یہ بھی جانے کیلئے بھند تھے۔ حضور نے ان کے جذبے سے متاثر ہو کر فرمایا: ”بیٹو! اب ان کو نہ روکو۔ شاید ان کے مقدر میں رتبہ شہادت لکھا ہو۔“

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: سید الانصار لقب تھا۔ نام اور نسب بتادیتے؟

جواب: حضرت عمرو بن جموح جو خزرج کی شاخ بنو سلمہ کے رئیس تھے۔

(الانساب الاشراف۔ حمرة الانساب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمرو بن جموح کب اسلام لائے۔ اس سے قبل وہ کس مذہب کے پیروکار تھے؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔ اس سے پہلے وہ مشرک تھے اور عہد جہالت میں اپنے خاندان کے بت خانے کے متولی تھے۔ انہوں نے گھر میں بھی لکڑی کا بت بنا کر رکھ لیا تھا جسے بڑے اہتمام سے سنوارتے اور صبح و شام پرستش کرتے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ وقفاہ الوفا۔ سیر الصحابہ۔ اصباہ)

سوال: بتائیے حضرت عمرو بن جوح نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: جنگ احد میں جب اتفاق غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تو حضرت عمرو بن جوح اپنے بیٹے خالد کو ساتھ لے کر شمشیر بکف لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(المغازی۔ ہزرت ابن ہشام۔ طبقات۔ مختصر سیرۃ الرسول)

حضرت عدی بن حاتم طائی

سوال: حاتم طائی کے اس بیٹے کا نام بتادیجئے جو رسول اللہ کا صحابی بھی تھا؟

جواب: قبیلہ لہ سے تعلق رکھنے والے ان صحابی کا نام ابو طریف عدی بن حاتم طائی تھا۔ یہ قبیلہ یمن میں آباد تھا اور عیسائیوں کے رومی فرقے میں شامل تھا۔

(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے عدی کیوں فرار ہوئے اور ان کی بہن سفانہ کیسے قید ہوئی؟

جواب: سخی باپ کا جاہ و حشمت میں پلائیٹا مسلمانوں سے خائف تھا۔ ۹ ہجری میں رسول اللہ نے پچاس مجاہدین کے ساتھ حضرت علیؑ کو بنو لہ کی طرف روانہ فرمایا۔ رئیس قبیلہ اطلاع ملتے ہی پہلے فرار ہو چکے تھے۔ دوسرے لوگوں نے معمولی مزاحمت کے بعد ہتھیار ڈال دیئے۔ جنگی قیدیوں میں سفانہ بنت حاتم بھی تھیں۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہ نے حاتم طائی کی بیٹی سفانہ کو کیوں رہا کر دیا؟

جواب: جب ایروں کو حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو سفانہ نے اپنی بے بسی اور پریشانی کے ساتھ ساتھ اپنے باپ کی سخاوت اور رحمدلی کا ذکر کر کے حضورؐ سے

رہائی کی درخواست کی۔ چنانچہ آپؐ نے اسے رہا کر دیا اور اس کی التجا پر تمام قیدیوں کی رہائی کا بھی اعلان فرما دیا۔ (اصابہ۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: ”اللہ آپؐ کی نیکی کو اس شخص تک پہنچائے جو اس کا مستحق ہو۔ اللہ آپؐ کو کسی دشمن اور بدفصلت کا محتاج نہ کرے۔ اور جو فیاض قوم کسی نعمت سے محروم ہو جائے اسے آپؐ کے ذریعے وہ نعمت واپس دلا دے۔“ یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حاتم طائی کی بیٹی سفانہ نے اپنی رہائی پر رسول اللہ کے بارے میں کہے تھے۔ حضورؐ نے اسے نہ صرف رہا کر دیا بلکہ اس کے مرتبے کے مطابق سواری، لباس اور زاد راہ کا بھی بندوبست کروایا۔ (طبقات۔ یرالصحابہ۔ تذکر صحابیات)

سوال: بتائیے حضرت عدیؓ کو بہن نے کس انداز میں ملامت کی اور پھر حضورؐ سے ملنے کا کیسے مشورہ دیا؟

جواب: حضرت عدیؓ جو شیر بھاگ گئے تھے۔ بہن ان کی قیام گاہ پہنچی اور کہا: ”ظالم، بے رحم، افسوس ہے تم پر۔ اپنے اہل و عیال کو لے آئے اور بہن کو چھوڑ آئے۔“ پھر حضورؐ کے بارے میں پوچھنے پر کہنے لگی۔ ”جس قدر جلد ممکن ہو تم ان سے ملو۔ اگر وہ نبیؐ ہیں تو ان سے ملنے میں پہل کرنا تمہارے لئے سرخروئی کا باعث ہوگا۔ اور اگر بادشاہ ہیں تو بھی یہ بات تمہارے لئے عزت کا ذریعہ ہوگی۔“ (سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ تذکر صحابیات)

سوال: حضرت عدیؓ مدینہ پہنچ کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ ان کے ساتھ کیسے پیش آئے؟

جواب: حضرت عدیؓ حاضر ہوئے تو آپؐ نے انہیں چمڑے کے گدے پر بٹھایا اور خود

زمین پر بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر سوال و جواب کا سلسلہ ہوا اور آخر حضرت عدیؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ بے حد خوش ہوئے اور انہیں قبیلہ طے کا امیر مقرر فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عدیؓ غزوات نبویؐ میں حصہ نہ لے سکے خلفائے راشدینؓ میں انہوں نے کن معرکوں میں شرکت کی؟

جواب: فتنہ ارتداد میں خود بھی ثابت قدم رہے اور قبیلہ کو بھی رکھا۔ ایک مرتبہ جان کو خطرے میں ڈال کر زکوٰۃ کی رقم مدینے پہنچائی۔ عہد فاروقی میں عراق عرب اور شام کی لڑائیوں میں اپنے قبیلے کے ساتھ حصہ لیا۔ عراق کی لڑائیاں میں حضرت ثنیؓ اور حضرت سعد بن وقاصؓ کی قیادت میں لڑیں اور شام کی لڑائیاں حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں گوشہ نشین رہے۔ جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی حمایت میں لڑے اور ایک آنکھ ضائع ہوئی۔ ایک بیٹا محمد بھی لڑائی میں مارا گیا۔ جنگ صفین اور معرکہ نہروان میں بھی حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے۔ جنگ نہروان میں دوسرا بیٹا بھی مارا گیا۔ (طبقات۔ تواریخ الشام۔ توح البلدان۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عدیؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ کو فدہ میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ اور ۶۲ ہجری میں ایک سو تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت غیلان بن مسلمہ (شاعر صحابی عالم و فاضل)

سوال: بتائیے بنو ثقیف سے تعلق رکھنے والے کس صحابیؓ کو رسول اللہؐ نے کلامات جنگ

بنانے اور استعمال کرنے کا فن سیکھنے کیلئے جرش بھیجا تھا؟

جواب: سلمہ بن معتب کے بیٹے حضرت غیلان بن سلمہ کو۔ ان کی والدہ شعیبہ، رئیس قریش امیہ بن عبدالمطلب کی بہن تھی۔ حضرت غیلان کا شمار طائف کے روسا ماہر شہسواروں اور بہترین شاعروں میں ہوتا تھا۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے یہ فن پہلے ہی سیکھا تھا۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت غیلان کے دو بیٹے عامرؓ اور عمارؓ والد سے دو سال پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ بتائیے حضرت غیلان نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۸ ہجری میں عبدیلیل کی سرکردگی میں بنو ثقیف کا چھ رکنی وفد مدینے آ کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ یہ وفد واپس گیا تو بنو ثقیف اور ان کے حلیف خاندان اسلام لے آئے۔ ان میں حضرت غیلان بن سلمہ بھی تھے۔

(انساب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ وفد عرب بارگاہ نبوت میں)

سوال: قبول اسلام کے وقت حضرت غیلان بن سلمہ کی کتنی بیویاں تھیں اور انہوں نے حضور کے احکامات پر کس طرح عمل کیا؟

جواب: دس عورتیں ان کے نکاح میں تھیں۔ تمام بیویاں بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں۔ جب وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کو منتخب کرو باقی کو طلاق دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (استیعاب۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: دور صدیقی میں اٹھنے والے فتنہ ارتداد میں حضرت غیلان اور ان کا قبیلہ ثابت قدم رہے۔ آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: دور فاروقی میں ۲۲ یا ۲۳ ہجری میں فوت ہوئے ایک بیٹی بادیہ اور پانچ بیٹے

عاصم، عمار، شریک، نافع اور عمرو اپنے پیچھے چھوڑے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت قیس بن عاصم (شاعر صحابی ر بصری بصری)

سوال: بتائیے کن صحابی کی وفات کے وقت ان کے گرد بیس فرزند جمع تھے؟
 جواب: حضرت قیس بن عاصم منقری تمیمی کے گرد ان کا تعلق قبیلہ بنو تمیم کی شاخ بنو منقر سے تھا۔ یہ نہایت دولت مند اور زعب و دہد ہے۔ والے تھے۔ ان کی شہسواری فیاضی اور معاملہ فہمی کی پورے علاقے میں شہرت تھی۔

(تہذیب الکمال۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: ابوعلی کنیت والے صحابی حضرت قیس بن عاصم عمدہ شاعر بھی کہتے تھے۔ بتائیے وہ کب مدینہ آئے؟

جواب: ۹ ہجری میں عام الوفود کے سال بنو تمیم کا وفد بھی مدینے آیا۔ ان ستر یا اسی آدمیوں میں حضرت قیس بن عاصم بھی شامل تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ وفود غربت بارگاہ نبوی میں)

سوال: بتائیے حضرت قیس بن عاصم کیسے اسلام لائے؟

جواب: بنو تمیم کے وفد میں خطیب اور شاعر بھی شامل تھے۔ بنو تمیم کے شعلہ بیان خطیب عطار بن حجاب کا مقابلہ حضرت ثابت بن قیس نے کیا اور سحر البیان شاعر کا جواب حضرت حسان بن ثابت نے دیا۔ سب پکار اٹھے کہ آپ کا خطیب ہمارے خطیب سے بہتر اور آپ کا شاعر ہمارے مشاعر سے بہتر ہے۔

اور نبی رسول اللہ پر ایمان لے آئے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت قیس بن عاصم نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۱۴ ہجری کے بعد کسی وقت بصرہ میں انتقال فرمایا: یہ حضرت عمرؓ کا دور خلافت تھا۔
(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت کعبؓ بن زہیر مزنی (شاعر صحابی)

سوال: اس شاعر صحابی کا نام و نسب بتادیں جن کے والد زہیر بن سلمیٰ زمانہ جاہلیت کے بہت بڑے شاعر تھے؟

جواب: حضرت کعبؓ بن زہیر مزنی۔ ان کا تعلق قبیلہ مضر کی شاخ مزینہ سے تھا۔ ماں کبشہ بنت بشارہ بنو عطفان سے تھی۔ حضرت کعبؓ کے باپ کے علاوہ دادا، نانا، بھائی اور پھوپھیوں بھی شعر گوئی میں کمال رکھتی تھیں۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت کعبؓ بن زہیر کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔ بتائیے کب اور کیوں؟

جواب: ۸ ہجری میں غزوہ طائف کے چند دن کے بعد جب حضرت کعبؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تو آپؐ نے انہیں معاف فرمادیا۔ حضرت کعبؓ نے فرط مسرت سے بارگاہ رسالت میں ایک طویل قصیدہ پیش کیا۔ جب یہ شعر پڑھا:

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَفَاءُ بِهِ مُهْنَدٌ مِّنْ يُسُوفِ اللَّهُ مَسْلُوبٌ

تو کریم آقاؐ نے اپنی چادر مبارک اتار کر بطور انعام عطا فرمائی۔

(استیعاب۔ اسابہ۔ اسد الغابہ۔ اشعرا و اشعراء)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے یہ کیوں فرمادیا تھا کہ جو کوئی کعب کو دیکھے اس کو قتل

سوال: حضرت کعب بن زہیر نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: قبول اسلام سے پہلے وہ رسول اللہ اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ قریش مکہ کے ساتھ مل کر اسلام کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیتے۔ اپنے اشعار کے ذریعے مسلمانوں کی اججو کرتے اور مشرکین کو بڑھکاتے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابرق العزاف میں اپنے بھائی سے مل کر رسول اللہ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن ان کے بھائی ہجیرہ مدینہ پہنچتے ہی مسلمان ہو گئے۔ حضرت کعبؓ نے، جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ اس واقعہ پر حضرت ابوبکرؓ اور رسول اللہؐ کی شان میں گستاخانہ اشعار لکھ کر بھجوائے تھے۔ ان وجوہات کی بنا پر آپؐ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ (اصابہ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت کعب بن زہیر مزنی نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: غزوہ طائف کے بعد ان کے بھائی حضرت ہجیرہؓ نے انہیں خط لکھ کر بتایا کہ رسول اللہؐ نے چند ایک کے سوا تمام دشمنان اسلام کو مغاف فرما دیا ہے تم بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرو اور دامن رسالت کو تھام لو۔ حضرت کعبؓ بن زہیر نے پہلے تو اس مشورے پر عمل نہ کیا اور جگہ جگہ چھپتے پھرنے لگے مگر کسی قبیلے کے ان کے اپنے قبیلے مزینہ نے انہیں پناہ نہ دی۔ وہ مدینہ پہنچے اور مسجد نبویؐ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت کعب بن زہیر نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد عرض کیا: یا رسول اللہؐ میں کعب بن زہیر ہوں اور امان کی درخواست کرتا ہوں۔ آپؐ نے حضرت کعبؓ سے کیا فرمایا؟

جواب: چند سوال و جواب کے بعد آپؐ نے فرمایا: ”تم کو امان ہے اور تم بھی اب مامون ہو۔“
(اصابہ۔ سوشیدائی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اشعراء اشعراء)

سوال: بتائیے حضرت کعبؓ بن زہیر نے اپنے کس قصیدے سے شہرت پائی؟

جواب: قصیدہ بانث سعاد سے۔ یہ انہوں نے قبول اسلام کے فوراً بعد رسول اللہؐ کی شان میں کہا تھا۔ اس کے ۱۵۸ اشعار ہیں۔ اس کے علاوہ آپؐ کا ایک دیوان بھی ہے جس میں چند مکمل اور نامکمل قصیدے اور مختلف اشعار ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ حمرة اشعار العرب)

سوال: قصیدہ بانث سعاد کو قصیدۃ البرہہ اور قصیدۃ الامیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی کیا خاص خوبی ہے؟

جواب: اس میں ادبی محاسن موجود ہیں اور اسے شاعر نے خود بارگاہ رسالت میں پڑھا۔ اس قصیدے کے تین حصے ہیں۔ پہلے جزو میں رفیقہ حیات یا محبوبہ سعاد کا ذکر ہے۔ دوسرے میں رفیقہ سفر ناثقہ کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور تیسرے حصے میں رسول اللہؐ کی مدح و توصیف اور آپؐ کے صحابہؓ کی شان بیان کی گئی ہے۔
(اشعراء اشعراء۔ ادب العرب۔ سوشیدائی)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ کی ردا مبارک جو انہوں نے حضرت کعبؓ بن زہیر کو عطا فرمائی تھی قسطنطنیہ کے عجائب گھر تک کیسے پہنچی؟

جواب: حضرت کعبؓ نے یہ ردا مبارک سینے سے لگا کر رکھی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے دس ہزار درہم میں خریدنی چاہی مگر حضرت کعبؓ نے نہ دی ان کی وفات کے بعد یہ ردا مبارک ان کے بیٹے عقبہ المضرب کے پاس آئی۔ اس سے امیر معاویہؓ نے بیس، تیس یا چالیس ہزار درہم میں خرید لی۔ بنو امیہ کے بعد یہ ردا

مبارک بنو عباسیہ کو مل گئی۔ تاریخوں کے حملے کے وقت عباسی خاندان کے لوگ اسے شام اور پھر مصر لے گئے۔ مصر میں خلافت عباسیہ کا احیاء ہوا تو عباسی خلفا اس ردا کو خاص موقعوں پر ادا کرتے تھے۔ ترکوں نے ان کی حکومت ختم کی تو یہ ردا مبارک قسطنطنیہ کے توپ کا پی محل میں پہنچ گئی جہاں آج بھی یہ محفوظ ہے۔ (تاریخ الخلفاء۔ رشیدیائی)

سوال: شاعر رسول حضرت کعب بن زہیر کا شمار کس قسم کا شعراء میں ہوتا ہے؟
 جواب: انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا۔ اس لئے ان کا شمار شعراء مخضرمین میں ہوتا ہے۔ (اصابہ۔ احتیاب۔ اسد الغاب)

حضرت کعب بن مالک انصاری (شاعر صحابی انصاری)

سوال: رسول اللہ نے فرمایا: ”ابو عبد اللہ! اپنے کچھ اشعار تو سناؤ۔“ آپ نے تین بار فرمائش کی۔ صحابی کا نام بتادیتے؟
 جواب: قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت کعب بن مالک۔ ان کی والدہ کا نام لیلی بنت زید تھا اور یہ ہجرت نبوی سے ستائیس برس پہلے پیدا ہوئے۔ (انساب الاشراف۔ جمہور الانساب۔ احتیاب)

سوال: بتائیے حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لانے والے صحابی حضرت کعب نے کب رسول اللہ کی بیعت کی؟
 جواب: ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ یا بیعت لیلۃ العقبہ کے موقع پر۔

(تاریخ ابن کثیر۔ اسد الغاب۔ مسند احمد۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام)
 سوال: قبول اسلام سے پہلے حضرت کعب بن مالک کی کنیت ابو بشیر تھی۔ بعد میں کیا

رکھی گئی؟

جواب: حضورؐ نے فرمایا: ”اب تمہاری کنیت ابو بشر کی بجائے ابو عبداللہ ہوگی۔“ ہجرت کے چند ماہ بعد مؤاخات میں آپؐ کو حضرت طلحہ بن عبداللہ کا دینی بھائی بنایا گیا۔ (اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ الریق المختوم۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت کعب بن مالک غزوہ بدر اور غزوہ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے آپ غزوہ بدر میں کیوں شرکت نہ کر سکے؟

جواب: غزوہ بدر میں ان کے تیار ہونے سے پہلے ہی رسول اللہؐ مدینہ سے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے اللہ نے مجھے لیلۃ العقبہ میں شریک ہونے کی سعادت عطا فرمائی جسے بدر پر فضیلت حاصل ہے۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ ضیاء النبی۔ سیرت سرور عالم)

سوال: بتائیے حضرت کعب بن مالک غزوہ تبوک میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک میں محض اپنی سستی اور تذبذب کی وجہ سے شریک نہ ہوئے کیونکہ ان دنوں ملک میں قحط تھا اور شدید گرمی تھی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ النبی)

سوال: حضرت کعب کو غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے کی کیا سزا ملی اور قصور کیسے معاف ہوا؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر تمام صحابہ نے ان سے بائیکاٹ کر لیا۔ حضرت بلال بن امیر اور حضرت مارثہ بن رقیع کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوا۔ آخر سورۃ توبہ رکوع ۱۳ کی آیات و علیٰ الثلاثة۔ نازل ہوئیں اور ان تینوں صحابہ کی توبہ قبول ہوئی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: مسلمانوں کی طرف سے بائیکاٹ کے دوران حضرت کعب بن مالک کو کس

بادشاہ کا خط ملا؟

جواب: عساکر کے بادشاہ کا جس میں لکھا تھا: ”ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا

نے تمہارے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ اب میرے پاس چلے آؤ۔ اور دیکھو کہ

یہاں تمہارے کیسی عزت ہوتی ہے۔“ انہوں نے یہ خط نذر آتش کر دیا۔

(طبقات: چالیس جاناڑ)

سوال: حضرت کعب بن مالک کا شمار دربار رسالت کے شعراء میں ہوتا تھا۔ آپ کس

طرح کے اشعار کہتے تھے؟

جواب: آپ اپنے اشعار میں کفار کو لڑائی کی دھمکیاں دیتے اور انہیں کفر پر لعن طعن

کرتے تھے۔ (استیعاب: چالیس جاناڑ)

سوال: رسول اللہ کی رحلت کے بعد حضرت کعب بن مالک تقریباً انتالیس سال زندہ

رہے۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے امیر معاویہ کے عہد حکومت میں ۵۰ ہجری یا کسی اور وقت وفات

پائی۔ پانچ بیٹے عبدالرحمن، عبداللہ، عبید اللہ، معبد اور محمد اپنے پیچھے چھوڑے۔

آپ سے ۸۰ احادیث مروی ہیں۔ (اسد الغابہ: صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ اساب)

سوال: رسول اللہ ایک صحابی کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: ”ابو عبد اللہ اپنے کچھ

اشعار تو بناؤ۔“ ان صحابی کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: جس خوش قسمت صحابی سے حضور نے تین بار فرمائش کرنے کے اشعار سنے ان کا

نام حضرت کعب بن مالک انصاری تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنو

سلمہ سے تھا۔ والدہ کا نام لیلیٰ بنت زید تھا وہ بھی بنو سلمہ سے تھیں۔ والدین

کے اکلوتے فرزند تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: ہجرت نبوی سے ستائیس برس پہلے پیدا ہونے والے حضرت کعبؓ بن مالک کب ایمان لائے؟

جواب: شعر گوئی کا شوق رکھتے تھے اور ذہین تھے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور مدینے کے ان چالیس مسلمانوں میں سے تھے۔ جنہوں نے ہجرت نبوی سے پہلے ہی حضرت اسعدؓ بن زارہ انصاری کی امامت میں جمعہ کی نماز ادا کی۔ ۱۳ نبوی میں حج کے دوران مکہ جا کر رسول اللہؐ کی بیعت کی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ یا بیعت لیلة العقبہ میں سب سے پہلے حضورؐ سے بیعت کا شرف کے حاصل ہوا؟

جواب: بنو نجار کہتے تھے کہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے پہلے بیعت کی۔ بنو عبدالاشہل حضرت ابوالہیثمؓ بن الجہیان کا نام بتاتے اور بنو سلمہ حضرت کعبؓ بن مالک کا۔ (سیرت ابن ہشام۔ صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضورؐ نے حضرت کعبؓ بن مالک کی کنیت ابو شہر کی بجائے ابو عبد اللہ رکھ دی۔ بتائیے ان کا دینی بھائی کسے بنایا؟

جواب: حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کو مدینہ منورہ میں آپؐ کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ سیرۃ النبی۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت کعبؓ بن مالک کس قسم کے اشعار کہتے تھے؟

جواب: وہ اپنے اشعار میں کفار کو لڑائی کی دھمکیاں دے کر خوفزدہ کرتے تھے۔ روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے بعد قبیلہ دوس ان کے اشعار سن کر مسلمان ہو گیا تھا۔

سوال: بتائیے جنگ اُحد میں کعب سے پہلے کس صحابیؓ کی نظر حضورؐ پر پڑی؟

جواب: حضورؐ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی تو صحابہؓ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، سر اسبکی اور افراتفری کے عالم میں اچانک حضرت کعبؓ نے حضورؐ کو دیکھا تو پکارا اٹھے: ”یہ رسول اللہؐ ہیں۔“ آپؐ نے اشارے سے فرمایا: ”خاموش رہو۔“

(سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک میں حضرت کعبؓ شریک نہ ہو سکے۔ انہوں نے حضورؐ کو کیا بتایا؟

جواب: اسی کے قریب لوگ اس غزوے سے ارہ لگے تھے۔ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اپنے عذر پیش کئے تو آپؐ نے معاف فرمادیا۔ حضورؐ کے پوچھنے پر حضرت کعبؓ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہؐ مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ بالکل تندرست و توانا تھا۔ اور سامان بھی تھا۔ محض نفس کی سستی اور تذبذب نے مجھے جہاد میں شریک ہونے سے باز رکھا۔“ حضرت ہلالؓ بن امیہ اور حضرت مرارہؓ بن ربیع کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ (رحمۃ اللعالمین۔ سیرۃ النبیؐ۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت کعبؓ بن مالک سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”تم نے سچ کہا اب گھر جاؤ اور حکم خداوندی کا انتظار کرو۔“ ساتھ ہی آپؐ نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا کہ کوئی ان تینوں سے بات چیت نہ کرنے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر عثمانی)

سوال: ان بروز تہ پینٹے اور پریشان حال صحابہؓ کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے تینوں صحابہؓ کی توبہ قبول کر لی۔ اور سورہ توبہ رکوع ۱۳۰ کی آیات وَعَلَى الثَّلَاثَةِ نَزَّلْنَا نَزْلًا مِّنْ سَمَوَاتِنَا لِقَوْمٍ اعْتَمَدُوا عَلَى اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَحْتَفِظُونَ (قرآن حکیم۔ تفسیر ماجدی۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: رسول اللہ نے ان آیات کے نزول پر حضرت کعبؓ سے کیا فرمایا؟
 جواب: آپ نے فرمایا: ”کعب تمہاری زندگی میں ایسا مبارک دن کبھی نہیں آیا۔ تمہیں مبارک ہو۔ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔“

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: سورة الشعراء نازل ہوئی تو حضرت کعبؓ، حضرت حسانؓ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے حضورؐ سے کیا عرض کیا؟

جواب: اس سورة کی آیت والشعراء يتبعهم الغاوان۔ نازل ہوئی تو ان تینوں شعراء صحابہؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو وہ جانتا تھا کہ ہم سب شاعر ہیں۔“ حضورؐ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا: ”تم ان شاعروں میں سے نہیں ہو جن کے بارے میں یہ فرمایا گیا کہ بلکہ ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔“ ہاں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا۔“ (صحیح بخاری۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ماجدی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت کعبؓ بن مالک نے کب وفات پائی اور اپنے پیچھے کتنی اولاد چھوڑی؟

جواب: آخر عمر میں ان کی بیٹائی جاتی رہی تھی۔ حضورؐ کے وصال کے بعد آپؐ اثنالیس سال زندہ رہے اور ۵۰ ہجری میں ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں میں کبھی حصہ نہ لیا البتہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت پر دلدوز مرثیہ کہا۔ ان سے اسی احادیث مروی ہیں۔ اپنے پیچھے پانچ بیٹے عبدالرحمن، عبداللہ، عمید اللہ معبد اور محمد یادگار چھوڑے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ استیعاب۔ طبقات)

حضرت لبید بن ربیعہ (شاعر صحابی بزرگ صحابی)

سوال: حضرت لبید بن ربیعہ بنو عامر سے تعلق رکھتے تھے بتائیے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ ۹ ہجری میں قبیلہ بنو جعفر بن کلاب کے وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ۹۰ یا ۱۱۳ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ یرالصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت لبید بن ربیعہ کو اسلام لانے سے پہلے کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: ان کا شمار نامور شعراء میں ہوتا تھا اور وہ ان نجات شاعروں میں سے تھے جن کا کلام زمانہ جاہلیت میں اہل مکہ نے کعبہ میں آویزاں کیا ہوا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت لبید بن ربیعہ کو قبول اسلام کے بعد کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہ نے ان کے بعض اشعار کو بہت پسند فرمایا خاص طور پر یہ مصرع الاکل شیء ما خلا اللہ باطل بہت پسند تھا۔ آپ فرماتے تھے: ”شعراء کے کلام میں لبید کا یہ کلام بہت اچھا ہے۔“ حضرت لبید کا کلام چھپ چکا ہے۔

(طبقات۔ شہداء۔ اصابہ)

سوال: حضرت لبید بن ربیعہ ۴۱ ہجری میں ۱۱۳ یا ۱۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپ نے شعر گوئی کم کر دی تھی اور کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: آپ فرمایا کرتے تھے: ”اللہ نے مجھے شعر کے عوض سورۃ بقرہ اور آل عمران دی ہیں۔“

(اشعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

جواب: حنفیہ کے مقام پر بھی حضرت مغیرہؓ کا شانہ رسالت پر حاضر ہوئے مگر حضورؐ نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ جہاں لشکر اسلام قیام کرتا وہ حضورؐ کے پاس پہنچ جاتے مگر حضورؐ رخ انور کو دوسری طرف فرمالتے۔ آخر حضرت مغیرہؓ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے سفارش کی درخواست کی۔ انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اپنے چچازاد بھائی کو باپوں نہ فرمائیں۔“ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے ایسے چچازاد کی ضرورت نہیں۔ مجھے اس نے کچھ کم تو نہیں ستایا۔“ (مسندک حاکم۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت مغیرہؓ نے حضورؐ کے جواب پر کیسا رد عمل ظاہر کیا؟

جواب: انہوں نے مایوسی کے انداز میں انہما اہلیہ سے کہا کہ میرے لئے معافی کا داوازہ بند ہو چکا ہے۔ اب جینے کا کیا فائدہ۔ میں اپنے بیٹے کو بھی ساتھ لے جا رہا ہوں۔ در بدر پھرتے ہوئے بھوکے پیاسے مرجائیں گے۔

(مسندک حاکم۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت مغیرہؓ بن حارث کو کیسے معافی ملی اور دربار رسالت تک ان کی رسائی ہوئی؟

جواب: رسول اللہؐ کو کسی طرح حضرت مغیرہؓ کی پریشانی کا علم ہوا تو آپؐ نے شفقت و محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں معاف فرمادیا۔ انہیں بلایا۔ حضرت مغیرہؓ نے اسلام قبول کیا تو آپؐ نے فرمایا: ”ابوسفیان (مغیرہ بن حارث) سے اللہ اور اس کا رسولؐ راضی ہو گیا اس لئے تمام مسلمان بھی راضی ہو جائیں۔“

(مسندک حاکم۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: تاریخ اسلام میں ایک ابوسفیان حضورؐ کے سر تھے۔ دوسرے ابوسفیان کون

تھے؟

جواب: رسول اللہ کے چچا زاد بھائی اور رضاعی بھائی حضرت مغیرہ بن حارث کی کنیت بھی ابوسفیان تھی۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے کس صحابی کو رسول اللہ نے اسد اللہ اور اسد الرسول کا لقب عطا فرمایا؟

جواب: اپنے چچا زاد بھائی مغیرہ بن حارث کو جنگ حنین کے موقع پر بہادری کا مظاہرہ کرنے پر یہ لقب دیا۔ انہیں عبادت و ریاضت کی وجہ سے حضور نے جو اتان جنت کے سردار کا لقب بھی دیا تھا۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ”میری عمر کی قسم تم میرے بھائی ہو۔“ حضور نے یہ الفاظ کس صحابی سے ارشاد فرمائے تھے؟

جواب: حضرت مغیرہ بن حارث سے جنگ حنین کے موقع پر۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ ”میں راضی ہو گیا۔ اس نے مجھ سے جتنی بھی عداوتیں کیں اللہ اسے معاف فرمائے۔“ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضور کی مدح میں بہت سے اشعار کہنے والے صحابی حضرت مغیرہ بن حارث حنین کے بعد دوسرے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

(مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

﴿اصحاب صفہ﴾

یہ اصحاب کو انبیاء الاسلام (اسلام کے مہمان) یا انبیاء اللہ (اللہ کے مہمان کے نام سے بھی پکارے جاتے تھے۔ کم از کم اسی تھے اور بعض اوقات یہ تعداد بڑھ کر چار سو تک بھی پہنچ جاتی۔ چند مشہور اصحاب صفہ یہ ہیں:

حضرات:

ابو ہریرہ، ابو کبشہ مولیٰ رسول، ابوسعید خدری، ابوریحانہ مولیٰ رسول، ابو فراس ربیعہ بن کعب، ابومویبہ مولیٰ رسول، ابوثعلبہ انصاری، اوس بن اوس، ابوسعید ثابت بن دولیعہ، ابوبشر بشیر بن معبد، ابو محمد فضالہ بن عبید، براء بن مالک، ثابت ضحاک، حنظلہ بن ابی عامر، حبیب بن زید، حذیفہ بن اسید، حرمہ بن ایاس، حارثہ بن خمیر، خالد بن زید، ضعیب بن اساف، ربیعہ بن کعب، ذوالجنادین، سفینہ مولیٰ رسول، سعد بن مالک، سائب بن خالد، سالم بن عبید، شداد بن اسید، شقران مولیٰ رسول، صفوان بن بیضا، طلحہ بن عمرو، عبداللہ بن خالد، عبداللہ بن ام مکتوم، عبید مولیٰ رسول، عکاشہ بن محسن، عمر بن ثعلبہ، عبادہ بن قرص، عویم بن ساعدہ، عبداللہ بن بدر، عیاض بن حمار، عبداللہ بن انیس، عبداللہ بن حبشی، عبداللہ بن اسود، قرۃ بن ایاس، معاویہ بن حکم، مسطح بن اثاثہ، مسعود بن ربیع، واثلہ بن اسقع، وابصہ بن معبد، ہلال مولیٰ مغیرہ بن شعبہ، یسار راعی مولیٰ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عظمت صحابہ رضو اللہ عنہم

﴿صحابہ کرامؓ اور آیات کا شان نزول﴾

سوال: پارہ ۲۳ میں سورۃ الزمر کی آیت ۳۳ میں کن تصدیق کرنے والوں کا تذکرہ ہے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے صحابہ کا ذکر کرنے کے لیے فرمایا گیا: وَالَّذِي جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ (رسول اللہ) جو آیا حق و سچ کے ساتھ اور جس نے تصدیق کی اس کی۔ وہی لوگ ہیں متقی و پرہیز گار۔“ حضرت علیؓ اور دوسرے مفسرین نے تصدیق کرنے والا حضرت ابوبکرؓ کو کہا ہے۔ (تفسیر کبیر۔ القرآن حکیم۔ مقامات صحابہ)

سوال: تیسویں پارے کی سورۃ والہل کی آیت ۷۱ سے ۲۰ تک کس کے بارے میں نازل ہوئی؟

جواب: مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس میں فرمایا گیا ہے: وَسُخِّبَتْهَا الْأَنْفِيُّ ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِأَخِيذِهِ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝ اور الگ رہے گا اس سے بڑا پرہیزگار جو دیتا ہے اپنا مال تاکہ وہ پاک ہو جائے اور نہیں کسی کا اس کے ہاں کوئی احسان کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ مگر رضا جوئی اپنے رب کی جو سب سے برتر ہے۔ اور وہ راضی بھی ہو جائے گا۔“ (القرآن۔ تفسیر کبیر۔ مقامات صحابہ)

سوال: سورۃ توبہ میں کن وہ ساتھیوں کی بات کی گئی ہے؟

جواب: پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ کی آیت ۴۰ میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا گیا ہے: ثَابِتِي الثَّنِينَ إِذْهُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ

مَعْنَاً - فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ: ”جب وہ دونوں تھے غار میں۔ جب نبی نے کہا اپنے ساتھی سے تو غم نہ کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اتاری اپنی تسکین اس پر۔“ (مسلم شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتائیے فدیہ کے بارے میں حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: پارہ دس سورۃ انفال آیت ۶۴-۶۸: مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ط تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ط وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۰ یعنی ”ہمیں ہے شایان نبی کو کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہوں اس وقت تک کہ وہ غلبہ حاصل کر لے ملک میں، تم چاہتے ہو مال دنیا کا اور اللہ چاہتا ہے آخرت کا اور اللہ ہے بڑا زبردست حکمت والا۔“ اور پھر فرمایا: أَسْوَآءَ كَيْسٍ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسْكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝: ”اگر نہ ہوتا مقتدر حکم اللہ کا پہلے سے تو ضرور پہنچتا تمہیں اس بارے میں جو لیا تم نے (فدیہ) عذاب بڑا۔“ (القرآن۔ تفسیر کبیر)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی رائے تھی کہ حضورؐ رئیس المنافقین عبد اللہ ابن ابی کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں۔ ان رائے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: پارہ دس سورۃ التوبہ آیت ۸۰: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط إِنَّ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ط ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۙ: اے میرے محبوب ان منافقین کے لیے آپ بخشش کی دعا کریں نہ کریں اور اگر آپ ستر بار بھی دعا کریں گے تو میں ان کو معاف نہیں کروں گا۔ اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (القرآن۔ تفسیر۔ مسلم شریف)

سوال: بتائیے آیات حجاب کس خلیفہ راشد کی تائید میں نازل ہوئیں۔

جواب: حضرت عمرؓ نے رسول اللہ سے امہات المؤمنین کے پردے کا ذکر کیا تو ان کی تائید فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پر آیات حجاب نازل فرمائیں۔ پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۰ تا ۳۲: **يَنْسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ يُضَعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ مِنْكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَنَعْمَلْ صَالِحًا نُورِثَهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ لَا وَاعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا نازل ہوئیں۔ ترجمہ: ”اے ازواج نبی جو کرے گی تم میں سے بے حیائی کھلی۔ دیا جائے گا اسے عذاب دگنا اور ہے یہ بات اللہ پر آسان۔ اور جو فرمانبرداری کرے تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اور عمل کرے نیک تو ہم دیں گے اسے اس کا اجر دگنا اور ہم نے تیار کر رکھی ہے اس کے لیے روزی عزت کی۔“ اور فرمایا: **يَنْسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ ۝ إِنَّ تَقْيِينَ فَلَآ تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝** ”اے ازواج نبی تم نہیں ہو کسی اور عورت کی طرح اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو نہ کر (نامحرم سے) وہی بات کہ توقع کرنے لگے وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے۔ اور تم کہو بات معقول۔“**

پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۹: **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْرِكُنَّ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَاءِ بَيْنَهُنَّ ط ذَلِكَ أَدْنَىٰ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝** ترجمہ: ”اے نبی کہہ دیجیے اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ لٹکا لیا کریں اپنے اوپر سے کچھ اپنی چادریں۔ یہ (بات) زیادہ قریب ہے اس سے کہ وہ پہچانی جائیں۔ پس انہیں ایذا نہ پہنچائی جائے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا رحیم ہے۔“

(القرآن۔ تاریخ الخلفاء۔ ریاض النضرہ)

سوال: بتائیے شراب کی ممانعت کے بارے میں کون سی آیت کس صحابیؓ کی خواہش پر نازل ہوئی؟

جواب: حضرت عمرؓ کی خواہش پر سورۃ البقرہ کی آیت ۲۱۹: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخُمْرِ وَالْمَيْسِرِ طَقُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنْفَعَةٌ لِلنَّاسِ وَكَثِيرٌ مِّنْ نَّفْعِهِمَا ط ”لوگ آپ سے شراب اور قمار بازی کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں۔ اور لوگوں کو فائدے بھی ہیں۔ اور وہ گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں“ پھر پارہ ۵ سورۃ النساء کی آیت ۳۳: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ: ”اے ایمان والو! تم نماز کے قریب بھی ایسی حالت میں نہ جاؤ کہ تم نشے میں ہو۔ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا کہتے ہو“۔ پھر پارہ ۷ سورۃ المائدہ کی آیت ۹۰: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ”اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوآ اور بت وغیرہ اور قمار کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں۔ سو ان سے بالکل الگ رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ“۔ (القرآن۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر خازن)

سوال: آپ جانتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں اور کون سی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: پہلا پارہ سورہ البقرہ آیت ۱۲۵: وَاتَّخِذُوا مِنِّي مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیا کرو“۔ اس طرح مقام ابراہیم کے بارے میں بھی اللہ نے ان کی تائید کی۔ (مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف۔ تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت ابن عباسؓ کے بقول سورۃ المائدہ کی کون سی آیت حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی؟

جواب: پارہ ۶ آیت ۵۵: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُعْمَلُونَ الصّٰلٰوةَ وَيُوْتُوْنَ الزّٰكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ: ”بے شک تمہارا ذرست تو اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہی ہیں جو قائم کرتے ہیں نماز اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ اور جھکے ہوئے ہوتے ہیں (اللہ کے سامنے)۔“

(القرآن۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر خازن۔ رضی اللہ عنہم)

سوال: بتائیے سورۃ التوبہ کی آیت ۱۹ کس خلیفہ راشد کے بارے میں نازل ہوئی؟

جواب: پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۱۹: اَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَّا يَنْتَوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ: ”کیا تم لوگوں نے حجاج کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو اس شخص کے برابر قرار دے لیا ہے جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو۔ یہ لوگ برابر نہیں اللہ کے نزدیک۔ اور جو لوگ بے انصاف (ظالم) ہیں اللہ ان کو سمجھ نہیں دیتا۔“ حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت طلحہؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(القرآن۔ تفسیر کبیر۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت علیؓ کے بارے میں سورۃ الدہر کی کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پارہ ۲۹ سورۃ الدہر کی آیت ۷: يُؤْتُوْنَ بِالسَّزْرِ وَيُخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا: ”وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔“ حضرت علیؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(القرآن۔ تفسیر کبیر۔ مقامات صحابہ)

☆ سورة المنافقون حضرت زید بن ارم کی بات کی تصدیق کے بارے نازل ہوئی۔
(تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر القرآن)

☆ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عامرؓ بن اکوع ۸۰ اور حضرت سلمہؓ بن اکوع چار مشرکین کو گرفتار کر کے رسول اللہؐ کے پاس لائے اور آپؐ نے انہیں معاف کر دیا تو پارہ ۲۶ سورة فتح کی آیت ۲۳: وَلَوْ قَتَلْتُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا اَلَا ذَبَرْتُمْ لَاجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ ”اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے۔ پھر نہ ان کو کوئی یار ملتا نہ مددگار“ نازل ہوئی۔

(طبقات۔ تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت حاطبؓ والے واقعہ کے بعد پارہ ۲۸ سورة الممتحنة آیات ۳ تا ۱۱: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تَلْقَوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ ط إِنَّ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ جِهَادَ فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ط تَسِرُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ط وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ اِنْ يَتَّقِفُوكُمْ يُكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءَ ۝ وَيَسْبِطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ ۝ وَذُؤَالُوا تَكْفُرُونَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ط يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ يَفْضَلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ”اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو۔ حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں۔ رسول کو اور تم کو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہیں۔ اگر تم میرے رستے پر جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضا مندی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے گھروں سے) نکلے ہو تو تم ان سے

چکے چکے دوستی کی باتیں کرتے ہوں۔ حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے۔ تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ جو شخص تم میں سے ایسا کرے گا۔ اور وہ راۓ راست سے بھٹکے گا۔ اگر ان کو تم پر دہترس ہو جائے تو وہ اظہارِ عداوت کرنے لگیں اور تم پر برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں۔ اور وہ اس بات کے متنی ہیں کہ تم کافر ہو، جاؤ، تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آئیں گے۔ خدا تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہے“ آیت نازل ہوئی۔

☆ حضرت حمزہ کی شہادت پر پارہ ۱۵ سورۃ النحل آیت ۱۲۶: وَإِنِّي عَاقِبْتُمْ فَمَعَابِدُوا مَن يُحْيِي مَوْتَكُمْ وَيُمِيتُكُمْ بِهِ ط ”اور اگر سزا دو تو اتنا ہی بدلہ لو۔ جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے“ نازل ہوئی۔

☆ غزوہٴ احد کے بعد مشرکین کا تعاقب کرنے والے صحابہؓ کے بارے میں پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۲: الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنۡ بَعْدِ مَا ابْتَلَيْنَاهُمُ الْفُرُجَ ط بِالَّذِينَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ وَاَتَقُوا اَجْرَ عَظِيْمًا ”جن لوگوں نے اللہ و رسول کے کہنے کو قبول کر لیا بعد اس کے کہ ان کو زخم لگا تھا۔ ان لوگوں میں جو نیک اور متقی ہیں ان کے لئے ثواب عظیم ہے“ نازل ہوئی۔

(القرآن، صحیح بخاری)

☆ حضرت سعدؓ کے لیے پارہ ۲۰ سورۃ عنکبوت کی آیت ۸: وَوَضَّيْنَا الْاِنْسَانَ فِي۟ سَوَابِغِہٖ۟ حَسَنًا وَاِنۡ جَاهَدَكَ لِتَشْرِكَ بِيۡ مَا لَيْسَ لَكَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطْلِقْہَا ۗ ”اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو تو ان کا کہنا نہ ماننا“ نازل ہوئی۔

- ☆ حضرت سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے مالِ غنیمت کے بارے میں پارہ ۱۰
- سورۃ انفال آیت ۶۹: فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ”تو جو کچھ تم نے لوٹا ہے اس کو حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑی رحمت والے ہیں“
- نازل ہوئی۔ (اسد الغابہ)
- ☆ آیت: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ ”اور بعض آدمی ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی جان تک صرف کر ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے حال پر مہربان ہے“ پارہ ۲
- سورۃ بقرہ آیت ۲۰۷ حضرت صہیبؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (تیس پر دانے)
- ☆ پارہ ۱۶ سورۃ کہف آیت ۱۱۰: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا: ”سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کا عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے“ حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت ابو عبیدہؓ اور حسینؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔
- (اسد الغابہ)
- ☆ مالِ غنیمت کے خس کے بارے میں حکم حضرت عبداللہؓ بن جحش کے فیصلے کی تائید میں نازل ہوا۔ (طبقات)
- ☆ حضرت ابن ام مکتومؓ (ناپیدا صحابی) نے شوقِ جہاد کا حضورؐ سے ذکر کیا تو پارہ ۵
- سورۃ النساء آیت ۹۵: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَبِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۖ ”برابر نہیں وہ مسلمان جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھے رہیں اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں“ نازل ہوئی۔

☆ سورۃ عبس نایبنا صحابی حضرت ابن ام مکتومؓ کی شان میں نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۳۳: قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۙ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۗ ”کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے کافی گواہ ہیں“ حضرت عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئی۔

☆ اور پارہ ۲۶ سورۃ احقاف آیت ۱۰: قُلْ اَرَاةَ يُتِيمٌ اِنْ كَانَ مِنَ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدْتُمْ مِنْ بَنِيۤ اِسْرٰٓئِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاَمَنْ وَاَسْتَكْبَرْتُمْ ط ”آپ کہہ دیجئے کہ تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن مجانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی میں رہو“ بھی ان کی شان میں نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۙ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرْزُقُوۡنَ ۝ ”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے، ان کو مردہ مٹ خیال کرو۔ بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں۔ ان کو رزق بھی ملتا ہے“ حضرت عبداللہ بن عمرو کی وجہ سے اس وقت نازل ہوئی جب انہوں نے احد میں شہید ہونے کے بعد اللہ سے رابطے کے وقت عرض کیا تھا کہ الہی میرے حال کی خبر میرے پسماندگان کو دے دے۔ (جامع ترمذی)

☆ ۹ ہجری میں بنو تمیم کے وفد کا امیر مقرر کرتے وقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور رسول اللہؐ کے سامنے ان کی آوازیں بلند ہو گئیں تو پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۲: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرْفَعُوۡا اَصۡوَاتکمۡ فَوْقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ ۗ ”اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر ﷺ کی آواز سے

بلند مت کیا کرو“ نازل ہوئی۔

☆ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ رسول اللہ کے سامنے بات کرتے ہوئے اپنی آوازوں کو انتہائی پست رکھتے۔ اس پر پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۳: اِنَّ لِّلَّذِيْنَ يَغْتَضُّونَ اَخْوَءَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَمْسَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لَتَقْوٰى ط ”پیشک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خالص کر دیا ہے“ نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۸: وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خَلَفُوا ط حَتَّى اِذَا ضَاغَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاغَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَا مَلْجَا مِنْ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ط ثُمَّ نَابَ عَلَيْهِمْ لِتَوْبُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ”اور ان تین شخصوں کے حال پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب ان کی پریشانی کی یہ نوبت آئی کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا کی گرفت سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ پھر وہ خاص توجہ کے قابل ہوئے پھر ان کے حال پر بھی خاص توجہ فرمائی گئی تاکہ وہ آئندہ بھی رجوع رہا کریں“ حضرت کعب بن مالک، حضرت بلال بن امیہ اور حضرت مرثدہ بن ربیع کے بارے میں نازل ہوئیں۔ (صحیح بخاری)

☆ پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۷: فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰهَا لِحَبِيْبٍ لَا يَكُوْنُ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ اَزْوَاجٍ اَذْعَبًا ۙ بَعِيْمٌ : ”پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا، ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا۔ تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے (نکاح کے) بارے میں کچھ تنگی نہ رہے۔“ اور آیت ۴۰:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط: ”محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں“ اور آیت ۵: اذْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ عِتْدًا ”تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو، یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے“ حضرت زید بن حارثہ کی وجہ سے نازل ہوئیں۔

☆ حضرت خباب اللات اور عاص بن وائل کے مقابلے کے بارے میں پارہ ۱۶ سورۃ مہریم آیت ۷۷: اَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا: ”بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ کو (آخرت میں) مال اور اولاد ملیں گے“ نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری)

☆ بنو اسد بن خزیمہ کے لوگوں (صحابہؓ) کے وفد نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اسلام کا اس انداز میں ذکر کیا جیسے احسان جتلا رہے ہوں۔ اس پر پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۷: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ اَسْلَمْتُمْ اُنۢ بَدَا لَكُمْ اِسْلَامُكُمْ فَذٰلِكُمْ اِسْلَامُكُمْ لَنْ اَسْلَمَ لَكُمْ اِسْلَامُكُمْ اِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْكُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ فَاِنْ كُنْتُمْ حٰقِقِيْنَ اِذۡ تَقُوْلُوْنَ اِنۡنَا اِسْلَمْنَا بِاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ حٰقِقِيْنَ اِنۡنَا لَمُشْرِكُوْنَ بِمَا كُنَّا نَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ فَاِنَّنَا لَمُكۡذِبُوْنَ ط: ”یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں“ نازل ہوئی۔

☆ حضرت عمیر بن سعد کی تائید میں پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۷۴: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوا سُلُوۡسَ الْاَشۡكٰسِ الَّذِيۡنَ يۡقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا اِلٰهًا غَيْرَ اللَّهِ فَاِنَّنَا لَمُشۡرِكُوۡنَ بِمَا كُنَّا نَعۡبُدُ مِنْ دُوۡنِ اللَّهِ فَاِنَّنَا لَمُكۡذِبُوۡنَ ط: ”وہ لوگ قسمیں کھا جاتے ہیں کہ ہم نے فلاں بات نہیں کہی۔ حالانکہ یقیناً انہوں نے کفر کی بات کہی تھی۔ اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے ایسی بات کا ابرادہ کیا تھا جو ان کے ہاتھ نہ لگی“ نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۱۳ سورۃ النحل آیت ۱۰۶: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعۡدِ اِيۡمٰنِهٖۙ اِلَّا مَنْ اُكۡرِهَ وَّوَلَّيۡتۡهُ مُطۡمَئِنِّۙنًۢم بِالۡاِيۡمٰنِ وَلٰكِنۡ مِّنۡ شَرِّۙ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلٰیۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنۡ اللّٰهِ ط: ”جو شخص ایمان لائے پیچھے اللہ کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص پر

زبردستی کی جائے بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو لیکن ہاں جو جی کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ حضرت عمارؓ بن یاسر کے اطمینان قلب کے لیے نازل ہوئی۔

☆ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پارہ ۲۳ سورۃ الزمر کی آیت ۹: اَمْسِنُ هُوَ قَانِتٌ اَنَا، اَلْبَلِ سَاجِدًا وَقَانِمًا يَخْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهِ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط: ”بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو، آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو۔ آپ کہیں کیا علم والے اور جہل والے کہیں برابر ہوتے ہیں“ حضرت عمارؓ بن یاسر کی شان میں نازل ہوئی تھی۔

(طبقات)

☆ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بصیرؓ اور حضرت ابو جندلؓ کو عیص سے مدینے بلایا تو پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۴: وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ مِّنۡۢ بَعْدِ اَنْۢ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ط: ”اور وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے ہاتھ تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ ان (کے قتل) سے عین مکہ (کے قریب) میں روک دیئے، بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دیدیا تھا“ نازل ہوئی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حدیبیہ میں مسلمانوں نے اسی مشرکین کو گرفتار کیا تھا جو مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پھر حضورؐ نے ان کو معاف فرما دیا۔ (صحیح بخاری)

☆ سریہ عبداللہؓ بن جش میں حرمت والے مہینے میں مسلمانوں کے ہاتھوں ایک مشرک ہلاک ہوا تو مسلمان پریشان تھے۔ اس پر پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۱۰: يَسْتَلُوْۤنَكَ عَنِ الشُّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالِ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدَّ عَنْ سَبِيْلِ

اللَّهُ وَكُفِّرُ بِهِ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ: ”لوگ آپ سے شہر حرام میں قتال کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس میں (عمداً) قتال کرنا جرمِ عظیم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک ٹوک کرنا اور اللہ کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی کعبہ) کے ساتھ۔ اور جو لوگ مسجد حرام کے اہل تھے ان کو اس سے خارج کر دینا جرمِ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور فتنہ پر دازی کرنا قتل سے بھی بڑھ کر ہے“ نازل ہوئی۔ (الریق المختم۔ سیرۃ ابن ہشام)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ پارہ ۱۶ سورۃ کہف آیت ۱۰: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا: ”سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے۔ اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے“ حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عبیدہؓ، حضرت طفیلؓ اور حضرت حصینؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (اسدغاب)

☆ پارہ ۲۸ سورۃ الحشر آیت ۹: وَيُوْتِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ: ”وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہی ہو“ حضرت ابو طلحہؓ، زید بن سہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری۔ مترجم حاکم)

☆ حضرت قطبؒ بن عامر حضورؐ کے ساتھ احرام باندھے باغ میں داخل ہوئے اور حضورؐ کے دریافت کرنے پر جواب دیا: ”جو آپ کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔“ اس وقت لوگ احرام باندھ کر دروازوں کی بجائے چھتوں سے کود کر گھروں میں داخل ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۹: وَيَسْرُرُ النَّبِيُّ بَأْنَ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ

وَأَتُوا الْبَيْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا: ”یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں چھت پر (بیچھے) سے آتے ہو لیکن نیکی تو پرہیزگاری میں ہے۔ اور گھروں میں دروازوں سے آؤ۔“ نازل ہوئی۔
(مسند احمد صحیح بخاری)

☆ بے سروسامانی کی وجہ سے جو صحابہ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے اور وہ پریشان تھے۔ اللہ نے پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۹۲ نازل فرمائی: وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَّوَكَّلُوا لِيَأْخُذَهُمْ فَلْتَأْجِدْ مَا أَحْمِلْكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَعَيْنُهُمْ يُفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ۝ ”ان لوگوں پر کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آئے تاکہ تم ان کو سواری دو۔ تم نے ان سے کہا کہ تمہارے پاس سواری نہیں ہے تو وہ روتے ہوئے لوٹ گئے۔“

(تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر القرآن۔ تفسیر عثمانی)

☆ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۷۹: الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّلَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ: ”یہ منافقین ایسے ہیں کہ صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جن کو سوائے محنت مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس تمسخر کا ضرور بدلہ دے گا۔“ اس وقت نازل ہوئی جب صحابی رسول حضرت ابو عقیل انصاریؓ رات بھر مشقت کر کے دو صاع کھجوریں کما کر لائے۔ ایک صاع دو گھر والوں کے لیے رکھیں اور ایک صاع رسول اللہؐ کی خدمت میں صدقہ کرنے کے لیے لائے تو منافقین نے مذاق اڑایا۔ (طبرانی)

☆ حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے ان کی جائداد پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان کی دو کم سن بیٹیوں کے لیے والدہ حضورؐ کے پاس شکایت لے کر آئیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ آیت

میراث نازل ہوئی۔ یہ پارہ ۶ سورۃ النساء کی آیت ۶: ۱۷۰۔ فَإِن كَانَتَا سَتِينِ فَلَهُمَا
النِّسْفُ مِمَّا تَرَكَ ط وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَى ط
اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو اس کے کل ترکہ میں سے دو تہائی ملیں گے۔ اور اگر وارث
چند بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر“ تھی۔

(طبقات۔ اسماہ)

☆ حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ پارہ ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۲۳: مِّنَ
الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِمْ مِّنْ مَّوَدَّةٍ مِّنْ قَبْلِهِمْ
مِنْهُمْ مَّن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا بَدِيلًا: ”ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ
انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔ پھر بعض تو
ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض ان میں مشتاق ہیں۔ اور
انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا“ حضرت انسؓ بن نضر کی شہادت کے موقع
پر نازل ہوئی۔ (سوشیلٹی)

☆ حضرت اقرعؓ بن حابس کے رسول اللہ کو بلند آواز سے پکارنے پر پارہ ۲۶
سورۃ الحجرات آیت ۲: اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْقِلُوْنَ: ”جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں سے اکثر
کو عقل نہیں ہے“ نازل ہوئی۔ (تیسرے مواہب الرحمن)

☆ حضرت لبیدؓ پر ایک منافق بشیر نے چوری کا الزام لگایا تو حضرت لبیدؓ اور
حضرت رفاعہؓ کے لئے پارہ ۵ سورۃ النساء کی آیت ۱۰۵ تا ۱۰۷ نازل ہوئیں:
وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِيْنِ حَٰصِمًا ۝ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يُخْتَانُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَانًا
اِيْمًا: ”اور آپ ان خائموں کی طرفداری کی بات نہ کیجئے۔ اور آپ استغفار

فرمائیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا رحیم ہے۔ اور آپ ان لوگوں کی طرف سے کوئی جواب دہی کی بات نہ کیجئے جو کہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہیں چاہتے جو بڑا خیانت کرنے والا بڑا گناہ کرنے والا ہے۔“ (تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر)

﴿حضور ﷺ کا صحابہؓ سے انداز محبت﴾

- ☆ غزوہ بنو قریظہ یا بنو نضیر کے موقع پر حضرت ابوالولید عتبہؓ بن عبد کو جنت کی بشارت دی۔
- ☆ حضرت عبید بن عبدالمطلب انصاری کو شام روم کے پاس نامہ مبارک لے جانے پر جنت کی بشارت دی۔
- ☆ حضرت عمرو بن ثابت (اصیرم) کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- ☆ مہاجر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود کو جنت کی بشارت دی۔
- ☆ غزوہ حنین کے لئے جاتے ہوئے راستے میں ایک جگہ پہرہ دینے پر حضرت انسؓ بن ابی مرثد غنوی کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن قیس کے لئے حضورؐ نے جنت میں داخلے کی بشارت دی۔
- ☆ حضرت ثابتؓ بن قیس سے حضور اقدسؐ نے فرمایا، تم اہل جنت میں سے ہو۔
- ☆ ایک موقع پر حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ کے بارے میں فرمایا: ”اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔“
- ☆ غزوہ احد میں حضورؐ کی حفاظت کرنے پر حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کو حضورؐ نے زندہ شہید کا لقب دیا۔ اور فرمایا، انہوں نے جنت کو اپنے اوپر واجب کر لیا ہے۔

- ☆ حضرت زاہر بن حرام دیہات کے تحفے حضور کے پاس لاتے تو آپ انہیں شہر کے تحفے دیا کرتے۔
- ☆ حضرت حارث بن حزام نے اپنے ہاتھ کا شکار حضور کو پیش کیا تو آپ نے انہیں ایک مدنی عمامہ دیا۔
- ☆ حضرت مرداس بن مالک نے حضور کو ایک گھوڑا پیش کیا۔ آپ نے انہیں دعا دی اور فرمان لکھ کر دیا۔ ان کے قبیلے کے صدقات وصول کرنے کی اجازت دی۔
- ☆ حضرت مردان بن مالک داری کو خیبر کی پیداوار سے کچھ حصے عطا فرمائے۔
- ☆ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی نے حضور کو دو موزے تحفہ میں دیئے۔ ایک بار آپ نے انہیں قبلی چادر عطا فرمائی۔
- ☆ حضرت شمر بن خالد کو ایک چادر عطا کی۔ صحرا میں ایک قطعہ زمین دیا اور فرمان لکھ کر دیا۔
- ☆ حضرت زبیر بن بدر کو انعام دیا اور نبی عوف کے صدقات کا متولی مقرر فرمایا۔
- ☆ رسول اللہ نے حضرت ہام بن زید کو ایک چادر اور ایک پیالہ عطا فرمایا۔
- ☆ حضور نے حضرت حارث بن حزام کے ہدیے کے جواب میں انہیں ایک مدنی عمامہ عطا فرمایا۔
- ☆ آپ نے حضرت عوف بن قحطاع اور ان کے والد کو چادروں کا تحفہ دیا۔
- ☆ حضور نے حضرت ابو عبید عامر بن حدیفہ کو ایک چادر عطا فرمائی۔
- ☆ حضرت عمرو بن بداح بنو عبد قیس کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں ایک چادر عنایت فرمائی اور جنگل میں ایک کنواں بھی عطا فرمایا۔

- ☆ حضرت عقبہؓ بن عبد، حضرت ارقم بن ابی ارقم اور حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص کو تلواریں عطا فرمائیں۔
- ☆ حضرت قرظ بن ربیعہ کو رسول اللہؐ نے حضرموت میں کچھ زمین عطا فرمائی۔
- ☆ حضورؐ نے حضرت فروہ بن مستیک کو اسلام لانے کے بعد مراد اور زبید کے علاقے میں عطا فرمائے۔
- ☆ حضرت مجاہد بن مرارہ اور ان کے والد کو عورہ، عوانہ اور الجلیل کے علاقے بطور جاگیر عطا فرمائے اور فرمان لکھ کر دیا۔
- ☆ رسول اللہؐ نے حضرت نھلہ بن عمرو کو صفراء میں کچھ زمین عطا فرمائی۔
- ☆ حضرت نمط بن قیس اسلام لائے تو آپؐ نے انہیں یمن میں ایک جاگیر عطا فرمائی۔
- ☆ حضرت سلمہ بن مالک سلمیٰ کو ایک جاگیر عطا فرمائی اور ایک تحریر لکھ کر دیا۔
- ☆ حضورؐ نے فرات بن حبان کو یمامہ میں زمین کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔
- ☆ حضرت تمیم بن اوس داری کو فلسطین میں قطعہ اراضی عطا فرمایا اور تحریر بھی لکھ کر دی۔
- ☆ رسول اللہؐ نے حضرت بلالؓ بن سعد کو وادی سلہ عطا فرمادی۔
- ☆ حضرت وائل بن حجر کو حضورؐ نے حضرموت میں جاگیر عطا فرمائی۔
- ☆ حضرت حمزہ بن نعمان کو آپؐ نے وادی قزلی میں زمین عطا فرمائی۔
- ☆ حضرت جمیل بن ردام کو ایک مقام رداء عنایت فرمایا اور ایک تحریر بھی لکھ کر دی۔
- ☆ حضور اللہؐ نے حضرت طیب بن عبد اللہ اور ان کے ساتھیوں کو شام میں زمین اور تحریر بھی لکھ کر دی۔ حضرت طیب کا نام حضورؐ نے عبد الرحمن رکھ دیا۔

- ☆ حضرت حمزہؓ بن ابی ضمیرہ کو ایک تحریر لکھ کر دی۔
- ☆ حضرت ابو عبد اللہ بن ماعز بصری کو ایک فرمان لکھ کر دیا۔
- ☆ رسول اللہؐ نے ام المؤمنین حضرت ماریہؓ قبطیہ سے حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش پر حضرت ابورافعؓ کو ایک غلام عطا فرمایا۔
- ☆ حضرت رفاعہؓ بن زید، حضرت مطرفؓ بن خالد، حضرت زرارہؓ بن قیس، حضرت خزیمہؓ بن عاصم اور حضرت رافعؓ قرظی کو تحریر میں لکھ کر دیں۔
- ☆ حضرت ابراہیمؑ بن نجار کو اپنے لئے منبر بنانے کا شرف عطا فرمایا۔
- ☆ حضورؐ نے حضرت قیسؓ بن عمیر کو اپنی قوم کا سردار مقرر فرمایا۔
- ☆ حضرت رفاعہؓ بن زید کو حضورؐ نے ان کی قوم کا سردار مقرر فرمایا۔
- ☆ حضرت عبادہ بن الیشب کو قوم کا حاکم بنایا اور تحریر لکھ کر دی۔
- ☆ رسول اللہؐ نے حضرت قیسؓ بن زید کو قبیلہ بنو سعد بن مالک کا سردار بنایا۔
- ☆ حضورؐ نے حضرت عبد اللہؓ بن ابو ربیعہ کو یمن اور اس کے گرد و نواح میں فوج کا افسر بنایا۔
- ☆ حضرت عمرو بن قاری کو غزوہ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر فرمایا۔
- ☆ حضرت ولیدؓ بن امیہ کو کندہ اور صدف سے زکوٰۃ کی وصولی کا عامل مقرر فرمایا۔
- ☆ حضرت حمیہؓ بن جزء کو خنس کا عامل مقرر فرمایا۔
- ☆ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہؐ نے حضرت مسعود بن عمرو القاری کو مال غنیمت اور قیدیوں پر نگران مقرر فرمایا۔
- ☆ حضرت خزیمہؓ بن عاصم کو ان کی قوم کے صدقات کی وصولی پر مقرر فرمایا۔
- ☆ حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص کو یمن کے صدقات کی وصولی کا کام سونپا۔

- ☆ حضرت سواذ بن غزیہ انصاری کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔
- ☆ رسول اللہؐ نے حضرت یزید بن قیس اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے خراج سے سو دن کھجوریں عطا فرمائیں۔
- ☆ حضرت عبداللہؓ بن ارقم کو حضورؐ نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس دن دیئے۔
- ☆ خیبر کے موقع پر رسول اللہؐ نے حضرت محیصہؓ بن مسعود کو تیس دن کھجوریں اور تین دن جو عنایت فرمائے۔
- ☆ حضرت نصیرؓ بن حارث کو حضورؐ نے حنین کے موقع پر ایک سوانٹ عطا فرمائے۔
- ☆ حضرت ربیع بن قارب کو ایک چادر اور ایک اونٹنی دی۔

صحابہؓ کے منفرد انداز

- سوال: بتائیے بیعت رضوان کے موقع پر کس صحابی نے تین مرتبہ بیعت کی تھی؟
- جواب: حضرت سلمہؓ بن اکوع نے تین مرتبہ رسول اللہؐ کے دست اقدس پر بیعت کی۔
(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)
- سوال: کون سے صحابی اذان دیتے وقت شہادت کے کلمات کو چار چار مرتبہ دہراتے تھے؟
- جواب: حضرت ابو محمد زہریؓ اذان دیتے وقت ایسا کرتے تھے۔ (اصابہ۔ مستدرک حاکم)
- سوال: اہل مکہ میں کون سے صحابی سب سے زیادہ عطر لگاتے تھے؟
- جواب: حضرت مصعبؓ بن عمیر کو عطر بہت پسند تھا اور وہ زیادہ عطر لگاتے تھے۔
(سیر الصحابہ۔ اسد الغاب)
- سوال: بتائیے کس صحابی نے گناہوں کی بخشش کے وعدے پر اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص نے اس شرط پر اسلام قبول کیا کہ ان کے تمام بچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ (طبقات - اسوۂ صحابہ - مہاجرین)

سوال: سب سے کم بات چیت کرنے والے صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت عمار بن یاسر صحابہ میں سب سے کم کلام کرتے تھے۔

(اسد الغابہ - اصحابہ - سیر الصحابہ)

سوال: اس صحابی کا نام بتادیجئے جنہوں نے جنگ یرامہ میں گھنٹوں کے بل جنگ لڑی؟

جواب: جنگ یرامہ میں حضرت زوآب بن ازور کی پنڈلیوں تک ٹانگیں کٹ گئیں لیکن گھنٹوں کے بل دیر تک لڑتے رہے۔ (طبقات - تاریخ طبری - استیعاب)

سوال: بتائیے کس صحابی کا انتقال اونٹنی پر سفر کے دوران ہوا تھا؟

جواب: قبیلہ قیس عیلان کے حضرت عتبہ بن غزوان مدینہ سے واپس جا رہے تھے کہ اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے سفر کے دوران ہی انتقال کر گئے۔ (اسوۂ صحابہ - سیر الصحابہ)

سوال: خلیفہ دوم حضرت عثمان غنیؓ کے محاصرے کے دوران کس صحابی نے شریپندوں کو تلقین کی؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ کی ہدایت پر حضرت عبداللہ بن سلام نے محاصرین کو وعظ و نصیحت کی لیکن شریپندوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔

(مستدرک حاکم - خلفائے راشدین - عثمان غنی)

سوال: بتائیے اسلام کے سب سے پہلے ناپینا مؤذن کون تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن ام مکتوم وہ ناپینا صحابی رسول تھے جو اذان بھی دیتے تھے۔

(اصحابہ - طبقات - سیر الصحابہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کس صحابی کو روزانہ شہد اور لیوں کھلایا کرتی تھیں؟

جواب: نایب صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم کو۔ (طبقات۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: اذان کے الفاظ کن صحابہ کو خواب میں سنائے گئے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عبداللہ بن زید کو اذان کے کلمات خواب میں

سنائی دیئے۔ (اسد الغابہ۔ اصحاب۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: کس صحابی کو رسول اللہؐ منبر پر کھڑے کر کے اشعار سنا کرتے تھے؟

جواب: آپؐ حضرت حسان بن ثابت کو منبر پر کھڑے ہو کر شعر پڑھنے کا حکم دیتے اور

خود شوق سے سنا کرتے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب)

سوال: بتائیے کون سے صحابی جنگ میں سر پر سرخ پٹی باندھ کر لڑا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ابو وجانہ ساک بن خرشہ سر پر کپڑے کی سرخ پٹی باندھ لیتے تھے۔

(سیر الصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: کون سے صحابی نبی اکرمؐ کے وصال کے صدے سے انتقال کر گئے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن انیس رسول اللہؐ کے وصال کی خبر سن کر صدے سے ہی اللہ

کو پیارے ہو گئے۔ (اصحاب۔ طبقات)

سوال: کس صحابی کے اشعار کی وجہ سے قبیلہ دوس مسلمان ہو گیا تھا؟

جواب: حضرت کعب بن مالک کے اشعار سے خوفزدہ ہو کر پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کون سے صحابی حضرت عیسیٰ سے مشابہت رکھتے تھے؟

جواب: صحابی رسول، حضرت عروہ بن مسعود حضرت عیسیٰ سے مشابہ تھے۔

(اصحاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: غزوہ بدر میں کسی صحابی نے سر پر شتر مرغ کی کلفی لگا رکھی تھی؟

جواب: رسول اللہ کے چچا اور عظیم صحابی حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے۔ انہوں نے اس جنگ میں دو گھوڑوں سے لڑائی کی تھی۔ (سیر الصحابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ مہاجرین)

سوال: دور رسالت میں کس صحابی سے لوگ دعا کی طلب کرتے اور بددعا سے ڈرتے تھے؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص مستجاب الدعوات تھے۔ لوگ ان سے دعا کرایا کرتے۔ (اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: بتائیے کس صحابی نے حضور کی زبان مبارک سے سن کر ستر سورتیں یاد کر لیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضور سے سن کر اپنے حافظے کی بنا پر ستر سورتیں زبانی یاد کر لیں۔ (اصحابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوہ احد میں مشرکین پر سب سے زیادہ تیر چلانے والے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: اس روز حضرت سعد بن ابی وقاص نے دشمنوں پر سب سے زیادہ تیرے چلائے۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ النبی۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سلمان فارسی مدائن کے امیر تھے۔ ان کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: وہ امیر ہونے کے باوجود چٹائیاں بن کر اور کبھی جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے رزق کماتے تھے۔ (اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے کس صحابی نے پندرہ دن میں عبرانی زبان سیکھی؟

جواب: رسول اللہ کے حکم پر حضرت زید بن ثابت نے پندرہ دن میں عبرانی زبان سیکھی۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ)

سوال: اس صحابی رسول کا نام بتادیں جس نے اسلام لانے سے پہلے زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں کو لے کر پالا تھا؟

جواب: حضرت حصہ بن ناجیہ نے تین سو ساٹھ لڑکیوں کو لے کر پالا جنہیں ان کے والدین زندہ دفن کرنا چاہتے تھے۔ (اصابہ۔ یرالصحابہ)

سوال: کس صحابی کی آنکھیں مختلف جنگوں میں ضائع ہو گئی تھیں؟

جواب: حضرت ابوسفیان بن حرب کی ایک آنکھ غزوہ طائف میں اور دوسری جنگ یرموک میں ضائع ہو گئی تھی۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کون سے صحابی ایک مشرک سردار کی نذر کے بدلے میں رہا ہوئے؟

جواب: بزمعونہ کے سانچے میں بیچ رہنے والے صحابی حضرت عمرو بن امیہ ضمری۔

(اصابہ۔ یرالصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: کس صحابی رسول نے اپنی قبر خود کھودی تھی؟

جواب: حضرت ابوسفیان بن حارث نے مدینے میں اپنے ہاتھوں سے اپنی قبر کھودی اور پھر دو دن بعد انتقال فرمایا تو اسی قبر میں دفن ہوئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: کون سے خلیفہ رسول ہر جمعے کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عثمان غنی ہر جمعے کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ (یرالصحابہ۔ استیعاب)

سوال: کون سے صحابی اپنی خوبصورتی کی وجہ سے چہرہ ڈھانپ کر رکھتے تھے؟

جواب: حضرت زبیر بن عبدالمطلب نے اپنے حسن و جمال کی وجہ سے چہرہ چھپا کر رکھتے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے کون سے صحابی کوفہ کی مسجد میں نمازیوں میں دینار تقسیم کرتے تھے؟

جواب: حضرت سعید بن العاص ہر شب جمعہ کو اپنے غلام کے ہاتھوں کوفہ کی مسجد میں نمازیوں میں دینار سے بھری ہوئی تھیلیاں تقسیم کراتے تھے۔

(طبقات۔ متدرک حاکم)

سوال: بتائیے کون سے صحابیؓ روتے روتے انتقال فرما گئے تھے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا پوچھا تھا؟

جواب: حضرت اسود حبشیؓ۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میں بھی آپ کی طرح اللہ پر ایمان لاؤں اور نیک اعمال کروں تو کیا مجھے جنت میں آپ کا ساتھ نصیب ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسود حبشیؓ سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس کی ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اسوڈ کے چہرے کی چمک جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے معلوم ہوگی۔“ یہ سن کر حضرت اسوڈ پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ روتے روتے انتقال فرما گئے۔ حضورؐ نے انہیں خود قبر میں اتارا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: قبیلہ بنو تمیم کی شاخ بنو کعب بن سعد کے حضرت اسوڈ بن سربج فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور چار غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے آپ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ابو عبد اللہ اسود بن سربج نے اہل و عیال سمیت بصرہ میں سکونت اختیار کر لی اور ۴۰ ہجری میں وہیں انتقال فرمایا۔ ان سے آٹھ احادیث مروی ہیں۔

(استیعاب۔ طبقات۔ تہذیب احمدیہ)

سوال: بتائیے حضرموت کے رہنے والے کس صحابیؓ نے طویل عمر پائی؟

جواب: حضرت اُمّد بن اَبَدِ حَضْرَمِی نے صحابہؓ میں بہت لمبی عمر پائی۔ (اسد الغابہ)

سوال: بنو کندہ کے حضرت امرؤ القیس حضرموت کے رہنے والے تھے۔ قادر الکلام

شاعر تھے اور ۱۰ ہجری میں مدینہ منورہ آ کر اسلام قبول کیا۔ بتائیے آپ کا

انتقال کہاں ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں کوفہ آباد ہوا تو اپنا وطن چھوڑ کر وہاں چلے گئے۔ وہیں انتقال ہوا۔ (استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ایاسؓ بن ثعلبہ انصاری غزوہ بدر میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: یہ حضرت ہانیؓ بن نیار کے بھانجے تھے۔ بدر پر روانگی کے وقت ان کی والدہ سخت بیمار ہو گئیں۔ حضورؐ نے والدہ کی دیکھ بھال کے لئے انہیں گھر پر رہنے کا حکم دیا۔ ابو امامہ ایاسؓ بن ثعلبہ انصاری سے دو احادیث مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: مشہور شاعر حضرت کعبؓ بن زہیر کے بھائی بکیرؓ بن زہیر بھی قادر الکلام شاعر تھے۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: عدنانی قبیلے بنو مزینہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبوی سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ انہوں نے صلح حدیبیہ اور غزوہ خیبر کے درمیانی عرصے میں اسلام قبول کیا۔

(حمرۃ اشعار العرب کتاب الاغانی۔ استیعاب)

سوال: قبیلہ مازن کے بسرؓ بن ابی بسر کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: وہ دو ہجری سے پہلے مسلمان ہوئے تو ان کی اہلیہ دو بیٹے عبداللہؓ اور عطیہؓ اور ایک بیٹی صماءؓ بھی ساتھ ہی مسلمان ہو گئے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت بسرؓ بن سفیان بن خزاعہ کی شاخ بنو کعب سے تھے اور رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ رسول اللہؐ نے انہیں کس لئے خط بھیجا تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں حضورؐ نے انہیں خط لکھ کر قبول اسلام کی دعوت دی۔ نامہ مبارک ملتے ہی آپؐ مسلمان ہو گئے۔ (اسد الغابہ)

سوال: حضرت بسرؓ بن سفیان اصحاب الشجرہ میں سے تھے اور انہوں نے حضورؐ کے

دست اقدس پر موت کی بیعت کی۔ بتائیے اس عمرہ پر روانہ ہونے کے بعد حضورؐ نے حضرت بسرؓ کو کس کام پر معمور فرمایا؟

جواب: آپؐ کو اطلاع ملی کہ مشرکین مکہ مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت بسرؓ بن سفیان کو حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے عسفان کے مقام پر اطلاع دی کہ کفار مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کی شاخ بنی البرکاء کے کون سے صحابی کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی تھی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: حضرت بشرؓ بن معاویہؓ بکائی کے چہرے پر حضورؐ نے اپنا دست اقدس پھیرا اور دعا دی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جب کبھی بارش نہ ہوتی اور خشک سالی کی وجہ سے ان کی قبیلے کے لوگ مصیبت میں گرفتار ہوئے تو حضرت بشرؓ اور ان کا خاندان اس لئے محفوظ رہتا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: قبیلہ بنو بکرین وائل کے حضرت بشرؓ بن خصامیہ فتح مکہ کے فوراً بعد اسلام لائے اور کچھ عرصہ اصحاب صفہ میں شامل رہے۔ آپؐ نے دور صدیقی کے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ثنیٰ بن حارثہ نے ایرانیوں کے خلاف جہاد کیا تو حضرت بشرؓ بن خصامیہ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: قبیلہ اوس کے خاندان بنی ظفر سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت بشرؓ بن عنیس انصاری کو فارس جوا کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ان کی ایک گھوڑے کا نام جواتھا اسی نسبت سے وہ فارس جوا کہلائے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت بشیرؓ بن عینس نے غزوہ احد کے بعد تمام غزوات میں حصہ لیا۔ دور فاروقی میں ان کی جہادی سرگرمیاں کیا رہیں؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے عراق عرب میں ایرانیوں کے خلاف جہاد کیلئے حضرت ابو عبید ثقفیؓ کی سرکردگی میں لشکر بھیجا تو حضرت بشیرؓ بن عینس بھی اس میں شامل تھے۔ نمارق، کسکرا اور سقاطیہ فتح کر کے دریائے خرات کے کنارے مروہ کے قریب قس الناطف کے مقام پر ایرانیوں کے ساتھ گھمنان کی لڑائی ہوئی۔ حضرت بشیرؓ بن عینس بھی اس میں شہید ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ فوج البلدان)

سوال: قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق تھا اور سابقوں الاؤلون میں شامل حضرت تمیمؓ بن حارث نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ ۶ نبوی میں مکہ سے ہجرت گئے اور پھر کچھ عرصہ بعد مدینہ آ گئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت تمیمؓ بن حارث نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت ابو بکرؓ کے دور میں شام جانے والے لشکر میں شامل ہوئے اور رومیوں کے خلاف کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ اجنادین کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ثابتؓ بن خالد کب شہید ہوئے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو مالک بن نجار سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ساتھ بزم معونہ یا جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

صحابہ کے آخری الفاظ اور وصیتیں ﴿﴾

☆ حضرت ثقیؓ بن حارث نے میدان جنگ میں وفات سے چند لمحے پہلے کہا: ”حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو میرا یہ پیغام دینا، جہاں تک ممکن ہو سکے عرب

کی سرحد کے قریب رہ کر ایرانیوں سے جنگ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غالب کرے، تو پھر بے دریغ ایران کے اندر گھس جائیں اور اگر خدا نخواستہ مسلمان ایرانیوں کو مغلوب نہ کر سکیں، تو اپنے ملک کی سرحد کے اندر جا کر دوبارہ منظم ہو کر یلغار کریں۔“ (اسد الغابہ۔ تیس پر وائے)

☆ حضرت عاصم بن ثابت نے شہادت سے پہلے یہ الفاظ کہے: ”اللہ! میری اسی طرح حفاظت کیجیے کہ نہ میں کسی مشرک کو مس کروں اور نہ مجھے کوئی مشرک مس کر سکے۔“ (اسد الغابہ۔ جرنل صحابہ)

☆ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے آخری الفاظ ہیں: ”اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے، چنانچہ اپنی ملاقات میں میرے لیے برکت عنایت فرما۔“ اور یہ بھی فرمایا: ”دیکھ ذوق و شوق سے میرا حبیب آیا۔ جو ذربار الہی میں شرمندہ ہوا اسے کامیابی نصیب نہ ہوگی۔“ آپ نے وصیت کی: ”مجھے زیادہ قیمتی کفن نہ پہنانا۔“ (طبقات۔ علیہ الاولیاء)

☆ وفات سے کچھ دیر پہلے حضرت خبابؓ بن الارت کا کفن لایا گیا تو اٹھکبار ہو کر فرمایا: ”یہ تو پورا کفن ہے۔ افسوس کے جزوہ کو ایک چھوٹی سی چادر میں کفنا گیا جو ان کے سارے بدن کو بھی نہیں ڈھانپ سکتی تھی۔ پیر ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا اور سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ آخر ہم نے ان کے پاؤں اذخر سے ڈھانپ کر کفن پورا کیا۔“ (طبقات۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت ضیب بن عدی انصاری کو مشرکین نے سولی پر لٹکایا اور آپ کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا تو آپ نے آیت پڑھی: فایماتولوا فقم وجہ اللہ : ”تم جس طرف رخ کرو اسی طرف اللہ کی ذات موجود ہے۔“ حضرت ضیبؓ کا منہ قبلہ رخ ہو گیا۔ ابھی تھوڑی سی جان باقی تھی کہ آپ نے فرمایا: ”الحمد للہ

اس نے میرا منہ اپنے گھر کی طرف پھیر دیا۔“ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ پر سلام بھیجا اور اللہ سے درخواست کی کہ وہ ان کے حال کی خبر حضورؐ کو پہنچا دے۔ (سیرۃ النبیؐ طبقات۔ اصابہ)

☆ حضرت ابو عبد اللہ سالمؓ کی زبان پر شہادت کے وقت سورۃ آل عمران رکوع ۱۵ کی آیت وصالحہ الارسول جاری تھی۔ دم نزع حضرت نے منہ بولے باپ ابو حذیفہؓ اور ایک دوسرے مسلمان کے بارے میں پوچھا اور ان کی شہادتوں کا پتہ چلا تو وصیت کی کہ مجھے ان دونوں کے درمیان دفن کیا جائے۔ روایت ہے کہ وہ شہید ہوئے تو ان کا سراپنے منہ بولے باپ ابو حذیفہؓ کے قدموں پر تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ”اے اللہ میں تیری ملاقات چاہتا ہوں تو بھی میری ملاقات پسند کر۔“ (الہدایہ۔ اصابہ)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے وصیت کی: ”میری قبر پر خیمہ نہ لگانا۔ جنازہ کے پیچھے آگ لے کر نہ چلنا۔ اور جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا۔“ آپ نے وفات کے پہلے حدیث نبویؐ بھی بیان فرمائی۔ (الہدایہ والنبیہ۔ اصابہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹے سالمؓ کو وصیت کی کہ مجھے حد و حرم کے باہر دفن کرنا۔ مگر حجاج بن یوسف نے مداخلت کی اور نماز جنازہ پڑھا کر فح مہاجرین کے قبرستان میں دفن کیا۔ (طبقات)

☆ حضرت حسان بن ملحان کو دشمن نے نیزہ مارا تو شہید ہونے سے پہلے خون کا فوارہ نکلا۔ اس کا چلو بھر کر سر پر چھڑکا اور فرمایا: ”اب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔“

☆ حضرت ابوسفیان مغیرہ بن حارث نے خود اپنی قبر کھودی وفات پانے سے تین دن پہلے: اپنے عزیزوں کو صبر کی تلقین کی اور فرمایا: ”اسلام کے بعد سے آج تک اللہ نے ہر لغزش سے محفوظ رکھا۔“ (مشترک حاکم)

☆ حضرت ہشام بن عاص نے جنگ اجنادین میں شہادت سے پہلے فرمایا: ”مسلمانو! میں عاص بن وائل کا بیٹا ہشام ہوں۔ آؤ میرے ساتھ آؤ کہ جنت تمہاری منتظر ہے۔ میرے ساتھ نہیں آتے تو گویا تم جنت سے بھاگتے ہو۔“ (مشترک حاکم۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت نعمان بن مقرن جنگ نہادند میں شدید زخمی ہوئے۔ نزاع کے عالم میں پوچھا: ”لڑائی کا کیا انجام ہوا؟ ایک مجاہد نے کہا، اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی، فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے۔ امیر المؤمنین کو فوراً اپنی فتح کی اطلاع دو۔“ اور پھر انہوں نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ (اصاب)

☆ حضرت غیلان بن سلمہ نے وفات سے پہلے اپنے بیٹوں کو بلایا اور وصیت کی: ”میں نے تمہاری دولت سے اچھا کام لیا اور تمہاری ماؤں کو بہت عزت اور احترام سے رکھا۔ لہذا اب تم بھی شریف بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔“ (اسد الغابہ)

☆ حضرت بریدہ بن حصیب نے وصیت کی کہ مجھے مقام جادہ میں دفن نہ کیا جائے۔ وہاں ان کے لیے قبر تیار کی گئی تو گر پڑی۔ پھر وصیت کے مطابق وہاں سے بہت کر انہیں دفن کیا گیا۔ (جرتل صحابہ)

☆ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے وصیت کی: ”جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے اونٹ پر سوار کیا جائے۔ پھر دشمن کے سامنے پہنچ جاؤ تو مجھے قبر کھود کر دفن کر دینا اور قبر برابر کر دینا۔ تاکہ گھوڑے اور لوگ مجھے روند ڈالیں۔ کہ قبر کا نشان

- بھی نہ نسلے۔“ (طبقات)
- ☆ حضرت عبادہ بن صامت نے وفات سے پہلے ایک حدیث بیان کی تھی۔ اس سے پہلے بیٹے کو وصیت کی کہ تقدیر پر یقین رکھنا ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔ ان کے شاگرد ابو عبداللہ عبدالرحمن رونا لگے تو فرمایا: ”میں راضی برضا ہوں تم روؤ نہیں۔ انشاء اللہ شفاعت کی ضرورت ہوگی تو شفاعت کروں گا۔ شہادت کی ضرورت ہوگی تو شہادت دوں گا۔ غرض جہاں تک ہو سکا تم کو نفع پہنچاؤں گا۔“ (مسند احمد بن حنبل)
- ☆ حضرت ابو ذر غفاریؓ کے آخری الفاظ تھے: بسم اللہ والہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)
- ☆ حضرت مخزومؓ نے جنگ احد میں جان بحق ہونے سے پہلے وصیت کی: ”رسول اللہ میرے تمام باغات کے مالک ہوں گے۔“ (اصابہ)
- ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت زبیرؓ بن العوام اور ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو بلا کر آخری وقت میں اپنی جائداد، اولاد اور تجھیز و تکلیف کے بارے میں وصیتیں کیں۔ (طبقات۔ تیس پروانے)
- ☆ حضرت عبداللہ بن عامر بصرہ کے گورنر بنے تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے لوگوں سے کہا: ”تمہارے پاس قریش کا ایک معزز نوجوان آ رہا ہے جو تم پر اس طرح (ہاتھوں سے بتایا) روپیہ برسائے گا۔“ (تاریخ طبری۔ پچاس صحابہ)
- ☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: ”میں نے عبداللہ بن عباس سے بڑھ کر سنت کا عالم، ان سے زیادہ صاحب الرائے اور ان سے بڑا دقیق النظر کسی کو نہیں دیکھا۔“ (استیعاب)
- ☆ حضرت براہ بن معرور انصاری نے وصیت کی مجھ کو قبلہ رخ رکھنا اور جب

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائیں تو میری تمام جائداد کا ایک تہائی حصہ آپ کو پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ نے تہائی مال وصول فرما کر ان کے ورثا کے حوالے کر دیا۔ (طبقات۔ سہیدائی)

☆ حضرت انس بن مالک نے اپنے شاگرد ثابت بنائی سے فرمایا کہ میری زبان کے نیچے حضور اقدس کا موئے مبارک رکھ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب)

☆ حضرت خالد بن ولید نے بہتر مرگ پر حسرت سے فرمایا: ”میں نے اپنی زندگی میں تقریباً تین سو (یا ایک سو سے زائد) جنگیں لڑی ہیں۔ میرے جسم کے ہر حصے میں تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخم لگے ہیں۔ مگر شہادت نصیب نہیں ہوئی۔ اور آج بستر پر اونٹ کی طرح جان دے رہا ہوں۔“ انہوں نے وصیت کی کہ میرے ہتھیار اور سواری جہاد کے لیے وقف کر دیئے جائیں۔ (استیعاب۔ پاس صحابہ)

☆ بنو مالک کے ایک شخص حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو تیر مار کر شہید کیا تو ان کے قبیلے والے بدلہ لینے کی تیاری کرنے لگے۔ آپ نے عالم نزع میں وصیت کی: ”یہ تو اللہ کا مجھ پر خاص کرم ہے کہ اس نے مجھے رتبہ شہادت دیا۔ میرے بدلہ میں کسی کو قتل نہ کرنا۔ میں نے اپنا خون مغاف کیا۔ میری تو اب صرف یہی آرزو ہے کہ مجھے رسول اللہ کے ان ساتھیوں کے ساتھ دفن کرنا جو محاصرہ طائف کے دوران شہید ہوئے۔“ (طبقات۔ استیعاب۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل نے وصیت کی: ”مغسل کے پانی میں کافور ملانا۔ غسل کے وقت صرف احباب موجود ہوں اور رسول اللہ کے صحابہ غسل دیں، کفن میں دو چادریں اور ایک قمیض ہو کیونکہ رسول اللہ کا کفن ایسا ہی تھا۔ جنازہ کے پیچھے آگ نہ روشن کی جائے۔ حاکم بصرہ عبیدہ میری نماز جنازہ میں شریک نہ

ہوں۔“ (طبقات۔ احتیاب)

☆ حضرت ابو عامر اشعریؓ نے شہادت سے چند لمحے پہلے کہا: ”رسول اللہ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور آپ سے میری مغفرت کی دعا کرنا میرا اسلحہ رسول اللہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔“ (صحیح بخاری۔ احتیاب)

﴿صحابہ کا شرف و اعزاز﴾

سوال: بتائیے غزوہ خیبر میں کس صحابیؓ نے حضور کے اونٹ کی مہار پکڑ رکھی تھی؟

جواب: غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت کرکہؓ کو حضور کے اونٹ کی مہار پکڑنے کا شرف حاصل ہوا۔ (مدارج النبوة۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے گھر کے انتظامات کس صحابیؓ کے سپرد تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے گھر کا تمام انتظام حضرت مالک بن عیاض کے سپرد تھا۔ (الفاروق۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ کے غلام حضرت مابورؓ کو کیا ذمہ داری دی گئی تھی؟

جواب: حضرت مابورؓ کو یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ وہ ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ کے گھر لکڑی اور پانی مہیا کریں۔ (اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت کس صحابیؓ نے حضور اور آپ کے ساتھیوں کی رہنمائی کی؟

جواب: مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت حضرت مسعود بن معیدہ نے رہنمائی کی۔ کوہ رکوبہ کے نزدیک پہنچ کر آپ مسلمان ہو گئے تھے۔ (طبقات)

سوال: رسول اللہ نے خطوط پر لگانے کے لئے انگوٹھی نما مہر بنوا رکھی تھی۔ آپ کی خاتم کس صحابی کے پاس رہتی تھی؟

جواب: حضرت معقیبؓ حضورؐ کے خاتم بردار صحابی تھے۔ (اسدالغایہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: ہجرت کے بعد قباء میں رسول اللہ کے قیام و طعام کا انتظام کون کرتا تھا؟

جواب: حضرت کلثومؓ بن الہدم کے گھر حضورؐ نے قیام فرمایا۔ ان کے غلام حضرت نجیحؓ یہ انتظامات کرتے تھے۔ (سیر الصحابہ۔ اتباع)

سوال: سفر میں حج کے دوران کس صحابی کو ازواج مطہرات کے لئے پردے کا انتظام کرنے کا شرف حاصل ہوتا؟

جواب: حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف ازواج مطہرات کے لئے یہ خدمات انجام دیتے۔

(اسدالغایہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ نے ایک صحابی کی قبر بھی کھودی تھی۔ صحابی کا نام بتادیں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عبدہم کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے مل کر ان کی قبر کھودی۔ (اصابہ۔ اسدالغایہ)

سوال: مسلمان ہونے کے بعد کس شاعر صحابی کو رسول اللہ کے سامنے اپنے اشعار پڑھنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت کعب بن زہیر مزنی نے مسلمان ہوتے ہی آپ کے سامنے اٹھاون اشعار کا قصیدہ بانٹ سعاد پڑھا۔ (سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضور کے لئے فرش وشت کا انتظام کس صحابی کے سپرد تھا؟

جواب: حضرت عزیرؓ یعنی رسول اللہ کے لئے فرش وشت کا انتظام فرماتے۔

(اسدالغایہ۔ اصابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: بلکہ میں حضور کی جائے ولادت کس کو دی گئی؟

جواب: آنحضرتؐ نے اپنی جائے ولادت حضرت عقیلؓ بن ابی طالب کو بہہ کر دی تھی۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوات نبوی میں سب سے زیادہ پہ سالار کون سے صحابی بنائے گئے؟
 جواب: حضرت زید بن حارثہ کو رسول اللہ نے سب سے زیادہ غزوات میں پہ سالار مقرر فرمایا۔
 (الغزای۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: کس صحابی رسول کے مزار پر آل عثمان کے سلاطین تخت نشینی کا حلف اٹھاتے تھے؟

جواب: حضرت ابویوب انصاری کے مزار پر سلاطین آل عثمان حلف اٹھاتے تھے۔
 (اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ نے کس صحابی کے اشعار کثرت سے پڑھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آقا نے ان کے اشعار پڑھے۔
 (اساب۔ اسد الغابہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: احادیث کا پہلا مجموعہ مرتب کرنے والے صحابی کا نام بتا دیجئے؟

جواب: سب سے پہلے یہ شرف حضرت عبداللہ بن عمرو کو حاصل ہوا جو عالم و فاضل صحابہ میں سے تھے۔
 (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اساب)

سوال: رسول اللہ نے اپنے کس پیارے صحابی کی نعش کو بوسہ دیا تھا؟
 جواب: آپ نے حضرت عثمان بن مظعون کی نعش کو پیشانی پر تین مرتبہ بوسہ دیا تھا۔
 (سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: غزوات میں بار برداری کا کام کس صحابی کے ذمے ہوتا تھا؟
 جواب: عام طور پر یہ شرف حضرت عبداللہ بن عمرو کو حاصل ہوتا تھا کہ وہ غزوات میں بار برداری کا انتظام کریں۔
 (طبقات۔ اساب)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ نے کس صحابی کو ایک ڈھال عطا فرمائی؟

جواب: حضرت سلمہؓ بن اکوع نے اس موقع پر دوسری مرتبہ بیعت کی تو آپؐ نے انہیں ڈھال عنایت فرمائی۔
(اصابہ۔ ہیرالصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: وہ کون سے واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے؟

جواب: حضرت زیدؓ بن حارثہ حضورؐ کے وہ صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آ ہے۔
(قرآن حکیم۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر عثمانی)

سوال: جب مکہ فتح ہوا تو کس صحابی نے قبیلہ بنو ظفر کا علم اٹھا رکھا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے تمام قبیلوں کو ان کے علم عطا فرمائے تھے۔ بنو ظفر کا علم حضرت قتادہؓ بن نعمان نے اٹھایا ہوا تھا۔
(اسد الغابہ۔ ہیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے چین میں سب سے پہلے مسجد بنانے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: چین میں سب سے پہلے مسجد ایک صحابی رسولؐ حضرت مالکؓ بن وہیب نے بنوائی تھی۔
(تاریخ طبری۔ فتح البلدان۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ کے نعلین مبارک کی حفاظت کس صحابی کے سپرد تھی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے ذمے رسول اللہؐ کی نعلین مبارک ہوتی تھیں۔
(اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: حضورؐ کا شاعر خاص کس صحابی کو کہا جاتا تھا؟

جواب: حضرت حسانؓ بن ثابت کو رسول اللہؐ کا شاعر خاص ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
(استیعاب۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مسلمانوں کے پہلے امیر الحج بننے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ کو رسول اللہؐ نے مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے امیر الحج بنا کر روانہ فرمایا۔
(اصابہ۔ ہیرالصحابہ۔ ہیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ ابواء کے موقع پر کس صحابی کو مدینہ کا نائب مقرر کیا گیا؟

جواب: اس موقع پر حضرت سعد بن عبادہ کو مدینہ میں رسول اللہ کے نائب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
(سیرۃ ابن ہشام۔ المغازی۔ فیاء النبی)

سوال: بتائیے کس صحابی کو فرشتے بھی سلام کیا کرتے تھے؟
جواب: روایات کے مطابق حضرت عمران بن حصین کو فرشتے بھی سلام کیا کرتے تھے۔
(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ مدینے سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ کا خچر کون سے صحابی ہانکا کرتے تھے؟
جواب: حضرت عقبہ بن عامر جہنی کو اس خدمت کا موقع نصیب ہوتا تھا۔
(اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ کے امور خانہ داری کن صحابی کے ذمے تھے؟
جواب: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے گھر کے تمام اخراجات اور امور کے نگران تھے۔
(اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ بلال)

سوال: حضور نے کس صحابی کو حاکم دمشق کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا؟
جواب: دعوت اسلام کے لئے حضور کا نامہ مبارک لے کر حضرت شجاع بن وہب حاکم دمشق کے پاس گئے۔
(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ اسلام)

سوال: غزوہ بدر کے موقع پر سائبان کے نیچے حضور کے ساتھ اور کون سے صحابی تھے؟
جواب: حضرت ابو بکر صدیق نے رسول اللہ کے ساتھ اس سائبان کے نیچے آرام کیا۔
(اسد الغابہ۔ صدیق اکبر۔ غزوات نبوی)

سوال: شاہ یمامہ ہودہ بن علی کے پاس دعوت اسلام کا خط لے کر کون سے صحابی گئے؟
جواب: حضرت سلیمان بن عمرو حضور کا نامہ مبارک شاہ یمامہ کے پاس لے کر گئے تھے۔
(المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ مکتوبات نبوی۔ تاریخ اسلام)

سوال: کن مسلمان شعراء کو مشرکین کی ہجو کرنے کا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ کے حکم سے حضرت چسان بن ثابت، حضرت کعب بن مالک اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ کفار کے خلاف جنگوں اور ہر اہم موقع پر ان کے شعراء کا جواب دیتے تھے۔ (تاریخ طبری۔ سیرۃ حلبیہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔)

سوال: غزوہ تبوک کے موقع پر کس صحابی کو مدینہ میں حضورؐ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: اس موقع پر رسول اللہؐ نے حضرت محمد بن مسلمہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بحرین کے گورنر المنذر بن ساد کی طرف سے کون سے صحابی کو بھیجا گیا؟

جواب: دعوت اسلام کے لئے حضورؐ کا نامہ مبارک ملے کر حضرت علاء بن الحضرمی گورنر بحرین کے پاس گئے۔ (مکتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ اصحاب)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر کون سے صحابی حضورؐ کے الفاظ دہراتے تھے؟

جواب: حضرت ریح بن امیہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ حضورؐ کے الفاظ دور تک پہنچانے کے لئے دہراتے تھے۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ سیرۃ النبی)

سوال: آنحضرتؐ کے خادم خاص ہونے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت انس بن مالک کو حضورؐ کے خادم خاص ہونے کا اعزاز ملا۔ (سیرۃ النبی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: عمان کے بادشاہوں جعفر اور عبد کے پاس حضورؐ کے نامہ مبارک کون سے صحابی لے کر گئے تھے؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص دعوت اسلام کا خط لے کر عمان کے بادشاہوں کے پاس گئے۔ (مکتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ تاریخ اسلام)

- سوال: بتائیے کون سے صحابی عصا لے کر حضور اقدسؐ کے آگے آگے چلتے تھے؟
- جواب: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ عصا لے کر آپؐ کے آگے آگے چلتے یہاں تک کہ آپؐ حجرہ مبارک میں داخل ہو جاتے۔ (اسد الغابہ۔ اصحابہ۔ مستدرک حاکم)
- سوال: بتائیے غزوہ سفوان میں حضورؐ نے کس صحابی کو اپنا نائب مقرر فرمایا؟
- جواب: اس موقع پر مدینہ منورہ میں حضرت زید بن حارثہ کو حضورؐ کا نائب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ)
- سوال: رسول اللہؐ کے مال و متاع کی ذمہ داری کن صحابی کو سونپی گئی تھی؟
- جواب: حضرت ابو رافعؓ اہلم رسول اللہؐ کے مال و اسباب کی دیکھ بھال کے ذمہ دار تھے۔ (استیعاب۔ اصحابہ۔ اسد الغابہ)
- سوال: آنحضرتؐ کا نام مبارک کسریٰ کے پاس لے جانے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟
- جواب: حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس کو رسول اللہؐ نے اپنا نام مبارک دے کر کسریٰ پر ویز کے پاس روانہ فرمایا۔ (کتوبات نبوی۔ البدایہ۔ سیرۃ ابن ہشام)
- سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ ایک اور صحابی کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نام بتادیجئے؟
- جواب: آپؐ نے ایک موقع پر حضرت عبداللہ بن عوف کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ (اصحابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)
- سوال: کس صحابی کی قرأت پر خاندان رسالت میں قرأت کی جاتی تھی؟
- جواب: حضرت ابی بن کعب کو یہ شرف حاصل تھا کہ ان کی قرأت خاندان رسالت میں رائج تھی۔ (حفاظ صحابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصحابہ)
- سوال: جنگ بدر میں رسول اللہؐ نے کس صحابی کی زرہ زیب تن کی ہوئی تھی؟

جواب: حضرت سعد بن عبادہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ان کی زرہ حضورؐ نے جنگ بدر

میں زیب تن فرمائی۔ (اصابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے آنحضرتؐ کی مسواک کس صحابی کے پاس ہوتی تھی؟

جواب: آقاؐ کی مسواک حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس ہوتی تھی اور وہی ضرورت

کے وقت حضورؐ کو پیش کرتے تھے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: رسول اللہؐ کا نامہ مبارک شاہ نجاشی کے پاس کون لے کر گیا تھا؟

جواب: یہ شرف حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو حاصل ہوا کہ وہ حضورؐ کا نامہ مبارک شاہ

حبشہ نجاشی اصحمہ کے پاس لے کر گئے۔ (کتوبات نبوی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: کس صحابی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ان کے گھر مؤاخاة قائم کی گئی؟

جواب: حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مؤاخاة حضرت انسؓ بن مالک کے

گھر قائم کی۔ (تاریخ طبری۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ تاریخ اسلام)

سوال: شاہ متقوس کے پاس رسول اللہؐ کا نامہ مبارک کون سے صحابی لے کر گئے؟

جواب: حضورؐ کی طرف سے متقوس کو دعوت اسلام کا خط حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ

نے پہنچایا۔ (کتوب نبوی۔ فرامین نبوی۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: غزوہ بدر کے موقع پر کس صحابی نے حضورؐ کے خیمے پر پہرہ دیا؟

جواب: اس موقع پر خیمہ رسولؐ کی حفاظت کرنے کا شرف حضرت سعدؓ بن معاذ کو

حاصل ہوا۔ (الغزای۔ سیرت جلیہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: امہات المؤمنینؓ کی حفاظت کن صحابی کے ذمے ہوتی تھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف اور حضرت اسدؓ بن اسید عدی کو یہ اعزاز حاصل

تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ)

- سوال: شاہ روم ہرقل کے پاس حضور کا نام مبارک کون سے صحابی لے کر گئے تھے؟
 جواب: حضرت وحید بن خلیفہ کلبی کو اس موقع پر سفیر رسولؐ بننے کا شرف حاصل ہوا۔
 (مکتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ طبقات)
- سوال: کس صحابی کو غزوہ بدر کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا گیا؟
 جواب: رسول اللہؐ نے غزوہ بدر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت پر حضرت عبداللہؓ بن کعب کو عامل مقرر فرمایا۔
 (اسد الغابہ۔ طبقات۔ المغازی)
- سوال: بتائیے حضورؐ نے کس صحابی کو حدیث لکھنے کی اجازت دی تھی؟
 جواب: آپ نے حضرت عبداللہؓ بن عمرو کو حدیث لکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔
 (مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)
- سوال: حضورؐ نے کس صحابی کو صاحب الرائے فرمایا تھا؟
 جواب: غزوہ بدر میں بہترین رائے دینے پر حضرت حبابؓ بن منذر کو آپؐ نے یہ اعزاز بخشا۔
 (طبقات۔ اسد الغابہ۔ غزوات نبوی)
- سوال: ہجرت کے وقت کس صحابی کو حضورؐ کے بستر مبارک پر سونے کا شرف حاصل ہوا؟
 جواب: حضرت علی المرتضیٰؓ کو حضورؐ نے ہجرت کیلئے روانگی کی رات اپنے بستر پر سلا دیا۔
 (سیرۃ النبیؐ۔ تاریخ اسلام۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)
- سوال: یمن کے کس شاہی خاندان کے فرد کو حضورؐ کا غلام ہونے کا اعزاز ملا؟
 جواب: یمن کے حمیری خاندان کے فرد حضرت ثوبانؓ کو حضورؐ کا غلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
 (اسوۃ صحابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)
- سوال: غزوہ بنو مصطلق میں کس صحابی کو فخر کا عامل مقرر کیا گیا؟
 جواب: رسول اللہؐ نے غزوہ بنو مصطلق میں حضرت حمیہؓ بن جزء کو فخر کا عامل بنایا۔
 (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضورؐ نے عاشورہ کے روزے کا حکم بنی اسلم میں کس صحابی کے ذریعے

بجھوایا تھا؟

جواب: آپؐ نے اس مقصد کیلئے حضرت ہند بن حارث کو روانہ فرمایا تھا۔

(استیعاب - تاریخ طبری - سیرت ابن اسحاق)

سوال: کون سے صحابی حضورؐ کا نامہ مبارک پڑھتے پڑھتے انتقال کر گئے؟

جواب: حضرت ابولیسرؓ حالت نزع میں تھے کہ حضورؐ کا خط ملا۔ وہ نامہ مبارک پڑھتے

پڑھتے انتقال کر گئے۔

(سیرت ابن اسحاق - استیعاب - اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت ابولثعبہؓ بن نمر کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپؓ نے امیر معاویہؓ کے دور میں سجدے کی حالت میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ - سیر الصحابہ - اسد الغابہ)

سوال: کن دو خلفائے راشدینؓ کو داماد رسولؐ ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کو داماد رسولؐ ہونے کا شرف و اعزاز ملا۔

(خلفائے راشدینؓ - سیرت ابن ہشام - زاد المعاد)

سوال: رسول اللہؐ کے قربانی کے جانوروں کو مکہ لے جانے کا کام کس صحابی کے سپرد

تھا؟

جواب: یہ خدمت حضرت ذویبؓ بن ملحکہ کے سپرد کی گئی ہے۔

(اصابہ - سیر الصحابہ)

سوال: حضورؐ نے ایک صحابی کی کنیت ابو یحییٰ رکھ دی تھی۔ صحابی کا نام بتادیتے؟

جواب: حضرت صہیبؓ بن سنان کی کنیت ابو یحییٰ ان کے ہاں اولاد پیدا ہونے سے

پہلے ہی حضورؐ نے رکھ دی تھی۔

(اصابہ - سیر الصحابہ - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کس صحابی کے جنازے میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی؟

جواب: روایت ہے کہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک

ہوئے۔ (سیر الصحابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ نے کس صحابہ کو نامہ مبارک دے کر اہل حجر کے پاس بھیجا تھا؟

جواب: حضرت علاء بن الحضرمی اور حضرت ابو ہریرہؓ حضورؐ کے سفیر بن کر گئے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ کی اونٹنی قصویٰ کی نگرانی کس صحابی کے ذمے تھی؟

جواب: حضرت اسلمؓ حضورؐ کی اونٹنی قصویٰ کی نگرانی کے فرائض انجام دیتے تھے۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: ہجرت نبویؐ میں کون سے صحابی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو اس موقع پر حضورؐ کی ہمراہی کا

شرف حاصل ہوا۔ (سیرۃ النبیؐ رحمۃ اللعالمین۔ تاریخ اسلام)

سوال: رسول اللہؐ کی پانی کی چھاگل اٹھانا کون سے صحابی سعادت سمجھتے تھے؟

جواب: حضرت ایمنؓ بن ام ایمنؓ رسول اکرمؐ کیلئے پانی کی چھاگل اٹھانا اپنے لئے

اعزاز سمجھتے تھے۔ (طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہ)

سوال: عمان کے کس گورنر کو اسلام لانے پر سولی پر لٹکا دیا گیا؟

جواب: حضرت فروہؓ بن عمرو الجذامی کو مسلمان ہونے کے جرم میں پھانسی دے دی

گئی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضورؐ کے وضو کے لئے پانی کا انتظام کس صحابی کے ذمے تھا؟

جواب: حضرت ربیعہؓ بن کعبؓ سلمیؓ رسول اللہؐ کے وضو کیلئے پانی مہیا کرتے تھے۔

(اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ اصابہ)

سوال: غزوہ بدر میں حضورؐ کے کس غلام نے محافظ کے فرائض انجام دیئے تھے؟

جواب: آپؐ کے حبشی غلام حضرت شقرانؓ نے۔ حضورؐ نے خوش ہو کر انہیں آزاد کر دیا

تھا۔ (ابن القایم۔ غلامان محمد۔ اصحاب۔ استیعاب۔ مغازی رسول)

سوال: بتائیے کون سے غلام کو حضور کے در اقدس پر در بانی کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ربیع در اقدس پر بیٹھے اور آنحضرتؐ اسے لوگوں کے حاضر ہونے کی

اجازت لیتے۔ (غلامان محمد۔ اصحاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی کی تین پشتیں غزوہ بدر میں شامل ہوئیں؟

جواب: حضرت یزید بن اخص سلمی کی تین پشتوں کو غزوہ بدر میں شریک ہونے کا شرف

حاصل ہوا۔ (اصحاب بدر۔ مغازی رسول۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: کس خلیفہ رسول کے خطبے دریائے نیل پھر سے رواں ہو گیا؟

جواب: دریائے نیل کی روانی زک گئی تو حضرت عمر فاروقؓ نے خط بھیجا۔ خط دریا میں

ڈالتے ہی دریائے نیل پھر سے رواں ہو گیا۔

(الفاروق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: جگہ میں حضورؐ ایک گھائی میں نماز پڑھتے تو کون سے صحابی پہرہ دیتے؟

جواب: عام تبلیغ سے پہلے حضورؐ گھائی میں نماز پڑھتے تو حضرت علیؓ پہرہ دیتے تھے۔

(تاریخ اسلام۔ خلفائے راشدین۔ علیؓ کردار اور سیرت)

سوال: کون سے صحابی رسول اللہ کے لباس میں طواف کیا کرتے تھے؟

جواب: یہ شرف حضرت عیاض بن حمار کو حاصل تھا کہ وہ حضورؐ کا پیرا ہن مبارک پہن

کر طواف کرتے۔ (اصحاب۔ مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہ)

سوال: خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں سب سے بڑا قاضی ہونے

کا اعزاز کس کو حاصل تھا؟

جواب: یہ منفرد اعزاز اور شرف حضرت علیؓ کو حاصل تھا۔

(خلفائے راشدین۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام)

سوال: عمرۃ القضا کے موقع پر رسول اللہ کا سر مبارک موٹھنے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: یہ سعادت حضرت ابو موسیٰ بہ کو حاصل ہوئی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتائیے صلح حدیبیہ کی نقول کس صحابی نے تحریر کی تھیں؟

جواب: حضرت محمد بن مسلمہ نے حضرت علیؓ کے تحریر کردہ صلح کے مسودہ کی نقلیں تیار کیں۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: غزوہ بنو قینقاع میں مدینہ میں کس صحابی کو نائب بنایا گیا؟

جواب: رسول اللہ نے اس موقع پر حضرت ابولبابہؓ بن عبدالمنذر کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ (زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: حضورؐ کے کس غلام کو حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں دفتر دیوان میں لگایا گیا؟

جواب: حضرت ابولقیط کو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد میں دفتر دیوان میں لگایا ہوا تھا۔ (الفاروقؓ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بتائیے مسجد قبا کے لئے کس صحابی نے زمین عطیہ دی تھی؟

جواب: حضرت کلثومؓ بن الہدم النزاری نے مسجد قبا کے لئے زمین دی تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: آنحضرتؐ غسل فرماتے تو کون سے صحابی پردہ کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ابواضحؓ اس وقت دروازے پر پہرہ دیا کرتے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: سفر کے دوران کون سے صحابی حضورؐ کے لئے خیمہ نصب کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ابو رافعؓ ایسے موقعوں پر رسول اللہؐ کے لئے خیمہ نصب فرمایا کرتے

تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے کون سے صحابی آنحضرتؐ کے برتن سے وضو کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ام سلمہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو ابراہیمؓ۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: علم فقہ کی بنیاد رکھنے کا اعزاز کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے علم فقہ کی بنیاد رکھی۔

(خلفائے راشدین۔ الفاروق۔ تاریخ اسلام۔ طبقات)

سوال: بتائیے قبائلیں اپنے قیام کے دوران ایک مرتبہ وعظ کے لئے حضورؐ کس صحابی کے گھر تشریف لے گئے؟

جواب: آپؐ وعظ و تبلیغ کے لئے حضرت سعدؓ بن خنیسہ انصاری کے گھر تشریف لے گئے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اشعاب)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر حضورؐ نے اپنے نعلین مبارک، اپنا پیرا ہن اور موئے مبارک کس صحابی کو عطا فرمائے؟

جواب: یہ سعادت حضرت جہم بن ابی اسلمہؓ کو نصیب ہوئی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: مدینے کے لوگ کس صحابی کے ذریعے حضورؐ سے سفارش کراتے تھے؟

جواب: حضرت اسامہؓ بن زید حضورؐ سے دوسروں کے لئے سفارش کیا کرتے تھے۔

(طبقات۔ غلامان محمد۔ اصابہ)

سوال: جنگ کے دوران فوج تک ضروری احکامات پہنچانے کا کام کس صحابی کے ذمے تھا؟

جواب: حضرت بلال حبشیؓ جنگ کے دوران حضورؐ کے احکامات دوسرے سپاہیوں تک پہنچاتے تھے۔

(غلامان محمد۔ مغازی رسول۔ طبقات)

سوال: بتائیے کس صحابی کے حق میں رسول اللہؐ نے مسجد نبویؐ میں دس مرتبہ دعا کرائی؟

جواب: حضرت صحرا بن علیہ کے لئے دس مرتبہ دعا کرائی۔ انہوں نے طائف فتح کیا تھا۔
(تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: کون سے صحابی حضور کے مراسلات کی حفاظت کرتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن ارقم کی تحویل حضور کے تمام مراسلات زبنتے تھے اور وہ ان کی حفاظت کرتے۔
(اصابہ۔ استیعاب۔ فرامین نبوی)

سوال: غزوہ خندق کے دوران کس صحابی کو حضور کا محافظ بننے کا اعزاز ملا؟

جواب: اس موقع پر یہ خدمت حضرت زبیر بن العوام کے حصے میں آئی۔

(سیر الصحابہ۔ اسوہ صحابہ۔ حیات صحابہ۔ درخشاں پہلو)

وال: جنگ بدر کے موقع پر کس صحابی کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس کی تمام تجاویز منظور ہوئیں؟

جواب: رسول اللہ نے اس موقع پر حضرت خباب بن منذر کی تمام تجاویز قبول فرمائیں۔
(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن کثیر)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضور کے ساتھ اونٹنی قصویٰ پر کون سوار تھا؟

جواب: آپ عرفات روانہ ہوئے تو حضرت اسامہ بن زید آپ کے ساتھ قصویٰ پر سوار تھے۔
(تاریخ اسلام۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضور حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ روانہ ہوئے تو کون آپ کے ساتھ سوار تھا؟

جواب: اس موقع پر حضرت فضل بن عباس اونٹنی قصویٰ پر آپ کے ساتھ سوار تھے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے بیان صالح نامی چشمہ کس صحابی نے یہ ذکر وقف کر دیا؟

جواب: حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے یہ چشمہ خرید کر عوام الناس کیلئے وقف کر دیا۔
(سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: بصرہ آباد ہوا تو حضرت عمرؓ نے کس صحابی کو مسلمانوں کی تعلیم کے لئے وہاں بھیجا؟
جواب: حضرت عبداللہ بن معقل مزینی کو حضرت عمرؓ نے لوگوں کی تعلیم کیلئے بھیجا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ الفاروق)

سوال: بتائیے مسجد نبوی کے لئے گارا کس صحابی نے بنایا تھا؟

جواب: حضرت طلحہ بن علی نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت گارا بنایا تھا۔
(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے قصویٰ پر بیٹھ کر خطبہ دیا تو کون سے صحابی نے کپڑا اتان کر سایہ کیا؟

جواب: حضرت اسامہ بن زیدؓ رسول اللہؐ پر کپڑا اتان کر سایہ کئے ہوئے تھے۔
(اصابہ۔ معارف۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جن کنکریوں سے رمی کی وہ کون سے صحابی لائے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کے لئے یہ خدمت انجام دینے کا اعزاز حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو حاصل ہوا۔
(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: حجۃ الوداع میں کس صحابی نے رمی جمار کے وقت حضورؐ پر چادر سے سایہ کیا؟
جواب: حضرت فضل بن عباسؓ نے اس موقع پر چادر سے حضورؐ پر سایہ کر رکھا تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضور اقدسؐ کی لحد مبارک کھودنے کا اعزاز کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب:۔ حضرت ابو طلحہؓ انصاری نے رسول اللہ کی لحد مبارک کھودنے کا شرف حاصل

کیا۔ (محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: فتح مکہ کے وقت کن دو صحابہ کے چہروں سے رسول اللہ نے گرد صاف کی تھی؟

جواب: حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت مقدادؓ بن اسود کے چہروں پر سے حضورؐ نے

کھڑے ہو کر گرد صاف کی۔ وہ اپنے گھوڑوں پر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے

تھے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ کی قبر مبارک پر کس صحابی نے چھڑکاؤ کیا تھا؟

جواب: یہ اعزاز حضرت بلال حبشیؓ کو حاصل ہوا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے غزوہ بدر میں حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کی انگلیاں کیسے شہید ہو گئی تھیں؟

جواب: رسول اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کی انگلیاں شہید

ہو گئیں۔ (مغازی رسول۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ کا تکیہ مبارک کن صحابی کے پاس ہوتا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود حضورؐ کا تکیہ مبارک اکثر اپنے پاس رکھتے جو سفر میں

کام آتا۔ (اصابہ۔ مدارج النبوة)

سوال: رسول اللہ غسل فرماتے تو اپنی پشت مبارک کس صحابی سے ملواتے تھے؟

جواب: حضرت ابوالسحرؓ اکثر یہ خدمت انجام دیتے تھے۔ (مدارج النبوة۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوہ بدر میں کس صحابی کا نیزہ ٹیڑھا ہو گیا تھا جو حضورؐ نے اپنے پاس رکھ لیا؟

جواب: لڑتے لڑتے حضرت زبیرؓ بن العوام کا نیزہ ٹیڑھا ہو گیا تھا جو یادگار کے طور پر

حضورؐ نے اپنے پاس رکھ لیا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ کی رحلت کے بعد ازواج مطہرات کی نگرانی کس صحابی کے سپرد تھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف امہات المؤمنین کی خدمت کرتے تھے۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم)

سوال: مسجد قبا کی تعمیر کے وقت رسول اللہ ﷺ کس صحابی کے چہرے پر لگی مٹی صاف کرتے تھے؟

جواب: حضرت عمار بن یاسر کے چہرے پر لگی ہوئی مٹی حضورؐ اپنے دست مبارک سے صاف کرتے تھے۔ (مدارج النہوۃ - اصحابہ - اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے وقت حضورؐ کے حکم سے لوگوں کے ساتھ کس نے خطاب کیا تھا؟

جواب: حضرت ثابتؓ بن قیس نے استقبال کے لئے آنے والے لوگوں سے خطاب کیا۔ (اسد الغابہ - استیعاب - طبقات)

سوال: کون سے صحابی مدینہ منورہ میں پولیس کے فرائض سرانجام دیتے تھے؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر حضرت سعد بن عبادہؓ یہ کام کیا کرتے تھے۔ (اصحابہ - سیر الصحابہ - طبقات)

سوال: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو کس صحابی نے آب زم زم سے وضو کرایا تھا؟

جواب: حضرت عباسؓ نے حضورؐ کو اس دن آب زم زم سے وضو کرایا تھا۔ (مدارج النہوۃ - اسوۃ صحابہ - اسد الغابہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے گھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کون سے صحابی کرتے تھے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت زافعؓ۔ (سیرت عائشہؓ - مدار صحابیات - سیر الصحابہ)

سوال: رخصت سے قبل حضورؐ نے کس صحابی سے لے کر مسواک کی تھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ حضورؐ نے ان سے لے کر مسواک کی۔ (سیرۃ النبیؐ - سیرت و طبایع - ضیاء النبیؐ)

سوال: آنحضرتؐ کس صحابی کو اخراجات کے لئے روانہ دو درہم عطا فرماتے؟
 جواب: آپؐ حضرت عتابؓ بن اسید کو روزانہ کے اخراجات کیلئے دو درہم عنایت فرماتے۔
 (مستدرک حاکم۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ کو آخری غسل کس صحابی نے دیا تھا؟
 جواب: آپؐ کو آخری غسل حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ نے دیا۔ حضرت علیؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔
 (محمدؓ عربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ تبوک کے موقع پر کون سے صحابی رسول اللہؐ کے ساتھ سوار تھے؟
 جواب: حضرت سہیلؓ بن بیضاء آنحضرتؐ کے ساتھ سواری پر تھے۔
 (سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب۔ اسدالغابہ)

سوال: بتائیے حضرت اسماءؓ بن حارثہ اہلسمی کو کیا اعزاز حاصل تھا؟
 جواب: رسول اللہؐ ان کے ذریعے قبیلہ بنو اسلم کو مذہبی احکامات بھیجا کرتے تھے۔
 (استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرالصحابہ)

سوال: کون سے صحابی قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جایا کرتے تھے؟
 جواب: حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد غنوی قیدیوں کو لے جانے پر مامور تھے۔
 (اسدالغابہ۔ سیرالصحابہ۔ اسوۃ صحابہ)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کی سواری کا انتظام کس صحابی کے سپرد تھا؟
 جواب: اس موقع پر حضرت معمرؓ بن عبد اللہ کے ذمے حضورؐ کی سواری کا انتظام کرنا تھا۔
 (مستدرک حاکم۔ اصحاب۔ استیعاب)

سوال: بتائیے کون سے صحابی تیرہ مرتبہ مدینہ میں رسول اللہؐ کے نائب بنے؟
 جواب: حضرت عبد اللہ ابن ام کلثومؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ مختلف موقعوں پر تیرہ مرتبہ مدینہ میں حضورؐ کے نائب مقرر ہوئے۔

(تاریخ اسلام۔ اسدالغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: سب سے زیادہ تیز دوڑنے والے صحابی رسول کون تھے؟

جواب: حضرت سلمہ بن اکوع سب سے زیادہ تیز دوڑتے تھے اور گھوڑا سواروں کو بھی پکڑ لیتے تھے۔ (اصابہ۔ اشعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتائیے کس صحابی نے مشرکین مکہ سے بچنے کیلئے حضور کو اپنے قلعہ میں رہنے کی دعوت دی تھی؟

جواب: حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے ہجرت مدینہ سے پہلے حضور سے کہا تھا کہ آپ ان کے قلعہ میں تشریف لے آئیں۔

(اسد الغابہ۔ اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی نے غزوہ حنین کے موقع پر حضور کی خدمت میں نیزے پیش کئے تھے؟

جواب: حضرت نوفل بن حارث کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انہوں نے تین ہزار نیزے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ (اسوۃ صحابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سب سے پہلے صحابیؓ

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ مدینہ کے قبرستان جنت البقیع میں سب سے پہلے کون سے صحابی دفن ہوئے؟

جواب: جنت البقیع میں سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون کو دفن کیا گیا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے تاریخ اسلام میں سب سے پہلے کس صحابی نے گول شکل کے درہم بنوائے؟

جواب: تاریخ اسلام میں سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیر نے گول درہم بنوائے تھے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: کس صحابیؓ نے مکہ میں اعلانیہ قرآن پاک کی سب سے پہلے تلاوت کی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے سب سے پہلے مکہ میں اعلانیہ تلاوت قرآن کی۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: تاریخ اسلام میں سب سے پہلے کس صحابی کو جلاوطن کیا گیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت ابو جحشؓ ثقفی کو جلاوطن کیا گیا۔ انہیں حضرت عمرؓ نے

جلاوطن کیا تھا۔ (رازہ معارف اسلامیہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے اسلام کے نام پر سب سے پہلے قتل کس مسلمان کے ہاتھوں ہوا؟

جواب: حضرت واقدؓ بن عبداللہ نے اسلام کے نام پر پہلا قتل ایک مشرک عمروؓ بن

حضری کا کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: سب سے پہلے کس مسلمان نے گھر میں مسجد بنا کر نماز ادا کی؟

جواب: سب سے پہلے حضرت عمار بن یاسرؓ نے گھر میں مسجد بنا کر نماز پڑھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: اسلام کی پہلی درسگاہ کس صحابی کی نگرانی میں قائم ہوئی؟

جواب: حضرت عبادہ بن صامت کی نگرانی میں قرأت کا سب سے پہلا مدرسہ قائم ہوا۔

وہ اصحاب صفہ کے پہلے استاد تھے۔ (مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہ)

سوال: مسلمانوں نے مصر فتح کیا تو وہاں سب سے پہلی مسجد کس صحابی نے بنوائی؟

جواب: مصر میں سب سے پہلی مسجد حضرت عمروؓ بن العاص نے بنوائی۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتائیے سب سے پہلے فرامین رسول اللہؐ جمع کرنے کا شرف کس صحابی کو حاصل

ہوا؟

جواب: حضرت نعمانؓ بن بشیر کو سب سے پہلے مکتوبات نبوی جمع کرنے کا شرف

حاصل ہوا۔ (دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: اسلام کی خاطر مکہ میں سب سے پہلی خوہریزی کس کے ہاتھوں ہوئی؟

جواب: اسلام کی خاطر سب سے پہلی خوہریزی حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں ہوئی۔ (تاریخ اسلام۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے مسجد نبوی میں سب سے پہلے روشنی کا بندوبست کس صحابی نے کیا تھا؟

جواب: مسجد نبوی میں سب سے پہلے حضرت تمیم داریؓ نے چراغ جلائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے مولیٰ ہراجؓ نے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: سب سے پہلے ایک ہی قبر میں کون سے دو صحابی دفن کئے گئے؟

جواب: سب سے پہلے ایک ہی قبر میں شہدائے احد حضرت حمزہؓ اور حضرت عبداللہ بن جحشؓ دفن کئے گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: کس خلیفہ راشدؓ نے سب سے پہلے اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے سب سے پہلے اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھ کر مضبوط کیا۔ (عثمان غنیؓ۔ ذوالنورین۔ خلفائے راشدین)

سوال: مکہ میں سب سے پہلے کس صحابی کو مستقل مؤذن مقرر کیا گیا؟

جواب: سب سے پہلے مکہ میں حضرت محمد زورہؓ کو مستقل مؤذن مقرر کیا گیا۔ انہوں نے حضورؐ کے حکم پر اسلام قبول کرنے سے پہلے اذان دی تھی۔ (امامہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے سب سے پہلے کس صحابی نے نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا اہتمام کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا آغاز کیا۔ (اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم۔ الفاروق)

سوال: روم سے تعلق رکھنے والے کس صحابی نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا؟

جواب: اسلام قبول کرنے والے پہلے رومی، حضرت صہیب رومیؓ تھے۔ اگرچہ آپ عربی النسل تھے لیکن روم سے ہجرت کی۔

سوال: رسول اللہؐ نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں کس صحابی کی نماز جنازہ پڑھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے سب سے پہلے حضرت اسعدؓ بن زرارہ کی نماز جنازہ پڑھی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: اس صحابی رسول کا نام بتادیں جس نے سب سے پہلے نعت رسول پڑھی؟

جواب: سب سے پہلے نعت رسول حضرت حسانؓ بن ثابت نے پڑھی تھی۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ حیاۃ صحابہ)

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ جھشیوں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: جھشیوں میں سب سے پہلے حضرت بلالؓ نے اسلام قبول کیا۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہؓ۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے کس صحابی رسول کو سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت عبداللہؓ بن جحش کو امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت علیؓ نے اپنی پہلی زرہ کب اور کسے فروخت کی؟

جواب: حضرت علیؓ نے اپنی پہلی زرہ حضرت عثمان غنیؓ کو فروخت کی۔ حضرت فاطمہؓ

الزہراءؓ سے شادی کے وقت۔ (خلفائے راشدینؓ۔ علیؓ)

سوال: فتح مکہ کے بعد سب سے پہلے کون سے صحابی بیت اللہ میں داخل ہوئے؟

جواب: فتح مکہ کے بعد سب سے پہلے حضرت بلالؓ، حضرت عثمانؓ بن طلحہ اور حضرت

اسامہؓ بن زید بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ (اسابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتائیے مدینہ منورہ میں برجیاں اور منارے کس کی نگرانی میں بنائے گئے؟

سوال: حضرت کعب بن مالک کی نگرانی میں رسول اللہؐ نے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے برجیاں اور منارے تعمیر کرائے۔
(دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: سب سے پہلے کس خلیفہ راشدؓ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ نافذ کی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے گھوڑوں پر زکوٰۃ نافذ کی۔

(الفاروقؓ - خلفائے راشدینؓ - دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: یہ بتادیتے کہ حضورؐ نے سب سے پہلے کس صحابی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی؟

جواب: رسول اللہؐ نے سب سے پہلے حضرت براء بن معرور کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی۔
(اصحاب - استیعاب - سیر الصحابہ)

سوال: پہلی سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کا طریقہ سب سے پہلے کس صحابی نے شروع کیا؟

جواب: حضرت ضییبؓ نے سب سے پہلے شہادت سے قبل دو رکعت نماز ادا کی۔

(استیعاب - اسد الغابہ - البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عثمانؓ کو پہلی بار کب مدینہ منورہ کا نائب مقرر کیا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو پہلی بار غزوہ عطفان کے موقع پر مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا۔
(عثمانؓ - خلفائے راشدینؓ - المغازی)

سوال: صحابہ میں سب سے پہلے حافظ قرآن کون تھے؟

جواب: حضرت عثمانؓ سب سے پہلے حافظ قرآن صحابی تھے۔

(عثمانؓ - خلفائے راشدینؓ - طبقات حفاظ صحابہ)

سوال: بیعت رضوان کے موقع پر حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے سب سے پہلے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: حضرت سنانؓ بن ابی سنان نے سب سے پہلے بیعت رضوان میں بیعت کی تھی۔
(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلی بڑی جنگ کونسی لڑی گئی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں لڑی جانے والی پہلی جنگ یرموک تھی۔
(الفاروق۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: مسجد نبوی کی پہلی تعمیر کی نگرانی کرنے والے صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت عمارؓ بن یاسر نے مسجد نبوی کی پہلی تعمیر کی نگرانی کی۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: اس خوش قسمت صحابی کا نام بتادیں جسے مدینہ میں سب سے پہلے حضورؐ نے آزاد کرایا؟

جواب: مدینہ منورہ میں حضورؐ نے سب سے پہلے حضرت سلمان فارسیؓ کو خرید کر آزاد کیا۔
(سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے صحابی کون تھے؟

جواب: حضرت براءؓ بن معرور نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر سب سے پہلے بیعت کی۔
(تاریخ طبری۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: انصار میں سے حضورؐ پر سب سے پہلے اسلام لانے والے خوش قسمت صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: انصار میں حضرت اسعدؓ بن زارہ سب سے پہلے حضورؐ پر ایمان لائے۔

(انصار صحابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: سب سے پہلے جشہ کی سرزمین پر کس صحابی نے قرآن کی تلاوت کی؟

جواب: حضرت جعفر بن ابی طالب نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے سامنے سورۃ مریم کی آیات پڑھی تھیں۔ (استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بیوی بچوں کو چھوڑ کر پہلے مدینہ ہجرت کرنے والے صحابی کا نام بتادیتے؟

جواب: حضرت سلمہ بن اکوع سب سے پہلے بیوی بچوں کو چھوڑ کر مدینہ ہجرت کر گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: مکہ میں مسلمانوں نے سب سے پہلا جلوس کب نکالا؟

جواب: مسلمانوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے مسلمان ہونے پر مکہ میں سب سے پہلے جلوس نکالا۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی رسولؐ نے حضورؐ کی رحلت کے بعد پہلا خطبہ پڑھا۔

جواب: رسول اللہؐ کی وفات کے بعد پہلا خطبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پڑھا تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ)

سوال: بیت اللہ میں اپنے اسلام کا اعلان کرنے والے صحابی کون سے تھے؟

جواب: حضرت ابوذر غفاریؓ نے سب سے پہلے بیت اللہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ (دائرہ معارف اسلامیہ۔ طبقات۔ انصار صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کھلے عام تبلیغ کی اجازت دی تو سب سے پہلے کس نے تبلیغ کی؟

جواب: حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ نے حضورؐ کے حکم سے پہلی مرتبہ اعلانیہ تبلیغ کی۔ (زاد المعاد۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: مدینہ منورہ میں مسلمانوں نے کس کی امامت میں نماز باجماعت کا آغاز کیا؟

جواب: مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے سب سے پہلے امام حضرت مصعب بن عمیرؓ تھے۔ (تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ روضۃ العالمین)

سوال: مکہ میں سب سے پہلے فقہ کی بنیاد رکھنے والے صحابی کا نام بتادیتے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس نے مکہ میں سب سے پہلے فقہ کی بنیاد رکھی۔

(سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: غزوہ خندق باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔ کبھی کبھی مقابلے کی نوبت آجاتی۔ اس

جنگ میں سب سے پہلے کون سے صحابی زخمی ہوئے؟

جواب: غزوہ خندق میں سب سے پہلے حضرت سعد بن معاذ زخمی ہوئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: مسلمانوں میں سب سے پہلے کس بچے کا نام رسول اللہ کے نام پر محمد رکھا گیا؟

جواب: حضرت محمد بن مسلمہ کا سب سے پہلے نام محمد رکھا گیا۔

(اسد الغابہ۔ انصار صحابہ۔ طبقات)

سوال: غزوہ خیبر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: غزوہ خیبر میں سب سے پہلے حضرت محمود بن مسلمہ انصاری شہید ہوئے۔

(المغازی۔ مغازی رسول۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: کس انصاری صحابی نے حضور سے سورۃ یوسف پڑھی اور ساتھ لے گئے؟

جواب: حضرت رافع بن مالک بن عجلان سب سے پہلے سورۃ یوسف مدینہ منورہ لے

گئے تھے۔ (سیرۃ المصطفیٰ۔ انصار صحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے دنیائے اسلام کا پہلا جیل خانہ کس نے بنوایا تھا؟

جواب: دنیائے اسلام کا پہلا جیل خانہ حضرت عمرؓ نے حضرت صفوان بن امیہ کا مکان

خرید کر بنایا۔ (فتوح البلدان۔ الفاروقؓ۔ خلفائے راشدین)

سوال: سب سے پہلے کس صحابی کے پورے خاندان نے مکہ میں اسلام قبول کیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت یاسرؓ کا خاندان اللہ اور اس کے نبی پر ایمان لایا۔

(تاریخ اسلام - سیرت ابن ہشام - اسد الغابہ)

سوال: بتائیے بیت اللہ میں سب سے پہلے کس صحابی نے اذان دی تھی؟

جواب: خانہ کعبہ میں حضرت بلالؓ نے سب سے پہلے اذان دی تھی۔

(طبقات - تاریخ اسلام - اسد الغابہ)

سوال: جنگ احد میں سب سے پہلے کس شہید کی نماز جنازہ پڑھی گئی؟

جواب: سب سے پہلے شہید حضرت حمزہؓ تھے جن کی نماز جنازہ حضورؐ نے پڑھائی۔

(اصابہ - اسد الغابہ - طبقات)

سوال: مکہ میں سب سے پہلا نعرہ تکبیر کب لگایا گیا؟

جواب: مکہ میں سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ کے ایمان لانے پر مسلمانوں نے

نعرہ تکبیر بلند کیا۔ یہ پہلا نعرہ حضرت ارقمؓ کے گھر پر لگا۔

سوال: علی الاعلان مدینہ ہجرت کرنے والے سب سے پہلے صحابی کون سے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے علی الاعلان مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔

(تاریخ اسلام - الفاروق - سیرت ابن اسحاق)

سوال: مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے جشہ چلے گئے۔ بتائیے وہاں سب سے پہلے کون

ساچھ پیدا ہوا؟

جواب: جشہ میں مہاجر مسلمانوں کے ہاں سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن جعفر پیدا

ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام - اسد الغابہ)

سوال: حضرت خالد بن ولیدؓ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اسلام لائے۔ بتائیے وہ سب

سے پہلے کن جنگ میں شریک ہوئے؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے سب سے پہلے غزوہ موتہ

میں شرکت کی۔ (طبقات۔ جرنیل صحابہ)

سوال: غزوہ بدر میں شہید ہونے والے پہلے انصاری صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: سب سے پہلے انصاری شہید صحابی کا نام حضرت حارثہ بن سراقہ تھا جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ (اصحاب بدر۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: اسلام کے پہلے مبلغ اور پہلے سفیر کا نام بتادیں؟

جواب: حضرت فصعب بن عمیر اسلام کے پہلے مبلغ اور پہلے سفیر تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ فیاء النبی۔ سیرت سرور عالم)

سوال: اس صحابی کا نام بتادیں جس نے مسجد نبوی میں سب سے پہلے اذان دی؟

جواب: مسجد نبوی میں سب سے پہلی اذان حضرت بلال حبشیؓ نے دی تھی۔

(مہاجرین۔ سیر الصحابہ۔ بلال)

سوال: تاریخ اسلام میں مکہ کے پہلے گورنر کون تھے؟

جواب: مکہ میں سب سے پہلے گورنر حضرت عتاب بن اسید تھے۔ انہیں حضورؐ نے فتح مکہ کے بعد گورنر مقرر فرمایا۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے مشرکین مکہ نے سب سے پہلے کس صحابی کو پھانسی دی تھی؟

جواب: حضرت ضعیبؓ سب سے پہلے مسلمان تھے جنہیں (مشرکین کی طرف سے) پھانسی پر چڑھایا گیا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کرنے والے سب سے پہلے صحابی کون تھے؟

جواب: سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ کے معراج پر تشریف لے جانے کی تصدیق کرنے والے سب سے

پہلے مسلمان کا نام بتادیں؟
 جواب: سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضورؐ کے معراج پر تشریف لے جانے کی تصدیق کی۔ (حدیق اکبر۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بتائیے مدینہ منورہ کی پہلی مردم شماری کے مطابق صحابہؓ کی تعداد کتنی تھی؟
 جواب: مدینہ منورہ کی سب سے پہلی مردم شماری کے مطابق صحابہؓ کی تعداد پندرہ سو تھی۔ (صحیح بخاری)

سوال: حبشہ کی سرزمین پر سب سے پہلے کس صحابیؓ نے وفات پائی؟
 جواب: حضرت عدی بن نعلہؓ کا سب سے پہلے حبشہ میں انتقال ہوا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)
 سوال: مدینہ منورہ میں سب سے پہلا جمعہ کس صحابیؓ کے گھر پر پڑھایا گیا؟
 جواب: مدینہ منورہ میں سب سے پہلے جمعہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے گھر پر پڑھا گیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابت)

سوال: بصرہ فتح کرنے کے بعد سب سے پہلی نہر کی کھدائی کا آغاز کس صحابیؓ کے ہاتھوں ہوا؟

جواب: بصرہ میں سب سے پہلے نہر کی کھدائی کا افتتاح حضرت معقلؓ بن یسار نے کیا تھا۔ (نوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: بنو زریق کے محلے کی مسجد میں کس صحابیؓ نے نماز باجماعت کا اہتمام کیا؟
 جواب: مسجد زریق میں سب سے پہلے حضرت رافعؓ بن مالک بن عجمان نے نماز ادا کی۔ (طبقات۔ اصابت۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے نماز تراویح کا اہتمام کیا۔ بتائیے کس صحابیؓ نے جماعت کرائی؟

جواب: حضرت ابی بن کعب انصاری نے نماز تراویح میں مردوں کی سب سے پہلے امامت کی اور حضرت تمیم داری نے عورتوں کی۔ (مسندک حاکم)

سوال: مدینہ منورہ میں بنو سالم کی مسجد کا سب سے پہلا امام کون تھا؟

جواب: حضورؐ نے حضرت عتبانؓ بن مالک انصاری کو بنو سالم کی مسجد کا سب سے پہلا امام مقرر فرمایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ انصار صحابہ)

سوال: بتائیے صحابہؓ میں سب سے پہلے کس صحابی کی اولاد کو ترکہ عصبہ شرعی ملا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری کی اولاد کو سب سے پہلے ترکہ عصبہ شرعی ملا۔

(طبقات۔ اصاہ)

سوال: بتائیے مدینہ منورہ کی طرف سے سب سے پہلے کس صحابی نے ہجرت کی تھی؟

جواب: مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے پہلے صحابی حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد تھے۔ (مہاجرین۔ سیرالصحابہ۔ طبقات)

سوال: سب سے پہلے کس صحابی نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا؟

جواب: تاریخ اسلام میں سب سے پہلے ان الفاظ میں رسول اللہ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کا شرف حضرت ابوذر غفاریؓ کو حاصل ہوا۔

(حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)

متفرق سوالات

سوال: بتائیے کن روایان حدیث صحابہؓ سے ایک ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔

جواب: مندرجہ ذیل سات الساطین امت نے ایک ہزار سے زائد احادیث روایت کی ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس

۲۶۶۰ حدیثیں

۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

۲۲۱۰ حدیثیں

- ۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ۱۶۳۰ حدیثیں
- ۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ ۱۵۳۰ حدیثیں
- ۳۔ حضرت انس بن مالک انصاریؓ ۱۲۸۶ حدیثیں
- ۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ ۱۱۷۰ حدیثیں
- (سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: کون سے مؤذن رسول حضرت عمار بن یاسر کے غلام تھے؟

جواب: حضرت سعد بن عامر۔ (سیرت سرور عالم۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ سیر الصحابہ)

سوال: خانہ کعبہ کی کلید بزرگاری کن صحابی کے خاندان کو ملی تھی؟

جواب: حضرت ابو عثمان شیبہ بن عثمان عبدریؓ کو۔

سوال: غزوہ احد کے کن دو شہداء کو میدان احد کی بجائے شہر میں دفن کیا گیا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن سلمہ انصاریؓ کو ان کی والدہ حضرت ایسہ بنت عدی کی

درخواست پر۔ حضرت مجزہ بن زیاد ان کے جگری دوست تھے۔ وہ بھی اس

لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ دونوں دوستوں کو مدینہ لے جا کر دفن کیا گیا تھا۔

سوال: دو صاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن صحابی کا لقب تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت خدیجہ کے فرزند (جو پہلے خاندان ابوبالہ سے تھے) اور حضور

کے رہنما (پروردہ سوتیلے بیٹے) حضرت ہند بن ابی ہالہ کا۔

سوال: دو بھائی حضرت ہند بن حارثہ اور اسماء بن حارثہ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

دروازے پر رہا کرتے تھے اور آپ کی خدمت کرتے تھے یہ کل کتنے بھائی

تھے اور ان کا قبیلہ کون سے تھا؟

جواب: آٹھ بھائی تھے اور ان کا تعلق بنو اسلم سے تھا۔

سوال: اسلام میں ظہار (بیوی کو حرام کرنے کے لئے کہہ دینا کہ تو میری اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں) کا پہلا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: جب حضرت اوس بن صامت نے اپنی بیوی حضرت خولہ بنت ثعلبہ سے ظہار کیا۔

سوال: فتح مکہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابی کو مکہ کے بازار کا نگران مقرر فرمایا؟

جواب: حضرت سعید بن سعید کو۔

سوال: ری امت میں ایک شخص ہوگا صلہ ”اس کی شفاعت سے جنت میں کثیر تعداد میں لوگ داخل ہوں گے۔“ حضور اقدس نے یہ الفاظ کن صحابی کے بارے میں ارشاد فرمائے؟

جواب: حضرت صلہ بن اشیم عدوی کے بارے میں۔

سوال: اس منٹ صحابی کا نام بتائیے جن کو حضور نے اپنے گھروں کے اندر آنے سے منع فرمادیا تھا؟

جواب: حضرت ماتع یا ہیبت کو۔ محاصرہ طائف کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آ گیا تھا جس کے بعد حضور نے یہ حکم دیا۔

سوال: عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بنو نضیم نے اپنے محلے میں ایک مسجد تعمیر کی تھی اس میں امام کون تھا؟

جواب: ایک صحابی حضرت عبداللہ بن عمیر عظمیٰ۔

سوال: حضور کے ایک خدمتگار صحابی اکثر حضور کے در اقدس پر پڑے رہتے۔ نام بتائیے؟

- جواب: قبیلہ بنو اسلم کے حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب۔
- سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابی سے فرمایا۔ ”جب تم راہ خدا میں جہاد کی نیت سے نکل آئے اور پھر لڑائی سے پہلے تمہیں بخار آ جائے اور اس بخار سے تم وفات پا جاؤ تب بھی تم شہید ہو گے؟
- جواب: حضرت عبداللہ بن ذوالجہادین سے۔ وہ جنگ سے پہلے ہی بخار سے وفات پا گئے۔
- سوال: حضرت ماتح کون تھے؟
- جواب: ایک منٹ صحابی جو فاتحہ بنت عمرو کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قبول اسلام کے بعد کوئی گھریلو خدمت انجام دینے کے لئے امہات المؤمنین کے حجروں میں چلے جایا کرتے تھے۔
- سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں کے ذمے کون سی خدمت تھی؟
- جواب: حضرت انس بن مالک کے ذمے گھریلو ضروریات کا بندوبست کرنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ذمے جوتا اور مسواک کی نگرانی۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی کے ذمے خجروں کی نگہبانی اور سفر کے انتظامات۔ حضرت اسلخ بن شریک کے ذمے لگام کی دیکھ بھال اور اونٹنی کی نگرانی۔ حضرت بلال بن رباح کے ذمے اذان، مصارف اور اخراجات۔ حضرت امین کے ذمے وضو اور استنجہ کا پانی اور لونا۔ حضرت معقیب بن ابی فاطمہ دوسی کے ذمے آگوشی کی نگرانی جس میں نہر بنی ہوئی تھی۔
- سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند دلہریداروں کے نام بتائیے؟
- جواب: حضرت سعد بن معاذ، حضرت ذکوان بن عبد قیس، حضرت محمد بن مسلمہ انصاری، حضرت زبیر، حضرت عباد بن بشیر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت

ابو ایوبؓ انصاری اور حضرت بلالؓ۔

سوال: اونٹوں کی نگہداشت کون کرتے تھے؟

جواب: حضرت خالدؓ بن یسار بن عوف غفاری۔

سوال: حضورؐ کے اونٹ پر کجاوہ رکھنا اور اتارنا کن کے ذمہ تھا؟

جواب: حضرت اسلمؓ بن شریک بن عوف، ان کو صاحب راحلہ النبی بھی کہا جاتا ہے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے کون سے صحابی آواز دے کر بلایا کرتے تھے؟

جواب: مردوں کو حضرت براءؓ بن مالک اور عورتوں کو حضرت انجہؓ آواز دیتے تھے۔

سوال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اب تک آپؐ کے گھر کے اندر جاتا تھا لیکن اب میں بالغ ہو گیا ہوں (اب میرا اندر جانا ٹھیک نہیں) یہ الفاظ کن صحابیؓ کے تھے؟

جواب: حضورؐ کے خدمتگار حضرت بکیرؓ بن شواخ لیشی کے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر کیا دعا دی تھی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کی بات کو ہمیشہ سچا رکھ اور اسے ہمیشہ مظفر و منصور کر۔“

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابہؓ کو کہاں کہاں مؤذن مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی میں، حضرت عمرؓ ابن مکتوم کو بھی مسجد نبوی میں یہ دونوں صحابہؓ باری باری اذان دیتے تھے۔ حضرت ابو محذورہؓ کو مکہ مکرمہ مسجد حرام میں اور حضرت سعد قرظؓ کو مسجد قبائیں۔

سوال: دور نبویؐ کے چند حدیٰ خوانوں کے نام بتائیے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت انجشہؓ، حضرت عامر بن اکوع اور سلمہ بن اکوع۔

سوال: حضرت بلالؓ تو مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ مسجد قبا کے مؤذن کون تھے؟
جواب: حضرت سعد القرظ وہ حضرت بلالؓ کی غیر حاضری میں مسجد نبوی میں بھی اذان دیتے تھے۔

سوال: حضرت سعد القرظ کا اصل نام کیا تھا؟
جواب: سعد بن عائد۔ وہ حضرت عمارؓ بن یاسر کے غلام تھے۔
سوال: حضرت سعد القرظ نے کب وفات پائی؟
جواب: ۷۴ھ میں اور دو بیٹے، عمار اور عمر یادگار چھوڑے۔

سوال: مسجد نبوی کے ایک مؤذن حضرت بلالؓ تھے دوسرے مستقل مؤذن کا نام بتائیے؟
جواب: حضرت عمرو بن ام مکتوم، حضرت بلالؓ اذان دیتے اور یہ تکبیر کہتے۔ بعض اوقات اس کے برعکس ہوتا۔

سوال: مسجد نبوی میں اکثر فجر کی اذان کون دیتا تھا؟
جواب: حضرت عبداللہ (عمرو) ابن ام مکتوم۔
سوال: حضورؐ کے مکہ مکرمہ میں سے کسی چھ کے نام بتائیے؟
جواب: خلفائے راشدینؓ کے علاوہ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت بلالؓ۔

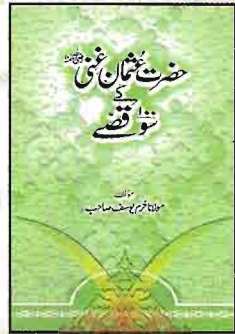
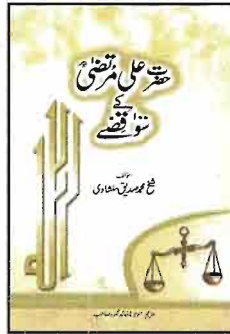
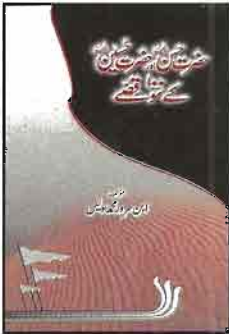
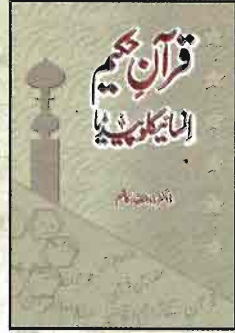
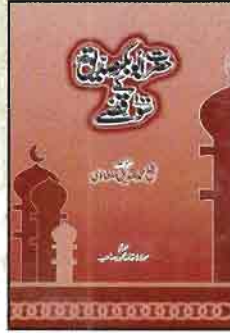
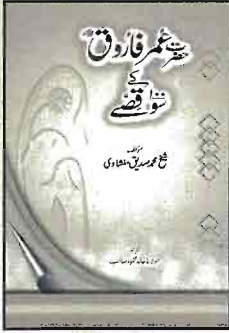
سوال: بیت اللہ میں سب سے پہلے اذان دینے کا شرف کسے حاصل ہوا؟
جواب: حضرت بلالؓ کو۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی کا مؤذن مقرر فرمایا؟
جواب: ۴ھ میں۔

سوال: کن صحابیؓ کو اذان پڑھنا خود حضورؐ نے سکھایا تھا؟
جواب: حضرت ابو محذورہؓ بن معیر کو۔ پھر آپؐ سولہ سال کی عمر میں مکہ (مسجد حرام) کے مؤذن مقرر ہوئے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعروں کی تعداد ایک سو بہتر ہے۔ ان میں مردوں اور خواتین شاعروں کی تعداد بتائیے؟
جواب: ایک سو ساٹھ مرد اور بارہ خواتین۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت ابو زید انصاریؓ کو دعوت اسلام کا خط دے کر عمان کے کس حاکم کے پاس بھیجا تھا؟
جواب: وہاں کے رئیسوں عبیدہ جبیر کے نام۔ یہ دونوں بھائی مجوسی تھے اور اسلام لائے حضورؐ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو عمان کا عامل مقرر کر دیا۔



Areeb Publications

1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2 (India)

Ph : 23282550 • e-mail : apd@bol.net.in